

हिन्दुस्तानी एकेडेमी, मुम्बई

डायरी

वर्ग संख्या:

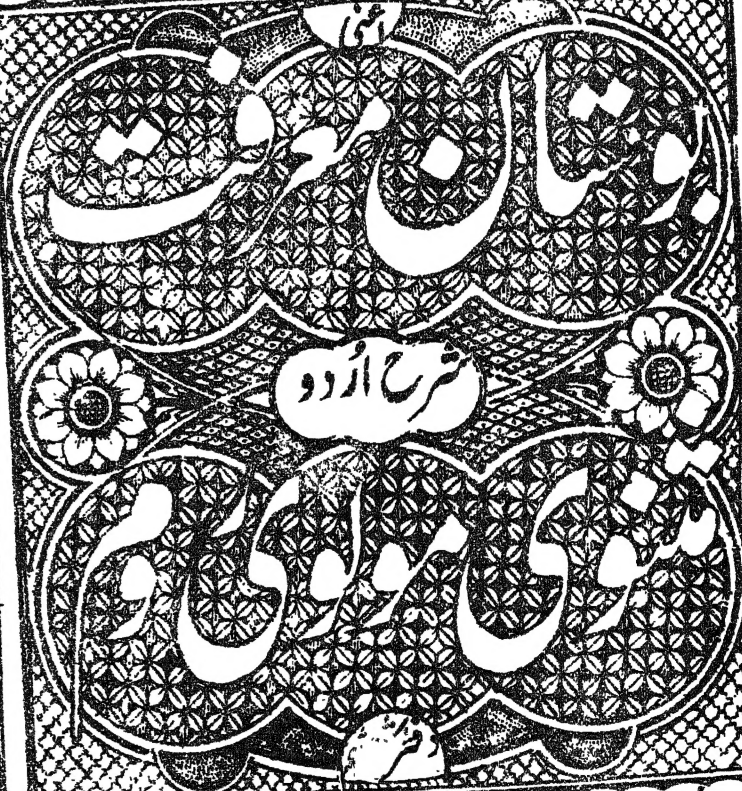
पुस्तक संख्या:

क्रम संख्या: ~~.....~~ 10

۵/۲۰

بسم الله الرحمن الرحیم
صفت ساجدین مکافضل خلاصہ از آستان
بہارِ حرمین

مفتاح کنوز اسرار الہی فشرع لایع النور معرفت اکابر گل گلستان طریقت ثریا حقاہ حقیقت اسماء



تصنیف تالیف شریف عالم ربانی ماہر اسرار سبحانی حضرت مولوی عبدالحید خان نقاشاکن پانی پت

مطبع میثقی کوٹہ شوق لکھنؤ بن حسن و خوبی جھپٹی

اطلاع ہر سطح میں ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے اور اسکی فہرست مطول ہر ایک شان کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جو جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقانِ اہل حالات کتب کے معلوم کر سکتے ہیں قیمت بھی ارزان ہے لیکن خاص اس کتاب کے ٹیبل پریس کے تین صفحہ جو سادہ ہیں انہیں بعض کتب تصوف اردو و فارسی و غیرہ کی درج کرتے ہیں تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہو اس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدم افزوں کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب
	ترجمہ کج عوارف المعارف - کامل دو جلد میں		کتب اخلاق و تصوف اردو
۱۰ روپے	ترجمہ مولانا ابوالحسن فرید آبادی مرحوم -		اردو ترجمہ غنیۃ الطالبین عربی قدیم مستند
۱۰ روپے	خزینہ دانش - مؤتمندی کی تعلیم از مولوی کریم بخش	۱۰ روپے	تصنیف غوث الاعظم حضرت شیخ سید عبدالقادر
۱۰ روپے	معدن تہذیب - مصنفہ مرزا حبیب حسین صاحب	۱۰ روپے	جیلانی روضہ کا حامل المتن اردو ترجمہ بخوبی یہ
۱۰ روپے	بی - اے جلد خوش نما جلد پارچہ -	۱۰ روپے	یہ کہ ہر صفحہ میں دو کالم ہیں ایک میں عربی عبارت
۱۰ روپے	خرن الفصاحت - معروف بہ سبب آخر -	۱۰ روپے	اسبقدر ہے جسقدر دوسرے کالم میں اردو ترجمہ ہے
۱۰ روپے	بحر الحقیقت - اصلاح نفس میں -	۱۰ روپے	جدید ترجمہ اور اسقدر مقبول ہوا کہ اگرچہ ترجمہ کہ
۱۰ روپے	آب حیات - اخلاق و روحیت میں دانش کا ستارہ -	۱۰ روپے	عقود ازمانہ ہوا مگر دوسرا ایڈیشن طبع ہوا ہے
۱۰ روپے	کیمیائے حکمت - حصہ اول بیان شرائط علم و ادب -	۱۰ روپے	جس کا کاغذ و غیرہ کل امور ایڈیشن اول سے
۱۰ روپے	تہذیب الاخلاق - مولفہ مولوی نجم الحق -	۱۰ روپے	برتر بہ ما عمدہ ہیں -
۱۰ روپے	پیراہن یوسفی - اردو ترجمہ ثنوی مولانا روم کا	۱۰ روپے	ایضاً - کاغذ زرد -
۱۰ روپے	منظوم شعر شاعر و حاشیہ پر اردو میں حاصل مطلب	۱۰ روپے	ایضاً - کاغذ درجہ دوم -
۱۰ روپے	ہر خراک فوائد تصوف کامل دو جلد میں تفصیل ذیل -	۱۰ روپے	سیرت محمدیہ - مطبوعہ غیر -
۱۰ روپے	جلد اول - ترجمہ دفتر ۱ و ۲ -	۱۰ روپے	جامع الاخلاق - ترجمہ اخلاق جلالی -
۱۰ روپے	جلد دوم - ترجمہ دفتر ۳ و ۴ -	۱۰ روپے	باب دانش - مولفہ مولوی محمد کریم بخش -
۱۰ روپے	اخلاق رضی - مصنفہ قاضی محمد رضی -	۱۰ روپے	ذخیرہ سعادت - ترجمہ بھامنی بلاس کی پسند
۱۰ روپے	شجرہ معرفت محشی - نتجیات ثنوی مولانا روم	۱۰ روپے	دو فصل اول و آخر کا تہذیب اخلاق میں
۱۰ روپے	ترجمہ سید غلام حیدر صاحب -	۱۰ روپے	مولفہ لالہ لال جی صاحب -
۱۰ روپے	شان رحمت منظوم - عبرت انگیز و عجیب مضمون کا	۱۰ روپے	اوقات عزیز - از سید غلام حیدر خان -

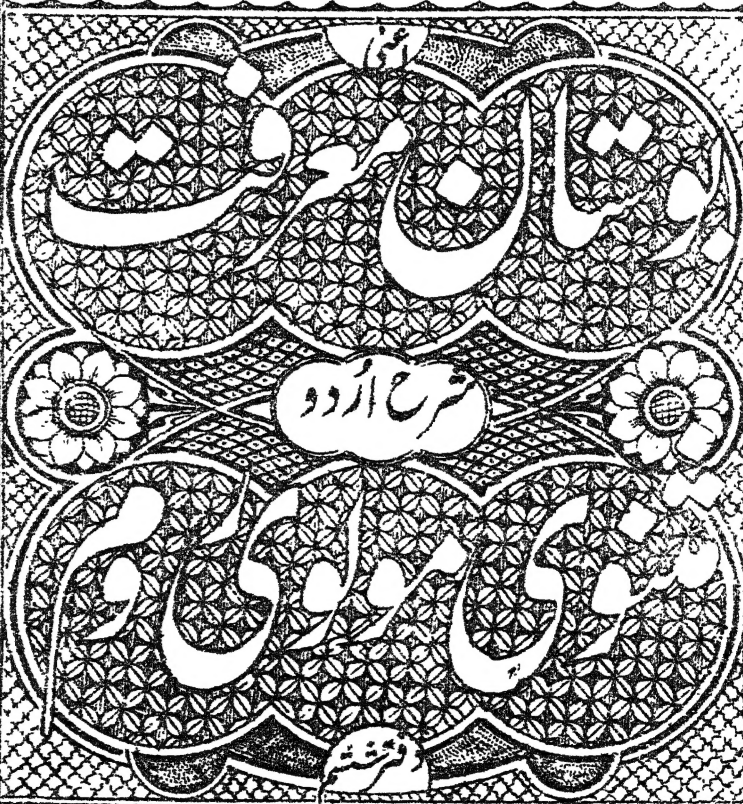
صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۴۱	یوچھنا عارف کاشیس سے کہ تو بڑا ہی باتیری دار مٹی	۹۸	حکایت نوے برس کی بڑھیا کی کہ گلگونہ گاتی تھی
۱۴۵	قصہ فقیر روزی طلب سے کسب کا۔	۹۹	دعا کرنا درویش کا خواجہ گیلانی کو۔
۱۵۰	خواب دیکھنا فقیر کا اور نشان دینا ہاتھ کا۔	۱۰۰	سوال سائل کا ایک گھر والے سے۔
۱۵۳	تامی قصہ فقیر۔	۱۰۲	منہ پر چکانا بڑھیا کا عشرہ قرآنی۔
۱۵۳	فانش ہونا خبر گنجنامہ کی اور سننا بادشاہ کا۔	۱۰۳	حکایت رنجور کہ صحت سے مایوس ہو گیا تھا
۱۵۵	دے دینا وہ گنجنامہ بادشاہ کا فقیر کو۔	۱۰۵	رجوع بقصہ رنجور۔
۱۶۰	آنا شیخ ابو الحسن خرقانی کی زیارت کو ایک	۱۱۰	تخت پر چھانا شاہ محمود کا غلام ہندو کو۔
	درویش کا۔	۱۱۲	حیثیہ لیس لٹا ضیعیہ موت وانا لم حسرة الموت
۱۶۱	جواب مرید اور زجر کرنا طعنا کو۔	۱۱۴	رجوع بحکایت صوفی لب جوے۔
۱۶۲	لوٹنا مرید کا مکان شیخ سے۔	۱۱۹	جانا صوفی کا پاس سیلی زن کے۔
۱۶۵	پانا مرید کا شیخ کو تندر یک جنگل کے۔	۱۲۱	قصہ صوفی وقاضی۔
۱۶۷	حکمتہ درآیانی جاعل فی الارض خلیفہ۔	۱۲۲	سیلی مارنا قاضی کو رنجور کا۔
۱۷۰	بیان معجزہ ہو دعلیہ السلام۔	۱۲۵	جواب باصواب قاضی کا صوفی کو۔
۱۷۵	رجوع بقصہ فقیر گنج طلب۔	۱۲۷	سوال کرنا صوفی کا قاضی سے اور جواب قاضی کا۔
۱۷۷	دعا طالب گنج کی اور پشیمانی اُسکی بمبیری سے	۱۳۱	بیان حدیث ان اللہ یلقن الحکمت علی لسان الواعظین
۱۸۲	الہام ہونا فقیر کو اور کھلنا مشکل اُسپر۔	۱۳۲	سننا ترک کا حکایت چوری درزیوں کی۔
۱۸۲	داستان تین مسافروں کی جو مسلمان و	۱۳۳	دعوے کرنا ترک کا کہ درزی مجھے نہیں بچا سکیگا۔
	اجود و ترسا تھے۔	۱۳۴	مضاحک کہنا استاد کا اور ہنسنا ترک مست کا۔
۱۸۹	حکایت شتر و گاؤ و قوچ۔	۱۳۵	خطاب ہر نفس کے ساتھ جو اسی بلا میں مبتلا ہو
۱۹۰	بیان صورت پرستوں اور اُنکے شر میں۔	۱۳۶	کہنا درزی کا کہ اگر ایک لاغ اور کونگا قبائیری
۱۹۰	رجوع بقصہ شتر و گاؤ۔		تنگ ہو جاوے گی۔
۱۹۱	رجوع بقصہ شتر و گاؤ۔	۱۳۷	حکایت بطور مثل تسکین فقیر و نین۔
۱۹۳	منادی کرنا سید ملک ترمذ کا۔	۱۳۸	مکرر سوال صوفی کا قاضی سے اور جواب اسکا۔
۲۰۱	قصہ لقلق و موش و چغندر کا۔	۱۳۹	حکایت زن با شوہر۔

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۰۴	بیان آتمہاد عارف کا حشر پیمہ حیات ابدی سے	۲۰۴	تدبیر موش کی چغز کے ساتھ۔
۲۰۵	روان ہوتا شہزادوں کا مالک پدرمین۔	۲۰۵	مبالغہ کرنا موش کا اور خوشامد وزاری و ملت کی۔
۲۰۷	جانا شہزادوں کا طرف قلعہ ممنوعہ ہمارے۔	۲۰۷	خوشامد کرنا موش کا چغز سے۔
۲۰۸	دیکھنا بیٹوں شہزادوں کا قصر قلعہ ذات الصور	۲۰۸	رجوع بجکایت چغز و موش۔
۲۱۴	میں نقش صورت دختر شاہ چین کا۔	۲۱۴	حکایت سلطان محمود غزنوی در رفاقت
۲۸۸	حکایت صدر جہان کی بخارا میں۔		دزدان۔
۲۹۱	حکایت امرد و کوسہ کی خانقاہ میں لوطی کے ساتھ	۲۲۱	قصہ گا و جبری کا شب کو نور شجر مرغین۔
۳۰۲	حکایت امرا اقیس کہ بادشاہ عرب کا تھا۔	۲۲۳	رجوع بقصہ موش و چغز۔
۳۰۸	بے طاقت ہونا بڑے بھائی کا بعد ایک دیک کے	۲۲۵	لیجانا پر یون کا عبد الفت کو ایک مدت
۳۱۷	بیان مجاہد کا کہ ہاتھ مجاہدہ سے نہ روکے۔		اپنے درمیان ہیں۔
۳۱۹	حکایت مومیراٹ یافتہ کہ اسراف کر کے	۲۲۸	داستان ایک مرد و وظیفہ دار کی تحسب تبریز سے
	مفلس ہوا۔	۲۲۹	جانا جعفر کا تنہا واسطے قلعہ لینے کے۔
۳۲۲	بیان سبب تاخیر در استجابت دعاے مومن	۳۲۲	رجوع بجکایت مرد دام دار۔
۳۲۲	دیکھنا میراثی کا خواب میں کہ مصر کے فلان موضع	۳۳۵	استغفار اس غریب کا مخلوق پر اعتماد کرنے سے
۳۲۳	میں خزانہ ہی۔	۳۳۳	مثل دو بین کی ایسی ہی جیسے سافر کا شان کا۔
۳۲۳	پہونچنا اس شخص کا مصر کو اور پکڑنا کو تو ال کا اسکو	۳۳۶	توضیح کرنا پانچ مرد کا تمام شہر بریزمین۔
۳۲۷	بیان حدیث الصدق طائیفہ والکذب رتیبہ۔	۳۲۸	بھاگنا گو سفند کا موسیٰ علیہ السلام سے۔
۳۲۸	اپنا خواب بیان کرنا کو تو ال کا غریب سے	۳۵۳	دیکھنا خوارزم شاہ کا اپنی سیر کے وقت اردلی
۳۳۰	لوٹ جانا غریب کا مصر سے بغداد کو۔		میں ایک گھوڑا۔
۳۳۵	مکر نصیحت کرنا بھائیوں کا بڑے بھائی کو۔	۳۵۷	مواخذہ یوسف صدیق کا قید بضع سنین سے۔
۳۴۰	قصہ جوجی کی عورت کا اور دھوکا دینا اسکا قاضی	۳۶۱	رجوع بجکایت سلطان واسپ۔
۳۴۳	جانا قاضی کا عورت کے گھر اور حلقہ بجا جوجی کا	۳۶۶	لوٹنا طرف حکایت غریب کے۔
۳۶۷	غصہ سے اور گھنا قاضی کا صندوق میں		کنا خواجہ کا جواب پامرد کو۔
۳۶۸	بیان حدیث من کنت مولاه فعلی مولاه۔	۳۷۰	حکایت بادشاہ کی کہ جسکے تین بیٹے تھے۔

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۷۵	رجوع بقصہ فرود اور پرویش کرناحق تعالیٰ کا	۳۴۹	دوسرے سال زن جوئی کا تاضی کے پاس آنا
۳۷۸	رجوع بقصہ شاہزادہ اور ملازمت خدمت ۳۵۲ کا اسکو شیر پنگ سے۔	۳۵۳	یہ شاہزادہ مسافر۔
۳۷۸	رجوع طرف قصہ شاہزادہ کے کہ زخم خاطر	۳۵۴	بیان نواز شش و احترام شاہ چین
۳۷۹	وصیت کرنا اس شخص کا کہ جسکے تین لڑکے تھے	۳۵۴	وفات پانچویں شاہزادوں میں سے
۳۸۲	خاتمہ لولہ الکامل لمحقق بہار الدین۔	۳۵۶	آنا شجہ بھائی کا جنازہ پر۔
۳۸۳	خاتمہ الشرح۔	۳۶۸	بیان بے پروائی و غرور شاہزادہ۔
۳۸۸	وصف حالات مولوی قدس سرہ بہ بحر شہنوی	۳۷۲	خطاب کرناحق تعالیٰ کا غرور ایل سے کہ چھکو
۳۹۱	سبب نظم کتاب شہنوی۔		کس پر زیادہ رحم آیا مخلوق سے۔
۳۹۱	خاتمہ الطبع۔		ذکر کرامات شہبان چر داہہ۔

صنعت ساجدین و مکمل فضل خلاقین از آستان
بعون ساجدین و مکمل فضل خلاقین از آستان

مقتل کنوز اسرار الکی مشور لایع النور معرفت آگاهی کل گلستان طریقت نرنا خا صقیقہ اسم



تصنیف مفت نالیف شریف عالم ربانی ماهر اسرار سبحانی حضرت مولوی عبدالمجید خا آفتاباکن پبلیکیت

کتابخانه ملی افغانستان کتب و اسناد کتب و اسناد کتب و اسناد



قولہ اے حیات دل حسام الدین ہے ہیلے جو شد بقسم سادے + گشت از جذب چو تو علامہ + در جان گردان
 حسامی نامہ پیش بر مضامین میکنم + در تمام غنوی قسم ششم پیش می آرست ای غنوی + قسم سادس
 در تمام غنوی پیش جہت را نور و درین شش صفت + کے لطوف حوالہ من لم لطیف + عشق را با پنج و با شش کا
 قیمت + مقصد او چہ کہ جذب یا نیست + بلکہ فیما بعد دستوری رسد + را از اے گفتنی گفته شود + بابیانی کان بود
 مزدیکتر + زین کنایات دقیق مستتر + را از جز بار از دان انباز نیست + را از اندر گوش منکر از نیست
 ایک دعوت وارد دست از کردگار + با قبول تا قبول اورا چہ کار + لوح منصف سال دعوت می نمود + و مبدع
 انکار فومش می فرود + هیچ از قوش عثمان واپس کشید + هیچ اندر غار خاموشی خرید + را کہ از بانگ و علا لای
 سگان + هیچ و اگر دوز را ہے کاروان + یا شب منتاب از غوغای سگ + است گرد و پیر او در سیرت گشت
 رہ نشان نور و سگ غوغا کند + ہر کسے بر خلقت خود می تند + ہر کسے را خدائے داد و قصدا + در خور آن گوہر ش
 در ابتلا + چونکہ نگذازد سگ آن بانگ سقم + من ہم سیران خود را کے ہم + چونکہ سرکہ سرگے افزون کند +
 پس شکر را واجب انزونی بود + ہر سرکہ لطف همچون نگین + کین دو باشد اصل ہر سنجبین + انگبین گر
 پاسے و اور در ظل + اندران سنجبین آید غلل + اللغات سادس ششم صفت بیستین جمع صحیفہ کتاب خرد
 دعوت بآنانا رفت دین حق کے علا لا شور و غوغا محل بالفتح سرکہ المعنی مولا نارج حسام الدین سے متوجہ ہو کے
 فرماتے ہیں کہ حسام الدین تو وہاں کہ تھی سے میری زندہ دلی ہو بس میری رغبت نہایت جوش میں ہی

کہ ششم حصہ اسکا لکھے یہ بھی جیسے علامہ کا جذب و کشش ہو کہ تو نے اسکو میرے دل سے کھینچا کہ جہاں میں یہ
 حسامی نامہ بچایا اور سائر ہوا اور ہر گاہ تیری خوشنودی و رضا و فخر ششم کی ہو تو لے میں وہ بھی تیری رضا
 کی نذر کرتا ہوں اور اسی پر اتمام فتویٰ کا ہو اور اسے معنوی فتویٰ کو تمام کر کے یہ چٹا حصہ تیری نذر
 میں لاتا ہوں جو کہ مننا تیرے ہی جذب و کشش سے ہو لہذا لے اور شش صبت کو اس کے نور سے روشن
 کرتا کہ جنھوں نے طواف اسکا نہیں کیا ہو وہ بھی طواف کریں اور قربان ہوں اب فرماتے ہیں کہ عشق
 تو بیچ سے مطلب ہو شش سے غرض کہ یہ پانچواں حصہ ہو یا چھٹا حصہ ہو اسکا مقصد تو جذب و کشش
 یا رسے ہو یعنی اسکا جذب ہوتا رہے اور میں کہے جاؤں اس سے مجھکو امید ہو کہ بعد میں پھر مجھکو عشق
 سے اجازت ملے اور راز گفنی بیان کروں اور ایسے واضح و ظاہر بیان کروں کہ یہ کنایات و قبیح و پوشیدہ
 جو میں نے بیان کیے ہیں اُن سے نزدیک تر ہوں لیکن کیا کروں کس سے کہوں کوئی راز دان نہیں ملتا اور
 راز کا یہ حال کہ وہ سوا کے راز دان کے اور کا شریک نہیں ہوتا اور جو منکر ہیں اُن کے کان میں وہ راز
 راز نہیں ہو مگر خفا ہے اور حال یہ کہ حکم خدا تعالیٰ دعوت کے لیے وارد ہو کوئی مانے یا نہ مانے اس روو
 قبول کو دعوت میں کچھ دخل نہیں جیسا کہ فرمایا اہل الرسول الا البلاغ رسول کے ذمہ پیغام پہنچا دینا ہو
 یہ ضرور نہیں کہ وہ اسکو مان بھی لے دیکھو حضرت نوحؑ نو سو برس دعوت کرتے رہے اور قوم کا دبدبم
 انکار ہی بڑھتا رہا یہ اُنکی دعوت سے کسی وقت بند نہیں ہوئے کسی نے بھی اُنکی قوم سے باگ کھری کر دی
 اور کوئی بھی خاموشی کے غار میں گھسا وہ بدستور دعوت کرتے رہے جیسے کہ کتے بھونکتے ہی رہتے ہیں
 قافلہ اپنی راہ نہیں چھوڑتا جلا ہی جاتا ہو یا جیسے چاندنی رات میں کتوں کے غوغا سے بدر اپنی سیر سے
 مست قدم نہیں ہوتا جیسے کتے کے بھونکنے سے آدمی تامل و توقف کرتا ہو سو یہ نہیں ہوتا ماہ نو فشانہ
 کرتا رہتا کتے بھونکتے رہتے ہیں جیسی جسکی خلقت ہو اسکے موافق ہر کوئی کام کرتا ہو قضائے ہر ایک کو
 ایک خدمت دیدی ہو اسی کے لائق ہر ایک اپنی اصل میں مبتلا ہو اور جبکہ کتا اپنی آواز سقیم کو کہ اس
 آواز کا اسکو مرض ہو نہیں چھوڑتا تو میں تو ماہ ہوں میں اپنی سیر کیوں چھوڑوں منکر مانے یا نہ مانے غلبہ ہو
 کہ جب سرکہ سرکہ پن لینے ترشی اپنی بڑھائے تو شکر کو واجب ہو کہ وہ اپنی شیرینی بڑھائے ایسے ہی قہر
 تو سرکہ ہو اور لعنت شہد ہو کہ انھیں دونوں سے اس سکینہ کی ہو اگر شہد سرکہ سے اپنا پاؤں روک لے
 سرکہ کی طرف قدم نہ رکھے تو اس سکینہ میں غلغل پڑ جائیگا سکینہ ہی ہوگی قولہ قوم بردے سرکہ پھر پستند
 نوح را دریا فردان میریخت قند + قند در اہر مدد از بحر جود + پس ز سرکہ اہل عالم می فرود + واحد
 کا لعنت ہو کہ آں دلی + بلکہ صد قرنت آں عبد العللی + ختم کہ از دریا دور رہے بود + پیش او چھو نہا

را لوزند + خاصہ آندریا کہ دریا باہر + چون شہیدند آن مثال دودمہ + شد وہاں شان تلخ زین شرم و
 نخل + کہ قرین شد نام اعظم با اقل + در قران این همان با آن جان + این جان از خرم میگردد جان
 این عبارت تنگ و قاصر نسبت است + در نفس را با اخص چه نسبت است + زراغ در زمرہ زراغان نہ
 بیل از آواز خوش کے کم کند + پس خریدارست ہر یک را جدا + در مراد الفیل اللہ مایشا + نقل خارستان غدا
 آتش است + بوسے گل قوت دماغ سرخوش است + گر پلیدی پیش مار سوا بود + خاک و سنگ را شکر دلو
 بود + گر پلیدان این پلیدی با کنند + ابر بار پاک کردن می کنند + در جہانے پر شود از خار و خس + آستے
 محوش کند در یک نفس + گرچہ ماران زہر ایشان می کنند + در چہ تخان مان پریشان میکنند + غلظت با کدو
 کند + و شجر + می نند از شہد انبار شکر + زہر ہر چند زہرے میکنند + زود تر یاقات شان بر میکنند + این
 جان جنگ است چون گل بگری + ذرہ ذرہ ہجو دین با کافری + آن کے ذرہ ہی پر د بچپ + دانند گر
 سوسے بین اندر طلب + ذرہ بالاد آن دیگر گلون + جنگ فعلے شان بین اندر رکون + جنگ فعلے
 است از جنگ دندان + زین مخالفت آن مخالفت را بدان + ذرہ کو محوشد در آفتاب + جنگ او بیرون شد
 از وصف و حساب + اللغات قرن بافتح صد سال یا ہشتاد و یاسی سال و بدت در از با قول مختلف از نوزدن
 مودب بیٹنا دوسرا و از لغارہ نقل بالعم کوک شراب از ترشی و کباب وغیرہ کند و خم بزرگ رکون بھمنین
 آرام کرتا ہستی بتاید صدر یہ سنی قوم نوح کے تولد پر ترشروئی کیا معنی ڈھیر دن سرکہ بہلتے تھے گویا
 سرکہ میں نہلاتے تھے اور انکا دریا بھفت کا اٹنے بڑھ کے اٹکے سامنے قند بھوتا تھا اور قربان کرتا تھا
 بھگتے قند کو مدد دریا سے جو دالکی سے تھی اس سبب سے اہل عالم کے سرکہ پر غالب پڑتا تھا اب کہتے
 ہیں کہ بعد ایک ہزار برس کے ایک ولی پیدا ہوتا ہو جسکو مجدد الدین اسے تجدید کرنے والا دین کا کہتے
 ہیں چنانچہ مجدد الدین الف ثانی گذرے ہیں سوا نیسا ولی کہ واحد مثل الف یعنی ہزار کے ہو مجدد الہی ہو
 بلکہ ہزار کے کہ دس ہزار برس ایسا سو کو اسطے کہ جس خم میں دریا سے راہ ہوتی ہو اسکے سامنے جھپوں سے
 دریا مودب ہو کے بیٹھتے ہیں ایسا فیض اس سے جاری ہوتا ہو خصوص وہ دریا کہ سارے دریاؤں کے
 جب اگل مثال و شہرت سنی تو بکے دہن خرم و فحالت سے تلخ ہو گئے چنانچہ سمندر کے سب دریا تلخ و
 شور میں اس سبب سے کہ وہ اعظم ہو ہم اقل یہ کیسی مثال ہو کہ ہم اقلون کا فرین ایسا اعظم ہو اس سے
 ہم خرماتے ہیں جیسے کوئی اس جان تنگ کو اس جان وسیع و وسیع سے قران کرے اور ملائے تو یہ
 جان شرم سے اچھل پڑے گا کہ ہین ع چه نسبت خاک را با عالم پاک + یہ کیسی عبارت تنگ و قاصر و در
 خش کو اخص سے کیا نسبت پھر کہتے ہیں کہ کیا ہوتا ہو جو عبارت تنگ ہو زراغ اگر زمین بیٹھ کے نعرہ

مراغون کا سامارے تو مارا کرے بلبل تو اپنی آواز خوش اُسکے لہرے سے نین گھٹاتی وہ تو آواز خوش
 کیے جاتی ہو اُسکے سامنے لہرہ زراغ کا کون سنتا ہو لیکن خدا تعالیٰ ہر ایک کا خریدار ہو اس مرد سے کہ
 لیفل اسد مایشار فرمایا ہو کرتا ہو اللہ جو کچھ چاہتا ہو اسکا لہرہ کردہ بھی اسی سے ہو اور اسکی آواز خوش
 بھی اسی سے دیکھو خارستان کے مھانڈا لگ کے حق میں نقل و غذا ہیں اور بولگل کی قوت و مانع ہر عاشق
 مست کی اگر پیدای و گندگی ہمارے سامنے رسوا ہو کر خوش و سنگ کو حلوا و شکر ہو اگر پیدای و گندگی پیدایان
 کرتے ہیں ہو کھٹے حوٹے پاک کرنے پر آمادہ ہوتے ہیں اور جو جان خاں و خس سے بھر جائے آگ اُسکو ایک
 دم میں محو و نابود کر دے مگر اگرچہ ہم پر ہر افشانی کرتے ہیں یعنی نہ ہر بٹوتے ہیں اور تلخ لوگ یعنی سیاہ
 و زنگی ہو کھو پریشان کرتے ہیں لیکن یہ بھی نو دیکھو کہ ہمارے واسطے پہاڑوں اور خون اور درختوں پر
 ہونگا روں کی کمیوں نے کیسے ڈھیر شد و شکر کے لگائے ہیں تلخ یعنی سیاہ و ناگوار کے بھی ہو نہ ہر اگرچہ اپنا
 نہ ہر بن کرنے ہیں لیکن تریاق اُنکو کیسے جڑ سے نکال ڈالتے ہیں الغرض یہ جان ایک جنگ ہو اگر تو اسکے
 گل کی طرف غور کر کے دیکھے تو معلوم کرے کہ ذرہ ذرہ باہم ایسے لڑ رہے ہیں جیسے دین کافری
 کے ساتھ ایک ذرہ تو جانب چپ اُڑ رہا ہو اور دوسرا جانب راست اسکی طلب میں کوئی ذرہ تو بالا رو
 ہو اور کوئی اونڈھے منہ پڑا ہو یہ جنگ فعلی اُنکی آرام و رغبت میں ہو رہی ہو یعنی چپ کی رغبت بہت
 سے لڑ رہی ہو اور راست کی چپ سے یہ جنگ فعلی قسم جنگ نہان سے ہو بس اسی ایک کے
 مخالف سے دوسرے کے مخالف کو جان لے لیکن جو ذرہ کہ آفتاب میں مٹ گیا ہو اسکی رطائی
 اُسکے وصف حساب سے خارج ہو گئی قولہ چون زورہ محو شد نفس و نفس جنگش اکنون جنگ
 خور شدست و بس + رفت از دے جنبش طبع و سکون + از چہ از انالیہ را چون + ما بجز تو ز خود راج شدید +
 وز رضاع اصل مستضع شدید + در فروغ راہ اے ماندہ ز غول + لاف کم زن از اصول بے مہول جنگ +
 صلح ما در نور عین + نسبت از ما است بین الہم عین + جنگ فعلی جنگ طبعی جنگ قول + در میان جہا حریست
 بول + این جان زین جنگ قائم می بود + در غنا سرور نگرا تا حل شود + ہا عرضہ چار استون قویست + کہ
 بر ایشان سقف دنیا مستہلست + ہر ستونے شکنندہ آندگر + استن آب شکنندہ ہر شرر + پس بناے خلق
 برا عند ابود + لاجرم جنگ شد نہ از ضرر و سود + ہست احوالت خلاف یکدگر + ہر یکے باہم مخالف در اثر + چونکہ ہر دم
 راہ خود را میزنی + باد گرس ساز کاری میکنی + توج لشکر اے احوالت بسین + ہر یکے با دیگرے در جنگ کوین +
 می نگر و خود چنین جنگ گران + پس چہ شغولی بچنگ دیگران + تا گز زین جنگ صفت و اخرو + در جان صلح
 یک رنگت بود + آن جہاں جزائی و آباد نیست + نہ آنکہ ترکیب وے از احد ادنیست + این نضائے از صد آید

صند۔ چون نہ باشد صند بنو و جز بقا + نفی ضد کرد از بہشت بے نظیر کہ نہ باشد شمس و ضدش زمریرہ است
 بیگے حصوں رنگا + صندا باشد اصول جنگا + آہناست اہل این پرچم وفاق + وصل باشد اصل ہر ہر دو
 فراق۔ اللغات رمناع شیرخوارگی مسترضع شیرخوارستوی قائم آستن ستون المعنی جب ذرہ آفتاب
 میں محو ہو گیا نہ اسکی ذات رہی نہ دم رہا تو اب جو اس سے جنگ کرے وہ جنگ آفتاب کی ہو کوسو
 کہ آسمین نہ جنبش رہی نہ طبیعت جو مقتضی جنبش و سکون کی ہو نہ سکون رہا سب جاتا رہا اور کیون جاتا رہا
 آسمانیہ راجون سے یعنی اسکی طرف لوٹ جانے سے ہم بھی تیرے بحر کیرت رجوع ہوئے اور اصل
 شیرخوارگی اسکے شیرخوار ہوئے تو فروغ راہ میں اسے فلان غول سے تھکا ہوا ہو سارے اصول تیرے
 بے اصول ہیں پھر شیخی کس بات کی مارتا ہو ہماری جنگ اور ہماری صلح کہ نور ذات سے ملے ہوئے ہیں
 جو کچھ ہم سے نہیں ہو بین الاصبین اور جیسا کہ فرمایا قلب المؤمن بین الاصبین من اصابع الرحمن
 دل بومن کا حق قلب کی دو انگلیوں میں ہو اسکی انگلیوں سے یعنی ہمارا سکون و حرکت اُسکے
 اختیار سے ہو اور یہ جو جنگ فعل یا قولی یا طبعی ان اجزائے جہان میں ہو جو بڑی ہولناک ہو اسی
 جنگ سے یہ جہان قائم ہو اگر تیرے نزدیک یہ بات مشکل ہو تو عناصر کو خیال کر لے تاحل ہو جائے
 دیکھ تو یہ ہمارے زبردست چار ستون ہیں چہر دنیا قائم ہو سب سے اوپر نہ پھر ہو اب پھر خاک
 اور ہر ستون ایک دوسرے کا توڑنے والا بھی ہو جیسے ستون آب شکندہ آتش کا ہو بس بنا خلق کی
 اعداد پر ہوئی لہذا ضرر و نفع سے باہر گر جنگی ہوئی تو اپنے ہی احوال کو دیکھ کہ ظلمات ایک دوسرے کے
 اور اپنے اپنے اثر میں اب جبکہ ہر دم تو اپنی راہ مار رہا ہو اور اپنے احوال کو نہیں دیکھتا تو دوسرے سے
 سازگاری کیا کرتا ہو اسکا تیری سازگاری سے کیا بھلا پورا ہو گا کہ تو خود غلط ہو اپنے احوال کے لشکر و
 کی فوجیں تو کچھ کیسی ایک دوسرے کی جنگ و دشمنی میں ہیں بس اس بھاری لڑائی کو جو خود تجھ میں
 ہو رہی ہو کہ تیرے نفس نے چار رکھی ہو اسکو دیکھ تو اور دن کی لڑائی میں کیا مشغول ہو اگر تو ادھر
 متوجہ ہوئے تو شاید حق تعالیٰ تجھ کو اس لڑائی سے چھوڑ دے اور اس جہان صلح یک رنگ میں
 ہو پنا دے کہ وہی جہان باقی و آباد ہو اور بنیاد اسکی مثل اس جہان کے اعداد پر نہیں یہ نفاق جو اس
 جہان میں ہو صند کے سبب سے صند کو ہوتا ہو جب صند نہیں ہو تو سوائے بقا کے پھر اور کیسا دیکھ تو
 بہشت بے نظیر اسکی صفت خالدین تھا ہو اس سے خدا تعالیٰ نے نفی ضد کی کی ہو کہ نہ وہاں آفتاب
 ہو یعنی گرمی نہ اسکی صند زمریرہ اسے سردی جیسا کہ فرمایا لا یرون فیہا شمس ولا زمریرہ نہ کچھ گئے وہ آسمین
 شمس کو نہ زمریرہ کو جو مراد گرمی سردی سے ہو اور ہو کہ جتنے رنگ ہیں سب اسی بی رنگی سے چھل ہوئے ہیں

اور جتنی جگہیں یہاں کی ہیں جلد اصول وہاں کے مصلون کے ہیں اور وہی جہان اصل ہو یہ تو ایک خانہ پر غم ہو اس
اصل سے جو بجز و فراق ہو یہی اصل اسکے اصل کی ہو اسکو سوچ قولہ این مخالفت از چہ آید و ز کجا + و ز چہ
آید و حدت این اضداد + زانکہ ما فریم و چار اضداد اصل + خوے خود و در فرع کرد ایجاد اصل - گوہر جان
چون در اے ضد ہست + خوے آن این نیست خوے کبریاست + جنگہا بین کان اصول صلحا است
چون نبی کہ جنگ او بہر خداست + طرفہ آن جنگ کہ اصل صلحا است + شاد آن کہین جنگ او بہر خداست
غالب است و چیز بر ہر دو جہان + شرح آن غالب گنجہ در وہاں + آب حیون را اگر نتوان کشید ہم نہ زور
تشنگی نتوان برید + گردشے عطشان بحر مثنوی + فرج کن در تمام مثنوی + فرج کن چند آنکہ اندر ہر نفس
مثنوی را مثنوی دانی دیں + باد کہ راز آب جو چون داکند + آب بکمرنگی خود پیدا کند + شاد آنکہ تازہ چو لعل
بین + بیوہ ہاے رشہ ز آب جان بین + چون ز حرمت و صومت دم کینا شود + آن ہمہ گنار و درود و یا شہود
حرف گو و حرف نوش و حرفا + ہر سہ جان گردن اندر انتہا + تان و بندہ تان ستان زمان پاکند + ساوہ گویند
از صور گردند خاک + نیک معنی شان بود و در مقام + در مراتب امم و نیز ہم عظام + خاک شد صورت و عظم
معنی نشد + ہ کہ گوید شد تو گویش نے نشد + در جہان روح ہر سہ منتظر + کہ نہ صورت ہارپ و گہ مستقر
امر آید در صورت و در رود + باز ہم ز امرش مجر و میشو + پس نہ انطق نہ الامرش بدان + خلقی جہاں رہتا + امر
جان را کب بران + را کب ہر کو سب در فرمان شاہ + جہم بر در گاہ جان در بار گاہ + اللغات علیہ اللغات
و سبب تشنگی نیز فرجہ بالغم کشادگی اور بخورثا فرق جو در میان دو چیزیکہ او آب ترسندہ المعنی + آب
فرماتے ہیں کہ یہ مخالفت کس سبب سے پیدا ہوتا ہو اور کہاں سے آتا ہو اور ان اضداد و بین و جدت کس
سبب سے پیدا ہوتی ہو مخالفت کی وجہ تو یہ کہ آب و آتش باہو خاک یہ چاروں اضداد ہاے اصل
ہیں اور ہم اگلی نزع پس اصل نے نزع میں اپنی خاک ایجاد کیا ہو اس سبب سے تو مخالفت ہو اور وہ
ہر نیو جو کہ گوہر جان کا سینے اصل اسکی ان اضداد سے اس طرفت ہو اور اسلئے جہاں انداختی را گئی ہو
نہیں ہو اسکی خو جہاں کی ہو سوائے لغت فیہ من روحی کے دم بچھو تھیں کے سینہ اپنی روح سے جو گاہ
کی طرفت سے رجوع ہو جان وہ ہر احوال دیکھ جو اصل مصلوہ کی تریں و جیت لائی حضرت نبی اصل اسکی
روح کی کہ وہ واسطے خدا کے ہو اور وہ نجیب لائی ہو جو خدا کے واسطے ہو کہ اصل سبب صفت ہو نہ لائی
پس کیسا خوش و شگفت ہو حسی لائی واسطے خدا کے ہو کہ وہ تو یہ جہاں میں غالب و زبر و دستا ہو
اور ایما غالب جسکے شیعہ ہی مشرک دہن میں نہیں مانتی تھیں + اسلئے میں کہ نہیں اگر اگلی سبب حیوان
کو خلی سکے تو اچھوہاں سے چھوہاں سے اسکو زچہ و تر سے پیشہ ہو کہ شرح ہو سکے اسکو تو کہ

بموجب مالایدرک کلام لایترک کلام کے لینے جس چیز کا کل نہ دریافت کر سکے چاہیے کہ بالکل اسکو چھوڑ بھی
 نہ دے بس اگر تو پیاسا بحر معنوی کا ہر کسو اسطے کہ یہ شرح غالب کی ایک دریائے معنوی ہو تو میری تمام
 معنوی اور اس بحر معنوی میں بھولا سا فرجہ کر لے فرق اندک جیسا کہ ہر سانس میں ہوتا ہو بس اسی معنوی کو
 تو بحر معنوی چاہیگا نہ اور کیسکو دیکھ تو ہو جب کاہ کو آب جو سے ظاہر کرتی لینے آب سے جہاتی بڑھاتی ہو
 تو آب اپنی بکریگی کہ دراصل رنگ اسکا بھی سبز ہو ظاہر کرتا ہو کیسی شاخیں تازہ مرجان کی ٹھکتی ہیں اور
 شاخوں میں کیسے میوے آب جان سے جتنے ہیں اسے نہایت مرغوب ایسے ہی حرف و صوت
 سے دم مکتو ہو جاتا ہو تو یہ سب بھی گلے ایک دریا ہو جاتے ہیں اسوقت میں حرف جو اور حرف معنوی
 اور خود حرف تینوں آخر میں جان ہو جاتے ہیں جیسے روٹی دینے والا اور روٹی لینے والا اور روٹی
 اپنی صورتوں نوعی سے سادہ ہو کے تینوں خاک ہو جاتے ہیں لیکن معنی وجان تینوں کی تین مقام
 رہتی ہو اور اپنے اپنے مراتب میں میز و جد ابھی اور ہمیشہ بھی اب یہ صورت تو ہر ایک کی خاک ہو گئی
 لیکن معنی خاک نہیں اور اگر کوئی تجھے کہے کہ معنی بھی خاک ہو گئے تو کہ نہیں معنی خاک نہیں ہوے
 تینوں عالم اور وح میں منتظر ہیں کبھی صورت سے ڈرتے بھاگتے ہیں کبھی اُسپر جتنے قرار پکڑتے ہیں
 جبوقت حکم آتا ہو کہ اس صورت میں داخل ہو داخل ہونے میں پھر موافق حکم کے اُس صورت سے
 خالی و فارغ ہو جاتے ہیں بس اللہ الخلق والام فتنارک اللہ رب العالمین اسی امر و خلق کو جانے رہ
 لینے اسی کیواسطے خلق ہو اور اسی کیواسطے امر ہو جو چاہے سو کرے وہ خداوند تعالیٰ بزرگ اور پروردگار
 سارے جہان کا ہو بس خلق صورت ہو اور جان امر جو صورت کی راکب ہو اور یہ دونوں راکب
 و مرکوب محکوم اپنے پادشاہ کے ہیں کہ جسم تو اٹھا اسکی درگاہ پر پڑا ہو اور جان انکی خاص بارگاہ
 میں قیام ہے نہ آمد کا بآید در سب و شاہ گوید حبیش جانرا کار کیو + باز جانہارا چو خواند بر علو + ہانگ
 آید از نقیبان کا ترلوا + بعد ازین باریک خواہد شد سخن + کم کن آتش ہیز مش افزون مکن + تا بچند
 دیگہاے خرد زود + دیگ اور اکات خردست و فروز + پاک سجائی کہ سیستان کند + در غام حرف
 شان پیمان کند + زین غلام صوت و حرف و گفتگو + پردہ کو سیب ناید غیر یو + ہاری افزون کش
 تو این بود ابہوش + تا سوے اصلت برو بگر فتنہ گوشش + بونگہ دارد پیر ہیز از زکام + تن پوشش
 از باد بود سرد غلام + تا نینداید مشامت از آخر + اسے ہوا شان از زمستان سرد تر + چون جمادند
 قسردہ تن شگرفت + می جہد انفاس شان از تل برف + چون زمین زمین برفت + پو شد کفن و تیغ خوش
 حسام الدین بزین + این بر آرزو شرقی سیف اسد را + گرم کن زان شرقی این درگاہ را + برف را بجزند

آن آفتاب + سیلہا ریز در کھا بر تراب + زانکہ لا شرقی ولا غربی ست او + با بزم روز و شب حریت او +
 کہ چرا چون نجوم بے ہدی + قبلہ کردی از سببی و دغا + ناخوش ست آید مقارن آن امین + در نبی کہ لا احب
 الا فلین + از فرح در پیش مہستی کمر + زان غیرستی ز آن شق القمر + منکرے این را کہ شمس کورت شمس
 پیش تست عالی منزلت + از ستارہ دید تعریف ہوا + ناخوش است آید از الجحیم ہوا + خود موثر تر نباشد نہ زنان +
 اے لبانا نیکہ ریز در عرق جان + خود موثر تر نباشد نہ ہر ذر آب + اے بسا کہ کردا و تن را خراب + مہر و جان
 تست و بند دوست + میزند بر گوشش تو بیرون ز پوست + پند مادر تو نیکہ دے فلان + پند تو دور مانگیرد
 این بدان + جز مگر مفتاح خاص آید ز دوست + کہ مقاید السموات آن اوست + این سخن بچہ ستارہ است
 قمر + لیک بے فرمان حق نہ ہد اثر الہی یعنی جبکہ جسم اُنکے در گاہ پر پڑے ہیں اور ہر گاہ وہ چاہتا ہو کہ
 آب سہو میں آئے یعنی اُنسے اطاعت و بندگی کراؤں تو وہ پادشاہ لشکر جانے کتا ہو جاؤ ان جہوں پر سوار
 ہو جاؤ پھر جب جانوں کو علو پر بلایا چاہتا ہو تو نقیبوں کی آواز آتی ہو کہ اتر پڑو بس اس مرکب سے
 اتر پڑتے ہیں سوار ہونا زندہ ہو جانا اتر پڑنا مردہ ہو جانا آب فرماتے ہیں کہ آئندہ اگر اُس سے زیادہ کیگا تو
 سخن باریک ہو گا اس سے بہتر یہ ہو کہ لکڑیاں کھینچ لے زیادہ آگ مت بھڑکائے تا یہ چھوٹی ہانڈیاں جنہیں سماں میں
 ہو جلدی مٹنے نہ لگیں اور یہ ہانڈیاں خرد و پست اور اکات کی ہیں وہ ایسا پاک سبحان ہو کہ سیستان لگانا ہو اور
 باتوں کے ابر میں اُن سیبوں کو چھپاتا ہو پس یہ ابر جو صورت و حریت گفتگو کے ہیں ایک پردہ ہیں تاسیب سے
 سوائے بوکے اور کچھ کوئی نجانے لیکن تو اس بو کو حقد ز زیادہ ممکن ہو ہوش کے ساتھ کھینچ تا یہی بوقیرا
 کان پکڑ کے اصل کی طرف لیجائے اُنکی بو کی حفاظت کر ضائع مت ہونے دے اور جو فی نفسہ ز کام ہیں
 یعنی سردی اور افسردہ دل اُنسے اپنے بدن کو ڈھانپ اور چھپا بس مراد سیستان سے مست است
 آتش عشق گرم و لغت اور غم اُنکی باتیں جو بظاہر لالچی یعنی ہوتی ہیں اور ز کام مکار جتنے دل ٹھہرے
 ہوئے ہیں کہ اُنکی باد و بوسرد ہو اور یہ عوام سے ہیں تا دماغ تیرا اُنکی ہوا کی سردی سے نہ پھر جائے
 اسیلے کہ اُنکی ہوا زمستان سے بھی سرد تر ہو یہ لوگ مثل جہاد کے سن اور بھیس ہیں تن اکا ایک برف کا
 ٹیلہ ہو جسین سے سانسین آتی جاتی ہیں اگر تیری زمین مردہ اس برف سے کھن ہیں نے تو تیغ خورشید
 حسام الدین کی اسپر لگا ہیں خبردار ہو شرق سے سیف خدا کی کمال جو آفتاب ہو اور اُس شرق سے
 اس درگاہ کو گرم کر کہ وہ آفتاب اس برف پر خیر لگائے اور اس سے اگلے کے اگلے ہاڑوں سے
 خاک پر بہائے جو مراد کر یہ سے ہو اس واسطے کہ وہ آفتاب نہ شرقی ہو نہ غربی کہ مراد آفتاب حقیقی سے جسکے
 نور کی صفت ہو لا شرقیۃ ولا غربیۃ یعنی نور اسکا نہ شرقی ہو جیسے آفتاب نہ غربی جیسے ماہتاب اور

رات دن مجھ سے روتا ہو کہ کیوں تو نے سوا میرے نجوم بے ہرے کو اپنا قبلہ بنا لیا ہو یہ کیسی تیری لمبی اور
دغا بازی ہے تجھ کو اس امین کا ہمنشین ہونا ناخوش آتا ہو جبکہ قرآن میں بیان لایا ہے کہ اہلین کے ساتھ
ہو کہ وہ امین حضرت ابراہیم ہیں جنھوں نے ستاروں کو دیکھ کر کہا کہ ڈوبنے والے میرے دوست نہیں ہیں
کیسی خوشی سے کرباندہ کے ماہ کے سامنے طاعت و خدمت میں کھڑا ہوتا ہو اور ہنسنے جو کہا ہو اقربت
الساعة والشفق القمر نزدیک ہوگی ساعت اور بھٹ جائیگا قمر اس سے نہیں ڈرنا تو اذ الشمس کورت کا
یعنی جبکہ آفتاب تاریک ہو جائیگا جیسا کہ قیامت کو اسکا منکر ہو جب تو آفتاب تیرے نزدیک بڑا عالی مرتبہ
ہو کہ پرستش اسکی کرنا ہو تو نے ستاروں سے اپنی خواہشوں کا تغیر دیکھا کہ انھیں سے ہر نیک و بد ہوتا
ہو اسی سبب سے والجم اذا ہوئی تجھ کو خوش نہیں آتا قسم ہو ستاروں کی جو وقت کہ گرجائینگے غور
جو کرباہ کو کہ بصورت نان کے ہو لیکن نان سے موثر تر نہیں کس واسطے کہ اکثر نان عرق جان کا بہاؤ
ہی رہی نہ ترہ اس سے آب زیادہ موثر ہو جسے سیکڑوں تن خراب و ویران کیے کہ عبارت آب مٹی سے
ہو جس تیرا عجب حال ہو کہ اسکی محبت کا تو تیرے دل میں گھر ہو اور نصیحت دوست کی تیرے کان میں
پوست سے باہر لگتی ہو اندر کان کے تو ممکن نہیں پھر اے فلاں ہمارے نصیحت بھین کب اثر کرے گی مگر یہ بھی
جان لے کہ تیری نصیحت ہم میں بھی اثر نہیں کرے گی آن خاص کنجی اس دوست کے پاس سے آئے جسکی
ملک کنجیاں آسمانوں کی ہیں تو وہ کنجی اس قفل کو کھولے اگر چہ یہ سخن ہمارا مثل ستارہ روشن اور ماہ نہیر
کے ہو لیکن بدون حکم خدا کے کب اثر کر سکتا ہو قولہ ابن ستارہ بے حجت تاثیر او + میزید برگوشاے وحی جو
کہ بامید از جہت تابے جہات + تاندر اند شمار اگر گمات + آچنان کہ لمحہ در پاش اوست + شمس دنیا در صفت
خفاش اوست + ہفت چرخ ازرقی و ررق اوست + پیک ماہ اندر تپ و در رق اوست + زہرہ چنگ
مسکت دروے زدہ + مفری بانقد جان پیشش شدہ + در ہواے بائوس اوز حل + لیک خود را
می نہ بند آن محل + دست و پا مرغ چندین جہت از و + دان عطار و صد قلم بشکت از و + باہم ایہمہ انجم
بجنگ + کاسے ہا کردہ تو جان بگزیدہ رنگ + جان و لیت و ماہم نقش و رقوم + کوکب ہر فکر او جان نجوم + فکر
مرا آجاہم نورست پاک + بہرست این لفظ فکر اے فکر ناک + ہر ستارہ خانہ دار و بر علا + ہیج خانہ
در گنجہم + جان بیو در مکان کے در و دو + نور نامحدود و در حد کے بود + لیک مقبلی و تصویرے کنند
تا کہ دریا بد ضعیفی در و مند + مثل ہو و لیک آن باشد شیل + تا کہ عقل محمد رگیل + عقل سر تیزست
لیکن پائے سست + زانکہ دل دیران شد رست و تن درست + عقل شان در نقل و مینا تیج پیچ + فکر
شان در ترک مشورت ہیج ہیج + صدر شان در وقت دعویٰ + چو مرق + صبر شان در وقت تقویٰ

ہمچو برق + عالمی اندر ہر با خود نہاست + ہمچو عالم بیو فاوقت و فاست + وقت خود بینی نگنجد در جهان +
 در گلو و معدہ گم گشتہ چو نان + انہمہ اوصاف شان نیکو شود + بد نہاند چو نیکو جو شود + گرمی گندہ بود
 ہمچون مہنی + چون بجان پیوست گرد و روشنی + ہر جہادی کو کند رو در نبات + از درخت بخت اور وید
 حیات + ہر نبات کو بجان رو آورد + خضر فار از چشمہ حیوان خورد + باز چون جان رو سوے جانان نہند
 رخت را در عمر بے پایان نہد + اللغات رقی بندگی و عجز و ذوق لاغری و ضعیفی شکیں اماہ مثال گیل بضم
 ویای مجہول و کاف عجمی دفع کرنا بھیجنا رخصت کرنا المعنی بتاید صدر فرماتے ہیں کہ یہ سخن جو مثل ستارہ
 و قمر کے ہو اور بے جہت ہو نہ شرقی نہ غربی اسکی تاثیر ان کا لون میں اثر کرتی ہو جو طالب وحی کے ہیں
 اور کہتی ہو کہ جہت چھوڑ کے بے جہات کی طرف آؤ تو تمکو گرگ مات کا نہ بھاڑ ڈالے یعنی اس جہات میں
 مات نہو جاؤ اور ہار نہ جاؤ کہ اُس جہات کی صورت کا تو کیا بیان ایک لمحہ میں اُسکے ایسی روشنی درپاش ہو
 کہ یہ شمس دنیا کا اپنی صفت میں جیسے کہ ظاہر ہو اُس روشنی کا خفاش ہو اور یہ ہفت چرخ ازرق اُسکی
 رقی و بندگی میں ہیں اور پیک ماہ کا اُسکے عشق سے تپ و ذوق میں مبتلا ہو کہتا رہتا ہو ماہ کو پیک بنظر
 اُسکے سر بے السیری کے کہا ہو کہ ایک مہینے میں سب برجون میں پھرتا ہو اور آفتاب سال بھر میں زہرہ
 چنگ سوال کا اُسی میں مارا ہو جو یہ نور پایا ہو اور مشتری بھی اپنا نقد جان بیکے اُسکے سلسلے گیا ہو کہ
 خرباروں میں داخل ہوں اور اُسکے پابوس کے عشق میں زحل جو ہفتم فلک پر ہو رہتا ہو لیکن گو سب
 سیاروں سے بلند ہو مگر اپنا محل و مرتبہ اُسکے پابوس کے لائق نہیں جانتا مرنج نے جو ایسے ہاتھ پاؤں پائے
 ہیں کہ جلا و غور نیز فلک کھلاتا ہو اُسی سے پائے ہیں اور عطار دے جو دبیر فلک ہو سیکڑون قلین اس سے
 توڑی ہیں اور اُسکے سامنے عاجز و بند ہو اور یہ حال کہ سب ستارے ہنجم سے لڑتے ہیں کہ اے بخوس
 ہماری جو جان ہو اُسکو تو تو نے چھوڑ دیا ہو اور رنگ کو جو ظاہر شو ہو اختیار کر لیا ہو جان ہماری وہی ہو
 اور ہم سب نقش و حرف ہیں اور اُسکی ہر فکر کا جو ستارہ ہو خواہ خیر کا خواہ شر کا وہی ہماری جان ہو آب
 فرماتے ہیں کہ فکر سے یہ فکر مراد نہیں جو تو جانتا ہو وہاں اُس فکر کو کیا دخل ہو ایسے کہ وہ نور ہو اور پاک یہ تو
 اے فکر ناک بننے تیرے واسطے لفظ فکر کا کہہ دیا ہو کہ تو مجھے ہر ستارہ کا خانہ ہر آسمان پر ہو لیکن وہ
 جو ہمارا ستارہ ہو ان خانوں سے کسی خلعے میں نہیں سماتا کسو اسطے کہ جو جان کہ بے طرف اور حجت
 ہو وہ مکان میں کہ جسکے اطراف و جہات ہیں کب کھوسکے اور جو نور کہ نامحدود ہو وہ محدود کیسے ہو گا
 لیکن سمجھنے کے لیے ایک تمثیل و صورت بناتے ہیں تاکو فی ضعیف و رد مند دریافت کرے اور جان جائے
 جس اُسکو مثل نہیں کہتے مثال کہتے ہیں تو عقل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دفع کرے اور اُسکے خلاف ہو کہ

ایسے کہ مثل وہ ہر جو جمع صفات میں مساوی ہو اور مثال وہ جو مساوی نہ ہو واسطے بیان کسی مطلب کے
 لایں عقل غویوں کی ہر چند سر تیز ہو لیکن قانون اس کے سست ہیں وہاں نہیں پہنچ سکتے اس سبب سے
 کہ اس کا دل ویران ہو اور تن درست ہو دل میں نور نہیں انکی عقل نقل دنیا میں کہ دنیا ہماری طرف
 نقل کرے پیچ و پیچ اور پیچ ہر قسم کی ایسی فکرین بہت اور ترک نہوت و خواہش نفسانی میں پیچ سے بھی پیچ
 یعنی مطلق نہیں جب اپنے دعوے پر آمادہ ہوتے ہیں تو سینہ انکا کیسا شرق کی طرح روشن ہو جاتا ہو اور
 کیسی کسی حجت و دلیل نکالتے ہیں اور تقوے کے وقت صبر انکا جیسے برق جلی چمک آگنا فنا ہو تین
 دیکھتا ہوں تو ایک جہاں اپنے ہنرمین خود نما ہو رہا ہو لیکن وفائے وقت مثل جہاں کے بیوفا اپنی خود بینی
 میں جو آجاتے ہیں تو ایسے کہ جہاں میں نہیں سماتے اور حلق و معدہ کی فکر میں ایسے گم شدہ جیسے نہیں
 مان گم ہو جاتی ہو ہاں یہ اوصاف آپ کے اس وقت نیک ہو جائیں اور کوئی بندہ ہے جبکہ طالب نیک کے
 ہوں اور نیک جو نہیں جیسے منی اسے خود بینی کہ مثل منی کے گندہ اور نجس ہو لیکن جب جانسے جالٹی
 ہو تو وہ روشنی ہو جاتی ہو جو جامدی کہ مراد تن سے ہو نبات کی طرف متوجہ ہو کہ اعمال صالحہ سے
 عبارت ہو تو اس کے درخت بخت سے حیات جمی ہو اور جو نبات کہ وہ جان کی طرف متوجہ ہوتی ہو
 وہ چشمہ جوان سے خضر کے مثل پانی پیتی ہو پھر جب جان جالان کی طرف متوجہ ہوتی ہو تو اسباب اپنا عمر
 بے پایان میں رکھتی ہو پس اس مقام کی مقیم ہو جاتی ہو اور بقا باللہ کو پہنچتی ہو +

سوال کرنا ایک سائل کا ایک واعظ سے کہ ایک مرغ قلعہ کی دیوار پر بیٹھا ہو اس کا
 اچھا یا دم اچھی کون فاضلتر ہو

قولہ واعظی را گفت روزے سایے + کالے تو مبرر اسنی تر قابیلے + یک سو استم بگو اے ذوالباب +
 اندرین مجلس سوالم را جواب + بر سر بار و یکے مرغے نشست + از سر و دمش کہ امین بہترست + گفت
 اگر رویش بشو و دم بدہ + روے او از دم او میدان کہ بہ + و رسوے شہرت دم رویش بدہ + خاک
 آندم باش و از رویش بچہ + مرغ را پر میر و تا آشیان + پر مردم بہتست اے مردمان + عاشقے
 کالودہ شد از خیر و شر + خیر و شر منکر تو در بہت نگر + باز اگر باشد سپید و بے نظیر + چونکہ صیدش موش باشد
 شد حقیر + و بود چندے و میل او بہناہ + او سر بازار است منکر در کلاہ + و رہی شیرے خور داز مردہ خر +
 سگ بود او شکل شیرے کم نگر + در پلنگ و گرگ را افکند سگ + شیر میدان مرد را بے ریب و شک + آدمی
 بر شتہ از یکشت گل + برگذشت از چرخ داز کوکب بدل + آدمی بر قدر یک طشت خمیر + بر فرو داز آسمان
 از اثر + بچ کر منافقین آسمان + کہ شنید این آدمی پرغمان + بر زمین و چرخ عرضہ کرد کس + خوبی عقل و

عبارات و ہوس + جلوہ کردی پیچ تو بر آسمان + خوبی رود اصابت در گمان + پیش صورت ہمارے حمام اسے
 ولد + عرضہ کردی پیچ سیم اندام خود + بگذری زان نعمت ہمارے بچو حور + خلوت آری با عجز نیکو رہ + در عجز و
 حبیب کا یثنا نہ بنو + کو تر از ان نعمت ہا خود رہو + اللغات بار و دلو ار قلعه آئینہ بندی و کرہ نارجو
 سب کروں سے او پر ہو المعنی ایک و غلط سے ایک دن کسی سائل نے کہا کہ اے فلان تو میرے کپڑے
 بزرگ تر لائق اور نہایت سزاوار ہو میرا ایک سوال ہو اٹکا جواب اسی مجلس میں دے اور وہ یہ کہ قلعہ کی
 دیوار پر ایک مرغ آکے بیٹھا اب اسکے سر و دم سے کونسی چیز فاضلتر ہو کہا اگر منہ اسکا شہر کی طرف ہو اور دم
 گاؤں کی طرف تو اسکے منہ کو اسکی دم سے بہتر جانے رہا اور جو شہر کی طرف دم ہو اور منہ گاؤں کی طرف تو
 اس دم کا خاک بن اور منہ سے اسکے بھاگ اور وہ اسکی یہ مرغ کو پر ہی آشیانے تک لیجاتے ہیں پس ایلوگو
 آدمی کے پر بہت ہی بہت ہو اسکو اپنے آشیانہ اصلی تک لیجاتی ہو لاجرم جو عاشق کہ خیر و شر میں آلودہ ہوا تو اسکی
 خیر و شر پر نظر مت کر اسکی بہت کو دیکھ باز کیسا ہی سپید و بے نظیر ہو اگر اسکا فنکار موش ہو تو حقیر ہو جیسے شکاری
 پرندوں میں ایک پرند چوہے مار بھی ہوتا ہو بصورت باز آور اگر چہ ہو اور اسکی رغبت شاہ کی طرف ہو جیسا کہ
 چند شاخون میں چھپا گوشہ نشینوں کی طرح بیٹھا رہتا ہو تو وہ سردار بازوں کا ہو اب اسکے سر پر باز کی سی
 ٹوپی نہیں ہو تو نہو ایسے ہی اگر شیر ہو اور وہ خرم رہہ کا گوشت کھاتا ہو تو سگ ہو اسکی صورت کو جو شیر کی سی ہو
 مست دیکھ اور اگر سگ نے گرگ و پلنگ کو گرا دیا تو تو اسکو بیشک و شبہ شیر جانے رہ دیکھ تو آدمی ایک شہت
 محل سے سرشتہ ہو جو جملہ عناصر سے نیچے ہو اور چرخ کو کب سب سے بسبب دل کے جس سے بہت کا تعلق ہو
 کھلیا اور بڑھ گیا آدمی کیا تھا ایک طشت بھر خیر تھا کہ آسمان و اتر سب سے بڑھ گیا کبھی کرنا جیسا کہ آئینہ کریمہ
 میں نازل ہو و لقد کرنا بنی آدم بیشک عزت دی ہے بنی آدم کو آسمان نے بھی سنا کہ رب العزت نے اسکی
 شان میں فرمایا ہو جیسا آدمی پر غم نے سنا سو اسکے اور کسی نے بھی زمین و آسمان پر اپنی عقل و عبارت کی
 خوبی اور عشق کی عرضہ اور شکش کی ہو تو ہی کہ تو نے اپنی خوب روئی و اصابت جسکے معنی صواب گفتن و راہ راست
 یا فتن ہین کہ دونوں تیرے گمان میں ہیں کہ میں بڑا خور و اصابت والا ہوں کبھی اسکا جلوہ آسمان پر گیا
 اور آسمان کو اٹھین دکھا دیا اور اسے ولد حمام میں کسی اچھی اچھی صورت میں ہوتی ہیں کبھی ان پر بھی تو نے اپنے
 اندام بچو سیم کو عرض کیا گویا وہ نقش بچو حور ہیں لیکن تو ان سب کو تھوڑے کے ایک عجز زاندھی دھندلی نیم کور
 کے ساتھ خلوت اختیار کیے ہوے ہو اب ہم تجھ سے پوچھتے ہیں کہ ان نقوش حامی بچو حور میں کیا بات
 نہ تھی اور اس عجز نیم کور میں تھی کہ تجھ کو ان نقوشوں سے چھوڑا کہ اپنے ساتھ لگے لگی قولہ تو لوگوں میں سن
 گویا در بیان عقل و جس و درک و تدبیر ست و جان + در عجز رہے جان آمیزش کنی ست بصورت گراہلدا

روح نیست + صورت گرامہ گرجیش کند + در زمان از صد عجزت بر کند + جان چہ باشد با خبر از خیر و شر + شاد از
 احسان و گریان از ضرر + چون سروماہیت جان بخت + ہر کہ او آگاہ تر با جان ترست + اقتضای
 جان چو اے دل آگاہی ست + ہر کہ آگاہ تر بود پیش قویست + روح را تاثیر آگاہی بود + ہر کہ ازین پیش آگاہی
 بود + خود جان جان سراسر آگاہی ست + ہر کہ بجایست از دانش تہی ست + چون خبر ماہیت بیرون زین دنیا
 باشد اینجا نہاد آن میدان جاد + جان اول مظهر در گاہ شد + جان جان خود مظهر اشد شد + آن ملائک جملہ
 عقل و جان بند + جان تو آمد کہ جسم آن شدند + از سعادت چون بر آن جان برزدند + بچو تن آن روح را
 خادم شدند + آن ملیس از جان نازان در پردہ بود + یک نشد با جان کہ عضو مردہ بود + چون نبودش آن خدا
 آن نشد + دست بکستہ مطیع جان نشد + جان نشد ناقص کہ آن عضو شکست + کان بدست اوست
 ایانہ کردہست + سر دیگر ہست کو گوش دیگر + طوطی کو مستعد آن شکر + طوطیان خاص را قندست ظرف طوطیان
 عام ازین خود بہتہ طرف + کے چند درویش صورت زان نکات + معنی ست آن مے فنون فاعلات +
 آن خریسے و پیش نیست قند + یک خرا آمد بخلقت کہ پسند + قند خرا گر طرب آگنجے + پیش خرقہ طار شکر بخت +
 المعنی آب فرمانے ہین کہ اس عجز کے گاہ جانے کو تو تو نہیں بتا بیگالے ہم اپنے بیان میں بتاتے ہین
 کہ اس عجز میں عقل و حس و درک و تدبیر ہو اور جان ہو وہی جان اس عجز نا چیز کی آمیزش کن ہو اور
 لگا لیتی ہو اور حامی صورتوں میں روح نہیں ہو ورنہ اگر صورت حامی کو جنبش ہوئے جو حس ہو تو فوراً
 جھکے ایک عجز کیا سیکڑوں عجز سے اکھڑ دے آپ کہتے ہین جان کیا ہو وہ ہو جو خیر و شر سے باخبر ہوئے کہ
 احسان سے شاد اور ضرر سے گریان ہو اور جبکہ بھید جان کا اور ماہیت اسکی خیر و شر کی بھر ہو تو جان لے
 جسکو آگاہی زیادہ ہو وہ با جان بھی زیادہ ہو نسبت اور دن کے پھر کہتے ہین کہ جب اقتضا جان کا آگاہی
 ہو لاجرم جو آگاہ تر ہو بس اے دل اسکی جان بھی قوی تر ہو روح کو خدا نے تاثیر آگاہی کی دی ہو اور
 جسکو اس آگاہی سے زیادہ دی ہو وہ الہی ہو اے شوب باللہ بلکہ خود جان جان کا بالکل آگاہی ہو
 اور جو بجان ہو دانش سے خالی ہو اور یہ جانین جو دانش سے خالی ہین انکی ذات و نہاد سے خبرین
 جدا ہین بس یہ جانین اس میدان میں ایسی ہین جیسے جمادات ہین جان تو مظهر در گاہ کی ہوئی یعنی
 جاسے ظہور نور خدا کی اور وہ جو جانجان ہو وہ خود مظهر اشد ہو دیکھ تو ملائک جملہ عقل و جان تھے جس
 تیری جان ہوئی تو ایسی ہوئی کہ سب اسکے جسم ہو گئے انہیں سعادت خدا نے پیدا کی تھی جسوقت
 تیری جانہر انگو پیش کیا مثل حق کے سب اس روح کے خادم ہو گئے اور وہ ملیس از جان کہ بحقیقت
 ملیس ہی تھا جان و جسم سے اس سبب سے کہ پردہ میں تھا یعنی اسپر پردہ پڑ گیا اس جان سے متعلق ہو

اس واسطے کہ ایک عضو مردہ تھا اور یہی وجہ تھی کہ جب اس کی جان وہ نہ تھی لہذا اسپر فدا نہیں ہوئی یہ جان ایک دست شکستہ تھی جو مطیع جان کی نہیں ہوئی پس اگر جسم سے ایک عضو ٹوٹ جائے تو جان ناقص نہیں ہو جاتی ایسے ہوہ شکستہ اسکے اختیار میں ہو اگر چاہے تو ہست و ہست کر دے اسکے سوا ایک بھید اور بھی ہو لیکن اس بھید کے کان کمان ہیں جو اسکو سنیں اور ایسی طوطی کمان جسکو مادہ واستعداد اس شکر خوار می کی ہو ان جو طوطیان خاص ہیں انکے لیے تو دھیر دن قند ہو اور جو عام ہیں انکھوں نے بھی اس سے نفع و فائدہ حاصل کیا ہو مگر جو درویش صورت ہو وہ ان نکتون کا مزد کب چکیگا ایسے کہ یہ نکتے معنی ہیں فاعلات نہیں ہیں جو واسطے وزن کے ٹھہرایے ہیں بدون غرض معنی کے وہ درویش صورت بھی تجری ہو ہکو اس سے بھی قند کا دریغ نہیں لیکن ہم کیا کریں اسکی خلقت یہی ہو کہ کاه پسند ہو قند پسند نہ ہو درویش صورت کو فریستے اس سبب سے کہا کہ اچھے لوگوں کا مطیع ہو اگر یہ خر قند سے مستی و طرب پیدا کرنا تو ہم ایک گون بھر شکر اسکے سامنے ڈال دینے قولہ معنی ختم علی افواہم + این شناس نیست رہو رامم + تاز ماہ خاتم بخیران ہو کہ بر خیزد لب ختم گران ختمہائے کانبیا بگذاشتند + آن بدین احمدی برداشتند + قفلہائے ناکشادہ ماندہ بود + از دم انا فتنا بر کشود + او شفیع ست این جهان و آن جهان + این جهان در دین دآ بخادر جان + این جهان گوید کہ تورہ شان نما + آن جهان گوید کہ تومہ شان نما + پیشہ اش اندر ظور و در کمون + ہدقوی انہم لا یعلمون + باز گشتہ از دم او ہر دو باب - در دو عالم دعوت او ستیاب + ہر این خاتم شدہ است او کہ بچود + مثل اول بودنی خواہند بود + چونکہ در صنعت برد استاد دست + نے تو گوئی ختم صنعت در تو است + کوشا و ختمہا تو خاتمے + در جهان روح بخشان خاتمے + ہست اشارت محمد المراد + کل کشا و اندر کشا داند کشا د + صد ہزاران آفرین بر جان او + بر قدم و دور فرزند ان او + آن خلیفہ زادگان مقبلش + زادہ اندر خضر جان و دلش + کز زلفداد و مری بازریند + بے مزاج آب و گل نسل و نبد + شاخ گل ہر جا کہ میر و گلست + خم مل ہر جا کہ میجو شدلست + گرز مغرب بر زند خورشید سر + عین خورشیدست نے چیز دگر + غیب جو یا زرا ازین دم کو درار + ہم بتاری خود اسے کردگار + گفت حق چشم خفاش بد سگال + بستا ام من ز آفتاب بیثال + از نظر بای خفاش کم و کاست + انجم و آن شمس نیز اندر خفاست + انجم آمد چون مرید شمس پر شمس آمد و ریقین بدر منیر + المعنی یعنی حق تعالی نے جو فرمایا ہو ختم علی افواہم مہر کرتے ہیں ہسم انکے مہجون پر پس اس آیت کے معنی بھی پہچانے رہ کہ وہ مہر ایسے ہی مہچو پیر ہو اور اس راہ کے چلنے والے کو بھی بڑی مہم ہو کہ حضرت خاتم پیغمبران کی راہ میں چلے تو اس راہ میں چلنے سے شاید یہ مہر گران منہ کی اٹھ جائے ایسے جو مہرین کہ اگلے انبیا چھوڑ گئے ہیں وہ دین احمدی سے اٹھا دی گئی ہیں

بہت قفل نکشادہ رکھے تھے وہ انا قتلک فمنا جینا کے دم سے سب کھلکے بیشک فتح دی ہونے بھگنوستح
 اٹھا ہر وہ ہمارے شفیع ہیں اس جہان اور اس جہان میں یہاں تو معاملہ دین میں وہاں جنت کے معاملہ
 میں یہ جہان تو کتنا ہو کہ تم انکو راہ بناؤ اور وہ جہان کتنا ہو کہ تم ماہ انکو دکھاؤ اور انکا پیشہ ظاہر اور
 پوشیدہ ابد قومی انہم لایعلمون اور لینے ہدایت کر میری قوم کو وہ بیشک سنیں جانتے ہیں بس انکی دعا سے
 دونوں دروازے لینے دونوں جہان کھلکے اور دونوں جہان میں دعا بخین کی مستجاب ہو آسمان کھالے
 نے انکو خاتم النبیا سیوا سے کیا ہو کہ انبیا جو دو سخا میں مثل انکے نہ تھے نہ آئندہ کو ہونگے قاعدہ ہو
 جب کسی صنعت میں کوئی استاد سابق ہو جاتا ہو تو اُسکو کہتے ہیں کہ تجھ پر صنعت ختم ہو گئی ایسے ہی کشادہ
 فتنوں لینے مہرون میں تم خاتم ہو اور وہ جو جہان روح بخٹوں کا ہو اسکے تم خاتم ہو اور زیادہ کیا کمون
 خاص مراد میری یہ ہو کہ اشارات محمد کے کشادہ اندک کشادہ اور کشادہ در کشادہ ہیں کسی ہی مشکل ہو مشکل کی
 کشادہ انکے اشارے سے ہو لاکھوں حنین خدا کی انکی روح مطہر پر نازل ہوں اور انکے فرزندوں کے
 دور و قدوم پر اور وہ فرزند خلیفہ زادے انکے ہیں کہ سب مقبل ہیں اور انکے جان و دل کے عنصر شریف
 سے پیدا اگر قباد سے ہیں جب اور ہرات اور رے سے جب سب بے آمیزش آب و گل کے ٹھنڈی کی
 نسل ہیں بہ اشارہ خلفاء عباسیہ سے معلوم ہوتا ہو ظاہر شاخ گل کی جہان جم اٹھے گل ہو اور خم مل کا جہان
 جوش کرے مل ہو نہ قباد پر موقوف ہو نہ ہرات و رے پر اگر آفتاب مغرب سے سر نکالے آفتاب ہی ہو
 کوئی اور چیز نہیں ہو گو مشرق سے نہیں نکلا اب دعا کرتے ہیں کہ اسے کردگار اپنی ستاری کے طفیل سے
 عیب جو یون کے دم کو انے کو رکھ تا انکے دم اس عیب جوئی سے باز رہیں نہ کھین نہ کہیں جھٹکے
 نے فرمایا ہو کہ میں نے چشم خفاش بد سگال کی آفتاب بیتال سے بند کردی ہو دیکھ تو خفاش نظروں سے
 جنمیں کم و کاست ہو انجم اور شمس بھی پوشیدہ اور مستور رکھے ہیں چشم بد سگال ایسی بد ہوتی ہو بئیں انجم
 ایسے جیسے مرید اور آفتاب ایسا جیسے پیر کہ پیر کے پیر و مرید ہوتے ہیں تا یہ نہ کہیں کہ خفاش رات کو کھلتا
 ہو اور سو آفتاب کے انجم سب موجود ہوتے ہیں پھر انجم کو کہاں چھپایا ہو لیکن جب پیر کو چھپایا ہو تو مرید
 بدرجہ اولے چھپے ہوئے ہیں یہ شعر اسی دفعہ غل میں ہو

بیان برائی پوشیدہ ناموسون کا کہ ملغ ذوق ایمان اور دلیل ضعف صدق کے
 ہیں اور راہزن ہزارون احمق و نادان کے

قولہ: عنیا راجح حسام الدین بیبا + اے صفال روح سلطان ہدی + فتویٰ را مسرح و مسروح وہ +
 صورت امثال اور روح وہ + تاحر و فاش جملہ قتل و جان شونند + سوے خلدستان جان پران شونند + اہم جی تو

زار و ارج آمدند + سوے دام لفظ مستحضر شدند + باو عترت در جهان همچون خضر + جانفزا و دستگیر + چون خضر
 الیاس مانے جاودان + تازمین گرد و لطف آسان + گفتمی از لطف تو جزوی ز صد + مگر بنودی طمطراق چشم بد +
 لیک از چشم بد زہراب دم + ز خیمای روح فرسا خورده ام + خیر بر من ذکر حال دیگران + شرح حالت می نمایم
 در بیان + این بہائہ ہم ز دستان ولیست + کہ از ویم پایے دل اندر گلیست + صدور و جان عاشق صانع
 شدہ + چشم بد یا گوش بد مانع شدہ + خود یکے بو طالب آن عم رسول + بنمودش شغفت عریان مہول + کہ چہ
 گویندم عرب کو طفل خود + او بگردانید دین معتد + منصب اجداد و آبارا بماند + در پے احمد چنین بیرہ براند +
 آن رسول پاک باز مجتبیٰ + از پے آن تار باند در + گفت اے عم یک شہادت تو بگو + تا کنم با حق شفاعت
 بہر تو + گفت لیکن فاش گرد از سماع + کل سر جا و زلاشین شاخ + می نمایم در زبان این عرب پیش ایشان
 خوار گردم زین سبب + لیک اگر بولش لطف ماسبق + کے بدی این بد دل با جذب حق + النیث اے
 تو غیث المستغیث + زین دو شاخہ اختیارات خبیث + من ز دستان و ز کدول چنان + مات گشتم کہ بماندم
 از نشان + منکے باشم چرخ با صد کار و بار + زین کمین فریاد کرد از اختیار + کالے خداوند کریم بردبار + وہ امانم زین
 دو شاخہ اختیار + جذب یکراہہ صراط المستقیم + بہر دور را بہر ترداے کریم + زین دورہ گرچہ ہمہ مقصد توئی +
 لیک خود جان کنان اندامین دوئی + زین دورہ گرچہ بجز تو غم نیست + لیک ہرگز زرم بچون بزم نیست +
 در بنی پشتو بیانش از خدا + آئی شفق ان بچلنہا + این تردد دست در دل چون دغا + کان بود بہر یا کہ آن
 حالت مرا + در تردد و میند بر ہر گریہ خوف امید وہی در کرد و فر + زین تردد عاقبت مان خیر باد + اے خدا
 مرجان مار کن تو شاوہ اللغات صقال کب عقل آئینہ و شمشیر مسترج بالفتح چراگاہ مستروح چرا کردہ شدہ
 المعنی فرماتے ہیں اے ضیاء الحق حسام الدین اور اے روشنگر روح کے اور سلطان ہدایت کے اور ثنوی
 کو مسرح و مہر و حوسہ بخوبی چراگاہ اور چرنے کی چیز کے ہی جکی ہندی چارہ اور مراد اس سے توجہ
 اور اعتنا اور جو اسکی مثالوں کی صورتیں ہیں انگور و حشیش لینے جو کچھ میری تحریر ہو اپنی توجہ سے سگین
 جان ڈال دے تا حروف اس کے جملہ عقل و جان ہو جائیں اور جان کے خلدستان کی طرف اتریں یعنی جانوں
 میں جگہ پائین کسو سطلے کہ تیری ہی سنی و کوشش سے یہ سب عالم ارواح سے اگر دام الفاظ کی طرف منحصر
 ہو سے بین مطلب یہ کہ دام الفاظ میں اس کے بالکل روحین ہی بھنسی ہوئی ہیں آب و عاکر نے بین کہ خدا
 منحصر کی ہی عمر تیری جہان میں کرے کہ تو اور بن کا جانفزا و دستگیر ہو اور خود مستراے ہمیشہ ہمیشہ تو خضر
 و الیاس کی طرح ہمیشہ جہان میں رہے تازمین تیرے عین سے آسمان ہو جائے زمین و آسمان
 بخوبی ہیں اور طرف سے ارادہ مفارقت کا دل میں آتا تھا کہ تیرے عین سے زمین کا کچھ دین کرتا ہے

سوحصون سے ایک ہی حصہ لیکن کیا کر دن چشم بد اپنی کرد و کھا رہی ہو اور انکی آنکھ ظالم رہ رہی بھی ہوئی جسکے
 زخم جانقر سا کھائے ہوئے ہوں اسکا اندیشہ ہو کہ میں نظر نہ مار دے کہ اسد اسے سوان حصہ اُسکے لطف کا بیان
 کیا مجھ پر تو ذکر حال اور دن ہی کا خیر و سزا دار ہو میں تیرے حال کی شرح بیان میں نہیں لاسکتا ہوں
 چشم بد کے زخم کھایا ہوا ہوں جب کچھ بیان کیا اُسکے زخم کھائے اب فرماتے ہیں کہ یہ حیلہ بہانہ جو چشم بد کا
 کرتا ہوں یہ بھی مکر اُس دل کا ہو جسکے سبب سے اصلی دلکا میرے پاؤں کچھ میں اندھا ہوا ہو یہ اسکا
 درد نہیں اٹھنے دیتا پا بگل ماندن اندھ رہنا سیکڑوں دل اور سیکڑوں جانین عاشق صانع کی ہو میں
 مگر یہی چشم بد یا گوشش بد اُنکے مانع ہوئے عاشق ہونے سے مراد رجوع ہونا چنانچہ خود ایک بو طالب
 چچا آنحضرت کے جوتے تھے کہ میں جھکو پیغمبر جانتا ہوں مگر عرب کی بدگوئی اُنکو ڈرا رہی تھی اُسے ایمان
 دلانے دیا کہتے تھے کہ عرب کیا کہیں گے کہ اپنے لڑکے کے سبب سے اُسے اپنے دین معتد کو بدل ڈالا
 اور معتد اُس سبب سے کہ منصب اُسکے باپ دادوں کا تھا جھکو چھوڑ دیا اور احمد کے پیچھے ایسا بیراہ
 چل دیا اور اُن رسول پاک ہار برگزیدہ نے اس واسطے کہ اُنکو آتش و دوزخ سے بچا لوں کہا کہ آے چچا
 ایک وفد تم شہادت کھلو تا جھکو مختاری شفاعت کا ذریعہ حق تعالیٰ کے سامنے ہو جائے کہا کہ تو لوں
 لیکن لوگ سن پائینگے اور یہ بات فاش ہو جائیگی اس لیے کہ جہان بھید دو سے مخلص بھیل اور وہ
 دو دلب ہیں اسی زبان عرب میں جو زبان عرب کی ہو شہادت ظاہر کر دنگا اس سبب سے اُنکے
 سامنے خوار و ذلیل ہو جاؤ گا لیکن ہو یہ کہ لطف ماسبق یعنی استعداد ازلی اُنکو نہ تھی اگر ہوتی تو یہ
 بردل کشش حق کے مقابل کب ہو سکتی اب مولانا رحمہ اللہ اس حال کے فرماتے ہیں کہ فریاد ہر لے
 فریاد رس فریاد چاہنے والوں کے ان اختیارات خبیث و دو شاخہ سے تین حیلوں اور مکر دل سے
 ایسا مات ہوا ہوں کہ ساری ہستی میری برباد ہوئی ایک نشان سار گیا ہوں اور میں کیا چیتا ہوں
 چرخ جو سیکڑوں کاروبار اٹھائے ہوئے ہو اس اختیار کے کہیں سے اُسے بھی تو فریاد کی اور
 اُنکو نہ اٹھا کا آدہ کہا کہ اے خداوند کریم بردبار جھکو اس دو شاخہ اختیار سے امن دے اس واسطے
 کہ ایک راہ جو صراطِ مستقیم ہو اُنکی کشش اچھی اگر یہ جھکو کھینچے تو بہتر اس دور اہم سے جو اے کریم
 تر ہو کہ کون راہ کو جان اگرچہ ان دور ہوں سے بھی مقصود تو ای ہو تیری ہی راہ میں ہیں لیکن
 وہ تو ایک جان کنڈن ہو نہ مرنے میں ہو نہ جینے میں تھرکتے ہیں اگرچہ ان دونوں راہوں سے سوا
 تیرے قصد و ارادے کے نہیں ہو لیکن رزم مثل رزم کے کب ہو ایسے کہ دور اہم میں تردید ہو اور ایک
 راہ صاف و آرام کی آپ اگر میرے کہنے کو نہ مانے تو قرآن شریف میں اسکا بیان خدا سے سن لے جو

فرمایا ہوا انا عرضنا الامانة على السموات والارض والجبال فامين ان يحملنہا واشفقن منها وحملها الانسان یعنی
 ہمنے ایک امانت اپنی آسمان وزمین اور پہاڑوں پر پیش کی پس انکار کیا سب نے اُسکے اٹھانے سے
 اور ڈر گئے اور اٹھالیا اُسکو انسان نے پس بقول حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے امانت مراد اُس سے ہو کہ
 حق تعالیٰ نے روز ازل میں آسمان وزمین اور ساری مخلوق سے خطاب کیا ہم چاہتے ہیں کہ حقیقت
 فاعل کسی فعل کے تو ہم ہوں اور صدور اسکا دوسرے سے ہو اُسکے عوض میں ہم اُسکو سزا دے کرین
 اُسکو کوئی اختیار کرتا ہو آسمان و سارے مخلوق کا نہ گئے اور سب نے انکار کیا مگر انسان نے اُسکو
 اختیار کیا غرض یہ اختیار بھی تردد کی بات ہو جو آسمان نے انکار کیا اور تخصیص آسمان کی مولانا راج
 نے جنس علو و عظمت فرمائی ہو لہذا یہ تردد آدمی کے دل میں ایسا ہو جیسے ایک لڑائی کہ یہ بات میرے
 لیے اچھی ہو یا وہ اچھی ہو کونسی اختیار کروں پس تردد میں خوف برائی کا اور امید بہتری کی اپنے اپنے
 کرو زمین ایک دوسرے پر حملہ کرتے ہیں اور انجام کسی کا معلوم نہیں ہوتا اس واسطے دعا کرتے ہیں کلائی
 اس تردد سے ہمارا انجام کار بخیر ہو اور ہماری جان کو شاد کر

مناجات اور پناہ و صونڈھنا مفتی اختیار اور اُسکے اسباب سے اور بیان ڈرنے آسمان
 وزمین کا اُسکے اختیار سے

قوله اے کریم ذوالجلال مہربان + دائم المعروف داراے جہان + یاکریم الغفوی لم یزل + یاکثیر الخیر شاہ
 بے بدل + اولم این جذر و مد از تو رسید + ورنہ ساکن بود این بحر الجہد + ہم از انجا کہین تردد دادیم + بے تردد
 کن مرا ہم از کرم + ابتلایم میکنی آہ الغیث + اے ذکور از ابتلایت چون اثاث + تائیکے این ابتلا یارب
 کنن + مذہبتے ام بخش عودہ مذہب کنن + مشتے ام لا غرہ ہم پشت ریش + از اختیار ہجو پالان شکل
 خیمش این کزادہ کہ شود این سوکشان آن کزادہ کہ شود آن سوکشان بفکر این زمین حمل نامہ ہولہ تا بینیم روضہ نور
 ہچو آن اصحاب کف از باغ جود + میجرم ز القیظ نے بل ہم رقاد + خفتہ باشم زمین یا برسیار + بزرگروم جز
 چو کوئی اختیار + ہم بتقلب تو ذات الہمین + یا سوے ذات اشمال سے رب دین + صد ہزار ان
 سال بود در مطار + ہجو ذرات جہان بے اختیار + گرفتارم شدہ است آن گفت و حال + یادگارم
 است در خواب از خیال + میرہم زمین چارسیخ چارشاخ + میجرم در سرچ جان زمین شاخ + شیران ایام
 مضیہاے خود می چشم از دایہ خواب اے صمد + جلد عالم از اختیار دوست خود + میگر زود در سر ہست خود
 تا دے از ہوشیارے دارہند + تنگ خرد بنگ بر خود می نمد + جلد داشتہ کہ این سستی فلج است + ذکرہ فکر
 اختیار می دو رخ است + میگر زند از خودی و بخودی + یا بستی یا بشل اے ہندی نفس را از ان نیستی

ہوئی کئی۔ زانکہ بے فرمان شد اندر بیشی نیستی باید کہ او از حق شود تا کہ بیند اندر ان حسن احد۔ المغات
 جذر دما و تار چہ طحا و دریا کا ایقظ بالفتح بیداران و بالکسر بیدار کردن و خود خواب کردن و خواب کنندگان
 انقلاب برگردانیدن و بازگونہ کردن ذات الہین مومن جبکہ نامہ اعمال سید سے ہاتھ میں ہونگے ذات الشہا
 کا ذکر انکے نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں ہونگے احتمال ایک جگہ سے اٹھانا دوسری جگہ لیجانا مطارجا سے پریدن
 متنازع جائے فرد آمدن فترت دام المعنی مولانا تارح بطور مناجات فرماتے ہیں کہ اے کریم ذوالجلال
 ہدیان کہ تو ہمیشہ پادشاہ جہان کے ساتھ معروف ہو اور جہان ترجمہ عالم کا اور العالم سوے اللہ اور اسے
 کریم العفو زندہ بیزوال اور اسے کثیر الخیر پادشاہ پیش و بے بدل آپ جواب ان خداؤں کا ہو کہ مجھ کو یہ اقرار
 چاہا و کی بیشی ابتدا میں تھی سے پہنچی ورنہ یہ دریا میرا سے مجید ساکن تھا یعنی عالم ارواح میں نہ ہوتا
 تھا نہ محتایہ عالم اجسام میں پیدا ہو جس سے تردد لاحق ہوے پس جہان سے یہ تردد تو نے مجھ کو
 دیے ہیں وہیں سے بے تردد بھی مجھ کو ازراہ کرم کے کر دے تو نے مجھ کو تردد میں مبتلا کیا پس اس ابتلا
 سے آہن مارتا ہوں اور فریاد کرتا ہوں اگرچہ آہ و فریاد عورتوں کا کام ہو لیکن تیرا ابتلا خود ایسا ہو کہ بڑے
 مردوں کو عورت بناتا ہو اس کے متعل نہیں ہو سکتے آئے رب میرے کبتک یہ ابتلا ہیگا اب مت کر مجھ کو
 ایک مذہب والا کر دس مذہب والا مت کر ایسے کہ آدمی حسین مبتلا ہوتا ہو وہی گویا اسکا مذہب ہو اور
 ابتلا ایک نہیں بلکہ گوناگون میں ایک اکثر پست ریش نہایت لاغر ہوں بسبب اختیار کرنے ایسی بالان
 فصل غیش کے غیش جبکی ہندی کھیس ہو کہ دو تار سے سوت کے بنا جاتا ہو مولانا تارح بنظر دودی تردد کے
 تشبیہ میں لائے ہیں یس یہ کجا وہ کبھی تو ادھر بھاری ہو جاتا ہو کبھی ادھر بھاری ہو کے اسطر کو کھینچتا ہو
 تو مجھ سے اس بوجھ تا ہوا کہ کو کہ ٹھیک نہیں ہو گرا دے تار وضعہ انوار کو دیکھو ان اور اس تا ہوا ری سے
 نجات پاؤں تو اپنے جو در کرم سے مجھ کو مثل ان اصحاب کعبہ کے جو بحالت خواب اس روضہ کو دیکھنے میں
 مجھ کو بحالت بیداری دکھانہ بحالت خواب جیسا کہ قرآن مجید میں ہو و تحبہم ایقظا وہم رقد و اور گمان کہ
 تو انکو کہ وہ جاگتے ہیں حالانکہ وہ سوتے ہیں اگر میں سیدمی کروٹ پر سوتا ہوں یا الٹی کروٹ پر تو کروٹ
 نہ بدل سکوں ایسا مثل گیند کے بے اختیار ہوں تیری ہی تقلیب سے اے رب دین چاہے داہنی
 طرف ہو جاؤں چاہے بائیں طرف جیسا کہ فرمایا و تقلبہم ذات الہین و ذات الشہا اور بدل دیتے ہیں ہم
 انکو سیدمی طرف اور الٹی طرف لاکھوں برس میں اپنی اڑان کی جگہ میں مثل ذروں جہان کے بے اختیار
 رہا ہوں یعنی عالم ارواح میں اگرچہ وہ حال اور وہ باتیں اسوقت کی مجھ کو بھول گئی ہیں مگر اسکا یادگار نشان
 میرے پاس ہو اور وہ احتمال ہو جو خواب میں ہوتا ہو کہ ایک جگہ سے اٹھا کے ہکو دوسری جگہ لیجاتا ہو

یعنی یہ روح ہماری اس قالب سے دوسرے قالب خواب میں ہو جاتی ہو کہ اس وقت میں اس چار میخ چار
شاخ سے کہ دونوں سے اربعہ عناصر اور دنیا مراد ہو چھوٹ جاتا ہوں اور مزے سے چراگاہ جان میں اس
مناسخ بخش جگہ سے ٹھکے کو دتا پھرتا ہوں اور وہ شیر جو ایام ماضیہ میں کھایا ہو اسکو اے صمد ایہ خواب سے
چکھتا ہوں اور وہ مزہ اس خواب سے پاتا ہوں تمام جہان کا معمول ہو کہ اپنے اختیار اور اپنی ہستی سے الگ
ہو کے اس خیال کی طرف کہ جس سے وہ سرست ہو رہا ہو بھاگتا ہو تو تھوڑی دیر ہشیاری سے جو دقت و
کلفت کی شر ہو چھوٹ جائیں اس سبب سے کوئی تنگ شراب اپنے اوپر لگا لیتا ہو کوئی بنگ کی تاغیر
غلط ہو جائے اس واسطے کہ سب نے جان لیا ہو کہ یہ ہستی ایک دام ہو اسکے جملہ ذکر و فکر و ورغ ہو لہذا
خودی سے بخودی کی طرف بھاگتے ہیں اور وہ بخودی اے مبتدی چاہے کوئی قسم ہوستی ہو خواہ کوئی
شغلی ہستی نشہ شغل سیر و لعب تو اس نیستی میں اپنے ہی نفس کو جال میں پھانسا ہو اسلئے کہ بیوشی
میں وہ از بس بیفرمان و سرکش ہو جاتا ہو نیستی وہی چاہیے کہ حق کی طرف سے ہو یہی ٹھیک ہو کہ اسی نیستی میں
حسن احد کا نظر آتا ہو باقی جملہ نیستیان بھی پوچھ ہیں قولہ لیس للجن والانس ان + تغذوا من جس اقطار
الزمین + لا نفوذ الا سلطان المدے + من تجادعت السموات اعلی + لا بد لے الا سلطان بقی + من حراس
الشعب روح ملتقی + پھیکس رانا نگردد او فنا + نیست رہ در بار گاہ کبریا + ہست معراج فلک اے نیستی +
عاشقان راندہب و دین نیستی + پوشتین و چاروق آمد از نیاز + در طلق عشق محراب ایاز + گرچہ او خود شاہ را
محبوب بود + ظاہر و باطن لطیف و خوب بود + گشتہ بے کبر و ریا و کینہ + حسن سلطان را رخس آمینہ + چونکہ از
ہستی خود مفقود شد + منتہائے کار او محمود شد + زان قومی تر بو و تمکین ایاز + کہ ز خوف از کبر کردی اختر از
او مہذب گشتہ بود و آمدہ + کبر و نفس را گردن زدہ + یا پے تعلیم سیکرد آن حیل + یا براے حکمتی دور از
اس + یا کہ دید چار قش زان شد پسند + کہ نسیم نیستی ہستی ست بند + تا کشاید دخمہ کان بر نیستیست + تا بیاید
آن نسیم عیش و زلیست + تا نہ بندد دخمہ بر این مردگان + تا بیاید بوی عیش آن جہان + ملک و مال طلپس
این مرحلہ + ہست بر جان بکر و سلسلہ + سلسلہ زرین بدید و غرہ گشت + ماندہ در سوراخ چاہے جان
زدشت + صورتش جنت یعنی دوزخ + افنی پُر زہر و نقش گلرخے + گرچہ مومن را سقرند ہد حذر + لیک بہتر
ہم بود ز انجا گذر + گرچہ دوزخ دور درازان کمال + لیک جنت بہ ورائی کل حال + الحذر اے ناقصان
زان گلرخے + کو بگاہ محبت آمد دوزخے + انقرار اے غافلان زان گلکشے + کو حقیقت بدترست از گلخن
ز ہمار اے جاہلان زان گل شکر + کہ بسوزاند دہان را چون شرر + چند گویم من ترا کین نگین + زہر قتالست
ترین دوری گزین + لیک تلخ آمد ترا گفتار من + خواب میگردد ترا ز انداز من + خواجہ آخر یک زمان بیدار شو

بوز حیات خویش پر خوردار شو + ہین روش برگیر و ترک ریش کن + ورنہ ناپستی نفیث کن اللغات و غمہ
 بالفتح تنہا کہ کفار عجم مردہ کو اسین بگاہ رکھتے تھے و گورخانہ گبران مرحلہ بالفتح منر نگاہ و کوچگاہ و منزل گاہ
 عذاب انذار بالکسر سنا بندن بندہ درگاؤ جو جو تھے مین ہل یا گاڑی کے دوسرے درگاؤ کا حفت ہوتا ہوا
 و عضو و قید و غیرہ المعنی معالی اشعار عربیہ نہیں ہوا واسطے جن کے اور واسطے انسان کے یہ کہ کل جائین وہ
 قید اطراف زمانہ یعنی آسمان سے آوریہ شعر مقبلس ہوا یہ کہ یہ یا معشر الجن والانس ان استطعتم ان تنفذوا من
 اقطار السموات والارض لے کرو جن دنان کے نہیں مقدور رکھتے ہو تم کہ نکلیا و اطراف زمین و آسمان سے اُس سے
 نکلیا تا ممکن نہیں مگر اسی سلطان ہدایت کی مدد سے کہ ان آسمانوں بلند کے جو فوٹے وہ نکال دے اور
 ہدایت نہیں ہوا اُس سلطان کے جو اسکا نگہدار بندہ ہو چکے انون سے شہاب ثاقب کے روح متقی کو
 کہ وہ ضرور پار ہو جاتی ہو الفرض جب تک فنا نہ لے کسی کو بارگاہ کبریا میں راہ نہیں ہو یہ ہستی ہی معراج
 فلک پر بھی نہ جی سے فلک پر پہونچتا ہوا اور عاشقون کا مذہب و دین بھی نیستی ہوا دیکھو ایازا کا پوشتین و
 چارق ہی طریق عشق مین از روئے عجز و نیاز کے محراب نماز تھا کہ اسکی طرف توجہ رکھتا تھا بھولا نہیں تھا
 اگرچہ وہ خود شاہ کا محبوب تھا اور ظاہر و باطن دونوں صورتوں مین لطیف و خوب بآئینہ کبریا و کینہ
 سے نیست ہو کے آئینہ رخ سلطان کا بنا تھا کہ حسن سلطان کا اسکے رخ مین موجود تھا اپنی ہستی سے ایسا
 گذر گیا تھا اور ہر گاہ کہ اپنی ہستی سے کم ہو گیا لہذا آخر کار اسکا محمود ہوا محمود و شاد کیسا محمود ہوا کہ خود محمود ہوا
 اے بادشاہ اسی سبب سے مرتبہ ایازا کا قوی تر تھا کہ خوف بادشاہ سے کبر و غرور کو پاس نہیں آنے دیتا
 تھا ہمیشہ بچتا رہتا تھا وہ خود بھی مذہب ہو گیا تھا اور اور دکان بھی مذہب تھا کبر و نفس دونوں کی اسنے
 مردن مار دی تھی یہ چارق وغیرہ کے جو چیلے تھے یا تو اور دن کی تعلیم کے واسطے تھے کہ دیکھیں اور اپنی
 اصلیت کو نہ بھولیں یا کوئی سکنت اسین تھی جو امید و امل سے دور تھی یا ر و زمرہ چارق کا دیکھنا اسکو اس
 سبب سے پسند ہوا کہ جانتا تھا نسیم نیستی کے ساتھ ہستی حفت ہو بس چاہتا تھا کہ اس و غمہ کو کھولے جو
 نیستی پہو اور اس کشاد سے نسیم عیش و زلیست کی پاسے جو ہستی ہو لاجرم و غمہ وہی جگہ جہان چارق
 وغیرہ سامان نیستی رکھا تھا اور نیز اس سبب سے کہ اس و غمہ کو ان مردوں پر جو اور لوگ ہین نہ بند کرے
 تا یہ بھی بوعیش اس جہان کی پائین ورنہ رز و رکھو لٹا رز دیکھنا کیا ضرور تھا خود جانتا ہی تھا کہ چارق
 وغیرہ وہاں رکھا ہو اور اسکی نسبت جو چاہتا وہ خیال کر سکتا تھا آب فرماتے ہین کہ ملک و مال اور اس
 کہ عبارت پوشش نفیس سے ہو جو کچھ اس کو چگاہ مین ہو جان سکر و کیواسطے سب زنجیر و قید مین چنانچہ
 تھا کہ جہان زنجیر زین اپنے گلے مین دیکھی ہر گز ہو گئے اور جان سداں وسیع نیستی کا چھوڑ کے

جاہ کے سوراخ تنگ میں گھس رہی جسکی صورت تو بصورت جنت کے ہو اور معنی میں دوزخ اور جاہ نہیں
 ہو ایک افنی پر زہر ہو مگر نقش اسکا بظاہر ایک گلرخ ہو اگرچہ مومن کی واسطے دوزخ ضرر نہیں ہو لیکن اسکو بھی
 اس سے گذر جانا اور مٹھانا ہی چاہیے تو دوزخ اسکو وبال و کال میں نڈال سکے مگر اسکو ہر حال میں جنت
 ہی بہتر ہو جس اے ناقصو اس گلرخ کی صحبت سے بچو جو صحبت کے وقت دوزخ ہو جائے اور ای غافل ہو جس
 گلشن سے بھاگو کہ وہ گلشن سے بھی بدتر ہو اور خبردار ہو جاؤ اسے جاہلو اس گل شکر سے جو دہن کو مثل شر کے
 جلانے کا اکثر کثرت میٹھے سے سوزش دہن جسکو ہندی میں مومنان کہتے ہیں ہو جاتا ہو آب فرما ئے کہانتک
 تجھے کتنا رہوں کہ یہ نگہیں جس سے مراد جاہ دینا ہو اور علی ہذا گلرخ اور گلشن اور گل شکر سب زہر قاتل ہیں
 ان سے دوری ہی اختیار کر مگر بغلات اس کے تو اپنے زلیفہ جو تھکھو میری بات تلخ معلوم ہوتی ہو اور میرے ڈرنے
 سے تھکھو خواب گھیر لیتی ہو سنتا ہی نہیں لیکن اے خواجہ دم بھر کو تو بیدار ہو جا اور اپنی حیات سے کچھ تو
 فائدہ اٹھا خیر دار ہو وہ روش جو معنی دین کے ہیں اختیار کر اس کے بڑھا لینے سے کچھ نفع نہیں اور فنا وستی
 کی جستجو میں رہتا ہستی حاصل ہو

احکامیت غلام ہند و اور خواجہ کی کہ خواجہ کی دختر پر عاشق تھا

تو کہ خواجہ را بود ہند و بندہ + پروریدہ کردہ اور از زندہ + علم و آدابش تمام آموختہ + در دانش مجمع ہنر و فن
 پروریدہ از طفولیت بنار + در کنار لطفش آن اکرام ساز + بود ہم این خواجہ را یک دخترے + سیم اندامی کشی
 خوش گوہرے + چون مرا ہق گشتہ دختر طالبان + بذل میکردند کا بین گران + میر سید از جانب ہنر ترے +
 ہر دختر و مہدم خواہش کرے + گفت خواجہ مال را بنود ثبات + روز آید شب رود اندر جہات + حسن و جورت
 ہم ندارد اعتبار + کہ شود رخ زرد از یک زخم مار + سہل باشد نیز مہتر از دگی + گوشو وغرہ مال از سادگی + اے
 بسا مہتر پس کہ شور و شر + شد ز فضل زشت خود تنگ پدر + پر ہنر را نیز اگرچہ شد نفیس + کم پرست و عبرتے
 گیر از بلیس + علم بودش چون بودش عشق دین + او نہ بد از آدم الانقش طین + گرچہ دانی وقت علم اے
 امین + زانت نکشاید و دیدہ عیب بین + او نہ بنید غیر دستاری ویش + از معرفت پر سدا ز بیش و کمیش +
 عارفان و معرفت فارغی + خود ہی مینی کہ نور با زغی + کار تقویے دارد و دین و صلاح + کہ از و باشد بد و عالم
 فلاح + کرد یک داماد و صالح اختیار + کہ بدان فخر ہم خیل و تبار + پس زمان گفتند کہ را مال نیست + مہترے
 حسن و استقلال نیست + گفت اینہما تاج زہد و دین + بے زرا و نجیست بر روی زمین + اللغات
 ش غوب و خوشہ فہار مرا ہق کو دک قریب البلوغ کا بین مہر یعنی ایک خواجہ کا ایک ہند و غلام تھا اُسے اسکو
 پالا تھا اور زندہ کیا تھا یعنی علم و آداب کہ یہ ایک زندگی باطنی ہو کل اسکو سکھائے تھے اور دلیں اس کے

شیعہ ہند کی روشن کی تھی خواجہ نے اسکو درکائین سے اپنے کنار لطف میں نیاز و نعم پالا تھا اور اس خواجہ کی ایک لڑکی تھی سیم اندام خوش رفتار خوش گوہر جب یہ لڑکی قریب بلوغ کے ہوئی تو طالب اسکے بھاری بھاری سر دینے پر آمادہ ہوئے ہر تہ سزا کی طرف سے اسکی خواستگاری میں ہر دم خواستگار آنے لگے خواجہ نے اپنے دل میں کہا مال بے ثبات شے ہر دن میں آیا اور رات کو اودھ اودھ چلتا ہوا ایسے ہی حسن صورت بھی بے اعتبار ہو کیسا ہی گلہ و سرخ رنگ ہو ایک زخم مار میں زرد و پہلا ہو جاتا ہو اور ممتزادگی بھی سہل چیز ہو کہ اپنی بیوقوفی سے مال پر مغرور ہو جانے میں بھی حاصل سکایا ہو بہت ممتزادے اپنے شور و شر سے ایسے بر فضا و بد طبیعت ہوتے ہیں کہ تنگ پدر بنتے ہیں اور اگر بر علم و ہنر بھی ہو گو یہ نفیس ہو مگر اسکو بھی اچھا مت جان اور عبرت پکڑو کیجئے تو ابلیس کیسا علم و ہنر والا تھا لیکن عاشق دین کا نہ تھا آخر علم کا نتیجہ کیا کہ آدم سوائے ایک نقش مٹی کے اور کچھ اسکی نظر میں نہ آئے اسے امین خوب جان لے تو کیسی ہی وقتیں اور مشکلیں علم کی جانے لیکن علم سے تیری آنکھیں عیب میں ہرگز نہ کھلیں گی اپنے عیبوں پر وقف ہو گا علم دے کی عادت ہو عیب کو نہیں دیکھتا دار صی پکڑی ہی کو دیکھتا ہو اور شناسندہ سے پوچھتا ہو کہ میری دار صی پکڑی میں کیا کمی بیشی ہو آیا بنا تو ٹھیک ہو یا نہیں بس بعد ان غیلات کے خواجہ کہتا ہو اسے عارف تو معروف و شناسندہ سے بچتا ہو تو اپنے آپ کو آپ ہی بچان لیتا ہو اساطے کہ توفی حد ذاتہ خود ایک نور روشن ہو بہر حال کام کی چیز نفوے اور دین اور صلاح ہو جسے دونوں جہان کی بہتری ہو غرض اسنے یہ سب بائیں سوچ سمجھ کے ایک داماد صالح اختیار کیا کہ وہ تمام اپنے خیل و تبار کا فخر تھا بہت عورتوں نے کہا کہ وہ مخلص ہو اسکے پاس مال نہیں ہونہ اسلین سرداری ہو نہ حسن ہو نہ استقلال ہو اسے یہ چہ وزان ہیں ایک ربوہ سا ہو کما وہ زہد و نیدار ہو اور یہ سب بائیں زہد و نیداری کی تاب لاوا غلام ہیں بے زر کے وہ خود ایک خزانہ ہو روئے زمین پر قولہ چون بجد تزویج دختر گشت فاش و دست بیانی نشانی و قماش - پس غلام خواجہ کا درخانہ بود و گشتہ بیمار ضعیف و زار زود و بچہ بیمار و فتنہ او میگدراخت بدعت اور طبیعے کم شناخت عقل سگفتی کہ رنجش از دست و دار دے تن در غم دل باطل ستان غلامک دم نزد حال خویش و گر چہ می آید از دور سینہ ریش و گفت خاتون راسبے شوہر کہ تو با زہد ز در خلا احوال آدہ تو بجائے مادرے اور ابو و بو غم خود پیش تو پیدا کند و چونکہ خاتون کرد و گوش این غلام و زور دیگر دست نزدیک غلام - آہنجان کہ مادران مہربان و نرم کردش تا اور آمد و بیان و ہمہ سرش را نہ بیکرد آن سنی - با و صد مہر و دلال و دوستے گفت اسید من از تو این بلوہ کہ وہی دست بہ بکوائے عنود و خواجہ زادہ ما واختہ گر بہ حیف بنو کور و دجائے دگر خواستہ کان خاتون چشم کا دلش

کہ زند و زبام زیر انداز دوش + گو کہ باشد ہند و سے مادر غری + کہ طمع دار دوزخا جہ دخترے + گفت عجل اولی
 بود خود را گرفت + گفت با خواجہ کہ بشنوا این شگفت + این چنین گراے خائن را بہ بین + ما گمان کردہ کہ باشد
 او امین + حال خود را این چنین گفت ادمرا + خواستم کہ خوشم بشم مردرا + اللغات سستی بکمر زن نیک و خاتون
 عنود سرکش غز + بالفتح قصبہ گرا بکاف عجمی حجام و غلام الملعنی جب اچھی طرح کماح ہوتا دختر کا بھڑ گیا اور مشہور ہوا
 چڑھونا اور نشانی اور اسباب سب آگیا بس غلام خواجہ کا جو گھر ہی میں تھا اس سبب سے دفعۃً بیمار وضعیف
 زار ہو گیا اور ایسا گھٹنے لگا جیسے تپ وق والا گھلتا ہو لیکن بیماری اسکی کسی طبیب نے نہیں پہچانی سب کی
 عقل ہی کتی تھی کہ یہ رنجور دلکا ہو بس دوا تن کی غم دلمین بیہودہ ہو مگر اس غلام نے اپنا حال کچھ نہیں کہا اگرچہ
 اس غم سے اسکے دلمین گھاؤ ہوتی ہو ایک رات خاتون سے شوہر نے کہا کہ تو تنہائی میں اسکا احوال تو پوچھ
 تو اسکی مان کی جگہ ہو امید ہو کہ تجھے اپنا غم ظاہر کر دے جب خاتون نے شوہر سے یہ بات سنی دوسرے
 دن غلام کے پاس گئی اور جیسے مائیں مہربان پیار محبت سے لڑکی لڑکے کو نرم کر لیتی ہیں ایسا ہی اسکو
 اُسے نرم کر لیا یہاں تک کہ یہ کھل گیا کبھی اُسکے سر میں وہ خاتون شانہ کرتی تھی سیکڑوں محبت و ناز و دودنی
 کے ساتھ آخر اُسے کہا کہ مجھکو تجھے یہ امید نہ تھی کہ تو اپنی دختر کسی بیگانہ سرکش کو دیدیگی وہ میری خواجہ زادہ
 اور میں اسکا خستہ جگر بس بڑے حیف کی بات ہو کہ وہ دوسری جگہ جائے یہ سنتے ہی خاتون ایسی غصہ
 آگئی کہ چاہا اسکو ماروں اور ماری کے نیچے ڈال دوں کہ یہ غلام قصبہ کا جٹا کیا چیز ہو کہ خواجہ کی لڑکی کی امید
 کرے پھر سوچی کہ صبر بہتر ہو اور آپ کو روکا اور خواجہ سے کہا کہ یہ اچھیہ تو سن اور اس غلام خائن کو دیکھ
 ہنسنے تو جانا تھا کہ امین ہو گا اُسے تو مجھے اپنا یہ حال کہا مجھکو ایسا غصہ اُسپر آیا کہ اسکو مار ڈالوں

صبر فرمانا خواجہ کا مادر دختر کو کہ زجر مت کر میں ترکیب اسکی کروں گا

تو کہ گفت خواجہ صبر کن اور اگلو + کہ از ویریم بدیش تہ + تا بمکرین از دلش بیرون کنم + تو تا شاکن کہ فوش
 چون کنم + تو دلش خوش کن گو میدان درست + کہ حقیقت دختر ما آن تست + می بند نسیم اے خوش مشتری
 چونکہ دانستہ تو اولترے + آتش ماہم درین کانون ماہیلی آن ماہم مجنون ماہ تا خیال و فکر چون بروے
 زند + فکر شیرین مرد را فر بہ کند + چالور فر بہ شود و لیک از علف + آدمی فر بہ زغرست و شرف + آدمی فر بہ شود
 از راہ گوش + چالور فر بہ شود از حلق و لوش + گفت اے خاتون کزین سنگ میں + خود زبام می بختد این
 چنین + این چنین ٹٹاڑے چہ خایم بہراو + گو بہر این خائن المیس خوا + گفت خواجہ نے مٹرس و دم و دیش +
 تار و دعلت از درین لطف خوش مدفع اور اولیہ برین نویں + جی کہ صحت یاد این ہار یک ریس + چون
 گفت آن خستہ را خاتون چنین + می گنجہ از تجہ بر زمین + فر بہ و زفت آمد و سرخ و شگفت + چون گل سرخ

چہرہ ان شکر گشت۔ گہ گہی میگفت کاسے خاتون من کہ مبادا باشد این افسون من + لیک خاتون جسم
میگفتش کہ + در پے آنیم فارغ باش || اللغات باریک رسیدن بغور تمام کام کرنا اور پھوڑا پھوڑا تو
خوبی کے ساتھ انجام پائے المعنی خواجہ نے خاتون سے کہا صبر کرا اور اس سے کہدے کہ ہم اس سے چھوڑ کے
جھکو دیے گئے تا اس کو سے اس کے دل سے یہ بات نکال دین پھر تو تماشا دیکھ کہ کیسے ہم اسکو ٹالے دیتے
ہیں تو اسکا دل خوش کرا اور کہدے کہ ٹھیک جانے رہ لڑکی ہماری تیری ہی ملک ہو ہم تجھ کو اے خوش مشتری
ایسا نہیں جانتے تھے اب کہ جان لیا پھر تجھے بہتر کون کہ آگ ہماری ہمارے چوٹے میں رہے اور بلی بھی
ملک ہماری ہو اور مجنون بھی ہمارا ملک ہو بس یہ خیال و فکر جب اُس پر اثر کرینگے تو یہ فکر شیریں اسکو فرہ کر دیگی
جالور تو موٹا ہوتا ہو دانے گھاس سے آدمی عزت و بزرگی سے موٹا ہوتا ہو آدمی کان کی راہ سے موٹا ہوتا ہو
بے بے بھی اچھی باتیں سکے پھول جاتا ہو اور جالور طلق کی راہ سے موٹا ہوتا ہو یعنی خوب کھا کھاکے خاتون نے
سکے کہا کیسے کون یہ تو بڑے حقیر تنگ کی بات ہو اس بات کے کہنے میں تو میری زبان نہیں ملتی میں اسے
تاجیز کے واسطے یہ اثر خالی کیوں کروں اگر ایسا خائن نہیں خود مرنا ہو تو مر جائے خواجہ نے کہا ڈرے مت اور دم
اسکو دیے جاتا اس لطف خوش سے اسکی بیماری جاتی رہے پھر اے دلبر دفع کرنا اسکا میرے ذمہ بھی لکھ لے
بس چھوڑ دے اور یہ باریک سوت کات ای بغور تمام اور آہستہ آہستہ کام کرالغرض خاتون نے جب اس
خستہ سے یہ کہا پھر تو خوشی کے مارے زمین پر سانا نہیں تھا ایسا اترنا چلتا تھا موٹا ہو گیا اور قوی اور دل
گل سرخ کے کھل گیا اور ہزاروں شکر کرتا تھا کبھی کبھی خاتون سے یہ بھی کہتا تھا کہ ایسا تو نہیں ہو کہ یہ سب
قریب و دہنوں میرے واسطے ہوں لیکن خاتون قطعی اس سے کہدتی تھی کہ ہم اُسی فکر میں ہیں تو خبر داؤد
رہ قولہ خواجہ چون دیدش کہ سرخ و زلف گشت + رفت از دے علت و آمد گشت + او دوش دادی
و خود بدنسوس + تافزون بیند نشاطش چون خروس + خواجہ جمعیت بکرد و دعوتے + کہ بھی سازم فرج را
وصلنے + تاجماعت خروہ میدادند گال - کاسے فرج بادت مبارک اتصال + تالیقین شد فرج را این سخن +
علت از دے رفت کل از رخ وین + بعد از ان اندر شب عشرت لبین + امر دے رہست حنا چھوڑن + پرگارش
کرد ساعد چون عروس + مالکیان نمودش دواش خروس + مقننہ و طعنه و سائنہ کو + گنگ امر و را بیوشا بند
رو + شمع را ہکام خلوت زد و گشت + ماند ہند و باچنان گنگ درشت + ہندوک فریاد میکرد و فغان +
از ہون نشنید کس از کف زنان + ضرب کف دوت و نوحہ مردوزن + کرد پنهان نوحہ آن نوحہ زن + تابردن
آن ہندوک را می فشار + چون بود در پیش سگ انبان آرد + روز آور و دند طاق و بوق زلفت + رسم
از زبان فرج حاد رفت + رفت در حمام آن رنجور حال + کون در مدہ بخود لہو + آواز حاد در دیک سنوس

پیش انوشست دختر چون عروس + مادرش آنجا نشست پاسبان + کہ مبادا کو کندزد امتحان + ساختے
 دروے نظر کرد از عناد + وانگهان برہر دو دستش وہ بدادو + گفت کس رنخو د مبادا اتصال + ہاچو توانا خوش
 عروس بدخصال + روز زیبا چون نکویان تتر + کیزشت شب ہزار کیر اللغات کال بکات عجی کرو
 فریب گنگ بالضم کاف فارسی فریب و قوی ایکل کبیر بیجا بوق شہنا طاق کرتہ ٹوٹی بوا و معروف کلاس و دزد
 و دغا باز کرد مکر و بے حیا و جملہ عروس وہ بالکسر کلمہ لفرین اور سامنے سے بھگانا المعنی خواجہ نے جب
 اسکو دیکھا کہ خوب موٹا اور سرخ ہو گیا اور علت انکی جاتی رہی قابل سیر و گشت ہو وہ اسکو دم اور فریب و
 فسوس دیے جاتا تھا جو وقت کہ خوب مستی اسکی مثل مرغ کے دیکھی جیسے مست مرغ پھرتا ہو تو اسنے لوگ
 جمع کیے اور انکی دعوت کی کہ مین فرج کی شادی کرتا ہوں معلوم ہوتا ہو کہ فرج اس غلام کا نام تھا یہاں تک
 کہ مجلس کے لوگ بھی اسکو خوشخبری سناتے تھے کہ اسے فرج یہ اتصال تجھ مبارک ہو آب اس فرج کو بھی
 اس بات کا یقین ہو گیا اور ساری بیاری جڑ بنیاد سے جاتی رہی جدا اسکے جب شب عشرت ہوئی تو ایک امرو
 بے ریش کے داؤ دینے کی راہ سے عورتوں کی طرح مٹھدی لگائی اور اسکے پہنچے پر نگار کیے گویا دکان
 تو اسکو مرغی اور دیدیا مرغی اور اچھا مقنع اور لباس عروسانہ ایک امرو قوی ہیکل کو پتھا کر گونگٹ بھالکے
 منہ اسکا چھپا دیا جب خلوت کا وقت آیا شمع جھٹ پٹ بجادی بس وہ ہندو ایسے امرو قوی کے ساتھ
 رہ گیا آب وہ ہندو نو فریاد کرنے لگا اور باہر یہ لوگ تالیان بجا رہے تھے اسکی فریاد و فغان کون سنے
 تالیان بھی بجاتی تھیں اور دف بھی اور لہرے بھی مارتے تھے یہ جو اندر خلوت مین لہرے مار رہا تھا
 اسکے لہرے ان لہروں مین سب چھپے ہوئے تھے غرض جب تک دن ہوا اس ہندو کو وہ امرو دبوچتا
 پھلا کرتا رہا جیسے کتے کے سامنے انبان اٹنے کی ڈال دیا اور وہ اسکو جھنجھوڑتا ہو جب دن ہوا تو جوڑا
 بھاری شہنا بجاتے ہوئے موافق رسم دامادوں کے فرج کے واسطے آیا فرج اسوقت حمام کیے تھا اور
 فرج کیا تھا ایک رنجور جان تھا کون مثل گڈڑی کنا سون کے ٹکڑے ٹکڑے پھٹی ہوئی پھر حمام سے
 کر دک فسوس مین آیا اسے جملہ تسخیر مین جان وہ امرو عروس بیٹھا تھا اور اسکے سامنے دختر چون عروس
 بیٹھی تھی جس سے راست پاؤ پڑا تھا اور یہ اسکو دختر خواجہ کی جانشینا اور دختر کی مان بھی لگہانی کے
 لیے اسکے پاس بیٹھی اس خیال سے کہ مبادا یہ کوئی امتحان اسکا کرے پھوڑی دیر تو اسنے عروس کو
 بنش و عداوت کی نظر سے دیکھا پھر اسکو دونوں ہاتھوں سے وہ دبا لینے چھوڑ دیا جیسے اس ایکس مین
 و سون نکلیاں ہاتھ کی بند کر کے یا کٹاؤ کر کے وہ سر سے کی طوط اسٹار د کرتے مین جاہل
 بالکل تھیکہ چھوڑ دیا لفرین و بدادعا کی کہ تھاکرے کسی کو تھکے اتصال نہا تو ایسی عروس ناخوش

برفصل ہو صورت زیبائی تو ایسی جیسے معشوق تیار کی اور رات میں کیرخت میرا ایسا جیسے کیرخت
بیان اسکا کہ حقیقت ہر شخص دنیا میں مثل اس غلام کے مبتلا ہو

تو لہجہ نین جلد نعیم ابن جہان۔ بس خوشست از دورش آرزو امتحان، میناید در نظر از دور آب، چون وی
دیکھ آید باشد سراب، گندہ پرست او از بس چالپوس، خویش را جلوه دهد چون لوعروس، ہین مشو
منہ درین گلگونہ اش، نیش نوش آلودہ اور انجش، تا نیفتی چون فرج اندر حرج، صبر کن اے صبر فلاح
الفرج، آخکار اوان نہمان نہ دام او، خوش نماید ز دولت انعام او، چون بہ پیوستی بدام اے ہوشیار
چند تالی و زار زار، نام میری وزیرے دشمنی، نیست الا در دو مرگ جانہی، بندہ باش و بر زمین
رو چون سمند، چون جلازہ نے کہ برگردن نہند، جلازہ را جمال خود خواہد کفور، بار مردم گشتہ چون اہل
قبور، بر جلازہ ہر کراہی بخواب، فارس منصب بود عالی رکاب، زانکہ آن تالوت بر خلق ست بار،
برزبان حلقان نہادند این کبار، بار خود بر کس منہ بر خویش نہ، سرورے راکم طلب درویش بہ، مرکب
اعناق مروج را سپاے بتا نہاید نفرت اندر دو پاے، مرکبے راکا خرش تو وہ دہی، کہ بشہرے مانی و
ویران دہی، وہ دہل اکنون کہ چون شہر نہاد، تا نہاید رخت در ویران کشود، وہ دہش اکنون کہ
صد بیست است، تا نہانی عاجز و ویران پرست، اللغات گندہ پیر نہایت پیر اعناق، جمع عنق گردن
نقرس نام بیماری کہ پانوں میں پیدا ہوتی ہو فارسی رشتہ ہندی تار و تودہ داؤن وہی چھوڑنا اور سامنے سے
ہانک دنیا المعنی تھو تا فرمانے ہین کہ جیسا حال اس غلام ہندو کا ہوا ایسا ہی حال اہل دنیا کا ہو بس جتنی
نعتین دنیا کی ہین آٹکا دور ہی سے امتحان کرنا اچھا ہو یہ ایسی چیز ہین کہ دور سے تو جھگو آپ معلوم ہوتی ہین
جب پاس جا بیگا تو سراب و کھیکہ بہ دنیا ایک بڑی پرانی بڑھیا اور بڑی چالپوس ہو ایسا آپکو دکھاتی ہو
جیسے لوعروس خبر دار ہو سکے گلگونے پر جیسے بد رنگ لوگ لگا کے خوش رنگ ہو جاتے ہین مغرور
ت ہوے دھوکا ست کھلے اسکا نیش نوش آلودہ ہو اسکو مست چکھ تو فرج کی طرح سختی اور تنگی
میں نہ پڑ جائے مہر کرے رہ کسو اسطے کہ صبر ہر کثو کی کچی ہو یہ وہ صبا دہو کہ جال اسکا ظاہر ہو نہ صبا دین
کا سا جال چھپا ہو کہ اول تو اسکی نعمتین اچھی معلوم ہوتی ہین اور جب جال میں تو لپٹ گیا پھر جسقدر
مدامت سے زار زار روئیکا اسکو کیا کون یہ جو نام میری اور وزیر می اور شاہی کے لگے ہوے ہین
کہ کوئی سر کوئی وزیر کوئی شاہ کھلتے ہین یہ سب وہ درو مرگ ہین کہ جتنے مر جائے ایسے بڑے ہین
نوبتہ بن نہ میر و وزیر و شاہ اور زمین پر اپنے پانوں چل پھر مثل گھوڑے کے جنازہ مت بن کہ اور
ہنگ تجھکو سندھون پر لیکے چلین جو نام شکرے ہین کہ پانوں کے ہونے اور دن پر لگتے ہین وہ

مثل مردوں کے بار مردم ہیں جو اور لوگ اسکا جنازہ اٹھاتے ہیں جنازہ پر جسکو تو سوتے دیکھے اسے مردہ تو جان لے یہ وہی سوار منصب والا عالی رکاب ہو اس سبب سے کہ اُسے پہلے بھی تابوت اپنا مخلوق پر لاد اٹھا اب پھر انھیں کبار نے مخلوق پر لاد تو اپنا بوجھ جو عبادت جسم سے ہو کسی پرست لاد اپنے ہی اوپر لاد اپنے ہی پاؤں چل پھر بہت سی سرداری مت ڈھونڈو درویشی کا طالب ہو یہی بہتر ہو لوگوں کی گردن کے گھوڑے مت بنا اسپر قیام اور اسکی عادت نکرتا ایسا نہو کہ نفوس تیرے پاؤں میں جگہ پڑ لے اور خدا تعالیٰ تجھکو چلنے سے مجبور کر دے کہ آخر تو گردن کے گھوڑے پر چلتا ہو چنے جو پاؤں دیے ہیں اُن پر نہیں چلتا پھر اس مرکب کو کہ آخر اسکو چھوڑ دیکھا کیوں نہیں چھوڑتا تو بظاہر گواہی شہر آباد کے مثل ہو رہا ہو مگر حال یہ کہ ایک ویران گائون ہو پس ابھی سے اسکو چھوڑ کہ شہر معلوم ہو رہا ہو تو کچھ ویرانہ میں اسباب کھولنا اور قیام کرنا نہ پڑے تو ابھی سے اگر اسکو چھوڑ دیکھا تو سیکڑوں باغ و بہستان تیرے واسطے موجود ہونگے پھر عاجز و ویران پرست کیوں ہوتا ہو قولہ گفت پیغمبر کہ جنت از آگہ + گر ابھی خواہی ترکس چیزے مخواہ + چون نخواہی من کفیل مرقرا + جنت الما و او دیدار خدا + آن صحابی را کفالت شد عیار + تا یکے روز یکہ گشت بہ ہوا + تاز یا نہ از کفش افتاد راست + خود فرو د آمد ترکس چیزے نخواست + آنکہ از دوش نیاید بیچ بد + داند او بے خواہستے خود میدہد + وز بامرتق بخواہی ہم رواست + آن چنان خواہش طریق انبیاست + بد نمائند چون اشارت کرد دوست اکبر ایمان شد چو کفر بہر دست + ہر بدے کہ امر او پیش آورد + آن از نیکیہاے عالم بگذرد + زان صدف گر خستہ گرد و تیز پوست + وہ مدہ کہ صد ہزاران دُر در دست + این سخن پاپان ندارد باز گرد + سوے شاہ و ہم مزاج باگرد + باز در در کان چو زردہ دی + تار بدوستان تو از وہ دی صورت بد را چو در دل رہ دہند + از ندامت آخرش ہم وہ دہند + دزد را چون قطع تلخی میدہد + ذوق دزدی را چو زن وہ میدہد + دیدہ وہ دادن از دست خزین + وہ بدادن زین بریدہ دست بین بچنین قلاب و خولنے ولونہد + وقت تلخی عیش را وہ میدہند + تو بہمی آرنند ہم پروانہ وار + بار سنیان سیکندشان سوے کار + ہچو پروانہ ز دور آن نار را + نور دیدہ بستہ آئسو بار را + چون بیامد سوخت پرش + اگر بخت باز چون طفلان فنا دوش مرغیت + باز دیگر بر گمان و طمع سود + خویش را ز درایمب شمع زود + بار دیگر بخت پر داپس بخت + باز کردش حرص دل ناسی و مست + آن زمان کہ سوختن و انجھد + ہچو ہند و سمع را وہ سیم کہے رخت تابان چو شمع و لفروز + دے صحبت کاوب و مغرور سوز + باز از یادش رو تو بہ دانین + کا دہن ارجمین کیدا کا قرین اللغات کفیل ذمہ دار زردہ دی زرخالص منیر ہر زیدان سے جو شیدن + اے اے اے قلاب و غماز لونہ و اے + لہر رختین مراد اس سے ہو لہجہ کوئی کجہ گر جاتا ہو تو اسکے بہلانے کو کہتے ہیں

نہک جنگیا تارو نے نہ پائے جیسے یہاں کہتے ہیں جو بنیان مگرین تیب لپٹ ناسی بنیان کنندہ آئین تار
 المعنی حقیقت بغیر صلہ اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر جنت کا خواہگار خدا تعالیٰ سے ہو تو کسی سے کچھ خواہگاری
 مست کر اپنا کام آپ کر اگر تو کسی سے بچا ہیگا تو میں میرا ذمہ دار جنت المادوی و دیدار خدا کا ہوں ایک صحابی
 اُس ذمہ داری کی چاشنی گریبنے لینے ہر چند اسمین بڑے لطف و مزے ہیں مگر بطور چاشنی کے انکو بھی حاصل
 ہوے بہانہ کہ ابسا ہوا یہ صحابی ایک دن سوار ہوئے تھے تازیانہ اُنکے سیدھے ہاتھ سے گر گیا حال یہ کہ
 پیادے بھی تھے مگر کسی سے نہ لٹکا خود گھوڑے سے اتر کے اٹھا لیا اب مقولات مولانا رح کے ہیں شخص
 یہ جانتا ہے کہ انکی داد و عطا سے کوئی برائی نہیں ہوتی وہ محض خیر ہے وہ یہ بھی خوب جانتا ہے کہ وہ خود بخود خواہش
 کے دیتا ہے اور اگر اسکے حکم کے موافق ملے تو یہ بھی روا ہے اور ایسی خواہش طریق انبیا کا ہے ایسے کہ جس بات کا
 اشارہ دوست کرے کسی ہی بد ہو وہ بد نہیں بہتی ہر چند کفر نہایت بد چیز ہے لیکن اگر کفر مسکے واسطے ہو تو
 وہ ایمان ہے جو بد کہ حکم اسکا سامنے لائے ساری نیکیوں سے جہان کی وہ بڑھکے ہو یہ بد ایک صدف ہے
 اگرچہ تو اس سے خستہ تن ہوے لیکن اسکو چھوڑ مت ایسے کہ لاکھوں موتی اسمین بھرے ہیں الغرض اس
 سخن کی تو کچھ بایان نہیں تو اسکو چھوڑ اور پادشاہ اور مزاج باز گرد کی طرف رجوع ہو مزاج باز گرد وہ جو
 بد مہلے کے بدل جائیگا تو جیسا زردہ دہی کان سے آیا ہوا ہے پاک و طیب ویسا ہی لوٹ کے پھر کان میں
 جا جہاں تیری اصل ہے تو ہاتھ تیرے اُس وہ دہی یعنی نفرین و داگداشت سے چھوٹ جائیں جیسے غلام
 نے اُس عروس کو وہ دہی کی بالفرض اگر صورت بد کو دلمین و خل دینے ہیں آخر خدا مت سے نادم ہو
 اسکو وہ دینے ہیں یعنی ترک ہی کرنے ہیں چور کے دلمین جو قطع بد کی تلخی ابلیسی جوش کرتی ہو تو چوری کے
 منے کو مثل عورت کے وہ دیتا ہے یعنی ترک کرتا ہے تو نے اس دست حزن و زد سے وہ دنیا دیکھا ہو پس اس
 دست پر پردہ سے وہ دبے کو غور کر اور سوچ ایسے ہی دغا باز و خونی اور شہدے جب تلخی اپنی پڑتی ہو تو
 اپنے پیش کو دیتے ہیں اور تو بہ کرنے ہیں پروانہ کی طرح پھر بنیان انکی تو بہ کو بھلا کے اسی کام کی طرف
 کھینچ لیتا ہے جیسے پروانہ کہ دور سے اُسے اس نار کو نور دیکھے اُس طرف کو قصد کیا جب پاس اُسکے آیا
 اور پر جلنے لگے تو بھاگا پھر بچوں کی طرح گرا اور اُس جلنے کو بھلا وہ بھکے بھول گیا پھر دوسری دفعہ اپنے کو
 اسی نور کے کمال اور فائدہ کی لالچ سے اُسی لپٹ پر شمع کی ڈالا پھر جب پر جلے تو پھر اٹھا ہی بھاگا پھر اُسکو
 دال کی حوض نے بھول مین ڈالا اور دست کیا پس جبکہ جلنے سے بچ جاتا ہے تو اُس ہند و غلام کے مانند شمع کو
 وہ دیتا ہے اور کہتا ہے کہ صورت تو تیری ایسی شمع کی سی تابان اور دل فرور ہے اور صحبت کے وقت ایسے کاغذ اب



فی القرآن ان اللہ موہن کید الکافرین

بیان محمد اکرم علیہ السلام لکھا اوقد وانا للحر ب اطفال اللہ ہر گاہ بھر کا فی انھوں نے آگ لڑائی کی بھجایا اسکو اللہ نے

قولہ لکھا ہم اوقد وانا لولعنا اطفال اللہ ہر گاہ بھر کا فی انھوں نے آگ لڑائی کی بھجایا اسکو اللہ نے عزم نیست + چون نبودش تخم صدقے کا شستہ + حق بران نسیان او بگما شستہ + گرچہ بر آتش زندہ دل نیزند + آن ستارہ اش کف گل نیزند + اللغات آتش زندہ چھاق المعنی ہر گاہ روشن کی انھوں نے آگ لڑائی کی اللہ تعالیٰ نے انکی آگ کو بھجایا بہانیک کہ بھگئی مثلاً ارادہ کیا اپنے دل میں کہ اے دل یہاں مت کھڑا ہو اوقت تو اہل عزم سے عزم کا بھولانے والا نیست ہو گیا اور ہر گاہ کہ یہ عزم تخم صدق کا بویا ہوا نہ تھا یعنی عزم سچا نہ تھا حق تعالیٰ نے انکی نسیان کو اسپر تعین کر دیا کہ بھر بھول گیا اور انکی جگہ کھڑا ہوا آپ ایسا حال ہو کہ دل تو اسکا چھاق پر آپکو لگانا ہو کہ کوئی ستارہ جو مراد آگ سے ہو نکلے اور جو ستارہ بھگتا ہو اسکو یہ کف گل بھجایا اور کف گل مراد جسم و خواہشوں جہانی سے

حکایت آگ جلانا ایک بزرگ کا شب مین اور بھجایا چور کا

قولہ رفت دزدے شب بزمانہ یک بزرگ + از رہ پیمان در آمد پچو گرگ + سرفہ بشنید شب آن معتمد + در گرفت آتش زندہ کا آتش زندہ + نیز و آتش ہر شمع افروختن + تا سر آذر را بند علن + دزد آمد در زمان پیش نشست + چون رفتی سوختہ کر دیش پست + می نہاد آنجا سر انگشت را + تا شود استارہ آتش فنا + تر مہیکر داو سر انگشت + از صبح آن استارہ را از دے فنا + خواہی پنداشت کان خود میرد + دین نمیدان آن کہ دزدش میرد + خواہی گفت این سوختہ زنناک بود + میرد استارہ از تریش ز بود + بسبب غفلت بود و تار کی پریش + می ندید آتش کشی را + پیش خویش + این چنین آتش کشی اندر دلش + دیدہ کافرنہ بیدار غمش + چون نمیداند دل داندہ بہت ہار زندہ گردانندہ + چون میگوئی کہ روز و شب بخود + بے خداوندے کے آید کے رود + گرد معقولات میگردی بہ بین + این چنین معقل خود اے مہین + خانہ ہا بننا بود معقول تر + یا کہ بے بنا گو اے بے ہنر + خانہ ہا این بزرگی و وقار + کے بود بے اوستادی خوب کار + خطا با کاتب بود معقول تر + یا کہ بے کاتب بندیشں سے پسہ جیم گوش + عین چشم و مہم فم + چون بود بے کاتبے اے مہتمم + اللغات سرفہ بالشم ہندی کمانی غمش بختین ضعیف ابصر متین خوار و ذلیل بنا بتشد بدنون معار مہم بدگمان المعنی ایک رات ایک چور کسی بزرگ کے گھر میں گیا اور پوشیدہ راہ سے گرگ کے مثل اسکے گھر میں گھسا اس معتمد نے کھانسی اسکی سنکر چھتق اٹھالی تا آگ نکالے اور شمع روشن کرے تو چھپی آواز کو ظاہر دیکھے چور فوراً آکر اسکے سامنے بیٹھ گیا حیووت شوم

آگ بستا بجھا دیتا بقیان اپنی سرانگشت رکھ دیتا تھا تا سارہ آگ کا بجھ جائے یعنی چنگاری یہ اپنی آگ کو تر
 کر دیتا تھا جس سے وہ سارہ فنا ہو جاتا تھا خواجہ گمان کرتا تھا کہ وہ خود بجھ جائے اور یہ نہیں دیکھتا تھا کہ
 اسکو جو بجھاتا ہو خواجہ نے کہا کہ یہ سوختہ فناک تھا اسکی جلی سے اسکا سارہ جلدی بجھ جاتا اور اسکی عظمت
 اور بزرگی اسکی سامنے ہو رہی تھی یہ اپنی آگ بجھانے والے کو اپنے سامنے نہیں دیکھتا تھا ایسا ہی ایک
 انسان کش کافر کے دلیں ہو کہ اسکی آنکھ ضعف بصیرت سے اسکو نہیں دیکھتی ورنہ کیسے کوئی دل داندہ اسے
 جانے نہ نہیں جانتا کہ ہرگز نہ کے ساتھ گردانندہ ہو از خود کسی کو تغیر بدل نہیں ہوتا اور کیوں نہیں کہتا کہ
 بے کسی مالک کے روز و شب آپ ہی آپ آنے جاتے ہیں یہ کب ہو سکتا ہو تو معقولات پر خدا ہو رہا ہو اور اسے
 خوار و ذلیل معقولات اپنی تودیکھ جھلا کر بنائے معارف سے خوش قطع اور معقول تراور ٹھیک ہوتا ہو یا اسے بے ہوش
 بے ہوش کے بتا تو اسے معقول والے ایسے بڑے بڑے عالی وقار مکان بدون کسی استاد و خوب کار کے کب ہو سکتے
 ہیں اور انو خط کاتب کے ساتھ معقول تر ہوتا ہو یا بے کاتب کے ذرا سوچ تو اسے پس دیکھ تو جیم گوش عین
 چشم و دیدہ ہیں کو اسے بد گمان یہ بے کسی کاتب کے کیسے ہو سکتے ہیں قولہ شمع روشن بے گیرانیدہ یا گیرانیدہ
 داندہ بصیرت خوب الکف مثل ضریر یا باشد اولے باز گیر آئے بصیر پس جو دانستی کہ قدرت میکند بہرست
 و بوس محنت نیز ہند پس کین و فحش چو نرودے بچنگ + سوے اکش در ہوا تیر خدنگ + بچو آن قوم مثل
 یہ سائن یہ مے انداز ہر نزع جان + یا گر نوازوے اگر تانی برو + چون زدے چون در کف اوے گرو +
 در عدم بودی زستی از فحش + الکف او چون رہے اے دست خوش + ہار و جین بود و بچختن پیش عیش و خن
 انکوے بچختن + این جہان دامنست + اندازد و در گزیرا داندہاے آرزو + چون چنن رفتی بدیدی صد کشا + چون
 شوی در زندان دیدی فساد + چون شدی در زندانی ضد آن + صندرا از صند شاد اے جوان + پس
 پیغمبر گفت استغث القلوب + گر چہ معنی شان برون گوید خطوب + اللغات گیرانیدہ رفتن سے یعنی شرف
 ہر دن تیر یا مینا و بوس گزرت خوش وہ چیز جو بہت استعمال سے فساد ہو جائے خطوب جمع خطبہ
 المعنی بتا تو شمع روشن کی ہوئی آگ جو گیرانیدہ نہیں ہو یعنی شمع کا جلانے والا نہیں اچھی یا اسکی جو گیرانیدہ
 و داندہ ہو یا کوئی چھ صنعت اندھے جیسے کے ہاتھ سے اولی یا کسی صانع بصیر بنیا کے ہاتھ سے بہتر ہو
 پس جب تو نے جان لیا کہ وہ قادر ہو تجھ پر کرنا ہو اور گزشت کا تجھ پر مارتا ہو تو تو اسکا دفع کیوں کر جیسے
 نرود لڑا تھا اور اسکی طرف تیر ہو امین لکھائے تھے کہتے ہیں نرود نے خدا تعالیٰ سے لڑنے کو کوئی چیز بصورت
 نیست کے بنائی تھی اور اسیں بیٹھ کے بذریعہ گدوں کے لڑا اور ہوا میں قیر لگائے اور وہ تیر بھی اتفاقا
 انھوں کو دودھ ہو کے گرے بہت خوش ہوا کہ میں نے آسمان کے خدا کو نرود یا شد مار لیا اور مثل اس قوم مثل

کہ انھوں نے بھی ہوا پر واسطے نزع جان حضرت جان بخش کے تیر لگائے تھے یا اگر اس سے بھاگ سکتا ہو
تو جا بھاگ جا کر کیسے بھاگ جائیگا جبکہ اس کے ہاتھ میں پھنسا ہوا ہو دیکھ تو جب مردم میں بھانت ہو تو اس کے ہاتھ سے
چھوٹ ہی نہیں جاسکا جیسا چاہا ویسا جھکوا پیدا کر دیا جس سے سیکڑوں آفت میں پڑا وبال دنیا جدا کمال عجب
جدا پھر اسے فرسودہ رگڑے گھسے ہوئے اس کے ہاتھ کے کیسے اس سے بچے گا اسے نادان بھاگنے اور بچنے کی چیز
تو آرزو ہو اسے حرص اس سے بھاگ اور کھلی اور اس سے نہ کلنا تقویٰ کا خون اس کے عدل کے سامنے بہانا پھر
عدل اس کا کیسے چھوڑ دیکھا بدون قصاص کے خوب جان لے یہ جہان ایک دام ہو اور آرزو ہو دانہ اس دام کا اسی سے
آمین بچنے ہوئے ہیں تو ان جس کے دانوں سے جلدی بھاگ اور جبکہ تو حرص سے الگ ہو جائیگا تو سیکڑوں کشتا و فوج
اس دام سے دیکھ گا اور جو اس کی ضد میں پڑے گا تو فساد دیکھ گا اور جب اس کی ضد میں پڑے گا تو ضد کو بخوبی جان لیگا اس لیے
اے جوان کہ ضد سے ضد کو پہچانتے ہیں اور حضرت پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو استغفرت القلوب
یعنی فتوے پوچھو ہر امر میں اپنے دلوں سے اگرچہ خارج میں کوئی مفتی خطبے پڑھے اور تم کو ہدایت کرے

استغفرت قلبک ولو افتاک المفتون

قولہ گفتہ است استغفرت قلبک آن رسول + گرچہ مفتی بدون گوید فضول + آرزو گنہگار تارجم آیدش + آرزو دوم
کاین چنین میبایدش + چون نتانی جست پس خدمت کنش + تاروی از حبش او در گلشنش + و مہدم چون تو قریب
میثوی + دادمی بینی ز داد و ایثوی + و رب بندی چشم خود از احباب + کار خود را کی گذارد آفتاب + بازاران جو
ایاز و ریتش + و ان فضیلت در کمال فتنش المعنی اس رسول مقبول نے استغفرت قلبک فرمایا ہو یعنی فتوے
پوچھ اپنے دل سے اگرچہ کوئی مفتی خارج کشتا ہی فضول کے تو اگر آرزو اپنی چھوڑ دیکھا تب سکورحم آئیگا اور میں نے
خوب آرمایا ہو وہ ایسا ہی چاہتا ہو اور جو تو اسکو ڈھونڈھ نہیں سکتا ہو تو خدمت کر لینے طاعت و بندگی تو
اسکی قید سے چھوٹ کے اس کے گلشن میں جائے و مہدم جو تو مراقب ہو گا اور اسکی طرف توجہ کرے گا تو اس
داد و ایثوی داد و دہش دیکھ گا اور اگر تو اپنی آنکھیں ان احتیاجات یعنی پردہ ڈالنے والی چیز دن سے
بند کرے گا تو کر لے آفتاب اپنا کام کب چھوڑے گا وہ روشنی اپنی تجھ پر ڈالے جائیگا تب فرماتے ہیں پھر بازار اور
اس کے رتبہ کی طرف چل اور اسکی فضیلت جو کمال رفعت میں ہو اسکا بیان کر

حسد کرنا میرون کا ایاز پر اور ظاہر کرنا سلطان کا کیا ست اسکی

قولہ چون امیران از حسد جو شان شدند + عاقبت بر شاہ خود طعنہ زدند + کین ایاز تو ننداری خرد + جامی سی
امیراد چون برد + شان بیرون رفت با آن سی + میر + سوے صحر او گستان صید گیر + کار دانی دید از دور آن ملک
گفت میری را کہ رواجی موفک + در پس آن کار و انداز رصد + کہ کد امین شہر ایدر میر سد + رفت و پرید

و بیامد کہ زرے گفت عیش تا کجا در ماند وے + دیگر بر گفت رواے ابو العلا + باز پرس از کار روان کہ تا کجا
رفت و آمد گفت تا سوے بمن + گفت رختش چیست بان اے موئن + ماند حیران گفت بامیر دگر + کہ برو
و ابرس رخت آن لغز + باز آمد گفت کہ از ہر جنس است + اغلب آن کا سہاے رازیت + گفت کے
بیرون شدند از شہرے + ماند حیران آن امیر مست پے + اندگر گفت رو و ابرس بان + تاکہ کے بودہ است
نقل کار روان + باز گفت گفت انغم از رجب + گفت دروے چیست تسعیر العجب + چون بنیدانست
و دیگر دم نزد + شد فرستاد آن دگر از ان عدد + چہنیں تاسی امیر و بیشتر + ست راے و ناقص اندر کرو فر +
ہر یکے رفتند بہر یک سوال + ناقص و عاجز از اوراک کمال + اللغات متو تفک بالضم برگردانیدہ و برگردانندہ
رازی منسوب برے کہ نام شہر کا ہر موئن امانت دار المعنی امیر اباز کے حد سے نہایت جوش میں آئے تو
اپنے بادشاہ پر طعنے کرنے لگے کہ تیرے اکیلے اس باباز کو خردتیں امیر و ان کی نہیں ہو سکتی وہ کیسے چاشنی
تیس امیر و ان کی پاسکنا ہو بادشاہ سنے ان تیس امیر و ان کے ساتھ شہر سے باہر گیا اور جنگل و پہاڑوں کی نظر
شکار کیلنا ہو اگدر آور دور سے اُسے ایک قافلہ دیکھ کر ایک امیر سے کہا کہ اے متو تفک جا آور اونچے پر
کھڑے ہو کے اس قافلہ سے پوچھ کہ کون سے شہر سے ادھر آتا ہو وہ گیا اور پوچھا اور اگر کہا کہ رے سے آتا ہو
بادشاہ نے اس سے پوچھا کہ جاتا کہاں کو ہو بس یہ رہ گیا جواب نہ دیکھا دوسرے سے کہا اے ابو العلا تو جا اور
قافلہ سے پوچھ کہ کہا نیک جاؤ گے یہ بھی گیا اور لوٹ کر کہا کہ میں تک جائیگا بادشاہ نے پوچھا کہ انکے پاس
اسباب کیا ہو یہ بھی حیران رہ گیا بادشاہ نے دوسرے امیر سے کہا کہ جا اور اس قافلہ کا اسباب دریافت کر
یہ بھی لوٹ کے آیا اور کہا ہر قسم کا اسباب ہو گزر بادہ تر پائے رے کے ہین بادشاہ نے پوچھا رے سے چلے
کتے دن ہوے یہ امیر مست پے بھی حیران رہ گیا جواب نہ دیکھا دوسرے سے کہا تو جا اور اسبات کو دریافت کر کہتے
اس کاروان نے اپنے مقام سے نقل کی ہو اور کب چلا ہو یہ بھی لوٹا اور کہا ساتوین رجب سے چلا ہو بادشاہ
نے پوچھا اسین اے عجب نرخ تسعیر کیا ہو اسکو تو معلوم ہی نہ تھا کچھ نہ بتایا بادشاہ نے پھر انھیں تیس سے
اور ایک کو بھیجا ایسے ہی تیس امیر بلکہ اُسے زیادہ گئے اور سب مست راے و ناقص اپنے کرو و میں بکھلے
ہر ایک ایک سوال کے واسطے گئے اور کل حال کے دریافت نہ کرنے سے عاجز و ناقص معلوم ہوئے کہ گئے اور
ایک بات پوچھ کے چلے آئے کل حال نہ پوچھا تو کہ گفت امیر انرا کہ من روزے جدا + امتحان کر دم ایاز خوشیلا
کہ پرس اسکار و انرا کز کجا ست + اور رفت و جملہ لاپر سید راست + بے وصیت بے اشارت یک بیک چلے
شان دریافت بے ریبے و شک + ہر چہ زمین سی میر اندر سی مقام + کشف شد و آن بیکدم شد نام لپہر
بگفتدش امیران کہین نیست + اعزنا یہاں است کار جہ نیست + قسمت حق ست مرار وے لغز + دادہ حق ست

گل را یوسے نخر + بلکہ سلطان چون عنایت میکند + ارتقا فرخیمہ بر سر میزند + گفت سلطان بلکہ آنچه از نفس لاد +
 سلیع تقصیرست و دخل اجتماع + ورنہ آدم کے لگفتی با خدا + رہنا انا ظلمنا نفسنا + خود گفتی کاین گناہ از نفس بود +
 چون قصا این بود جرم ماچہ سود + سچو ایلے کہ گفت اغویتی + تو شکستی جام مارا میرلی + بل قصا حقست
 جہد بندہ حق + پس مباحث اغورچو ایلے خلق + در تردد ماندہ ایم اندر دوکار + این تردد کے بودے اختیار +
 این کم یا آن کم خود کے شود + چون دوست و بایے اولستہ بود + سچ باشد این تردد بر سرم + کہ روم در
 بحر بابا لایم + این تردد هست کہ موصل روم + یا بر اسے سحر نابا بل روم + پس تردد را بیاید قدرتے + ورنہ
 آن خندہ بود بر سلیقے + بر قصا کم نہ بہانہ اسے جوان + جرم خود راچہ بنی برد گیران + خود کند زید و قصا ص
 او بر عمر و نہی خورد و بر احمد حد فرم + گرد خود برگرد و جرم خود بین + جنبش از خود بین تو از سایہ بین + اللغات
 ریع محصول زراعت و خل آمدنی اجتماع کوشش کرنا اور راہ صواب ڈھونڈنا اغور بالفخ یک چشم
 خلق بختین کہنہ موصل نام شہر ایسے ہی بابل المعنی پادشاہ نے امیر ون سے کہا کہ میں نے تھے علیحدہ ایک
 دن اپنے ابا زکا امتحان کیا کہ اس قافلہ سے پوچھ کمانے آتا ہو پس وہ گیا اور جلد بائیں ٹھیک ٹھیک پوچھ گیا
 میں نے اسکو کچھ وصیت اشارت نہیں کی تھی بدو اس کے ذرا ذرا حال قافلہ کا بے ریب و شک دریافت کیا
 اب جو کچھ ان میں دفعہ میں معلوم ہوا اس سے ایک دم میں بالکل و تمام معلوم ہو گیا تھا پس سب امیر ون نے کہا
 کہ یہ ایک قسم دادا کی و خدا کی عنایتوں سے ہو جہد و کوشش کا کام نہیں ہو جو ہر کوئی حاصل کر لے جیسے ماہ
 کی جویسی صورت نظر و نادرا ہو اسی کے بخشی ہوئی ہو اور گل میں جویسی بو خوش و طیف ہو اسی کی دی ہوئی ہو
 بلکہ جیسے سلطان جب عنایت کرتا ہو تو وہ فخر و تفاخر سے خیر اپنا ماہ پر کھڑا کرتا ہو یعنی ماہ کو بھی وہاں لیتا ہو پادشاہ نے
 کہا نہیں جو کچھ تھارے نفس سے پیدا ہوا یہ تمھاری ہی زراعت کی کوتاہی و سستی کا محصول جویسی زرعت ہو
 ویسا محصول ہو اور آمدنی اجتماع کی یعنی جیسا تھا را اجتماع ہو ویسی ہی آمدنی ہو گویا برشت و فطرت کا قصور اگر ایسا نہوتا
 تو غور کرو آدم رہنا ظلمنا نفسا یعنی اسے رب ہمارے ہمنے اپنے نفسوں پر ظلم کیا یہ کب خدا سے کہتے ہیں نہ کہتے
 کہ یہ گناہ تقدیر سے تھا اور مقتضائے قصا سے پھر اس جرم کو ہمارے ذمہ کرنے سے کیا فائدہ جیسے ابلیس نے
 کہہ دیا اغویتی تو نے مجھ کو بہکا دیا اور تو ہی نے پیالہ توڑا اور تو ہی مجھ کو مارتا ہو پس قصا بھی حق ہو اور بندہ کی
 کوشش بھی حق ہو لاجرم ابلیس کہنے کی طرح کا نامت بن کہ ایک طرف سوچھے دوسری طرف نہ سوچھے جیسے
 ہم دو کاموں میں تردد سے عاجز ہوتے ہیں اور وہ ہوتا اپنے ہی اختیار سے ہو نہ بے اختیار اگر ہم تردد کے
 دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں باندھ دیں تو پھر آن کم یا این کم کب ہو چکا کچھ بھی یہ تردد ہمارے سر پر پڑ گیا
 کہ دریا میں جائیں یا اوپر کوڑ جائیں یہی تردد ہو کہ موصل کو جاؤں یا جادو کے لیے بابل کو جاؤں پس تردد

کے لیے قدرت ہوتا چاہیے یعنی خوب اُسپر قادر ہونا اچھی جانب اختیار کرے ورنہ وہ اپنی ہی مویچھونکا خندہ
 ہوتا ہے جس جب حال یہ ہو تو اسے جو ان قضا کا جیلہ بہانہ مت اختیار کر کہ فلان امر قضا سے ہوا تیرا جرم
 ہو اپنے جرم کو اور دن پر کیوں رکھتا ہے عجب بات ہو کہ زید خون کرے اور قضا ص اسکا عرو کے ذمہ ہوا اور
 عر شراب پیے اور حد شراب کی احمد پر جاری ہو تو اپنے گرد پھر اور ہر طرف اپنے گھوم گھام کے اپنا جرم
 دیکھ اسے کہ سایہ کی جنبش کتنی سے ہو نہ سایہ سے سایہ عبارت تھے جو ذات یعنی جان کا تابع ہو قولہ
 کہ نخواہد شد غلط پاداش میر خصم را میداند آن میر بصیر + تو عمل خوردی نیاید تپ بغیر + مزدور تو نباید
 شب بغیر + تو چہ کردی جدگان با تو نگشت + تو چہ کاریدی کہ نامدریج کشت + فعل تو کان زاید از جان +
 تمت + سچو فرزندے کہ گیر و دامت + فعل را در غیر صورت می کنند + فعل در دے را بداری میرزند + دار کے
 ماند بدزدی لیک آن بہت تصویر خدا غیب دان + در دل شخہ جو حق الہام داد + کاین چنین صورت
 بسیار از ہر داد + تا تو عالم باشی و عادل قضا + نامناسب چون دہد اور سزا + چونکہ حاکم این کند اندر گزین +
 چون کند حکم حکم این حاکمین + چون بکارے جو زید غیر جو + قرض تو کردی ز کہ خواہی گرد + جرم خود را برکے
 دیگر منہ + گوشش ہوشش خود برین پادش + جرم بر خود کہ تو خود کا شتے + با جز او عدل حق کن آژ
 رنج را باشد سبب بد کردنے + بد ز فعل خود شناس از بخت نے + آن نظر پر بخت چشم احوال کند + قلب را
 آمدالی و کابل کند + متمم کن نفس خود را اے فقی + متمم کم کن جزاے عدل را + تو بہ کن مردانہ سر آور برہ +
 کہ تم عمل بمقتال برہ + در فسون نفس کم شو غرہ + کا کتاب حق پوشد ذرہ + ہست آن ذرات جسمی اسے
 مفید + پیش این خورشید صبا پیید + ہست ذرات خواطر و افکار پیش خورشید حقایق آشکار + المعنی
 اور یہ جو بختے کہا کہ اپنے گرد پھر کے اپنے جرم کو خوب غور کر اسے کہا کہ بدلا میر کا ضرور ہو گا وہ غلط ہرگز ہو گا وہ
 میر بذا بصیر ہو دشمن کو خوب پہچانتا ہے جب تو نے شہد کھایا ہو تو چہ غیر کو زمین آئینگی کتنی کو آئینگی تو نے
 مزدوری اگر دن میں کی ہو تو وہ سات کو اور کوئی نہیں پالیکا بتا تو کب ایسا ہو کہ کوشش کی ہو اور
 وہ تیری طرف نہ لوٹی ہو اور تو نے کیا بوبا کہ اسکا محصول بنایا فعل تیرا جو تیری جان و تن سے پیدا ہوتا
 ہو وہ ضرور زندگی طرح تیرا دامن پر لٹکا یہ کتنی جان لے کہ جو فعل کتنے صادر ہوتا ہو اسکی قضا و قدر
 صورت بدل دیتے ہیں مثلاً چوری کے فعل کو مشابہ دار کے کردیتے ہیں آب و ار مشابہ دزدی کے کب
 ہو لیکن وہ تصویر خدا غیب دانگی ہو اچھی نے شخہ کے دلیں یہ الہام کیا ہو کہ اسی صورت بتانا انصاف
 و داد ہو تو تو عالم ہو لے اور جانے کہ قضا عادل ہو اور جو حاکم ہو وہ سزا نامناسب نہیں دیتا جس جیکہ
 حاکم ایسا مناسب کرتا ہو تو ان بے اسات کو جو کہ احکم ان حاکون کا ہو وہ کیسا مناسب کر لگا مقرر

ثانی مقتبس ہو الیس السد با حکم الحاکمین سے کیا نہیں ہو امتد سب حاکمون سے بڑھ کے حاکم اگر توجو بویگا توجوی
جینگے قرض تو تو نے کیا ہو یعنی تو تو خود قرضدار ہو رہن کس سے مانگتا ہو کیا تو نے کسی کے پاس گرو کیا ہو خود اپنے
جرم کو کسی اور پر مت رکھنے دے اس بدلے اور پاداش پر خوب گوش ہوش لگائے رہو اپنے جرم کو اپنے ہی
اوپر رکھو اور جان لے کہ میرا ہی بویا ہوا ہو پھر شکایت کیا بس جو کچھ بدلا اور انصاف اُس کا خدا تعالیٰ کرے اُس سے
موافقت کرنے مخالفت اور کوئی رنج بچھڑائے تو اسکا سبب تیری ہی بد فعلی ہو اُس بد کو اپنے ہی فعل سے سمجھ نصیب
و بخت سے نہیں ہو بخت کو الزام مت دے اگر نظری اس وقت میں بخت پر ہو تو جان لے کہ تو احوال چشم و کج بین ہو
جو تیرے قلب کو کمدان و کابل بنارہی ہو تو اپنے نفس کو اسے فتنے مہم کراؤ و جزاے مین عدل خدا کو مہم مت کر
مردوں کی طرح توبہ کراؤ و راہ کی طرف اپنے خیال کو لاکھ فتنے میں منتقل نہ رہو خیر فرمایا ہو یعنی جو نیک عمل کر گیا بلکہ
ذرا کے اسکو دیکھ گیا اور جو بد کر گیا اسکو بھی دیکھ گیا تو نفس کے فسوں میں اگر غرہ مت ہو جا اس واسطے کہ آفتاب
عدل حق کا ذرہ ذرہ کو ظاہر کر دیکھا جیسے یہ ذرے جی جی کو ذرے کتنے ہیں میرے آفتاب جہانی کے سامنے
ظاہر و برہا ہیں سبکو تو دیکھتا ہو ایسے ہی جو ذرے کہ تیری خاطر دن اور فکروں میں ہیں وہ اُس خورشید و خالق
کے سامنے ظاہر و آشکار ہیں

حکایت اُس شکاری کی کہ آپکو گھاس میں لپیٹا تھا اور دستے گل و لالہ کے سر پر رکھے تھے
تو پرند گیا ہنجھین اور جان لینا ایک مرغ زیرک کا

قولہ رفت مرغی در میان لالہ زار + بود آنجا دام الزہر شکار + دانہ چندین نہادہ بر زمین + دان صبا و آنجا نشست
در کین + خوش را پیچیدہ در برگ و گیاہ + و ز گل و لالہ درابر سر کلاہ + در کین بیستہ در وہ نگاہ + تا در آفتاب
صید بچارہ ز راہ + مرغ آد سوے اواز ناشناخت + پس طوائف کرد و سوے مردناخت + گفت اور کہستی
اے سبز پوش + در بنایان و میان این وحوش + گفت مردے را دم من منقطع + با گیاہ و برگ اینجا منقطع +
زہد و تقویٰ را گزیدہ دین کمیش + ز انکہ می بنیم اجل را پیش خویش + مرگ ہمسایہ مراد اعطا شدہ + کسب و کمان
مرا بہم زدہ + چون باختر فرد خواہم ماندن + خوبناید کرد با ہر مرد و زن + روئے خواہم کرد آخر در لحد + آن بہ آید
کہ کلمہ خواہم + چون نرخ را بست خواہم اے صنم + آن بہ آید کہ نرخ کمتر زخم + اے بزرگفت و کمراد و ختم +
آخر ست جامہ نادوختہ + المعنی ایک مرغ ایک لالہ زار میں گیا وہاں جال شکار کا لگا ہوا تھا چند دانے زمین پر
رکھے تھے اور شکاری گھات میں بیٹھا تھا گھاس میں آپکو پیٹے ہوئے اور گل و لالہ کی سر پر کلاہ رکھے ہوئے
گھات میں بیٹھا تھا تاکوئی شکار بچاؤ راہ اس کی چھوڑ کے جال میں آپکے آستریخ آیا اور عدم شناخت
سے گرد اس کے پھر کر مرد کی طرف گیا اور پوچھا اے سبز پوش تو کون ہو جو اُس بنایان دان و میون میں آیا ہو کما میں

ایک مرد را ہر منقطع ہون یعنی دنیا سے الگ برگ و گیاہ پر قناعت کیے ہوئے تین نے زہد و تقویٰ کو اپنا دین
 بنو بسبب اختیار کیا اور اس سبب سے کہ اہل کو اپنے رائے سے موجود دیکھ رہا ہوں بس مرگ جو میرا پڑوسی ہے میرا
 اور غلط ہوا اور کسب و دوکان میری سب رائے بگاڑی ہے تین بھی جانتا ہوں کہ آخر میں فرد و تنہا چکا و لگا اس لیے بہتر
 یہ ہے کہ کسی مرد و زن سے خود پر نہ نونا چاہیے آخر تنہا گو رکھ کر طرف متوجہ ہو و لگا بس بہتر ہے کہ اپنے خواہد
 کے ساتھ کروں اور ہر گاہ کہ اے صتم ٹھوڑی میری باز چھینکے جیسے کہ مردہ کی باندھ دیتے ہیں بس یہی اچھا ہے کہ
 تنہا رہی نہ کروں اے ہر نہ گوئی اے فلان تو جو زلفیت و کمزورین سے ہوئے ہوئے اسکا عادی آخرین تیرا
 جامہ نادرختہ ہے اے کفن کہ بیشتر یا نہیں جانتا قولہ رو بجا کہ اگر ہم کڑوے رستہ ایم + دل چہ اور ہو یا بان بستہ ایم
 ہر دو خوشیاں ان قدیمی چار طبع + مابین عاریت بستی طبع + سالما ہر صحتی و ہمدی + یا عناصر داشت جسم آدمی +
 روح او خود از نفوس از عقول + روح اصل خویش را کردہ نکول + از نفوس و از عقول با صفا + نامہ می آید
 بجان کاے یوسف + یار کان پنجرہ زہ یافتی + روز یار ان کن بر تافتی + کو کو کان گر چہ کہ در بازی خوش مند +
 شب کشان شان سوئے خانہ میکشند + شد بر ہند وقت بازی طفل خرد + و زونا کا کش قبا و کش برد + آن
 چنان گرم او بارے درفتاد + کان کلاہ دہرین نقش زیاد + شب شد و بازی او شد بید + و روندارد کہ سوئے خانہ روز
 لی شیدے انما الدنیا لعب + یاد وادی رخت و کشت مرعوب + پیش از آنکہ شب شود جامہ بچو + روز را ضالیع لیکن در
 گفتگو + من بصیر غلوئے بگردیدہ ام + خلق را من در دجامہ دیدہ ام + نیم عمر از آرزوئے دلستان + نیم عمر از غصہ ہائے
 دشمنان + جہہ را بردان کلاہ را این بید + غرق بازی گشتہ ما چون طفل خرد + نک شیا نگاہ اجل نزد یک شد + ظل لعل
 لبک لا تعد + ہین سوار تو بہ شود روز و درس + جامہ از روز و بستان باز پس + مرکب تو بہ عجائب مرکب است فلک
 تار و یک لحظہ زہست + لبک مرکب را نگہ میدار از ان + کو بدزدید ان قباہت ناگمان + تا نہ زد و در مرکب رانیز
 ہم + پاس دار این مرکب را و مبہم + اللغات نفوس متین جانہا جمع نفس عقول جمع عقل کہ معنی ملک و
 فرشتہ کے ہے و دانش نکل بدل و اعراض یار کان جمع یارک بے تصغیر تحقیر مرعوب بالضم خائف و ترسہ المعنی
 ہکو چاہیے کہ خاک کی طرف متوجہ ہوں کہ اسی سے جے ہین یہ ہو فالوگ دنیا کے اُن سے ہمنے کیوں دل لگا یا
 ہے ہمارے جد و خویش قدیمی تو چار طبع ہین آب و آتش باد و خاک اور جو یہ خویش دنیا کے ہین عاریت ہین ہم
 اُن سے باندھے ہوئے ہین ہوں سے صحتی و ہمدی جسم آدمی کے عناصر سے ہے اور روح بھی خود نفوس
 عقول سے یعنی جاتون اور فرشتون سے سو روح نے اپنی اصل سے اعراض کیا آب اسی نفوس عقول
 با صفا سے ہے جان کو چلے آتے ہین کہ آئے ہو فاجکو یہ یار ناچہ پنجرہ کیا لگئے کہ تو نے قدیمی یاروں سے
 منہ پھیر لڑکے اگرچہ بازی ہین خوش ہین لیکن رات کو بھین کھینچتے ہوئے گھر لیجاتے ہین اور اُن سے کھیلنے وقت

کپڑے اتار کر رکھ دیے تھے نہنگا ہو گیا تھا چور ناگاہ قبا اور جوتیان اسکی لیکیا یہ اتسا گرم و تیز کھیل میں پڑ گیا کہ وہ کلاہ و پیراں اسکو یاد نہ رہا اب رات ہوئی اور بازی اسکی بے بد درگئی لڑکے سب آپ آپ کو چلے گئے اسکو ایسی صورت نہیں کہ گھر کو جائے کپڑے کھو بیٹھا ہو تو نے کیا یہ نہیں سنا ہو انما الدنیا لعب و لم یؤمنین ہو دنیا اگر لمو و لعب تو اپنے کپڑوں اور رخت کو یاد رکھو بھولیو موت اور نہ سیر جو فناک کو بھولنا تو قبل اس سے کہ رات ہو اپنے کپڑے ڈھونڈ رکھ اور باتوں میں اپنے دن کو مت کھوئے دے آب پھر مغولات اس صیاد سبزلو پش کہ میں کہ میں نے بھی صحرائیں اسی سبب سے خلوت اختیار کی ہو کہ مخلوق کو دزد جامہ جانا ہو آدمی عمر میری آرزو سے عشق میں گذری اور آدمی عمر دشمنوں کے بیچ میں جبہ تو وہ آدمی عمر لگی اور کلاہ یہ نیم عمر لگی اور ہم مثل طفل خرد کے کھیل ہی میں ڈوبے رہے اب شاہ گاہ اجل کے نزدیک ہوے اب تو اس لعب کو چھوڑنا فرح بیشمار پائے خرد دار مرکب تو بہر سو اور اس چور تک پہنچ اور کپڑے اپنے لوسکے چور سے لے لے کہ اتا ب من اللذنب کن الذنب و تائب گناہ کا ایسا ہو کہ گویا گناہ ہی نہیں کہے یہ مرکب تو بہ کا عجب ہی مرکب ہو کہ ایک لحظہ میں بستی سے نلک پر و طحا ہو لیکن مرکب کو بھی اس چور سے بچائے رہ کہ جس نے ناگمان تیری قبا چورالی ہو تو ایسا نہ کہ اس مرکب کو چور لے اور ہر دم اس مرکب کی نگہبانی رکھ اور چوری اسکی تو بہ شکنی ہو

برون دزد چچ را از ان مرد و قناعت نکردن و رخت را برون

قوله آن کیے قچ داشت از پس میکشید + دزد چچ را برون و حبل او برید + چونکہ آگہ شد و ان شد چپ و رست تا بیا بد کان قچ برده کجاست + بر سر چاہے بدید آن دزد را + در فغان و گریہ و واد و ملتنا + گفت نالان از چہ اے او شاد + گفت ہمایان زرم در چہ فتاد + گر توانی در روی بیرون کشی + خمس بدہم من ترا با و نخوشی + ہست و ہمایان من بالقدورم + گر کنی با من چنین لطف و کرم + صد درم بدہم ترا حالی بدست + گفت با خود کاین ہماے دوست گردے بر لبہ شد صد در کشاد + گر قچی شد و عرض اختر بداد + جامہا بر کند و اندر چاہ رفت + جامہا را ہم بردان و زد لغت + حازمی باید کہ رہ نادرہ برد + حرم نہ و طمع طاعون آورد + آن کیے زد و دست فتنہ سیرتے + چون خیال اورا برون صورتے + کس نہ اندکرا و الاخذ + در خدا بگرز و دارہ زین دغا + اللغات قچ مخفف قوح ہندی ہندیہ + طمعنی ایک شخص کا ایک بندھا تھا اسکو اپنے پیچھے لیے جاتا تھا چور اسکی رسی کاٹ کے منڈھے کو لیکیا جب اسکو معلوم ہوا تو یہ ادھر ادھر کو دوڑنا معلوم کرے کہ وہ قچ لیکیا ہوا کمان ہو ایک چاہ کے سر پر اس چور کو دیکھا کہ روتا ہو اور چلاتا ہو اور واد و ملاچار ہا ہو تو چچا اے استاد تو کس سبب سے نالان ہو کہا میری ہمایانی کنوین میں گر گئی اگر تجھے ہو سکے تو کنوین میں گھس جا اور نکال لائیں اپنی دلی خوشی سے پانچوان حصہ تجھکو دو لگا میری ہمایانی میں پانسو درم ہیں اگر تو یہ لطف و کرم مجھے کر گیا تو ابھی سو درم تیرے ہاتھ پر رکھ دو گا سننے

اپنے دلیں کہا کہ سو درم قیمت دس میڈھوں کی ہیں میرے بے اگر ایک دروازہ بند ہو گیا تھا تو سو دروازے کھل گئے میرا میڈھا جاتا رہا تھا خدا نے ٹھیکو عوض میں اونٹ دیدیا جس کپڑے اتار ڈالے اور کنوین میں گھس گیا وہ چور اگر گرم اسکے کپڑے بھی لگیا ہوتا رہا آدمی چاہیے تو وہ راہ گاہوں تک لیجاتا ہو اور سلامت جگہ پہنچتا ہو اگر ہوشیاری نہ ہو تو طبع بڑی دباو در پیدا کرتی ہو یہ طبع بھی ایک ذوق فتنہ سیرت ہو کہ خیال کے مثل اسکی ہر دم ایک صورت ہو خواہ کے اسکے کر کوئی کہنیں جاننا بس تو خدا کی پناہ میں بھاگ اور اسکی دغا سے نجات پا

منظر مرغ کا صیاد سے اس حدیث میں کہ لارہا بنیت فی الاسلام

قوله مرغ گفتش خواجہ در خلوت مایست + دین احمد را ترہب نیک نیست + از ترہب نبی فرمودہ رسول + بدعتی چون برگزینی اے فضول + جمعہ شریعت و جماعت در نماز + امر معروف و نہی منکر احترام + سچ بد خو یاں کشیدن نہر صبر + منفعت دادن مخلوقان سچو ابر + خیر ناس ان نفع الناس اے پدر + گرنہ سنگے چہ خرفی با مدر + در میان است مرحوم باش + سنت احمد مسل محکوم باش + چون جماعت رحمت آمد اے پسر + جہد کن کز رحمت آری تاج سر + در جوابش گفت صیاد غبار نیست مطلق این کہ گفتی ہو شدار بہت تنہا کے + از باران بد + نیک چون باد نشیند بد شو + زانکہ عقل ہر کرانہ در سوخ + پیش فائل ہوجنگے یا کلون + چون حمارست آنکہ تاش نیست + صحبت او میں رہا بنیت است + ہوش او سوے غفلت باشد چو خر + بگذر از دے تا نمانی بے ہنر + زانکہ غیبتی ہمہ گداز رفات + کل اپ بود حین فتوات + ہر چہ جز آن وجہ باشد بالک ست + ملک و مالک عکس آن یک مالک ست + گرچہ سایہ عکس شخص ست اے پسر + ہیچ از سایہ نیالی خورد ویر + ہیچ سایہ نیست ہے شخص رودان + اصل سایہ ارجو اے کاروان + ہین ز سایہ شخص را سیکن طلب + در سبب روگردن از سبب + یا جسمانی بود روشن برگ + صحبتش شوم ست باید کرد ترک + حکم او ہم حکم جلد او بود + مردہ اش دان چو نکہ مردہ جو بود + اللغات ترہب راہب ہونا راہب پارسیا یان ترسیا یان کہ انکے مذہب میں عبادتین شاکہ مقرر ہیں یہاں تک کہ مردے کاٹ ڈالنے ہیں در کلون رستوخ بھننیں استواری بنیت بالضم از زور قات بھم شکستہ در زیرہ ریزہ المعنی مرغ نے اس سے کہا کہ اے خواجہ خلوت میں مت ٹھہر یہ ترہب ہو اور ترہب دین احمد میں نیک نہیں ہو انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ترہب سے منع فرمایا ہو تو نے بدعت اور نئی بات الفضول کیوں اختیار کی ہو دیکھ تو جمعہ اور جماعت نماز میں شرط ہو یا نہیں پھر گوشہ کیسا امر موعود کا اختیار کرنا اور نہی سے احتراز شرط ہو یا نہیں سچ بد خو یوں کے استھاناز ہر صبر کا پتہ مخلوق کو ایسا نفع پہنچانا جیسے ابرہہ سا ہو کیا حدیث شریفہ خیر الناس من نفع الناس نہیں ہو یعنی سب میں بہتر وہ آدمی ہو کہ آدمیوں کو نفع پہنچائے پس اے پسر تو کیسا آدمی ہو تو تو سنگ ہو اگر سنگ نہیں تو حریف مار لینے کلون کا کیوں ہو جو بیان پڑا ہو انحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کی جو امت مرحوم ہو انہیں کیوں جا کے ملنا سنت احمد کی مت چھوڑا اسکا مطیع و محکوم بن اگو
پس جبراعت کو رحمت کہا ہو پھر چاہیے کہ کوشش کر کے رحمت سے تاج سر حاصل کرے صیا و عیار نے سکے
اسکے جواب میں یہ کہا کہ یہ جو تو کہتا ہو یہ بات مطلق و بے قید نہیں ہو بلکہ اسکے ساتھ قیدیں ہیں ذرا ہوش کر
جو شخص کہ تمہائی میں ست و خوش ہو وہ اس سے جو یا ناں بد کا کشن ہو بہتر ہو اسلئے کہ کیسا ہی نیک ہو بدرون کے
پاس بیٹھے سے وہ بھی بد ہو جائیگا اس واسطے کہ جسکی عقل میں استواری نہیں ہو وہ عاقل کے سامنے سنگ و کلون
ہو اور اکثر صحبت بد میں بگڑ جاتے ہیں پھر سوچ عقل کا کمان رہا پس جس شخص کی آرزو نان ہو وہ گدھا ہو
اسکی صحبت عین رہبانیت ہو جو شرعاً تو ممنوع بتاتا ہو کہ وہ خلاف تقدیر بزرگ کی تلاش میں ہو اس کے
ہوش مثل گدھے کے علف کی طرف ہیں پس تو ایسے کو ترک کرتا ہے ہنر نہ رہا ہے اس سبب سے کہ
سو اے حق کے سب رفات ہیں اے ٹوٹے اور ریزہ ریزہ ہو جانے والے اور ہر آنے والا بعد موت کے
آنے والا ہو جیسے کہ حشر نشر میں ہے جو کچھ سو اے اسکی ذات کے ہو مالک ہو اگر ملک ہو یا مالک ملک ہو سب اسکی
ایک مالک کے عکس ہیں لیکن ایسے نہیں کہ اُسے کوئی پھل پائے مثلاً سایہ کو عکس شخص کا ہو لیکن سایہ سے
کوئی متبع نہیں ہوتا کوئی سایہ رواں نہیں ہو مگر شخص کے ساتھ ہے اسے کار دان اصل سایہ کا طالب ہو
نہ سایہ کا خبردار ہو سایہ سے شخص کو ڈھونڈھ لینے جسا وہ سایہ ہو اور سبب سے سبب کی طرف متوجہ ہو
سبب کو چھوڑ دے یہ یا جہانی جو دنیا کے ہیں ان سب کا منہ مرگ ہی کی طرف ہو اے فانی ہیں انکی صحبت
بڑی بخش و بد ہو انکو ترک ہی کرنا چاہیے حکم اسکا اور حکم اس کے قبلہ کا دونوں ایک سے ہیں یعنی جیسے سایہ اور
شخص کا حکم ہو کہ سایہ کو چھوڑ کے شخص کو ڈھونڈھے ایسے ہی قبلہ سے قبلہ والے کو ڈھونڈھے اور جو مردہ ہو
وہی مردہ جو ہوتا ہو قولہ ہر کہ با این قوم باشند را ہب ست کہ کلون و سنگ اور اصحاب ست کہ خود کلون
و سنگ کس را رہنزد کہ زین کلون خان صد ہزار آفت رسد کہ گفت خورشید بس جہاں آنگہ بود کا زین چنین رہن
میان رہ بود از براے حفظ یاری و تبر و بردہ تا امین آید شیر مرد و عرق مردے آنگے پیدا شود کہ مسافر
امرہ اعدا شود کہ چون بنی اسیرت بودہ است آن رسول دست او صفرا نند و فحول مصلحت در دین با جنگ
شکوہ مصلحت در دین عیسے غار کوہ مصلحت وادہ است ہر ایک را جہاں مصلحت ہو اگر کوئی مردہ رہا کہ گفت
آرے گر بود یاری و زور و تالوت بر زید برشم و شور و قوتے باید دین رہ مرد و زار یا مینا یہ در نیجا فرد و ار
چون نباشد قوتے پر ہیز بہ و در فرار از لایطاق آسان بچہ صنعت نیست اسے عزیز و مراد نہ کرے کون و در
مگر انجام کار یا رنجو تا بیابے راہ را ورنہ کے دانی تو راہ و چاہ را نہ گفت صدق دل نماید کار را ورنہ
یا ناں کم نماید یا را یا رشتہ یا رہینی مید و زانکہ بے یاران غالی مید و دیو گریست و تو تیرہ ان یوسف و دین

یعقوب گنڈارا سے صفی گرگ اغلب آزمان کی راہ بودہ کز در شیشک بخود تنہا بودہ آنکہ سنت یا جماعت
 ترک کردہ در چنین مسیح زخون خویش خوردہ است سنت راہ جماعت چون رفیق + بیرہ وبے یار اسنے
 یومضیق + اللغات شیشک گو سفند کمال مسیح جاے درندگان + المعنی یہ بھی اُسی صیاد کا قول ہو
 کہ بس جو اس قوم کا ساتھی ہو وہی راہب ہو جسکے ڈھیلے پتھر صاحب دالک ہین یہ اور کلوخ و سنگ جسکی
 راہ مارنے ہین تو ان کلوخوں سے سیکڑوں آفتین اُسکو پہونتی ہین اپنے جو انکی پشش کرتے ہین انھین سے
 وہ آفتین اٹھاتے ہین مرغ نے کہا جاد بھی تو جب ہی ہوتا ہو جب اس قسم کے راہزن راہ میں ہوں ایسی ہی
 موقع پر کہ جو راہ کھلے کی ہوتی ہو تو واسطے حفاظت و مددگاری و لڑائی کے شیر مرد ہی آتے ہین رگ مرد
 کی جب ہی تو ظاہر ہوتی ہو کہ مسافر دشمنوں کی ہر اہی میں ہو ورنہ دشمنوں سے الگ ہو جاتا ہو جبکہ آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے آپکو انابی السیف کہا ہو کہ میں نبی سیف والا ہوں اسی سبب سے انکی امت کے
 لوگ بھی بڑے صفدر اور فحول ہین اسے زہارے دین میں تو خدا تعالیٰ نے جنگ و شکوہ کو مصلحت ٹھہرایا
 ہو اور حضرت عیسیٰ کے دین میں غار و کوہ کہ انھین جا کے گوشہ نشین و عبادت گزین ہوں بس اُسی حکیم مطلق
 نے ہر ایک کو جدا جدا ایک مصلحت دی ہو اگر تو مرد خدا کا ہو تو اسی مصلحت کو ڈھونڈھ پتھر ضیا و نے کہا البتہ
 تو نے کہا ایسے ہی ہو مگر جب کہ یاری و زور ہو تو انکی قوت سے شور و فخر پر حملہ کر سکتا ہو اور جہاد ہو سکتا ہو
 یہ راہ جب چلنے کی ہو کہ خود بھی مردوں کی سی قوت رکھتا ہو اور یار بھی ایسا ہو کہ یار گیری میں یکیتا ہو اور
 جب کوئی قوت نہیں ہو تو بچنا ہی بچنا ہو جیسا کہ فرمایا ہو الفرار غلا لایطاق من سنن المرسلین بھاگنا اُس چیز
 جسکی طاقت نہیں ہو سنت مرسلوں سے ہو بس ایسے موقع پر فرار اختیار کرنا آسان نکھالے اسے عزیز
 نامدار کار گیری کی یہ بات ہو کہ خوب فکر کر اور سوچ اور انجام کار کو دیکھ اور کوئی یار ڈھونڈھتا رہ تو راہ لے
 ورنہ بے یار کے کیا تو جائیگا کہ کون راہ سے ہو اور چاہ کو نہ سامرغ نے کہا کہ صدق دل کا کام کرتا ہو ورنہ جو یار
 صادق ہو اسکے بارہبت ہوتے ہین تو یار بن پھر دیکھ تو کیسے یار بنیٹا رہجھکوٹے ہین اب جو تو مدد کی نہیں کرتا اُسی
 سبب سے توبے یاروں کے ہو دیو ایسا ہو جیسے گرگ اور تو جیسے یوسف بسلے بے گزیدہ دین یعقوب کا
 مست چھوڑ کر واسطے کہ کٹر گرگ اسی وقت دبوچتا ہو کہ جب گدے سے بکری الگ ہو جاتی ہو بس جسے کہ سنت یا جماعت
 کو ترک کیا ایسے سیاح و درندوں کے مقام میں اُسے خون اپنا آپ کھایا اب جان لے کہ سنت کیا ہو راہ ہو اور جماعت
 کیا رفیق لا جرم یہ راہ وبے رفیق کے ضرورنگی و سختی میں پڑیگا قول راہ سنت بے جماعت یہ بودہ اسباب اسباب
 یقین خوشتر و وہ لیک ہر گراہ راہ ہر مدان + غافلان خستہ را آگہ مدان + ہر ہی را جو کنرو یا بی مدد + ہول و
 ہمدرد جو یان صمد + ہر سے نے کو بود خصم خود + فرصت جو بد کہ جامہ توبرد + میر و دبا تو کہ یا بے عقبتہ کہ تو انکر در آغا ہن

میرود با تو بر اسے سو خوشی + ہین منوش از نوش او کان ہست نیل + یا ہوا شتر وے چون دید زش گویہ است
 پھر رجوع از راہ درس + یار را ترسان کند ز شتر وے + این چنین ہرہ عددوان بیدلے + بار بار است ہین
 بکر ناز وہ تا نریدہ نو زہر آن ز شتر + یار را از راہ برد آن را ہرن + مرد ہنو و آنکہ افتد ز پر زدن + راہ جانبا زیست
 در ہر عیشہ + آفنے و دفع ہر دل شیشہ + راہ دین ہر گراہی خود کی رود + عارٹی باید کہ مرد رہہ بود + راہ دین زانو ہر از
 شور و شہرست + کہ نہ ہر را محنت گوہرست + در راہ این ترس امتحانہاے نفوس + ہر چو پرویزان مجریم ہوس + راہ
 چو بود ز نشان پانہا + یار چو بود ز زبان را نہا + گیرم آن گرت نیاید ز احتیاط + نے رجعت بمائی در نشاط اللغات
 عقبہ پشتہ بزم نہ غارت شتر دل و شیشہ دل ہر دو جہتی نامزد جہتی جب راہ ہست + اور جماعت رفیق تو بتا تو ہست
 بے جماعت کے اچھی ہوتی ہو خیال نہیں کرتا کہ گھوڑا اور گھوڑوں کے ساتھ کیسا خوش جاتا ہو یہ تو یقینی بات ہو لیکن یہ
 بھی ہو کہ ہر گراہ کو ہمراہ بھی مست جان اور جو غافل خفتہ ہین آنکو آگاہ مت سمجھ ایسے ہمراہ کو ڈھونڈو جس سے مدد ملے
 جو ہل و ہلر ہو اور خدا صمد پاک کا جو یان نہ وہ ہمراہ جو دشمن غرو کا ہو اور فرصت ڈھونڈو جسے کہ تاک لگے
 تو کپڑے لجاؤن وہ تیرا ہمراہی اس سبب سے ہو کہ کسی پشتہ ٹیلہ کی آڑ پاؤن تو اسکو لوٹ لون پس اپنے فائدہ
 کے واسطے تیرا ساتھی ہو اور خبردار ہو تو اسکے نوش سے ہرگز نوش مت کر کہ وہ نوش نہیں نیش ہو یا کوئی شتر دل نامزد
 ہو کہ جہان اُسے کوئی خوف و ترس کی بات دیکھی ڈر کے مارے تجھکو سبق لوٹنے کا پڑھائے لگا آتیا شتر دل
 اپنے یار کو بھی خالفت و ترس نہ کر دیتا ہو ایسے بیدل ساتھی کو اپنا دشمن جان خبردار ہو جو یار بد ہو یا نہیں
 مار ہو ایسے یار سے بھاگ کہ مبادا وہ ز شتر اپنا ز ہر تجھ میں ڈالے اور تجھکو اپنا سا کرے یا کوراہ سے وہ
 راہزن ہیکا تا ہو اور وہ مرد نہیں جو ایسی زن کے پیچھے مرد ہو کہ پڑ جائے یعنی ہسکا مطیع ہو جائے جو مقام
 لہ فی عیشہ را حنیہ کے ہین یعنی زندگی خوشنودی کی کہ وہ جنت ہو آنکی راہ بھی جانبازی کی ہو اور جو شیشہ دل
 نامزد ہو انگلی دفع میں اسکو بہت بڑی آفت ہو اُس سے بچارہ راہ دین کی ہر گراہ کب چل سکتا ہو عارف ہو کہ
 وہ مرد اس راہ کا بنے اس واسطے کہ راہ دین شور و شہر سے بھری ہوئی ہو لہذا یہ راہ پر شور و شہر محنت گوہر کے
 چلنے کی نہیں ہوتی یعنی جسکی اصل و بنیاد محنت ہو وہ اس راہ میں نہیں چلنے پاتا اس راہ میں خوف و ترس تھانوں
 نفوس یعنی مردم کے ایسے ہین جسے چلنی کہ میدہ کو الگ کر دیتی ہو اور بھوسی کو الگ قولہ آنکہ او تہا راہ خوش
 رود + بار فیقان سیرا و صد تو بودہ آن غلطیے خرز یاران نفیرہ در نشاط آید شود قوت پذیر + ہر خرے کز کاروان
 نہار و دیر وے آئندہ از تعب صد تو شود + چند زخم چوب و سنج افزون خورد + تاکہ تہا آن بیابان را بودہ مژنا
 یگوید آن خر خوش شتو + گرتہ ز چہنیم تہا + وہ آنکہ تہا خوش رود اندر رعد + بار فیقان بگیان خوشتر + وہ
 ہرچی نادرین راہ درست + مچہ ہنمودہ یاران رجبت + گر نباشد یا ورے دیوار ہا + کے بر آید خانہا و انبار ہا + ہر یکے

دیوار اگر باشد جدا + سقف چون باشد معلق بر ہوا + گر نباشد یاری جبر و قلم + کے فند بر روے کاغذ ہا رقم + آن حصہ
 کہ کے میگندہ + گر نہ پیوند ہم بادش برد + حق زہر خبیثے چو زوحین آفرید + پس نخل کج شکر جمعیت پدیدہ + وریان
 مرغ و صیاد سے عجب + پس نکال افتاد و شکر نزدیک شب + این گفت و آن گفت از اہتر از + بحث شان
 شد اندرین معنی دراز + مثنوی را چاہک و دلخواہ کن + ماجرارا موز کو تہاہ کن + مرغ را چون دید بر گندم فتاد +
 نفس آن بے طاقت آمد در کشاد + بعد از ان گفتش کہ گندم زان کیست + گفت لمانت از تیم بے دمی ست +
 مال ایتام ست امانت پیش من + زانکہ پندارند مارا مومن + گفت من مضطرم و مجروح حال + بہت مردار این
 زمان بر من حلال + بہت دستورے کرین گندم خورم + اے این دیار سا و محترم + گفت مفتی ضرورت ہم توئی +
 بے ضرورت گر خوری مجرم مثنوی + در ضرورت ہم پرہیزہ + در خوری باری ضمان او بدہ + اللغات ایتام
 جمع نیم خالی بصرہ خالی جسم کتابہ از موت نکال + وہ مرد جبکہ فرزند مر گیا ہوا المعنی او پر فرمایا کہ رفیق راہ کے تو
 ضرور ہین نیکن اگر کوئی تہا راہ جاتا ہو اور خوش ہو تو رفیقوں کے ساتھ چلنے سے خوشی اسکی سوتھی ہو جائیگا
 اے سوگوئی دیکھو غلیظی گدھا اے غلیظ ڈھونے والا اپنے بارون کی نفیر سے کیسا مست ہوتا ہو اور قوت
 پزیر کہ او مددہ ہوتا ہو اور اسکی آواز سنکے یہ مست ہوتا ہو اور بولتا ہو ہر چند کہ غلیظ لدا ہو اور جو گدھا کہ
 کا روانے الگ چلتا ہو اُسپر وہ راہ مارے رنج کے سوگوئی ہو جاتی ہو کا لٹا مشکل پڑتا ہو اسی سبب سے
 کہنے ڈنڈے کنش اریان ضرورت سے بڑھ کے کھاتا ہو تو تہا اُس جھل کو کاٹ پاتا ہو اور وہی خرچے کہتا
 ہو کہ اچھی طرح سن لے تو بھی گدھا ہو اور اگر گدھا نہیں ہو تو تہا کیون چلتا ہو جو کوئی تہا خوش بخوش بلند ہون
 جو پہاڑ وغیرہ ہین چلتا ہو تو یقین کر کہ وہ رفیقوں کے ساتھ بیگان زیادہ تر خوش چلیگا چنانچہ پیغمبروں نے
 بھی اس راہ درست مین معجزے دکھائے اور یار ڈھونڈے ہین اگر یار دمی دیوارون کی مکانون
 اور انبارون مین منو تو وہ مکان و انبار کیسے درست رہین اگر ہر ایک دیوار جدی جدی ہو تو کیا چھت
 معلق ہوا پر قائم رہیگی ایسے ہی اگر دگر گاری دوات و قلم کی نہ ہو تو روے کاغذ پر ایسی رقمیں کیسے
 بن سکین اور ایک اونے سے چٹائی ہو جسکو بچھانے ہین اگر اسکا پیوند باہر گر نہ تو ہوا بالکل سکوارا لچکا
 دیکھو اسد تنالے نے بھی ہر نفس سے ازواج پیدا کیے ہین جیسا کہ فرمایا سبحان الذی خلق الارواح
 کھلا پاک ہو وہ کوئی جنے پیدا کی مخلوق ازواج یعنی ہر کسی کا جفت ہر کوئی لاجرم اُنکی جمع ہونے سے
 نتیجے ظاہر ہوے القصہ مرغ و صیاد کے درمیان مین عجب گفتگو ہوئی اور بڑی شکل پڑی یہاں تک کہ
 شام ہونے کو آئی دونوں بڑے اہترانے اپنی اپنی گفتگو کر رہے تھے کبھی وہ کہتا تھا کبھی یہ کہتا تھا
 حتی کہ اس معنی مین دونوں کی لہنی بحث ہوئی اب مولانا راج فرماتے ہین کہ تو اپنی مثنوی کو چست و دلخواہ

اور اس ماجرا کو مختصر و کوتاہ کر اسی اثنا میں مرغ نے گندم کو دیکھا نفس اسکا بی طاقت ہو کر کسا دین پڑا یعنی
کسا دینکے نفس میں پیدا ہوئے بعد اسکے صیاد سے پوچھا کہ یہ گیہوں کی ملکیت ہیں صیاد نے کہا کہ ایک تیر
بے وصی کی امانت ہیں کہ کسے انکی نسبت کچھ وصیت تجھے دینے ندینے کی نہیں کی ہو یہ تینوں کا مال ہی
جو میرے سامنے رکھا ہو اس سبب سے کہ وہ مجھ کو اماندار جانتے ہیں کما میں مضطر و خستہ حال ہوں اسوقت
میں مردار مجھ پر حلال ہو جیسا کہ آیت کریمہ میں ہے فمن اضطر غیر باغ ولا عاد فلا اثم علیہ پس اے میں وہاں رہا
و محترم تیری اجازت ہو کہ میں اس گندم سے کھالوں صیاد نے کہا ضرورت کا فتویٰ دینے والا بھی تو ہی
ہو اگر ضرورت ہو تو کھالے اور جو بے ضرورت کھا بیگا مجرم ہو گا میں تو کیے تانا ہوں کہ اگر ضرورت ہو تب بھی بچنا
بہتر ہو اور اگر کھانا ہو تو کوئی ذمہ دار دے کہ وہ ذمہ دار کہہ دے کہ میں نے اسکو کھلایا ہو اور ذمہ دار وہی منظور
غیر باغ و بلا عاد تو کہ مرغ پس در خود و زور رفت آن زمان + کوشش سرستد از جذب عثمان + پس بخورد آن گندم
و در فح ہانند + چندا و یسین و ذوالانعام خواند + بعد در ماندن چہ افوس و چہ آہ + پیش ازین بایست این وہ
سیاہ + آن زمان کہ حرص جبید و ہوس + دبدبم سیکو کہ اے فریادرس + پیش از ان کہین دانہ بر تو فح شود
گرمی حرص تو بچون بخ شود + آہ و درد و نالہ آندم کار بند + حرص را آوارہ کن اے ہوشمند + کا زمان پیش از
خرابی بصرہ است + بگو کہ بصرہ دار ہدہم زان شکست + ایک بی یا باکی یا ٹاکل + قبل ہدم البصرہ و الموصل + بخ
علی قبل موتی و اعتقر + لا تخ لی بعد موتی و اصطر + ابک لی قبل البثوری فی التوی + بعد طوفان التوے حل
الباک + آن زمان کہ دیو میشد راہزن + آن زمان بایست یسین خواندن + پیش از ان کا شکستہ گرد و کاروان +
آن زمان چوبک بزن اے پاسبان - اللغات خرابی بصرہ مراد خرابی جسم سے کہ عبارت موت سے پہلے ہی انعام
و دون سورتین قرآن غریب کی ہیں چوبک زن سردار چوکیدارون کا کہ ایک چوب و تختہ اسکے پاس ہوتا ہو
اسکو بجاتا ہوتا اور چوکیدار ہوتا ہو جائیں المعنی خرغ نے صیاد کی بات سنے بہت تامل کیا مگر اسوقت
اسکے گھوڑے سرکش نے سراپا کشش عثمان سے چھین لیا یعنی مطیع تامل کا نہوا پس گندم کھالیا اور چالیس
پچیس رہا کتنے ہی سورہ یسین اور سورہ انعام پڑھے پھر کیا ہوتا ہو تو لا نارج فرماتے ہیں کہ جب پچیس ہے
تو پھر افوس و آہ سے کیا فائدہ اس آہ کا دو سیاہ تو پہلے ہی اٹھانا چاہیے اسکا تو یوں ہونا چاہیے کہ
جو وقت حرص و ہوس پیش میں آئیں اسوقت دبدبم کہتا رہے کہ اے اللہ میری فریادری کر اور اچھے ص
دہوس سے بچاتا قبل اس سے کہ یہ دانہ تجھ پر دام ہو جائے تیری حرص کی گرمی ہی مثل بخ کے سہ
ہو جائے پس اول ہی آہ و درد و نالہ عمل میں لا اور حرص کو اے ہوشمند آوارہ و پریشان کر دے کہ سہلے کہ
بیک خرابی بصرہ کی نہیں ہونے پائی ہو تو اسب کہ سبب آہ و نالہ کے خرابی سے بچ جائے معالیٰ انشاء

رو تو اسے رو جو اے اور اے واویلا کرنے والے میرے ساتھ قبل دیران ہونے بصرہ اور موصل سے اور
تو کہ کر پھر قبل مرنے سے اور مغفرت چاہ اور بعد مرنے کے فوجیت کر صبر کرا در رو میرے واسطے قبل واویلا سے
جو موت میں کرتے ہیں اور جب طوفان موت کا آجائے تو رونا چھوڑ دے کہ بیفائدہ ہو جو وقت میں کہ دیو راہزن
ہو ناہو نہیں پڑھنا چاہیے یعنی نزع میں آو قبل اس سے کہ کاروان کو شکست پہنچے اس وقت میں اسے
پاسان چوپک بجا بعد شکست کے کیا نتیجہ

اے ہو کر نا پاسان کا بعد چور می ہو جانے کاروان کے

تو کہ پاسانے بود در یک کاروان + حارس مال و قماش آن مہمان + پاسان شب غفٹ و دزد اسباب ہر
رختہ سازیر ہر خاکے فشر و روز خند بیدار گشت آن کاروان + رفتہ و بدند اسب و سیم و اختران + پاسان
در ہی ہی و چوپک زدن + گرم گشتہ خود ہم او بد راہزن + پس بد و گفتند کاسے حارس گبو + تاجہ شد این رخت
و این اسباب کو + گفت دروان آئند اندر نقاب + رختہا بردند از پیشیم شتاب + قوم گفتند ش کہ اسے چون تل
ریگ + پس چو میگردی چو تو مردہ ریگ + گفت من یک کس بدم ایشان گروه + با سلاح و باشیاعت با شکوہ گفت
اگر در جنگ کم بودت امید + نعرہ باستی زدن کہ برجید + گفت آندم کار دینمودند و تیغ + کہ شمش ورنہ کشیمش
بید رنج + آئزمان از ترس من بستم دہان + این زمان فریاد و ہیماے و فغان + آئزمان بستہ دم کہ دم زخم + این
زمان چند اندک خواہی میکنم + چونکہ عمرت بردیو فاضحہ + بے نمک باشد احوذ و فاضحہ + گرچہ باشد بے نمک اکنون
چنین بہت غفلت بے نمک تر نان یقین + این چنین ہم بے نمک مینال نیز کہ ذلیلان را نظر کن اسے عزیز
فادے بیگاہ چو بود با بگاہ + از تو چہرے فوت کے خداے الہ + گفت لاتا سو اعلیٰ ما فاکم + کے شود از قدش
مطلوب گم + المعنی ایک قافلہ میں چو کیدار تھا کہ نگہبان مال و اسباب آن سرداروں کا تحارآت کو یہ چو کیدار
سو گیا چو اسباب لیکنے اور اسباب ہر جگہ خاک میں دبا دیا جب دن ہوا تو قافلے والے جاگے دیکھا تو ہنجر
گھوڑے کیا اور روپیہ اور اوت کیا سب جاتے رہے یہ چو کیدار ویسے ہی ہو کر نے اور چوپک بجانے
میں گرم تھا خود ہی راہزن تھا کہ اسکی ہو اور چوپک زنی سے غافل رہے جس سے کہا کہ ای چو کیدار
بتا تو یہ کیا ہوا اور بخت و سہا ب کہاں ہو کہا چو نقاب ڈالے آئے اور میرے سامنے سے جھٹ پٹ اسباب
اٹھا گئے بہتوں نے کہا کہ اسے ریت کے تو دے جب اٹھا لیکنے تو تو کیا کرتا رہا اور اسے ناچیز مردہ ریگ پھر تو
کس کام کا ہو کہا میں کہنا تھا وہ ایک گروہ ہتھیار بند شجاع و پر شکوہ کہا اگر جنگ میں تو اسے نامید تھا اپنا غلبہ نہیں
سمجھتا تھا تو تجھ کو چاہیے تھا کہ چلتا تاکہ اٹھو کس اس وقت انھوں نے تجھ کو چھریاں تلواریں دکھائیں اور کہا چپ ہو جا
ورنہ بید رنج تجھ کو مار ڈالینگے میں نے خون سے اپنا منہ بند کر لیا اب اس وقت فریاد و ہیما اور فغان کرتا ہوں

اس وقت انھوں نے میرا ایسا دم بند کیا کہ دم مارنے نہ پایا لیکن اس وقت جتنا چاہو میں شور و فغان کر سکتا ہوں
مقولات مولانا راز ہر گاہ کہ عمر تیری دیو نفس فطیحت کرنے والا لوٹ لگیا تو ایسے وقت اخیر میں اعوذ و فاتح
بے نمک و بیزہ ہیں تھرکتے ہیں اگرچہ بے نمک ہیں مگر اب جو ایسی غفلت ہو رہی تو یہ غفلت یقیناً اس سے
بے نمک تر ہو بس اس غفلت سے وہ بے نمک ہی اچھی لاجرم اسی حال سے توروں دیا کہ اسے غریزہ ہم ذیلیون پر نظر کرتو
ہر طرح قادر ہو وقت بیوقت پر کیا موقوف تھئے کوئی چیز کب فوت ہوئی ہو تو ہی نے کہا ہو لکھتا سو اہلی مافاکم
تانا افسوس کرو تم اس چیز کا جو تھے فوت ہو گئی پھر اسکی قدرت سے کوئی مطلوب کب گم ہو سکتا ہو

حوالہ کرنا مع کا گرفتاری اپنی کا صیاد سے اور صیاد کا حرص مرغ سے

تو کہ گفت آن مرغ این سزاے آن بود کہ فسون ز اہل اذرا بشنو و بہ گفت راہدے سزاے آن نشانی کہ
خورد مال بنیان از گزاف + بعد از ان نوہ گرے آغاز کرد + کہ فح و صیاد لرزان شد ز درد + کہ تناقض ہماے
دل شہم شکست + بر سرم جانا بیامال دست + زیر دست تو سرم را رختیست + دست تو در شکوہ بخشی آیتست ہمایہ بخش
از سرم بر مدار + بیقرارم بیقرارم بقرار + خواہا نیز از شد از چشم من + در غمت اسے رشک سرو و یا من + گر پنج
لایق چہ باشد گردے + ناسزاے را پر سی از غے + مر عدم را خود چہ استحقاق بود + کہ بر و لطفت چنین در ہا شود
خاک گر گین را کم آسیب کرد + وہ گمراہ نور حس و رجب کرد + پنج حس ظاہر و پنج نہان + کہ بشر شد لطف کردہ بدن
تو بہ بے توفیق اسے نور بلند + جز بریش تو یہ بنوریش خند + سبلتان تو بہ یک یک لنگی + تو بہ سایاست و تو بہ
روشنی + اسے ز تو ویران و کان و منظم + چون منظم چون بیفتارے دلم + چہ نگہ بیتو نیست کارم را نظام +
بیتو ہرگز کار کے گرد تمام + چون گریم ز انکہ بیتو زندہ نیست + بے خداوندیت بود بندہ نیست + چاہن بیان
نواے جازراصول + ز انکہ بیجو گشتہ ام از جان لول + عاشق من برفن دیوانگی + سیرم از فرہنگ و از فراہنگی
چون بد و شرم گویم را ز فاش + چند ازین صبر و زجر و ارتعاش + و ز حیا نہان شدم بچون سحاب + ناگہان
بچم ز دریاں لحاف + اللغات نشانی جاذب و خط و دیوانگی گر گین بالضم خارش ز شیخند مستخر ز حیر و نفع چہ پیش
ز نقاش رعشہ المعنی مرغ نے جب جال میں پھنسا تو کہا کہ جو کوئی ز اہل دون کا فسون سے انکی ہی سزا ہو راہدے
مانہنیں یہ سزا اس جاذب خطی کی ہو کہ یتیموں کا مال بہودگی سے کہائے اور اپنی طرف کھینچے تہا اسکے مرغ نے
جہ گری شروع کی جسکے درد سے دام و صیاد سب کا پھنسنے لگے کہنا تھا کہ میرے ہی دل کے تناقضوں نے کہ
بات کو قائم کیا پھر تو را میری پیچھے توڑ دی تہا ایسے حال میں ایمان میرے سر پر کے اپنا ہاتھ پھر اک
سے ہاتھ کے نیچے سر ہونے سے میرے سر کو بڑی راحت ہو اور ہاتھ تیرا شکر بخشی میں نہایت بزرگ آیت ہو
سایہ اپنا میرے سر سے الگ مت کر میں بیقرار ہوں بیقرار ہوں بیقرار ہوں بیقرار ہوں بیقرار ہوں

اے رنگِ سرو و باسمنِ بزار ہو گئیں ایسا تیرے غم میں آلودہ ہوں اگرچہ میں نالائق اس لائق کہاں ہوں
 کہ تو میرے حال و غم سے پوچھے لیکن اگر دم بھر مجھ کو پوچھے تو کیا ہو جائے اور تیرا کیا بگڑ جائے بھلا عدم کا
 بچہ کیا استغنا تھا کہ تو نے اُس پر ایسے دروازے موجودات کے کھول دیے اور ایسے لطف اُس کے ساتھ کیے
 خاکِ خاک کر مثلِ خارشنیوں کے ہو رہی تھی اُس پر تیرے کرم نے ایسا غلبہ کیا کہ دس گوہر نورِ حس سے
 اس کی جیب میں رکھ دیے جو مرقعِ آدمی سے ہو اور دس گوہر کی تفصیل میں شعرِ آئندہ یعنی بخل اُس کے
 بیخِ حس طاہری باصرہ سامعہ شامہ ذائقہ لاسہ ہو اور بیخِ حس پوشیدہ جس مشترک حافظہ مدرکہ و آہِ خیال
 کردہ بشر ہو جو ایک لفظ مردہ تھا تو بے تیری توفیق کے اے نورِ عالی بجز ریشخند و شکر کے ریش تو بہرِ پادور
 کیا ہو تو بہ اگر کچھ زعم کرے تو ایک ایک بال اس کی مچھو لگا تو اکھیر ڈالے تو بہ تو ایسی ہو جیسے سایہ اور تو ما
 روشنی کا جس سایہ بدون نور کے کب ہوتا ہو اے بے نیاز بسبب تیرے میری دکان و میرا گھر
 دونوں ویران ہیں پھر کیسے نہ نالہ کروں جبکہ تو میرے دلوں کو دبائے پھوڑے اور جو کہ بے تیرے میرے
 کام کا نظام نہیں ہو پھر میرا کام کیسے پورا اور تمام ہو تجھے بھاگ کے کہاں جاؤں جس زندہ کے پاس
 جاؤں گا اس کو تجھی سے زندہ پاؤں گا اور تیری خداوندی سے کسی بندہ کو الگ نہ دیکھو لگا پھر تجھ کو چھوڑ کے
 کیوں جاؤں اب اے اصولِ جانوئے کہ تجھی سے ہوئی ہیں میری جان لے لے کہ بے تیرے میں اپنی
 جان سے طول و تنگ ہوں تین جنوں و دیوانگی کے فن پر عاشق ہوں اور عقل و فزائگی سے سر و نیزِ اقبال
 رازِ فاش کرنے شرماتا ہوں اگر پردہ شرم کا پھٹ جائے تو ظاہر کروں اور اس کی پھاڑنیوالی دیوانگی ہو نہ فزائگی
 جس کے سبب سے صبر و پشیمین پڑا ہوں اور لرزہ میں اور اسی حیا کی وجہ سے اب کی طرح چھپا ہوا ہوں
 حسرت یہ الگ ہوئے تو کیا ایک لحاف کے نیچے سے نکل آؤں گا اور چھپے راز ظاہر کر دوں گا قولہ اے
 رفیقانِ راہِ ہمارا بسترِ بار + آہوے نگیم واد شیرِ فکار + غیر تسلیم و رضا کو چارہ + در کھت شیرِ زرخ و خوارہ +
 اوند اند خوابِ خور چون آفتاب + رو ہمارا می کند بخور و خواب + کہ بیا من ہاش یا انھوے من +
 تابہ بینی ورنجلی روے من + ورنیدی چون چنین شیدا شدی + خاک بودی طالبِ احیا شدی +
 گرزِ مہیویت ندادہ است او غلط + چشمِ جانت چون باند است این طرف + گر بہ در سوراخِ زان شا
 مستکف + کہ ازان سوراخِ او شد مختلف + گر بہ دیگر دیگر دو بیام + کو شکار مرغِ او یا بد طعام + آن کے
 اور قبلہ شد جو لا بگے + واندگر حارسِ برائے جاگے + آن کے بیکار و رور و در لامکان + کہ ازان تو دالیز
 قوتِ روان + کارِ اندازد کہ حق را شد مرید + ہر کار اور ہر کارے برید + دیگران چون کو دکانِ این روز
 چند + نابشب بر خاک بازی میکنند + خوابناکی گرزِ لفظ می جو + دایہ و سواس عشوہ اش سیدہ و نجو

ایجان کہ نگذاریم ما کہ گے از خواب بچاند ترا ہم تو خود را بر کنی از بیخ خواب + بچو تشنه کو تشنه و او بانگ آب +
 بانگ آبم من بگوش تشنگان + بچو باران میرسم از آسمان + بر جو اے عاشق بر آ در اضطراب + بانگ آب و
 تشنه و آنگاہ خواب المعنی آے رفیقو را ہوں کو تو یار نے بند کر دیا اور ہم آہو لنگر لے اور وہ شیر شکار کا پھر تباؤ
 مفرا و بچاؤ اس سے کیا ہو ایسی صورتوں میں سوائے تسلیم و رضا کے کوئی تدبیر ہی کیا ہو جبکہ ایسے شیر زخو بخوار
 کے پنجہ میں پھنسے ہیں اور بے بس ہیں وہ آفتاب کے مثال ہو کہ نہ کھائے نہ سوائے اس سبب سے
 روحوں کو بھی بخور و خواب کرتا ہو کہ آ اور مجھے ہوا جایا ہم خمیری بن تو بجلی میں صورت میری دیکھے اگر تو نے
 مجھ کو دیکھا نہیں ہو تو ایسی شیدا کیوں ہوئی اور آخر روحوں نے اسکو ازل میں دیکھا ہو تو خاک بجی طالب احیا
 کی ہوئی پھر اگر بیسوی سے جیسا کہ وہ بیسوی جیت ہو اُسے مجھ کو خورش ندی ہوتی تو تیری چشم جان کی اس طرف کو
 کیوں تکتی رہتی ایک گرہ تو ایسی ہو کہ وہ سورخ ہی میں معتکف رہتی ہو بس وہ اُسی سورخ سے علف
 پاتی ہو اور ایک گرہ وہ ہو چھتون چھتون پھرتی ہو کہ مرغ کے شکار سے خورش پائے ایک نئے جولاہر پن کو اپنا
 پیشہ کیا دوسرا چوکیدار بنا واسطہ راحب در وزیر کے ایک ایسا کہ ظاہر بیکار ہو مگر لامکان کی طر متوجہ ہو کہ
 اسکو اُسے اُسی سے قوت جان کا دیا ہو بس اہل کام و نلا ہی ہو حق نعلے کامرید ہو گیا اور اس کے کام کے لیے
 ہر کام سے جدا ہو گیا اور اسی سے مشغول ہوا اُس کے سوا جو اور لوگ دنیا کے ہیں مثل لاکون کے ہیں کہ چند روز
 شب تک اس خاک پر کھیتے ہیں اور سوتے ہیں اب اگر انھیں خواب کون سے کوئی بیدار ہو کر چٹانک پڑا تو وہ یہ
 رسوا اس کی انگو کیسے دھوکے فریب دیتی ہو کہ اے جاسن تو جا اور چین سے سو میں کسی کو تیرے پاس پھٹکنے
 نہیں دوں گی کہ کوئی چو لکا دے لاجرم تو اپنے خواب کی جڑ آپ ہی نکال اور ایسا مشتاق ہو جا جیسے پیاسا
 اپنی کی آواز کا جس میں بھی بانگ آب ہوں پیاسوں کے واسطے جو میرے کلام کے پیاسے ہیں اور مثل
 ران کے آسمان سے انگو پونچتا ہوں لہذا اے عاشق اٹھ اور اضطراب ظاہر کر جب ہو کہ پیاسا ہو اور آواز

پانی کے سنے اور پھر وہ سوتا رہے چونکہ نہ بڑے

کایت اس عاشق کی کہ رات کو جب وعدہ یار کے ایک مکان میں گیا اور بسبب
 سو جانے کے وصال سے محروم رہا

لہ عاشقے بود دست در ایام پیش + پاسان خندانہ و مدخل + سالما در بند وصال + ماہ بود و شادمان و مات شادمان
 و عاقبت خواہندہ یا بندہ بود کہ فرج العیبتا بندہ بود گفت روزے یار او کا مشب بیاہ کہ پنجم اس پہلے تو
 بیاہ در فلان حجرہ نشین تا نیم شب + تا نیم شب + تا نیم شب + مرد قربان کر و نماننا بخش کر + چون پیر
 ہش از در بگرہ شب و مان حجرہ بیکرہ انظار + بر امید و دعا آں یار ناز و نظر نشست خوابش در بود

ویناد و گشت بخویش و عنود + ساعتی بیدار بدخواہش گرفت + عاشق دلدادہ را خواب اسے شگفت +
 بعد نعت السبل آمد بار او + صادق الوعدان آن دلدار او + عاشق خود را فتاوہ خفتہ دید + اندکے از ہمتین او
 اور بدگردگان چند اندر حبیب کرد + کہ تو ظلمے گیر این میانزد + چون سحر از خواب عاشق بر جمید + آستین و گردگانہا
 ما بدہ گفت شاہ ماہر صدق و صفاست + انچہ برامبر سر آئم زماست + ایدل بخواب مازان اینیسیم
 چون جس برام چہ یک مہر نیم + گردگان مادرین مطن خلست + ہرچہ گویم از غم خود اندکست + عاقل چندان
 صداع و ماجرا + بعد ازین بندے مدہ دیوانہ را + من خواہم عشقہ ہجران شنود + آرمودم چند خواہم آرمود + ہرچہ
 غیر سوزش و دیوانگیست + اندرین رہ روی در بیگانگیست + ہن منہ بر پایم آن رنجبر را + کہ دریدم سلسلہ
 نذریر + اللغات مطن اسما اول ملاست کنندہ + الحنی ایک عاشق اگلے زمانہ میں ہو گیا ہو اور اپنے
 عہد میں عہد کا پاسان خلیفے قول قرار کا محافظ و نگہبان برتوں سے اپنے ماہ کے وصل کی فکر میں تھا اور
 اس فکر میں شاد اور اپنے شہنشاہ کلمات تھا آخر کار موافق جو پندہ یا بندہ کے اور صبر کرنے سے کہ شوق
 کی اس سے تائبہ ہو بوجب الصبر مفتاح الفرج کے ایک دن اُسکے بارنے کہا کہ اس رات آکہ میں
 تیرے واسطے لو بیابکا و نکا تو فلان حجرہ میں بیٹھنا آدھی رات تک میں آدھی رات کو بے طلب از خود
 تیرے پاس آؤں گا اس عاشق نے خوشی کے مارے قربانی کی اور روٹھیاں بائیں جب دیکھا کہ ماہ اسکا گروہ
 نکلیا یعنی مطلوب کے دیکھنے کی صورت معلوم ہوئی بس رات کو اُس حجرہ میں گیا موافق وعدہ بار غار
 کے اور ایفائے وعدہ کا منتظر ہو کر بیٹھا ناگاہ نیند آگئی بس پڑ گیا اور بخود ہو کے سو گیا ایک ساعت تو
 بیدار رہا پھر نیند نے گھر لیا معرہ ثانی مقولہ مولانا کا ہو براہ تعجب کہ عاشق دلدادہ کا ایسا سو جانا عجیب بات ہو
 بعد آدھی رات کے اسکا بار دلدار صادق الوعدون کے مثل موافق اپنے وعدہ کے آیا دیکھا کہ عاشق پراسنا ہو
 اسنے تھوڑی سی آستین اٹکی بھاڑ دی اور چند اخروٹ اٹکی جیب میں رکھ دیے اس سے یہ اشارہ تھا کہ تو
 ہو اس سے کھلا کر جب صبح کو عاشق خواب سے چونکا آستین اور اخروٹوں کو دیکھا کہا ہمارا شاہ تو بالکل صحت
 صفا ہو ہکو جو کوئی آفت پہنچتی ہو وہ ہمیں سے پہنچتی ہو نہ اس سے چنانچہ میں اپنی ہی غفلت سے محروم
 رہا اب مقولات اٹکے ہیں اور اپنے دل سے مخاطب ہو کے فرمانے ہیں کہ اے دل بخواب ہم اس
 سو جانے سے بخت ہیں اور چوکیدار کی طرح بام پر چوہک بجاتے رہتے ہیں چوہک وہی تھتہ جھکوسہ
 چوکیداروں کا واسطے بیداری اور جگانے چوکیداروں کے بجاتا رہتا ہو یعنی ہم ایسے سنیں ہیں کہ بار بار
 متوجہ ہوئے اور ہم اپنی غفلت سے محروم رہا نہیں ہمارے گردگان اس چکی میں پس گئے ہم سب ابوہانی
 بھول گئے اب اپنے غم کا کیا بیان کریں جو کچھ کریں وہ تھوڑا ہی ہو آے عاقل ملاست کنندہ تیرا یہ درد

و ماجرا کبتک رہیگا جو ہو گیا وہ ہو گیا اب دیوانہ کو نصیحت مت کرتیں اب دھوکے بھران کے نہ سنبھلیگا
 کہ ایسی سختی دینا ہوگی میں نے خوب آزمایا اور جو کچھ آئندہ کو ہوگا اسکو بھی آزمایا ہوگا جو کچھ سوائے سوزش
 و دیوانگی کے ہو اس راہ عشق میں وہ سب بیگانہ صورت ہیں جبکو عاشق پہچانتا ہی نہیں خبردار محکوم دیوانہ جانے
 میرے ہاؤن میں زنجیرٹ ڈالیو اس واسطے کہ میں سلسلہ تدبیر کا توڑ چکا ہوں قولہ غیر آن جد نکار مقبلم + گرد و صد
 زنجیر آ رہے بشکم + عشق و ناموس اسے برادر راست نیست + برادر ناموس اسے عاشق مالیت + وقت
 ان آمد کہ من عریان غوم + نقش بگذارم سرا سر جان غوم + اسے عد و شرم و اندیشہ بیا کہ در یدم پردہ غرم
 حیا + اسے ہمیشہ خواب جان الزجادوے + سخت دل یاراکہ در عالم توئی + ہیں مگلوے صبر گیر دمی فشار + تا تک
 رد و دل عشق اسے سوار + تانسوزم کے خنک گرد و دلش + اسے دل ما خاندان و منزلش + غامد خود را
 نمیسوزی بسوز + کیست آنکس کو بگوئی لاجوز + خوش بسوزا بجانہ را اسے شیر مست + خانہ عاشق حسین
 اولترست + بعد ازین من سوز را قبلہ کنم + زانکہ شمع من بسوزش روشنم + خواب را بگذار امشب اسے
 پدر + یک شبے در کوے بخوابان گذر + بگر آہمارا کہ مجنون گشتہ اند + چچو پروانہ پو عملت کشتہ اند + بگر ابن
 شتی خلقان غرق عشق + اژدہاے گشتہ گوئی خلق عشق + اژدہاے ناپدید را با عقل بچو کوہ را او کہ با عقل
 بظہار کا کہ خداز و طلبہارا رنجت اندر آب جو + روکڑین جو بر نیائی نا ابد + لم یکن حقالہ کفوا احد + اسے
 ز در چشم بکشا و بین + چند گوئی من ندانم آن و این + اژدہاے زرق محروے برآ + در جہان جی و قیوے
 را آ + تاملی منم ترا بینم شود + این نہ امنہات میدانم شود + بگذر از مستی و مستی بخش باش + زمین تلون نقل کن
 ز راستواش + چند تازی تو بدین سستی بست + بر سر ہر کوے چندین مست است + المعنی او پرزایا ہو کہ جب
 بن سلسلہ تدبیر کا توڑ چکا ہوں تو خبر کیا کرگی ہاں وہ زلف جو میرے نگار بخیل کی ہو وہ کافی ہوگی تموا اسکے جو
 وز زنجیرین ہیں اگر وہ تو لایکا تو سیکڑ دن توڑ ڈالو مگھا آئیے کہ اسے برادر عشق و ناموس دونوں باہم علیک
 بین پڑتے ہیں پس اسے عاشق تو ناموس کے دروازہ پر بھی مٹ کھڑا ہوا نہ رکھ کے جانچو تو کیا معنی آب
 باتے ہیں کہ بالفعل وہ وقت آگیا کہ میں عریان ہو جاؤں دوسرا مصرع بیان غریبان کا ہو بیٹے اس جسم کو ہوں
 نس ہو چھوڑ دوں اور سرا سر جان ہو جاؤں اسے روح مجر و لندا اسے دشمن شرم نہ اندیشے کے جو عشق ہو آ کہ
 پائین نے پردہ غرم و حیا کا پھاڑا لا اسے فلان تو ہمیشہ خواب جان ہو سبب جاو گری نفس کے جسے
 ری جان کو سولہ رکھا ہو پس خواب جان ہی ہو گیا ہو اور اسے یار تو ایسا سخت دل ہو کہ تیری شان میں یکون
 ہ سارے عالم میں سخت جان تو ہی ہو اور کوئی نہیں جو خبردار ہو اور گلا صبر کا دہاتا اسے سوار دل عشق کا
 لٹکا ہو اس واسطے کہ ہم جہنک نہیں چلیں گے اسکا دل غلط نہیں ہو گا اور حال یہ اسے فلان جو ہزار دل ہو

وہی اسکا خانہ اور گھر ہو جس عشق سے خطاب کرنے ہیں کہ اگر تو اپنے گھر کو چلاتا ہو تو جلا کون ایسا ہو جو تجھے
 نہ بچوڑ سکے یعنی اپنا گھر آپ چلاتا جائز نہیں ہو لاجرم اسے غیر مست خوشی سے اپنے گھر کو جلا بیشک گھر
 عاشق کا جلا ہی بہت اچھا ہوتا ہو اور جب یہ حال ہو تو میں سوز کو اپنا قبلہ و کعبہ بناؤ گا اس سبب سے کہ میں
 شمع ہوں اور شمع سوز ہی میں روشن ہوتی ہو اسے پد تو اس رات خواب کو ترک کر اور ایک رات تو بخوابوں
 کے محلہ میں چلے اُن لوگوں کو جو مجھوں ہو رہے ہیں اور پروانہ کی طرح اُسکے وصل کے کشتہ ہیں دیکھ اور غور کر
 اگر کسی اس مخلوق نے کشتی اپنی بحر عشق میں غرق کی ہو اور کیسا حلق عشق کا اُنکے حق میں اندوہا ہو کے اُنکو گل گیا
 ہو اور کیسا اندوہا کہ خود تو ناپید ہو اور ہر دربار اور عقل بچوں کوہ کا کہہ جائے کسی ہی عقل کو جیسی ہو اُسکے سامنے
 کماہ ہو اور یہ اس کا کہہ با و کچھو فرید الدین عطار کو اور ایک وہ کیا جس عطار کی عقل اس سے آگاہ ہوئی ہے
 سارے بڑے ادویات کے کتب جو میں بہادے اور اس مرض کو اختیار کیا جس جاتو بھی اس جو کو ایسا اختیار
 کر کرکے نہ کھلے اور جسے اس جو کو اختیار کیا قسم ہو حق کی وہ ایسا ہو جاتا ہو کہ اسکا بھی کوئی کفو نہیں ہوتا یعنی
 مقام بقایا نہ کو پہونچتا ہو اب فرماتے ہیں اسے مکارم و دروزرا آنکھیں کھول اور دیکھ یہ کبتک کیگا کہ میں کسیکو
 نہیں جانتا اسکو دھسکو تو کر کی دبا میں پڑا ہو اُس سبب سے محروم ہو جس اس محرومی سے نکل اور اس جہان
 میں جو قیومی کا ہو یعنی ہمیشہ زندگی اور دوام قیام کا اس میں داخل ہو تو یہ جو تو کہ رہا ہو نہی بنیم یہ تیری بنیم
 ہو جائے اور جو تو بہت سی میدا نم میدا نم کرنا ہو یہ سب میدا نم ہو جائیں یعنی جو نہیں دیکھتا ہو دیکھنے لگے اور
 جو نہیں جانتا ہو جان جائے اُس مستی کو چھوڑا و مستی بخش بن یعنی اور وں کو دیدے اور اُس رنگ بدلتے سے
 راستی و استوائیں اسکی نقل کر آس مستی ناچیز پر اپنی کبتک ناز کر لگا دیکھتا نہیں گلی گلی اُسکے کتنے مست پڑے
 ہیں تو کیا چیز ہو قولہ گرد و عالم پر شود از مست یار + جلد یک ہند و آن یک نیست خوار + این ز بسیارے
 نیاید خوار یے + خوار کہ بودن پرستی ناریے + گر جہان پر شد ز تاب نور مہ + کے کسا داید بر صاحب دل
 گر جہان پر شد ز نور آفتاب + کے شود خوار آن تعف خوش الہام + لیک با این جملہ بالا ترخام
 چو نکد ارض اسد داس بود و رام + گرچہ این مستی چو باز انہبست + برتر از دے بر زمین قدس بہت
 مست ز ابدار و مقرب زان بہت + ہر مقرب خیر او چون رو بہت + و دوسرا فیلے شواندرا متیاز +
 در دندہ روح و مست مست ساز + مست را چون دل مزاج اندیشہ شد + این نہ دانم دان ندانم
 پیشہ شد + این نہ دانم دان نہ دانم بہر حسیت + تابدانی آنکہ میدا نیم کیست + نفعی بہر شبت باشد در سخن +
 نفعی بگذارد ز طبت آغاز کن + بہت این دست آن ہیں و اگر دار + آنکہ آن بہت مست آنرا پیش آہ + نفعی
 بگذارد وہاں بہت پرست + این بہا مولی سے پد زان ترک مست + بگذارد از نفعی اسے پستہستی طلب + این بہا

پس زبان ترک دب اللغات و لہجہ عشق و شہم و کشکی اشہب سفید مزاج شوخی و خوش طبعی و بے باطنی
 ندید نرم رفتن المعنی اگر دونوں جہان یار کے مستون سے بھرا مین تو وہ سب ایک ہی ہیں بنظر تو خدا در
 بھی انہیں خوار نہیں یہ نہیں ہو کہ بسیاری سے خوار ہو جائیں جیسے کثرت شو مین اس شو کی ناقدری ہو جائے
 نہیں خوار وہ ہو جو تن پرست پیٹ و وزنی ہو اگرچہ سارا جہان روشنی نور ماہ سے بھرا ہو تو جو صاحب عشق
 سکے عشق میں کب کسا و ظل کر سکیا گیا اگر جہان نور آفتاب سے بھرا ہو تو عاشق کے دل میں جو گرمی عشق
 بھڑک رہی ہو وہ کب خوار ہو جائیگی ایسا ہی انکا حال کثرت و بسیاری میں ہو لیکن تو باوصف ان سب
 ان کے انھیں پر اکتفاست کہ خوب بڑھکے خرام کر جبکہ ارض اللہ سی وسیع شو تیری مطیع و رام ہو گئی پھر
 ان رکنا ہو اگرچہ یہ سستی بھی ایسی ہو جیسے باز سفید اے نایاب مگر اس سے بڑھکے سستی وہ ہو جو زمین قدس
 و ہر چند ابرار سے مقربین کا رتبہ بڑھکے ہو جیسا کہ حسنات الابرار سلبات المقربین کہا ہے یعنی جو نیکیاں
 ان کی ہیں وہ بُرائیاں مقربوں کی ہیں لیکن مست ابرار و مقرب دونوں سے بڑھکے ہو کہ ہر مقرب جو شیر
 نا ہو وہ اسکے آگے رو بہ ہو تو جا اور انکی امتیاز و تمیز مین اسرافیل ہو جا کہ انہیں دمنہ روح کا اور ست
 ست بنانیو الا کون ہو مست کا حال یہ ہو کہ جب وہ خوش طبعی مین آجاتا ہو تو این ندانم دان ندانم
 ہا پیشہ ہو جاتا ہو لیکن یہ بھی جانتا کہ این ندانم دان ندانم یہ اسکا کسو اسطے ہوتا ہو اور کیوں کرتا ہو اسواسطے
 ہو تا تو یہ بات جانے کہ جسکو ہم جانتے ہیں وہ کون ہو اور اسکی حقیقت کیا ہو دیکھ تو نفعی واسطے اثبات کے
 م مین ہوتی ہو یعنی جب نفی شو کی کجائیگی اثبات حاصل ہو گا بس تو نفعی کو چھوڑ اثبات سے شروع کر یہ جو
 بن و آن کو ہست جانتا ہو کہ یہ ہو اور وہ ہو یہ کوئی ہست نہیں ہیں خبر دار ان سبکو چھوڑ دے اور وہ جو
 ست اصل و واقعی ہو اسکو اپنے سامنے رکھ بس نفی کو چھوڑ کے جو ہستی ہو اسی کی پرستش کر اور اس بات کو
 ے پدرا سنی ترک مست سے سیکھ چھوڑ مانتے ہیں کہ نفی کو چھوڑ اور ہستی کو ڈھونڈھا اور اس بات کو اے پسر
 ترک نرم رفتار سے سیکھ ترک مست مروت سے ہو ترک دب عبارت سالک سے اسلئے کہ مست مین
 تیزی و تندہی ہو سالک مین نرمی و استغلی

تدعا ترک مجبور کا واسطے مطرب کے وقت صبح کے معنی حدیث ان اللہ تعالیٰ شرابا لا ولیاۃ اذ
 بوا سکر و اذ اسکر و اطو او قولہ تعالیٰ ان اللہ لا یشریبون من کاس کان مزاجہ کافور بمعنی حدیث
 لک اللہ تعالیٰ کیواسطے شراب ہو اسکے اولیاؤن کیواسطے جب وہ پی لیتے ہیں نشہ مین ہو جاؤ ہیں
 جب نشہ مین ہو جاتے ہیں طرب چاہتے ہیں یعنی آیت کے بیشک ابراہیم شراب پیتے ہیں اُن پہا لوٹے
 المزاج کافور ہو اے خوشبو و سرور بیت این می کہ تو مخوری حرامست + مامی نہ خوریم جز حلالی +

بیت۔ جہد کن تا زنیست هست شوی + و ز شراب خداے مست شوی

قولہ عجی ترکی سحر آگاہ شد + و ز خمار خمر مطرب خواہ شد + مطرب جان مونس مسنان بود و فضل و قوت قوت مست
 آن بود + مطرب ایشان را سوسے مستی کشد + باز سنی الزوم مطرب چند + آن شراب حق بدان مطرب بود + وین شراب
 تن ازین مطرب خورد + ہرگز کہینام دارد و سخن + ایک فرست این جن تا آن جن + آشتیابے هست لفظے در میان + ایک خود
 کہ آسمان کو رسیان + اشرک لفظ دائم رہنست + اشرک گبر و مومن در تست + جہما چون کوزہ ہاے بستہ سر + تاکہ دہر کوزہ
 چہ بودے پسر کوزہ این تن پر آجیات + کوزہ آن تن پر از زہر مہات + گر بخور فشر نظر داری شہی + در نظر فشر
 تاشقے تو گری + لفظ را مانند این جسم دان + معنیش اندرون مانند جان + دیدہ تن و اسنان بین بود + دیدہ
 جان جان پرغن بین بود + پس ز لفظ نقشاے فتویٰ + صورتش صلاست و ہادی صنوی + ورنہی فرمود
 کاین قرآن ز دل + ہادی بیضے و بیضے را مصل + اسد اسد چونکہ عارف گفت می + پیش عارف کے بود
 معدوم شکر اللغات اعجمی نادان و غیر فصیح المعنی ایک ترک اعجمی صبح کو بیدار ہوا اور خمار شراب سے مطرب
 خواہان ہوا اور جوست خدا کے ہیں اُنکی مطرب اُنکی جان اور اُنکی گزک اور قوت و قوت دہی جان اُنکا
 مطرب کہ جان اور اول تو اُنکی سنی کی طرف کھینچتا اور پھر سنی دم مطرب کھینچتا اور وہ شراب حق اُس مطرب سے حاصل
 کرتا اور یہ بیضے مست دنیا کا شراب تن کی اس مطرب سے خریدتا اور اگرچہ دونوں کا نام ایک ہو بیضے وہ بھی
 مطرب یہ بھی مطرب کلام میں دونوں مطرب کہلاتے ہیں لیکن جن صاحب سے حسن رنگ بڑے فرق میں ایسے ہی
 ان دونوں مطربوں میں صرف مشابہت لفظی دونوں کے درمیان میں اور لیکن بسمان کہان آسمان کہان یہ اشرک
 لفظ کا ہمیشہ بہن ہو ایسے ہی اشرک جہانی گبر و مومن کا اور کہ دونوں کے جسم یکساں ہیں جسم مخلوق کے
 ایسے ہیں جیسے کوزے سر بستہ اب اے پسر کیا معلوم کہ ان کوزوں سے ہر ایک میں کیا نبدی چنانچہ ایک کے
 تن کا کوزہ تو آجیات سے بھرا اور اُسکے تن کا کوزہ زہر مہات سے بھرا اور بیضے عاشقان خدا جو ہمیشہ زندہ
 و قائم ہیں اور اہل دنیا جو فانی دہا لک ہیں اگر تو اس کوزہ کے منظروں پر نظر رکھے ہوے اور جب تو بادشاہ
 ہو اور جو ظرف پر عاشق ہو تو گمراہ منظروں عبارت جان سے ظرف مراد جسم سے ایسے ہی لفظ کو مانند اس
 جسم کے جان اور سنی کو ایسا جان جیسے جان بس دیدہ تن کے ہمیشہ تن میں ہوتے ہیں اور دیدہ
 جان کے ہمیشہ جان پرغن کو دیکھتے ہیں لہذا لفظ و نقشوں سے فتویٰ صورتہ توحال ہو اور معنا ہادی حق تعالیٰ نے
 قرآن میں بھی فرمایا کہ یہ قرآن از روے دل کہیکے جیسا جکا ہو کہیکے لے ہادی ہو کہیکے لے بہ کائے والفضل
 اکثر اویہدی بہ کثیر بہت اُس سے گمراہ ہونے ہیں اور بہت اُس سے راہ پاتے ہیں آپ فرماتے ہیں کہ راہ
 اسد عارف کامی کہنا جو وقت کہ وہ محنتا ہو بس اسکے سامنے کوئی شے معدوم کہ ہوتی ہو سو باتی کے اسکے لے

ایسی بقا ہی قولہ فہم تو چون بادہ شیطان بود کہ ترا فہم نے رحمن بود + این و دانبا زند مطرب یا شراب + این
 میدان آن بدین دارد شتاب + پر خماران از دم مطرب چرند + مطربان شان سوے میخانہ برند + آن سر میدان
 و این پایان اوست + دلشدہ چون گوے در چوگان اوست + در سرانچہ دست گوش آنجا رود + در سرانچہ
 آن سودا شود + بعد از ان این دو بہ بیوشی روند + والد و مولود آنجا یک شوند + چونکہ کردند آشتی شادی و در
 مطربان را ترک مابیدار کرد + مطرب آغاز پیدہتی خوانباک + کہ المنی الکاس یا من لارا رک + انت و جی عجیب
 ان لاراہ + غایۃ القرب حجاب الاشتباہ + انت عقلی لا عجب ان لم ارک + من وفور الالتماس مشترک +
 حیث اقرب انت من خیل لورید + لم اقل یا باندرا اللبید + بل اغلطم انادی فی القفار + کہ لاکتم من معی من
 اغار + این سخن پایان ندارد + عزیز بشنو اکنون کلمۃ البصاحب خیرۃ المعنی یعنی عارف کی مراد تو وہ مجاہد جو
 باقی ہو نہ یہ مے خانی اور تیری فہم میں ہی موشیطانی جی ہوئی ہو پھر تجھ کو فہم و رحمانی کا جو مقصود عارف ہو کیسے ہو
 و دونوں یعنی مطرب اور شراب با ہم شریک ہیں کہ مطرب شراب کی طرف اور شراب مطرب کی طرف دوڑتی ہو اور
 ایک دوسرے کے طالب ہوتے ہیں چنانچہ خاں دالے تو دم مطرب سے غذا پاتے ہیں اے لطف و سرور اور مطرب
 آنکو میخانہ کی طرف لیجاتے ہیں یعنی رغبت شراب کی دلاتے ہیں تاکیف زیادہ ہو پس دم مطرب تو اس میدان
 مستی کا سرا ہو اور شراب اسکی انتہا و رہ عاقل و دلشدہ ایسا ہو جیسے چوگان کے سامنے گیند جدھر
 چاہے ادھر پھینک دے لہذا جسکے سر میں جو کچھ ہو اسکے کان ادھر ہی کو جاتے ہیں اے موافق اپنے ماہر کے
 یعنی اگر سر میں صفا ہو تو محرق ہو کہ سودا ہو جاتا ہو صفا مراد عشق سے ہو لہذا حادث و حرارت کے بعد
 اس عمل کے جو بمقتضائے مادہ کے ہوتا ہو دونوں بیوش ہو جاتے ہیں ایسے کہ باپ بیٹے میں کچھ فرق
 و امتیاز نہیں رہتا دونوں یکساں ہوتے ہیں آپ جو ہمارے ترک نے دیکھا کہ اس میں شادی و در دونوں
 با ہم صلح اور ملت کر لیتے ہیں ان بیوشوں کو شادی و غم دونوں کی خبر نہیں رہتی لہذا مطربوں کو جنگا دیا
 تا بچو و ہو جائیں اور مطرب نے ایک بیت خوباک اے بیوش کرنے والی شروع کی چنانچہ معنی اشعار عربیہ
 کے یہ ہیں کہ اے وہ کوئی کہ تجھ کو میں نہیں دیکھتا ہوں جام شراب کا تجھ کو دے تو میری صورت ہو اور کچھ
 نہیں جو میں اپنی صورت کو نہیں دیکھتا تیرا میرا جو نہایت ہی قرب ہو گیا ہو لہذا اشتباہ حجاب ہو رہا ہو کہ اپنی صورت کو
 تیری صورت جالوں یا تیری صورت کو اپنی تو میری عقل ہو اور کچھ عجیب نہیں کہ میں تجھ کو نہیں دیکھتا بسبب کثرت التباس
 مشترک کے یعنی بہت سے ایک لباس والے اس میں ہیں اس حقیقت سے کہ تو رگ گردن سے قریب تر ہو میں
 تجھ کو یا کے ساتھ نما بھی نہیں کرنا سیکے کہ با حروف نہ اکا داسے بید کے ہو لکہ غلطی میں ڈالتا ہوں ان خیالوں کو
 اور نہ کرتا ہوں جنگوں میں تا چھپاؤں میں اسکو جو مبرے ساتھ ہو اُن سے بے رشک و غیرت کرتا ہوں

اس چیز میں بھی جو سوتھوں میں چھپی دیکھی ہوگی اسکو بھی پہونچگی اور نیکی کہ میں نے اپنی گیند کو بیوان پر ڈالا ہو
جو سب ہی سیاروں سے اونچا ہو یعنی فلک انتم پر آب اسے ستاروں اپنے اپنے منہ اس سے چھپاؤ میری
شعاع بے نظیر میں آپکو نیست دلا کر دواور ظاہر ہو گئے تو رسوا ہو گئے میں تمہارے کرتا ہوں جو ہر شب غائب
ہو جاتا ہوں تمکو معلوم ہوتا ہو کہ میں چلا جاتا ہوں لیکن میں کب کہیں جاتا ہوں تا تم میری عدم موجودی
میں چنگا در کی طرح رات میں پر مار مار کے گرد اس مظار یعنی عالم دنیا کے خوب اثر انین اٹلواؤ سون کے
مثل اپنے آپکو پری کر دجیسے کہ زمان جاہلیت میں کفار نا انجار کہ جو مثل ستاروں کے اونٹے واسطے تھے
یکفیت عرض کر لو پھر سست و منکر و مغرور ہو جاؤ پھر اپنے پانوں بد و کجیو اور امتیاز کرو جیسے چارق ایاز کے
حق میں شمع ہو گیا تھا بس اب رات کہ مراد ایام جاہلیت سے ہو تو یوں تیر کر و صبح کہ عبارت زمان نبوت سے
ہو تمہاری گوشمالی کے لیے ظاہر ہو گا تا تم غرور کے مارے اہل شمال سے منوجاؤ یعنی دوزخیوں سے جکے بائیں
اتھ میں نامہ اعمال دینگے آپ فرماتے ہیں کہ یہ داستان بہت دراز ہو اسکو چھوڑو اسے کہ حکم کرنے واسطے
نے درازی سخن سے منع فرمایا ہو اور وہ امر کن آن حضرت علی السد علیہ وسلم ہیں جنہوں نے فرمایا ہو خیر الکلام
قل و دل بہترین کلام وہ ہو جو قلیل ہو اور کثیر پر دلالت کرے

امتحان کرنا رسول کا حضرت عائشہ کو کہ وہ چھین نہیں دیکھتا پھر کیوں چھپتی ہو

تو کہ گفت پیغمبر پر امتحان + اونہی بند تراکم شو نہان + کہ در اشارت عائشہ بادستہا + وہ بند بند یکس بن پیغمبر
غیر عقل است بر خوبی روح + پر تمثیلات و تشبیہ اسے نصوص + ہاچنین نہانے کہیں روح راست عقل
بروے انچنین رنگین چہ است + از کہ نہان سکنی امی رشک خوا + اینکہ پوشیدہ است نورش روے او + میرود
بے روے پوش این آفتاب + فرط نور است نورش را نقاب + از کہ نہان سکنی اسے رشک در + کا نقاب
اور انہی میند اثر + رشک ازان افزون ترست اندر تنم + کہ خودش خواہم کہ نہانش کنم + ز انش رشک گران
آہنگ من + باد و چشم و گوشت اندر جنگ من + چون چہن شکست اسے جان و دل + پس وہان رہے کہ گفت من
راہیل + تو رم از خامش کنم آن آفتاب + از سوے دیگر بدر اند حجاب + در خموشی گفت ما اندر شود + کہ ز من
آن میل افزون تر بود + گر بفرود بحر غش گفت شود + جوش حبیب لان اعرف بود + حرف گفتن بہن آواز ز من
حین انکار سخن پوشیدن است + بلبلانہ نوزدن بروے گل + تا کہی مشغول شان از بوے گل + تا القبل مشغول
گرد و گوش شان + سوے روے گل نہ پردہ پوش شان + پیش آن نور شید کو بس روشن است + در حقیقت
ہر دلیلے رہزنت + المعنی جب حضرت عائشہ بھاگ کے اس ماندے سے چھپیں آنحضرت نے امتحان فرمایا کہ تو
نکو دیکھتا ہی نہیں ہو پھر تم چھپتی کیوں ہو حضرت عائشہ نے ہاتھوں سے اشارت کی کہ زبان سے نہاؤ اور بھی

زین نے کہ گو وہ ٹھیکوینین و کینتین تو اسکو دیکھتی ہوں اب مفعولات اُنکے ہیں عقل کی غیرت خوبی روح پر ہوا اور
 اسے نفوح ایسی کہ تھیلون تھیلون سے بھری ہوئی ہیں اسکی تھیلین اور تھیلین ہیں لیکن عجب یہ کہ اس
 قسم کی نہالی و پوشیدگی تو روح کو ہو کہ نظرای بنین آتی پھر اسپر عقل ایسی رشک دالی کیون ہو رہی ہو اسے
 عقل رشک خواب کس سے تو اسکو چھپاتی ہو جس حال میں اسکے نور ہی نے خود اسکا ننھ چھپایا ہو دیکھ تو
 ازب کیا بے رو پوش کے پھر تا ہو لیکن فطرت لور ہی اسکا رو پوش ہو کہ کثرت نور سے کوئی دیکھ ہی نہیں سکتا
 اب کس سے تو اسکو چھپاتی ہو کہ آفتاب جیسا نورانی جو ہر شے کو ظاہر کر دیتا ہو اُسے تو کہیں اسکا اثر پایا ہی
 نہیں یہ خود اُسے پوشیدہ ہو پھر تو اسے رشک و کس سے چھپاتی ہو اب فرماتے ہیں کہ میرے تن میں خود
 ایسا رشک کہ خود چاہتا ہوں کہ آپسے بھی اسکو چھپاؤں یعنی روح کو میرے رشک کی آگ سے جو نہایت ہی
 حران آہنگ ہو اسے حران سپاہ صرف میری دو چشم دو گوش کے ساتھ تو لڑ رہی ہو اور کتنی ہو کہ جب تجھ کو
 ایسا رشک ہو تو اب جان و دل تو منہ بند کرے بولنا چھوڑ دے آخر یہ گفتگو بھی تو اُنکی روح کا اظہار ہو مین نے
 کہا خاموش ہونے میں مجھ کو یہ ڈر ہو کہ وہ آفتاب اور کسی طرف سے نہ چاب کو پھاڑ ڈالے اور وہ خاموشی جو اپنی
 گفت سے ہم اختیار کریں تو ہمیں وہ اور بھی ظاہر ہو کیلئے کہ جس بات کے کہنے یا کرنے سے کسی کو تو
 یا کوئی منع کرتا ہو تو اکثر اسکو رغبت اُسکے کہنے اور کرنے کی بہت بڑھ جائی ہو اگر دریا غارتا شور مچاتا ہو حتیٰ کہ زمین
 جھاگھ بھرتا ہو اُس جوش میں اجیت ان اعرف خلقت الخلق کہتا ہو یعنی اسواسطے غارتا ہوں کہ اپنا
 پہچانا جا تا مجھ کو پسند ہو علی ہذا روح بھی تو قطرہ اُسی دریا کا ہو وہ کیسے خاموش ہوے یہ مقتبس ہو حدیث تو کہ
 کنت کثر انغیا فاجبت ان اعرف خلقت الخلق سے لہذا گفتگو کرنا خاموشی نہ تھی اس روزن کا بند کرنا اور
 عین اظہار سخن کا اسکا چھپانا ہو لہذا بلبلون کی طرح لہرے روے گل پر مار تو بوسے گل سے انکو پھیر کے اپنی طرف مشغول
 کرے اور جب وہ تیرے گفت و کلام کی طرف کان لگائیکے پھر اُنکا ہوش روے گل کی طرف بنیں اور کجا الفرض سامنے
 اُس غور شد کے کہ وہ نہایت روشن ہو در حقیقت ہو دل خود اپنی ہی راہ مار ہو بقول مشور عیان راجہ بیان
 شمع و کز نامطرب کا بزم امیر ترک مین یہ غزل شعر کے یا سوئے یا سرو یا ما ہو نمیدانم + ازین
 آشفٹہ بیدل چہ میخوای نمیدانم + اور غصہ ہونا امیر ترک کا

قولہ مطرب آغاز بزم ترک است + در حجاب نغمہ اسرار است + بے ندانم کہ تو ماہے یا دشن + می ندانم کہ چہ بگوید
 بزم + می ندانم تا چہ خدمت آرمست + تنم بادربار است آرمست + اسے عجب گرفتاری ازمن جدا + می ندانم
 تو کجا دمن کجا + می ندانم کہ مرا چون سکنشی + گاہ بدد گاہ درخون سکنشی + بچہیں لب درندانم باو کرد + می ندانم می ندانم
 ساز کرد + چون زہر شد می ندانم از شگفت + ترک مارا دین حرارت دل گرفت + برجید آن ترک دہلوی کشید

علیہا بر سر مطرب دودیدہ گزر را گرفت سرہنگے دست و گفت مے مطرب کشی ایندم دست و گفت این تکرار
 بجد و مرش و کوفت طبعم را بگویم بر سرش و قلنبیانامی ندانی کہ خور و زانکہ میدانم بگو مقصود بر و آن بگو اسے
 ج کہ میدانیش و می ندانم می ندانم در کش و چون بگویم از کجائی بے مری و نو بگوئی نے ز بلغم ترہری ہنے
 ہندونی ز دم و نے زمین و نے ز شام و نے عراق و بار دین و نے ز فداد و نہ موصل نہ طراز و در کشی
 رنے و نے راہ و را زہ خود بگو تا از کجائی بار زہ ہست تنقج مناظ اینجا نگہ و یا پرسم کہ چہ خوردی ناشاب
 بگوئی نے شراب و نے کباب و نے بقول و نے پیرو نے بصل و نے ز شیر و نے ز شکر نے غسل و نے قدیدہ
 نے شریہ و نے عیدس و انچہ خوردی ان بگو تہا و بس و اللغات و ثن و فحش بت و مرثا و گنج بکات فارسی
 حق قدیدہ گوشت خشک خرید ہندی ستونناط حجازا مطلب و مقصد بار دین نام شہر علیہا محصل و خلاصہ
 جنی بہم مری ستیزا المعنی یعنی جب مطرب اس ترک مست کے پاس جبکا ذکر او پر شروع کیا تھا آیا اور نعمہ
 نے بدہ میں اسرار است کی اسنے شروع کی یعنی کئے لگا کہ میں نہیں جانتا تو ماہ ہو یا بت ہو اور نہیں جانتا
 نو تجھے کیا چاہتا ہو میں نہیں جانتا کہ تیری کیا خدمت ببالاؤن خاموش ہو جاؤن یا کچھ بیان کروں تو کہتا ہو
 میں تجھے بہوجب اقرب من جل لودیر کے جدا نہیں ہوں لیکن میں تعجب میں ہوں کہ تو کہاں ہو اور میں
 ا ہوں میں نہیں جانتا کہ تجھکو تو کیوں قتل کرتا ہو کبھی درگاہ میں تجھکو خون میں ڈبو تا ہو غرض ایسے ہی
 س مطرب نے نب ندانم میں کھولے اور می ندانم می ندانم شروع کیا جب می ندانم اسکا حد سے بڑھ گیا
 فجب کے مارے اس ترک مست کا دل حرارت غصہ سے گھٹ گیا بس وہ ترک اچھل پڑا اور ایک
 را سپر تانا حاصل یہ کہ گزرتا نکے اسپر دوڑا اگر ز کو ایک سپاہی نے پکڑ لیا اور کہا نہیں ایسا مست کہ مطرب کا
 نا اسوقت میں بہت برا ہو کہا یہ جو بار بار بجد و بشمار می ندانم کہرا ہو اس می ندانم نے میری طبیعت کو
 ن ڈالا میں اسکے سر کو کچلوں گا اسے بٹڑے جب تو نہیں جانتا ہو اور کہتا ہو می ندانم تو چہر کہ کیوں کھانا ہو
 بات کہ جسکو جانتا ہو وہ کہ تا مطلب حاصل کرے اسے حق نادان وہ کہ جسکو جانتا ہو می ندانم
 ندانم بہت سی لہنی و راز مست کھینچے جاب میں بے ستیز کہتا ہوں تو کہاں کا رہنے والا ہو تو کہتا
 نوح سے ہوں نہ ہرات سے نہ ہندوستان نہ روم نہ چین سے نہ شام و عراق نہ بار دین سے اور
 فداد نہ موصل نہ طراز سے بس ایسی ہی نے نے میں بڑی لہنی راہ مکر تا ہو یہ کیوں نہیں کہدیتا کہ فلان
 رسے ہوں تا خلاص پا جائے اسواسطے کہ بیان تو تنقج مطلب کی ہو یا تجھے پوچھتا ہوں کہ تو نے
 ناب میں کیا کھا یا تو کہتا ہو نہ شراب نہ کباب نہ نقل و گوک نہ کوئی قسم بقول نہ پیڑ نہ پیاز نہ شیر نہ شکر
 نہ نہ گوشت خشک نہ ستونہ مسوریہ داستانیں کیوں ہانکتا ہو میں کہتا ہوں کہ کیا کھا یا فقط وہی تہا

جو تو نے کھایا ہو بس اور بھرت کہ

درختی مولو قبل ان تم تو امر و قبل مرنے سے تفسیر یہ حکیم سنائی شعر بھرا اے دوست
پیش از مرگ گرمی زندگی خواہی + کہ ادبیں از چنین مردن بهشتی گشت پیش از ما +
قولہ این سخن جاے دراز از بہر چیست گفت مطرب آئندہ مقصودم خفیت + میرد اثبات پیش از نفی تو نفی
کردم تا ہمارے اثبات ہو + درو اکرم نفی این سازا + چون میری مرگ گوید راز را + جان بسے کن دی
واندر پردہ نہا کہ مردن اصل پندار دہ + تا میری نیست جا نگدن تمام + بے کمال ز دیان نانی بیام +
چون قصد پایہ + دیاب کہ بود + بام را کو شد + نا محرم بود + چون رسن یک گز صد گز کم بود + آسہ اندر دلو از چہ
کے رود + غرق این گشتی نیانی اے امیر + تاکہ نفی اندر دمن الاخیر + من آخر اصل وان کان طاعت
گشتی دسواس و فی رافا رقت + آفتاب گنہ ازرق شود + کشتی آتش چو کہ مستغرق شود + چون نزدی
گشت جا نگدن دراز + مات شود در صبح اے شمع طراز + تا نہ گشتند آخر ان انہاں + وان کہ نہا ست
خورشید جان + گز بر خود زن بنی بر خود شکن + زانکہ پندہ گوش آمد چشم تن + گز بر خود و میرنی ہم اے
دنی + عکس نیست اندر فعال این بنی + عکس خود در صورت من دیدہ + در قتال خویش در حجبیدہ + بگو
ان شیر کہ در چہ شد زرد + عکس خود را خصم می پنداشت او + نفی خداست باشد شکے + تا ز خدا خدا بدانے
ان کے + این زمان جز نفی خدا اعلام نیست + اندرین نشا دے بیدام نیست + بے حجابت ناید آن اے
خود باب + مرگ را بیزین و بر در آن حجاب + نے چنان مرگے کہ در گور سے روے + مرگ تبدیلے کہ در گور
شوی + مرد چون بالغ شد آن طفلے برد + رومی شہ صبح زنگی ستر + خاک در شد بہت خاکی نمادہ غم فرو
شد غنائی نمادہ + اللغات تن الاخیر وہ بوجہ جو بعد بار برداری کشتی کے کسی قدر زیادہ کرنے سے کشتی
دوب جائے اعلام آگاہ کرنا المعنی ہیکہ مصرعہ اسی ترک کا قول ہو کہ جتنی بات پوچھیں اتنی ہی کہلی جاتی
سخن خالی کیوں کرتا ہو دوسرا مصرعہ جواب مطرب کا کہ یہ لہنی سخن خالی اس واسطے ہو کہ مقصود میرا بہت
مازک و خفی ہو ظاہر ہو کہ نفی سے اثبات اثبات سے نفی باہر گر جھانگتے ہیں کہ خدا ایک دوسرے کے ہیں اور
مید نفی کے اثبات ہو جیسے لا آله الاہ لیکن تو وہ شخص ہو کہ اثبات قبل اس سے کہ تو نفی ہوئے پہلے ہی تجھے
بھاگا ہو اور میری نفی وہ ہو جس سے تو اثبات کی پوپائے معلوم ہوتا ہو یہ مطرب کوئی اہل حال سے
مستجاب تو مقصود خفی کا لفظ اور اوپر اسرار است فرمایا ہو میں اپنے ساز کو نفی کی تو امین بجاتا ہو
تو جب نفی ہو جائیگا تو یہ مرگ ہی تجھے راز اسرار کیگا تو نے جان تو بہت ماری مگر ہا پردہ ہی میں پردہ
سین مرتفع ہوا اس سبب سے کہ اصل اس میں مرنا تھا سو وہ تجھ کو حاصل نہیں ہوا اور خوب جان لے جیٹک

نہیں مرے اس جیسے کو جانکندن جنے رہ کہ پوری جانکندن ہو پھر جب تک ریزہ پوری ہوگی بام پر کیسے چڑھ جائیگا
مثلاً سو ڈنڈہ ان کی سیرھی ہو تو بام تک پہنچے اور جب آسمین دو ڈنڈے کم ہیں تو بام پر جانو لا بام پر جانے سے
نامحرم ہی رہیگا کیسی ہی کوشش کرے بام کے حال سے واقعتاً نہیں ہو گا پتا سوزن کی رسی ہو تو کنوین سے
پانی بھریائے اور وہ گز بھر کم ہو تو اس رسی سے ڈول میں پانی کیسے جائیگا اے امیر تھکوا اگر اس کشتی رجو کا اپنے
ڈول نا منظور ہو تو جو بوجھ اُس پر لا دیا ہو وہ تو اب تو اُس پر من اخیر لینے اس قدر بوجھ کہ جسکے رکھنے سے کشتی
ڈوب جاتی ہو اور رکھ دے تا من اخیر اسکو لے ڈوبے تو من اخیر کو ہی اصل جان کہ وہ طارق ہو اے
حادثہ شدید اور کشتی دوسو اس وگراہی کا غارق ہو اور جسکے ہوش کی کشتی متفرق ہو جاتی ہو وہ آفتاب
گنبد ارتق کا ہو جاتا ہو اب جو نہیں مرا ہو اسی سبب سے جانکندن دراز میں پڑا ہو ہو اور نہ معلوم کیوں پڑا ہو
تو شمع کے مثل صبح میں مات کیوں نہیں ہو جاتا جیسے شمع کا نور صبح کے نور میں آپکون کر دیتا ہو اور تب تک
خورشید ہمان کو چھپا ہوا جان کہ ابھی طلوع نہیں ہوا جب تک کہ ستارے ہمارے روشن اسے حرم ہوش
تو میرے اوپر گزرنیکے مارنے کو دوڑا یہ گز تو اپنے ہی اوپر مار کے اپنی مٹی و خودی کو توڑ کسوا سٹے کہ یہ
آنکھیں جسمانی جو تیری ہیں ہی تیرے کانوں کی روئی ہیں کہ تھکوا کسی کی بات سننے نہیں دشمن اپنی ہی
واوید میں لگا لیا ہو اور واقعی گز میرے مانا نہیں چاہتا ہو اپنے ہی اوپر لگاتا ہو اے دلی ناچیز اسلئے کہ
میرے افعال میں یہ مٹی تیرا ہی عکس ہو بس تو نے اسی اپنے عکس کو میری صورت میں دیکھا ہو اور اپنی
قتال پر پٹا ہوا ہو جیسے وہ غیر جکا ذکر و فتراول میں گذرا کنوین میں اپنا عکس دیکھ کر گر پڑا اور اسکو سون
اپنا سمجھا اسکو سب جانتے ہیں کہ نفی ضد ہست کی ہو آسمین کچھ شک ہی نہیں بس اسکو اسلئے ہو تا ضد سے
ضد کو کچھ پہچانے اسوقت میں تو سو اے نفی ضد کے آگاہ و خبر دار کرنا نہیں ہو اور یہ کہ اس عالم
میں کوئی بدقت بیدام کے نہیں وہ تیرے پاس جب تک تو مر گیا نہیں اے عاقل بے عجب جو واسطہ
دنیا کے ہیں کبھی نہیں آئیگا ہاں مرگ اختیار کر پھر سارے عجب تو ہی بھاؤ ڈال آور وہ مرگ جسکو
ام کہہ رہے ہیں ایسا نہیں کہ جس سے تجھے گور میں گھسنا پڑے وہ مرگ ایک تبدیل ہو کہ سور و سرور سے
بدل جاتا ہو اسکا مرنے والا سور و سرور میں گھستا ہو جیسے جب آدمی بالغ و جوان ہوتا ہو تو طفلی جاتی
ہو اور زنگی سے رومی ہو جاتا ہو زنگی کا رنگ اسیا دور ہو جاتا ہو رومی مراد ذی شعوری سے زنگی مراد
بے شعوری سے اس لیے کہ رومی ثقات و عقیل ہوتے ہیں اور زنگی امت جاہل ایسی ہی اس مرگ
کی تبدیلی ہو خاک جان در ہوئی پھر صورت خاک کی کہاں رہتی ہو غم جب فرح ہو گیا تو کھٹکا نارغنا کی
کاکب رہتا ہو بس وہ مرگ جس کا ذکر ہو رہا ہو نام کا مرگ ہو اور بحقیقت سور و سرور

مصطفیٰ زین گفت اے اسرار جو مردہ را خواہی کہ نبی زنده تو میرود چون زندگان بر خاکدان + مردہ و جاننش
شده بر آسان - جاننش را ایندم بالا سکینست + گر بمیرد روح او را نقل نیست + زمانکہ پیش از مرگ او کدہ است
نقل + این مردن فم آید نے عقل + نقل باشد نے چو نقل جان عام + بچو نقل از مقام + ہر کہ
خواہد کو بہ میند بر زمین + مردہ را کو میرود ظاہر یقین + مراد کو بکرتقی را کو بہین + شد ز صدیقی امیر الصا و قین +
اندرین نشانگر صدیقی را + تا بحشر فردن کنی تصدیق را + پس محمد صد قیامت بود نقد + زمانکہ حل شد
در فنا بیش حل و عقد + زادہ ثانیست احمد در جهان + صد قیامت بود او اندر عیان + زو قیامت را
آہی پر سید اند + کاس قیامت تا قیامت راہ چند + باز بان حال میگفتی بسے + کہ ز محشر حشر را پر سد کے +
بر این گشت آن رسول خوش پیام + مرز موتو قبل موت یا کرام + بچنان کہ مردہ ام من قبل موت ہذا نفوس
آورده ام من صیبت و صوت + پس قیامت شو قیامت + ابہین + دیدن ہر چیز را شطست این + تا گردوی
این نہ دانش تمام + خواہ کان انوار باشد یا ظلام + اللغات فنا کس جوالی و لواحی و گردا گرد خانہ المعنی
حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی معاملہ سے اے اسرار جو فرمایا ہو کہ اگر تو چاہے مردہ کو زندہ دیکھے
کہ وہ زندون کی طرح زمین پر توجہتا چڑتا ہو اور ہو مردہ اور جان اسکی آسان پر پہونچی ہوئی اسکی جان کا
با و صفت اسکے کہ زمین پر ہو آسان سکن ہو اور اگر چاہے تو اسکی روح کو اسی مکان سے نقل نین وہ
پہلے ہی اپنے مقام کو پہونچی ہوئی ہو اور نقل کر گئی ہو لیکن یہ بات عقل کے سمجھنے کی نہیں ہو مرنے ہی سے
سمجھ میں آئی ہو یہ نقل ایسا نہیں ہو جیسا کہ نقل جان عام کا مرنے کے وقت ہوتا ہو کہ بس ایک دفعہ ہو گیا
یہ نقل مقام در مقام ہو آب جو کوئی چاہے کہ مردہ کو زمین پر ایسا دیکھے کہ وہ چل پھر رہا ہو ظاہر یقیناً تو اس سے
کہہ دے کہ ابو بکر تقی کو دیکھ جو اپنی صدیقی سے امیر الصا و قین ہو رہے ہیں اس عالم میں اس صدیق
کو دیکھ تا حشر کے دن اسکے مردہ زندہ پھر نیکی تصدیق کر چکا کہ بیشک یہ مردہ زندہ زمین پر پھرنے تھے
اب مولا تا فرماتے ہیں کہ جب بقول آنحضرت ابو بکر صدیق کی یہ کیفیت جو مردہ زندہ پھرتے ہیں کہ
مردے قیامت کو زندہ ہونگے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بذات خود سیکڑون قیامت تھے اس
سبب سے کہ انکے آستانہ میں سیکڑون حل و عقد اے آسان و مشکل آسان ہوے جیسے قیامت کو سب
اڈھکے چھے را ظاہر ہونگے حضرت احمد زادہ ثانی ہیں یعنی بعد خدا سے انہیں کی پیدائش ہو آب خیال کرو
اس زمانہ پیدائش اور اس زمانہ کو جو جہان میں آئے کہ اس زمانہ سے اس زمانہ تک کیا کیا دیکھا گویا ہر ظہور
خود سیکڑون قیامت تھے اسے قیامت کا حال لوگوں نے پوچھا کہ اے قیامت تھے قیامت تک
میں قیامت کو پانے اکثر زبان حال ہی فرمایا کہ محشر سے کوئی بھلا حشر کو کیا پوچھے یعنی میں تو خود محشر موجود ہوں

سیواسطہ اسے کرام اُن رسول خوش پیام نے رہم تو اقبل موت کی فرمائی ہو کہ جیسا میں مرد و قبل موت کے
 واہون ایسے آئی تم بھی ہو کہ میں مردہ ہی ہو کہ اسطرح سے صیت و صوت لایا ہوں لے شہرت و آواز پس
 رقیامت کو دیکھنا چاہتا ہو تو قیامت ہی ہو جیسا ایسے کہ ہر شے کے دیکھنے کی یہی شرط ہو کہ وہی ہو جائے
 نیلے دیکھنے کی خواہش ہو جب تک آپ کو فنا کر کے وہی نہو جائیگا اُسکو بخان پائیگا اب چاہے انوار ہوں چاہے
 لام شرط وہی ہو قول عقل گردی عقل را دانے کمال عشق گردی عشق را بینی جمال + نار گردی نار را دانی
 بین + نور گردی ہم بدانی اُن و این + گفتی برہان برین + دعوے سین + گردی اور اک اندر خور داین +
 ست انجیر این طرف بسیار خوار + گردی مرد مرغی قنق انجیر خوار + در ہمہ عالم اگر مرد و زنند + دہم دم در نزع
 در مردن اند + این سخنہار او صیتہا شمر + کہ پر گوید در اندم با پسرتا بر وید رحمت و غیرت بدین + تاہم در
 پنج بغض و رشک و کین + تو بدان نیت نگر در اقربا + تا نزع اہلبوز دول ترا + کل آت آت انرا نقدان +
 وست را در نزع و اندر نقدان + در غرضہا زین نظر گرد و حجب + این نظر را بردن انگن ز حجب + در
 یاز خشک و بر غزے نیست دز انکہ با عجز گنبد و مجرست + عجز ز مجرست نہایت نہایت چہم در زنجیر + باید کشادہ پس
 فرغ کن کہ اسے ہادی زلیست + باز بودم پیشہ گشتہم این زحمت + سخت تر از فتر وہ ام در سر قدم + کہ بقی
 مرم ز قمرت دہم + از نصیحتہاے تو کر بودہ ام + بت شکن دعوی و بگر بودہ ام + یاد صنعت فرض تر یا یاد
 ب + مرگ مانند خزان تو حاصل برگ + سالما این مرگ بلبلک بزند + گوش تو بیجا جنبش میکند + المعنی
 بند صدر فرماتے ہیں اگر عقل ہو جائیگا عقل کے کمال کو جائیگا اور جو عشق نیجائیکا عشق کا جمال دیکھے گا
 ہو جائیگا نار کا یقین تھک کو حاصل ہو گا نور ہو جانے سے بھی ہی جائیگا کہ وہ نار ہو یہ نور ہو تین نے بھی
 ہا کہ اپنے اس دعوی ظاہر بین پر کوئی حجت و برہان لکھوں مگر کیسے لکھوں کہ اور اک کو لائق اُسکے
 بن جانا جو اُسکو اٹھا سکے ہمارے اوہر تو انجیر ایسے باظاط ہیں کہ اپنی کثرت سے ناچیز و خوار ہو بہم ہیں
 یا کہین بیان کوئی مرغ انجیر خوار نہیں کسی میں ایسی قوت نہیں کہ ایسے قوی سیوہ کو کھاسکے ہاں اگر کوئی مرغ
 بر خوار باہر سے مہمان آجائے تو وہ بہت سے انجیر پائے کہ موجود ہیں یہ مرد و زن جو عالم میں بھرے ہیں
 و ہر دم مرنے و نزع میں مبتلا ہیں تو اُن باتوں کو ہماری مصیبتیں جان جیسے باپ بیٹے کو مرنے وقت
 اہو تا انھیں باتوں سے رحمت و غیرت تو بچہ میں پیدا ہوئے اول بغض و رشک و کین کی جڑ قطع ہو جائے تو
 بنے اقربا کو جب دیکھے تو ایسی نیت سے دیکھ جیسا کہ اُسکو حالت نزع میں دیکھنے تیرا دل سپر پہلے جو چیز
 نبوالی ہو وہ ضرور ہی آئیگی اُسکو نقد کی طرح آیا ہو ا جان کہ عمارت ام نقد پر ہی سے ہو اور رانی آئیو اسے
 بیے دوست تیرا نزع اور نقد میں پڑا ہو جیسے کوئی چیز رکھ کے بھول گیا ہو اور یہ بھی ہو کہ ایسی

انہ میں جب غرضیں پیش آتی ہیں تو حجاب میں آجاتی ہیں پردے اُپر پڑ جاتے ہیں تو تو ایسی نظروں کو اپنی عیب سے ہٹا لے پھینک دے پاس مست رکھ کیسی نیاز خشک اور عجز پرست جیسے مکار بظاہر بڑے بھونپنا کرتے ہیں لوگوں کے معتقد کرنے کو اور جو حقیقت عاجز ہو اسکے پاس تو وہ عجز ایک پسندیدہ برگزیدہ معجزہ ہو عجز ایک زنجیر ہو جسے جھکو زنجیر میں کیا ہو تو اپنی آنکھ کھول اور زنجیر رکھنے والے کو دیکھ بس زاری کر کے کہ کہ بے راہ بتانے والے زلیست کے کہ عدم سے تو ہی اسکار بہر وجود کہ ہوا میں تو باز تھا مجھ پر ہو گیا یہ کس سبب سے ہو مطلب یہ کہ عالم ارواح میں قدر و منزلت والا تھا یہاں آنے سے ایسا ہیچ پوچھنا چیز کیون ہو گیا میں ایسا سخت دبوچا ہوا شیب و فراز دنیا کا ہوں کہ دہمدم تیرے تھر سے نفی خسرتین پڑا ہوں یعنی زبان و حصار وہ میں ہوں تیری نصیحت میں نے نہیں سنی بہرا بگیا بابت شکن ہو نیکا ہوے یہ بخا اور بنگر ہو گیا بابت شکنی ہی کہ است میں رہو بیت کا اقرار کیا ہو تیری صنعت کی یاد فرض تر تھی یا یاد مرگ کی جو فکر دنیا کی ہو مرگ تو مثل خزان کے ہو اور تو اصل برگ کی جو بہار ہو بر سین ہو کین جو یہ مرگ ڈال گئی بجا بجا ہو مگر تیرے کان ہوقت جنبش کرتے ہیں کہ جب سری پڑا جانا ہو

تشبیہ مس مغفل کی کہ عمر ضائع کرے اور نزع میں بیدار ہوئے بہا تم اہل حطب

قوله گوید اندر نزع از جان آہ مرگ + این زمان کردت ز خود آگاہ مرگ + این گلوے مرگ از نوہ گرفت اہل اولی شگفت از مرگ اے شگفت + درد قائل خویش را در تافتی + مرمر دون این زمان در یافتی + روز عاشورا ہمہ اہل حطب + باب الظاکیہ اندر تالشب + گرد آید مردوزن جمعہ عظیم + ماتم آن خاندان دارا میقم + تالشب لوح کند اندر بکا + شیعہ عاشورا برائے کر بلا + بشیرندان ظلمدا و امتنان + کز بید و شمر دید آن خاندان + از غر و نعر اور سرگذشت + پر ہیگر دوہمہ صحرا و دشت + المعنی آو پر فرمایا ہو کہ مرگ تو برسوں سے ڈال گئی بجا بجا کے آگاہ کر رہا ہو مگر تیرے کان اسوقت جنبش کرتے ہیں کہ جسوقت نزع میں مرگ کی تیری جان سے کہتی ہو کہ اسوقت خود مرگ نے جھکو آگاہ کیا اُسے یہ سنے ایسا نعرہ مارا جیسے مرگ کا گھونٹ ڈالا آخر نعرہ مارنے سے کیا ہوا اسکا طبل مرگ سے پھٹ ہی گیا یعنی یہ دم بخود خاموش ہو ہی گیا جیسا کہ مرنے سے ہوتا تھا تو اب فراتے ہیں کہ علم کے حل و قائل میں تمام عمر آچو جیتا پ دے اور بار کیا از محاسن رہے مگر مردوزن کے نہ پائے وہ اب ایسے ناوقت معلوم ہوئے ہیں جسکا تدارک ہی نہیں جیسے عاشورہ کے دن تمام اہل حطب باب الظاکیہ میں کہ نام شمر شام کا ہو رات ہمک عورت مرد غم کی ایک جماعت عظیم جمع ہوئی ہو اور ہمیشہ ماتم اُس خاندان سادات کا کرتی ہو رات ہمک لوح اور بکا شیعہ عاشورا والے اہل کر بلا اے شہیدان کر بلا کے واسطے کرتے ہیں

آورد جو ظلم و ادا نیتیں کہ یزید و ثمر سے اس خاندان کو پہونچی ہیں وہ سب بیان کرتے ہیں اور اس سرگذشت کے بیان میں جو نعرے اور شور اُسے اٹھتے ہیں صحرا و دشت اُسے بھر جاتے ہیں اسقدر پیچھے پیٹتے ہیں

پہونچنا ایک شاعر کا حلب میں عاشور کے دن اور حال معلوم کرنا

قولہ یک غریب شاعرے از رہ رسید + روز عاشورا و آن افغان شنید + شہر بغداد است و آنسورے کرد + قصد جست وجوے آن ہیماے کرد + پرس پرس پرسان میشد اندر افتاد + حبست این غم برکہ این ماتم فتاد + این رئیس نہفت باشد کو برد + این چنین مجمع نباشد کار خرد + نام او القاب او شرح و بید + کہ غریب من شما اہل دہید + حبست نام و پیشہ و اوصاف او + تا بگویم مرثیہ الطاف او + مرثیہ سازم کہ مردے شاعر مر + تا از خباہرگ و لالنگے برم + آن کیے گفتش کہ تو دیوانہ + تو نہ شیعہ عد و خانہ + روز عاشورا میدانی کہ مست + ماتم جانے کہ از قرنے بہست + پیش مومن کے بود این قصہ خوار + قدر عشق گوش عشق گوشوار + پیش مومن ماتم آن پاک روح + شہرہ تر باشد صد طوفان نوح اللغات افتاد گم شدہ کا ڈھونڈ ہنسا لالنگ بفتح لام ثانی و کاف فارسی زلہ و پس خوردہ المعنی ایک مسافر شاعر راہ طے کر کے عاشورہ کے دن شہر حلب میں آیا اور وہ شور و فغان سنا کہ اُسے شہر کو تو چھوڑ دیا اور اس شور و فغان کی طرف راے کی کہ دیکھو یہ ہاے ہاے اسقدر کیوں مچی ہو ہر کسی سے پوچھتا پھر تا تھا جیسے کسی کوئی چیز گم جاے وہ اُسکو پوچھتا ہو کہ کیا غم ہو کہ یہ ماتم پڑا ہو یہ کوئی موٹا رئیس مرا ہو جب تو یہ مجمع ہو کیلئے کہ ایسے بڑے مجمع چھوٹے کام میں نہیں ہوتے مچھکو اُسکے نام و القاب سے بتاؤ کہ میں مسافر ہوں نہیں جانتا تم شہر کے رہنے والے جانتے ہو کیا اسکا نام ہو اور کیا پیشہ اور کیا اوصاف کہ میں اُسکے الطاف کا مرثیہ کون تین شاعر آدمی ہوں اُسکا مرثیہ بناؤ گا تا بہانے کچھ زلہ پس خوردہ حاصل کروں ایک نے اُس سے کہا کہ تو دیوانہ ہو کیا شیعہ البیست نہیں ہو بلکہ دشمن اس گھر کا ہو تو نہیں جانتا کہ عاشورہ کا دن ہو ہم ماتم اس جان کا رہے ہیں جو ایک تون بہتر ٹھہرا ہوا ہو تو کیا جانے جو مومن ہو وہ اس قصہ کو خواہ نہیں جانتا عشق کی قدر کا گوشوارہ عشق ہی کے کان کے مناسب ہو مومن کے سامنے یہ ماتم اُس پاک روح کا سیکڑ و ن طوفان نوح سے مشہور تر ہے

نکتہ کننا شاعر کا واسطے شیعہ حلب کے

قولہ گفت آری ایک کو دو یزید + کہ بہست آن غم چہ دیر انجارید + چشم کوران آن خسارت را بدید + دش کراں این حکایت شنید + خفتہ بود سید تا کنون شما + تا کنون جامہ درید یا زعم + پس غزا بر خود کنید + خفتگان + زانکہ ہر گیسٹ این خواب گران + روح سلطانی زندانی حبست + جامہ چوں دریم

چون غایب دست + چونکہ ایشان خسروین بودہ اند + وقت شادی شد بچہ مستعد بند + سوے شادروان دولت
 ہم خند + کندہ و زنجیر را انداختند + دور ملکست و گہ شانشی + گرتوبک ذرہ ازیشان آگهی + ورنہ آگہ برو
 برخود گری + نہ انکہ در انکار و نقل محشری + بر دل و دین خرابت لوح کن + چون نمی بیند جز این خاک کن +
 و رہی بیند چرا نبود دلیر + پشت دارد جان سپار و چشم سیر + در رخت کو از پے دین فرخی + گربیدی بجر کو
 کف است + الفاظ شادروان بالضم دال مملہ پرده و شامیانہ و سائبان المعنی شاعر نے کہا یہ تو مانا
 لیکن یہ بتا کہ بزد کا دور کب ہوا اور یہ غم کب ہوا اور اتنی دیر میں یہاں کیسے پہنچا جو اندھے سے
 ٹھون نے اسی زمانہ میں اس زبا نکاری کو بچشم خود دیکھا اور جو ہرے بچر تھے انھوں نے یہ حکایتیں سنیں
 اور تم ابھی تک سوتے رہے اب خبر ہوئی جو ماتم سے کپڑے بھاڑے تھے اسے غافل سو تو اپنے اوپر
 ماتم کر اس سبب سے کہ یہ خواب گران بھارا ایک بہت ہی بڑا مرگ ہو مثلاً ایک بادشاہ کی روح ایک زندان
 میں مقید تھی وہ چھوڑی گئی اب بتاؤ یہ وقت خوشی کا ہو یا کپڑے بھاڑنے کا اور ہر گاہ کہ یہ
 بزرگوار سلطان دین کے تھے اور انکے بند قید توڑے گئے تو اب خوشی کرنا چاہیے یا غم یہ تو اس قید سے
 چھوٹ کے پردہ دولت تک پہنچے اور کندہ یعنی کاٹھ و زنجیر بھینک دی اب انکے ملک کا دور ہو اور وقت
 شامشاہی کا جو کر رہے ہیں تو انکے حال سے کیا خبر اگر ذرہ بھر بھی خبر ہو تو انکے دور و شامشاہی کو سچ جانے لگا
 اور اگر انکے حال سے آگاہ نہیں ہو تو اپنے اوپر رو کہ منکر نقل و محشر کا ہو لا جرم اپنے دل خراب دین پر پڑا
 لوح کہ دل تیرا سو اس خاک کن کے اور کچھ نہیں دیکھتا اسی جسم خاکی کا گرفتار ہو اور اگر سو اس خاک کن
 دیکھتا ہو تو دل تیرا دلیر کیوں نہیں ہو اور پشت داراے مدد والا اور جان سپار و سیر چشم کیوں نہیں کہ فرخی
 دین کی تیری صورت میں کمان ہو اسلئے کہ اگر تجھکو دعویٰ دریا دیکھنے کا ہو تو اسے کیسے مان لیا جاوے
 تو بھی تو اپنے کف کی سخاوت دکھا تو جانا جائے کہ ضرور دریا دیکھا ہوا ہو

تمثیل حرص دنیا بمورے کہ ایک دانہ پر خرمن سے فساد کرتی ہی ہو

تقولہ آنکہ جو دیدہ آب را کند در لٹ + خاصہ آنکو دید دریا را و منغ + مور بردانہ ازان لزان بود + کہ ز خرمن گاہ
 خود عمیان بود + میکشد یکدانہ را از حرص و بیم + چون نمی بیند چنان چاش عظیم + صاحب خرمن ہیگوید کہ ہوا
 ہوا ز کورے پیش تو معدوم شو + تو ز خرمنہاے مان آندی د + کا ندران دانہ بجان بچید + اے بصورت
 ذرہ کیوان را بین + مورنگے رو سلیمان را بین + تو نہ این چشم بل آن دیدہ + دار ہی از جسم گرجان دیدہ
 آدمی دیدہ است و باقی محم و پوست + ہر چہ چشم دیدہ اش آنخیز دست + کوہ را غرقہ کند کچھ زخم + منفذ
 اگر باز باشد سو سے خیم + چون بدر بارہ شد از جان خم + خم با جھون بر آرد شلم + زین سبب قل غفہ دریا بود

اگرچہ نطق احمدی گویا بودہ گفتہ او جملہ در بحر بود کہ دلش را بود در دریا نفوذ و داد دریا چون زخم بالودہ چہ عجب
 گرما ہی دریا بود چہ چشم حس افشردہ بر نقش قمر تو قمری بینی و استقر این دوئی اوصاف دیدہ احوال ست
 ورنہ اول آخر آخراولست اللغات عیان بالضم نابینا چاش خرمین از کاہ پاک کردہ استلم بفتحین ظلم
 و جفا المعنی آو پر جو کما ہو کہ اگر دریا دیکھا ہو تو سخاوت اپنی دکھا اسکے موافق فرمایا کہ جس نے نہ دیکھی ہوتی ہو وہ
 کیسکو پانی دینے میں دریغ نہیں کرتا سیر چشم ہوتا ہو خصوص وہ شخص جس نے دریا و منہ دیکھا ہوتا ہو چیونٹی جو
 ایک دانہ پا جاتی ہو کسی لرزان ہوتی ہو کہ جانے نہائے اسکا یہی سبب تو ہو کہ خرمینکا ہ سے جہان سیکڑوں
 ڈھیر پڑے ہیں اسکی آنکھ اُسے اندھی ہو کہ یہ خرمین اُسے نہیں دیکھے بس ایک دانہ جو پالیا ہو اسکو
 حرص و خوف سے لیے جاتی ہو اسواسطے کہ یہ ڈھیر غلہ کے از کاہ جدا شدہ نہیں دیکھے صاحب خرمین
 جسکے ڈھیر لگے ہوے ہیں جو دانہ لیے جاتے دیکھتا ہو تو زجر و تعجب سے کہتا ہو کہ اے اندھے اس اندھے پن
 ہی سے تیرے سامنے ایک معدوم چیز بڑی شو ہو گئی تو نے ہمارے ڈھیر دن سے فقط یہی ایک دانہ دیکھ لیا ہو
 کہ ایسی جان و دل سے اسکو چٹتی ہوئی ہو اب فرماتے ہیں کہ اے انسان اگرچہ تو بصورت ذرہ کے ہو چو پتی
 خاک میں پڑا ہوتا ہو اور تجھے بڑی بڑی مخلوقین بظاہر عظیم الشان ہیں لیکن تو پستی کو مست دیکھ کیوں کو
 دیکھ جو منتہائے افلاک اور انتہا معاملات دنیا اور سبع سارون کی ہو اور گو مور لنگ ہو لیکن جا اور سلیمان
 کو دیکھ تو یہی چشم نہیں ہو بلکہ وہ دیدہ ہو کہ اگر اپنی جان کو دیکھے تو اس جسم سے خلاص پا جائے سارے
 مخلوق میں آدمی دیدہ ہو باقی سب گوشت پوست اب اس باقی میں خواہ اسکا اپنا وجود خواہ دیگر مخلوق
 بس جو کچھ دیدہ نے دیکھا ہو وہی اسکے لیے خیر ہو اسکو بہتر جاننا ہو دیکھ تو پہاڑ کیسا بلند و اونچا ہوتا ہو مگر
 ایک مٹکا پانی کا اسکو ڈبو سکتا ہو اُس صورت میں کہ جو کوئی سوتہ دریا کا اس میں کھلا ہوا ہو بس ہر گاہ
 کہ اس خیم کی جان سے دریا تک راہ ہو تو یہ خیم اگر چھوٹ پر ظلم و ستم کرے مطلب یہ کہ غالب ہوئے تو ہو سکتا
 ہو اور یہی سبب ہو کہ قرآن مجید میں جو حضرت کو قتل کے ساتھ جگہ جگہ امر آیا ہو وہ قتل اگرچہ بظاہر نطق احمدی
 سے نکلا مگر دراصل کما ہوا دریا ہی کا ہو تندا جو کچھ احمد نے کہا ہو سب موتی بے ہما اُسی دریا کے ہیں
 ایسے کہ انکے دل کی اُس دریا میں بہو بیچ اور نفوذ بھی آپ اگر داد و عطا دریا کی ہمارے خیم سے ہونو کیا
 عجب ہو کہ ادنیٰ ماہی دریا ہو جائے جہین میٹھا رہا بیان ہیں قمری چشم حس کی نقش قمر پر ٹھٹھ کے رہ گئی
 اس سبب سے تو اسکو قمر دیکھتا ہو اور حال یہ کہ وہ مستقر ہو لینے اپنے حال پر یہ خوبی حسن کی ہو کہ
 کیسکو ہلال معلوم ہوتا ہو کیسکو قمر کیسکو بدر و آفتاب ہو کہ چاند کے وقت و وقت کے نام بھی مقرر کیے ہیں
 اول تین شب ہلال پھر قمر پھر بدر پھر قمر پھر ہلال یہ صفت دوئی کی جو آدمی میں ہو یہ دیدہ احوال کے

او صحت سے حرکت کی چیز کو زود بختا ہو اگر یہ دونوں مل جائے تو اول و آخر میں کچھ فرق نہیں ہو جو اول ہی وہی
آخر ہی اور جو آخر ہی وہی اول ہی قولہ ہیں گذر از نقش خم در خم نگر + کاندرو بحریت بے پایاں و سر + پاک از
آفتاب و خزان غدا + ماند و مردمان ز قمرش در غدا + این چنین خم را تو در یادان یقین + زندہ از دے
+ ان زمین گشتہ دریائے دوتی و عین وصل + شد ز سودر میسوی در عین وصل + بلکہ وحدت گشتہ
اور اور وصال + شد خطاب و خطاب ذوالجلال + بعد از ان گوید جہم منصور روار + تا شود ویر دار شہرت او سوار +
+ عین و عین خطاب و خطاب اندر جہم و ہر شود + تا فراید در جہاد و کوشش او + تا میسر گردد و خوش
ویدار ہو + اہل دل بچون کہ جو در دے روان + بے دوئے یک گشتہ در دریائے جان + ہی ز چہ معلوم گردد
این زبعت + بعت را کہ جو کن اندر بعت بعت + شرط و زبعت اول مر و بست + انکہ بعد از مردہ زندہ
کردنت + جلد عالم زمین غلط کردند راہ + کو عدم ترسند و آمدن پناہ + از کجا گویم علم از ترک علم + از کجا
جو نیم سلم از ترک سلم + از کجا جو نیم بست از ترک بست + از کجا جو نیم دست از ترک دست + اللغات
غدا بکس جمع غدا آب شیرین و خوش مزہ و بفتح معروف در و درج سلم بالکسر صلح و ہشتی المعنی تہنیتی صدر
فرمایا کہ تیرے حس کی چشم نقش پر جمی ہو خبر دار ہونش سے گذر جا اور کنارہ کر کوئی خم در خم دیکھ کہ اس خم میں
ایک دریائے پایاں و میر ہو آورہ دریا کہ آغاز و انجام سے پاک ہو یعنی نہ اسکی ابتدا معلوم نہ انتہا اور
آب اسکا شیرین اور جو مردم اس دریائے میں ہیں وہ اسکے قمر سے غدا میں ہیں تو ایسے خم کو جو دریائے
ملا ہو اور دریا ہی جان جس سے زمین و آسمان دونوں زندہ ہیں آب وہ جو دریائے دوتی کا تھا عین وصل سے
ایک ہو گیا اور سوئی میسوی میں پڑ کے عین وصل ہو گئی بلکہ ایسا وصال اسکو ہوا کہ دونوں میں وحدت
ہو گئی اب اسکا خطاب بھی خطاب ذوالجلال ہو جاتا ہو یعنی اسکو بھی ذوالجلال کہہ سکتے ہیں یا اسکا کہنا اور
ذوالجلال کا کہنا ایک ہوتا ہو وہی اسکی زبان اور آنکھ کان سب اعضا ہو جاتا ہو چہ وہ منصور کی طرح
کہنے لگتا ہو کہ میں حق ہوں تا شہرت کی سولی پر سوار ہوئے یعنی سولی دیا جائے اور ایسا پوشیدہ بھیہر
جان میں ظاہر ہوئے اور جو خوش نصیب ہو اسکی جستجو میں پڑے اور اس سے اور اس سے
ماہر ہوئے اور جہاد کوشش میں زیادتی کرے تا اسکو ویدار ہو کا روزی ہو اہل دل ایسے جیسے
دریا میں کوئی نہ روان ہو اور بے دوتی کے دریائے جان میں متحد و یک گشتہ آب فرماتے ہیں +
سب باتیں جو کہنے بیان کی ہیں کیسے معلوم ہو کہ ہو گئیں یہ بعت سے معلوم ہواں یعنی مر کے جینے
سے لیکن تو بعت کی جستجو مگر البتہ بعت اسکی کر اور وہ یہ کہ ظاہر شرط و زبعت کی اول مرتبہ اور
مرنے کے بعد زندہ ہونا ہو ہمیشہ ہمیشہ کو آب دیکھو رنگ کیسی غلطی میں پڑے ہیں کہ عدم سے ڈرے

ہیں لینے مرنے سے اور وہ کیسی بڑی پناہ ہو کہ نہ پھر موت ہو نہ کوئی بچ و فکر اگر علم کے طالب ہوں تو اس علم کو ترک کرین تا وہ علم جو لدن ہو حاصل ہوا اور اگر اس صلح کو ترک کرین تا وہ صلح جو کل ہو حاصل ہوست کو کمان سے ڈھوڑھیں انہی ہست کے ترک سے لینے آپکو نیست کرنے سے اور دست کو ترک دست سے دست کے بہت معنی ہیں فائدہ و نفع و فتح و نصرت و غلبہ و قدرت و قوت کہ یہ سب معنی یہاں ہو سکتے ہیں قولہ ہم تو تانی کر دیا نعم المعین + دیدہ معدوم ہیں راست ہیں + دیدہ کو از عدم آمد پیدا + ذات آتی را ہمہ معدوم دیدہ + این جہان منتظم محشر بودہ گردویدہ مبدل و انور شود + زمان نہ بیند آن حقایق را تمام + کہ برین خامان بود فتنش حرام + نعمت جنات خوش بردوزنے + شد محرم گرچہ حق آمد سخی + در دہانش تلخ گردو شد غلہ + چون بنو و از و انیان عمد غلہ + ہر شمارا نیز در سوداگری + دست کے چند چو بنو و مشتری + کے نظارہ اہل بخیرین بود + آن نظارہ گول گردین لٹ + ہرکس پرسان این بچند و آن بچند + از پے تغیر وقت و ریشخند + از ملوے کالہ میخواستند + تو نیست آنکس مشتری و کالہ جو + کالہ را احمد بار دید و باز داد + جامہ کے پیو داد پیو داد + کو قدم و کرد مشتری + کو مزاج و گنگلی سرسری + چونکہ در ملکش بنا شد جہ + جہ پے گنگل چہ جوید جہ + در تجارت نیستش سرمایہ پس چہ شخص زشت او چہ سائے + مایہ در بازار این دنیا درست + مایہ انجا عشق و دو چشم ترست + ہرکہ او بیامیہ در بازار رفت + معرفت و باز گشت او خام و لغت + ہی کجا بودی برادر تیج جا + ہی چہ بختی بہر خوردن شور با + مشتری شوتا بجہ دست من + لعل زارید معدن آبست من + مشتری گرچہ کہست و بار دست + دعوت دین کن کہ دعوت دارد دست + بازارین کن حمام روح گیر + در رہ دعوت طریق نوح گیر + خدمتے میکن براس کردگار + باقول در خلقت چہ کار + اللغات گنگلی بالفتح و ہر دو کاف فارسی ہر اق خوش طبعی جہ دانہ اور رتی بار و سرد المعنی آب التجا کرتے ہیں کہ اسے نعم المعین اچھے مدوکار تو ہی دیدہ معدوم ہیں کو ہست ہیں کر سکتا ہو لینے ہماری انھیں دنیا کی جو معدوم چیزیں ہیں انھیں کو دیکھ رہیں ہیں اور انھیں پر خدا و مبتلا ہست کی طرف کچھ توجہ نہیں پس تو ہی ہماری دید کو بدل سکتا ہو معدوم ہیں سے ہست میں بنا سکتا ہو ورنہ حال تو یہ ہو کہ جو دیدہ معدوم سے عالم ظہور میں آیا اسے ذات ہستی کو بالکل معدوم ہی دیکھا اور الٹی چال چلا یہ جہان جسکو تو دیکھ رہا ہو اور تیری نظر میں نہایت منتظم آراستہ پیراستہ ہو اگر دونوں آنکھیں تیری بدل جائیں اور انور ہو جائیں تو یہی منتظم محشر ہو جائے کہ جسکی وجہ سے پریشانی ہو اور کوئی نہیں ہو اب جو وہ حقیقتیں اسکی عوام نہیں دیکھ سکتے یہ وجہ ہو کہ ان خامان دنیا پر سمجھ اسکی حرام کر دی ہو تو کچھ نعمتیں حبت کی خوش و پسندیدہ دوزخی پر حرام کی گئی ہیں اگرچہ حق تعالیٰ سخی ہو اسکے منہ کو شہد غلہ کا کردا معلوم ہوا اس سبب سے کہ غلہ ملنے کے جو عمدہ قرار ہیں انکا پورا کرنے والا نہیں ہو تم اپنے ہی آپ کو سوداگری کے معاملہ میں دیکھو جب تک کوئی

رہنیں ہوتا تھا نہیں اٹھتا تھا رہ کب لائق خریدنے کے ہوتا ہو کہ کوئی چیز خریدے یہ احمق تو بس دیکھنے
لے ہی کا ہو یہی جانتا ہو کہ یہاں کیا پوچھا یہ چیز کس بھاؤ کی ہو دوسری جگہ کیا پوچھا یہ چیز کتنے کی ہو وقت
نے اور سفر کے واسطے اب وہ بسبب تیرے ملول ہونے کے تجھے مال مانگتا ہو ورنہ وہ خریدار و مشتری کا لا
ن ہو وہ نظارہ ہو اسباب کو سوار دیکھا اور پھر دیا کپڑے کو کیا ناپا گویا ہوا کو ناپا جو محض بیہودگی ہو اسکا آنا
لہان جیسے آنا مشتری کا کروڑ کے ساتھ اور کمان اسکا آنا خوش طبعی و نزل اور سرسری کے ساتھ اس کے
ہو ہی کیا جو خریداری کرے اسکی ملک تو ایک جہ بیٹے ایک رتی بھی نہیں جہ کو جو ڈھونڈھتا ہو اور
بہن بار بار ہاتھ ڈالتا ہو یہ بھی سوائے مسخر کے اور کچھ نہیں ہو اسکو تجارت کا کچھ سرمایہ نہیں محض بیاہ
اگر خاص وجود زشت اسکا ہو تو کیا ہو اور سایہ ہو تو کیا ہو بیٹے وہ شخص اصلی اسکا جو عالم مثال میں ہو
یہ وجود سایہ ہو اس عالم میں دونوں بیچ و نا چیز ہیں خوب جان لے کہ ماہ اس بازار دنیا کا زرا ہو اور دھکا
نق اور یہی دو چشم تر بس جو کوئی بیاہ بازار میں گیا اسکی عمر بھی کھوئی گئی اور لوٹا تو خام و تفتہ لوٹا خبر دار ہو
اس ناچیز جگہ میں پڑا ہو اس سے محل اور کیا کھانے کے لیے شور با کپار ہو اس سبکو جھوڑ کے مشتری بن
رہا تھا بٹے اور میری معدن جو حاملہ ہو رہی ہو اس سے نعل پیدا ہوئے اب فرماتے ہیں بالفرض اگر مشتری
مست و سر دہی ہو تاہم خاموش مت ہو دعوت کیے جا سیکے کہ دعوت کا حکم قرآن میں وارد ہو پھر اپنے
اڑا اور روح کے کبوتر بکڑ تو دعوت کی راہ میں طریق نوح اختیار کر کہ کھار انکو مار مار کے مار ڈالتے
خدا تعالیٰ انکو زندہ کر دیتا تھا یہ پھر دعوت کرتے تھے ایسا ہی حال نو سو برس رہا بیٹے انکی عمر بھر تو
بل شہید خدمت و طاعت بجالائے جا تجھکو لوگوں کی رو قبول سے کیا کام تو کہے جا چاہے کوئی مانے یا مانے
سجوری مانگنا ایک شخص کا ایک خالی مکان کے دروازہ پر

ان کے میز و سجوری بروری + درگے بود و رواق مہتری + نیشب میز و سجوری را بجد + گفت اورا قائلے
مستند + اول وقت سحر زن این سحر + نیشب نبود کہ این ضر و شور + دیگر آنکہ فہم کن اے بلوالموس
بن خانہ درون خود ہست کس + کس در نیجا نیست جز دیو و پری + روزگار خود چہ یا وہ میبری + ہر گوشے
ادف گوش کو + ہوش باید تا بداند ہوش کو + گفت گفتمی بشنوا ز چاکر جواب + تا نمانی در تحیر و اضطراب +
است اندم بر تو نیشب + نزد من نزدیک شد صبح طرب + ہرستی نزد من فیروز شد + جلاہ شہا پیش چشم روز شد +
نوحولست آب رو ذیل پیش من آست نے خون اے بنیل + در حق تو آہن است آن در خام پیش او ذہنی
ست رام + پیش تو کہ بس گراست و جہاد + مطرب است او پیش داؤد او ستاد + پیش تو آن سنگ نرہ
ست + پیش احمد بس فصیح و قاضی ست پیش تو استون مسجد مردہ است + پیش احمد عاشق و لبرہ است

جلہ اجزائے جہان پیش عوام + مردہ و پیش خدا وانا ورام + وانچہ گفتی کا ندرین قصر و سرا + نیست کس چون میر نے
 این سنگ را + برحق این خلق ز رہا می دهند + صدا ساس خیر و مسجدے نهند + مال و تن در را منج دور دست +
 خوش ہمبیا زند چون عشاق مست + هیچ میگوند کان خانه نیست + این سخن کے گوید آئینش آگست +
 پر ہی بند سراے دوست را + آنکہ از نور استنش ضیا + پس سراے پر جمع و انہی + پیش چشم عاقبت بینان ہی +
 اللغات سحر طعام سحر ماہ رمضان رواق بالضم قصر نبیل بر وزن معنی عظیم المعنی ایک شخص ایک دروازہ
 پر سحر مانگتا تھا اور وہ دروازہ ایک درگاہ و قصر ایک مہر کا تھا آدمی رات ہی اور یہ بڑی جد و کہ طلب
 سحر میں کر رہا تھا یہ حال دیکھ کے ایک کئے والے نے کہا کہ اے مستند لینے اے دروازہ پر بھروسا
 کرنے والے دو باتیں اختیار کر اول تو یہ کہ سحر وقت سحر کے مانگا کر آدمی رات کو کہ یہ وقت شور و
 جلی پکار کا نہیں ہو دوسرے یہ کہ اے بوا موس یہ بھی تو سمجھ لیا کہ اس مکان کے اندر کوئی ہی نہیں یا
 نہیں چنانچہ اس مکان میں سوائے دیو و پری کے آدمی تو یہاں ہی نہیں پھر اپنا وقت بیہودہ کیوں کھوتا
 ہو تو وقت اس خیال سے بجاتا ہو کہ اٹکی آواز اٹھانے کے کان تک پہنچے تا بیدار ہوئے سو یہاں خیر
 کان ہی نہیں ہیں اور ہوش ہونا چاہیے تا وہ جانیں اور سمجھیں سو اس مکان ویران میں ہوش ہو
 کہاں اس سائل نے سکر کہا کہ تجھ کو جو کہنا تھا وہ کہ چکا اب مجھ چاکر سے اُسکا جواب بھی سن لے تاجرت
 واضطراب تیرا رفع ہو اگرچہ یہ وقت تیرے نزدیک آدمی رات ہو مگر میرے نزدیک صبح طرب کی نزدیک
 ہوئی کہ شکست میری فتح و ظفر ہو گئی اور تمام راتیں میرے سامنے دن ہو گئیں تیرے سامنے پانی
 رو و نیل کا خون ہو اور میرے سامنے وہی پانی کا پانی نہ خون تیرے حق میں لوہا ہو اور سخت وہی داؤد نبی
 کے سامنے موم اور نرم چاہیں جیسا لچا میں تیرے سامنے پہاڑ بہت بھاری اور جہاد سخت ہو اور وہ استاد
 داؤد کے سامنے مطرب ہو تیرے نزدیک سنگ بڑے ساکت ہیں اور حضرت احمد مجتبیٰ کے نزدیک نہایت
 فصیح و زاری کنندہ تیرے سامنے ستون مسجد کا ایک مردہ شے ہو اور احمد کے سامنے عاشق بیدل ہو کہ
 آنحضرت کی مفارقت میں رو با تھا غرض جلہ اجزا جہان کے کہ جسے یہ کل ہو اسے عوام کے سامنے تو مردہ ہیں
 اور خدا کے سامنے دانا و مطیع اور یہ جو تو نے کہا کہ اس قصر و سرا میں کوئی آدمی نہیں ہو دیو و پری رہتے
 ہیں تو یہاں یہ سنگ بیہودہ کیوں بجاتا ہو سنگ حج حجی جسکو شیعہ محرم میں علموں اور نعلوں کے
 سامنے بجاتے ہیں اُسکا یہ حال کہ یہ مخلوق بھی در کثیر راہ میں دبتے ہیں اور سیکڑوں بنیادین خیر بنا
 کرتے ہیں اور مسجد بن بناتے ہیں مال و تن حج دور دست کی راہ میں عاشقوں کی طرح خوشی سے
 کھوتے ہیں اور اُسکی ایذا و کلیف میں عاشقوں کے مثل مست و خوش رہتے ہیں کبھی بھی کتنے ہیں کہ بگھر

خالی ہو اور یہ بات کیسے کہیگا وہ شخص جسکو آگاہی ہو جس نے لورائی سے دنیا پائی ہو وہ تو اپنے دوست کے گھر
کو بھرا ہی دیکھتا ہو خالی نہیں دیکھتا اور یوں تو بہت گھرا ہے ہین جنہیں انہوہ اور جماعت سے بھرے ہین
مگر عاقبت بینوں کی آنکھ میں خالی ہین قولہ ہر گرا خواہی تو در کعبہ بجو + تا بر وید در زمان پیش تو اوہ صورتے کو
فاخر و عالی بود + و ز بیت اللہ کے خالی بود + او بود حاضر منفرہ از رتاج + باقی مردم برائے احتیاج + ہیچ
میگویند کہ لبیک کہا + نے ندا ہی سیکنیم آخر چرا + کو ندا تا خود تو لبیکے دہی + از ندا لبیک تو چون شد تہی +
بلکہ توفیقے کہ لبیک آورد + ہست ہر لحظہ نداے از احد + من ہیو دائم کہ این قصر و سرا + بزم
جان افتاد و خاکش کیا + مس خود را بر طریق زبرد ہم + تا ابد بر کیا باش میز ہم + تا بجو شد زین چہین ضرب سحر ہر
در انشائی ز بخشائش بجو رہ خلق در صفت قتال و کارزار + جان بھی باز نہ ہر کردگار + آن کیے اندر بلا یوب
دار + وان دگر در صابری یعقوب دار + آن کیے چون نوح در اندوہ و کرب + وان دگر چون احمد اندوہ
حرب + این زد دنیا چون ابوذر پر حذر + دانند گدرد استقامت چون عمر + صد ہزار ان خلق تشنہ و مستند
بر حق از طمع جدے میکنند + من ہم از ہر خداوند غفور + می ز ہم پرور با مید سحر + مشتری خواہی کہ از وس
در بری + بہ زحق کہ باشد اے جان مشتری + میخرد از مالت انہائی نجس + میدہد نور ضمیر مقبلس + میدستاند
این نجس جسم فتا + می دہد ملکہ بدون از وہم + می ستاند قطرہ چندین ز اشک + میدہد کوثر کہ آرد قند
ر شک + می ستاند آہ پر سودا و دود + می دہد ہر آہ را صد جاہ و سود + نقد آرد تا کنی سودا ازان +
نیہ را بگزار تا کنی زبان + پادشاہی کا بر اشک و چشم راند + مر خیلے را بدان اواد خواند + ہین درین
بازار گرم بے نظیر + کہنا بفروش ملک لوگیر + در ترانگے در ہی رہ زند + تاجران انبیا را کن سند +
بسکہ افزو دان شہنشہ بخت شان + می نماند کہ کشیدن رخت شان + المعنی یعنی جن و پری انہین سے
جسکو چاہے کہ بین ڈھونڈھ لے تو فوراً دم بھر میں تیرے سامنے جم اٹھے اسلئے کہ جو صورت کہ عالی
و نفوذ الی ہوگی وہ خدا کے گھر سے کب خالی ہوگی وہ صورت اسبوقت حاضر ہوتی ہو جو راہ آدرفت کی
ہوتی ہو کو اڑدن سے پاک کہ کوئی کو اڑکھو لے تو آئے اور یہ باقی مردم کے ہوتے ہین جب حاجت پئی
ہو یعنی جب خدا و معینہ مردم حج میں کی پڑتی ہو تو اُنکے باقی یہ ہوتے ہین اُنکو داخل کرتے ہین اور یہ لبیک
پکارتے ہین کبھی نہیں کہتے کہ یہ لبیک کیوں کہیں جبکہ ہم کسیکا پکارنا نہیں سنتے وہ ندا کہان ہو جسکا جواب
لبیک ہو جو تو کہتا ہو بس تیری لبیک ندا سے خالی کیوں ہوئی فرماتے ہین نہیں ندا سے خالی نہیں
گو ظاہر میں معلوم نہیں ہوتی بلکہ وہ توفیق کہ جس سے لبیک پیدا ہوتی ہو یہ ندا ہو واحد احد پاک سے
کہ ہر لحظہ آتی ہو اور لبیک کہلاتی ہو میں اس قصر و سرا کی بو بچا تھا ہوں اور جانتا ہوں کہ یہ مکان

جنوں کے جس کی جگہ ہو گیا ہو اور خاک اٹکی کیسا اس واسطے میں اپنے مس وجود کو اسکے زیر دم کے طریق پر
 ابد تک اس کیسا پر لگاتا ہوں تو ایسی ضرور سحر سے دریاے بخشائیش در نشانی کے جوش میں آمین اور
 در افتشانی کرین یہ وہ خلق ہیں کہ صفت قتال و کارزار میں خدا تعالیٰ کی واسطے اپنی جانوں سے مکمل جاتے
 ہیں کوئی ایوب کی طرح سے بلا میں گرفتار ہو دوسرا یعقوب کی طرح صبر کیے ہوئے ہو کوئی نوح کے مثال
 اندوہ و کرب میں ہو اور کوئی احمق کے مانند صفت حرب میں ہو کوئی ابوذر انصاری کی طرح سے دنیا سے
 بچنے ڈر نہیو الا کوئی حضرت عمر کی طرح دین کی استقامت و مضبوطی کر نہیو الا لاکھوں مخلوق ایسے ہیں کہ تشنہ
 و مستند میں اس لالچ میں کہ حق قلعے ہلکو بجائے کیسی جہد و کوشش کر رہے ہیں تین بھی واسطے
 خداوند غفور کے بامید سحر اس دروازہ پر جاتا ہوں اگر تیرے پاس مناع ہو اور تو خستہ چاہتا ہو ایسا کہ
 اس سے در حاصل کرے تو پھر اسے جان خدا سے بڑھکے مشتری کمان ملیگا وہ تو تیرے مال سے تیرے
 ایک انبان بخش خریدتا ہو جو جسم و شکم ہو کہ تن پروری سے منع کرتا ہو اور اس شخص کے عوض نور ضمیر حیدہ
 ہو گزیدہ دیتا ہو اب خیال تو کر کیسا نفع تیرا ہو وہ تو ہمسے لیتا ہو جسم بخش پر فنا اور بھوکا ایسا ایک ملک دیتا ہو
 جو کبھی ہمارے وہم میں نہ گذرا ہو وہ چند قطرے اشک کے جیسے لیتا ہو اور اُنکے بدلہ میں کو خر کہ جبر
 قدر شک کھاتا ہو دیتا ہو تجھے ایک آہ پر عشق و صومین و صا رہا ہوتا ہو اور ہر آہ کو تیری سیکڑوں مرتبہ
 اور فائدے دیتا ہو جو کچھ تجھے ہو سکے نقد اُسکے سامنے لا تو نفع پائے اور آئندہ کو چھوڑ تو نقصان
 بنائے غرض یہ ہو کہ آج کی خدمت و طاعت کو کل ہمت رکھ کہ یہی نقصان کی بات ہو وہ ایسا پانچواں
 ہو کہ خلیل نے جو نہایت اشک ابر چشم سے بہائے اس سبب سے اُنکو ادا کیا جیسا کہ قرآن میں ان بابرہم
 لاواہ حلیم تو خبردار ہو یہ کیسا بازار گرم و بے نظیر ہو پرانی باتیں بیچ نیا ملک خرید کر اور اگر اس بات میں شک
 و شبہ تیری رہنمی کرے تو انبیاء لوگ جو تاجر اس تجارت کے ہیں اُنکی سند کو کس واسطے کہ اگرچہ اُس
 شہنشاہ نے اُنکے بخت کو افزون کر رکھا ہو اور حد بھر بڑھا دیا ہو مگر اُس میں اُنکا وہ اسباب نہیں رکھ سکتا
 چاہتا ہو اور بھی بڑھاؤں

قصہ بلال حبشی اور شوق اُسکا اور اندادینا اُسکے خواجہ کا اُسکو

تو کہ تن فدائے خار میکرد آن بلال + خواجہ اش میزورائے گوشمال + کہ چرا تو یاد اچھو سگینی + بندہ بد منکر دین مبنی +
 میزور اندر آفتابش + او بخار + ادا حد سگفت بہر افتخار + تاکہ صدیق الطرف سگشت لغت + آن اجدستن
 بگوش + اور رفت + چشم او پر آپ شد دل پر عنا + زان احد می یافت بوسے آشنا + بعد از ان خلوت بدیدش پند
 داد + کہ جو دوان خفیہ میدار اعتقاد + عالم السرت پنهان + دار کام + گفت کردم تو بہ پیشیت اے ہمام +

روز و گرد کہ صدیقِ نعت + آن طرف از بہر کاسے میرفت + ہزار احد بشنید و زخمِ ضربِ خار + بر فروز پادشہ
 بشور و شہ ارہ باز بندش داد باز او توبہ کرد عشق آمد توبہ اور بخورد + توبہ کردن زمینِ خط بسیار شد +
 عاقبت از توبہ او پیر شد + فاش او اسپر و تن را اور بلا + کاسے محمد اے عدد توبہا + این تن من سے
 رگ من پر توبہ توہ را گنجا کجا باخورد + توبہ را زمین پس زول بیرون کم + از حیاتِ غلہ توبہ چون کم +
 عشق قمارست و من نقو عشق + چون قمر روشن شدم از نور عشق المعنی یعنی بلال جو مولیٰ آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے اپنے تن کو زخمِ خار پر خدا کرتے تھے کہ خواجہ انکا وہ خار اُسکے اُنکی گوشمال کے
 دوسلے اُرتا تھا کہ تو کیوں یاد اچھو کی کرتا تو بہت بُرا بندہ ہو کہ منکر میرے دین کا ہو وہ دھوپ من
 کے کاتے اور تاقہ اور یہ افتخار کی راہ سے احد کتے تھے اتفاقاً حضرت ابو بکر صدیق کا بھی اُدھر گزر ہوا
 اور انکا احد کنا اُنکے کان میں گیا اُنکی آنکھوں میں آنسو بھرا گئے اور دل رنج سے بھر گیا اس سبب سے
 کہ اُس کتے سے بولنا کی پاتے تھے بعد اُسکے اُنکو غلوت میں پا کے نصیحت کی کہ ان جو دون سے اپنے
 عقائد کو چھپائے رہ وہ عالمِ سرینے چھپی بات کا جانتے والا ہو تم اپنے منہ سے کچھ نہ نکالو چھپائے رہو
 کہا اے روز بہت اچھا تو میں نے تمہارے ہی سلسلے توبہ کی دوسرے دن صدیق صبح کو تیز تیز اُدھر گئے
 پھر وہی احد کی آواز سنی اور زخمِ ضربِ خار کے پھر اُنکے دل میں آگ شور و شرار کی بھڑکی پھر انھوں نے اُنکو
 نصیحت کی اور انھوں نے توبہ لیکن عشق آیا اور توبہ کو کھا گیا اس طرح بہت دفعہ توبہ کی اور توڑی آفرود
 بھی توبہ کرنے سے یزار ہو گئے اور اپنے تن کو انھوں نے ظاہر بلا میں ڈال دیا کہ اے محمد تم میری توبہ کے
 بڑے دشمن ہو یہ تن میرا اور رگ رگ اُنکی تن سے بھری ہوئی ہو پھر اس میں توبہ کی گنجائش کیسے ہو اب
 آئندہ توبہ کو دوسے نکال دھکا اور وہ جو حیاتِ غلہ کی محبت و دین ہو اس سے توبہ کیسے کر دن عشق بڑھتا رہا
 غالب چہرہ اور دین اسکا مقبول اور دین قمر کی طرح نور عشق سے روشن ہو گیا تو کہ برگ کا ہم پیش تو اے
 تند باد + من چہ دائم تا کجا غواہم فتاوہ گر ہللم در بلا ممدوم + مقتدی بر آفتابیت میثوم + ماہ را با زنتی و زاری کلان
 در پے خورشید پوید سایہ دار + با قضاہ کو قرارے میدہد + لختی نہ سببت خود میکند + کاہ برگے پیش باد
 ام نگہ قرار + رنجوری داگمانے فکر کار + گر بہ درانہا نم اندر دست عشق + یکدے بالاد یکدم پست عشق + او
 ہمیکہ نادم ہوگر دوسر + نے بریرا رام دارم نے زہر + عاشقان در سیل تند افتادہ اند + بر قضاے عشق
 دل نہادہ اند + بھو سنگ آسیا اندر عمار + روز و شب گردان دنا لان بیقرار + گردش بر جوے جویان
 خاہدست + تا نگویہ کس کہ آنجو را کہ دست + گر نمی بینی تو جو را در کین + گردش و دلاب گردونی مبین +
 چون قرارے نیست گردون را از او + اے دل اختر فارا اے مجوہ گز نے در شتاج دستے کے بلند ہوا

پیوہ سازی بگسلد + اٹھنی اور یہی عشق ایک آندھی ہو مین لکے سامنے ایک تنکا معلوم کہان اڑا کے
مجھے بجائے اور کہان ڈالے مین اگر ہلال ہوں یا بلال جو کچھ ہوں مگر یہ ضرور ہو کہ پیر دی تیرے آفتاب
ہی کی کرتا ہوں ماہ کو تندی وزاری سے کیا کام اُسکو خورشید کے پیچھے دوڑنے کو بنا دیا ہو بس دوڑتا رہے
جیسے سایہ پیچھے پیچھے جاتا ہو ایسے کہ جو شخص قضا پر اپنا ثبات و قرار رکھتا ہو اور تقدیر پر قائم ہو وہ اپنی
موچھوں سے متحیر و ریشخند کو اکھیر کے پھینک دیتا ہو اُسپر کوئی متحیر نہیں کر سکتا بھلا خیال تو کرو آندھی
جل رہی ہو اور اُسکے سامنے تنکا پھر تنکے کو قرار یہ کیسے ہو سکے اور قیامت تو اٹھ رہی ہو اور پھر ایسے
حال مین فکر کام کی یہ کہان مین ایسا ہوں جیسے بلی کیسے انبان مین گھس جائے اور وہ اُسکو آسمین
بند کر لے اور کبھی اُسکو اوپر لیجائے کبھی اُسکو نیچے پنک دے سو مین مثل اُس گرہ کے عشق کے ہاتھ
مین ہوں کہ اٹھاتا ہو اور ٹھکتا ہو اور کبھی ایسی چیز کو جیسے گرہ انبان گرد سر کے گھماتے بھی ہیں اور
زمین پر مار دیتے ہیں عشق بھی ٹھکو گھماتا ہو نہ نیچے ٹھکو آرام لینے دیتا ہو نہ اوپر عاشقون کا ایسا حال ہو
جیسے کوئی اہلے مین بڑا ہو سو یہ بھی سخت اہلے مین پڑے ہیں اور غواہش و مرضی عشق پر دل رکھے ہوئے
اور راضی اور ایسا حال جیسے چکی کا پتھر کہ اپنے مدار لینے چکی خانہ مین رات دن گردش مین ہو اور
چلاتا ہو اور بیقرار اور گردش کی اس بات کی گواہ کہ وہ سب نہروں کی نہر ہو اُس سے اسکی گردش ہو تا
نہ کوئی کہے کہ وہ نہر رک جائیو الی اور پھر جانیو الی ہو تو چکی کہان چلتی ہو اور نقص مثال مین اسے غیر
رکتے والی ہی نہیں ہو اور اگر تو نہر کو تاک گھات سے نہیں دیکھ سکتا اور یقین نہیں کرتا تو گردش وواب
گردنی کو دیکھ کہ جب گردون کو گردش سے قرا نہیں ہو تو اسے دل کہ تو مثل اختر کے ہو ٹھکو آرام کیسے ہو غور
کر آخر کیسے رات دن چکر مین رہتے ہیں شلخ و رخت کی اگر اہلی ہو اور اُسکو تو ہاتھ سے پکڑ لگا تو وہ ٹھکو نہیں چھوڑ دیگی
اور همان شلخ مین پیوند کر گیا اور اُس جگہ کو پکڑ لگا وہ ضرور اپنے پیوند کو چھوڑ دیگی قولہ رگزی بینی تو نہ ببر
قد + در عنان گردش و جوشش نگر + زانکہ گردشہاے آن خاشاک و کف + باشد از غلیان بجز با شرف +
باد سرگردان بین اندر گردش + پیش امش موج دریا بین بچوش + آفتاب دماہ و ذکا و خراس + گرد
میگردند میدارند پاس + اختران ہم خانہ خانہ میروند + مرکب ہر سعد و نحس می شوند + اختران چرخ
گردوند + وین حواست کا لند و ست پے + اختران چشم و گوش ہوش + شب کجانی + بیداری
کجا + گاہ در سعد وصال دلخوشی + گاہ در نحس و فراق دہشی + ماہ گردون چون درین گردیدست + گاہ
ہماریک وزمانے رشتست + گہ ہمار و صیف همچون شند و شیر + گہ سیاستہاے برف و زمهریر + چون کہ طلیات
پیش او چو گوشت + سحرہ و سجدہ کن تسخیر اوست + تو کہ کچھ دے دلازمین عدد ہزار پیش حکش چون تلیشی

بیقرار + چون ستورے باش در حکم امیر + کہ در آخر مجلس و گاہے در مسیر + چونکہ برحیث بہ بند و بستہ باش +
چون کشاہ چاہک اور جہتہ باش + آفتاب از بر فلک کن میجد + در یہ روئی کسوفش میدہد + کہ ذنب پر ہیز کن
اے ہوشدار + تا گردی تو سید رودیگ + ابر را ہم تازیانہ آتشین + میزند کہ ہاں چنان روئی چلین +
بر فلان قادی بیابان سوار + گوشمالش میدہد کہ گوشدار + المعنی خوب جان لے کہ جلد باتین عالمین
تدبیر قدر سے ہوتی ہیں اگر تجھ کو تدبیر قدر کی نہیں سو جی تو عناصر میں اسکی گردش و جوشش کو دیکھ یہ
تو ظاہر ہو کسی کسی گردشین اور جوششین اگو دینی ہو اس سبب سے کہ گردشین خاشاک و کھنک
جو در بامین چلکھاتا ہو یہ جوشش بحر با شرف ہی سے تو ہوتی ہیں نہ خود بخود ہو کسی سرگردان ہو اور شور
میں ہو اور موج دریا کی اس کے حکم کے آگے کسی جوش میں تاہ آفتاب یہ دونوں ایسے ہیں جیسے دہلی
خراس کے کہ اپنے وقت پر گھومتے رہتے ہیں اور دیکھو ستاروں کے جو خانے ہیں کیسے کیسے اپنے
خانوں میں جاتے ہیں اور ہر سعد و نحس کے مرکب بنتے ہیں اگر آخر چرخ کے دور ہیں اور یہ حواس
نیرے کابل دست قدم ہیں ان تک نہیں پہنچ سکتے تو نیرے جو آخر حشم گوش کے ہیں یہ تو نزدیک
ہیں دیکھ نورات کو سونے میں کہاں ہونے ہیں بیداری میں کہاں ہونے ہیں اور اس کے سوا کبھی سعادت
اور وصال و دلخوشی میں ہونے ہیں کبھی نحس و فراق و بھوشی میں اور غور کر ماہ گردون کو جو اس گردش
میں پڑا ہو کبھی تاریک ہوتا ہو کبھی روشن ہوتا ہو کبھی زمانہ میں بہار و گرمی مانند شہد و فیر کے ہوتی ہیں یعنی
مغروب و محبوب کبھی سیاستین برت و زمرہ کی ہوتی ہیں انقض جلد کلیات اس کے سامنے مثل گیند
کے ہیں اور لوٹ پوٹ اور اسکی تسخیر کی مزدوری اور سجدہ کن آب اے دل خیال کر کہ ان لاکھوں سے
ایک جزو تو بھی ہو پھر اس کے حکم کے سامنے کیسے مثل اور ونگے بیقرار نہیں ہوتا تو تو ایسا ہو جا جیسے
ستور حکم امیر میں ہوتا ہو کہ کبھی اسے تھان پر باندھ کے قید کر دیا تو وہیں بندھا کھڑا ہو اور جو سیر گاہ
میں گیا تو اسکو سوار کیے لے پھرتا ہو اور جو تھک کو بیچ پر باندھ دے تو بندھا رہ اور جب کھولے تو چالاک
برجستہ اور سفند الخدمت ہو جا آفتاب کو دیکھ جب ٹیڑھی چال فلک پر چلتا ہو تو اس کے منہ کو کسوف
سے یہ روکنا ہو اور جتنا ہو کہ ذنب سے پر ہیز کر جو بصورت ذنب کے ہو یعنی گناہ اور ہوش
رکھ تو ہانڈی کی صورت سیاہ روئو جائے آبر پر بھی تازیانہ آتشین لگاتا ہو کہ عبارت برق سے ہو کہ
خبردار ایسے چل نہ ایسے فلان جگل پر برس اور ہرمت برس اور خوب کان اس کے اٹیٹھ دیتا ہو کہ خبردار
کان لگا کے سن لے قول عقل تو از آفتابے بیش نیست + اندران فکری کہ نہی آمد نیست + کہ نہی عقل
تو ہم گام خویش + تانیا بد آن کسوفت روہ پیش + چون گنہ گنہ کو از آفتاب نکست نمی ونمی نور تاب

زخم خار سے تن زار چلی ہو گیا ہو لیکن جان و جسم میرا دونوں گلشن اقبال ہو گئے تن تو میرا سانسے زخم خار
اس جہود کے ہو اور جان میری مست و مدہوش عشق اُس دوست کی ہو بوجانی کی محکمو اپنی جان کی طرف
سے آئی ہو اور بوجا رہنما کی اسطرت پاتا ہوں آب فراتے ہیں یہ وہی بلال تو ہو کہ جب آنحضرت
مروج سے لوٹے کے آئے تو بلال کے درجے خدا داد جو دیکھے تھے اُنکے سبب سے اُسپر خدا چندا فرماتے تھے

گنا صدیق کا صورت حال بلالؓ کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

قوله چنانچہ صدیق از بلالؓ دم درست + این تنید از توبہ او دست شست + بعد از ان صدیق نزد مصطفیٰ
گفت حال آن بلالؓ با صفا + کان فلک پیای میمون فال چیت + این زمان از عشق اندر دام تست +
باز سلطانت زمان چندان برنج + در حدث مدفون شدت آن زفت گنج + چند بار باز استم میکنند +
پر و بالش بگینا ہے میکنند + جرم او نیست کو بازست و بس + غیر خوبی جرم یوسف چیست بس + چند بار
باشد ز او بود بہت شان بر پا زان ختم جہود + کہ چرامی یاد آ رہے تو از ان + لاله زار و جو بہار و گلستان +
یا چاہوت بود از ان دیار + یا قصر و سعد آن شہر یار + در وہ چندان فصولے میکنی + فتنہ و تشویش
دری آگنی + سکن مارا کہ شد رخک انیر + تو خرابہ دانی و خوانی حقیر + شید آور دی کہ تا چندان + ما مژرا
سازند شاہ و پیشوا + دہم و سوداے وہ ایشان می تنی + نام این فردوس ویران میکنی + بر سر چندان
از نیم لے بد صفات + تا بگوئی ترک شد و ترہات + المعنی جبکہ حضرت صدیقؓ نے بلالؓ کو دست و دم والے سے
یہ بات سنی جو او پر مذکور ہوئی تو اُنکی توبہ سے نا امید ہو گئے کہ اُنسے توبہ نہیں ہوگی تب اُسکے صدیقؓ نے
سائے مصطفیٰ کے حلال بلالؓ با صفا کا بیان کیا کہ وہ فلک پیانبارک فال چیت اسوقت بسبب عشق کے
اتھارے ہال میں ہو یعنی تھاری محبت میں گرفتار وہ باز سلطان ہو اے سلطان باز دن کا گر اُن
چند دن سے لہجہ پاتا ہو اور کیسا برا خزانہ ہو کہ ایسی نجاست میں مدفون ہو او چھد کیسے ستم اُسپر کرتے
میں اور میگناہ اُس باز کے پر و بازو لوچے ہیں ہلن یہ گناہ اُسکا ہو کہ یہ چھد ہوے اور وہ باز ہو اُسکے سوا
اور کیا جیسے یوسف کا جرم اُنکی خوبی تھی کہ انہیں دشمن اُنکے ہو گئے چھد کی زاد بود ویران ہو بس بار چھد
اس سبب سے غصہ اور احمار ہو کہ توجب شہر و یار میں رہتا ہو تو اُس لالہ زار و جو بہار و گلستان کو
کیون باد کرتا ہو اور جو اس گلستان و جو بہار میں رہتا ہو تو وہ دیار و قصر و سعد شہر یار کو مت یاد کر
تو ہم چند دن کے گالوں میں کسی فضولی کرتا ہو اور ہمارے بیچ میں فتنے اور تشویش ڈالتا ہو تو ہمارے
سکن کو جو بلند می رخک انیر خرابہ اور ویرانہ جاننا ہو اور حقیر سمجھتا ہو کیسا فریب تو لایا ہو تا چھد
ہمارے محکمو اپنا بادشاہ و پیشوا کر لین تو دہم و سودا انہیں پور رہا ہو جو فردوس کو ویرانہ پاتا ہو

ہم تیرے سر پر اتنی دھپین ماریں گے کہ تو اپنے کروہیوہ گویوں کو بھول جائے اور ترک کرے تو نہ پیش
 مشرق چار بخش می کنند + تن برہنہ شاخ خارش میزند + از تنش صد جاسے خون بر میجد + و احد میگوید
 و سر می بند + پندہا و ادم کہ پیمان داروین + سر پویشان از جہودان لعین + عاشقت اورا قہمت آندہ است +
 تا در توبہ برویستہ شدہ است + عاشقی و توبہ یا امکان صبر + این محال باشد ایجان بس سطر + توبہ کہ م و
 عشق بچون از دہا + توبہ وصف خلق و آن وصف خدا + عشق را وصف خداے بے نیاز + عاشقی بر غیر
 او باشد مجاز + رائکہ آن مس ز را ندو آندہ است + ظاہر نش نور اندرون و دود آندہ است + چون ز نور
 دود شد پیدا و خان + بفسر عشق مجازی آزان بچون شود پیدا و خان غم فرا + بفسر دے عشق ماندن ہو +
 وار و د آن جن سوے اصل خود + جسم ماندہ گندہ در سوا و بد + نور مہ راج شود ہم سوے ما + وار و عکس
 ز دیوار سیاہ + نے در ان نورے بودنے زندگی + نے جمالش ماندنے فرخندگی + پس باند آب و گل
 بے آن نگار + گرد آن دیوار بے مہ دیو دار + قلب را کان ز زر روے او بخت + باز گشت آن زر
 بکان خود نشست + پس مس رسوا باند و دوش + روسیہ ترزو باند عاشقش + عشق بینایان بود بر کان
 زر + ہر زمانے لاجرم شد بیشتر رائکہ کان را در زری بود شریک + مر جہاے کان ز را شک فیک
 ہر کہ قلبے را کند انہا ز کان + وار و در ز تابکان از لامکان + عاشق و معشوق مردہ را اضطراب + ماندہ
 مانہے رفتہ زان گرد آب + عشق ربانیت خورشید کمال + امر نور اوست خلقان چون طلال +
 اللغات چار منج ایک قسم عذاب سے ہو کتے ہین یہ عذاب ایجاد فرعون کا ہو کہ چارون ہاتھ پاؤں
 چار منجوں سے بندھوا تا تھا اور چھاتی پر بوجھ رکھتا تھا المعنی حضرت صدیق پھر کہتے ہین کہ وہ جہود قبل
 طلوع آفتاب سے اُس بیچارہ کو چومنا کرتے ہین اور نگے بدن پر اسکے خاردار چھریان مارتے ہین اسکے
 بدن سے سیکردن جگہ خون بہکتا ہو اور وہ احد کسے جاتا ہو اور مار کھاتا ہو مین نے اُسکو بہت نصیحت
 کی کہ اپنے دین کو ظاہر نہ کر اور ان لعین جہودون سے چھپائے رہ اپنا بھیدان پرست کھول لیکن وہ عاشق
 ہو اور اُس پر قیامت آگئی اسی سبب سے دروازہ توبہ کا اُسکے لیے بند ہو گیا ہو بھلا عاشقی اور توبہ یا ممکن
 صبر اسکی اسکی کیا مناسبت یہ بائین تو ایجان عاشقی مین بڑی موٹی موٹی محال ہین توبہ ایسی ہو جسے
 ایک ناچیز کیڑا اور عشق ایک اژدہا ایسے کہ توبہ تو وصف خلق کا ہو اور عشق وصف خدا کا پھر خلق و خدا کی
 نسبت کیا عشق تو اوصاف خدا بے نیاز سے ہو بس عاشقی بھی اُسی سے کرنا چاہیے کہ حقیقت و اصل
 مئی ہو اور غیر سے عاشقی کرنا مجاز ہو اے بے اصل ایسے کہ غیر ایک مس ز را ندو دہو اے طمع اُسکے
 ظاہر مین تو نور ہو اور باطن مین دود سیاہ جب اس نور و دود طوٹے دھواں پیدا ہو ایسے ریش

بس عشق مجازی آسیدقت ٹھنڈا ہو جاتا ہو پھر فرمایا کہ جہان و حوالت غم فرا ظاہر ہوا اسکے ساتھ ہی عاشق
 ٹھہر گیا عشق ہائے دہشت و شوق وہ سن جو دلبری کرتا ہو وہ تو اپنی اصل کو چلا جاتا ہو اور جسم گندہ اور روح
 وہ رہ جاتا ہو جیسے نور ماہ کا دیوار پر پڑنے سے دیوار نورانی ہو جاتی ہو اور اُس کے عکس سے یہ رویا ہ
 رونق پاتی ہو جہاں نور ماہ کا ماہ کی طرف رجوع ہوا اور عکس اسکا لوٹا وہ دیوار سیاہ رہ گئی نہ اب اس میں
 روح ہو نہ رونق نہ زندگی کہ مراد آب و رنگ سے ہو نہ جمال ہو نہ فرخندگی بس وہی آب و گل بے
 اس بھگڑ کے ہو اور وہی دیوار دیوار بدون اس ماہ کے قلب پر جو زلزلے سونے کی صورت بنا
 ہیں اور جب وہ زلزلے اس قلب کے منہ سے اڑ کے کان کو لوٹ گیا اور اپنی جگہ جا بیٹھا یہ جس رس
 دو دوش لگیا اور جو عاشق اسکا تھا اس سے زیادہ رویا رہا اور جو مینا لوگ ہیں انکا عشق کان نہ پہنچا
 ہو لاجرم عشق انکا دمدم بڑھتا ہو اس سبب سے کہ کان کے درمیں کوئی شریک نہیں ہو بس مولانا کہتے
 ہیں مریجا کیا ہی خوب ہو تو ایسا کر کہ تجھ میں کچھ شک نہیں تو ہی اصل ہو اب جو کوئی کسی قلب کو شریک
 و انباز کان کا کرے تو وہ زرا مکان سے بھی بڑھکے کان تک چلا جاتا ہو ایسی دوری اس سے اختیار
 کرتا ہو جس یہ جو عاشق معشوق باہر قلبی تھے اضطراب سے مردہ ہو کے رہ گئے اور وہ ماہ جو اس گرد
 میں آکھتا تھا اب آپ سے نکل گیا بس عشق ربانی خورشید کمال کا ہو امر اسکا نور ہو اور مخلوق
 مثل سایہ کے

وکیل کرنا آنحضرت کا حضرت صدیق کو بیع بلال مین

تو مصطفیٰ زین قصہ چون گل برنگفت + رغبت افزون گشت اور باہم گفت + مستمع چون یافت ہجو
 مصطفیٰ + ہر سر مولیش زبانی شد جدا + مصطفیٰ فرمود کا کنون چار چہیت + گفت این بندہ مرا در
 شتریت + ہر بہا کہ گوید اور امیرم + در زبان و حیف ظاہر نگرم + کو اسیر اس نے الارض آمدہ است +
 سخن خشم عدد اللہ شدہ است + مصطفیٰ فرمود کاے اقبال جو + اندرین من میثوم انباز تو + تو دیلم
 باش و نمی ہرم + مشتری شوق قبض کن از من شن + گفت صد خدمت کم رفت از زمان + سوس
 تمام آنجو بے امان + گفت با خود کہ گفت طفلان گھر + بس تو ان آسان خریدن اے پسر عقل
 بیان را ازین قوم بھول + میزد بالملک دنیا دیو غول + آن چنان زینت و ہر مردار را + کہ خرد
 در ایشان دو صد گلزار را + آن چنان متاب پیاید بسحر + کہ خسان صد کیسہ بر باید بسحر +
 انبیا شان تاجرے آموختند + پیش ایشان شمع دین افروختند + دیو و غول و ساحر از سحر و ہنر +
 انبیا را در نظر شان زشت کرد + زشت گردانید بجا و دی + مرد و ناطلاق افتد میان جنت و دوزخ

دیر ہا شاہزادہ سحرے دوختند تا چہین گوہر بخش بفر و خند + قولہ حضرت مصطفیٰ اس قصہ کو نکلے گل سے کھل گئے
مگر کچھ کہا نہیں تھے کہ افزونی اپنی رغبت کی بھی ظاہر کی اور حضرت صدیق نے جو مصطفیٰ جیسا مستمع پایا تو
اس بیان میں انکا بال بال زبان ہو گیا اور خوب بیان کیا آپ نے فرمایا کہ بچہ اب اسکی تدبیر کیا ہو حضرت صدیق
نے کہا کہ میں اسکا خریدار ہوں جو قیمت وہ کیگا اس قیمت کو لو لگا ظاہر کے کسی نقصان و زیان کو نہ لکھو لگا اسلئے کہ
وہ اسیر اللہ کا عالم بال سے زمین پر آیا ہو اور گرفتار ختم عدو اللہ کا ہوا ہو حضرت نے فرمایا کہ اے اقبال جو اس
احسان میں جو اس سے کیا چاہتے ہو میں بھی تمھارا شریک ہوتا ہوں تم آئین دلال بنو اور ایک حصہ کے میرے
خریدار پھر جب خرید کر لو تو مجھے قیمت لیلو حضرت صدیق نے کہا یہ کیا کام ہو میں ایسی سیکڑوں خدمت
بجالاتا ہوں اور اسی وقت اس جو وہ بے امان کے گھر کو روانہ ہوے اور اپنے دلیں کہا کہ لڑکوں کے
ہاتھ سے گوہر لیلینا اور خرید لینا کچھ مشکل نہیں بہت آسان بات ہے یہ وہ قوم ازبس جاہل ہیں کہ دیو غول
ادنے شو ملک دنیا کی عوض میں عقل و ایمان سی چیز کیسی ان سے مول لیلیتا ہو اس مردار دنیا کو اس کے سامنے
ایسی زیب و زینت دیتا ہو کہ اُسے اس مردار کے بدل میں سیکڑوں گلزار لیتا ہو ایسی جادوگری سے متشاب
انکو ناپ دیتا ہو کہ یہ اسکو کپڑا جانتے ہیں اور ان خسوف سیکڑوں کیسے نقد کے چھین لیجاتا ہو انبیاء نے
انکو تاجر سی سکھائی اور اُنکے سامنے شمع دین کی روشن کی دیو اور غول اور ساحروں نے اپنے سحر و ہرود سے
انبیاء کو انکی نظریں بد صورت کر دیا اور ایسا ہوتا ہو کہ جادو کے زور سے دشمن صورت بدل دیتا ہو تازن و
شوہر میں بیزاری سے طلاق پڑ جائے بس ایسے ہی انکی آنکھوں کو سحر سے بند کر دیتے ہیں تا ایسے گوہر بخش
کو اندھیری ڈال کے بیچ لین قولہ این گہرا ہر دو عالم برترست + ہیں بحر زین طفل نادان کو خست + نزد خیر
خمرہ و گوہر کلیت + آن اشک را و دور دریا شکست + منکر بحرست و گوہر ہائے او + کے بود حیوان
درد پیرایہ جو + در سر حیوان خدا ننہادہ است + کہ بود در بند لعل و در پرست + مخر آراہج دیدی نگہ شوار +
گوش و ہوش خرچہ باشد بنہ زار + حسن التقویم در دانتین بخوان + کہ گرامی گوہرست اے دوست جان +
حسن التقویم از فکر بردن + حسن التقویم از سرشش فردن + گر گویم قیمت آن متنع + ہم بسوزم ہم
بسوزد متنع + لب بپند آخجا و انسوتر مران + رفت آن حدیق سوے آنخران + حلقہ بردر زود چور را و شود +
رفت بخود در سراے آن جوو + جنود و مرست دہر آتش نشست + از دہانش برکلام سخت جست + کہین
ولی اللہ را چون میزنی بد این چہ حقیقت اے عدو روشنی ہو گر ترا صد قیمت اندر دین خود نہ ظلم برصاف
دلت چون مبد ہر دے اے تو در صدق جو دی مادہ کہین گمانداری تو بر شہادہ + در ہمہ آئینہ کمر سار خود +
منکر اے مرد و دلفریں ابد + آنچہ آمد از لب حدیق جست + گر گویم گم کنی تو با دوست + یعنی یہ وہ گوہر

کہ عبارت بلال سے ہو کہ دونوں جہان سے بڑھکے ہو خردوار ہو تو اس طفل نادان سے اسکو خرید کسو اسطے کہ یہ گدھا
 ہو اسکی قدر قیمت نہیں جانتا گدھے کے سامنے خرما اور گوہر کیساں ہو اور اس گدھے کو درو دریا دونوں
 میں بڑا شک ہو وہ منکر بحر کا بھی ہو اور بحر کے گوہرون کا بھی پھر وہ پیراہ اور زمیانی اس سے کب ڈھونڈیگا
 یہ بات تو خدا تعالیٰ ہی نے حیوان کے خیال و سراہی میں نہیں رکھی ہو کہ وہ لعل سے محبت کرے اور
 درپرست ہوئے کتین گدھوں کو بھی تو نے گوشوارے پہنے دکھا ہو اسکے گوش ہوش کیا ہیں سبزہ زار
 تو سورۃ والتین میں لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم کو پڑھو خدا تعالیٰ نے فرمایا ہو کہ بیشک پیدا کیا ہمنے
 انسان کو اچھی صورت اور اچھی حالت پر تا تو جانے کہ یہ انسان اے دوست جان کیسا گرامی ہو کیسا
 لفظ احسن التقویم اسکی نسبت فرمایا ہو جو میری فکر سے باہر ہو جانتک اس لفظ احسن کی تفصیل کو تو سوچ
 سکیگا پھر بھی تفصیل باقی رہیگی اور یہ احسن التقویم اسکے عرش سے بھی زیادہ عالی رتبہ ہو چنانچہ یہی بلال
 عرش پر جوتی پہنے پھرتے تھے اور اگر قیمت اس گوہر کی بیان کروں کہ وہ متنوعات سے ہو نہ ممکنات
 سے تو میں بھی جلوں اور سننے والا بھی جلع میں اس سبب سے کہ قیمت اسکی اسکے موافق نکسکا اور سننے والا
 اسوجہ سے کہ مجھکو قیمت دینے کا مقدور نہیں کیسے اس گوہر کو پاؤں تو ایسے موقع پر لب بند کرے اور
 اسکے پاس نہ کہ مت جا اور صدیق کا ذکر کر کہ وہ اُن گدھوں کے پاس گئے اور دروازہ پر دستک دی
 جب دروازہ کھلا تو بے اختیار اُس جہود کے گھر میں چلے گئے اور بخود و سرست اور پر آتش ہو کے بیٹھے
 اور منہ سے اُنکے سخت سخت باتیں نکلنے لگیں کہ اس ولی اللہ کو کیوں مارا کرتا ہو یہ کیسا کینہ تجھکو ہو اے دشمن
 روشنی لینے اسلام کے اگر تجھکو اپنے دین میں بہت بڑا صدق ہو اور یہ بھی صادق ہو تو میرا صدق اس صادق پر
 ظلم کر نیکو کیسے چاہتا ہو کیونکہ صدق صدق تو ایک ہیں تو اپنے دین جہود کے صدق کا بھی نہ نہیں بلکہ خاص
 مادہ جب تو تو ایسے شہزادہ پر یہ گمان بدرکھتا ہو قبرے پاس تیرا دل ایک آئینہ کنسا زہر اُس آئینہ کو
 سے اے مرد و لعنت ابد کے سب کو ایک طرح پرست دیکھے الغرض اسوقت زبان صدیق سے جو باتیں
 تکلیفیں شدت غصہ میں اگر اُنکو بیان کروں تو تو اپنے ہاتھ پاؤں بھول جائے قولہ اُن نیا بیع الحکم بھون
 فزات + از وہان اور دان از بیہات + سچو از سنگے کہ آ بے شدر وان + نے زہلو مایہ دار و نزمیان + ہو
 خود کرد حق اُن سنگ را + بر کشادہ آب مینارنگ را + بچنان کہ چشمہ چشم تو نور + اور وان کردہ است
 بے بخل و فتور + نے زہیہ آ نمایہ دار و نے زہلوست + روے پوشے کردہ و را بجا دوست + و خطاے
 گوش با و جا ذلش + مدرک صدق کلام و کا ذلش + این چہ بادست اندران جز استخوان + کہ پذیرد
 صوت و حرف قصہ خوان + استخوان و بادرد پوششت و بس + در دو عالم غیر زندان نیست کس +

مستمع او قائل ادبی احتجاب۔ زانکہ الاذنان من راس ایشاب۔ گفت مگر رحمت ہی آید پردہ زبردہ بستانش
 لے اکرام خود۔ از منش و آخر چو میسوز دولت۔ بے مونت حل نہ گرد و مشکلت۔ گفت صد خدمت کنسم
 پانصد سجود۔ بندہ دارم نکو لیکن یہو۔ تن سپید و دل سیاہ اور اگیہ و عوض وہ تن سیاہ و دل منیر۔
 کس فرستاد و بیاورد آن ہمام۔ بود الحق سخت زبیا آن غلام۔ آنچنانکہ ماند حیران آن جہود۔ آن دل
 چون سنگش از جارفیت زد۔ حالت صورت پرستان این بود۔ سنگ شان از صورت و مومی شود۔
 باز گرد ستیزہ و راعنی نشد۔ کہ بدین افزون بدہ بے بیچ بد۔ یک نصاب فقرہ ہم بروے فرود۔ تاکہ راضی
 گشت حرص آنچو د۔ بیج کرد و داد بستد بغرض۔ داد گوہر سنگ بستد و عوض۔ بر خیال آنکہ سودے
 کردہ ام۔ دادا سودا بیضے آوردہ ام۔ منعقد چون گشت۔ بیج اندر میان۔ یافت ایجاب و قبول ہر دو آن۔
 اللغات یتابع چہنہاے بزرگ مثاب بفتح جائے انہو آب و مردم و ثواب داد شدہ نصاب مال
 و زرد سرمایہ جہود و مغرس یہو۔ المعنی یعنی حضرت صدیق کہ یتابع الحکم تھے ایک چہنہ نہیں بلکہ چہنہ حکمت
 کے اور خود فرات نہ نسل فرات کے اُنکے دہن سے چہنہ روان تھے اور حال یہ کہ کسی جہات سے نہیں
 ہجرت یعنی منجانب اسد اور مثل اس سنگ کے جس سے آب روان ہو کہ وہ بھی ہجرت ہو کہ نہ کسی پہلو سے
 معلوم ہوتا ہو نہ در میان سے اس پتھر کو حق تعالیٰ نے اپنی ڈھال اور آڑ کر لیا ہو اور آب مینارنگ کو
 آپ اہی کھول دیا ہو جیسے تیری آنکھوں کے چہنہ سے اُسے نور روان کیا ہو بے بخل و بے فتور کے با فراط
 و بجد نہ یہ نور پیہ سے مایہ پاتا ہو نہ پوست سے یہ سب دوست نے ہر شے کے لیے روپوش اپنی ایجاد
 میں رکھے ہیں و کھوکھو کان کی خلوت میں کسی ایک ہوا جاذب رکھ دی ہو جو چھوٹی سچی بات کو دریافت
 کر لیتی ہو حیرت ہو کہ کسی ہوا کان میں ہو سوائے استخوان کے کہ جو صوت و حرف قصہ خوانوں کو بلایں
 جانے اور قبول کرے جاتی ہو اور کیسے ایسی جلدی ہزار دن شکلیں صوت و حرف کی وہ ہو قبول کرتی
 ہو لیکن اصل یہ ہو کہ استخوان اور باد و دونوں روپوش ہیں دونوں جہان میں سوائے یزدان پاک کے
 کوئی نہیں ہو مستمع بھی وہی قائل بھی وہی اور حال یہ کہ بے احتجاب اے ظاہر و بر ملا اس سبب سے
 کہ مسئلہ فقہ کا ہو الاذنان من راس یعنی کان بھی سر ہی سے ہیں ایشاب یعنی ثواب داد شدہ آب
 اس جہود نے حضرت صدیق سے کہا کہ اگر منکو بہت رحم آتا ہو اور ایسی ہی مختاری عادت اکرام و احسان
 کی ہو تو جاؤ زر لاؤ کھو دو اسکو لیلو اگر مختار دل اس پر چلتا ہو تو مجھے خرید لو مشکل مختاری بدون زر کے
 آسان نہیں ہو سکتی حضرت صدیق نے کہا میں ہی سیکڑوں خوشامد کر دیکھا اور پانسو سجدے شکر کے
 بجالاؤ دیکھا اگر تو میری بات مان لے کہ میرا ایک غلام نیکو و خوبصورت ہو گرتا ہو و تن اسکا سپید ہو لیکن

کسا سیاہ تو اسکو لیلے اور بدلہ میں اس سیاہ تن دل منیر کو مجھے دیدے اور آدمی کھجکے غلام کو بلایا وہ مرد بزرگ اسکو لایا تو واقعی اور حق ہی ہو کہ وہ نہایت ہی خوب و زیبا تھا اور ایسا کہ جو وہ بھی رہ گیا گو دل اسکا پتھر سا سخت تھا مگر اسکو دیکھا اپنے حال پر رہا اب مقولہ اٹکا ہو کہ جو لوگ ت پرست ہیں انکا یہی حال ہو کہ سنگ اٹکا جو عبارت دل سے ہو ایک صورت کے دیکھنے سے ہاں کے لاغر و باریک ہو جاتا ہو اگرچہ اس جھوٹا غلام کو دیکھ کر یہ حال ہوا لیکن پھر بھی جھگڑا کیا اشی نہ ہو کہ اس غلام پر کچھ اور بڑھا کے دو بدوہ کسی عذر کے حضرت صدیق نے ایک نصاب ی اسپر اور بڑھا دی تا حص اُس جو دکی راہنی ہو گئی بس بیچ کر دی اور داد مند بے عرض میں ہو گئی اس جو د نے گوہر دیدیا اور عوض میں پھر لے لیا کیسا خسارہ کیا اور اُس خیال میں نے بہت فائدہ کیا ہو اسود دیکے ایض لایا ہوں یعنی کالے کے بدلے میں گور آخرب جب دونوں میں بیچ منفذ ہو گئی تو ایجاب و قبیل و دلوں کے درمیان میں ہو گیا

ہندسنا جو د کا اور جانتا یہ کہ صدیق مغبون ہیں اور بجا نثار قیمت ہلال کی
 ترقی زان جو سنگدل + از سافسوس و غمزہ و غش و غل + گفت صدقش کہ این خندہ چہ بود +
 و اب پریش او خندہ فروز + گفت اگر جدت نبود می و اہتمام + در خریداری این اسود غلام +
 ز استینہ نمی افزو ختم + خود بشتر انیش می بفر و ختم + کہ نزد من نیز ز بند انگ + تو گر ان کردی بہایش
 با نگ + پس جو البش داد صدیق اے غمی + گوہرے دادی بجوزے چون صبی + او بنزد من بھی از
 کون + من بجانش ناظرستم نے بلون + ز سرخست و سیہ تاب آمدہ + از برائے رشک این
 ن کدہ + دیدہ این بہت رنگ جہما + دریا بد زین نقاب از روح را + گر مکیسی کردہ در بیع بیش +
 بی من جلد ملک و مال خویش + در مکیس افزود می من را اہتمام + دانے زر کرد می از غیر دام +
 ل داوی زانکہ از ان یافتی + در ندیدی حق را نشکافتی + حق سر بستہ جمل تو بداد + ز دو بینی کہ
 بہت او فتاد + حق پر لعل را دادی بباد + بچو زنگی در سیہ روی تو شاد + عاقبت و احسن ناگوئی
 + بخت و دولت خود فرو شد چون کسے + بخت با جامہ غلامانہ رسید + چشم بد بخت بجز ظاہر
 بر + او نمودت بندگی خویشتن + خوے ز رشتت کرد با او کرد و فن + این سیہ اسرار
 + اسپد را + بت پرستانہ بگیر اے ترا خا + این ترا و آن مرا بردیم سود + ہن لکم دین دلی ہن
 ے جو دہ اللغات دانگ چھرتی ورن غبی الحق مکیس در نگ المعنی بعد ہو جانے ایجاب
 ل باہمی کے وہ جو د سنگدل ٹھٹھا مار کے ہنسا از روے تمسخر و طنز و غش و غل کے

صدیق نے جو چھاکہ پھٹھا کیسا اُسکے جواب میں بھی اُسے ٹھٹھا ہی مارا اور کہا اگر اس حبشی غلام کی خریداری میں تمھاری ایسی کوشش واسفدراہتمام نہوتا تو میں نے جیسا کہ جھگڑا کیا کبھی ایسا فروختہ نہوتا اور خود دوش کو اُسے بچھا دیتا اسلئے کہ میرے نزدیک نیم دانگ کا بھی نہیں ہو تم نے اپنی بانگ سے اُسکو گراں بہا کر دیا پس حضرت صدیق نے اُسکو کہا کہ اے احمق یہ بھی سمجھتا ہو کہ لڑکوں کے مثل تو نے جوڑے بدلہ میں گوہر دیدیا وہ میرے نزدیک دو جہان کی قیمت کا ہو میں اسکی جان کو دیکھتا ہوں کیسی نورانی ہو رنگ کو نہیں دیکھتا وہ زرخیز ہو بظاہر سیاہ تاب ہو کے اس احمق کو یہ مین آیا تا دمکین اور رشک کریں کہ افسوس اُسکا سا حال ہمارا ہوتا جو آنکھیں ہفت رنگ جموں کی دیکھنے والی ہیں وہ روح مجسم کو جو اُس نقاب سیاہ رنگی میں ہو کیسے پائین ہفت رنگ سفید سرخ تہر زرد و کبود و قرمز می اے عباسی سیاہ اگر تو اسکی بیچ میں زیادہ چہل کرتا تو میں اپنا جملہ ملک و مال دیدیتا اور تیرے رکے رہنے سے میں اپنے ملک و مال کو بڑھاتا کوشش کرتا بلکہ دامن بھر زراور سے قرض لیتا تو نے تو سہل دیدیا اس سبب سے کہ تو نے بھی سستا پایا ہو تو نے نہ دیکھا نہ ڈبہ کو توڑ کے دیکھا کہ اس میں کیا ہو تیری جہل نے ویسا ہی حقہ سرستہ جھکو دیدیا اب جلدی دیکھ لگا کہ ایسی غبن میں پڑا تو نے ڈبہ پر لعل کو برباد کیا اور زنگی کی طرح سیاہی روئی پر شاوہو جو جھکو نصیب ہوئی آخر اسکا یہ ہو کہ بڑی داحترنا کر لگا اور کیسے نہ کرے کوئی بھی ایسا ہو جو اپنی بخت و دولت بیچے بخت تو جامہ غلامانہ کو پہنچا یعنی جھون نے کپڑے غلاموں حقیرون کے سے پہنے انکو بخت نصیب ہوا وہ بختور ہوے اور تیری چشم بد نصیب نے ظاہر کو دیکھا اُسے اپنی بندگی تجھ ظاہر کی کہ بندگی یہ ہو تیری خود بد نے اُسکے ساتھ مکر و فن کیا یہ جو سپید تن اور سیاہ سرا رہی یعنی سیاہ باطن کہ مراد اُس غلام ہیو د سے ہو جس سے حضرت صدیق نے بلال کو بدلہ فرماتے ہیں اے خراڑ خا اُسکو بت پرستوں کی طرح تو بیلے توبت پرست ہو یہ بت ہی تیرے مناسب ہو اور میرے مناسب وہ ہو بہر حال تو خوش اپنے حال پر ہم خوش اپنے حال پر یہ تیرے واسطے ہو وہ میرے واسطے بس مصداق لکم دینکم ولی دین کا ہو گراے جو د فائدہ ہم ہی نے کر لیا قولہ خود سراے بت پرستان این بودہ جلش طلس اسپ او جو بین بودہ چچو گور کامران پر دو دوتا رہ و زبرون بر لبستہ صدقش و نکار چچو مال ظالمان بیرون جمال و زور و لش خون مظلومان دہال و چون منافق از برون صوم و صلوة و زور و ن خاک سیاہ بے ثبات و چچو ابر بے نرم پر قور و نے در ان نفع زمین نے قوت بر و چچو وعدہ مکر و گفتار در فرغ و آخرش رسوا و اول با فرغ و بعد از ان گرفت دست آن بلال و آن زودست غم محنت چون خلال و شد ظلمے در دہانے راہ یافت و جانب فیرین زبانی می نشاط و آوری ش تا بنزد آن رسول و کہ بجان او کردہ بدیش قبول و چون بدیان خستہ روے مصطفیٰ

نفت جہت نہاد خلوا با بہا - چون بلال این را شنید از مصطفیٰ خرمشیا فتاد او بر تھا + تا بدیرے بخود و بہوش ماند + چون بہوش آمد ز شادی اشک راند + مصطفیٰ اش در کنار خود کشید + کس چہ داند بخششے کور رسید + چون بودی کہ ہر اکسیر زدہ مغلسی بر گنج پر تو قیر زدہ + ماہی پرمردہ در بحر افتاد + کاروان گم شدہ ز دربار + ان خطا بتیکہ گفت اندم نمی + گزند بر شب بر آید از شبی + روز روشن گرد آن شب چون صبح + من تمام باز گفت آن اصطلاح + خود تو دانی کا کتاب اندر حل + تا جگہ یابا نبات و باد قتل + خود تو میدانی کہ آن آب زلال + می جگہ یابا ریا حین و نہال + صنع حق با جملہ اجزای جہان + چون دم حرفت از من مطلق + جذب یزدان با اثر + سبب + صد سخن گوید نہان بجزت و لب + نے کہ تا فیروز قدر معمول نیست + لیک تاثیرش از معقول نیست + چون مقلد بود عقل اندر اصول + وان مقلد در فرعش اے فتنول + گر ہر سہ عقل چون باشد مرام + گو چنانکہ توندانی و اسلام + اللغات فرو قرار از شکم کہ اندر لطن کے مفہوم و مسموع ہو و قس مبعوثین نخل پر بار المعنی او پر جو صورت پرستوں کا ذکر کیا ہو اسکے موافق فرماتے ہیں کہ بیشک ان بت پرستوں کی یہی سنت ہو کہ انکا گھوڑا تو کاٹھ کا بیجان و بے رفتار ہو لیکن جھول انگلی طلس کی ہو اور جیسے کافر کی گور کہ اندر تو پردہ و دو تار یک ہو اور ظاہر میں سیکردن نقش و نگار سے آراستہ اور جیسے ظالمون کا مال کہ صورت تو بہت خوب و خوبصورت اور معنی خون مظلوموں کے وہال سے بھرا ہوا اور جیسے منافق کہ ظاہر تو بہت سا نماز و روزہ اور باطن میں خاک سیاہ اور بے نبات اور جیسے سوکھا بادل کہ موافق مثل مشہور کے گرجے بہت بر سے کچھ نہیں کہ جس گرج سے زمین کو نفع کہ اس سے کچھ جے نہ کسی پھل کو فائدہ جو قوت پائے اور جیسے جھوٹا وعدہ مکر کا اور جھوٹی بات کہ اول میں تو کیسا دلخوش ہو جاتا ہو اور مطمئن اور آخر اسکا رسوا و فضیحت ہو پس حضرت صدیق نے بعد اسکے ہاتھ بلال کا پکڑا وہ غلبہ رنج و محنت کے ہاتھ سے مثل خلا کے زار و لاغر ہو رہے تھے اب بولانا فرماتے ہیں دیکھو جب زار و تزار ہو کے خلاں بنگیا تو وہاں میں راہ پائی اور آب شیرین زبانی کی طرف جاتا ہو کہ ذات آنحضرت کی ہو پس حضرت صدیق انکو قبول مقبول کے پاس لائے کہ جان و دل سے انھوں نے دین انکا قبول کیا تھا جب اُس خستہ نے صورت مصطفیٰ کی دیکھی آنحضرت نے کہا ملتم نادخلوا با بہا یعنی کسی خوشی کو نہ گلو پس داخل ہو گئے اُس کے دروازہ سے اے جنت جب بلال نے حضرت سے یہ سنا عش کھا کے چٹ کر پڑے اور بہت دیر بخود و بہوش رہے جب پوچھیں اے تو مارے خوشی کے رونے لگے آنحضرت نے انکو اپنی آغوش میں دبا یا اب جو کچھ بخششیں اُسکو اس آغوش میں دبانے سے حاصل ہو لیں انکو کوئی کیا جانے ایسا حال ہوا جیسے مس اکسیر کو جا لگا اور کوئی مغلس گنج پر تو فیر پر پہونچ گیا اور جیسے ماہی پرمردہ بے آب و آب میں چا پڑے اور تافہ بیکا ہوا

راہ راست پر آگیا جو خطاب کہ اُسوقت آنحضرت نے اُنکے ساتھ کیے اگر وہ رات پر پڑیں تو رات رات
پن سے بھجائے ایسے روشن خطاب تھے آدروہ رات رات ہی نہ رہے مثل صبح کے روز روشن ہو جائے
تین اس اصطلاح کو ظاہر نہیں کر سکتا جو اصطلاحاً نام ایسی رات کا ہو تو خود جانتا ہو یہی سمجھ لے کہ جب آفتاب
برج حمل میں جاتا ہو تو رویندگی و نخل پر بار کے ساتھ کیا کام کرتا ہو نباتات رستہ کو از سر نو تازہ اور سرسبز اور میوہ
لو پختہ و رسیدہ کرتا ہو اور یہ جان کہ جیسے آب زلال رباعین و نہال کو نفع پہنچاتا ہو حق تعالیٰ کی صنعت
سارے اجزائے عالم کے حق میں ایسی ہو جیسے افسونگر دن کے حرف کا دم کہ چھو کرتے ہی فوراً وہ بات ظہور میں
جاتی ہو اسد تعالیٰ کی کشش مع اپنے اخرون و سببون کے سیکڑوں باتیں پوشیدہ ہجرت و لب کے کرتی ہو
اُن باتوں میں مثل اُن باتوں کے نہ حرف ہو نہ کسی لب سے نکلتے ہیں آدو یہ بات نہیں ہو کہ تاثیر قدر سے
شیامین معمول نمویئے عمل نہ کرے صرف جذب حق ہی اپنا کام کرے لیکن یہ ضرور ہو کہ تاثیر اسکی معقول نہیں ہو
جو عقل میں آسکے اسلئے کہ اصول میں جب عقل مقلد بھی تو فروع میں بھی مقلد ہوگی تو او فضل و فضولی کیا کرب
جو عقل پوچھے کہ پھر مطلب کیسے نکلے تو کہدے جیسے کہ تو بجانے بس آگے سلام

معاتبہ حضرت کا صدیق سے

ولہ سید کو نین سلطان جہان + در عتاب آمد زمانی بعد از ان + گفت اے صدیق آخر گفت + کہ مرا نبیا مکن
رکعت + تو چرا تنہا خریدی بہر خویش + باز گو احوال اے پاکیزہ کیش + گفت ماد و بندگان کو سے تو +
دش از او من برو سے تو + تو مرا امیدار بندہ دیار غار + پہنچ آزادی نخواہم ز نہار + کہ مرا از بندگیست
راویست + بنیو بر من محنت و بیداریست + اے جہان از اندہ کردہ ز اصطفا + خاص کردہ عام را خاص +
ابا میدید جانم در شہاب + کہ سلام کرد قرص آفتاب + از زمینم بر کشید او تا سما + ہمرہ او گشتہ بودم ز ارتقا +
تم این ما خولیا بود و محال + پہنچ گرد مستحیلہ و صفت حال + چون ترا دیدم بدیدم خویش را + آفرین آئینہ خویش
بش را + چون ترا دیدم محال حال شد + جانم مستغرق اجمال شد + چون ترا دیدم من اے روح البیاد +
این خورشید از چشم فتاد + گشت عالی ہمت از تو چشم من + جز بخواری ننگم اندر ز من + نور چشم خود بدیدم نور
رجتم خود بدیدم رشک حور + یوسفی چشم لطیف و سیم تن + یوسفستانی بدیدم در تو من + در پے جنت بدم
بتجو + جنتی نبود از ہر جزو تو بہت + این نسبت بمن مدح و ثنا + بہت این نسبت بتو قدح و ہجاء + ہجو
ح مرد جو پان سلیم + مر خدا را پیش موسی کلیم + کہ بجویم اسبشت شیرت زہم + چارقت داد و دم پیشیت
ہ + المعنی فرماتے ہیں بعد آنے بلال اور اُنکے حال کے سردار کو نین سلطان جہان نے بھٹوڑی دی +
ناب فرمایا آدو حضرت صدیق سے کہا کہ آخر ہم نے تم سے نہیں کہا تھا کہ اس کمرست بیٹے زید بلال بن بکوا

شریک کرنا تھے تنہا اپنے لیے کیوں لیلیا اسکا حال اسے پاکیزہ پیش ہو کہ بتاؤ صدیق رنے کے کہا وہ بھی اور میں بھی
 و دلون بندے تھارے ہی گئی کے ہن میں نے اسکو بخاری صورت دیکھنے کے شکرانہ میں آزاد کر دیا
 تم مجھکو اپنا بندہ اور بار غار رکھو میں بھی بجز بندگی کے آزادی نہیں چاہو گا میں بخاری بندگی کو آزادی
 جانتا ہوں اسلئے کہ جدائی بخاری مجھ پر محنت اور سخت ظلم کی بات ہو اسے مدوح تم وہ ہو کہ تھے
 اپنی برگزیدگی سے جہان کو زندہ کر دیا اور عام کو خاص بنا دیا خصوصاً خاصہ مجھکو میری جان عالم شباب
 میں خواہ میں دیکھا کرتی تھی کہ آفتاب نے مجھکو سلام کیا اور مجھکو زمین سے آسمان پر پہنچ لیا اور میں بلندی
 سے اسکا ہمراہ ہو گیا اب سے خواب دیکھنے میں اپنے دل میں خیال کرتا تھا کہ یہ خط و مال جو لیا ہو اور محال
 جو کبھی مستحیل بھی وصف حال ہو جاتا ہو یعنی بیداری میں جو محال ہوتا ہو خواب میں وہ حال ہو جاتا ہو
 جب میں نے تمکو دیکھا تو آپکو دیکھا جیسے آئینہ میں دیکھ لیتے ہیں بس صد آفرین ایسے آئینہ خوش کیش پر
 پھر کہتے ہیں جیسے میں نے تمکو دیکھا محال باتیں میری حال ہو گئیں اور جان میری اجلال و بزرگی میں
 ڈوب گئی جیسے میں نے تمکو اسے روح الہیہ دیکھا ہو محبت اس آفتاب کی میری نظر سے گر گئی لوح الہیہ
 یعنی ملکون کی جان جس سے مراد دنیا ہو موافق ذکر جزا و ادا وہ کل کے آنکھ میری تھارے سبب سے
 ایسی عالی ہمت ہو گئی کہ سارے زمانہ کو ذلت و خواری سے دیکھتا ہوں کچھ چیز نہیں سمجھتا میں نور و شہادت
 تمام میں میں نے نور ہی نور پایا میں حور و حور و صفا تھا خود میں نے رشک حور کو دیکھ لیا میں ایک پوسٹ
 لطیف سین کی جستجو میں تھا بخاری ذات میں پوسفستان دیکھا ہمیشہ درپے تلاش جنت کے رہتا تھا اب
 مجھکو تھارے ججز سے جنت نمود ہو گئی اب میں جو یہ کہ رہا ہوں میری نسبت تو یہ باتیں مدح و ثنا ہیں کہ
 بدولت تھارے اس لائق ہوا اور نسبت تھارے یہ باتیں مذمت و سجو ہیں کہ تھارے مراتب عالی
 کے مناسب نہیں جیسے مع مرد و پان سلیم سادہ و لکی جو خدا تعالیٰ کی نسبت کرتا تھا حضرت موسیٰ کلیم کے سامنے
 خدمت و قدح تھی جو کہتا تھا کہ تیری جو نہیں مینوں اور مجھکو دودھ کھلاؤ ان چار تیری سبکدوش کے سامنے
 رکھوں اور علاوہ اسکے قولہ قدح اور احق بوجی برگرفت + گر تو ہم رحمت کنی بنو و عکفست + رحم فرما برقصہ
 فہما + اے در اے فہما و دہما + ایہا العشاق اقبال جدید + از جہان کہنہ او در رسید + زین جہان
 کو چارہ بیچارہ جوست + صد ہزار ان نادر عالم دروست + البشر وایا قوم افواج الفرج + افرحوا یا قوم
 قد نزل الحرج + آفتابے رفت در کلاہ بلال + در تقاضا کہ ارحنا یا بلال + زیر لب گفتی از بیم عدو + کور
 ادبر منارہ رو بکو + میدد در گوش انگین بغیر خبر اسے مدبرہ اقبال گیر + اے در چس و درین گند و پیش
 ہن کہ تا کس بشنو درستی خمش + چون کئی خامش کنون ای یار من + کو بن ہر سو بر آمد طبل زن

اچنان کہ شد عدو رشک خو + گوید این چندین دہل را بانگ کو + میزند بر روش ریحان کین طریست ۱۴ و ز کور
 نوید این آسیب چیست + می شکند جو رود ستم میکشد + کور حیران کو چه در دم میکشد + این کشایش چیست
 بردست دتم + خفته ام بگذار تا خوابے کنم + آنکہ در خواشش ہی جوئے دیست + چشم بکشا کان منکیو پست
 سان بلا ہا بر عزیزان پیش بود + کان تجیش یار با خوبان نمود + لاغ با خوبان کند در ہر دمے + نیز کور از البشور اند
 لھے + خوشی را یکدم بدین کوران دہد + تا غرلو از کورے کوران بر جہد + اللغات ریحان ہر گل سواسے
 قل سرخ طری تازہ و تر لاغ شوخی و بازی المعنی دکھو اس چوپان کے قدح کو حق نوالے نے موج بنلویا
 گر تم بھی ایسی ہی رحمت کرو تو کیا عجب ہو تم ہماری فمو کے قصور پر رحم فرماؤ اگر یہ نہیں ہو نچے تو کیا بعید
 سواسطے کہ متوفی منون اور وہیون سب سے اس پار ہوا اور دور آب نداد کہ کے فرماتے ہیں کہ اے
 عاشقو اقبال جدید کے حسب خواہش تھاری جہان کہنہ سے کہ عالم قدم ہو نیا نیا اقبال ہو نچا اور اسی
 بان کہنہ سے کہ بچا رن کا چارہ جو ہوا لاکھون نادرات عالم کے اس اقبال میں ہیں بشارت ہو نچا و تہمین
 ی قوم کہ اب فرج و کشود آئی اور خوش ہو اے قوم کہ سختی و نگی جاتی رہی آفتاب جھوٹے میں ہلال کے
 یا تقاضا کرتا ہوا کہ ارحنا یا بلال یہ سب اشعار آپ کے زمان سعادت اقران کی صفت میں ہیں ارحنا یا بلال
 کے معنی راحت ہو نچا اے بلال یعنی اذان کہ کہ تیری اذان سے راحت پاتے ہیں کا زہ بکات عربی وہ
 بوٹری جو کلیست والے رکھوالی کو ڈالتے ہیں اور آفتاب کا کا زہ ہلال میں جانا ہی کہ مستعدی راحت کا
 لال سے ہونا دشمن کے خوف سے پہلے اذان آہستہ کہتا تھا جا خدا نے اسکو کور کیا منارہ پر چڑھ کے
 بلا اذان کہ تیری اذان سے ہر عاشق کے کان میں بشارت دہندہ چھوکتا ہو کہ اے بد بخت اٹھ راہ اقبال
 اختیار کر اور وہی بشارت کہتا ہو کہ اے اس قید و گند و پیش میں پڑے ہوے خبردار ہو ایسا اس سے
 پ خاموش مچھا کہ کوئی سننے نہ پائے لیکن اے میرے بار اب تو کیسے خاموش ہو سکتا ہو کہ تیرے ہر ہنوس
 بلبل زن پیدا ہو گیا جگے شور سے دشمن رشک خوا اسقدر بہرا ہو گیا جو کہتا ہو کہ اتنے تو ڈھول ہیں لیکن
 مولوں کی آواز کمان ہو تو اس کے منہ پر ریحان مارتا ہو کہ بانگ انگلی ہی سبزی و نازگی ہو اور وہ زندہ ہیں
 کہتا ہو کہ یہ صدمہ کیا ہو ٹھکرو جو نور نوحی ہو جیسا کہ غور تین نازخرو سے نوحی ہیں اور میرا ہاتھ پکڑ کے کہنچنی
 بن اور کور حیران ہو کہ ٹھکرو در دیون دلو چتا ہو یہ کشاکش میرے ہاتھ پالون اور جسم پر کیون ہو میں
 غنہ ہوں ٹھکرو چھوڑوے تو چین سے سوؤں وہ شخص جسکو تو خواب میں ڈھونڈتا تھا یہ وہی ہو انھیں
 دیکھ لے وہی ماہ نیک ہے ہو یہ بلالین جو عزیز دن پر بکثرت ہو میں اے عاشقون پر سبب حنا کا
 رغوہ سے ساتھ تجیش میں منول ہو گیا انگلی طرقت تو یہ نہیں کی جیسا کہ کہا ہو اسدا جمیل حجب الجبال اللہ جمال

والا ہوا اور دوست رکھتا ہوا جمال کو اسلے کہ کبھی ایسا بھی ہوتا ہو کہ ان اندھون کو سوزش میں ڈالنے کے لیے
خون سے بھی بازی دلائے کرتا ہو ذرا دیر آپ کو اندھون کے حوالے بھی کر دیتا ہو تا شور و غر یو بسبب اس لانگ کے
ہنکے ملا میں بھی اٹھے تجھش عشق و رزیدن بکے کو رعاشن بحساری

اقتصد ہلال اور اسکے شوق ایمان کا اوصفت ضعیف و خواجہ

تو نہ چون شنیدی بعض از قصہ ہلال + بشنوا کنون قصہ ضعیف و ہلال + از ہلال او پیش بود اندر روش + خوے
+ را پیش کردہ بدکنش + نے چو تو پس رود کہ ہر دم پستے + سوے نگے میردی از گوہرے + ہچنان کان
خواجہ + مہمان + سید + خواجہ از ایام عمرش بہر سید + گفت عمرت چند سالست اے پسر + باز گوی و در مددزد
بر شرم + گفت مجدد ہمدہ نے نے شانزدہ + اے برادر خواندہ پاک پازدہ + گفت واپس واپس اے خیر و بہت
باز میرد تا کبست مامور + آن بکے آپے طلب کرد از امیر + گفت روان اسپ + شنب را بگیر + گفت آفرین
خواجہ + گفت چون + گفت او واپس روست و پس حرون + سخت پس پس میرود و او سوے بن + گفت
و مش را بسوے خانہ کن + دم این استور رفت شہوتست + از ان سبب پس پس رود آن خود پرست +
شہوت اور کہ دم آمد زین + اے مبدل شہوت غفیش کن + چون بندی شہوتش را از رغبت + سر کند آن شہوت
از عقل خیر لغت + بچو شامخی کہ ہرے از درخت + سر کند قوت ز شاخ اسے نیکخت + چونکہ کردی دم اورا آن طرف +
گر رود واپس رود تا مکتف + جدا اسپان رام پیش رو + نے پیش رو حرونے را اگر + گرم رو چون جسم
موسے کلیم + تا بہ بحر نیش چہ پناے کلیم + ہست ہنصد سالہ راہ آن حصب + کہ بگرد و عزم در سیران حب +
ہست سیرنش چون این بود + سیر جانش تا علیین بود + شہسواران در سباق تا خند + خربطان در پا نگہ
انداختند + اللغات جن پایان ہر جہر تغیر گردہ نان اندک ہین کردہ سر کردن شروع کرنا تمام کرنا کامل
کرنا سلوک کرنا معاش کرنا مکتف پناہ جوئندہ یکسو شوندہ حقب لضمین روزگار و ہشتاد سال پایا گاہ جاے
چار پایان بحرین وہ جگہ جہان دودریا یعنی بحر فارس اور روم نے ہین اور اس جگہ ملاقات حضرت خضر
موسے علیہما السلام کی ہوئی معنی المعنی یعنی ہلال کی تو بہت نقلیں اور حکایتیں ہین بعض اُنسے یہ بھی جو
تو نے سنی اے قصہ ایک مہمان و ہلال کاسن یہ ہلال ہلال سے اپنی وضع و روش میں بہت بڑے تھائے
خوے بد کی گندیگی اپنی فات سے اُسکی نسبت زیادہ کی بھی کنش میں کن امر کندین سے اور شین مصدا
کا نہ مثل تیرے پس رود کہ ہر دم پست ہوتا جاتا ہو اور گوہر سے سنگ ہو اجاتا ہو جیسا کہ کسی خواجہ کے بیان
ایک مہمان آیا خواجہ نے قند او اُسکی عمر کی پوچھی کہ کے برس کی ہو سچ بتا چو را بیست اور بیان کر کما آٹھارہ
سترہ پھر کما نہیں نہیں سولہ برس کی من بود کما اے منھ بولے بھائی پندرہ برس کی خواجہ نے کہا واپس واپس

اے فلان خدا تجھ کو خیرہ سر کرے سینے پیچھے ہی کو لوٹتا چلا آ اور مادر کی کس تلکے نوشت کے چلا جا پھر کہتے ہیں
ایک شخص نے ایک گھوڑا کسی امیر سے مانگا امیر نے کہا جا وہ سپید گھوڑا لے لے کما اسکو میں نہیں چاہتا ہوں امیر نے
ما کیوں کہا وہ واپس رواور بڑا سرکش ہو اور نہایت ہی اُلٹا چلتا ہو جسے کہ بن شے تک اس خواجہ نے کہا تھا
مگر کھڑے ہو کر گھر کی طرف کر دے اب مقولات اُنکے ہیں کہ تیرے جو یہ سنو نفس کا ہوا اسکی دم شہوت ہو
اسی سبب سے یہ خود پرست پیچھے کو ہٹتا ہو آگے نہیں بڑھتا بس اسکی شہوت کو جو دم ہو اے فلان ہا کھل
ایک گردہ نان جو مراد لگیا سے ہو مبدل کر جب تو اسکی شہوت کو ایک لکھا سے روک لے گا تو وہ شہوت ہی
نقل شریف سے معاش و گذران ہو جائیگی یہ ایسا حال ہو جیسے کسی درخت کی شاخ کاٹ ڈالنے سے نئی
شاخ میں سے اُسے نیکیت قوت شروع ہو جاتی ہو اور جبکہ دم کو اسکی تونے جو شہوت ہو اسکی طرف کر دیا تو کچھ غم
نہیں اگر اُلٹا چلیگا تب بھی کیسو شہوندہ اور نہا جو نیدہ تو ہو جائیگا اب فرماتے ہیں اے خوشحال اُن گھوڑوں مطیع
ہمیشہ کا جو پس روی و سرکش میں نہیں بچنے ہیں گرم رو ایسے جیسے جسم موسے کلیم کا مجمع البحرین کی مسافت کو
یسا جانتے تھے جیسے چوڑائی کمل کی یہ مجمع البحرین سات سو برس کی راہ اُس زمانہ کی ہو جسکی سیر کاغذ ہم
نئی محبت نے کیا جیسا کہ قرآن میں ہو قال موسے لعلہ لا ابرح تھے الیغ مجمع البحرین او امضی حقا کہا موسے
نے اپنے شاگرد سے ہمیشہ اسکی طلب میں رہو گا جب تک کہ ہو پھون مجمع البحرین کو چاہے کتنی بہت بہین گذرین
ب حیاں کرو جب ہمت اُنکے تن کی سیر میں ایسی ہو تو اُنکے جان کی سیر عین تک کیوں نہو گی جو اعلیٰ
ملود رہے بہشت کے ہیں دیکھو جو شہوار تھے وہ تو شوق ساقی میں کہ ایک نے چاہا میں آگے
ہو جاؤں دوسرے نے چاہا میں ہو جاؤں گھوڑے دوڑا گئے اور جو خربط تھے بڑی بدخ حرص کے
شل وہ چار پاؤں کی جگہ میں گندگی کریدنے کو رہ گئے قولہ آپخان کہ کاروانی در رسید + در وہی آمد درے
اباز دید + آن کے گفت اندرین سرمایے سخت + چند روزا اینجا بنیدازیم رخت + ہانگ آمدنے بنیداز
زبرون + وانگمانے اندر آ تو اندرون + ہم برون انگن ہرا نچہ انگند نیست + در میا با آن کہ این مجلس
نیست + بدلال استاد دل یار و شفی + سانس و بندہ امیر مونسے + سانسے کردی در آخر آن غلام +
یک سلطان سلاطین بندہ نام + سانس اسپان و نفس خویش ہم + از فردان کس شدہ در پیش ہم مان
میرا حال بندہ بے خبر + کہ بنودش جز بلیا نظر + آب و گل میدید دور وے گنج نے + بیج و شمش
میدید واصل بیج نے + رنگ طین میدید دور وے دین نمان + ہر پیر این چنین بدور جان + آن سارہ
دید و بروے مرغ نے + ہر سارہ شاہباز پر فتنے + داند گر میدید مرغ پر زنے + لیک موسے بردہاں مرغ
نے + وانگہ او بنظر نور اسد بود + ہم ز مرغ و ہم ز مو آگہ بود گفت آخر چشم موسے نہ + تا نہ بینی ہونکہ شاہ

گرہ + آن کے گل و نقشین در دل + داند گردل دید پر علم و عل + تن منارہ علم و طاعت + ہجو مرغ + خواہیصد
 مرغ گیر دبا و مرغ + مرد و وسط مرغ بین ست او دس + غیر مرغ می نہ بیند پیش و پس + موسے آن
 نوزیت نہان آن مرغ + کہ بدو یا بندہ باشد جان مرغ + مرغ کان موسیت در منقار او + ہیج عاریت نباشد
 ہزار + علم او از جان او جو نہ دام + پیش او نے عاریت باشد نہ دام + یعنی بتائید صدر فراتے ہیں یہ وہ مثل
 ہوئی کہ ایک فائدہ کین سے ایک گاؤں میں آیا اور ایک دروازہ کھلا دیکھے ایک شخص نے کہا کہ ایسے سخت
 چاہے میں کمان جانیں چند روز بہین بستر جمائیں آئین آواز آئی کہ نہیں اسباب باہر ڈال دو پھر اندر کو آؤ
 ہمارے تاکید جو کچھ تیرے پاس قابل ڈال دینے کے ہو وہیں ڈال دے اسکو لیکے یہاں مت آکر مجلس
 بزرگ درویشان ہو ایسے ہی ہلال اپنے دل کا استاد تیار خوشی میں اپنے خود اسکی حقیقت و صفائی کرتا رہتا تھا اور
 ایک امیر مومن کا سائیس و غلام تھا سائیس تو اسکی آخور میں کرتا تھا لیکن سلطان اسلاطین تھا اور نام کا بندہ
 گھوڑا کبھی سائیس اور اپنے نفس کا بھی اپنے اسکو بھی ضبط و قابو میں رکھتا تھا اور بہت سے آدمیوں سے دروازہ
 بھڑا رکھتا تھا وہ امیر حال سے اس بندہ کے بچر تھا اسلئے کہ اسکی نظر ہمیں کی ہی تھی جیسے کہ ہمیں نے آدم میں آب و گل کو
 دیکھا گچ کو نہیں دیکھا اور بیخ و نش و کھینا تھا اور یہ نہیں کھینا تھا کہ یہ اصل بھگی ہو بیخ سے مراد بیخ ارکان اسلام یعنی نماز
 روزہ حج زکوۃ شہادت با پنج حس سب رنگ مٹی کا جو ظاہر تھا اسکو دیکھتا تھا دین جو آئین چھپا تھا اس سے
 غرض تھی چنانچہ ایسا ہی حال ہر پیر کا جہان میں رہا جو آیا لوگ اسکا ظاہر حال ہی دیکھتے رہے یعنی منارہ تو کھلا
 اور اسپر جو مرغ بیٹھا تھا وہ نہ دیکھا اور مرغ بھی کیسا کہ شاہ باز پر فن اور دوسرا دیکھا کیا صرت مرغ پر زن لیکن
 مو اس مرغ کے دہن میں نہیں مگر جو کوئی ناظر نور اللہ سے ہوا وہ مرغ و مود و نون سے آگاہ ہوا اور کہا کہ
 آخر یہ ہو کہ مرغ و مود و نون پر آنکھ لگائے رہ اسلئے کہ جب تک مود کو نہ دیکھیا گئی تھی کہ کشتائی بھی ہرگز نہ ہوگی اسواسلئے
 کہ ایک نے گیل مٹی نقشین کیچڑ میں دیکھ لی دوسرے نے دل پر علم و عل دیکھا اب منارہ اور مرغ کی تفسیر میں
 فرمانے ہیں کہ تن منارہ ہو اور علم و طاعت مرغ پس چاہے تین سو مرغ اختیار کرو جو مراد کثرت علم سے ہو
 خواہ دو مرغ اسے قرآن و حدیث جو اہل علم ہیں اور جو فرمایا ہو خیر الامور او ساہل المذاہب اس معاملہ میں مرغ
 وسط میں وہی شخص ہو جو سوا سے ایک مرغ کے پیش و پس اپنے اور کو نہ دیکھے آپ بتاتے ہیں کہ وہ جو
 تنے کو کہا ہو وہ ایک نور پوشیدہ ہو اور ملکیت مرغ کا جس سے ہیشگی جان مرغ کی ہو پس وہ مرغ کہ
 جسکی منقار میں وہ مویںے نور ہو اسکے کام میں کسی عاریت کا کام نہیں ہو اسکا علم اسی کی ذات سے
 ہو ہمیشہ جوش ارتار تھا ہو اسکو نہ حاجت عاریت کی ہو نہ دام کی

رنجور ہونا ہلال کا اور بخیر ہی خواجہ کی اس سے بہ نظر حقارت اسکے اور واقف ہونا

مصطفیٰ کا اور جانا عیادت کو

قولہ از قصار بخورشہ روزے ہلال مصطفیٰ را وحی شد غار حال + بد زرنجوش خواجہ بچہ + کہ براؤد بساؤد بخویش
 خفتہ نہ روزانہ را خفتہ + ہیچکس از حال او آگاہ نہ + آنکہ کس بود شہنشاہ کسان + عقل چون صد قلوب مش
 ہر جا رسان + وحیش آمد رحم حق بخورشہ + کہ فلان مشتاق تو بیمار شد + مصطفیٰ بہر ہلال با شرف + رفت ابہر
 عیادت آن طرف + در پے خورشید وحی آن مردوان + دان صحابہ در پیش چون اختران + ماہ میگود کہ صحابی
 نجوم + لیسرے قدوہ وللطائف رجوم + میرا گفتند کان سلطان رسید + اور شادی بیدل و جان برجید + بر
 گمان آن زشادی زود دوست + کان شہنشاہ بر آن میرا آمدہ است + چون فرو داؤد غزو آن امیر + جان
 اہی افشاں پامر دلیر + بس زمین بوس و سلام آورد + کہ درخ را از طرف چون ورداؤد + گفت بسم اللہ مشرف
 کن وطن + تاکہ فردوسی شود این آنجن + تا فزاید قصرن بر آسمان + تاکہ دیدم قطب دوران زمان گفتش ازہر
 عتاب آن محرم + من برائے دیدن توانم + گفت ردتم ہر تو خود روح حسیت + ہین بغراکین تجھم بہر کسبت + ہینوم
 من خاکپاے آن کسے + کہ بیابغ لطف تیش مغرے + اللغات عیادت بیمار پرسی درو بافتح کل کتاب تجھم
 ہر کجومت من ڈالنا مغرے چاے نشاندن درخت خضر قدر و جاہ سرے نرمی و راحت اہنی فرماتے ہر ناٹکا
 ایک دن ہلال بیمار ہو گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھے وحی نے اُنکے حال کی غازی کی لینے وحی نے اُنکا حال
 بتایا اُنکا جو خواجہ تھا وہ اُنکے حال سے بیخبر تھا اس سبب سے کہ یہ خواجہ کے نزدیک کھونٹے اور بقدر تھے آب
 معولہ اُنکا ہو کہ و اعجاہ نوروز سے آخرین ایک محسن سوتا ہو اور کوئی اُنکے حال سے واقف نہیں چنانچہ وہ
 شخص جو رفیق کس ہر کیسے تھے بلکہ شہنشاہ کسوںکے اور عقل اُنکی جو زور و قوت میں مثل سو فلام کے تھی اور
 ہر جگہ اُنکو ہونچا نیوالی اُنکو وحی آئی اور رحم حق بخورشہ ہلال کا ہوا اور خبر دی کہ فلان مشتاق تیرا بیمار ہو گیا
 حضرت مصطفیٰ اس ہلال با شرف کی عیادت کو اس طرف گئے آگے آگے تو خورشید وحی کا تھا اور اس خورشید
 کے پیچھے وہ ماہ یعنی آنحضرت مردان تھے اور اُنکے پیچھے صحابہ مثل ستاروں کے ماہ کا آفتاب کے پیچھے اور ستاروں کا
 ماہ کے پیچھے اور ناٹکا ہر اور وحی کی آفتاب سے جسکے پیچھے آنحضرت تھے یہ بھی ثابت کر گھر بھی اُسکا وحی سے معلوم
 ہوا ماہ اسے آنحضرت فرماتے ہین کہ اہمائی کا نجوم باہم امتدیم امتدیم یعنی اصحاب میرے مثل ستاروں کے ہین
 جسکی پیروی کرو گے ہدایت پاؤ گے بس یہ نجوم رات کے چلنے والوں کے پیشوا اور رہنما ہین اور نافرمان و
 سرکش کو واسطے رجوم ہین یعنی اُنکا بھگائیوالے اُنہیں اُس امیر سے لوگوں نے کہا کہ وہ دیکھ وہ سلطان + ہونچے
 وہ مارے خوشی کے بخود بے اختیار اچھل پڑا اُسے اس گمان سے خوشی کے مارے تلجائی کہ اُسے
 ہانا آنحضرت میرے پاس تشریف لائے ہین جب اپنے غرض سے اتر کے پیچھے آیا تو اپنی جان اُس بشارت سے

وہ وہ میں تھا۔ تھا جس کے زمین بوسی بجالا یا اور سلام کیا اور اس خوشی سے ہرہ اسکا مثل گل گلاب کے
 شکستہ اور خندان ہوا حضرت سے کہا بسم اللہ میرے وطن کو مشرف کیجیے تاہم انجن فردوس برین ہو جائے
 اور قصر میرا آسمان سے بڑھ جائے جس سبب سے کہ میں نے قلب و دوران زمان کو دیکھا آپ نے واسطے
 تو میرا یہ ایک امیرت کما میں تیری ملاقات کو نہیں کیا ہوں کما روح میری آپ پر خدا اور پھر کتا ہو کلدیج
 ہو کہ اس فانی گریہ تو بتائیے کہ ایسی شفقت کو واسطے اٹھائی ہو یا آنے کا سبب کیا ہو تو میں بھی خاک پا
 آؤں گا یا ہاں جسکا حال آپ کے باغ لطف میں ہو قولہ چون چنین گفت او و نحوث را براندہ مصطفیٰ ترک
 عتاب او بخواند پس گفتش آن بلال عرش کو ہجو مستاب از تواضع فرش کو + آن شہی در بندگی نہان شدہ
 بہر جا سوس بدنیآ آمدہ + تو گو کاں نہدہ آخر چہی است + این بدانکہ گنج درویر انہاست + اسے عجب چوست
 از سقر آن بلالہ کہ ہزار ان بدستش پائمال + گفت از رخیش مرا آگاہ نیست + لیک روزی چند بردر گاہ
 نیست صحبت او با ستور و استرست + سائست و منزل او آخرست + رفت پیغمبر رغبت بہر او + اندر آخر آمد
 اندر جستجو + بود آخر مظلم درشت و پلید + این ہمہ برخواست چون سید رسید + بوسے پیغمبر ہر آن شیر فر + پہچانکہ
 بوسے پوشش را پدید + موجب ایمان نباشد ہجرات + بوسے جنسیت کند جذب صفات + معجزات الہیہ ہجرت
 بوسے جنسیت سوے دل برداشت + ہر گرو دشمن اما دوست نے + دوست کے گردو بستہ کرنے + اندر
 آمد از خواب از بوسے او + گفت سرگین دان در و اینگونہ بوسے از میان پاسے استوران بدیدہ + وہن پاک
 رسول بے تدید + پس رکع آخر آمد غرغزان + رو بہ پائش ہناد آن پہلوان + پس پیمر بوسے بردوش ہناد
 بر سر و بر شہم درویش بوسے دادہ + گفت یا را تو چہ نہان گوہرے + اسے غریب عرش چوسے خوشتری + گفت
 چون باشد خود آشور بد خواب + کہ در آید در و ہائش آفتاب + چون بود آن نقشہ کو گل خورہ + آب بر سر بندش
 خوش میرد + ہجو بیسے بر سرش گبر و فرات + کامینی از غرقہ در آبجیات + المعنی جب اس امیر نے یہ کہا اور
 نحوث کو بھگا یا آنحضرت نے بھی ترک عتاب کیا پھر اس سے پوچھا کہ وہ بلال عرش کا کمان ہو اور وہ جو مستاب
 کی طرح تواضع سے بھجا جاتا ہو کہ صریح وہ بادشاہ جو بندہ پن میں آجکھو چھپائے ہوے ہو اور جا سوس کے لیے خدا کا
 بھیجا ہوا دنیا میں آیا ہو کمان ہو تو اسکو یہ مت کہ کہ وہ ہمارا بندہ آخر چہی یعنی نگہبان آخر کا ہو بلکہ یہ جان کہ دراز کا
 خزانہ ہوے عجب بنا کہ بیاری کے سبب سے اس ہلال کا کیسا حال ہو کہ جسکے ہزاروں بدر پائمال ہیں امیر نے
 کہا مجھکو مسکے رخ کی خبر نہیں ہو لیکن چند روز سے حاضر در گاہ بھی نہیں ہو اسکی صحبت ستور و خجستہ ہو
 وہ ہکا سالیس ہو اور رہنے کا ٹھکانا اسکا آخر یعنی تھان گدھون وغیرہ کا آنحضرت بڑی رغبت کے ساتھ
 اسکے واسطے آخر کے اندر گئے اور اسکی صحبت کی وہ آخر تاریک اور زشت پلید ہو رہا تھا جسوقت کہ

آپ وہاں پہنچے یہ کشتی تین اُس سے دور ہو گئیں اور اُس شیر زملاں نے بوسے پیر کی پانی جیسے رو سے
 پوست کی بو اُنکے باپ نے پانی حق اب مقولات اُنکے ہین کہ معجزے باعرف و موجب ایمان کے نہیں ہوتے کہ
 معجزہ دیکھنے سے ایمان لے آئے وہ تو پہلے ہی سے ایک طبیعت خلقی ہوتی ہو کہ وہی تو جنسیت کی صفات ایمان کو
 کھینچتی ہو معجزے تو داسے قہر دشمن کے لینے جو نہیں مانتے ہین اُنکو معجزہ سے وہاں ہین ازربوسے جنسیت کی
 دلبری کی طرف جاتی ہو یہ دلبری سے ٹھیک کر لیتی ہو اور معجزے میں بھی یہ بات ہو کہ دشمن ہی ہر اسے مقہور ہوتا
 ہو لیکن دوست نہیں ہوتا جیسے نیل کا پانی قطبیوں کو خون تھا مسطیوں کو پانی اسیلے کہ دوست کی جھلا کوئی گردن
 کب بانو صتا ہو الفرض بطل آگئی بولہا کے خواب سے جو چو کا تو حیران ہو کہ یہ سرگین دان اور امین ایسی بولہا
 ستور کے ہاؤن مین سے جو دیکھا تو دہن پاک رسول مقبول کا جھکا کوئی مثل تھا معلوم ہو کہ کج آخر سے چو نظر دیکھے
 بل گھسٹا آیا اور اس پہلوان نے منہ آنحضرت کے پاؤں پر رکھ دیا آپ نے اپنا منہ اُسکے منہ پر رکھ دیا اور اُسکا سر اور
 آنکھیں اور منہ چوما اور کیسی شفقت سے فرمایا کہ یار تو عجب ایک چھپا گوہر ہو اور اسے مسافر عرش کے تیرا کیا
 حال ہو آیا خوش تو ہو کما گیا حال ہو گا اُس شوریدہ خواب کا جسکے دہن مین آفتاب گھسے لینے ایسے پریشان
 خواب دیکھے کہ میرے دہن مین آفتاب جیسا عظیم الشان گھسٹا ہو تو کیا کیفیت اُنکی اسوقت ہوگی اور کیسا
 حال اس تشنہ کا کہ وہ گل کھالے اور آب اُسکو اپنے سر پر رکھ کے خوش لینے جاتا ہو جیسے حضرت عیسیٰ
 کو ذات اپنے سر پر اٹھا لیتا تھا اسیلے کہ آبجبات مین ڈوبنے سے بچتی ہوتی ہو کہ مرنے کے نہیں
 اس بیان مین کہ آنحضرت نے جو سنا کہ عیسے روئے آب پر چلتے تھے فرمایا نوراً و یقیناً
 ہمیشی علی الہوار

تو کہ گفت احمد گر تین افزون ہدی بخود ہویش مرکب ہامون شدے ہچو من کہ برہوار کب شدم - در
 شب معراج مستحب شدم گفت چون باشد گے کوری پلید جست او از خواب و خود را شیر دید - نے چنان
 شیرے کہ کس تیرش زندہ بل ہمیش تیغ و پیکان بشکند - کوہ بر اشکم رونده ہچو مار چشما بکشاوہ در باغ و بہار -
 چون بود آن چون کہ از چوئے رہد - در حیاتستان بچوئے رسد - گشت چوئے بخش اندر لامکان - گرد خونش
 جلم شیران چون سگان - اوڑ بچوئے دہر شان استخوان - در جنابت تن زن این سورہ مخوان - تا نہ چوئے
 غسل ناری تو تمام - ہین برین مصحف منہ گفت اے غلام - گر پیدم در لطیفم اے شہان - این نحو انم پس
 چو غلام در جہان - تو مرا گوئی کہ از بہر خواب غسل ناکردہ مرد و حوض آب - ہر کہ اندر حوض ناید پاک نیست -
 و ز بردن حوض غیر خاک نیست - گر نباشد آب ہارا این کرم - کہ پذیرد در جنب را دمہدم - و سے برشتن -
 برامید او - حسرتا بر حسرت جاوید او - آب دار و صد کرم صد احترام - کہ پلیدان را پذیرد و السلام -

المعنی حضرت اچھوٹے کہا کہ اگر اس سے بڑھ کے یقین ہوتا تو خود ہوا اُنکے جنگل میں پھرنے کو اُنکی کرب
 ہوتی جیسے میں ہوا پر سوار ہوا شب معراج اور مستعجب ہو گیا اے صحبت گزیندہ ایسا رتبہ بڑھ جاتا تھر
 ہلال کے کہا ایسا حال ہو جیسے کوئی کتہ کو رو پلید سوا اور جب خواب سے چونکا تو شیر دیکھا اور یہ ہلال
 بھی وقت تشریف لیجانے حضرت کے سونے سے جاگے تھے اور آنحضرت کے پاس اگر ہاتھوں پر پھنک رکھا تھا
 اور شیر بھی ایسا سنہین کہ کوئی اسکو تیر سے مار سکے بلکہ اُسکے خون سے خود بخود تیغ و پیکان ٹوٹ جائیں اور
 ایسا حال جیسے کوئی کور سانپ کی طرح پیٹ کے بل گسٹ گسٹ کے چٹنے والا خاصا اسکی آنکھیں ملگلیں
 اور وہ بھی باغ بہار پر بس آنکھیں بھی پائیں اور باغ بہار بھی اور کیا حال ہو گا اسکا کہ جو چونی سے چھوٹ جائے
 اور حیاستان بچونی کو پہونچے روز ازل میں چونی لامکان کے اندر تقسیم ہوئی جسکے خوان کے گرد جملہ شیر مثل
 سگون کے جمع تھے اُسے اپنی بچونی سے اُنکو ہڈی دے دی اب کہتا ہوں کہ جو ثابت میں ہو اور جنابت سے عبارت
 چونی جو مثل جب کے نجس ہو اس سورہ کو مت پڑھ خاموش رہ اسلئے کہ حالت جنب میں قرآن پڑھنا منع
 ہو پس بچونی کا ذکر بجز قرأت قرآن کے ہو کہا جانی القرآن فاطمہ وادانکتم جنبا طہارت کرو اگر ہو تم جنب میں
 لاجرم جب تک چونی سے پورا پورا غسل کر کے پاک نہ ہوئے خبردار اس لئے کہ اس مصحف پر ہاتھ مت رکھنا
 نہ چھونا اب کہتا ہوں مشکل تو یہ ہو کہ میں اگر پاک ہوں یا پاک تمہارے نزدیک اے شاہ ہوں جو کچھ ہوں
 اسکو نہ پڑھوں تو بتاؤ جہان میں اور کسکو پڑھوں تو مجھے کہتا ہوں کہ بدون غسل کیے اب حوض میں مت گئے
 یہی ثواب کی بات ہو میں کہتا ہوں جب تک اب حوض میں نہ گسیگا پاک کیسے ہو گا ایسکے کہ باہر تو حوض کے
 خاک ہی خاک ہو یہ بھی جانتا ہوں کہ اب میں حق تعالیٰ نے ایسا کرم پیدا کیا ہو کہ دہمدم یہ جنب کی جنبی کو
 اپنے اوپر لیتا ہو کتنے ہی غسل کریں اسکا کچھ نہیں بگڑتا اور اگر اب میں یہ کرم نہ ہو تو پھر دے ہو اُسکے شتاف
 اور اسکی امید پر کہ حرمت بر حرمت جاوید اسکے واسطے ہو نہیں اب سیکڑوں کرم و حرمین رکھتا ہوں کہ پلیدوں کو
 وہ قبول کر لیتا ہو اور پاک صاف کر دیتا ہو قولہ اے ضیاء الحق حسام الدین کہ نور + پاسبان تست از شر الطہور
 پاسبان تست نور دار تقاض + اے تویی خورشید مستر از خفاش + چھیت پر دہ پیش روے آفتاب + جز
 فروغ و شمع و تیزی و تاب + حجب این خورشید ہم نور ربست + نے نصیب ازوے خفاش ست شبست
 ہر دو چون در لبد دہر دہ ماندہ اند + باسیہ رویان فسرود ماندہ اند + چون نوشتی بعض از قصہ ہلال + داستان ہر
 اندر مقال + آن ہلال دبدر دارند اتحاد + از روے دورند از نقص و مناد + آن ہلال از نقص در باطن
 برست + آن لفظ از نقص تدبیر اورست + ورس گوید شب بشب تدبیر + در تانی بر دہد تفرج را + در تانی گوید
 اے عجل خام + پایہ پایہ بر توان فخر بیام + ویک اندر بچ و تہاد اندہ جوش + کار ناید قلیہ دیوانہ جوش + حق نہ قادر بود

علق فلک + در یک لحظہ کین بے بیج شک + پس چرشتش روز آزا بر کشید + کل یوم الف عام اے ستفیدہ
 لغت آدم چرچل صبح بود + اندران گل اندک اندک میفرود + غلقت طفل ارچہ اندر نہ مست + زانکہ تدریج
 رہنمای شمس + زمین سحر تا آن سحر سلسلے ہزار + تا با خریافت این صورت قرار + بے چو تو انجام کاکون
 نختہ + طفلی و خود را تو شیخی ساختی + برد ویدی چون کد و نوق ہمہ + کو ترا پائے جہاد و طمہ + تکیہ کدی بر درختان و
 بار + بر شدی اے افرعک ہم فرع وار + اول ارشد مرکبت سر وہی + لیک آخر گشت بیمزدہ + رنگ بہت
 روشد لے فرع زد + زانکہ از گلگونہ بود اصل بنو + اللغات آرتقا بالارفتن مستر و زن معطر پوشیدہ تدریج
 رجب بدرجہ کسی چہر کو آہستہ آہستہ کین لہجہ تفریح کشادگی تانی تا قیل عجول بسیار شنابندہ قلیہ گوشت تو اکا بھونا ہوا
 روغن مین در میان دیگ کے بھونکر سالن کر لیں ہزار گذشتن طمہ جنگ جدار بکسر دیوار آفرع ہندی گنجا فرع کد
 معنی اب ضیاء الحق حسام الدین سے متوجہ ہو کے فراتے ہیں کہ اے نو وہ نورانی ذات ہو کہ تیرا نور ہی تیرا
 سیان ہو شرطیور سے اے بد قالی و شومی سے جیسا پرندوں سے اکثر لوگ بعض کی اڑان و آواز شوم جانتے
 بن بعض کی مبارک اور اُن سے فگن لیتے ہیں آسے کہ جہان تیرے نور کی طہ پر وازی ہو وہاں کوئی پرندہ پہی
 مین مار سکتا اُنہیں فرشتے وغیرہ سب آگئے تیرا پاسبان تیرا نور ہو اور اُنکی ترقی و بلندی اے مدوح تو ہی خوشید
 ایسا نور مین چھپا ہوا کہ کوئی دیکھ نہیں سکتا جب آفتاب چھپا ہوا ہو اُسکے سامنے کونسا پردہ ہو سو اے
 بیغ اور چمک اور تیزی و روشنی کے ایسے ہی حجاب اس خوشید یعنی حسام الدین کے بھی نور رب ہی ہیں
 جس جو لوگ کہ خفاش و شب ہیں اے اندھے اور تاریک اس نور سے بے نصیب ہیں یہ دونوں خفاش
 شب جو اُس سے دور و بعید اور پردہ مین ہیں اور حجاب مین سیاہ دیون کے ساتھ ٹھٹھ کے رکھتے ہیں آب
 مانے ہیں جب تو نے بعض قصہ ہلال کا لکھا ہو کچھ داستان بدر کی بھی اپنے بیان مین لا اس واسطے کہ ہلال و بدر
 نون متحد اور ایک ہی ہیں نہ انہیں دوئی ہو کچھ نقص و فساد آور جو ہلال مین بظاہر نقص ہو گھٹنا بڑھنا یہ نقص
 مین ہو یہ تدریج ہو یعنی آہستہ آہستہ درجہ بدرجہ کیونکہ لہجہ نا اور باطن کے نقص سے بالکل پاک و بری رات
 ات کو سبق تدریج کا پڑھاتا ہوتا اس تامل و تدریج مین تفریح کا پھل پائیں یعنی تفریح و کشود و فتوح ہر گونہ
 ملوک کو حاصل ہو اور اسی تانی مین اپنی کہتا ہو کہ اے جلد باز خام پایہ پایہ ہی ہو کے بام پر جاتے ہیں نہ فتنہ
 لکھ تو ہڈی بھی آہستہ آہستہ استادانہ جوش سے ٹھیک پکتی ہو ایسے جوش دیوانے قلیہ کے سے کام مین نہیں
 تے کہ اسکو تو صرف توے پر بھون بھان کے روٹی کا سالن کر لیتے ہیں خیال تو کر حق تعالیٰ کیا اُسپر قادر
 تھا کہ ایک کن کے اور آسان پیدا کر دے دم بھر بھی دیر نہ لگے ذرا شک نہیں ہو ضرور قادر تھا پھر اُسے
 چہ روز مین کیوں بر کشیدہ کیا اور ہر روز ہزار برس کا اور یہ آدم کی پیدائش مین چالیس صبحین

کیون لگائیں نہ تھوڑی تھوڑی مٹی بھاتا رہا اور اب ہر طفل کی پیدائش کو مینے پر بھرائی ہو اسی سبب سے کہ تاریخ اسکی سنوں سے ہو اور وہ جو چالیس سحر آدم کی خلقت میں کئے گئے وہ بھی ایک سحر سے دوسرے سحر تک ہزار برس ہیں اور یوں ہی اسکی بیان کے دن قرار پائے ہیں یعنی ایک دن ہزار برس کا نہ تیری طرح انجام کہ ابھی آیا اور طفل ہی ہو اور شیخ بگیا کہ وہ کے درخت کی طرح سب پر فوق ہو گیا اور سب پر دوڑ گیا آب بنا تو تیرے جادو جنگ کے پائوں کمان ہیں یعنی کونسا جادو کیا ہو اور کونسی لڑائی لڑا ہو تو نے درختوں پر اور دن پر تکیہ کر لیا اور اسے گجے کہ وہ کی طرح اپنے چڑھ گیا اول میں اگرچہ تیرا رب سرور ہی سامعز درخت بنا لیکن آخر میں تو مجبور و خالی ہی رہا رنگ سبز تیرا اے قرع جھٹ پٹ زرد ہو گیا اس سبب سے کہ بود نیری گلگونہ سے تھی چلی نہ تھی

حکایت نوے برس کی بڑھیا کی کہ گلگونہ لگاتی تھی

قوله بود کپیرے نو د سالہ کلان + پر تنج رو در کش زعفران + چون سر سفرہ رخ او تو بتو + لیک دروے بود اندہ عشق شو + ریخت دنداندا و موجون شیر شد + قد کمان و ہر شش تغیر شد + عشق شود شہوت و حشر تمام + صید خواہ و پارہ پارہ گشتہ دام + مرغ بے ہنگام دراہ بیر ہو + آتشے پرور بن دیگ تھی + عاشق میدان + اسپ دپائے نہ + عاشق زمر دل و سر نہ + حرص و پیری جو دارا آباد + اے شقی کش خدا این جہر داد + ریخت دندانداے سگ چون پیر شد + ترک مردم کرد و گریں گیر شد + این سگان شصت سالہ را اگر ہر مے دندان سگ شان تیز تر + پیر سگ را ریخت پشیم از پوستین + این سگان پیر طلس پوش ہیں + عشق شان و حرص شان در فرج و زرع و مہم چو نسل سگ ہیں پیشتر + زین چنین عمرے کہ ماہ و دوخت مرقصا بان غصب را سلاست + چون بگویندش کہ عمر تو دراز + میشود دل خوش و دانش از خندہ باز + چہین نفرین دعا نہ دار داد + چشم کشاید سرے بر نارداد + گر بدیدی کیمر مواز داد + اوش گفتی کا چہین عمر تو با داد اللغات کپیر زن بیر فرقت تنج سکون سٹن + المعنی ایکت بڑھیا پرانی نوے برس کی تھی کہ منہ اسکا کما سکڑا سٹ گیا اور رنگ زرد ہو گیا تھا جیسے دسترخوان لپٹے ہوئے کا سرتو بتو ہوتا ہو ایسا چہرہ اسکا تہہ سکڑا سے سٹا ہوا تھا لیکن اُن تہوں میں عشق شوہر کا بچا ہوا بھرا تھا دانت سب گر گئے تھے بال دودھ سے سفید قندیلہ حاصل کمان کے اور جو اس متیر و پریشان لیکن عشق شوہر کا اور شہوت و حرص یہ پوری پوری موجودہ حال کہ شکار چھانسنے کو تو آمادہ مگر جال ٹکڑے ٹکڑے زمین کو سون ٹھکانا نہیں یہ ایک مرغ بے ہنگام تھی اسکا وقت ان باتوں کا کمان اور راہ بیرا ہی کی یعنی راہ میں انکی راہ ہی تھی مگر باندھی خالی کے قعر میں آگ بھری ہوئی تھی میدان اور گھوڑے کی تو عاشق کہ کوئی میرے میدان میں گھوڑا چلائے لیکن ایسے پائوں اور قوت

ایمان زمرینے نے نوازی کی بڑی شایق اور لب و سرنا انداز آب فرماتے ہیں خدا تعالیٰ بڑھاپے میں
 ہو دون کو حرص ندے کیسا وہ بد بخت شخص ہو کہ اُسکو خدا نے ایسی حرص دی ممول ہو کہ کتہ کے جہان
 دانت گرے اور بوڑھا ہوا دمیون کو چھوڑ دیتا ہو اور گہ خوری اختیار کرتا ہو تو ان ساٹھ برس والے کو تو کو
 نو دیکھ کہ انکے سگ کے ہر دم دانت تیز رہی ہوتے چلے جاتے ہیں پیرسگ کی لٹم تو اُسکی پوسٹین سے گراتی
 ہو اور ان بوڑھے کتوں کو دیکھ کیسے طلّس پوش بنے پھرتے ہیں اور اُنکے عشق اور اُنکی حرص کو جیسی کچھ فرج
 زر کی طرف ہو ذرا دیکھ کیسے کتہ کی نسل کی طرح و سبدم بڑھتی ہی چلی جاتی ہو بس ایسی بد عمر سے کہ مایہ و دوزخ ہی
 در قضا بون غضب کے لیے مسلخ لینے موکل غضب کی ایسے ہی وقت میں فوج کرتے ہیں اور پوست اُتارتے
 ہیں جب لوگ اس سے کہتے ہیں کہ خدا تیری عمر دراز کرے تو کیسا دل اُسکا خوش ہوتا ہو اور مٹھ خندہ سے
 پھیلے رہ جاتا ہو اور یہ نہیں جانتا کہ یہ دعا نہیں ہو بد دعا ہو نہ آنکھیں کھولے دیکھتا ہو نہ اوپر کو سر اٹھاتا ہو
 یکن کیسر مو بھی اپنی عاقبت و مسا کو اگر دیکھ پائے تو اسی سے لوٹ کے کہے کہ خدا ایسی عمر تیری ہی
 کرے میں باز آیا

دعا کرنا و رویش کا خواجہ گیلانی کو اور رد کرنا اُسکا

فولہ گفت یکر وزے بخواجہ گیلیہ + نان پرستی ترکہ از غیبلیہ + نان ہمیا ید مرانان وہ مرا + تا کیویم مرانان
 یدعا + چون ستر و نان گفت اے ستمان + خوش بخان و مان خود بازش رسان + گفت اگر آست
 خان کہ دیدہ ام + حق ترا آنجا رساند اید نرم + ہر محدث را چنان بد دل کنند + حرفش را عالی بود نازل کنند +
 زانکہ قدر مستمع آمد بنا + بر قد خواجہ بردوزی قبا + ہر کہ مجلس بے چنین پیارہ نیست + از حدیث پست و نازل
 پارہ نیست + داستان ہیں این سخن را از کروہ سوے دستان عجوزہ باز روہ + اللغات خواجہ گیلیہ اے
 خواجہ گیلان خان معنی خانہ محدث دانندہ علم حدیث نبوی صلعم بنا لفتح خبر پیارہ سرزنش و طعنہ و بیایے
 ببول نیز المعنی ایک دن خواجہ گیلانی سے ایک فقیر نان بندہ بڑے جھگڑا لوزنبیلی نے کہا کہ میں بھوکا ہوں
 روٹی چاہتا ہوں مجھکو روٹی دے تو میں تجھکو ایک دعا دوں جب روٹی اس سے ملی تو کہا اے ستمان
 اُسکو اچھی طرح خوش بخوش لوٹا کہ اپنے خان و مان کی طرف پہونچا دے معلوم ہوتا ہو کہ اپنے گھر سے
 صبا ہو خواجہ نے کہا کہ اگر خانہ میرا وہی ہو جو میں نے دیکھا ہو تو اے نصیب خدا تعالیٰ مجھکو وہاں پہونچائے
 تب مقولے اُنکے ہیں کہ ہر سخن گویندہ حدیث والے کو ناچیز لوگ ڈراتے ہیں اگر اُسکی بات عالی بھی ہوتی
 ہو تو اُسکو پست و نازل کر دیتے ہیں اُس سبب سے کہ بقدر مستمع کے پناہ لینے خبر حبیب کہ فرمایا تھکوا اناس
 علی قدر عقولہم بات کر دو لوگوں سے موافق اندازہ اُنکی عقلوں کے اور ظاہر بھی ہو جیسا خواجہ کا تہ ہو گا ایسی ہی

در نری قبا قطع کر لگا جس جو مجلس کہ ایسی طعن تشنیع سے خالی نہیں ہو اسکو حدیث پست و نازل سے بھی چارہ نہیں جواب فرماتے ہیں تو نے بڑھیا کا ذکر شروع کیا اسکو دے ہی گرو چھوڑ کے دوسرا ذکر فقیر کا چھیڑ دیا تھا اب اسکو گرد سے چھوڑ اور اسی بڑھیا کی داستان کی طرف پھر چل

وصف عجوز حریص کا اور ذکر اسکا

قوله چون سگشت و درین رہ نیست مرد + توبہ نامش عجوز سالخورده نے مراد راس مال و مایہ + نے پیرایہ قبول پایہ + نے دہندہ نے پذیرندہ خوشی پذیردہ یعنی دلبری کشی + زبان لگویش در عقل و بصیرت و دانش و فیہش و فکر + نے نیاز و نے جمائے بہار + تو تو پیش گندہ مانند پیاز + نے رہے میریدہ و نے پائے راہ + فی تنش آن فہما نے سوز و آہ + نے تعصب نے ندامت مرور + نے بدل عزم سلامت مرور + اللغات متن بڑی عروا قہر زن بدکار تعصب حمایت کرنا المعنی فرماتے ہیں جب آدمی سن اور سالخورده ہو اور اس راہ کا مرد نہیں ہو تو اسکا نام عجوز سالخورده رکھ کہ نہ اس کے پاس راس المال ہو جو نفع دے نہ مایہ نہ اس قابل کہ کسی مرتبہ کو قبول کرے نہ کیسکو خوشی دینے والا جیسا کہ بوڑھے سے تنگ ہوتے ہیں نہ خوشی پذیرندہ کہ وہ مادہ ہی نہ زبان خود معنی نہ کسی سے معنی حاصل کرنے والا نہ لگویش و زبان نہ عقل و بصیرت نہ ہوش نہ بیوشی نہ فکر کہ یہ سب تو تین مشمل اور نہ مذہب ہو جاتی ہیں نہ استعداد نیاز پر وازی کی نہ جمال جبر ناز کہ بس تو بیوشل پیاز اور ہر تو گندہ نہ کسی راہ کو کبھی قطع کیا نہ ایسے پائون جو راہ کو قطع کریں نہ اس فہمہ کو قہش نہ سوز نہ آہ نہ اسے کسی سے ندامت نہ اپنے دین کی حمایت نہ اس کے دل میں ارادہ سلامت اسے سلیم کہ عزم بالجہنم ہو

سوال سائل کا ایک گھر والیسے اور جواب بطور ہکا

قوله سائل آمد بسوے خانہ خشک نانے خواست یا خرانہ + گفت صاحبخانہ نان اینجا کجاست + خبرہ این نہ دکان نانواست + گفت آخر پارہ ہمیم بیاب + گفت اینجا نیست دکان قصاب + گفت مشتق آرد وہ اسے کہ خدا + گفت ہنداری کہ است این آسیا + گفت باری آب وہ از کمرہ + گفت نے نیست جو یا مشرعہ + ہرچہ او در خواست از نان و بسوس + چرکے میگفت و میکردش فسوس + آن گدا در رفت و دامن در کشید + اندران خانہ بچیت و خواست رید + گفت ہو ہو گفت تن زن اسے نرم + تا درین ویرانہ خود فالغ کتم + چون در نجانیست و جز زستین + و زین خانہ باید رستین + چون نہ بازی کہ گیر می تو شکار + دست آموز شکار شہریار + نیستی طائوس با صد نقش و بند + کہ برفت چشمہ روشن کنند + ہم نہ طوطی کہ چون قندست و ہند + گوش سوے نطق شیرینست نہند + ہم نہ بلبل

کہ عاشق دارزار + خوش بنالی درچمن یا لالہ زار + ہم نہ ہد ہد کہ پکیہا کنی + نے چو لکھک کہ وطن بالا کنی + در
 زمستان سوے ہندستان روی + در بہاران سوے ترکستان بشوی + در چہ بازاری و بہریت خرب + تو چہ مرغ و
 زبا چہ خورد + زین دکان باکیسان برتر + تا دکان فضل اللہ اشتہرے + کالہ کہ بیج خلقش نگرید + از خلافت
 آن کریم آزا خرید + بیج قلبے پیش او مرد و نیست + زانکہ قصدش از خریدن سود نیست + سود او دبیج آن
 بازگو + گوش نیکو خلق و ہم نیکو ش + بیج دست افضل او آس مشو + سوے دستان عجزہ بازرو + بازگو
 سوے قصد عجزہ زانکہ پایانی ندارد این رموز + اللغات مکرم مشک مشرعیہ جاب آخوردن چہ بکے طرز
 المعنی ایک سائل کسی گھر کی طرف گیا اور خشک روٹی یا ترکا سوال کیا صاحب خانہ نے کہا روٹی بیان کہاں
 ہو کیا اندھا ہو بیان ناوائی کی دکان کہ ہر ہر کہا ایت نکڑا چربی ہی کا ملجائے کہا بیان دکان قصاب کی
 بھی نہیں ہو کہا اے کہ خدا ایک سٹھی آٹا ہی دے کہا تو جانتا ہو کہ بیان چکی خانہ ہو کہا کچھ آب ہی مشک سے
 دے کہا نہیں نہیں نہ بیان نہ ہر ہر آخوردن جو کچھ اُسے مانگا خواہ روٹی خواہ بھوسی یہ طرز و تسخیر اُسے
 رتار ہا بس وہ فقیر بھی جلدی سے گیا اور دامن چڑھا کے مکان میں قصد گئے کا کیا کہا ہو کیا کرتا ہو
 ماچپ اے بدبخت تا اس دیرانہ میں پاخانہ پھرون جب بیان صورت زندگی و وجہ معاش کی نہیں ہو
 و ایسے گھر میں گھنا چاہیے جب تو باز نہیں ہو کہ فکار پڑے اور شہر یار کے ہاتھ کا شکار سکھایا ہوئے نہ
 ماؤس با صد نقش و بند اے پیوند اندام کہ تیرے نقشوں سے آنکھیں روشن کرین اور طوطی بھی نہیں ہو کہ
 جھکو قد دین اور تیری نطق شیرین کی طرف کان لگائیں نہ بیل ہی ہو کہ مانند عاشق کے زار و زار ہو او کبھی
 ہن او کبھی لالہ زار میں تالان ہوئے نہ ہد ہد کہ قاصدیان کرے نہ لکھک کہ درخت کی پتلی پر وطن بنائے
 یہ کہ جائے میں ہندستان چلا جائے اور بہار میں ترکستان کو جائے پھر تاکہ تو کس بازار کی شے ہو اور
 س کام کی جیسے کہتے ہیں کس باغ کی مولی ہو اور کس محل کی دو کہ جھکو خریدین اور تو کون مرغ ہو کسکے
 ماتھ جھکو کھائیں بس دکان سے جو باکیسوئی یعنی نہایت طلبی کرنے والوں اور تنگی کرنے والوں معاملہ
 ج کی ہو الگ ہو جاوے اور ان اللہ اشتہرے کے دکان فضل تک آکسو اسطے کہ وہ اسباب جھکو مخلوق نے
 جی آنکھ سے بھی نہ دیکھا اس کریم نے اسکو تیری اخلاق عادتوں سے خرید لیا اسکے سامنے کوئی قلب
 رد و نہیں ہو وہ کھوٹا کھر اسب خریدتا ہو اسوا اسطے کہ اس خریداری میں قصد اسکا حصول فائدہ سے
 میں ہو سود تو بہر نوع فروختہ کا ہو اور خریداری اس یا خوب کی کہ وہ نیکو خلق دیکھو ہو اور اسکے
 فضل بیدل جرم تو نا امید مت ہو اور دستان بڑھیا کی طرف لوٹ چل آہند فرمایا کہ لو میں دستان عجزہ
 کی طرف لوٹا اسوا اسطے کہ یہ زمین تو ایسی نہیں جکی پایاں نہ ہو

پندرہویں باب کا عشر قرآنی واسطے آرائش کے

تقول ہر دور ہمسایہ اش سورعجب + کردہ بودند اسے عجب اور اطلب ہونے خواست رفت آن مستحین
پیش رہ آئینہ گرفت آن حریف + سوے ابرو پاک میکرد آن عجز + تابیا را بد رخ و رخسار پوز + چند گلگونہ
بہالید از بطر + سفرہ رویش نشد پوشیدہ ترہ عشر + مصحف از جامیرید + می بچسپا نید برو آن پلیدہ ناک
سفرہ روے او نہان شود + تا نگین طلقہ خوابان شود + عشر + ہر جامی نہاد + چونکہ برمی بست
چادر می نہاد + باز او آن عشر + با آن خدو + می بچسپا نید بر اطراف رو + باز چادر راستی کردی از کمین +
عشر + افتادی از رو بر زمین + چون بسے میکرد فن دان می فتاد + گفت صلعت بر آن المیس باو + شد
حنورش در زمان المیس زود + گفت اسے قحبہ قدید بے درود + من ہمہ عمر این نیندیشیدہ ام + نے زہر
تو قحبہ این دیدہ ام + تخم نادر و فضیحت کاشتی + در جہان تو مصحف نگذاشتی + صلیبی تو خمیس اندر خمیس + ترک
من گو اسے عجز و درو میں + چند دروے عشر + از ام لکھیب + تا شود درویت ملون + بچھو سیب + چند دروے
حوت مردان خدا + تا فردشی و ستانی مہربا + رنگ بر بستہ ترا گلگون نہ کرد + شاخ بر بستہ فن عرجون نہ کرد +
عاقبت چون چادر مرگت رسد + از رخت این عشر + اندر رفت + اللغات مستحیف حیث کنندہ بطر نازکنا اترنا
و شادی مفطر عشر + بالضم وہ دس آیات قرآنی کہ زمان قدیم میں قاری لوگ دس آیتیں شاگرد کو پڑھاتے
تھے خدا و بعم لعاب دہن قدید گوشت خشک خمیس وہ لشکر جہین پانچ قسم کی فوج ہو مقدمہ ساقہ تہمتہ تہرہ
قلب درو میں عجز و نہایت پھر عرجون چوب خشک فوج جال و گونہ دہر و داو کشتی المعنی اتفاقاً اس بڑھیا کے
پڑوس میں ایک شادی عجب و صوم و صام کی تھی اور عجب یہ کہ اسکو بھی بلایا تھا جب اس شادی میں
اس عجز پر حیف نے جانا چاہا تو اپنے منہ کے سامنے آئینہ پڑا اور ابرو کے بال صاف کرنے لگی تو چہرہ اور
رخسار اور پوز یعنی دہانہ کو آراستہ کرے کتنا ہی گلگونہ فرط خوشی سے اتر اتر کے ملا لیکن دستار خوان
کی طرح منہ جو سنا سکا اٹھا وہ نہ چھپا آپ یہ عشر مصحف کی جو دس آیتوں پر سنہری وغیرہ نشانیاں خوشنما
بنی بختیں جگہ جگہ سے کاٹی تھی اور منہ پر چکپاتی تھی ایسی پلید عورت تھی تا دستار خوان اسکے منہ کا چھپ جائے اور
خوبون کے حلقہ میں رنگین نگینہ سا بن جائے یہ تو عشر منہ پر ہر جگہ لگاتی تھی اور جب چادر اوڑھتی تھی تو وہ سب
چھٹ پڑتی تھی پھر وہ انھیں عشر دن کو تھوک سے ہر طرف منہ پر جھاتی تھی اور چادر کو بڑی تاک گھات سے دھو
کوئی آخر وہ سب منہ پر جمی جہانی زمین پر چھوٹ پڑتی تھی جب بہت سی کارستانیان کین کہ جمی رہیں اور
وہ بھی لوگھا سیکر دو تین خدا کی المیس پر ہوں اسوقت المیس فوراً حاضر ہو گیا اور کہا اسے قحبہ
قدید بے درود یہ جو تو کر رہی ہو میں نے اپنی عمر بھر بھی ایسی فکرین نہیں سوچیں نہ تیرے سوا کوئی

ایسی فحشہ میں نے دیکھی اور عجیب غم فحشیت کا بویا کہ جہاں میں کوئی مصحف تو نے نہ چھوڑا تو ایک ایسی ایسی
 ہو جیسے سو اہلیس اور وہ سو اہلیس بھی کیسے جگے لشکر خمیس اندر خمیس ہوں یعنی ایسے بڑے لشکر جنہیں
 مہینہ بھر مقدمہ ساقہ قلب پانچون قسم کی فوج ہو پوری پوری اور لشکر در لشکر تو اسے بڑھایا پرانی
 عجز میرے پیچھے کیوں پڑ گئی تھک چھوڑ تو کیا تھوڑی ہو کمان تک عشر قرآن مجید کے چرائیگی ایسے کہ میرا تھک
 سب کے مثل رنگ برنگ ہو جائے اب مقولہ مولانا کا ہو کہ ایسے ہی تو کہا تک باتیں مردان خدا
 لہ چڑا کے خرید فروخت مرجہا کی کر گیا کہ تھکوا باتوں کی وجہ سے لوگ مرجہا کہیں اور سیکو تیکے تو نے تو
 بت سے رنگ جمائے لیکن کسی نے تھکوا گلگون نہیں کر دیا شاخیں تو بہت لگائیں جمائیں مگر اپنے در چون
 ین جو قامت خمیدہ ہو کچھ کارگیری کر کے نہ سیدھا کر دیا آخر کار جب چادر مرگ کی تیرے پاس پہنچ گئی
 یہ عشر جو دھوکے کے ہمارے ہن سب منہ سے چھٹ پڑینگے قولہ چون یا یہ خیر خیران رحیل
 اشدوزان پس منوں وقال قیل + عالم خاموشی آید پیش بیت + واسے آنکہ درد و دل آتش نیست
 پتلے کن یکدور روزے سینہ را + دفتر خود ساز آن آئینہ را + کہ ز سایہ یوسف صاخران + شذر بخاے
 وزاز نو جوان + میشود مبدل بخورشید متوز + آن مزاج بارد و برد العجوز + میشود مبدل ز سوز مریم
 رخ لب خفگی بہ نخل خرمی + اسے عجز وہ چند گوشے باقضا + نقد جو اکنون رہا کن امضا + چون رخت راست
 فونی امید خواہ نہ گلگونہ و خواہی مدید + المعنی اور جو بوقت کہ خیر خیر کوچ کی چھگی تو اسوقت میں سار
 دن اور ساری قیل وقال بھول جائیگا اسوقت عالم خاموشی کا سامنے آکر کیلگا کہ بہت قال وقیل
 چکا بس اب بکھر جا اور خاموش ہو جا بس اسوقت میں افسوس ہو اسپر چکے دلمین اسکا انس نہیں
 ایک ہی دور روز کہ جس سے مدت قلیل مراد ہو اپنے سینہ کی صیقل کر اور اس آئینہ کو دفتر بنا دیکھ تو کیسے
 اور اس سے پیدا ہونے ہیں کسو اسلے کہ سایہ کسی یوسف صاخران کا جب تیرے اوپر پڑا تو مثل نیا
 کے نو جوان ہو جائیگا دیکھ تو متوز میں خورشید جب گرمی پر آتا ہو تو مزاج بارد اور برد و عجز سب بد بھلتے
 اور لے مریم کے سوز دلی سے سوکھی شاخ نخل خرمی کی نہیں تازگی سے بدل گئی اور بنر ہو کے طب
 ان لگے چنانچہ اسکا قصہ قرآن مجید میں ہو تو اسے عجز وہ قضا کے ساتھ بہت جھگڑے اور کوششیں
 نہ کر تو اب جو نقد و موجود ہو اسکو ڈھونڈو اور گزشتہ سے درگزر کر اور جبکہ تیرے رخ کو خوبی سے امید
 نہیں رہی وقت نکل گیا چاہے گلگونہ منہ پر لگا چاہے مرادیتے سیاہی

حکایت رنجور کہ سبب مسکے صحت سے یا لوس ہو گیا تھا

ہاں بکے رنجور شدت بطیب - گفت ہضم را نگہدار اسے لبیب - تازہ بنی آ کہ شوی بر حال دل

منہ پر چیکاننا بڑھیا کا عشر قرآنی واسطے آرایش کے

قولہ بود در ہمایہ اش سور عجب + کردہ بودند اسے عجب اور اطلب ہوں عروسے خواست رفت آن مستحیف
پیش رہ آئینہ گرفت آن حریف + موے ابرو پاک میکرد آن عجز + تابیا را بد رخ و رخسار پوز + چند گلگونہ
بمالید از بطن + سفر کار ویش نشد پوشیدہ ترہ عشر ہائے مصحف از جامیرید + می بچسپا نید برو آن پلیدہ ناک
سفرہ روے او نہان شود + تا نگین حلقہ خوبان شود + عشر ہا بروے ہر جامی نہاد + چونکہ برمی بست
چادر می نہاد + باز او آن عشر ہا با آن خدو + می بچسپا نید بر اطراف رو + باز چادر راستی کردی از کین +
عشر ہا افتادی از رو بر زمین + چون بسے میکرد فن وان می نہاد + گفت صد عزت بر آن ابلیس باد + شد
حضورش در زمان ابلیس زدو + گفت اے قحبہ قدید بے درود + من ہمہ عمر این نمیدیشیدہ ام + نے بجز
تو قحبہ این دیدہ ام + تخم نادر در فضیحت کاشتی + در جہان تو مصحف نگذاشتی + صد بیسی تو خمیس اندر خمیس + ترک
من گو اے عجز در دبیس + چند دروے عشر از ام لک تیب + تا شود در ویت ملون + ہمو سلب + چند دروے
حرف مردان خدا + تا فروشی و ستانی مر جہا + رنگ بر بستہ ترا گلگون نہ کرد + شاخ بر بستہ فن عربون نہ کرد +
عاقبت چون چادر مرگت رسد + از رخسار این عشر ہا اندر رفتد + اللغات مستحیف حیف کنندہ بطن نازک از ازار
و شادی مفرط عشر بالضم وہ دس آیات قرآنی کہ زمان قدیم میں فارسی لوگ دس آیتیں شاگرد کو پڑھاتے
تھے خدو بضم لعاب و بہن قدید گوشت خشک خمیس وہ لشکر جہین پانچ قسم کی فوج ہو مقدمہ ساقہ قیمینہ تیرہ
قلب در دبیس عجز نہایت پیچیدہ و چون خوب خشک نہ حال و گو نہ دہن و داو کشتی المعنی اتفاقاً اس بڑھیا کے
پڑوس میں لیک شادی عجب و صوم و صام کی تھی اور عجب یہ کہ اسکو بھی بلایا تھا جب اس شادی میں
اس عجز پر حیف نے جانا چاہا تو اپنے منہ کے سامنے آئینہ پکڑا اور ابرو کے بال صاف کرنے لگی تو چہرہ اور
رخسار اور پوز لینے وہا نہ کو آراستہ کرے کتنا ہی گلگونہ فرط خوشی سے اترا اتر کے ملا لیکن دستار خوان
کی طرح منہ جو سنا سکا اٹھا وہ نہ چھپا آپ یہ عشر مصحف کی جو دس آیتوں پر سنہری وغیرہ نشانیاں خوشنما
بنی تھیں جگہ جگہ سے کاشی تھی اور منہ پر چھپاتی تھی اسی پلیدہ عورت تھی تا دستار خوان اس کے منہ کا چھپ چالے اور
خوبون کے حلقہ میں رنگین نگینہ سا بن جائے یہ تو عشر منہ پر ہر جگہ لگاتی تھی اور جب چادر اوڑھتی تھی تو وہ سب
مچھٹ پڑتی تھی پھر وہ انھیں عشرون کو تھوک سے ہر طرف منہ پر جھاتی تھی اور چادر کو بڑی تاک گھات سے دھت
کر کئی آخروہ سب منہ پر جمی جہائی زمین پر چھوٹ پڑتی تھی جب بہت سی کارستانیاں کین کہ جمی رہیں اور
وہ بھی لوگھا سیکر دوں زمین خدا کی ابلیس پر ہوں اسوقت ابلیس فوراً حاضر ہو گیا اور کہا اے قحبہ
تدید بے درود یہ جو تو کر رہی ہو میں نے اپنی عمر بھر کبھی ایسی فکر میں نہیں سوچیں نہ تیرے سوا کئی

ایسی قحبہ میں نے دیکھی اور عجیب غم فضاہت کا بویا کہ جہان میں کوئی مصحف تو نے نہ چھوڑا تو ایک ایسی ایسی
 اور جیسے سوا ابلیس اور وہ سوا ابلیس بھی کیسے جنگے لشکر خمیس اندر خمیس ہوں یعنی ایسے بڑے لشکر جنہیں
 مہینہ بھرہ مقدمہ ساقہ قلب پانچوں قسم کی فوج ہو پوری پوری اور لشکر در لشکر تو اسے بڑھایا پوانی
 عجز میرے پیچھے کیوں پڑ گئی تھک چھوڑ تو کیا تھوڑی ہو کہا تک عشر قرآن مجید کے چرائیگی اسلئے کہ میرا تھ
 سب کے مثل رنگ بزرگ ہو جائے اب مقولہ مولانا کا کہ ایسے ہی تو کہا تک بائین مردان خدا
 لی چڑا کے خرید فروخت مہربانی کر گیا کہ تھکوا باتوں کی وجہ سے لوگ مہربا کہیں اور کیسکو تھکے تو نے تو
 بت سے رنگ جمائے لیکن کسی نے تھکوا گلگون نہیں کر دیا شاخیں تو بہت لگائیں جمائیں مگر اپنے مہربان
 میں جو قامت خمیدہ ہو کچھ کاریگری کر کے نہ سیدھا کر دیا آخر کار جب چادر مرگ کی تیرے پاس پہنچ گئی
 دیر عشر جو دھوکے کے ہمارے ہن سب منہ سے چھٹ پڑ گئے قولہ چون یا بد خیز خیران رحیل
 اشدوزان پس منون وقال قیل + عالم خاموشی آید پیش بیست + واسے آنکہ درد و دل آید شیش نیست
 یقلے کن یکدور روزے سینہ را + دفتر خود ساز آن آئینہ را + کہ ز سایہ یوسف صاحبقران + شد ز بجا
 وزان نوجوان + میشود مبدل بخورشید تموز + آن مزاج بارد و برد العجز + میشود مبدل ز سوز مریم
 ان لب خنک بخل خرمی + اسے عجزہ چند گوشے باقضا + نقد جو اکنون رہا کن امضا + چون رخت نیست
 خوبی امید + خواہ نہ گلگونہ و خواہی مدید + المعنی اور جو وقت کہ خیر خیر کوچ کی چمکی تو اسوقت میں سارے
 دن اور ساری قیل وقال بھول جائیگا اسوقت عالم خاموشی کا سامنے آکر کیسے کہ بہت قال وقیل
 چکا بس اب بکھر جا اور خاموش ہو جائے اسوقت میں افسوس ہو اسپر چکے دلمین اسکا انس نہیں
 ایک ہی دور روز کہ جس سے مدت قلیل مراد ہو اپنے سینہ کی صیقل کر اور اس آئینہ کو دفتر بنا دیکھ تو کیسے
 اس سے پیدا ہوتے ہیں کس واسطے کہ سایہ کسی یوسف صاحبقران کا جب تیرے اوپر پڑا تو مثل نیا
 کے نوجوان ہو جائیگا دیکھ تو تموز میں خورشید جب گرمی پر آتا ہو تو مزاج بارد اور برد عجز سب بد بھلتا
 ن اور لے مریم کے سوز دلی سے سوکھی شاخ نخل خرمی کی نہیں تازگی سے بدل گئی اور بہرہ ہو کے طرب
 ان لگے چنانچہ اسکا قصہ قرآن مجید میں آتا ہے عجزہ قضا کے ساتھ بہت جھگڑے اور کوششیں
 نہ کر تو اب جو نقد موجود ہو اسکو ڈھونڈو اور گزشتہ سے درگزر کر اور جبکہ تیرے رخ کو خوبی سے امید
 نہیں رہی وقت نکل گیا چاہے گلگونہ منہ پر لگا چاہے مرادیتے سیاہی

حکایت رنجور کہ سب اسکے صحت سے مایوس ہو گیا تھا

ہاں سب رنجور شد نہ طبیب نہ گھڑ نہ خیمہ آنکہ دار اسے لبیب نہ تاز نہیں آ کہ شوی بر حال دل

کہ رگ دست بادل متصل + چونکہ دل غیب است خواہی زو مثال + زان ہجو کہ بالستش اتصال + باد نہایت
از چشم اے امین + در غبار جنبش برکش بین + کہ بین ست آن وزان یا از شمال جنبش برکت بگوید
وصف حال ہستی دل را سیدانی کہ کو + وصف آن از رگس خمار جو + چون ز ذات حق بعبیدی صفت ذات
باز دانی از رسول و معجزات + معجزاتے و کراتی خفی + بر زبرد دل ز پیران صلی + کا ندرون شان صد قیامت
نقد ہست + کترین انگہ شود ہمایہ مست + پس طلیس امید گشت آن نیکبخت + کہ پہلوے سعیدی برداشت
معجزہ کان بر جہادی کردافر + یا عصا یا بحر یا شق القمر + المعنی ایک مریض طبیب کے پاس گیا کسا اے
عاقل و دانا میری نبض دیکھ تا نبض سے تو دل کے حال پر آگاہ ہووے کسو اسطے کہ رگ ہاتھ کی دل سے لگی
ہوئی ہو جبکہ دل پوشیدہ ہے + اور چھپی چیز اور تو چاہے کہ اسکی کوئی مثال لے تو اس سے ڈھونڈو چکا
اتصال دے ہو اور وہ نبض رگ ہو دل سے ملی ہوئی جیسے ہو آنکھ سے اے بین چھپی ہوئی ہو اگر اسکو
دیکھنا چاہے تو غبار اور پتوں کی جنبش سے دیکھ معلوم ہو جائیگا کہ دہنے ہاتھ کی طرف سے چلتی ہو یا بائیں
ہاتھ کی طرف سے پتوں کی جنبش تجھے وصف اسکے حال کا بیان کر دیگی تو اگر مستی دل کی نہیں جانتا ہو کہ
کہان ہو تو وصف اسکا زگس خمار سے ڈھونڈو اس سے ظاہر ہو ایسے ہی اگر تو ذات حق سے دور ہو تو
وصف ذات کی پیغمبروں اور معجزات سے معلوم کر اسیلے کہ معجزے اور کرمتیں پوشیدہ پوشیدہ پیردن
برگزیدہ سے دل پر طالب کے لگتی ہیں اور اثر کرتی ہیں کسو اسطے کہ آنکے ولیمین سیکڑوں قیامتیں
اسوقت موجود ہیں لیکن جو شخص کہ ہمایہ مست کا ہوا وہ کترین ہو اور وہ نیکبخت جسے کسی سعید کے پہلو
میں بستر جمایا وہ طلیس امید کا ہو اسکی امید حاصل ہوگی اور وہ معجزہ جسے جہادی پر اثر کیا یا عصا ہو یا
دریا ہو شلائیل یا شق القمر ہو خبر اسکی شعرا بعد قولہ گراثر بر جان زندہ ہو اسطے متصل گردو بہ نہان را
بر جمادات آن اثر با عاریہ ست + آن پے روح خوش متواریہ ست + تا از ان جامد اثر گیر و ضعیف
جنہا جان بے ہیولے غیر + جنہا خوان مسج بے کمی + جنہا بے باغ میوہ مری + بر زندا ز جان کامل
معجزات + بر ضمیر جان طالب چون حیات + معجزہ بحرست و ناقص مرغ خاک + مرغ خاک رخت در
شد ہلاک + مرغ آبی دروے امین از ہلاک + ماہیان ز مرگ بے دریاست خاک + عجز بخش جان ہر نامزد
لیک قدرت بخش جان ہمدی + چون نیابی این سعادت در ضمیر + پس ز ظاہر ہر دم استدلال گیر + کہ
اثر بار مشاعر ظاہرست + وین اثر ہا از موثر مجربست + ہست نہان معنی ہر داوڑے + ہچو سحر و صنعت
آسماری + چون نظر در فکر آثارش کنی + گرچہ نہانست انظارش کنی + قوتے کان در درویش مضرب
چون بغیر ابد گواہ بحرست + چون بانثار انہم پیدا شدست + چون نشد ظاہر بانثار از دست + این

سبھا و اثر مغزو پوست + چون بجوئی سرسبز آثار دوست + دوست گیرے چیز مارا از اثر + پس چرا از آثار
بخش بے خبر + از خیالے دوست گیرے خلق را + چون نگیری شاہ غرب و شرق را + این سخن پایان ندارد
اے قباد + حرص مارا اندرین پایان مباد + باز گرد قصہ رنج و رخوان + با طیب آگہ بسیار دان + اللغات
تواریہ پوشیدہ ہیولامادہ شے مشاعر جاہے عبادت حاجیان المعنی فرماتے ہیں مگر اثر معجزہ کا بیواسطہ
بان ہی پر ہونہ بواسطہ جماد تو وہ اُس رابطہ سے جو پوشیدہ خالق سے لگا ہوا ہو خالق سے جاملتا ہو اور
متصل ہو جاتا ہو اور جمادات پر جو اثر ہو کے اسکے واسطے سے اثر ہوتا ہو یہ اثر عارضی ہو دھل ہو وہ اُسی
روح خوش کیواسطے جو چھپی ہوئی ہو تا اُس جامد سے دل اثر پذیر ہوئے لیکن کیا اچھی وہ جان ہو جسکو کائنات
بے ہیولاد مادہ خیر کے لئے اے بیواسطہ جماد اور کیا ہی خوان مسج کم نمونے والا اور کیسا میوہ بے بارغ
ریح کا کہ یہ سب نعمتیں ہو اسطہ ہیں ایسے ہی اثر بیواسطہ واسطہ سے افضل ہو معجزات جب کامل کی جان سے
غیر جان طالب پر اثر کرتے ہیں تو ایسا اثر کرتے ہیں جیسے مردہ میں حیات معجزہ ایسا ہی جیسے دریا اور تپش
جیسے خاکی مرغ کہ جان پانی میں گیا مرام اور جو مرغ آبی ہو وہ اُسین ہلاک سے نجات آسے مچھلیوں کی
وت بے دریا کے خاک میں ہو یہ معجزات درو صفات سے خالی نہیں جو ناحرم ہو اسکو عاجز کرتے ہیں اور جو
مدم اکاہ اسکو قدرت دیتے ہیں پس ہر گاہ تو سعادت ہمدی کی اپنے دہین نہائے تو بہتر یہ ہو کہ ہر دم ظاہر سے
یل ڈھونڈتا رہے کہ اسکے اثر مشاعر یعنی جو مقام عبادت کے ہیں اُنپر ظاہر ہیں اور موثر کی خبر دینے والے اور
رواہ کہ کوئی موثر ہر داورسی و معاملہ میں جو اُسین بمنزلہ معنی کے ہو ضرور ہوتا ہو جیسے سحرین اور اُن جو سامری
بصنعت سے بچھڑہ بنایا تھا خاک قدم حضرت جبریل کی کہ سامری نے اُس بچھڑہ کے ننھ میں ڈال دی تھی
و آواز کرتا تھا ایسے ہی جب تو غور اسکے آثار کی فکر میں کرے اگرچہ وہ نہان ہو مگر تو اسکو ظاہر کر دے گائیں
و قوت جو اسکے درون میں مضمر ہو جب وہ ظہور میں آتی ہو تو وہی بخبر دگواہ ہو جاتی ہو جملہ مخلوق آثار
یا سے پیدا ہوئی ہو سو اے ایزد تعالیٰ کے کہ وہ بے آثار ہو یہ سبب اور اثر ایسے ہیں جیسے مغزو پوست
رائگی تو جستجو و تلاش کرے تو بالکل اسکے آثار ہیں خیال تو کہ ہر چیز کا اسکے اثر ہی سے تو دوست ہوتا
پچھڑاں سے جو آثار بخش ہو کیون بخیر ہو اپنے کسی خیال ہی سے مخلوق کا دوست بنتا ہو پھر وہ جو
دشاہ شرق و غرب کا ہو اسکا دوست کیون نہیں بنتا آب اے بادشاہ یہ سخن تو بے پایان ہو اور
مراٹھکو اسکے پایان کی حرص بھی ندے توٹ اور قصہ بیمار کا جو طیب کار آگاہ بسیار دان سے

واسطہ پڑا تھا اسکو بیان کر

رجوع بقصہ رنج و رخوان

تادل سے یہ جانی رہے تو طعیب نے کہا ہوا کہ وہ علت و بیماری ہو جائیگی آپ سیلی اسکے کسی انہو میں لگاؤن
 ایسے کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہو ولا تلقوا ابائکم الی المتسلکۃ مت ڈالو ہاتھ اپنے ہلاکت میں مطلب یہ کہ ہوتے
 فقط میں ہوں اور یہ ہو چھو مار گیا بچنا چاہیے اور معرکہ میں جلدی نہیں جائیگی معلوم کئے ماری چھ
 ہتا ہو اے فلان نہیں تھلکہ وہی ہو چھو تو سوچ رہا ہو کہ معرکہ میں ماروں اور صبر و پرہیز کردن مزے سے
 بھی ٹھونک دے اور کالہوں کی طرح بس منکر یہ تو چکے ایک سیلی اسکے ماری کہ طاق سے آواز ہوئی
 ضوئی نے لکار کے کہا کہ ہو اے قلعیان عاق اور چاہا کہ دو تین گھونٹے مارے اور واڑھی موچھے کے
 بال ایک ایک کر کے اکھاڑ ڈالے لیکن دیکھا تو وہ بیمار درخوڑ تھا اور نہایت ضعیف والا غور زرد و مریض
 اسکے ضعف سے ڈرا کہ ایسا نہ گھونٹے ماروں اور یہ مر جائے اسکو تو دق کے مرض نے خود ہی مار رکھا ہو
 عرض اسکو نہایت ہی بیمار و لاغر پایا آب مقولات اسکے ہین کہ مخلوق سچ و دق میں مبتلا ہیں اور کچھ ہین
 اتار اور فریب شیطان سے دوست سیلی کے بن رہے ہین یعنی ہر ایک کے سیلی مارتے ہین سب کے
 سب بھرمون کی انداز کے حریص ہین اور پیچھے ایک دوسرے کا نقصان ڈھونڈھنے والے قولہ اے
 زندہ بیگناہانرا قفا + در قفاے خود بخوئی پنی چرا + اے ہوارا طپ خود پنداشتہ + بر ضعیقان صغیر گماشتہ
 بر تو خندید آنکہ گفتت کاین دو است + دوست کا دم را گنہم رہناست + کہ بخو را ین دانہ را اے
 مستعین + بہر دار و تاملکونا خالددین + اوش لغزائید وزد اور قفا + وان قفا داگشت و شد اور اجزا + اوش
 لغزائید سخت اندر زلق + لیک پشت و دستگیرش بود حق + کوہ بود آدم اگر پر مار شد + کان تر باکست و
 بے اضرار شد + لو کہ تر باکے نداری ذرہ + از خلاص خود چرامی غرہ + آن خیلانہ توکل کو ترا + وان کرامت چون
 طیمت از کجا + تا نہر و تیغت اسماعیل را + تا کنی شہراہ قرنیل را + اگر سعیدے از منارہ او فیتد + بادش اندر جامہ
 فتادہ رہید + چون یقینت نیست آن باد حسن + تو چرا بر باد دادی خویشتن + بمعنی اے بیگناہوں کے
 غمار نے والے اپنی قفا کو کیوں نہیں دیکھتا کیا یہ بچ جائیگی تو نے اپنی خواہش و رغبت کو طب گمان کیا
 و جیسے اس رنجور نے اور ضعیفوں پر دھپہ کو تعین کر رکھا ہو کہ دھپہ تیرا انھیں پر چلتا رہتا ہو جسے تجھے
 مدیا ہو کہ اپنی آرزو پوری کرنا یہی دوا ہو پہلے تو اسی نے تجھکو مسخرہ بنا لیا ہو اور وہ شخص ہو جو آدم کا
 مذم کھانے میں رہتا ہو اہو کہ اس دانہ کو اے مستعین کھالے یہ تھو ناخالدین کی دوا ہو یعنی ہمیشہ
 نبت میں رہینگے اسنے انکو ڈکا دیا اور ایک قفا لکائی آخر وہی قفا لوٹ کے اسکی جزا ہوئی کہ
 رد و داہری ہو اسنے انکو نہایت تنگی میں ڈالنے کو ڈکایا تھا لیکن اسد قواسے انکا پشت پناہ و
 دستگیر ہو احقرت آدم ایک ہپاڑ تھے پھر اگر پرانے اسکے ڈگانے سے بہے تو کان نہ لیا کچھ

تو تھے اس سے بے ضرر ہو گئے تو تو ذرہ بھر بھی تریاک نہیں رکھتا پھر اپنے خلاص میں کس بات پر مغرور
 ہو رہا ہو تجھ کو خلیل کا ساتھ تو کل کہاں ہو جو آگ سے بجائے اور موسے کی سی کرامت کہاں تو تیری تیغ
 سے عیال کے حلق کو نہ کاٹ سکے یا تمہیں کو تو شاہراہ بنا دے اگر کوئی سعید منارہ سے گرے تو ہو اُس کے
 پہرہ دن میں بھر کے اسکو چوٹ اور مرنے سے بچالیتی ہو مگر تجھ کو یقین اُس باد حسن کا نہیں ہو پھر تو اپنے
 آپ کو گرا کے برباد کیوں کرتا ہو قولہ زین منارہ صد ہزاران بچو عاودہ در فنادند و سر و تن داد باد و سرنگون
 آفتا و کان زیر منارہ در نگر تو صد ہزار اندر ہزار + تو رسن بازی نمدانی یقین + شکر پاہاگو و میر و بر زمین پہاڑ
 از کاقد دار کہ میر + کاندین سودا سے رفت ست سرگرداں صوفی پر آتش شد ز شتم + ایک ہم بر عاقبت
 انداخت چشم + اول صفت ہر کسے ماند بکام + کو نہ بیند دانہ بیند بند دام + چنداد و چشم پایاں بین را وہ لکھنا
 زمین را از فساد + آئکھ پایاں وید احمد بود کو + وید و دین را ہم اینجا تو بتو + وید عرش و کرسی و خفات را +
 پر وید + وید غفلات را + گر ہیخواہی سلامت از ضرر + چشم زادل بند پایاں را لکھ + تا عہد مہاراپانی
 جلد ہست + ہستہارا بنگری محبوب و پست + این بہین یار کیہ ہر کش عقل ہست + روز و شب در جستجوے
 نیست ہست + در گدائی طالب جو دے کہ نیست + بر دوکانہا طالب سود کیہ نیست + در مزایع طالب
 و غلے کہ نیست + در مفارص طالب نخل کیہ نیست + در مدارس طالب علی کیہ نیست + در صوامع طالب
 حلی کیہ نیست + ہستہارا سوے پس انگدہ اند + ہستہارا طالب بند و بندہ اند + زانکہ کان و مخزن صنع خلہ
 نیست غیر نیستہ در الجلا + المعنی اس منارہ سے لاکھوں مثل عاد کے گرے ہیں اور سر و تن اپنے
 کھوئے برباد کیے ہیں تو خود ہی اُن لوگوں کو جو سرنگون گھر کے منارہ کے نیچے پڑے ہیں دیکھ لے موجود
 ہیں کہ ہزاروں لاکھوں ہیں لکھو یقین ہو کہ تو نئون کی سی رسن بازی نہیں جانتا ہو تو اپنے پالو کا شکر گزار ہو
 اور زمین پر چل پھر تو کاغذ کے پر باندھ کے پہاڑ سے مت اُڑ کہ اس سودا میں بہت سرکھوئے گئے ہیں
 جیسے اُس صوفی کا دل اگرچہ آتش غصہ سے بھر گیا لیکن اُنکی نظر عاقبت پر بھی رہی تمام صفت میں اول
 و شخص بکام ہو کہ اُسے دانہ نہ دیکھا جال کا پھندا دیکھا آس جو انور کی کیسی اچھی آنکھیں ہیں جو پایاں میں
 ہیں اور اپنے دین کو فساد سے بچائے ہوئے ہیں در حقیقت جسے پایاں کو دیکھا وہ حضرت احمدؑ تھے کہ
 انھوں نے دوزخ کو بھی پرت پرت کر کے نہیں دیکھ لیا اور عرش و کرسی اور غفلتوں کو اور سارے پر
 غفلتوں کے پھاڑ ڈالے تو بھی اگر ضرر سے بچنا چاہتا ہو تو انھوں کو اول شے سے بند کر لے لینے ابتدا
 و ظاہر کو مت دیکھ انجام کو دیکھ تا تجھ کو بھنے عدم میں سب نیست معلوم ہو میں اور جنگو ہست دیکھ راہ
 آنکو محبوب و پست جانے تو بھی ایسے ہی دیکھ اور وہ یار حبکو عقل ہو وہ روز شب جستجو نیست

مین ہو دیکھ لے اگر گدائی ہو اور تو اس سے جو دوسو کا طالب تو جو دوسو دونوں نیست ہیں کسی دوکان پر
 نہ ظاہر جو معلوم ہوتا ہو نہ سو دھیتوں مین اگر طالب حاصل کا ہو سو حال یہ کہ وہ حاصل نہیں ظاہر نہیں
 نیست ہو ایسے باغ مین جو پھٹے کھودتا ہو اور طالب نخل کا ہو سو نخل کہاں اور مدرسوں مین طالب علم
 درصومعون مین طالب علم کا ہو سو دونوں نیست ہیں لے اب بتانیت کا تو طالب ہو یا نہیں سو ان
 بستوں کو لوگوں نے جکے بالفعل طالب ہو رہے ہیں پیچھے ڈال دیا ہو اور درحقیقت وہی ہست ہیں اور جنکو
 ہست جانتے ہیں اور حاصل وہ سب نیست ہیں انکے بندے اور طالب ہو رہے ہیں اس واسطے کہ اللہ کی
 منعت کے جو کھان و مخزن ہیں وہ نیستی ہی مین انجلا و صفا پاتے ہیں قولہ پیش ازین رمز کے مستقیم نہیں
 بن داتا تو یکے مین دوہیں + گفتہ شد کہ ہر صنعت گر کہ رست + درصناعت جا لگاہ نیست جہت + جہت
 لا موضع ماساختہ + گشتہ ویران سفھا انداختہ + جہت سقا کورہ کش آب نیست + و اندر و گر خانہ کش باب
 بست + وقت صید اندر عدم مین جہلہ شان + وز عدم انکہ گریبان جہلہ شان + چون امیدت لاست زدو
 ہیز جہت + با انیس خوشنیتن استیز جہت + چون انیس طبع تو آن نیستیت + از فنا نیست این پرہیز
 بیت + گرانیس لاند ایجان پس + درکین لاچرائی منتظر + زانچہ داری جہلہ دل پر کندہ + ہشت دل در بحر لا
 قندہ + پس گزیرت جہت زین بحر مراد + کو ہشتت صد ہزاران صید داد + از چہ نام برگ کردتی تو مرگ +
 دوے دان کہ نمودت برگ مرگ + ہر خوشبخت بست صنع صنعتش + تاکہ جان و درجہ آمد غیبتش + در خیال اوز کر
 کار + جہلہ صحرانوق چہ زہرست و مار + لاجرم چہ را پناہے ساختہ است + تاکہ مرگ اور اپناہ انداختہ است +
 پے نعمت از غلہ طاش اسے عزیز بچہنیں بشنیدم از عطار نیز + رحمۃ اللہ علیہ گفتہ است + ذکر شہ محمود غازی سفتہ
 ست + المعنی فرماتے ہیں اس سے قبل بھی ہتھے ایک رمز ہی قسم کی کہی ہو تو اسکو ایک ہی جان دوست سمجھے
 ہتھے کہا ہو کہ جو کوئی صنعتگر پیدا ہوا تو اسنے صنعت جاری کرنے کو وہ موقعے ڈھونڈھے جو نیست تھے مثلاً معمار
 موضع ناساختہ اور ویران گشتہ اور چھتین گرمی پڑی ڈھونڈھیں سقائے بھی وہی کوزہ ڈھونڈھا جسمین
 پناہا اور بڑھائی نے وہ گھر جسکا دروازہ چو کھٹ نہیں جب شکاری شکار مین ہوتے ہیں اسوقت اسکا حامی بھی
 مین ہوتا ہو اور پھر عدم سے وہ سب بھاگ کے صید ہوتے ہیں اب تو نے سمجھ لیا کہ جہلہ امید مین تیری
 مین تو پھر لاسے جھکو پر ہیز کیا ہو تیرا تو یہ لا انیس ہو پھر انیس سے لڑائی کیا اور در حالیکہ تیری طبیعت
 انیس نیستی کی ہو جیسا کہ اوپر بتایا گیا تو جھکو فنا و نیستی سے بچنا ہی کیا ہو اگر انیس لاکا تو نہیں
 نوا بجان پس لاکہ مین مین منتظر کیوں ہو رہا ہو جو کچھ تیرے پاس موجود ہو سب سے دل نکالے ہو
 و ہشتت دل کی بھر لا مین ڈالے ہوے ہو پھر اس بحر مراد سے جھکو گریز ہی کیوں ہو جتنے جھکو تیری

شست سے لاکھون فکار دیے ہیں معلوم تو نے برگ کا نام مرگ کیسے کیا ہو یعنی جسکو مرگ کہتا تھا
 ہو وہ تو برگ ہولے ساز و سامان تو اسکو جا دو گری جان کہ تجھے برگ کو مرگ دکھا رکھا ہو دو لون آگین
 تیری اسکی صنعت کی صنعت میں باندھ رکھی ہیں جب تو تیری جان کو کنوین مین گرنے کی رغبت ہوئی اسکی
 خیال میں مکر و دکار نے یہ جہاد کیا ہو کہ تمامی صحرا سوائے کنوین کے سب زہر دار ہو لاجرم اُسے چاہ کو اپنا
 پناہ کیا ہو اس سبب سے مرگ نے اُسکو کنوین مین ڈال رکھا ہو آپ فرماتے ہیں کہ جیسے مین نے یہ
 حلقہ انداز بیان اسکی بیان کی ہیں ایسے ہی ایفریز مین نے فرید الدین عطار سے بھی سنی ہیں اللہ اپنی رحمت
 اپنے نازل کرے انھوں نے بھی کہی ہیں اور محمود شاہ غازی کے ذکر کے موتی پر وتے ہیں

تخت پر بیٹھا نا شاہ محمود کا غلام ہندو کو

تو کہ کو غزائے ہند پیش آن ہام + در غنیمت او فتادش یک غلام + پس خلیفہ اش کرد و بر کرسی نشاند +
 بر سپہ بگزیدش و فرزند خواند + طول و عرض و صف قصہ تو بتو + در کلام آن بزرگ دین بچو + حاصل آن
 کو دک بر آن تخت نصار + شستہ پہلوے قباد شہر یار + گر یہ میکدہ اشک میر اندا و لبوز + گفت شہ ادرا
 کہ اے فیروز روز + از چہ گری دولت خد ناگوار + فوق افلاکے قرین شہر یار + تو برین تخت و وزیران
 سپاہ + پیش تخت صف زدہ چون مرد ماہ + گفت کو دک گر یہ ام زانست زار + کہ مر اما در درون
 شہر و یار + از تو ام تدید کردی ہر زمان + بنیت در دست محمودار سلطان + پس پدرم مادرم را در جواب
 جنگ کردی کہین چہ شمت و عتاب + می نیابی باج نفرین دگر + زین چنین نفرین مملک سہلتر سخت
 بر جی و بس سنگین دے + کہ بعد شمشیر اور اقاتلے + من ز گفت ہر دو حیران گشتی + در دل افتادی مرا بچہ
 غم + تا چہ دوزخ خوست محموداے عجب + کہ مثل گشتت در ویل و کرب + من بھی لرزیدی از بچہ
 غافل از اکرام و از تعظیم تو + مادرم کو تا بہ بنید این زمان + مر مرا بر تخت ای شاہ جهان + یا پدر کو تا بہ بنید
 چنین + خوش نشستہ پہلوے سلطان دین + اللغات نصار تر و تازہ و خرم آرسلاں شیر المعنی جب
 شاہ محمود ہندوستان مین غزا کو آیا تو میان کی غزائیں اُس سردار کو غنیمت مین ایک غلام ہاتھ لگا بادشاہ
 نے اسکو خلیفہ کر کے کرسی پر بیٹھا یا ساری سپاہ کا سردار بنایا اور اسکو بیٹا کہا آپ فرماتے ہیں کہ طول
 عرض جو اس قصہ کے وصف کا تہ در تہ ہو وہ انھیں بزرگ دین یعنی فرید الدین کے کلام سے ڈھونڈ
 مین مختصر کہتا ہوں کہ حق الجملہ وہ لڑکا اُس تخت خوش پر برابر پادشاہ قباد یعنی محمود کے بیٹا تھا اور
 سوز سے آنسو بہاتا تھا پادشاہ نے کہا کہ اے مبارک روز کیوں روتا ہو اقبال و دولت تجھ کو ناگوار ہوا
 تو تو افلاک پر بیٹھا ہو کہ پادشاہ کا ہنشین ہو اور وزیر و امیر حلقہ سپاہ تیرے تخت کے سامنے مہر ماہ کی

شان و شوکت والے صفت باندھے کھڑے ہیں پھر روزِ اکیمون ہو گیا اس سبب سے روتا ہوں کہ اپنے وطن
 بن میری مان بھٹے مجھکو ڈرایا دھمکایا کرتی تھی اور غصہ میں کہتی تھی کہ ایسا ہو جو میں تجھکو محمود شیر کے اختیار
 قبضہ میں دیکھوں بہت باپ میلا سبات کے جواب میں میری مان سے بڑی لڑائی کرتا تھا کہ یہ کیا غصہ اور
 تاب ہو گیا تو اور کوئی بُری بات اس سے سہتر نہیں پائی ہو جو ایسی ملک بات منہ سے نکالتی رہتی ہو
 در بڑی ہرجم اور سخت دل ہو کہ سیکڑوں تلواروں سے اسکی قاتل ہو تین دونوں کی گفتگو سے حیران ہوتا تھا
 در میرے دلیں خوف و غم پڑتا تھا کہ اے عجب محمود کیسا دورِ خوار ہو جو آفت و گہراہٹ میں مثل ہو گیا ہو جس
 بن تیری ہیبت سے ڈرتا رہتا تھا اور تیرے اکرام و تعظیم سے غافل آب مان میری کمان ہو کہ میرے وقت کو
 بکھے کہ کیسا تخت شاہ جہان پر بیٹھا ہو ان تیا آپ کمان جو ایسا خوش بھگو پہلو میں سلطان دین کے بیٹھا
 لیکن قولہ فقرآن محمود دست اسے بے سوت + طبع زود ائم ہے ترساند + گردانی رحم این محمود را در خوش
 بونی عاقبت محمود باد + فقرآن محمود دست اسے نیم دل + کم شتوزین مادر طبع مضل + چون شکار فقر کردی
 یقین + ہجو کو دک اشکباری یوم دین + گرچہ اندر پرورش تن مادرست + لیک از صد و ششت و شمن پرست
 ن چو شد بیمار دار و جوت کرد + در قوی شد مژ ترا طاغوت کرد + چون زرہ دان این تن پر حیف را +
 نہ خشار شاید و نہ صیف را + یار بد نیکوست بہر صبر را + کہ کشاید صبر کردن صدر را + صبر مہ باشب
 و درادش + صبر گل باخار و فردادش + صبر شیر اندر میان فرشت و خون + کرد اور انا عیش ابن الہون +
 بر جلہ انبیا با سنکران + کرد شان خاص حق و صاحبقران + ہر کرابینی یکے جامہ درست + دانکہ او از کسب
 بر جہت + ہر کر اویدی بر ہنہ بنوا + است بر بریر یے او آن گوا + ہر کہ مستوحش بود پر غصہ جان + کردہ باشد
 رغلے اقتران + صبر کردی زالف آن بیوفا + از فراق او خوردی این قفا + خوے با حق ساختی چون
 بین + بالبن کہ لا احب الا فلین + اللغات سعت کشادگی و فراخی طاغوت بت و دیو فرشت بالفتح
 بن ناعش زندگی بخشنده آبن الہون بچہ شیر خوار + شتر مستوحش + جہت جو بندہ آذوقہ تیز لو المعنی فرماتے
 ن اسے بے سوت جیسے وہ شاہ محمود تھا ایسے ہی فقر تیرا محمود ہو کہ اُس سے تجھکو ہمیشہ طبیعت ڈراتی
 نی اور تو اس محمود جو اندر کے رحم سے واقف نہیں اگر واقف ہو جائے تو نہایت خوش ہو کے کہے کہ
 عاقبت تیری محمود کرے برابر یہ دعا کرے فقر تیرا اے نیم دل جو کچھ ہو وہی محمود ہو اُسکی سن اور یہ مادر طبع
 جو مضل ہو اُسکی کچھ مست سے آو جو تو ہی شکار فقر کا ہو گیا اور فقر نے تجھکو دبا لیا تو بوجہ الفقر
 را و الوجہ فی الدارین کے تو یقین جان کہ روز قیامت میں مثل اُس رطکے کے اشکباری کریگا
 چہ بنظر پرورش کے تن ایسا ہو جیسے مادر کہ پرورش کرتی ہو لیکن سو دشمنوں سے ہر یہ ایک دشمن ہو

سودشمن اس کیلے کے برابر نہیں ہو سکتے اگر یہ بیمار و ضعیف ہو گیا تو جھکو اپنی دوا کی تلاش میں آلودہ
 کیا اور جو قوی ہو تو جھکو شیطان بنا دیا تو اپنے جسم پر جنت کو ایسا جانے رہ جیسے زرہ کہ نہ گرمی کے
 لالین ہو نہ جاڑے کے قابل دونوں وقت میں بیکار اور اگر صبر کا طالب ہو تو یار بد و صوفیہ کہ صبر
 کے لیے اچھا ہو کہ صبر سنیہ کو کشادہ کرتا ہو اور فراخی بخشتا ہو دیکھ تو ماہ کیسا صبر یار بد سے کرتا ہو جو
 شب ہو تیرہ و تار یک بس وہی صبر اسکو منور رکھتا ہو اور گل کیسا خار کے ساتھ صبر کرتا ہو جو اسکو تیز بو
 رکھتا ہو اور شیر کے صبر کو دیکھ کہ وہ درمیان خون و گوہر کے صبر کیے ہوئے کہ اسکو خدا تعالیٰ نے
 حیات بخش شتر بچہ کا کیا ہو اور جملہ انبیاء نے کیسا صبر منکرون کے ساتھ کیا اور ایدائین اٹھائیں جس سے
 خاص حق کے اور اپنے وقت و مرتبہ کے صاحبقران ہوئے غرض جبکو دیکھے کہ وہ ایک لباس درست
 پہنے ہوئے یعنی کوئی خوبی پائے ہوئے ہو جان لے کہ اُسے اُس جامہ کو صبر سے کمایا ہو اور جبکو نگاہ نظر
 فاقہ زن دیکھ سمجھ لے کہ یہ بے صبر ہو بیگنی و مینوائی ہی دونوں اسپر گواہ ہیں اور جو کوئی وحشت جو اور
 پر غصہ جان ہو جان لے کہ اسکی جان نے کسی سے دغا سے اقرار کیا ہو یعنی ضرور دغا سے نزدیک ہوئی
 ہو اس واسطے کہ اگر جان اسکی اس دغا سے الٹ یعنی جمع و آمیزش کرنے میں صبر کرتی اور اُس پر غصہ
 سے دلتی تو اُسکے فراق کا دھبہ نہ کھاتی تو اگر اپنی خو کو حق کے ساتھ شہد و لبین سا شیریں کرتا دیکھتا
 کہ اور جو آفل اور ڈوبنے والے ہیں انکا دوست نہیں ہوں تو خبر اسکی بشعر آئندہ قولہ لاجرم تنہا
 نہماندی بچکان + کاتشے ماندہ براہ از کاروان + چون زبے صبری قرین غیر شد + از فراقش پر غم و بخیر شد +
 صحبت چون بہت زردہ دہی + پیش خائن چون امانت می نمی + خوے با او کن کا مانتہاے نو + این آب
 از افول و از غمت + خوے با او کن کہ خور آفرید + خو ہماے انبیا را پرورد + بر باد می رمہ بازت دہد +
 پروردند ہر صفت خود رب بود + برہ پیش گرگ امانت میدہی + گرگ یوسف را مغوا ہر ہی + گرگ اگر
 با تو نماید روی + ہین مکن باور کہ ناید روی + جاہل را با تو نماید ہر لے + عاقبت رحمت زند از جہلے +
 او د آلت دار و د غننے بود + فعل ہر دو بیگیاں پیدا بود + مر ذکر را از زنان نہمان کند + تاکہ خود را خواہ
 ایشان کند + سلمہ از مردان بکفت نہمان کند + تاکہ خود را اور ایشان کند + گفت یزدان زان کس کہ
 او + سلمہ سازیم در خرطوم او + تاکہ بنیایان مازین دو دلال + در یافتند از فن اور در جوال + حاصل آن
 کہ ہر ذکر نماید نرمی + ہین ز جاہل ترس اگر دانشوری + دوستی جاہل شیرین سخن + کم شنوکان بہت چون
 کہن + اللغات زردہ دہی زر غالص اقول خود شونہ عتو سرکش سلمہ بضم و تشدید فرج زن المعنی
 بتائید صدر فرمایا کہ جب تو ڈوب جائیو الوں کو دوست بنائیگا تو ضرور ہو کہ ایسا تنہا نہیں رہ جائیگا جیسے

فلک کی آگ بعد چلے جانے قافلہ کے رہ جاتی ہو کہ یہ اپنی اہل کو چھوڑ کے بے صبری کے مارے مصاحب غیر
ہوئی لہذا اسکے فراق سے پر غم و غیہ ہو گئی خیال تو کہ جب تیری صحبت زدہ وہی سے ہو تو تو ایسے گھرے کو چھوڑنے
میں کے پاس امانت کیوں رکھتا ہو تو اپنی عادت و خو کو اسکے ساتھ کر کہ امانتیں تیری فرو و نیست ہو جانے
رکھتی سے نچست ہو جائیں تو انکی خو سے اپنی عادت ڈال جسنے خو کو پیدا کیا ہو ورنہ انکی عادتوں کو پالا ہو تو
اسکے نام پر ہر دیکھا وہ لوٹ کے تھک کر رہ اور گلہ و بد لگا ایلے کہ بد و نمرہ ہر صفت کا خاص وہی رب ہو اگر
ب کو چھوڑ کے بروہ کو گرگ کے پاس امانت کر لگا تو گویا گرگ و یوسف کی ہر اہی کا حکم کرتا ہو بس ایسا حکمت کر
گرگ مکار تیرے سامنے اپنا لکھڑ دکھائے تو خبردار ہرگز یقین مت کر اس سے بھلائی کبھی نہیں ہوگی
سہی جاہل کا حال ہر کیسا ہی ہمدل بنے اور دل میں دل ملے آخر کار اپنی جاہلی سے زحمت ضرور ڈالے گا اسکے
الت ہین اور وہ خفی ہوا اسکے دونوں فعل بیشک پیدا ہوں گے اب وہ ذکر کو تو عورتوں سے چھپاتا ہو تا انکی
ہر بنے اور فرج پر ہاتھ رکھ کر مردوں سے چھپاتا ہو تا آپ کو انکا حاکم بنائے یہ تو بہ کر رہا ہو اور اسکا کہتا ہو کہ
اُس چھپانے کے عوض میں ایک فرج اسکی خدمت میں بنائینگے تا جو بنیائے ہمارے ہین ان دو دلیوں سے
لے داؤ بیچ سے فریب میں نہ آجائیں حاصل یہ کہ ہر ذکر سے نری نہیں ہو سکتی ہو بس خبردار اگر عاقل ہو تو
ہل سے ڈرتا رہ اور دوستی جاہل شیرین زبان کی کسی ہی مٹھی مٹھی باتوں میں وہ ظاہر کرے ہرگز مت
ن اسوا سطلے کہ وہ پرانا زہر ہو جو موخر اور نہایت تیز ہوتا ہو قولہ جان مادر چشم روشن گویدت + جز غم و
رت از ولفز ویدت + مرہر را گوید آما در چہار + کہ ز کتب بچہ ام شد بس نزار + از زن دیگر اگر آوردہ +
رے این جور و جفا کم کردہ + از جزا تو گر بدی این بچہ ام + این فشار آن زن گفتی نیز ہم + ہین بجز زین
رو تباے او + سیلے بابا بہ از حلو اے او بہت مادر نقش بابا عقل را د + اوش تنگی و آخر ہین کشاد + لے
ہندہ عقلما فریاد رس + تا سخا ہی تو نخواہد بچکس + ہم طلب از تست وہم آن نیکوئی + ما کیم اول توئی
توئی + ہم تو گو وہم تو بشنو ہم تو باش + ماہر لاشیم با چندین تراش + زین حوالہ رعبت افرا و رجود +
لی وجہ مفرست و نمود + جبر باشد پر وبال کا طان + جبر ہم زندان و بند کا طان + بچو آبیل دان این جبر
مومن را و خون مرگہ را + بال بازان را سوے سلطان برد + بال را خانرا بگورستان برد + باز گردا کنون
در شرح عدم + کو چو پا ز ہرست بیدار شسم + بچو ہند و بچہ ہان اے خواجہ تاش + روز محمود عدم ہرمان
ش + از وجودے ترس کا کنون دروئی + آن خیالت لاشی و توللشے + لاشے بر لاشے عاشق شدہ است
ہائے مریح نے را رہ زدہ است + اللغات جہار آشکار فقار رعبہ اول ہدیان و دشنام تنیا بکسر
کر کردن و غزہ و عشوہ خمود و نر مردگی المعنی مثلاً جان مادر کی تھک و چشم روشن کے تو کیا ہوتا ہو اس سے

غم و حسرت کے اور کیا حاصل اور کس بات میں ترقی ہوگی اور باپ سے بڑی جبر و سختی سے کہے کہ کتب ہائے
 سے میرا بچہ نہایت ہی لاغر اور زرد و زرا ہو گیا ہیں پوچھتی ہوں کہ یہ بچہ مجھ سے ہو یا دوسری عورت سے اگر
 دوسری سے ہے تب بھی کیا ظلم و جبر مت کر یا اگر تیرے سوا اور شوہر سے یہ میرا بچہ ہوتا تو وہ عورت بھی یہ
 کالی دو باؤ ہرگز نہ کہتی آپ فرماتے ہیں خبردار ہو ایسی مادر اور اسکے بچانے سے بھل بھاگ اور بابا کی سیل
 اختیار کر کہ اسکے حلو سے وہ بلی بہتر ہو تو نے جانا مان سے ہماری کیا مراد ہو اور باپ سے کیا مراد تو یہ
 نقش و صورت ظاہر ہو اور بابا سے عقل جو افراد جسکے اول میں تنگی ہو اور آخرین کشادہ ہو آپ بڑا ایدہ
 کے مناجات کرتے ہیں کہ اے عقلوں کے دینے والے ہماری فریادری کر کہ اسطے کہ جیتک تو کسی باند
 بنیں چاہے کوئی نہیں چاہ سکتا اسطے کہ طلب ہر شے کی بھی کھتی سے ہو اور وہ نیکی بھی تجھی سے ہم کیا چیز
 اول بھی تو ہی ہو آخر بھی تو ہی تو ہی کتنا تو ہی سننا ہو اور تو ہی موجود ہم لاشے کیسے پر امید و طمع ہر
 ایسے حوالوں سے اپنے بیچ میں غربت سجدہ کی بڑھاکا ہلی اور جبر و غم و اپنے فرم و گی انہیں سے کوئی چیز اسے
 حضور میں مت بھیج مطلب یہ کہ جو کچھ تو کرنا ہو اور میرے خیال میں گذرتا ہو سب وہاں پہنچتا ہو جبری
 ہار و کالمون کے ہیں اور جہی زندان و بند کالمون کے واسطے جیسے آب نیل کہ موسیٰ کے واسطے وہی
 کہا آب تھا اور کافر کے لیے خون ایسا ہی حال جبر کا ہو بازوان لوگوں کو جو باز تھے سلطان کی طرف سے
 اور وہی بازو کوؤن کو گورستان سے گئے اب فرمانے ہیں کہ تو شرح عدم کی طرف لوٹ کہ یہ شرح پادہرا
 اسے فاض نہر اور لو اسکو لہر چٹا ہو تو اس ہندو بچے کے مثل مت ہو اسے خواجہ تاش جاعدم محمود شہر ہو اس
 مت ڈراتے تاناں اس وجود سے ڈر جہن لب تو ہو اور اسکو موجود چٹا ہو کہ وہ خیال تیرا جو اسکے وجود کا ہو
 اکثر ہو اور تو خود لاف و عجبیت حال ہو ایک لاشے دوسری لاشے پر عاشق ہو اور ایک پیچ نے دوسری
 نے کی راہ ماری ہو پیچ نے کے معنی کچھ ہی نہیں

الحمدیث لیس للماضیین ہم الموت و انما ہم حسرة الفوت یعنی گذرے ہوئے لوگوں
 غم موت کا نہیں بلکہ حسرت فوت کی ہو

قولہ راست نوم و کان پسداد بشر کہ ہر آنکو کردار دنیا گذر + چون برون رفت این خیالات از میان
 گشت نامعقول او بر او عیان نیستش درود و دروغ غبن و موت + بلکہ ہمتش صد دروغ از ہر فوت
 الماضیین ہم الموت غفت + ایک شان با حسرت فوت مذہبت + کہ چرا بقایہ مکر دم مرگ + و بخون پر
 پر برگ + قبلہ کردم من ہم عمر از حول + آن خیالاتیکہ سم شد در جل + حسرة آن مردگان از موت نیست
 در است کاندہ نقشا کریم ایست + ماندیم آنکہ این نقش است و کف + کف زور یا جنبہ دیا بد علت + چنانکہ

نقشہ برہنہ درگورستان و کھنڈرا نگر پس بگو کہ جنبش و جولان تازہ بحر افکندہ و است در بحران جان بگویند
لب نے بل بجال کہ زور یا کن نہ ازما این سوال نقش چون کھنڈر بچنے بے زورج خاک بے باور کجا
باج چون عیار نقش دیدی باد بین کھنڈر چو دیدی قلم ایجا دین معنی یعنی آن پادشاہ نے جو چہ
بشر کے سپہ سالار ہیں کیسا راست و درست فرمایا کہ جنے دنیا سے گزر کیا اور عالم آخرت کو گیا جان یہ خیالات
لو جو زمان حیات میں تھے در میان سے جاتے رہے تو جو امر نامعقول امین یعنی خداوند عقل کے پھرے تھے
سب اس پر ظاہر ہو جاتے ہیں اب اُس مرنے والے کو نہ کوئی درد ہو کسی بات کا خسارہ نہ کوئی افسوس
مرنے کا بلکہ سیکڑوں افسوس اُسکو فوت کے ہیں کہ در حقیقت وہ تھے کچھ اور یہ اُنکو ہانے ہوئے تھا کچھ
اور اور وہ فوت ہو گئے جنکا کچھ علاج نہیں چنانچہ حدیث شریف اویس اللہ صمیمین ہم الموت و انما لم
نسر القوت میں نے مرگ کو اپنا قلم کیوں نہ بنایا اور پہلے سے اسی کی طرف متوجہ کیوں نہ ہوا کہ یہ مرگ
یاب مخزن پر دولت و پر ساز و برگ ہو میں نے اپنی دو بینی سے تمام عمر ان خیالوں کو قلم بنایا جو چل کے
حاملہ میں نہ ہر فائل تھے بس حسرت اُن مردوں کی موت سے نہیں ہو اُس بات سے کہ تھے نقشون اور
مردوں میں کیوں وقوف کیا اور انہیں کیوں ٹھہرے رہے سمجھنے اس بات کو نہیں دیکھا کہ یہ نقش و کھنڈر
در اصل اسکی دریا جس سے اُسکو جنبش ہو اور علف جو مایہ حیات ہو نہ از خود اور جب بحر اُسکو اپنے میں سے
ہال کے پھینک دے تو اسوقت گورستان میں جا کر اسکی کیفیت دیکھ کہ پھر ان جھاگوں کا کیا حال ہو اور اسے پچھ
و جنبش اور تیزی بھاری کیا ہوئی اور کیسا بحر نے ملکہ بحران میں ڈال دیا تو لب سے تو نہیں کہ لب ہلا نیک
و بجال ہی نہیں ہو زبان حال سے کہیں گے کہ ہمسے کیا پوچھتا ہو دریا سے یہ سوال کر کوئی نقش ہی کھنڈر جنبش
وج کے کب ہل سکتا ہو خاک بے ہوا کے بھلا اوپر کب چڑھ سکتی ہو بس لازم کہ جب تو غبار نقش کا
کچھ تو ہو کہ دیکھ کہ حرکت اسکی وہ ہو اور جب کھنڈر کو دیکھے تو اُسکو دیکھ جو قلم ایجا و کا ہو یعنی پیدائش کا
ریا قولہ میں بہن کہ تو نظر آید بکار باقیست سخی و لمی پودوتا رہ شمع نور و تاب + لم تو غمور را
مکباب + درگزار این جہل تن را اور بصیر + در نظر و در نظر و در نظر + یک نظر و درگزار ہی بنید زراہ +
ب نظر و کون دید و دروے شاہ + در میان این دو فرق بیشمار + سرمہ جو و اندا علم بالسرار + چنانچہ نبی
شرح بحر نیستی + کوشش تا دائم بدین بحر استی + چونکہ اصل کار گاہ این نیستیست + کو خلا و بے نشانست
نیست + جملہ استادان پے انظار کار نیستی جو بنید و جہلے + کسار + لاجرم انشا و استادان صمد +
ارگاہ نیستی و لا بود + ہر کجا این نیستی افزون ترست + کار حق و کار گاہش آہست نیستی چون است
لاہن مطبق + از ہر بر و در ویشان سبق + خاصہ در ویشی کہ شہ ہے جسم و مال + کار فقر جسم دار دے سلا

سائل آن باشد کہ جسم او گداحت + قانع آن باشد کہ مال خویش باخت + پس ز درواکتون شکایت بردار
 گوشت سوئے نیست پس راہوار + این قدر گفتیم باقی فکر کن + فکر اگر جامد بود و ذکر کن + ذکر اگر دگر
 در اجزاء + ذکر اگر خورشید این افسردہ ساز + اصل خود جذب است لیک اے خواجہ تاش + کار کن موقوف
 آن جذبہ مہاش + زانکہ حرک کار چون نازی بود + ناز کے در خورد جان نازی بود + نے قبول اندیش نے
 لے غلام + امر را ونی رامی بین دام + مرغ جذبہ ناگمان پر در عیش + چونکہ دیدی صبح شمع آندم بکش +
 چشمہ چون شد گذارہ لورا و ست + مغز ہائے بیند اور عین پوست + بیند اندر ذرہ خورشید لقا + بیند اندر
 قطرہ کل بحر را + المعنی او پر جو کما ہو کہ غبار کو دیکھے تو ہوا کو دیکھے اور کف کو دیکھے تو قلم ارباب کو دیکھے ایسے
 موافق فرمایا کہ خبر دار تو اصل کو دیکھتا رہ کہ یہی نظر تیرے کام آئیگی اور باقی تو شحم و لحم اور پود و تار تیرے
 جسم کا ہو سو بھی بیکار رہتا تو شحم تو شحم میں جلتی ہو تیری شحم نے بھی کسی شمع کی روشنی بڑھائی اور تیرا لحم
 بھی کسی محمور کے لیے کباب بنائیں تو اس جلد شحم و لحم کو اسی بھر میں گلا دے اور نظر میں مٹ جا اور
 ہمارا کتنا ہوں کہ اسی نظر میں گھل ملجا ایک نظر تو ایسی ہو کہ صرف دو تین ہی گز راہ دیکھتی ہو اور ایک
 نظر ایسی ہو کہ دو دنوں جہان اور خود و دنوں جہان کے پادشاہ کو دیکھتی ہو پھر اند و نون نظرون میں کیا
 فرق پیشار ہو لاجرم اس فرق کے دیکھنے کو سرمہ تلاش کر اور اسد بڑا بھیدون کا جاننے والا ہو آب
 جو تو نے شرح بحر نیستی کی سنی تو ہمیشہ کوشش اس بات کی کر کہ اسی دریائے تیرا وقوف اور ٹھراؤ ہو جائے
 جو کہ اصل اس کار گاہ کی نیستی ہو کہ وہ خودی سے خالی ہو جانا اور بے نام و نشان اور جملہ خیالات سے
 جدا ہونا ہو چنانچہ جلد استاد اگر کسی کام کا اظہار و اجرا کرنا چاہتے ہیں تو وہ بھی وہ جگہ جہان کوئی نہوار
 خواب خستہ ہو ڈھونڈتے ہیں سودہ صد پاک تو استاد استادوں کا ہو اسکا کار گاہ بھی نیست و لاہی
 ہوگی کار گاہ وہ جگہ جہان ہر قسم کا کام جاری ہو اور ضرور ہو جہان نیستی بہت بڑھ کے ہو کار خن اور
 اسکی کار گاہ بھی وہاں اس سر کی جاری ہو اے حد پھر جب معلوم ہو کہ نیستی سب سے بالا ہو تو کئی
 جو بالا طبقہ اور بہتر ہو پس اسکو تکررہ کہ اسکی بدولت و درویش سب سے سبقت لے گئے ہیں خاصہ
 وہ فقیر جو بے جسم و پے مال ہو گیا اور دو دنوں کو فنا کر چکا گو سوال کرتا ہو لیکن وہ سوال نہیں ہو وہ کہنا
 جسم کے محتاج خوار کرنے کا کام کر رہا ہو سائل وہ ہو جسے اپنا جسم مال کے واسطے گھلایا اور محنت کی
 اور قانع وہ ہو جسے مال اپنا کھو دیا جس تجھ کو چاہیے کہ اگر کسی دروین مبتلا ہو اس سے شکایت نہ
 اٹھائے کہ واسطے کہ وہ درو تیرے لیے ایک گھوڑا تیرا ہوا ہو جو نیست کی طرف بجائے آب فرما تیرا
 اتنا تو جتنے تجھ کو بنا دیا باقی اپنی فکر سے کام لے اور جو فکر تیری منجھدا افسردہ ہو رہی ہو تو جاؤ کر آسے کہ ذکر نہ

کو جنبش و اہتر از مین رکھتا ہو چاند و بستہ بنین ہونے دیتا بس ذکر گو خورشید اس فکر افسردہ کا بنا آوارے
خواجہ تاش اگرچہ اصل آسین جذب کشش ہو لیکن تو اپنا کام کیے جا جذبہ کے بحر سے مست رہہ بدینو جہ
کہ کام کا ترک کرنا چھوڑ دینا گو یا مطلوب کے ساتھ ناز کرنا ہو اور ناز عاشق چاہنا کے لائق کب ہو سوا نیاز
کے بھگو چاہیے کہ نہ قبول کا خیال و سوچ کرے نہ رو کا تو اسے لڑکے اسکے امر و نہی کو ہمیشہ دیکھے رہے بھگو قبول
و رد سے کیا اسکو اسی پر چھوڑ دے اسی حال میں مرغ جذب کا بھی اپنے آشیانہ سے اڑ گیا بس جب تو صبح
کو دیکھ لے اسوقت شمع کو بھجا دے دن میں ضرورت کب ہوتی ہو لینے پھر ذکر فکر کی حاجت بنین ہتی اب اسکی
آنکھیں گزارہ ہو گئیں اب نور ہی نور اسکا ہو وہ عین پوست میں منزون کو دیکھتا ہو اب اسکا یہ حال ہو کہ قدم
میں خورشید دیدار کو دیکھ رہا ہو اور ایک قطرہ میں کل دریا کو

لوٹنا طرف حکایت صوفی لب جو کے

قوله گفت صوفی در قصاص یک قفا + سر نشاید با دو ادن بر عا + خرقہ تسلیم اندر کر دغم + بر من آسان کر دیلی
خور دغم + دید صوفی خصم خود را سخت زار + گفت اگر مشت زخم من خصم دار + او بیک مشت بریز چون صفا
شاہ فرما ید مر از بر و قصاص پنجمہ ویرانست بشکستہ و تد + او بہانہ میکند اور فتد + بہر این مردہ دینے آید در پنج
کہ قصاصم افتد اندر زیر تیغ + چون نمیتانست کف بخصم زد + غرض آمد کش بر قاضی برد + کہ ترازو سے حق
وکیل او + زان سو حق ست دائم میل او + مخلصت از کردیو و حیلہ اش + مانست از قید و بود قیلہ
اش + است او مقراض احتاد و جدال + قاطع جنگ دو خصم قیل و قال + دیو در شیشہ کند افسون او +
فتنہا ساکن کند قانون او + چون ترازو دید خصم پر طمع + کشتی بگذارد و گرد و تیغ + در ترازو نیست گرافولن
و بیش + از قسم راضی نگردد و ابلیش + کے شود راضی ز تو طبع تبیش + از پے بیداشی و لبیش + بہت قاضی
حسرت و دفع ستیز + قطرہ از بحر عدل رستخیز + قطرہ گرچہ خرد و کوتاہ بود + لطف آب بجزاز و پیدا بود + از غبار رار پاک
داری گلہ را + تو ز یک قطرہ بہ بینی و جلہ را + جز دہا بر حال کلبا شاہ دست + چون شفق غماز خورشید آمدست +
آن قسم بر جسم احمد را ند حق + انچہ فرمودہ است کلا و اشفق + مور بردانہ چرا زان بدی + اگر از ان یکدا نہ
خرمن دان بدی + بر سر حوت آکہ صوفی بیدست + در مکافات جزا مستعجلست + اسے تو کردہ ظلمہا چون خود
از تقاضائے مکانی غافلے + یا فراموش شدہ است آن کردہات + کہ فردا و یکت عقلت پر دہات + ہر دم
گردون رشک بروی بر صفات + گرد خصم ہماستی اندر قفات + بیک محبوسے برائے آن حقوق + اندک اندک
عذر میخواہ از حقوق + تا بیکبارت نگہ محبت + آب خود روشن کن کنون یا محب + اللغات شمع نفع گدای
و نایابی رصاص کبر سندی را نگہ و تہ بختین منج خلص + الفتح جائے خلاص قیلہ قول احتاد جمع حقہ الکسر

بند و حد عقوبت نصیبین نامزد ہوا۔ پھر المعنی حقونی نے دل میں کہا کہ اس ایک سیلی کے بدلہ میں اپنے کو
دے ہن سے نہیں کھونا چاہیے میں جو خرقہ تسلیم کا پہنے ہوئے ہوں اُسے مجھ پر سیلی کھانا آسان کر دیا ہو ٹھیکو
مل تسلیم ضرور چاہیے اور اپنے دشمن کی طرف جو دیکھا تو اڑ بس لاغر کر دیا یا کہا اگر میں دشمن کی طرح
کے ایک گھونسہ مارتا ہوں تو یہ ایک ہی گھونسہ میں رنگا سا کچھ جائیگا بس پادشاہ مجھ پر غصہ ہو کر قصاص
حکم دیگا یہ تو ایک خیمہ ویران ہو نیوا نہ مینین اکھڑا اکھڑا کر پڑیکا ہمارا ہی ڈھونڈھ رہا ہو بس اس مردہ
لے سبب سے آپ کو تلوار کے نیچے بدلہ میں ڈالنا افسوس ہی افسوس ہو اب مغولہ اُٹھا ہو کہ جب یہ صوفی دھپ
کے نہیں مار سکتا تھا تو یہ ارادہ اسکا ہو کہ اُسکو قاضی کے پاس لیجاؤن آسلیے کہ قاضی ترازو حق کی ہو
در اسکا پیمانہ کہ تولانا کام کرتا ہو اور اسی سبب سے رحمت اُسکی حق کی طرف ہوتی ہو اور تیرے لیے
بمخلص ہو اے جاے خلاص کرو حیلہ شیطان سے اور جاے امن قید دیو اور اُسکی گفتگو سے اور قاضی
پاک مراض ہو جو کینہ اور عتا و اور جنگ و جدال کو کز دیتا ہو اور نیز قیل و قال دو مخاصم کو قطع کرتا ہو اُٹھا
منون دیو کو شیشہ میں اتارتا اور مسخر کرتا ہو اور قانون اُسکا فتنوں کو دباتا ہو دشمن پر طمع جو لالچ
کے مارے دشمن بن رہا ہو جہاں اُس ترازو کو دیکھا بس سرکشی چھوڑ کے فوراً تابع ہو اور اگر ترازو میں
دور تو دشمن کو آپ سے زیادہ دے اور قسم کی رو سے تب بھی وہ اپنی اہلی سے رخصتی نہیں ہوگا
پھر فرماتے ہیں کہ ہرگز طبیعت اُسکی بیخبر خالی تجھ سے نہ رخصتی ہوگی بسبب بیدار نشی و اہلی کے بس
اصنی رحمت ہو اور دفع متین کا اور ایک قطرہ ہو اُس دریا عدل سے جو قیامت کو جاری ہوگا کما قال
ان اللہ لا یظلم شئاً ذرۃً بیشک آمد نہیں ظلم کرتا ہو ذرہ بھر اور جو پہنے قطرہ کہا ہو تو قطرہ کو حقیقہ
ست جانے ہر چند خرد اھ کو نہ پانون بڑھا کے رکھنے والا نہیں ہو لیکن لطف آب بحر کا تو اس سے
لاہر ہو تو نے اپنے گلے لینے خیمہ کو گرد و غبار سے اٹار کھا ہو اگر اُسکو گرد سے پاک صاف کر لے تو ایک قطرہ
سے دہلہ کو دیکھے اس سبب سے کہ جزو کل کے حال کے گواہ ہوتے ہیں جیسے شفق غماز خورشید کا ہو
دیکھ تو اسی شفق کی قسم آمد نہالے نے جسم احمد پر جاری کی ہو جیسا کہ فرمایا لا اقسم بالشفق ولیل واما
یعنی قسم کھاتا ہوں میں شفق کی اور شب کی اور اُسکی جو جمع کرین تو جو ایک دانہ پالیتی ہو کیسی رزان
زرسان ہوتی ہو کہ ایسا جو جاتا ہے وجہ یہ ہو کہ ایک دانہ پر اکٹھا کر لیا خرمن کو نہیں جانا اگر خرمن کو جاتی
نواہی رزان حقونی اب کہتے ہیں کہ تو اُس صوفی کا ذکر کر کہ وہ بیدل اور بدلہ جزا کا مستعمل ہو رہا ہو
اُسی پر فرمایا کہ اے ظان تو نے بھی بہت ظلم کیے ہیں پھر خوشدل کیسا ہو اور وہ جو بدلہ لینے والا ہو اُس
خواہش و تقاضا سے کیوں غافل ہو دیکھ صوفی کیسا مستعمل ہو رہا ہو یا وہ ظلم چھو بھول گئے جو جو تو نے

کیے ہیں اور عقل نے تیرے سامنے انہر پردے ڈال دیے ہیں لیکن درحقیقت تو ایسا صاف و شفاف ہو کہ جرم آسمان کا تجھ کو دیکھ کے رشک کرتا اور حسرت کھاتا اگر مخلوق کی خصوصیتیں اور جھگڑے تیرے پیچھے نہ لگے ہوتے اب جو تو مجھوس ہو انھیں تحقیق کے سبب سے جو پس لازم ہو کہ محوڑا محوڑا اندر ان نافرمانیوں کا کیے جاتا کیسا رگ تجھ کو محتسب نہ پکڑے اور ماخوذ کرے بس اے محب تو اپنے آپ کو پہلے سے روشن اور صاف کر لے

جانا صوفی کا پاس سلی زن کے اور قاضی کے پاس اسکو لیجانا

قولہ رفت صوفی سوے آن سلی زن نش + دست زد چون مدعی برداش + اندر آوردش بر قاضی کشان +
 لیکن خدادبار را بر زن نشان + یا بزخم درہ دو اور اجزاء آچنانکہ راے تو بیند منرا کا نگہ از زخم تو میر دور و بار ہمد تو
 نادان نیست باشد آن جبار + و آنکہ از زخم تو بیند مرگ خویش + قانع از دوزخ رو تا خلد پیش + برحد و تحریر
 قاضی ہر کہ مرد نیست بر قاضی ضمان کو نیست خرد + تا نب حق ست و سایہ عدل حق + آئینہ حقیقت و باغ خد حق
 کو ادب از بہر مظلومی کند + نہ براس عرض و خشم و دخل خود + چوت براسے حق در در آہلیست + مگر خطائے
 شد دیت بر عاقلست + عاقل او کیست دانی ہست حق + سوے بیت المال برگردان و رقی + آنکہ بہر حق
 زند او آمنت + و آنکہ بہر خود زند + و ضمانت + گریز و والد پیر را او برد + آن پند را خونہا باید نمود + و اللغات
 درہ کبر وال و تشدید را وہ وال چرمی جس سے محتسب مارتا جو جبار بکسر شکستہ را بستن ضمان ضامنی آجل
 جو ہمت و دیر سے ہو اور عالم آخرت الموعنی فرماتے ہیں صوفی وہ باتین جو نہ کور ہوئیں سوچ سمجھ کے ہٹکے
 پاس گیا جسے اُسکے سلی ماری تھی اور مدعیوں کی طرح دامن اُسکا پکڑ لیا اور کہینچنا ہوا قاضی کے پاس لگیا
 کہ اس گدھے بد بخت کو چہرہ بچتی سوار ہو گدھے پر چڑھایا درے مار کے اُسکو بدلا دے جیسا تیری برے
 میں لائق و منراوار ہو کسو اسے کہ جو کوئی تیرے زخم سے مرے تو اُسکی ہلاکت میں تجھ کچھ ڈانڈتا و ان نہیں
 ہو بلکہ وہ ٹوٹے کا جوڑنا ہو اور جو تیرے زخم سے اپنی موت دیکھے یعنی مر جائے تو دوزخ سے بچت ہو کہ
 خلد تک چلا جائے بلکہ خلد سے آگے ظاہر ہو قاضی کی حد و تحریر سے جو کوئی مر اُسکا ذمہ دار تا مٹی نہیں ہو
 نہ قاضی سے کچھ سوا خلد اسیلے کہ وہ خرد نہیں ہو یعنی ایسا ویسا حقیر ناچیز وہ ناسب حق کا ہو اور سایہ عدل
 حق کا اور آئینہ حق کا اور مستحق اُسکا کہ وہ کسی مظلوم کے واسطے ظالم کو ادب و تنبیہ کرے نہ واسطے اپنے ناموس
 و غصہ و آمدنی کے ناموس سے یہ مطلب کہ کسی نے اُسکی چیز کی اُسکی بخت سے ادب کرے جو خاص واسطے حق
 اور روز آخرت کے ہو کوئی لوٹ و طمع وغیرہ نہیں ہو اُسوقت میں اگر خطا ہوئی تو اُسکی دیت عاقل پر ہو اور
 عاقل اُسکا کون ہو یہ بھی جانتا ہو حق ہو پس اب یہاں سے بیت المال کی طرف ورق لوٹا دے یعنی
 وہ دیت جو قاضی کی خطاست قاضی کے ذمہ ہوئی ہو اُسکو بیت المال خزانہ خدا کا دیکھا آئیے کہ جو شخص

سیکھنے کی واسطے مارے وہ آمن امن یا بندہ ہو اور جو اپنے واسطے ماریگا اسکا وہ ضامن و ذمہ دار ہو اگر
 باپ نے بیٹے کو مارا اور وہ مر گیا تو اس باپ ہی کو خونہا گننا چاہیے جو مراد دینے سے ہو قولہ زنا کلا ورا
 ہر کار خویش زد خدمت او واجب آمد بر دلہ چون معلم زد صبی را شد تلف + بر معلم نیست چیزے
 از تلف + کان معلم نائب افتاد امین + ہر اپنے ہست حکمش بچہن + نیست واجب خدمت استاد +
 پس بزرگستانہ و دشس کار جو + در پدر زد او بر اسے خود زودہ است + لاجرم از خونہا دادن بخت +
 پس خودی را سر بر باذ و الفقار + بے خودی شوقانی و درویش دار + چون شدی بچہ و ہر انچہ تو کنی +
 مارمیت از رمیت ایمنی + آن ضامن برحق بود نے بر امین + ہست تفصیلش بقضہ اندر مبین + ہر دکانے
 راست بازار دگر + ثنوی دکان فقرست اسے پدر + در دکان کفشگر حریمیت خوب + قسالب
 کفشت اگر بینی تو چوب + پیش نبر از ان خزا دکن بود + ہرگز باشد اگر آہن بود + ثنوی مادکان
 و عدت ست + غیر واحد ہر چہ بینی آن بت ست + غیر واحد ہر چہ بینی اندر مین + بیگمانی جملہ رابت دان
 یقین + بت ستودن ہر دامن عامہ را + بچہن دان کا لغزینق اعلیٰ + خواندش اندر سورہ و انجم زد +
 لیک آن فتنہ بد از سورہ بود + جملہ کفار آزمایان ساجد شدند + ہمسرے بود آئکہ سر برد زدند + لہذا مین
 حریمیت بچہا چو دود + با سلیمان باش دیوانرا عشور + ہین حدیث صوفی و قاضی بیار + وان سنگار
 ضعیف زار زار + اللغات صبی بفتح کو دگ غرائق جمع غرق جو ان زبیا شکل و غرائق اعلیٰ مراد
 بتوں نے المعنی آو پر جو لکھا ہو کہ اس باپ کو خونہا دینا چاہیے اس سبب سے کہ اس نے اپنے کام کے لیے
 مارا اور خدمت کے واسطے جو بیٹے پر واجب تھی نہ خدا کی واسطے جو امن ہوتا البتہ معلم اگر اسے کسی
 لڑکے کو مارا اور وہ تلف ہو گیا تو معلم پر کچھ الزام نہیں ہو اگر اس کے تلف ہونے سے مراد اسے ہوا
 کہ وہ معلم نائب حق ہو اور امین اور ہر امین کا ایسا ہی حکم ہو امین امانت دار اس لڑکے پر خدمت استاد
 کی واجب نہ تھی لہذا استاد زجر کے ساتھ بھی اس سے کام نہیں لے سکتا تھا اسے اگر مارا تو خدا کی واسطے
 ماہا اور باپ نے جو مارا تو اپنے واسطے مارا لاجرم یہ خونہا دینے سے نہ بچا حاصل یہ کہ تو اپنی خودی کا سر
 زد و الفقار سے کاٹ ڈال اور ایک بچہ و اور فانی اور درویش صفت ہو جا اور جب تو بچہ و ہو گیا تو کیسا
 بخت ہو کہ مارمیت از رمیت و لکن اندر نے نہیں بھینکا تو نے جسوقت بھینکا لیکن اللہ نے بھینکا یہ
 بختی کسی تجھ کو حاصل ہوئی جلد فعل تبرے خدا کے فعل ہو گئے پھر سوا خدا ہر کماں وہ ذمہ داری
 حق پر ہو نہ امین پر چنانچہ اسکی تفصیل فقہ مبین میں سب لکھی ہو آئیے کہ ہر ایک دکان کا ایک بازار
 یعنی ہر فن کی جدی جدی کتاب اور اسے پدر ثنوی میری دکان فقر کی ہو امین مسئلے کہاں یہ کسی ہو

نفاکشی کی دکان جہین ہر قسم کے چرم عمدہ اور خوب بھرے ہوئے ہیں اور انھیں مین دیکھو تو قالب چوبے
 نش کا بھی موجود ہو جو ناچیز چیز اور جیسے بزازوں کی دکان جتنے سامنے خزا و کن پڑا ہوتا ہو وہاں بھی ان
 دکان گز کے لیے خزا و کن جامہ لٹین خاکستر رنگ حاصل دونوں شرط کا یہ کہ جہاں دیکھو دوئی و خودی
 جو دکان گز ہمارے سنوی دکان وحدت کی ہو اس میں سوائے واحد کے اور کچھ نظر آئے وہی بت ہوا
 خدا پھر کہتے ہیں سوا واحد کے تو اور کچھ اس میں دیکھے اس سب کو بالیقین بت جانے رہا اور جو اس
 ت کی سنایش اس میں ہو وہ دام ہو عام کیواسطے ایسا جیسے غرائق اعلیٰ کہا گیا مختلف کیفیت اسکی یہ ہو کہ آنحضرت
 نے کعبہ میں سورہ والنج پڑھتے تھے اور بدین نظر کہ مستمعین بخوبی سمجھ لیں ہر آیت پر تامل فرماتے تھے
 اب اس مقام پر پہونچے افراتیم اللات والعزی ومناة الثالثة الاخری آیا دیکھا تھے لات وعزی اور عزی
 اے کو جو اور ہو تو حسب عادت تامل کیا اسوقت شیطان نے لوگوں کے کان میں ڈال دیا ملک الغرائق اعلیٰ
 ان شفاعتمن لربحی لینے یہ بڑے بڑے بت ہیں بیشک شفاعت کی اُن سے امید کی گئی ہو یہ سنکر
 کہیں خوش ہوئے کہ ہمارے بتوں کی محمد نے تعریف کی اور سجدہ کے وقت مسلمانوں کی موافقت کر کے
 رہ کیا جو ختم سورہ پر ہو جبریل نے آنحضرت کو خبردار کیا آپ ٹھکین ہوئے اور یہ آیت نازل ہوئی
 ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی الا اذ اتی النبی الشیطان فی انزینے نہیں بھیجا ہنے کسی رسول
 نہ کسی نبی کو تجھے پہلے مگر جو وقت کہ آرزو کی اُس نے ڈالا شیطان نے اُسکی آرزو میں کچھ اپنی طرف سے
 آنحضرت کو تسکین ہوئے اور دام عام ہی کہ شیطان نے جھٹ پٹ سورہ نجم سے پڑھ دیا لیکن وہ
 ان الغرائق الخ سورہ تھے وہ فتنہ تھا شیطان کا کہا ہوا اسی سبب سے سب کفار اسوقت مساجد
 لے کہ ہمارے بتوں کی تعریف کی ہو لیکن یہ سر دروازہ پر رکھنا اُنکا لینے سجدہ کرنا ہمسری سے مخاکم ہم لہو
 سال اور ہسر ہو گئے یہ بھی بتوں کو ماننے لگے نہ بخود خلوص سے اب فرمانے ہیں اُسکے بعد ایک بات سچ
 سچ بہت دور کی ہو جس سے شیطان خوش رہا پڑ جائیگا لیکن مجھ کو خوش رہا میں ڈالنے سے کیا فائدہ تو یہ بیان
 ماتھ اعتبار کر شیطانوں کو جانے دے اور صوفی وقاضی کا ذکر کر اور اس ظالم ضعیف زار زار کا

قصہ صوفی وقاضی کا

کہ گفت قاضی ثبت العرش اے پدر + تابرو لفتے کلیم ازخیر و شر + کو زندہ کو شمل انتقام + کابین جبالے
 است اندر مقام + شرع ہر زندگان + اغنیاست + شرع ہر اصحاب گورستان + کجاست + آل گروہ ہے
 زیرے بے پرندہ + صدمت زان مردگان فانی زندہ + مردہ از بکر دست فانی + در گزند + صوفیان
 شش جہت فانی شدند + مرگ یک قلت داین سیصد ہزار + ہر یک را غنہا سے بیشمار + گرچہ کشت

این قوم را حق بارہا بہ ریخت بہر خونہا اسبارہا + ہنچو جہیں اند ہر یک در سراسر کشتہ کشتہ زندہ کشتہ چند بارہ
 کشتہ از فوق سنان داد گر + می بزار د کہ بز نغمہ دگر + داند از عشق وجود جان پرست + کشتہ بر قتل دوم
 عاشق ترست + گفت قاضی من قصا دارجم + حاکم اصحاب گورستان کیم + این بصورت گرنہ در گورست
 پست + گورہا در دودمانش آمدہ است + پس بدیدی مردہ اندر گور تو + گور را در مردہ بین اسے کور تو +
 مرز گورے بر تو خشتی او فتاد + عاقلان از کور کے خواہند داد + گرد خشم و کینہ مردہ مگرد + ہین مکن بالنقش
 ہر با بہ نبرد + شکر کن کہ زندہ بر تو نزد + کانکہ زندہ زد کند حق کرد + خشم احیا خشم حق وزخم اوست + کہ بحق
 زندہ است آن پاکیزہ پوست + المعنی قاضی نے صفی سے بغیرین کہا کہ اسے پد کوئی سقف ثابت
 ہوئی ہو کہ جہرین اچھے برے کچھ نقش بناؤں کوں مار نیوالا ہو اور موقع انتقام کا کمان ہو کہ یہ تو بیماری سے
 ایک خیال سار گہیا ہو طمع تو زندہ لوگوں اور اغنیا کے واسطے ہو مردوں کے واسطے شرع کمان ہو اور
 وہ گردہ جو محتاجی سے بے پر ہو رہے ہین سیکڑوں درجہ ان مردوں گور سے فانی و نیست تر ہین مردہ
 تو ایک ہی طرف سے فانی در گزندہ ہو اور یہ صفی تو شش جہت سے فانی ہوے ہین مرگ تو بس ایک
 قتل ہی ہو گیا سو ہو گیا اور یہ تو کمال کثرت کہ ہر ایک قتل کے خونہا بشمار اگرچہ اس قوم کو حق قتالے
 نے بارہا کشتہ کیا مگر خونہا میں بھی ڈھیر کے ڈھیر ڈال دے جیسے جہیں پیغمبر کہ آپکو بارہا انکی قوم نے ایذا
 دیدے کے مار ڈالا اور پھر زندہ ہوے اور دعوت کی انھیں کے قتل ہر ایک ان بھیدون میں ہین کہ چند بارہ
 کشتہ ہو کے چند بار زندہ ہوے آپکا ر جو سنان داد گر کی کھائی اور اس سے لطف و مفرہ پایا تو زاری
 کر کے کہتے ہین کہ ایک نغمہ اور بھی لگا مو اتنی اسکے حضرت مولانا تاکیدا بقسم فرماتے ہین کہ جو کوئی انکی محبت
 میں ایک دفعہ کشتہ ہو اسنے اس قتل میں ایسی لذت پائی کہ دوبارہ پھر قتل ہونے میں اس سے عاشق
 ہو جو کوئی جان پرست اپنی جان کی وجود کا عاشق ہو اور وجود جان پر جیسے اہل دنیا عاشق ہین
 سبکو معلوم کچھ پوشیدہ نہیں پھر قاضی نے کہا کہ میں حاکم اور حکم والا زندون کا ہوں نہ حاکم گورستان
 کے لوگوں کا لینے مردوں اور مرناؤ لوگوں کا یہ اگرچہ بظاہر ابھی پستی گور میں نہیں گیا ہو لیکن
 بہت سی گورین خود اسکے دودمان میں آگئی ہین دودمان سے مراد وجود اور گورون کا امانت
 ہو جانا قوی و جو اس کا بسبب بیماری کے کہ مر کے اسکے وجود میں رہ گئے ہین وہی موضع انکی
 گورین ہین بس تو نے مردے در گور تو دیکھے ہین نے اسے اندھے اب گور کو مردہ میں دیکھ لاجرم
 یہ شخص ایک گورہ پھر اگر گور سے ایک خشت قبرے اوپر گر پڑے تو عاقل گور سے فریادی کب ہونے
 ہین یہ مردہ ہو مردہ سے خشم و کینہ کا درپے مت ہو بلکہ ایسے خشم و کینہ کے پاس مت جا بھلا نقش حاتم سے

جی کوئی لڑتا ہو تو شکر کر کہ کسی زندہ نے تجھ جلد نہ کیا سو اسطے کہ وہ تیرے ہی فعل کا بدلہ جو حق نے اس
 زندہ کے ہاتھ سے تیری طرف رو کیا ہو نہ زندہ کا رو کیا ہو خوب جاننے کہ زندوں کا غصہ خدا تعالیٰ کا غصہ
 اور انکار خم آسیکا زخم ہو سو اسطے کہ وہ پوست پاکیزہ حق کے ساتھ ہی زندہ ہو قولہ حق بکشت اور اور پا
 باش و مید و زود قضا بانہ جلد ازوے کشید و نفع دروے باقی آید تا آب و نفع حق بنو و چو نفع آن قصاب
 ق بسیارست بین لغتین و این ہمہ زین ست باقی جلد شین و این حیات ازوے برید و شد مضر و آن
 یات از نفع حق شد مستمر و ایندم آندم نیست کا یاد آن بشرح و این برآ از قعر چہ بالائے صرح نیستش برزقشاندن
 مند و نقش ہیزم را کہے برز مند و نشست و اند و پشت خرسند و پشت تا بونیش اولتر سزد و ظلم چہ بود و نفع
 بر مضعش و این مکن در غیر موضع ضائعش و گفت صوفی پس رو و اداری کہ او سلیم زوبے قصاص و قیسو
 و روا باشد کہ ہر خرسی قلاش و صوفیا نرا صفع اندازد بلاش و گفت صوفی را چہ باک از صفع خیر و ہنہین
 بار کتر کن ستیز و این چہ داری صوفیا از بیش و کم و گفت دارم زینجہان من شمش درم و گفت قاضی
 درم تو خرچ کن و دان سہ دیگر را بدو دہ بے سخن و زار و رنجور ست و درویش ضعیف و سدرم بیادیش
 و در عیفت و قاضی و صوفی ہم در قبل و قال و لیک آن رنجور زار و سخت حال و بر قفلے قاضی احتلاش
 و از قفلے صوفی آمد و خبر و راست سیکر داری پے سیلیس دست کہ قصاص سلیم از ان شدہ است و
 بے گوش قاضی آمد ہر راز و سیلیے آورد و قاضی را راز و اللغات صرح بالفتح قصر شین بالفتح عیب
 بدسو وزن چار جو قلاش بفتح مرد بے نام و ننگ و غلس و لوند و غیث گردہ نان المعنی یہ تو کشتہ ہو
 و تالے نے اسکو مار کے اسکے پانون میں دم پھونک کے ظاہر کر دیا ہو جیسے قصاب جلدی سے جلد و بوجہ
 اُتار کے اور ٹخنہ چھید کے اسمین دم پھونک دینے میں جس سے وہ فربہ و طیار معلوم ہوتا ہو کہ اسمین وہ نفع
 ت لوٹ کے جانے یعنی مرنے کے وقت تک باقی ہو آسلیے کہ نفع حق کا مثل نفع قصاب کے نہیں ہو
 و دونوں نفعون میں بڑے فرق ہیں نفع حق بالکل زیب و زین ہو و نفع قصاب بکلی عیب و شین
 میات اے نفع قصاب اُس سے قطع اور مضر ہوئی اور وہ حیات جو نفع حق سے ہوئی ہمیشہ ہمیشہ
 یہ دم اسے نفع حق وہ دم نہیں ہو جو دم قصاب کا ہو نفع حق شرح و بیان سے باہر ہو خبردار قعر چاہ میں
 ان پڑا ہو قعر عالی پر چڑھا قعر چاہ سے نکل سکا تو اے مجتہد اپنے گوشہ گدھے پر سوار کرنا بھی بہتر نہیں
 جلا نقش ہیزم کو گدھے پر کون لادتا ہو اسکی سواری پشت خیر پر زیبا نہیں ہو بلکہ کسی تابوت کی
 ست اسکی سواری کو اوسلے تر ہو تو جاننا ہو ظلم کی صفت یہی ہو کہ کسی چیز کو غیر مناسب جگہ رکھنا پس
 دار ہو غیر محل میں رکھکر صنایع مست کرمطلب یہ کہ یہ مرد شخص کسی سزا کے لائق نہیں اسکی نسبت

ہر مزا غیر محال ہو اور ظلم صوفی نے قاضی سے کہا کہ تو روادار کھتا ہوں بات کو کہ اُس نے جو سیلی میرے ماری اُسکا
 ذرا بھی قصاص و بدلہ نہ ہو بھلا یہ کب روا ہو کہ ایک خرس بے نام و رنگ صوفیوں پر سیلی مارے اور بلاش لینے
 بلائے اسے بلا وجہ کہا صوفی کو کیسی سیلی سے کیا غم لے اٹھے ایسے مردہ بیار سے بہت جھگڑا مت کر پھر کہا
 جبردار ہو تیرے پاس تھوڑا یا بہت کچھ نقد سے ہو کہا مال دنیا سے چھ درم میرے پاس ہیں قاضی نے کہا
 اُن چھ درم سے تین درم تو خرچ کر اور تین درم اس رنجور محتاج ضعیف کو دیدے تیرے رنجور و لاغر اور دلہن
 و ضعیف ہو اُسکو بھی کوئی نگہا ساگ کے ساتھ ضرور ملنا چاہیے بس قاضی و صوفی تو باہم یہ قیل و قال کر رہے
 تھے لیکن وہ رنجور ضعیف و سخت حال اسی انعامین اُسکی نظر قاضی کی قفا پر پڑی تو اُسکو صوفی کی قفا سے
 بھی خوب تر معلوم ہوئی تا جرم قاضی کی سیلی کے واسطے ہاتھ بٹھال رہا تھا کہ میری سیلی کا قصاص آخر تو
 سستا ہو ہی گیا ہو یہ خیال کر کے قاضی کے کان کی طرف آیا کہ کان میں کوئی چھپی بات کیگا اور ایک
 سیلی قاضی کے نظر کی

سیلی مارنا قاضی کو رنجور کا اور ملامت کرنا صوفی کا قاضی کو

قولہ گفت ہر شش را بیا رید اے دو خصم + تار دم آزاد بے خرفاش و دھم گشت قاضی طبر و صوفی گفت
 ہو حکم تو عدست لاشک نیست غمی + اُنچہ نہ پسندی بخود اے شیخ دین + چون پسندی برادر اے امین
 امین ندائی گر پے من چہ کنی + ہر ران چہ عاقبت خویش انگنی + من حفر پیر انخواندی از خبر + اُنچہ خواندی
 کن غل جان پدر + آن کیے حکمت چہنیں بدر قضا + کان ترا آرد سیلی در قفا + و اے برا حکام دیگر بے تہ
 بنا چہ آرد بر سر و بر پایے تو + طالعے راجم آری از کرم + کن بر اے نفقہ بدہش سد درم + دست ظالم برابر چہ
 جاے کن + کہ بدست او وہی حکم و عثمان + آن بزی را مانی اے مجبول داد + کہ نژاد گرگ را او شیر داد +
 اللغات خوشہ نفع ہر دو غایب موقع جھگڑا کرنا و حکم با نفع عیب غی گمراہی المعنی تبدیلی مارنے کے کہا
 لاؤ چھ درم تھکود و اب تم دو خصم میرے ہوے ہر ایک کے ذمہ تین تین درم ہوے تائیں آزاد بے جھگڑا
 اور بُرائی کے بیان سے چلا جاؤن قاضی غصہ ہوا صوفی نے کہا میں خبردار غصہ مت ہوتا تیرا حکم عدل ہو تو
 میرے سیلی کا قصاص نہ کیا عدل خدا نے تھکوسیل ہو بخائی بیشک یہ اُسکی گمراہی نہیں ہو آسے شیخ دین اور اے
 امین حکم خدا کے یہ ہو یا نہیں کہ جو بات اپنے بے نہ پسند کرے اپنے بھائی مومن کے لیے بھی نہ پسند کرے
 تو یہ نہیں جانتا کہ اگر میرے واسطے کنواں کھود لگا تو آخر اُس کنوین میں کہی گر گیا تو نے حدیث میں سن
 حفر بئر لاخبرہ نقد وقع فیہ نہیں پڑھائیے جسے کنواں کھودا اپنے بھائی کے واسطے وہ خود ہی نہیں گرا
 اسکے سوا اور جو کچھ تو نے پڑھا ہو اُس پر عمل کر حضرت کا قول تو لبون ہی ہو خیال کر یہ بھی ایک حکمت حکم الہی میں

تھی کہ یہ صورت پیدا کر کے سیلی تیری قفا پر وارد کی جس سے اسے اور احکام تیرے نہ معلوم کیسا سہاراؤں سے
تو اُنکے بدلہ میں پڑ گیا ماخوذ ہو گا تو نے مارے کرم کے ظالم پر رحم کر کے کہا کہ تین درم اسکے خراج کو دیدے
یہ نہیں چاہیے بلکہ ظالم کے ہاتھ کاٹ اُس کا کیا موقع کہ اُس کو خراج سے مدد ہو پنا اور حکم اور عثمان کی ہاتھ
میں دیدے ایسی کہ جو چاہے سو کرے تو مثل اُس بڑے جو جسے گرگ کی نسل کو دودھ پلا کے پالا تھا

جواب باصواب قاضی کا صوفی کو اسی ماجرا میں

تو کہ گفت قاضی واجب آمد با قضا + بر جفا و بر نفا کار و در رضا + خوشدلم و در باطن از حکم زبر + گرچہ رویم شد ترش
کہ الحق مر + این دلم با عنست چشم ابرویش + ابرگرید باغ خند و شاد و خوش + سال قحط از آفتاب خیر و خند +
باغما و در مرگ و جانکندن رسند + ز امر حق و اکو کثیر اخوند + چون سر بریان چہ خندان مائدہ + روشنی خانہ
باشی بچشم شمع + کز فردباری تو بچشم شمع مع + ذوق خندہ دیدہ + اسے خیرہ خندہ ذوق گریہ بین کہ ہستان
کان خندہ آن ترش روی مادر با پدر + حافظ فرزند شد از ہر ضرر + چون جہنم گریہ آرد یاد آن + پس جہنم خوشتر آمد
از جہان + خندہ یاد گریم پنهان کتیم + گنج در ویرانہا جو اسے کلیم + ذوق در غمہا ست پے گم کردہ اند + آب
جوان را بظلمت بردہ اند + باز گو نہ نعل از دہ تار باط + چہ تہا را چار کن در احتیاط + چشم خود را چار کن در اعتبار
یار کن با چشم خود و چشم یار + امر ہم شورے بخوان اند صحت + یار را باش و کن از نازات + یار باشد راہ را
پشت و پناہ + چونکہ نیکو بنگری یارست راہ + چونکہ در باران رسی خاش نشین + اندران حلقہ کمن خود را نگین + در
نماز جوہ بگر خوش بپوش + جملہ معند و یک اندیش و خوش + خرم را سوسے خاموشی کشان + چون نشان جوی کمن
خود را نشان + گفت پیغمبر کہ در جہنم + در ولایت دان تو باران را نجوم + چشم بر استادگان نہ رہے بچہ منطق خوش
لہ باشد گوے + گرد و حرف صدق گوئی اسے فلان + گفت تیرہ در عقب گرد و دان + این خواندی کہ الکلام اسے
سہام + نی بخون جرہ جہ الکلام + ہین مشو شاعر و دران حرف رشد + چون سخن بیشک سخن را سیکشد نیست ضبط
بو کشادہی دہان + از پے صافی شود تیرہ روان + آنکہ معصوم رہہ وحی خداست + چون ہمہ صافست بکشاید
دوست + زانکہ مایع رسول بالہوے + کے ہوا زاید معصوم خلاہ خوشنیت را ساز منطق رجال - تا نگریے
بچمن سخرہ مقال + اللغات تر بزمین کتا ہوا آیت بار ہا و لوح محفوظ خیرہ سرگشتہ و بیوہ و مع بالفتح
نک کتیم نہان و پوشیدہ رباط بالفتح مسافر خانہ آت افسوس و زجر منطق با کسر و یاسے معرفت فصیح الکلام
نیک سخنگو المعنی قاضی نے کہا کہ رضا بقضا واجب ہو چاہے جیسی وہ جفا و قفانا زل کرے تین باطن میں
لم نہ لینے قرآن و لوح محفوظ سے خوشدل ہوں اگرچہ بظاہر کی سیلی سے میں نے ترش روی کی آخر الحق مرچ تو
اتو لینے حق کڑوی چیز ہو میرا دل ایک باغ ہو اور آنکھیں میری مثل ابر کے تار ہوں جب ابر گر یان ہوتا ہو

تب ہی تو باغ شاد و خوش ہو کے خندان ہوتا اور سال قحط میں دیکھو آفتاب کیسا بیہودہ ہنسنا رہتا ہے تو
 تین کیسے باغ و گرجا نکندن کو پہونچتے ہیں احمق کا تو بیان کر کیسا قلیض حکو اقلیل و لیکو اکثر آفرمایا ہو یعنی
 پاپے کہ ہنسنا تم سے بڑا اور بڑا تم بہت پھر تو کیسا بھونے ہوے سر کی طرح دانت نکالے ہوے ہو چنانچہ ظاہر
 ہے کہ یہ کو بھوننے سے چڑا سکر کے بالکل دانت محل آتے ہیں تو اپنے گھر کی روشنی بننا چاہے تو شمع کے مانند
 ہو سکتا ہے کہ بقدر وہ روشنی ہو دیتے ہی گھر روشن ہوتا ہو تو نے اسے خیر و خند ہیودہ خندہ کا تو خوب مزہ چکھا
 ہے اور مزہ گریہ کا تو کچھ یہ کیسا غیرین تند کی کان ہو آن باب کی ترش روئی اولاد کے حق میں کیسی مفید ہوتی
 ہو کہ ہر قسم کے ضرر سے بچاتی ہو اور جو کہ جہنم یاد ہونے سے آدمی روتا ہو لہذا جہنم سے بہشت زیادہ خوشتر ہو
 جتنے گریہ میں سب میں خندے پوشیدہ ہیں بس اسے کلیم اگر گنج کا طالب ہو تو ویرانوں کو ڈھونڈنا سارے
 باوق و محبت غم میں ہیں اور جو غم کو چھوڑ کے شادی کی طرف دوڑتے ہیں وہ بے گم کردہ ہیں یعنی راہ
 بھولے ہوئے خیال نہیں کرتا اب حیات کو کیسا ظلمات میں لگے ہیں اور سخت جگہ میں رکھا ہو وہ یعنی محلی
 مقام سے اس مسافر خانہ تک بالکل اٹنا نفل باندھا ہو یعنی وہ صورت کی ہو کہ لوگوں کو اپنی جستجو میں شک
 ڈال کے سرگردان کرتا بس تجھ کو لازم ہو کہ خوب احتیاط کر اور دو آنکھوں کی چار کر لے اور ہر شے سے عبرت گزین
 ہو چار چشم ہو جا اس طرح کہ کوئی یار تلاش کر کہ دو آنکھیں تیری اور دو آنکھیں ملے چار آنکھیں ہو جائیں تا غلطی
 میں نہ پڑے تو قرآن طریف سے اس آیت کو بھی پڑھا الدین استجا لوالہم و اقاموا الصلوٰۃ و امرم شریع
 بینہم یعنی وہ لوگ جو حکم خدا کو مانتے ہیں اور قائم کرتے ہیں نماز کو اور کام اپنے مشورہ یا ہدایت سے کرتے ہیں
 کسی صفت اور کیسا امر مشورہ کا فرمایا ہو بس ضرور ہو کہ کسی یار کا ہو رہ مگر اسکے ناز بھی اٹھانا از سے بیزار
 مست ہو اس واسطے کہ یار راہ کا پشت و پناہ ہوتا ہو پھر کہتے ہیں نہیں اگر خوب غور کرے تو وہ یار ہی راہ ہو
 اور جب تو اپنی خوش نصیبی سے یاروں میں پہونچ جائے اور بار تجھ کو لمبا بین تو ادب سے خاموش ہو کے
 بیٹھ اور اس حلقہ کا گمین آپکو مست بنائے یعنی بالانشین مست بنے جیسے نگینہ بالانشین ہوتا ہو ایسا ہو جیسے
 نماز جمعہ میں سب جمع ہوتے ہیں اور ایک اندیش و خاموش چنانچہ خطبہ کے وقت سب کی ایک کیفیت ہوتی ہو
 اور مراقب ہوتے ہیں اس بات کو اچھے ہوش سے غور کر اور سمجھ اپنے جملہ اسباب یعنی حواس کو کھینچ کر
 خاموشی کی طرف لجا ایسے کہ اگر تو اسکا نشان ڈھونڈتا ہو تو آپکو نشان مست بننے نشان ہو چنانچہ
 پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہو کہ غمون کے دریا میں یاروں کو دھیل درہما بنا آنکلی دلالت ایسی ہو
 جسے نجوم کی جگہ اعتبار کپڑتی پڑتی ہو تجھ کو تو یہ چاہیے کہ ستارہ و چاند لگائے رہے اور راہ کو ڈھونڈے
 منہ سے کچھ نہ کہے اس واسطے کہ گویائی نظر کو پریشان و منقسم کر دیتی ہو و حیاں جہاں ہو اہٹ جاتا ہو قہار کہ اگر

و دہاں باتیں سچی کہیں گے تو ضرور ہو اُسکے پیچھے گفتگو تیرہ بیشک جاری ہوگی تو نے اسے سرگشتہ حیران کیا نہیں
 رہا اور کلام نے سچوں جبرۃ کلام کلام کلام پچ شاخوں کشندہ سے ہو کر کھینچتا ہو کلام کو لینے کلام کرنے سے
 لام شاخ و رشاخ پیدا ہوتا ہو اور جبکہ کلام کلام کو کھینچتا ہو تو خبردار تو شاخ مست بن جو باتیں رشد و ہدایت
 ماہین امنین و خل مست دے حرف رشد کے تیرے ضبط بین بنین ہین اگر تو نے اُسکے ساتھ اپنا منہ
 والا اسواسطے کہ یہ اصرعات ہو جائے تو تو ہی تیرہ ردان ہو جائیگا یہ دہن کشائی اُسکیور و اہو جو معصوم
 ن راہ کا ہو اور جی خدا کا ہو ایسے کہ وہ بالکل صاف ہو اُسکی دہن کشائی بجا ہو اُس سبب سے کہ خدا تعالیٰ
 اپنے رسول مقبول کی نسبت مانیط عن السوی فرمایا ہو یعنی وہ بات نہیں کرتا اپنے دلکی جاؤ سے بلکہ
 رے حکم سے پھر ہو معصوم خدا سے کب پیدا ہوگی تو آپکو بڑے فصیح گو مرددن سے بنا اور ہرگز میری طرح
 سخرہ مقال مست بن دوسرا مصرعہ شعر کبیر نفسی ہو

سوال کرنا صوفی کا قاضی سے اور جواب قاضی کا

مہ گفت صوفی چون زیک کا نست زرہ + این چرا نقست و اندگیر ضرر + چون وجودت از یکے دست آمدہ
 ت + این چرا ہشیار و آن مست آمدہ است + چون زیک دریا ست این جو ہار و آن + این چہ سرا
 ست و آن نوش روان + چون ہمہ انوار الشمس بقاست + صبح کاذب صبح صادق از کجاست +
 ن زیک سرمہ است ناظر را کحل + از چہ آمد راست بینی و حول + چون زوار القرب سلطانت راست +
 ہا چون ضرب خوب و نار و راست + چون خدا فرمود رہ را راہ من + آن خفیہ انجیست و آن یک را ہین +
 زیک لطنند این چہ سفیہ + چون یقین شد کہ الولد سراہیہ + و صتے کہ دید با چندین ہزار + صد ہزار ان
 ن از عین قرار + اللغات خفیہ شرمناک و نگہان جبر و انشدن جل گفتین کج بین المعنی صوفی نے
 مے پوچھا کہ یہ کیا بات ہو کہ زر ہو تا تو ایک ہی کان سے ہو اور پھر اُسین ایک کیون ایسا ہو کہ اُسین
 دے لینے کھرا اور ایک ایسا کیون ہو کہ اُسین ضرر ہو لینے کھوٹا اور جب وجود تیرا ایک ہی ہاتھ کی
 مے سے ہو تو پھر یہ مست کیون ہو اور وہ ہوشیار کیون ہو اور جب ایک ہی دریا سے یہ نرین
 ماہین تو یہ زہر کیون ہو اور وہ نوش کیون جیسا کہ کہا ہو ہذا لہ اجاج و ہذا غلب فرات یہ پانی
 و کھاری ہو اور یہ آب شیرین اور ہر گاہ کہ جلد نور ایک ہی آفتاب بقاست ہین تو پھر صبح کاذب
 سے ہو اور صبح صادق کمانے اور جب ایک ہی سرمہ سے ہر بیندہ کے سرمہ لگایا ہو تو پھر ہر بین
 ماہین کیسے ہوے اور نقد خوب و نار و غیر مروج ہین تو ایک ہی بادشاہ کے دارا الضرب سے
 پے بڑے کیون بھڑے اور جب خدا نے ایک راہ کو فرمایا کہ یہ میری راہ ہو تو ہین ایک نگہبان

کیون ہوا اور ایک راہزن کیون ہوا اور جب دانا و نادان دونوں ایک ہی پیٹ سے ہین تو یہ کیسے یقین ہوا
 کہ بیٹا بھید باپ کا ہو چنانچہ حدیث شریف ہے الولد سر لا یمیز اب کتا ہو بناؤ یہ دنیا کہ جسمین اٹھارہ ہزار مخلوق
 معین و مشور ہوا اس کثرت کے ساتھ اس میں وحدت کسے دیکھی ہو اور اس اٹھارہ ہزار میں جو ذات قرار کر
 پڑا انسان باقرس غنم بقران ہر ایک میں لاکھوں جنبشیں پھر ضد و رند کے سوا وحدت کہاں ہوا سکا کیا
 سبب ہو تو کہ گفت قاضی صوفیا خیر مشو + یک مثالے در بیان ابن شنو + ابن ہبین و حال ابن رانیکلن
 در نہ بنی حال را نیکیو بخوان + بچنا نگہ بفراری عاشقان + حاصل گداز قرار و لستان + آن چو کہ بر ناز ثابت
 شد + عاشقان ہوں بر ہمارا زان شدہ + خندہ او گر ہیا انگختہ + آب رویش آبرو ہار نیختہ + این ہمہ چون وہ
 چگونہ چون زہد + بر سر دریاے بچون مہبطہ + ضد و نندش نیست در ذات و عل + زان پوشیدہ ہستہا خل
 ضد و نند را بود و آتی کے وہد + بلکہ زو بگر زو و بیرون جہد + نہ چہ بود و شل مثل نیک و بد ہل مثل خوشیتن را کے کن
 چو نہ دو مثل آمدند اے متغی + این چہ اولے تر از ان در خالق + بر شمار برگ بستان ضد و نند + چون کیا
 در بحر بے دست و ضد + بچگونہ بین کو برد و مات بحر + چون چگونہ گنجہ امد ذات بحر + کترین لبت اوجان
 است + این چگونہ و چون زجان کے شد درست + پس در ان بچیکہ در ہر قطرہ زان + از بدن ناشی ترا +
 عقل و جان + کے گنجہ در مضیق چند چون عقل کل نیباست از لایعلیون + عقل گوید مر جہد را کالے جہا
 بوسے بروے بیج از ان بحر سعاد + جسم گوید من یقین سایہ توام + بوسے از سایہ کہ جوید جان عم + عقل گو
 کین نہ آن جہت سراسر + کہ سزا گستاخ تر از نامز است + خیر این سو پیش آہو سر نہد + باز انجا زو
 پرند + اللغات زہد اے جوش زند ضد خلان نہ ہتا و نظیر مثل جمع حلد ناشی پیدا شوندہ المعنی قائم
 نے بجواب صوفی کے کہا اے صوفی حیران و سرگشتہ مت ہو ایک مثال اُسکے بیان میں سن + جو کہ
 تو نے بیان کیا اُسکو دیکھ اور غور کر اور اُسکے حال کو اچھی طرح جان اور اگر حال نہ کیے تو اُسکو اچھی طرح
 پڑھ بیٹے سمجھ یہ ایسا حال ہو جیسے بفراری عاشقوں کی قرار معشوقوں سے حاصل ہوتی ہو اب دونوں
 ایک ہی جگہ سے ہین وہ تو مثل کوہ کے اپنے تازمین ثابت و قائم ہو اور عاشق بیٹوں کی طرح لڑتے
 اُسکے خندہ نے اُنسے گریے اُٹھائے اور اُسکی آبرو نے اُسکی آبر و ہائی بس اب بتا یہ چون دیکھو نہ
 کیسے اُس میں جوش مار رہے ہین اور کتنا رہ دریاے بچون کے ترپنے رہے ہین اُسکی ذات میں ا
 اُسکے عمل میں نہ ضد ہو نہ ہند ہو جس سے ساری ہستیوں اور موجودات نے لباس پہنے ہین اور ہس
 موجود ہوئے ہین اور یہ کہ ذات اُسکی اور عمل اُسکا ضد سے خالی ہو اس ضد سے خالی ہونگی یہ وہا
 ہو کہ ضد ضد کو بود و آہتی کب دیتی ہو بلکہ اُس سے بھاگتی ہو اور الگ کو دجانی ہو اور نہ کے یہی معنی تو ہا

دخاں کا مثل خواہ شیک ہو خواہ بد پھر مثل اپنے مثل کو کب پیدا کرے خیال تو کراے مقلی کہ جب دونوں مثل
 یک دوسرے کے ہیں اور خالق کو اولے ہونا چاہیے اور یہ دونوں ایک سے ہیں تو کون خالق بظہرے
 بس قدر کہ خلد یا غون کے پتون کا ہوا ایک موافق ضد و ندرت جہاں میں ہو کہ مطلب نہایت ہی نہایت کترنگ ہو
 درجہ کف کے مثل تو بحر میں ہو تو کوبھی بے ند ہو اور بے صدا سیلے کہ بحر کی برزومات میں گنگولی نہیں ہو چگونگی
 مائی ذات بحرین اور ایک کترین لبت اہلی تیری جان ہو کہ حسین چون و چگون درست نہیں پھر افس دریا
 بن کہ جب کا جو قطرہ ہو اس سے عقل و جان بدن سے زیادہ پیدا ہوے بس وہ دریا ایسے چند چون کے
 ضیق میں کب سمائیگا یہ وہ مقام ہو جو عقل سے باہر ہو بلکہ عقل کل خود لاعلموں اور لاعلموں سے جو عقل
 بند سے پوچھتی ہو کہ اے جہاد تو نے کچھ بواؤں بحر مساوی سے جسکی طرف لوٹنا ہو گا پائی ہو تو جسدا کہ تو کہیں
 رہا یقین تیرا سایہ ہوں تو مجھے بو ڈھونڈھتی ہو تجھلا سایہ سے بھی اے جان علم کسی نے بو ڈھونڈھتی ہو
 عقل کتنی ہو بیشک یہ وہ حیرت سرا ہو کہ جو لائق ہو اگر دم مارے تو نالائق سے گستاخ ترا ہو یہ بچہ تمام
 کہ یہاں خیر آہو کے سامنے سر نکلتا ہو اور باز تیرے پاس پر پھیلاتا ہو تیرے ہندی بقول بعض
 اقولہ اندر نجا آفتاب الوری و خدمت ذرہ کند چون چاکری۔ این ترا باور نباید مصطفیٰ چون مسکینان
 می جو بد دعا و گرو گوئی آپے تعلیم بود و عین تجلی از چہ رتفہیم بود و بلکہ میدانکہ گنج بیشمار و درخشاں ہند و
 ن شہر بار و بدگمانی نعل مشکوس و لیست و گرچہ ہر جزویش جاسوس و لیست و بل حقیقت و در حقیقت
 رقم شد و زین سبب ہفتاد بل صد فرقہ شد و با تو قلما شیت خواہم گفت ہاں۔ صوفیا خوش ہیں کبشا
 رش جان و متر اہر زخم کا یذر آسمان و منتظر میباش خلعت بعد ازان چون قفا دیدی صفار اہم بلین
 و دان تا گردن آدائے امین و کان زان خواہ ست کت سیلی زندہ کہ کز تاج و تخت بخشد مستند و جہاں
 نیار پر پشہ بہا و سیلے رار شوت بے منتہا و گردنت زین طوق زرین جہاں چست دروز و نوز حق سیلی
 نان و آن قفا کا بنیاد بر دامن مستند و زان بلا سراے خویش افراشتند و لیک حاضر باش در خود ایفتا
 بخاند او بیاید متر و رتہ خلعت را بردا و باز پس و کہ نیا بیہم بخاند بچکیں و گفت آن صوفی چہ بودے
 ین جہاں و ابروے رحمت کشادی جاودان و ہر دے شوری نیا و رزی و پیش و ہر نیا و دی ز تو ہما
 بش و شب بند و دیدی چراغ روز با و دے بنودی باغ عیش اندوز را جام صحت را بنودی جام تب و
 مئی را خوف ناوردی کرب و خود چہ گم گشتی رجود و رفتش و گرنودی خرخشہ و رفتش و حال بودے
 رب و خوش بر جہانگان و تیرہ کم بودی روان انس و جان و جاودان بودی حضور ذوق خوشش و
 انما در جان بدی ہم مشوق خوش و اللغات جمیل جاہل نبینا نفیم سمجھانا قلماش بالضم ہرزہ و بیہودہ

مخفف قلمائے شہت یعنی کہ جو کچھ تو چاہے و متاع خانہ مستند پشت و ہندہ و پناہ جو بندہ المعنی پھر موافق صد کے فرمایا کہ آفتاب انور اس جگہ ذرہ کی خدمت و بندگی ایسی کرنا ہو جیسے آفاکی چاکرا اور اسی کی سند میں فرمایا کہ حضرت مصطفیٰ صلعم خود مسکینوں سے دعا کے خواہاں و جو یاں ہوتے تھے کہ اسکا توفیقین نہیں کر گیا یا کیگا کہ اگر وہ مسکینوں سے خواہاں دعا کے ہوئے بھی ہوں تو وہ خواہش انکی احتیاج سے نہ تھی بلکہ ہماری تعلیم کر نظر سے کہ ہم آپہ کار بند ہوں تو ہم کیسے کہ عین تجیل تقسیم کیسے بھی جائے وہ تو بالکل اپنے حال سے نادان و ناخبان ہو جاتے تھے کہ یہ کچھ جانتے ہی نہیں پھر ہماری تقسیم کیسے جاتی جائے بلکہ عین دعا ہی جانتے اور جانتے تھے کہ اس پادشاہ بے نیاز نے ویرانوں میں خزانے بشمار رکھے ہیں اب اس میں بدگمان ہوئے کہ آنحضرت اور محتاج مسکینوں کی دعا کی جتنکا ہر جہ و مسکینوں کے حال کا جاسوس تھا کہ بلا ہو اور وہ ایسا ہو تو بس فعل ملکوس ہو کہ لوگوں کو اپنی جنجو میں مشکوک کر کے سرگردان کرنا تو ایسا و کب کرتے نہیں یہ جانتے تھے کہ ہر حقیقت میں حقیقت ڈوبی ہوئی ہو اسی سبب سے تو ستر کیا سیکڑو اور فرمے ہو گئے ہیں اب قاضی کہتا ہو اے صوفی کچھ قلمائے اے متاع میرے گھر یعنی دل میں اور ہو وہ کچھ کہو گنگا بس تو گوش جان اپنی بہن و فراخ کر لے اور متوجہ ہو کے سن اور وہ یہ ہو کہ جب تجھ کو کوئی رخص آسان سے پہونچے اُسکے بعد خلعت کا منتظر ہو کہ کوئی خلعت بھی ضرور آئیگا اور جب تو نے قفا کو دیکھ تو صفا کو بھی دیکھ کہ اس قفا کھانے سے کیسی صفا حاصل ہوئی جو تو گردن تک تو اس میں ڈوب گیا گردن اوپر سے ارادہ کل کا ہو نہ صرف جڑو یعنی فقط گردن اے پناہ جو بندے یہ قفا اس شاہ سے ہو جو ممکن نہیں کہ وہ تیرے سیل تو مارے اور تاج و تخت تجھ کو نہ بخشے اُس سیل کی رشوت ایسی بے انتہا ہو جسکے سامنے ساری دنیا کی قیمت پر پشہ ہو را جملہ دنیا را میں بدل اضافت کی ہو اے بھائی جلد دنیا تو اپنی گردن اس جہان کے طوق زرین سے تو خوب چستی کے ساتھ چور را بجا مگر سیلی حق کی اُس پر لے دیکھ تو انبیاءوں کیسی کیسی قفائیں اٹھائی ہیں اور انھیں بلاؤں سے کیسی سرفرازیان پائی ہیں لیکن قمر طیب ہو حاضر اُس سے غائب مست ہوا سیلے کہ جب وقت وہ تیرے گھر آئے تو تجھ کو اپنے گھر میں پائے و ردہ خلعت لایا لیا جیگا کہ دین اسکو گھر میں تو کوئی ہو ہی نہیں د کوئی ہو کو ملا پھر صوفی نے کہا اس میں کیا ہو جاتا جو یہ جہاں ہمیشہ رحمت الہی سے ابر و کشادہ رہتا کبھی کشیدہ ابر و وضو تا کوئی دم بیٹے کوئی شخص کسی قسم کی شورو فغان پیش نہ کرتا اور یہ اپنی رنگارنگی کے نیش نہ ٹکانا رات دن کے چراغ کو نہ چلتی اور نہ نہ پھیلاتی اور باغ عیش اندوز کے واسطے دے جو خزان کا سینہ ہو ہنوتی جس سے ہمیشہ دن ہی رہتا اور ہمیشہ سہارا رہتی جام صحت کے پلے جام تب نہوتا بخونی کو کرب و رنج خوف میں نہ ڈالتا تھلا انکی جو دھن

بن کیا کم ہو جاتا جو اسکی نعمت میں ایسے خرخشے نہوتے جس سے جملہ مخلوق کا حال خوب و خوش ہوتا اور روح
نس و جان کی تیرہ و مکدر نہوتی ہمیشہ ذوق خوش کا حضور و سامنا رہتا اور شوق خوش بھی ہمیشہ جان میں
قائم رہتا کبھی کسی کو تغیر نہوتی

جواب قاضی کا صوفی کو اور حکایت بطریق تخیل

کہ گفت قاضی بس تہی روضہ صوفیہ + خالی از فطنت چو کاف کو نیے + تو نہ بننیدی کہ آن پر قندلب + غدر
اطمان ہی گشتی بشب + خلق را در دزدی آن طائفہ + مینمود افسانہاے سالفہ + قصہ پارہ رہاے در برین +
حکایت کرد وہاں دین + در سر میخو اند دزدی نامہ + گرد او جمع آمدہ ہنگامہ + مستمع چون یافت جواب را
دو + جملہ اجزائش حکایت گشتہ بود + اللغات کات کوئی کاف مکوس سمر قصہ و قود بلغ ہندی چھپیان +
فی نے کہا تو بڑا تہی روضہ صوفی ہو یعنی خالی صورت والا بس صورت ہی صورت اور کاف کوئی کے مثل اینچ وچ
ت مگر فطنت سے محض خالی ایک نقطہ بھی نہیں تو نے نہیں سنا ہو کہ وہ پر قندلب قصہ گور است خیاطوں کی دغا
یان کرتا تھا اور مخلوق کو اس گروہ کی دزدی کے اگلے افسانے جتا رہا تھا اور اُنکے پارہ رہا نیکی قصہ میں ایسا
تھا کہ اُس سے بھلتا ہی نہ تھا اور ہر ایک کے ساتھ نقل کر رہا تھا تین بالکسر فتادن در چہرے کہ
مدن ازان میسر نشود وہ قصہ گو بجائے قصہ کے یہ دزدی نامہ ہی پڑھتا رہا اور اُسکے گرد ایک ہنگامہ
سننے والوں کا یہ حال کہ اُنھوں نے جو اپنے جاذب کی چھپیان پائین تو اُنکے جذب کی آگ بھی خوب
بھڑکی جس سے جملہ اجزا اُنکے حکایت بن گئے

ن حدیث ان اسد ملقن الحکمۃ علی لسان الواعظین بقدر ہم بیشک اللہ ملقین کرتا ہو
حکمت زبان و اعظون پر موافق اُنکے اندازہ کے

م جذب بہمت از کسے را خوش لبست + گوئے دو جد علم از صبیت + چکے کو در لوازل بہت و چار + چون
ند گوش گرد و چنگ دار + نے حرارت یادش آید نے غزل + نے دہ انگشتش بچیدہ در عمل + گرد بندہ
ماسے غیب گیر + وحی ناوردی در گردون یک بشیر + در بنودی دیدہاے صنع بین + نے فلک گشتی
ملیدی زمین + اندم لولاک این باشد کہ کار + از ہماے چشم تیزست و نظار + عامہ را از عشق ہنجواب
+ کے بود پر دایے صنع عشق حق + آب تماچی نریری در قنار + تاسکے چندی نہا شد طعمہ خوار + و رنگ
م خداوندیش باش + نار ہا نوزین لغارت اصطفاش + اللغات تہاج قسمے از آتش قنار بھنے
ت گلی المصطفیٰ جس کی کو خدا تاملے نے خوش لبی دی ہو اور فصیح الکلام کیا ہو وہ خوش لبی اسکی جاذب
انہیں بلکہ جذب شمع کی ہو کہ شمع کو اپنی طرف کھینچتی ہو جذب ایسا ہو جیسے زید عدل و کھو گرمی و جد

سعد کا لڑکوں سے ہے کہ خوش لب اور خوش الحان ہوتے ہیں اگر کوئی چنگی ایسا ہو کہ بےست و چار بجاتا ہو اگر گوش
نمون تو چنگ کی طرح شہر مندہ سر جھکا کے رہ جاتا ہو بےست و چار سے یہ مراد کہ رات دن کی چوبیس ساعت
ہیں اور ہر ساعت کا ایک چہرہ اور دھچکی ہر وقت کے راگ سے واقف یعنی اپنے فن میں کامل اور سننے والا
نہیں تو ضرور غل ہو گا نہ اسکو گرمی و حرارت یا دھچکی نہ غزل نہ آنگی دسون انگلیاں اپنے کام میں چلیں گی اگر گوش
کے غیب گیر یعنی غیب کے ماننے والے اور اخذ کرنے والے ہوتے تو وحی آسمان سے ایک بشیر کو بھی آتی کہ
سننے والا کون ہوتا اور اب تو غیب کو کان سننے ہیں اور موثر ہوتے ہیں ایسے ہی اگر دید سے صانع میں
ہوتے تو نہ آسمان گردش کرتا جس سے انواع اقسام کی کیفیتیں بدلتی ہیں نہ زمین خندان اور شکفتہ ہوتی اور
وہ دم لہ لاک کا جس سے سب کچھ پیدا ہوا اس واسطے تو ہو کہ جس سے چشم تیز نظرون والے اسکے ان
صنائع کو دیکھیں غور کریں لیکن عامہ کے سامنے تو ہوا کہ عیش کا طباق بھرا رکھا ہو آنکو پروا صنعت
عشق حق کی کب ہو کہ کسی صنعتیں عشق حق لے بنائی ہیں اور عشق حق وہ جو احببت ان اعرف خلقت الخلق
حدیث قدسی میں فرمایا ہو تو اب آتش کا کوٹھڑے میں ست ڈال تا چند سنگ طعمہ خواری نہ کرنے پائیں اب
تمہاج کلمات ربانی و کلام یزدانی تو جا اور اسکی خداوندی کا جو کھٹ ہو اسکا کتہ بن تا اسکی برگزیدگی اس
تکار دنیا سے جھکوٹھڑا دے

سننا ترک کا حکایت چوری درزیوں کی

تو کہ چکر دزدیہاے بیرحانہ گفت کہ کند آندریان اندر زلفت + اندران ہنگامہ ترکی از خطا + سخت
بیرہشت از کشف عطا + شب چور در رستخیز آزارزا + کشف میکہ داز پے اہل تہی + ہر کجائی چور جنگی فرازا +
بنی آنجا و دود در کشف راز + آنزمان را محشر مذکور دان + دان گلوے راز گور صور دان + کہ غلا سباب
خشے ساخته است + و آن فصاح را گوی انداختہ است + بسکہ غدر و زریا زاکر کرد + حیث آمد ترک را و
ختم و در دہ گفت اے قصاص در شہر شہا کیست چاکتر درین فن دغا + اللغات تہی بضم عقلہا و زود
فصاح قصہ گو المعنی جبکہ اس قصہ گو نے چوریان بیرحانہ درزیوں کی جو چھپے چھپے نقصان کرتے
ہیں بیان کیں اس مجمع میں ایک ترک باشندہ خطا کا خطا اس بھید کے کھلانے سے نہایت ہی خشکین و کدر
ہوا وہ رات اسپر و زریا رستخیز ہو گئی اور ان بھیدوں کو عقلمندوں سے پوچھتا تھا اب مقولے انکے ہیں
کہ جہان کہیں جھکوٹھڑا کا سا سنا ہو گا تو وہاں دوشن کشف راز میں پانچکا انھیں دونوں سے راز بچھ
ظاہر ہوتا ہو وہ وقت جو کشف راز کا ہو اسکو ایسا جان جیسے محشر اور راز گو کے گلے کو صور سجھ کسوا سٹے
کہ اللہ تعالیٰ نے سبب ہر غصہ کے بنائے ہیں اور ان فیض جوتوں کو گلے میں ڈالا ہو اے مشہور کبیا ہو

قصہ پیدا ہوئے آپ اس ترک نے جو دغا در زبون کی سنی نہایت ہی حیثیت و غصہ اور درد اسکو آیا قصہ گو سے پوچھا اے قصاص تمہارے اس شہر میں کونسا درزی فن و غامین بڑا چالاک ہے

دعویٰ کرنا ترک کا کہ درزی مجھے نہیں لیجا سکیگا اور شرط کرنا

کہ گفت خیاطیست نامش پوشش + اندرین درزی چہتی خلق کش + گفت من ضامن کہ با صد ضطرارہ یار در دامن رشتہ دار + پس گفتندش کہ از تو چست تر + مات او گشتند در دعویٰ مہر + تو بقل خود بن غرہ مہاش + کہ شوی یا وہ تو در تزییر ہاش + گرم تر گشت او دبست آنجا گروہ کہ نیار در دہ کنتہ + مطعانش گرم تر گشتند زود + او گرو بست و دہا زبر کشود + گفت رہن این مرکب تازی من + ارزد و قماش من بغن + ورنہ نادر داسے از شما + داستانم بہر رہن مبتدا + ترک را آن شب نبرد خواب + با خیال درو سیکرد او حراب + باداد آن اطلے زود در بغل + شد بازار و دکان آن دغل + سلامش گرم کرد آن استاد + جست از جالب بہ تر حیش کشاد + گرم پرسیدش ز حد ترک بیش + نہ اندر دل او مہر خویش + چون شنید از دے نو اے بلبلے پیش افگند اطلس استنبلی + کہ ہر این اے روز جنگ + ز بردامن واسع دہالاش تنگ + تنگ بالاہر جہم آراے را + زیر واسع تا نگینہ + گفت صد خدمت کم اے نو و داد + دست بردو چشم و بر سینہ نہاد + پس یہ پمپو دو بدیدار و کچا ہد از ان بکشا دل را در رفتار + از حکایتماے میران و ز سحر + و ز کرما و عطاے آن نکر + در نیلان برات شان + از براے خندہ داد او ہم نشان + ہچو آتش کرد مقراضے برون + می برید و دل اند منون + اللغات پوشش پور پوشش بالضم ہندی بھچڑ جو کہ بھچڑ اچکھا تملب روقت اسکو ہوا ہونچا تا ہو یہ بھی از بس باد ہما تھا اور قلب کو اپنی باتوں سے راحت پہونچا کہے بنا تھا ایلے پوشش اسکا نام رکھا تھا ز حیب رحیا کہنا استنبلی محفہ استنبلی دست بر چشم و بر سینہ ن قبول کرنا تحسیر زیا نکاری المعنی موافق استفسار ترک کے قصہ گو نے کہا کہ ایک درزی ہو پوشش + وہ اس درزی و چالاک میں بڑی خلق کش ہو ترک نے کہا کہ کیسا ہی اضطراب و چالاک کرے سے ایکتا رہیجائے تو میں اسکا ذمہ دار ہوں لوگوں نے اُس سے کہا کہ تو کیا ہو تجھے زیادہ بڑے پست و چالاک اُس سے مات ہوے ہین تو ایسی اڑانین دعویٰ میں مت اڑ تو اپنی عقل پر زور مت ہو کہ اُسکے کمزور پیب سے سب بھول جائیگا وہ اور زیادہ گرم ہوا اور شرط باندھی کہ نیا پرانا وہ کچھ نہیں لیجا سکتا جو لالچی تھے وہ اور زیادہ گرم ہوے تھے کہ جھٹ پٹ اُسے شرط + اور منہ کھولا کہ اگر وہ مجھے داو کر کے میری قماش سے کچھ لیجائے تو یہ گھوڑا تازی اپنا رہن

کرتا ہوں میں شرط دے کو دید و نگاہ اور جو نہ لے سکیگا تو ایک گھوڑا میں تھسے اس رہن آشکارا میں لوگاہ
بعد شرط کے رات بھر ترک کو فکر کے مارے نیند نہ پڑی اور اس چور کے خیال سے لڑتا ہی رہا صبح ایک اطلس
بغل میں داب کے بازار کو اس دعا باز کی دکان پر گیا اسکو دیکھ کر اس استاد نے بڑی گرمی و تپاک سے سلام
کیا اور اپنی جگہ سے اٹھا اور مرہا مرہا کہنے لگا جڑی گر جوشی سے اسکا مزاج و خیریت پوچھی جو انکی حدت
تر یا وہ بھی تائیکے دل میں اپنی محبت پیدا کی جب ترک نے اس سے نوا بلبل سنی تو اسکے سامنے وہ اطلس
استبدلی ڈال دیا کہ اس اطلس کی ایک تباہی قلع کر کے نیچے سے دامن فراخ ہوں اور اوپر سے چولی تنگ
آؤ پر تنگ وسطے خوب صورتی جسم کے اور نیچے فراخ اس واسطے کہ پاؤں نہ اُچھے نہ رُکے کہا بہت اچھا میں آ
بودستی دے سیکڑوں خدمت کرونگا اور دونوں آنکھوں اور سینہ پر ہاتھ رکھ کر قبول کیا بعد ازیں اطلس کو ناپا
اسین صورت کام کی دیکھی کہ کیا صورت ہوگی تھر بہو وہ گوئی اور ہریان میں لب کھولے کہ حکایتیں امیر
کی اور اُنکے قصہ اور اُن لوگوں کی کرم و عطا کا بیان اور بخیلوں کا ذکر اور انکی زباں کا رسی اُسکے ہنسنے کے
لیے وہ بھی جناتی من بعد ایک مفروض آگ سے تیز نکالی جس سے اطلس تو قطع کرتا تھا اور دل افسانہ دہ

میں مشغول تھا

مضاہک کہنا استاد کا اور ہنسنا ترک مست کا اور آنکھیں مچھاناسکی اور لے لینا درازی
ایک ٹکرہ اطلس سے

تو کہ یک مضاہک گفت آن چہ است او استاد ترک مست از خندہ خندست و فتاوہ چو نکہ خندیدن گرد
از داستان چشم تنگش گشت بے آزمان + پارہ دزدید و کرد او زیران + غیر چشم حق ز جملہ آن نہ ساز
حق ہمیدید آن ولے سارخوست + لیک چون از حد برے غماز اوست + ترک را از لذت افسانہ
رفت از دل دعوے پشیمانہ اش + اطلش چہ دعوے چہ رہن چہ + ترک سرستیت در لہ
اے اچہ + لایہ کردش ترک کہ بہر خدا + لاغ میگوکان مرشد مقتدا + گفت لاغ خندہ انگیز آن دعا
کہ فتاد از خندہ آن ترک از قفا + پارہ اطلس سبک در نیفہ زد + ترک غافل خوش مضاہک میزد و میخیز
ہا رسوم ترک خطا + گفت لاغ گوے از بہر خدا + گفت لاغ خندہ بین ترازد و بار + کرد او آن ترک
کے نکار چشم بے عقل جہتہ مولہ + مست ترک و مدعی در قفقہ + پس سوم بار از قفا دزدید شاز
کہ ز خندہ اش یافت میدان فراخ + چون چہارم بار آن ترک خطا + لاغ از استاد میگرد اقتضا + رحم آ
برے آن استاد را + کرد در باقی فن و بیدار را + گفت مولع گشتہ این مفتون برین + بے خبر کہ
چہ عمارہ است وغبین + بوسہ افشان گشت برا استاد + کہ مرہر خدا افسانہ گوے اے شاد گشتہ د

ہو + چند چند افسانہ خواہی آزمودہ خندہ بین تراز تو بیخ افسانہ نیست + برب کو خواب خود مالیت +
 ات مضاحک جمع مضحک وہ چیز وہ شخص جس پر سب لالغ ہزل و ظرافت آچہ بفتح برادر کلان متن
 غ مواتہ شیفہ و دیوانہ مولع بھم حریص المعنی یعنی دل تو اسکا افسون و افسانہ میں مشغول ہی تھا
 ایک منہ کی بات اُس استاد چالاک نے ایسی کہی کہ ترک منہ سے مست مست ہو کے لوٹ گیا
 رک ہنسنے لگا تو آنکھیں اٹکی جو تنگ و خرد بھین جیسے کہ ترکون کی ہوتی ہیں اٹکی داستان سے
 ت مچ گئیں استاد نے ایک ٹکڑہ چرا کے ران کے نیچے ڈال دیا ایسا کہ سوائے چشم حق کے سب سے پوشیدہ
 باتے ہیں کہ حق دیکھتا تھا لیکن وہ ستارہ ہو مگر جب توحید سے زیادہ اڑے تو وہی غار ہو الحاصل
 سکے افسانہ سے ایسا مزہ میں آ گیا کہ اسکے دل سے وہ دعوے جو پہلے کہتے تھے سب جاتے رہے
 اس اور کسا دعوے اور کسا رہن اب تو اسے بڑے بھائی ترک سرست ہزل و ظرافت کا ہو خوش
 اور کتا تھا خدا کے واسطے ہزل کی باتیں کہے جا کہ تیری ہزل میری غذا ہو گئی او پھر اُسے ایک
 مدہ انگیز ایسی کی کہ ترک منہ کی مارے چت ہو گیا اُسے جلدی سے ایک ٹکڑا اٹلس کا نیفہ میں
 اور ترک غافل خوش مشکون کے مزے لے رہا ہو ایسے ہی تیسری دفعہ ترک خطائی نے کہا کہ خدا کو بڑے
 بلاغ کہ پھر اُسے اور ایک لالغ خندہ بین تردد بار اول سے ایسی کہی کہ اسکو بالکل ہی شکار کر لیا
 اٹکی مچ گئیں عقل بھاگ گئی دیوانہ شیفہ ہو گیا اب بہ تو مست ہو اور مدعی قہقہے مار رہا ہو اس
 دفعہ میں بھی قہقہے سے ایک ٹکڑا چا لیا اس سبب سے کہ اٹکی منہ سے اسکو اپنے کام کا میدان
 لیا جب چوتھی دفعہ ترک خطائی نے خواہش لالغ کی کہی تو اسکو سپر رحم آیا اور باقی میں اپنا داؤ و بیاد
 جم ک لاء سے کہا کہ یہ مفتون اسپر حریص ہو گیا ہو اور اُس سے بچ رہا کہ اٹھین کیا خسارہ و نقصان
 سپر بوسا نشان ہو کر کتا تھا کہ خدا کے واسطے اور کوئی افسانہ کہ اب مغولے اسکے ہیں کہ لے
 منانے سکے خود افسانہ ہو گیا ایسا کہ اپنے وجود سے منگیا اب کہا نکاح ان افسانوں کو آڑا جیگا
 اودہ کوئی افسانہ خندہ بین نہیں ہو لایا اس کو خواب کے کنارہ مست کھڑا ہو کو خواب وجود

خطاب ہفتس کے ساتھ جو ایسی بلا میں مبتلا ہی

۱۔ فروختہ بقر جبل و شک پیچہ جوئی لالغ و داستان فلک + تاب کے نوشی تو عشوہ زنیہاں + کہ عظمت
 دن نجان + لالغ این چرخ ندیم کو دومرد + ابروے صد ہزاران چو نتو برد + میدر و میدر دزد این
 م + حامد صد سالک و صد طفل خام + پیر و طفلان شستہ پیش بہر کرد + تابعدا کس دلانے کند
 باطمار + داد + چون دے آمد داد با بر باد داد + اللغات شستہ اسے شستہ آئی آئے

کھسے ہوئے قبر جبل و شک کے ٹوکیتک یہ ہرل و داستان فلک کی ڈھونڈھیگا کہ فلان وقت میں یہ ہوا ہو
اور فلان وقت میں وہ ہوا ہو اور کیتک اس جہان کے دھوکے کھائیگا کہ عقل تیری موافق قانون و
قاعدہ کی رہی بجان لاغ اس چرخ ندیم کرد و مرد کی تجھ جیسے لاکھوں کی آبر و لگئی کرد و پہلوان مرد مردہ
و دونوں سے مراد قوی و ضعیف یہ وہ درزی عام ہو کہ سالکون کے بھی کپڑے اور طفل خام کے ایک ڈھیر
سکڑاؤں پہاڑے اور سیسے ہین پوڑے اور بچے سب اُسکے سامنے جد و کد کے ساتھ بیٹھے ہین تو اُسکے
سعد و بخش کے ساتھ لاغ کرین اب اُسکے لاغ نے اگرچہ باغون کی داد دی یعنی خوب دل خوش کیے
لیکن جب دے آئی یعنی خزان تو اُسے سب دادیں اُسکی برابر کرین

اکسا درزی کا کہ اگر ایک لاغ اور کو لگا قبا تیری تنگ ہو جائیگی

تو کہ گفت درزی ترک رازین در گزر + دے بر تو گر کم لاغ + در + بس قبا بیت تنگ آید باز پس + این کر
با خوشن خند و میخکس + خندہ چہ رمز اگر دانستے + آن ز صد گریہ تیر دانستے + ترک خندہ کن ایسا
ترک مست + زانکہ عمرت رفت خواہی گشت پست + چونکہ نہاد آن قبا درزی ز دست + اسب لابر با
داد آن ترک مست مخلصش بشنو توئی آن ترک گول + عالم غدار خیاطے چو غول + طلسمے زہر تقوے صلا
دوخت باید خرج کردی الزمراح + طلس عمر و مضامک شہوتست + روز و شب مقراض خندہ و غفلت مست
اسب ایمانت و شیطان در کین + باخود آفسانہ را بگذار ہین + طلس عمرت بمقراض شہور + بردبارہ پار
خیاط غرور + در تنامیری کا خرمدم + لاغ کردی سعد بودی بردوام + سخت میتولے ز تر بیات آن + دا
و مال کینہ و آفات آن + سخت میزخی رخاموشی آن + وز نخوس قبض و کین گوشی آن + مشتری وز ہر
چون در رقص نیست + چونکہ ہرام و زحل و نقص نیست + با چارہ ہر طرب در رقص نیست + بر سعد و نور
سعدا و نیست + تو مبین قلابے این اختران + عشق خود بر قلب زن ہین اے فلان + اللغات
تو لیدن بخنے رسیدن جس سے میتولی ہو تریج چہارم حصہ فلک کا فرق قمر سے دوسرے ستارے تک
برجون کی رو سے خواہ در جون کی اور یہ نظر دشمنی و عداوت کی ہو المعنی درزی نے ترک سے کہا اس
در گزر تجھ کو تیرے حال پر بڑا افسوس ہو اب لاغ اچھی نہیں اگر اور کوئی لاغ تجھے کرو لگا تو پھر قبا تیرا
بہت ہی تنگ ہو جائیگی ایسا کوئی بھی اپنے ساتھ آپ کرنا ہو جیسا تو کر رہا ہو تو کیا ہنستا ہو اگر اُسکے خند
کے رمز جاننا تو اُسکو سیکڑاؤں گریہ سے جہر جانتا جس اے ترک مست خندہ مست کر اس صعب
کہ غم تیری گزر گئی اب چند روز زمین پست ہو جائیگا جبکہ وہ قبا درزی نے اپنے ہاتھ سے رکھ دی ترک
گھولے کو برابر باو کیا یعنی شرط میں کھو یا آب فراتے ہین کہ خلاصا اس کلام کا ہمسے سن کہ ترک احمق تو

یہ عالم و غماز ایک درزی ہچو غول آوروہ اطلس کہ واسطے تقویٰ و صلاح کے سینا چاہیے تھا تو نے مزاج
نطبعی میں صفت کیا اطلس تیری عمر ہو اور مضامک شہوت ہو اور روز و شب مقراض خندہ او غفلت کی
نسبت روز سے ہو اس واسطے کہ روشن و شگفتہ ہوتا ہو اور غفلت کی نسبت شب سے کہ مخصوص ہو بہ
نوٹا تیرا ایمان ہو چکی گھات میں شیطان لگا ہوا ہو تو ہوش میں آ اور خبردار ہوا فساد چھوڑ تیری اطلس عمر
بنوں کی مقراض سے درزی غرور کا کلڑے کلڑے کر کے لیکھا اور جو تجھ کو ہمیشہ اس بات کی تمنا رہتی ہو کہ
میرے ساتھ مدام لاغ کرتے اور سعد رہتے کیسا انکی ترسیلات لینے ان لغزات سے جو دشمنی و عداوت
میں بھاگتا ہو اور انکے وبال و کینہ اور آفات سے بچتا ہو اور کیسا رنجیدہ ہوتا ہو انکی خموشی و خاموشی و
دکین گوشتی سے اور بار بار کہتا ہو کیا بات ہو جو مشتری و زہرہ رقص نہیں کرتے کہ یہ دونوں ستارے
اکبر و سعد اصغر ہیں اور بہرام اسے مرج ذر حل نقص میں نہیں آتے کہ یہ دونوں نجس اصغر و نجس اکبر ہیں
سبب ہو جو ہماری زہرہ طرب کے رقص میں نہیں ہو یہ سب فضول ہو تو انکے سعد ہونے پر چرم انکے
سعد پر چرم گوان ستاروں کے قلبی لینے لوٹ پوٹ کو مت دیکھ تو خبردار ہوا اے فلان اپنے عشق کو
اپنے قلب پر لگانا تجھ کو سر و جید کر دے

حکایت بطور مثل سکین فقیروں میں جو زراعت سے

ان کے پیشدرہ سوے دکان پیش رہ رہا بستہ دیدار از زنان + پاسے اویس وخت از تجیل راہ بست
ق زمان ہچو ماہ + رو بیک زن کرد و گفت اے مستمان + ہن چہ بسیار زدا این دختر چکان + رو بدو
زن و گفت اے ہمیں + ہنچ بسیارے مانگر چنین + مین کہ با بسیارے بار بسیار + تنگ می آید شمار
ط + در لواطہ می فتنہ از قحط زن + فاعل مفعول رسو اے زن + تو بسین این واقعات رو لوگارا +
سایگر دو اینجا ناگوار + تو بسین خنیر روزی معاش + تو بسین این قحط و خوف ارتعاش + مین کہ با اینجملہ
سے او + مردہ اوئی و با پروا سے او + رحمتے دان امتحان تلخ را + نقیشتی دان ملک مرو دلچ را + آن
از تلخت نگر نخت ماند + وین براہیم از شرف بگر نخت ماند + این پسر مردوان نسوزد اے عجب +
سکو سست و در راہ طلب + المعنی ایک شخص را + اپنی دکان کو چلاتا تھا ناگاہ راہ کا آگاہی پور توں
بند کیا کہ عورتوں کی کثرت سے مرو تھا پا توں تو اس کے جلدی راہ سے بچے جاتے تھے کہ جلدی قطع
ان لیکن زنان ہچو ماہ نے راہ اسکی رو کی بھی گزرنہیں کر سکتا تھا ایک عورت سے اسنے متوجہ ہو کے
سے مستمان دیکھ تو کیسی بہت بہ دخترین خرد و پیاری ہن عورت نے مرو کی عزت دیکھنے کہا اے
تو ہماری بسیار می کو ایسی جیسی کہ دیکھ رہا ہو کبھی مت دیکھ تو تو اس بات کو دیکھ کہ باوجود ہماری بسیاری

کے بستر پر بٹھارے انسا طہر تنگ آتی ہو فرخ عیشی نہیں ہوتی تنہا را بھلا نہیں ہوتا جب تو سبب غفلان
کے تم نوا ملات میں پڑتے ہو اور فاعل مفعول ہو کے زمانہ میں رسوا ہوتے ہو اب مفعولات اُنکے ہیں کہ تو یہ
اور نعمات زمانہ کے جو گردش فلک سے بیان ہوتے ہیں اور ناگوار آنکھوں کو دیکھ نہ تو روزی کے زبان کو
جو ساش میں ہو دیکھ نہ تو اس قحط و خوف اور تلاش کو دیکھ اور تلاش کے لئے زبیران کو تو یہ دیکھ کہ باوصف ان جملہ
محمیوں کے اسی پر تو مراٹھا ہوا اور اسکا محتاج دبا پر دوا یہ جگہ تلخیاں تیرے امتحان کے واسطے ہیں تو
ہم کو رحمت حلیم جان اور اُسکے مقابل میں ملک مرد بلخ کو بد بختی دہلا سمجھ دیکھ تو وہ ایک ابراہیم خلیل تھے جو
نہ ہونے لگ میں ڈالا اور وہ تلف ہونے سے نہ جلے اور اُسکے امتحان پر راضی ہو سکیسے بچے ہے
اور ایک یہ براہیم اوہم بلخ کے بادشاہ تھے کہ اپنے شرف سے بھاگے کیسا گھوڑا میدان قرب میں چلایا
پس دونوں طالب اُسکے تھے مگر عجیب یہ کہ ایک کو آگ نہ جلانے ایک کو جلانے لہذا معاملہ راہ طلب کا
فل سکوس ہو کہ وہ اپنی طلب میں سرگردانی و حیرانی میں ڈالتا ہو

اگر سوال صوفی کا قاضی سے اور جواب اُسکا

تو اگر گنت صوفی قادرست آن مستعان کہ کند سودے مارا بیہ بیان + آنگہ آنش را کند و در و شجر + ہم تو انکر کرد
این را بے عزتہ آنگہ گل کرد و درون از عین خار + ہم تو انکر کرد این دے را ہمار + آنگہ زو ہر سردا زادے کند
تو قادرست از غصہ را شاوی کند + آنگہ شد موجود از و ہر عدم + گردبار باقیش اورا چو غم + آنگہ تن را جان
و ہد تاج شود + گر غیر اند ز یا نش کے شود + خود چو باشد گرہ بختہ آن مراد + بندہ را مقصود جان بے اجہاد +
و ہر دور و از ضعیفین در کمین + مکر نفس و فتنہ دلو لعین + وقت طالب را پریشان کم کند + آئند دل را چو علم
چم کند + گفت قاضی گر بودی امر مر + و رہنودی خوب و زشت و سنگ و در + و رہنودی نفس شیطان و
اد + و رہنودی رخم چالیش و دغا + ہم بچہ نام و لقب خواندی ملک + بندگان خویش را اے غشک +
چون گفتی اے صبور و اے حلیم + کے گفتی اے شجاع و اے کریم + صابرین و صادقین و منفقین +
کے بری بے بہرہ و دیو لعین + رہتم و حمزہ محنت یک بری + علم و حکمت عاقل و منکد بری + علم و
حکمت ہر راہیر بہیت + چون ہمدردہ باشد آن حکمت تہیت + ہر این دکان طبع شورہ آب + ہر دو عطا
دار + اداری خراب + من منیدانم کہ تو پاکے نہ خام + این سوالست بہت از ہر عوام + چور و دران دہران
و رنجیکہ بہت + سہلتر از ہر حق و غفلت ست + رنج دور و جوع و فقر این دیار + صعب بنود چون فرق
بیدار + نہ انہما گہزد و ان گہزد + دولت آن دارو کہ جان آگہ بود + اللغات آفتک پر وہ دریدہ شد
سندک در اصطلاح اہل و فقر خج المعنی چہ صوفی نے قاضی سے کہا کہ وہ مالک مستعان قادر ہو اس بات پر

ارے سودا کو پیربان کرے جبکہ وہ آگ کو گل گلاب اور شجر کر دیتا ہو تو اسکو بھی بے ضرر کر سکتا ہو اور
بل کو عین خار سے نکالتا ہو تو وہ یہ بھی کر سکتا ہو کہ ہمارے دے کو بہار کر دے اور وہ کہ جس سے ہر
نی کرنا ہو قادر ہو اس پر جو رنج کو شادی کر دے اور وہ کہ جس سے ہر عدم موجود ہو اگر اسکو موجود بانی
تو اسکو کیا غم ہو اور وہ کہ تن کو جان دیکر زندہ کرنا ہو اگر نہ مارے زندہ رکھے تو اسکو نقصان کب ہو
ن کیا ہو جائے جو بندہ کو وہ مراد و مقصود بے سعی و اجتہاد کے بخشے آخر تو بخشا ہی ہو اور عیون سے
نہ کہما ہو خلق الانسان ضعیفا مگر نفس اور فتنے دیولین کے کہ دونوں گھات میں رہتے ہیں دور کے
نکے وقت کو پریشان نہ کرے اور اُنکے آئندہ دل کو جام جم جو جان نہایت بناوے قاصی نے سنے کہا
یہ امر تلخ ہوتے اور خوب وزشت اور سنگ و درہنوتے اور نہ نفس ہوتا نہ شیطان نہ حرص نہ غم
ن اور لڑائیوں کے تو کس نام و کس لقب سے وہ بادشاہ اپنے بندوں کو پکارتا تو را خیال تو کرے
در بدہ اور تو کیسے کیسکو کہتا ہے صبور راے حلیم اور اے شجاع اور کریم صابر و صادق و منفق بیغی
راہ میں خرچ کرنے والے یہ بے رہن اور دیولین کے کب ہوتے رستم و حمزہ اور خنث سب ایک ہوتے
و حکمت سب بیکار و مذک ہوتے علم و حکمت سب واسطے راہ ہر اہی کے ہیں اور جب بالکل راہ
بیراہی نہ رہی تو سب خالی و بیکار ہیں تھر تو اپنی اس طبیعت کی دکان کے واسطے جو شورہ آب ہو
لٹا ہو کہ چاہے دونوں عالم خراب ہو جائیں مگر ہوا کیسے موافق خواہش کے یہ تو میں جانتا ہوں کہ
ت خود ان باتوں سے پاک ہو خام نہیں ہو یہ سوال تیرا عوام کو واسطے ہو مگر خوب جان لے کہ زمانہ کا
لیسا ہی رنج ہو مگر خدا کی دوری اور اسکی غفلت سے نہایت ہی اہل دہان ہو اسکی دوری اور
سے غفلت نہایت سخت و مشکل جتنے رنج اور درد بھوک اور محتاجی اس مالک دنیا کے ہیں سب سے
فت فراق و دوری یار کی ہو اسواسطے کہ یہ رنج و درد تو سب گزر جاتے ہیں اور وہ نہیں تیرا ہوتا تو میں
دولت و بخت اسکا ہو جبکی جان اس سے آگاہ ہو اور ایسی آگاہ جان کو بیان سے وہاں ایجائے

حکایت زن پاشوہرا اور آنکا ماجرا

ن کے زن شوے خود را گفت ہے ہاے مروت را بیکرہ کر وہ سٹے بیچ تیرا ہی منہ اری چا۔ تا بکے
درین خواری مرا بہ گفت شو من لطفہ چارہ میکنم + گرچہ عورم دست و پاسے میرم + لطفہ و کسوتہ است چہ
نم + درشت این ہر دو دست و نیست کم + آستین پرین نمود زن + پس درشت و درشت + پس پیرین
از خوشی تنم را میخورد + کس کسی را کسودہ زینسان آورد + گفت اسے زن یکے سواست نام + مذدور در پیشے
مفرم + این درشت ست و غلیظ و نا پسند + یک بدیش + اسے زن + از پیشے + کہ این را بہت درشت تر

یہ خود طلاق۔ این ترا کردہ تر یا خود فراق پہنچین آن خواہد و تشنیع زن + از بلکے فقر و رنج مستحق + بیشک
 این ترک ہوا تلخی دہست + ایک از تلخی بید حق بہت + اگر جہاد و صوم سخت است و دشمن + ایک این بہتر
 ز بعد اسے مستحق + رنج کے ماندے کان ذوالمنن + گویدت چنے تولے رنجورین + و زنگویدت نہ آن فہم
 فن ست + ایک آن ذوق تو پرشش کر دست + اللغات عور بالفتح برہنہ و نسخ چرک ہندی سیل المعنی
 ایک عورت نے اپنے شوہر سے بزرگ کہا کہ اے باکل مروت کو طے کیے ہوے کچھ بھی آتش تلج جھکویا
 تو ایسی خواری میں جھکویا کب تک رکھیں گے نادند نے کہا میں نفقہ کی تدبیر کرتا ہوں اگرچہ برہنہ ہوں لیکن ہاتھ پاؤں
 مارے جاتا ہوں تیرا نفقہ کپڑا اے صنم مجھے واجب ہو سو میری طرف سے یہ دونوں تیرے واسطے ہیں
 نہیں ہیں یہ سنے عورت نے استین پرین کی دکھائی تو پرین اسکا نہایت ہی سخت اور سیل سے بھرا ہوا تھا
 کہتا یہ ایسا سخت کپڑا ہو کہ میرے بدن کو کھائے جاتا ہو کوئی بھی کسی کے لیے ایسا کپڑا لاتا ہو کہا اے عورت میں تجھے
 ایک بات پوچھتا ہوں کہ مزدوری و محتاجی یہ تو میرا فن و نہر ہو اور یہ تیرے نزدیک سخت اور گارٹھا اور ناپند
 لیکن اب تو اے زن اندیشہ مند سوچ اور فکر کر جھکویا درشت و زشت پسند زیادہ ہو یا طلاق زیادہ پسند
 اور یہ جھکویا کردہ تمہو یا فراق اب فرماتے ہیں کہ ایسے ہی تیرا حال ہو یعنی تو تو وہ خواہو اور تشنیع
 زن کی سبب بلا فقر اور رنج مستحق کے تیرا اسکا ایک حال ہو ایسے وقت میں ترک ہو اکا بیشک تلخی د
 ہوتا ہو لیکن یہ تلخی بید حق کی تلخی سے بہت بہتر ہو اگرچہ جہاد و صوم بھی بڑے سخت و دشمن ہوتے ہیں
 لیکن اچھے اور بعد اسکا اچھا نہیں اور رنج رہتا ہی کہ ہو اگر ذرا بھی وہ ذوالمنن پوچھ لیتا ہو کہ
 رنجور میرے تو کیسا ہو اور وہ یہ بات ایسی خفیہ کہتا ہو کہ اسکا جھکویا فہم و نہر نہیں ہو ایک وہ ذوق جو کہ
 وقت جھکویا ہوتا ہو اُسکو جان لے کہ یہی اسکی پرشش ہو اسوقت وہ میری پرشش کر رہا ہو پھر اس
 ذوق میں کوئی رنج بھی نہیں رہتا ہو قولہ آن لیجان کہ طبیبان دلد + سوے رنجور ان بہ پرشش نام
 در حذر از ننگ و نامے می کنند + چارہ سازند و پیامے میکنند + او نہ در دل شان بود آن منفکر نیست
 معشوقے و عاشق بخیر + اے توجو یاسے نو اور داستان + ہم شاد عشقا زان را بنجوان پس بچو شیدا
 درین عہد مدید + ترک جو شے ہم نہ کردی اے قدید + دیدہ عمرے تو داد و داری + و انکہ از نادیدگا
 نامی تری + ہر کہ شاگردش کرد استاد شد + تو پیش تر رفتہ ایکو رلد + خود بنود از والدیت اعتبار
 ہم بودت عبرت سیل و نہار + اللغات منظر اندیشہ مند گراہ و سفیرندہ المعنی تو اس دنیا کے لیجان ا
 مستحقون کو جو طبیب دل کے ہیں دیکھ کیسے اپنے رنجور دن کی پرشش کی طرف مائل ہوتے ہیں
 اگر اپنے ننگ و نام سے بچتے ہیں تو بہانہ کرتے ہیں اور پیام بھیجتے ہیں وہ لینے عاشق معشوقوں کے دل

باستیزندہ نہیں ہوتا پس کوئی معشوق و عاشق بخیر نہیں ہیں تو بھی اچھی اچھی نادور داستانوں کا جو یا اور تلاشی
پھر قصہ عشق بزاروں کا کیوں نہیں پڑھتا تا اس زمانہ دراز میں یہ تیرا گوشت خشک ترک جوش کا نہ کرتا تو نے
اب عمر داد و اداری اسکی دیکھی ہو مگر اب تو نادیدوں سے زیادہ تر بھولا ہوا ہو خوب جان لے جسے شاگردی
نئی کی استاد ہوا اور تو لوے کو سرکش نہایت ہی پیچھے ہٹا ہوا ہو بھگو خود اپنے والدین پر اعتبار نہوا دیکھ
ادم نے اسکی شاگردی سے کیسا رتبہ پایا کہ فرشتوں کے استاد ہوئے جیسا کہ قرآن مجید میں ہو و سلم
ہم الاسما رکھنا اور سکھائے آدم کو نام ہر شے کے نہ بھگو رات دن سے جہنم پیدا ہوا عبرت ہوئی کہ کیسا

تغیر تبدیل روزمرہ رہتا ہو

پوچھنا ایک عارف کا کشیش سے کہ تو بڑا ہی یا تیری ڈاڑھی

لہ عارفی پر سید زان پر کشیش کہ تو اے خواجہ حسن تریا کہ ریش گفت نے من پیش از ان زایدہ ام پس پریشی
از ادبہ ام گفت ریش شد سفید از حال گشت بخوے زشت تو نگریست دشت و اوس از تو زاد
تو نگریست تو چہین گئی ز سوداے فرید تو بدان رنگے کہ اول زادہ یک قدم زمان پیشتر نہاد و دو غ ترشی
بان در معدنے تو نگردی رو مخلص روغنہ ہم غیرے غر الطینت درے ہر چہ عمرے در تنور آذرے
ان حشیشے پا بگل در ہشتہ ہر چہ از بادو ہوا سر گشتہ ہچو قوم موسے اندر حر تہہ ماندہ چل سال برجسا
ے سفیدہ میدوی ہر روز تاشب در ولہ و خولیش را بینی در اول مرحلہ نگردی زین بعد میدصد سالہ تو دماکہ داری
ق این گو سالہ تو تاحیال عمل از جان شان زلفت ہد برایشان تہ چون گرداب لغت بغیر کن بجلی
و امیدہ بے نہایت لطف و رحمت دیدہ گا و طبعی زان نگو یہاے زلفت از دولت در عشق این گو سالہ
نت بارے اکنون تو ہر جزوت پیرس صد زبان دارند این اجزائے خرس ذکر نعمتہاے رزاق
ان کہ نہان شد او در اوراق زبان روز شب افسانہ جو یائے تو چہت جزو جزو نوسانہ گئے تست
جزوت تا برستہ است از عدم چند شادی دیدہ اند و چند غم و اللغات کشیش بر وزن حریص و پیشوا
علم و زہد ترسایان و شہت بالفتح خوب و خوش فرید روئی کے مکڑے جو شور با میں پکائیں خرس جمع
س گنگ سفیدہ حق المعنی ایک عارف نے ایک بوڑھے کشیش سے پوچھا کہ اے خواجہ تو عمر میں زیادہ
یا تیری ڈاڑھی کہا نہیں میں ڈاڑھی سے پہلے پیدا ہوا ہوں میں نے اس جہان کو بے ڈاڑھی کے
ت دیکھا ہو کما ڈاڑھی تو سفید ہو کے اپنے حال سے بدل گئی لیکن خود بد تیری خوب و خوش تنوئی ڈاڑھی
بیسے پیچھے پیدا ہوئی اور تجھے بڑھ گئی تو ویسے ہی سوداے خرید سے خشک رہا تو کسی پہلے رنگ پر ہو چہر
براہو اتھا تو نے اس سے بڑھ کے ایک قدم نہ رکھا تو وہی کھٹا مٹھا اپنے معدن میں ہو تو اس سے

چو شے کے روغن بنوا تو ایسے ہی غیر لینے کچا کچی طینت والا ہو اگرچہ ایک عمر سے آگ کے تنور میں پڑا ہو ایسے
 آتش پرست ہو تو ایک ادسلا گھاس ہو جب تو بالوں میں مٹی میں ڈالے ہو ہے ہو اگرچہ ہو اس کے سبب سے
 سر تیرا ہٹا ڈالتا ہو تیرا حال قوم موسے کا سا ہو کہ چالیس برس گرمی تیر میں اسے بوقون جبار ہا ہو جیسے
 نبی اسرائیل چالیس برس تیر میں قید رہے تھے اور جیسے وہ صبح سے رات تک اس جگل میں دوڑتے تھے
 دیوانگی سے اور ناکھو اول ہی منزل میں پانے تھے ایسے ہی تیرا حال ہو کہ گھوم گھام اسی حال میں ہو تجھے
 اور خدا سے سیکڑوں برس کا بندہ دوری ہو جب تک تجھ کو عشق اس گوسالہ کا ہو قوم موسے کے دل میں بھی عشق
 گوسالہ کا تھا جبکہ پر عشق انکے دل سے دگیا تب تک وہ تیرا نہر ایک گرداب تفت ہی رہا گرداب اس سبب سے
 کہ گرداب میں بھی آدمی گھومتا رہتا ہو محل نہیں سکتا یہ بھی تیر سے نکل نہیں سکتے تھے خیال نہیں کرنا کہ سوا
 گوسالہ کے کہ یہ بھی تو نے اُسی سے پایا ہو بے نہایت لطف و حیدر حنین اُگی تو نے دیکھی ہیں تو وہ گا و طبع ہو جو
 خشک و تر سب کو چاہے وہ سب نیکیاں موٹی موٹی اُگی تیرے دل سے گوسالہ کے عشق میں خردم و ہو سکتیں لیکن
 حنین اب تو اپنے جزو جزو سے اُن نیکیوں کو پوچھ کہ یہ تیرے اجزا جو لفظ ہر گونگے اور زبان ہین سیکڑوں
 زبانیں اُگلے بیان کی رکھتے ہیں ذکر نعمتوں رزاق کا کہ وہ زبان کے درقون میں چھپا ہو ذرات بڑی جستی کے
 ساتھ تیرے اسناد کا جو بان ہو اور جزو جزو تیرا اسکا اسناد گواہ یہ جزو جزو تیرا جب سے کہ عدم سے پیدا ہوا
 ہو اُسے کتنی ہی شادیاں دیکھیں ہیں اور کتنے ہی غم قولہ زانکہ بے لذت فردید بیچ جزو بلکہ لاغر کردار ہر جزو
 جزو ماند و خوشی از یاد رفت + بل رفت آن خفیہ شد از بیخ و ہفت + بچو تابستان کہ دروے پنیہ زاد + ماند
 چہ رفت تابستان زیاد + یا مثال بخ کز انید از فنا + شد شاپہان و آن بخ پیش ماہست آن بخ از صفت
 یادگار + یادگار صیف دروے از شمار بچین ہر جزو جزو از نعمت گوید فنا + چون زرنے کہ بست
 فزندش بود + ہر یکے حاکے حال خوش بود + حمل نبود بے زمستی بے زلاغ + بے ہمارے کے شود نازندہ
 باغ + حاملان و بچکانش در کنار + شد دلیل عشق بازے بہار + ہر درختے در صنایع کو دوکان + بچو مریم حامل
 از شاہ نمان + گرچہ در آب آتشے پوشیدہ شد + عہد ہزاران کف + بر وجوشیدہ شد + گرچہ در یا سخت نہان
 می تند + کف بدہ انگشت اشارت میکند بچین اجزائے ستان وصال + حامل از تماہماے حال قال
 در جمال حال دامندہ و بان چشم غائب ماندہ از نقش چنان + آن موالید از رہ این چار نیست + لاہوم
 منظور این الباری نیست + اللغات پنج مراد پنج حواس ظاہر باصرہ سامعہ شامعہ ذائقہ لامسہ باہنج حواس
 باطن جس مشترک حافظہ مدکر متفکرہ و اہمہ سے بہت عبارت نہت اعضا باطنی سے جو دل و دماغ
 و جگر اور تلی اور سندہ اور پتھر اور گردہ یا پتہ ہو یا ظاہری سے کہ چشم و گوش اور سینہ اور پشت اور ہاتھ

ورپاؤن اور سرہین فشتا جاڑ اصیغ گرمی تمثال صورت موالید مراد موالید ثلاثہ سے کہ وہ نباتات حیوانات
آدات ہین المعنی اوپر چو فرمایا ہو کہ تیرے جزو جزو نے جب سے کہ عدم سے موجود ہوا ہو کتنی ہی شادیان
بلکھی ہین اور کتنے ہی غم اس سبب سے ہو کہ کوئی جزو بے لذت کے نہیں پیدا ہوتا ہو ابتدا ہر ایک کی
ت سے ہو بلکہ اگر کچھ بھی نہ تو وہ جزوی لاغر و ضعیف ہو جائے ہاں یہ ضرور ہو کہ جزو تو رہتا ہو اور وہ
فی بھول جاتی ہو یا وہ نہیں رہتی بلکہ وہ بھی یاد سے نہیں گئی اس پنج حواس اور نفیٹ اخضا سے چھپ گئی
یہ تابستان کہ آئین پنہ پیدا ہوتی ہو پھر پنہ تو رہ جاتی ہو اور تابستان یا زمین رہتا یا جیسے سج کہ فشتا
پیدا ہوتا ہو اب وہ فشتا تو چھپ گیا اور سج ہمارے پاس موجود ہو اور نشان اُن سختیوں کا جو زمان
باری میں اٹھائے ہین اور تیرا د کا رصیف کا جہین ہر قسم کے میوے ہوتے ہین بسبب میوے کے
ہذا ہر جزو تیرے تن کا ایسا تیرے تن میں انکی نسبت کی حر و نقا کرتا ہو مثلاً کوئی عورت جسکے بیس
ند ہوں تو ہر ایک اپنے حال خوش کی نقل و حکایت جدا کر لگا دیکھو گل کو کہ بدوینستی اور بغیر لاغ کے
ن ہوتا اور باغ کی مستی و لاغ بہار اسی سے مست ہو کے زائید ہوتا ہو کہ کوئی درخت حامل ہین
مادہ گل و میوہ سے بھرے ہوئے کوئی بچے گو دین لیے ہوئے ہین اور یہ وہ جنہیں میوے لگے
بھول کھلے ہین بس یہی دلیل عشقنازی بہار کی ہو ہر درخت اس سے ایسا ہوتا ہو جیسے بچے سشیخار
عال میں اور جیسے مریم حامل شاہ نہان سے کہ وہ روح القدس تھے اور یہ نہان شاہ نہان بہا ہر جس سے
اکایہ حال ہو آئیے ہی آپ میں ایک آگ اگرچہ پوشیدہ ہو مگر لاکھوں کفت اسپر جوش کیے ہوئے
آب اگرچہ دریا بہت ہی چھپا چھپا کے اسپر پور تانڈھتا ہو لیکن کفت کب چھپنے دیتا ہو وہ نود سون
ون کے اشارے سے تبار ہا ہو اور ظاہر کرتا ہو بس ایسے ہی اجزا مستان وصال کے حامل ہین حال
کی صورتوں سے اور وہ صورتیں حال کی ایسی باجمال کہ جھکے دیکھنے سے دیکھنے والوں کے حیرت سے
پھیلے رہ گئے اور آنکھیں ان نقشوں کو دیکھ کے غائب ہو گئیں کہ اب اور کو دیکھتی ہی نہیں اور وہ نہ دیکھنے
کہ وہ موالید حالیہ اُن چار پائے عناصر ربیعہ کی ماہ سے نہیں ہین یعنی اُن سے پیدا نہیں ہین بلکہ زوری
م انکی البصار کے منظور نہیں ہین اور اُنکے البصار سے غائب ہین قولہ کہ اُن موالید از بخلی زادہ اندہ
مستور پردہ سادہ اندہ زادہ غفیم و حقیقت زادہ نیست + این عبارت جز پے ارشاد نیست + ہین
مشتا تلوید شاہ قمل + بلبلے مفروش با این جنس گل + این گل گویا ست پر جوش و خروش + بلبلہ
زبان کن باش گوش + ہر دو کون تمثال پاکیزہ شمال + شاہد عدلند بر سر وصال + ہر دو کون سر
نار تھنے + شاہد احیا و حشر مٹنے + ہر دو کون کاندہ متوز مستجد + ہر دو ماضی از مستان سیکند + ذکر آن

اریاح سرد نہ میرے اندر ان ایام و ازمان عسیر + باچو آن سیوہ کہ در وقت نشا + میکند افسانہ لطیف صبا + قصہ
 دور تبہماے شمس + فان عروسان چین رالس ولس + خاک رفت و ماند جزوت یادگار + یا از واپس
 یا خود یاد آ + چون فروگیر وقت گر جیتی + ز اندم نو میدکن و اجیتی گفتیش اے غصہ مشکو بحال + راتبہ
 انما ہمارا زمان کمال + ہر دم گرنے بہار و خریست + ہچو چاش گل تخت انبار حسیت + چاش گل تن
 فکر تو ہچون گلاب + منکر گل شد گلاب اینست عجب + انکے خوابان کفران کہ دروغ + برنی خوابان بیار اہم
 منج + آن بجا و کفر قانون کسیت + دان سپاس و شکر نہاج نبیت + باکے خوابان تنکھا چہ کرد +
 باہنی رویان تنکھا چہ کرد + در عمارتھا گانید و غفور + در خرابیاست گنج غرور + گر بودی این بزرغ اندر
 خسوف + گم نہ کردی راہ چندین فیلسوف + زیر کان و موشکا فانی وہی + دیدہ بخرطوم دایع الہی + اللغات
 مستجد ماخوذ ہو جدید سے تعمیر سخت لیس چھونا ہاتھ سے یا کسی عضو سے طس ناپید کرنا اور صطلح صوفیہ
 میں چلا جانا رسوم و عادات کا بالکل یہ صفات خدا تعالیٰ میں اور آہستہ آہستہ منتہاے مرتبہ کو پہنچنا
 چاش خرمن از کاہ پاک کردہ کچی لکات عربی و باے فارسی میمون تنسک بر وزن تنسک خدا پرستی غفور
 سگ گزندہ بزرغ فروغما دہی رنگی المعنی وہ موالید جوان عناصر سے جدا ہیں تجلی سے پیدا ہیں اسی سے
 وہ پردہ سادہ کے مستور ہیں کہ ان چاروں کا نقش و نگار اس پردہ میں نہیں ہو مولا نا فرماتے ہیں اُنکو
 راہہ کہا اور بحقیقہ وہ راہہ نہیں بس یہ ہمارا راہہ کنا صرف بیان و رہنمائی کی واسطے ہو کہ آخر کچھ تو کہیں آتے
 کہتے ہیں کہ خبردار خاموش ہو جا جیتک شاہ جھکو نہ کے کہ قل یعنی کہ تب تک خاموش رہی رہ تو ایسے گل کے
 ساتھ بلبل پن ست جتا اے شور و نشان یہ گل خود گو یا پر جوش و خروش ہو تو اے بلبل زبان کو ترک کر
 اے گویا ست بن کان بن اور اُسکے جوش و خروش کو سن اپ دوسری بات ہو کہ یہ دونوں جان کہ
 ایک صورت پاکیزہ پیکر ہیں دو گواہ عادل ہیں بھید وصال پر کہ ضرور اُس سے وصال ہو گا پھر زمانے میں
 کہ یہ دونوں ایک سرطیف اپندیرہ ہیں اور گواہ زندہ کرنے اور اُنکے جج کرنے کے جو گذر گئے ہیں جیسے
 کہ شدت گرامین ہر وقت نیا نیا قصہ رستان کا کرتا ہو اور اُسکو یاد دلاتا ہو اور تو اُن ٹھنڈی ٹھنڈی
 ہواؤں نہ میرے کاجو اُن ایام و سخت زمانوں میں چلتے ہیں کرتا ہو یا مثل اُن آدمیوں کے کہ شناسین قصہ
 لطیف صبا کہتے ہیں کہ صبا ہمسے ایسی بلطف پیش آئی جس سے ہم بڑھے اور بالیدہ ہوئے اور قصہ
 اور قیسون آفتاب کا کہ اُسکے طلوع سے یہ فیض پایا اور لیس ولس اسکا نسبت عروسن چین کے لئے
 اُنکو مس کرنا اور چھونا اور ابتدا سے انتہا رتبہ کو پہنچا دینا جو خامی کجی ہو جو وقت کو غم جھکو گیرے اُسوقت
 اگر تو مٹو نہ مٹا اور جیتو نہ تا تو اُسدم نو میدکن سے چھوٹ جاتا اُس غم سے کہتا کہ اے غم منکر ماں کے

کیسے کیسے کمال کے ساتھ اسکے انعاموں سے تو نے رات بے پائے میں جھگو تو ہر دم بہار و خرمی ہی رہی اگر نہیں ہی
تو تیرا تن انبار گل کی طرح تازہ و شاداب کیون ہو تن تیرا ایسا ہو جیسے انبار گل اور فکر تیری مثل گلاب کہ اُسی
گل کا عرق ہو پھر منکر گل کا ہوتا ہو یہ تجھے بڑے تعجب کی بات ہو جو لوگ کہ بندگی عادت رکھتے ہیں
لوہ کفران کے باشندہ اُن سے دریغ و افسوس کر لینے کنارہ کر اور جو بنی خوہن ان پر محبت کا بادل برساجو
مہارت نہایت محبت سے ہو عادت و قاعدہ کپی کا کیا ہو لجاجت و کفر اور راہ بنی کی کیا ہو شک و سپاس
ڈننے دیکھا نہیں کپی خوہن کے ساتھ تہتک و رسوائی لے کیا کیا اور بنی رویوں کے ساتھ خدا پرستی لے کیا کیا
و ب جانے آبادیوں میں کتے ہیں اور کتے بھی پرانے گزندے اور خرابیوں میں خزانے ہیں اور روشنی
نور آبادیسی مراد ظاہر آراستہ پیراستہ ہونا خرابی سے عبارت ظاہر خراب خستہ ہونا اور اگر یہ فرغ و شہدیان
سوت میں نہوتین تو سیکڑوں فیلسوف جو گمراہ ہوئے کیون ہوتے ظاہر کی خواری خرابی انکی جو پتھر لہر خسوف
فی دیکھ لی اور ستر جانا اُسی سبب سے جو بڑے زیرک و موشگاف تھے زیر کی کے سبب سے اپنے بڑے
بڑے ناکوچ و چوٹل خرطوم کے پھٹن دلغ ابلی کے دیکھے

قصہ فقیر روزی طلب بے کسب کا اور قبول ہونا دعا کا

الحان کیے بیچارہ مفلس زور و کور بیچارے ہزاران نغم خورد و لایہ کردی در نماز و در دعا کاے خداوند
سباں رعا بے زجہ بے آفریدے مرما بے فن من روزیم وہ زمین سرا + بیخ گوہر و ادیم در درج سر و بیخ
س دیگرے ہم مستقر لایعدا ین داد و لایحیے ز تو + من کلیم از بیانش شرم رو + چونکہ در خلاقیم تنہا توئی + کار
اقیم ہم کن مستوی + ساہا ز داین دعا بسیار شد + عاقبت زاری او بر کار شد + ہچو آن شخصے کہ روزی حلال +
غدا میخواست بے کسب کلال + گاؤ و روش سعادت عاقبت + دور داد و دلہ نے معدلت + آن یتیم نر ز ہوا
و ہم زمینان اجابت کو رلود + گاہ بطن میشدی اندر دعا + اپنے تاخیر و پاداش جزا + بازار جاسے
اوند کریم + در دلش بشار گشتی و زعیم + چون خدی نو مید و جہد و کلال + از جناب حق پختیدی کہ تعال +
ضست و رافع ست این کردگار + بے زمین دو بر نیاید ہچکار + خفص ارضی بین و رافع آسمان + بے زمین
مست دورانش الفلان خفص و رافع این زمین نوعدگر + نیم سالے خشک نیے سہو تر + خفص رافع روزگار
بے + نوعدگر نیم روز و نیم شب + خفص و رافع این مزاج متعرج + گاہ صحت گاہ رنجور + مضج + اللغات
بکسر گاہ گو سفند و گاہ و گلیل + سست و گنگ و خیرہ کلال + ماندگی اعتنا و خیرگی و کندی یتیم مشتاق
رومندار جا امید و لانا بشار بشارت دہندہ زعیم کفیل و وکیل و ضامن تعال + بیا خافض فرو اندازندہ
مع بلند کنندہ مضج بانگ و نالہ کشندہ المعنی ایک بیچارہ مفلس و کھ کا مارا بیخیری و تہیدستی

سے ہزاروں زخم خوردہ دعا و نماز میں خوشامد و نزاری کیا کرتا تھا کہ اے خداوند اس گلہ مخلوق کے اور نگہبان
 تو نے مجھ کو بے میری کوشش کے پیدا کیا اب بدوں میرے فن و ہنر کے اس دنیا سے روزی بھی مجھ کو دے
 پتی و ہر توانا ہر تو نے میرے سر کے ڈبہ میں رکھے کہ وہ بیخ حواس ظاہری ہیں باقرہ سامعہ شامہ ذائقہ لاسرہ
 در پیچ باطنی مجھ کو دیے کہ وہ جس مشترک اور حلقہ اور مدار کہ اور متصرف اور خیال ہو کہ یہ داد و عطا تیری گنتی
 و در تیرے میں نہیں آتی جسکے بیان سے میں خیر و گنگ ہو رہا ہوں اور شرماتا ہوں مگر جو کہ میری خلاقیت میں نہاں ہے
 ہوئی شریک نہیں تو میری رزاقی کا کام بھی تو ہی راست درست کر دے انقصہ برسوں اس قسم کی دعاؤں سے
 ہمت کی آخر نزاری سبکی کا گر ہوئی مثل اس شخص کے کہ بے کسب و کلال کے روزی حلال خدا تعالیٰ سے
 مجھ کو ہاتھ آئے ان کے واسطے سعادت لائی اور یہ کیفیت زمانہ حضرت داؤد لدنی معدلت میں گذری ہو کہ
 اندر اسکا گئے دختر میں مذکور ہوا لدنی معدلت یہ کہ علم لدنی سے انکی معدلت تھی اس درو مند نے بھی بڑی
 زاریاں کیں اور میدان اجابت سے گیند بھی لیکھا کبھی بسبب تاخیر یہ کہ اور جزا کے دعا کرنے میں بدگمان بھی
 ہو جاتا تھا چچ خداوند کریم اسکو امید دلاتا تھا اور اس کے دل میں خوشخبری ڈالنے کفیل و وکیل ہوتا تھا جب یہ ہمد
 کہ میں نا امید ہو جاتا تھا تو جناب حق سے تعالٰیٰ سناتا تھا کہ آنا امیدت ہو اب مقولے اُنکے ہیں کہ یہ کردگار خدا
 بھی جو بیخ فرواندا زندہ اور رافع بھی اے پروانندہ اور بدوں ان دونوں کے کوئی کام نہیں نکلتا اور زمین
 خفض کو دیکھ اور آسمان کی رفع کو اے فلان کہ بدوں اندونوں کے گردش اُنکی نہیں ہو زمین کا خفض و رفع
 دوسری قسم کا ہو کہ سال بھر میں نصف خشک اور نصف سبز و تر اور خفض و رفع زمانہ باکرب کا اور قسم کا
 نصف روز اور نصف شب کہ اول میں تر رفع ہو اور آخر میں تنزل اور جو رفع اور تنزل ستاروں سے مراد ہوتا
 خفض و رفع جو مزاج متخرج ہیں کبھی صحت اور کبھی رنجوری جسمیں ہانگ و مالہ ہوتا ہو قوت پھینچین دان جملہ احوال
 جان و خط و نصب و جنگ و صلح و افتان + این جان با این دو پراندر ہو است + زمین دو جانہا موطن
 خوف و رجا است + تاجان رزان بود مانند برگ + زرشمال دور سموم لوبث و مرگ + تاخم گیرنگی عیسے ماہی
 ترخ خم صدر رنگ را + کان جان همچون نمکزار آمدہ است + ہرچہ آنجا رفت بے تلوین شدہ است + بد
 کہ خاک این خلق رنگ را + میکند گیرنگ اندر گور ہا + این نمکزار جسم ظاہر است + خود نمکزار مع
 دیگر است + این نمکزار معانی معنویت + از ازل آن تا ابداندر نویسیت + این نوی را کنگی خدش بود
 وان نوی بے خند و دست و عدو + آنچنان کہ نور روے مصطفیٰ + صد ہزاران نوع ظلت خد ضیا +
 ہو و دوشترک و ترساہ + جملگی گیرنگ خد زمان الپ الغ + صد ہزاران سایہ کوتاہ و دراز + شد کیے در نو
 آن نور شید باز + نے درازی ماندنے کوتاہ نہین + گوئی گوئی سایہ درخور شید رہن + لیک گیرنگی کہ اندر شتر

برہد و برنیک کشف و ظاہرست، کہ معانی آنجہاں صورت شود، نقشہا اندر نور خصلت شود، کرد و اندک فکر
نقش نامہا، این بطانہ روئے کار جامہا، اینہم سرہا مثال گا و میں، دوک لفظ اندر ملل باریک ریس
نوبت صدر نگہبست و صدر دے، عالم یک رنگ کے گرد و جلی، اللغات خصب بالکفر فراخ عیشی و بسیاری
لیاہ افتنان فتنہ میں پڑنا الپ اللع و لیر و بزرگ بطانہ کبیرا ستر قبا و غیرہ و اندرون شکم و سینہ و ارادہ باطن
و دوست دلی میں مرض برص باریک ریسیدن بغور تمام دار سیدن اور تھوڑا تھوڑا بخوبی انجام دینا
المعنی یعنی ایسے ہی سارے جہان کا حال جان لے کیا قحط و خوش عیشی اور کیا جنگ و صلح اور کیا
افتنان یعنی فتنہ میں پڑنا بس یہ انھیں دونوں پروں سے جو باہم خلافت ہیں یہ جہان اڑ رہا ہو اور پھر
دونوں سے جالوں میں خوف ورجا پیدا ہو اور مطلب اس سے یہ ہو کہ جہان پتہ کی طرح لڑتا کانپتا رہے
لہ اگر مثال یعنی ہوا بہار کی ہو تو سموم بھی ہو سموم ہوا زہری اور پیدا بھی ہوتا ہو اور مرنے بھی ہو جب تک کہ
غم یک رنگی ہمارے عیسے کا جو خدا تعالیٰ ہوا ہمارا زندہ کرنے والا سیکڑوں رنگ والے غم کے زرخ کو
نہ توڑ دے کسو اسطے کہ وہ جہان ایک نمکزار ہو جو کوئی وہاں گیا رنگوں سے چھوٹ کے یک رنگ ہو گیا اگر تھکا
اسمیں شک ہو تو خاک ہی کو دیکھ لے کیسے مخلوق رنگارنگ کو جب قبروں میں جاتے ہیں تو یک رنگ کر دیتی
ہو یہ قبرین تو نمکزار ظاہری جسموں کی ہیں اور نمکزار معانی کا دوسرا ہو اور یہ نمکزار معانی کا معنوی ہو
ہ ازل سے ابد تک تاریکی اور نویں میں ہو اسکو کنگلی نہیں یہ نویں دنیا کی ہو کہ جسکی ضد کنگلی ہو اور وہ نویں ایسی
بسکی نہ ضد نہ نہ شمار اور گنتی جیسے کہ نور روئے مبارک مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے لاکھوں قسم کی
لمتین نور وضیا ہوئیں اور وہ یہ کہ جو دوسرا و تر سا و مرغ سب ان دیر بزرگ سے یک رنگ ہو گئے لاکھوں سائے
چوٹے بڑے اُس نور شید کے نور میں ایک ہو گئے نہ کسی کی درازی رہی نہ کوتاہی نہ چوڑائی نہ قسم قسم کے
بقعے سائے تھے سب نور شید میں رہن ہو گئے لیکن وہ یک رنگی جو حشر میں ہوگی نیک و بد دونوں کچل پٹا
در ظاہر ہو کہ جو معانی یعنی پوشیدہ باتیں ہیں اُس جہان میں سبکی صورت ہو جائیگی اور وہ سب نقش
نبی خصلت کے موافق ہو جائیں گے یعنی اسوقت میں فکرین نقش ناموں کی ہو جائیں گی یعنی سبکی صورت ہو جائیگی
جیسی فکر بیان کی ہو بد یا نیک سب کی ایسی ہی صورت ہوگی بالفعل تو یہ ایسا نہ ہو اے پوشیدہ جیسے
باکا اتر اور سینہ کی بات پھر یہ نقش روکار جامہ ہو جائیں گے اے ظاہر و باہر یہ سب سرشت کبریٰ گاہے
کے ہو گئے جو اپنے لفظ کے تھکے سے باریک باریک مذہبوں میں کات ربے ہیں اور مذہب نکالتے
ہن اور اب تو نوبت صدر رنگی اور صدر دلی کی ہو لہذا انہر عالم یک رنگ کب روشن ہوئے تو لہ نوبت
رنگبست روئے شد نہاں، این شبست و آفتاب اندر رہاں، نوبت گرگ مست یوسف زیر چاہ

گوست قبل رست فرعونست شاہ + تاز رزق بیدریغ خیرہ چند + آن سگانرا حصہ باشند روز چند + در درون بیش
شیران نظر + تا شود امر تالو منتشر + پس برون آیند آتشیران ز برج + بجای بے حق ناید دخل و خرج + جو ہلنا
بگیرد بحر پیش گاہان سلطان روز نحر + روز نحر رستخیز سہناک + مومنان را عید و گاہان را ہلاک + جا
مرغان آبے روز نحر + چھوکت تہاروان بر روی بحر + تاکہ ہر ملک من ہلک عن بینہ + تاکہ نیچو من نجا و بقیۃ
ساکر ہازان جانب سلطان روند + تاکہ زراغان سوے گورستان روند + جیفہ و سرگین خشک و استخوان
نقل زراغان آمدہ است اندر جہان + قند حکمت از کجا باغ از کجا + کرم سرگین از کجا زراغ از کجا +
نیست لائق عز و نفس مروغہ نیست لائق مشک و عود و کون خر + چون غراند ہر زنان را ہیچ دست
کے دہد آنکہ غزائے اکبرست + جز بنا در در تن زن رستے + گشتہ باشد خفیہ بچون مریمے + آن چنان
کا ندر تن مردان زنان + خفیہ اند و مادہ از ضعف جنان + آنچنان صورت شود این مادگی + ہر کہ در مرد
تدیر آما دگی + روز عدل و عدل و داد اندر خورست + کفش زنان پاکلاہ آن سرست + تا بمطلب در رسد
ہر طالبے + تا بخر خود رود ہر غار بے + نیست ہر مطلوب از طالب در بے + خفت تا بش شمس و خفت آب منع
ہست دنیا قبر خانہ کردگار + قبر بن چون قبر کردی اختیار + استخوان و مومے مقبوران نگر + منع قبر انگندہ اند
بجوہر و اللغات رہبان گرد در ہن نخر با الفتح قمر کشتن غر با کسر مرد غافل و نا آموزدہ کار المعنی
باری حمد رنگی و صد دلیلی کی اور باری رنگیوں رو سیاہ کی ہو جس سے رومی سفید و چھپ گئے اب نیما
شب کفر سے ہو روز نہیں ہو اور آفتاب گرد آب بھڑیوں کی باری ہو اور یوسف زیر چاہ ہین اور بار
قبیلوں کی چکا فرعون پادشاہ ہو ایسا برا وقت ہو اس واسطے کہ چند خیرہ بیدریغ کے مکر سے اُن کتون کو بھی
چند روز حصہ لمہائے ابھی شیرائےکے بیشہ میں منتظر بیٹھے ہین کہ کب ہکو حکم تالو منتشر کا ملے یعنی آؤ پھیل جا
بس جہان حکم تالو منتشر کا ملا سب شیر اپنے برج بیشہ سے کل آئینگے اور اسد تعالے حجاب اُنکی آمدنی
خرج کا اٹھائینگے سارے خزانے زمین کے کھل جائینگے اور ذات انسان کی بحر و درونوں کو لے لیگی اور
قربانی و نحر کے روز گاہیں سبل اُنکے سامنے پڑی ہونگی اور وہ روز نحر ایک روز قیامت سہناک ہو کہ مومنوں
کے واسطے عید ہو اور گاہوں کے لیے ہلاک ہو اور اسی روز نحر میں سارے مرغ آبی کشتیوں کے ماتہ
روے بحر پر روان ہونگے مرغ آبی وہ جو قربانی سے معفو ہین تا مصداق اس آیت کا ہو لیملک من ہلک
عن مینۃ تا ہلاک کرے وہ اسکو جسے ہلاک کیا حاجت کسیکو اور یہ عوض بڑے روشن کے ساتھ ہو گا اور نجات پائے
وہ جسے نجات دی اور یقین کیا اسدن کا اور اس واسطے کہ باز اپنے بادشاہ کے پاس جائیں اور زراغ گورستان کی طرح
تا مردار اور گوبر خشک و ہڈیاں جو جہان میں زراغون کے واسطے نقل و گزرک ہو کھائیں بھلا قند حکمت کا

ن اور ناز کمان اور گوبر کے کیڑے کمان اور باغ کمان جو مرد اور جبکہ نفس غافل ہو اسکے لائق عزت
 ہا کمان مشک و عود اور کمان کون خربج عورتوں کو کبھی غزا حاصل ہی نہیں ہوتی تو وہ غزا جو اکبر اور
 حاصل ہو کبھی ایسا ہوا کہ کسی عورت کے تن میں کوئی رستم خفیہ ہوا ہو سوا اور کے جیسے مریم کے تن میں عیسیٰ
 اسلام آئی ہے ہی مرد کے تن میں عورتیں خفیہ ہیں اور مادہ بسبب ضعف جان کے افس جہان میں ایسی ماوگی
 ورت ہو جائیگی جسے کہ اپنی زمان مردی میں آماوگی نہیں دیکھی ہو وہ رستخیز دن عدل و داد کا ہو اور عدل بھی
 لے لائق کفش جو ملک پاکی ہو اس روز گاہ اس مری ہو جسے جسکے ماری ہو تو ہر طالب اپنے مطلب کو پہونچے
 رڈو بنے والا اپنے غم کو جائے کوئی مطلوب کسی طالب سے جدا نہیں ہو اگر تائبش کا طالب ہو تو وہ آفتاب
 ت ہو اور اگر آب کا تو وہ منبع کا جفت ہو گرم و سرد دونوں موجود یہ دنیا قمر خانہ خدا تعالیٰ کا ہو اگر زمین
 قمر کیا ہو تو بھی ضرور قمر دیکھیں گے تو بال و ہڈیاں مقہوروں کی دیکھ کیسے تیغ قمر نے بحر برین ڈالے
 ے ہیں قولہ پر وبال مرغ بین برگرد دام + شرح قمر حق کنندہ بے کلام + مرد و بر جاش خر پستہ نشاند +
 نہ گشت خر پستہ نمائد + ہر کسے راجفت کردہ عدل حق + پیل ملا پیل بق + جنس بق + مونس جمہلیس
 + مونس بوجہل عقبہ و ذوالخمار + کعبہ جبریل و جانہا سدرہ + کعبہ عبد البطن شد سفرہ + قبلہ عارف بود
 مال + قبلہ عقل مفسف شد خیال + قبلہ زاهد بود ویردان بر + قبلہ طامع بود و ہیمن زر + قبلہ مردان حق
 یاب + قبلہ نااہل جہل مردہ ریگ + قبلہ معنی دران صبر و درنگ + قبلہ صورت پرستان نقش سنگ +
 ن نشینان ذوالمنن + قبلہ ظاہر پرستان روئے زن + قبلہ عاشق حق آداسے پس + قبلہ باطل ملیس مست
 + قبلہ فرعون دنیا سرسبز + قبلہ خربندہ چہ بود کون خربچین بر شیر تازہ کہن + دور ملوے رو تو کار خویش
 ن ما از کاس زرین شد عقار + دان سگان را آب تناج از تقار + لائق آنکہ بدو خود ادہ ایم + درخور
 فرستادہ ایم + عاشق نان ساختیم آن خواجہ را + سیر از جان ساختیم این را چہ + زانکہ آنرا عاشق
 ایم + جان این راست جانان کردہ ایم + چون بخوے خوش خوشی و خرمی + پس چرا از خور و خویش
 دگی خوش آیدت چادر بگیر + رستمے خوش آیدت خنجر بگیر + این سخن پایان ندارد آن فقیر گشتہ
 ناب درویشہ عقیر + اللغات بق پیشہ عقبہ بالفتح نام مرد و ذوالخمار نام مرد کاہن و مشعب
 پڑا تا تھا عقار آب و زمین زراعت و متاع و اسباب و خرما بن عقیر نازانیدہ و ناامید
 غ کے پر بازو دیکھ کیسے جال کے گرد پڑے شرح قمر حق کی کر رہے ہیں بیشک اب یہ دام والا
 اسکی جگہ اوچے ٹیلہ پر کر کے اس جگہ اسکو بٹھایا اور جب وہ ٹیلہ پر آتا ہو گیا تو وہ بھی نہ رہا
 حق نے جفت کیا ہو پیل کو پیل کے ساتھ چھو کو چھو کے ساتھ مونس حضرت احمد کی مجلس میں

چو یار ہوتے تھے اور اچھل کے سوس عقبہ اور ذوالخمار تھے کعبہ جبریل اور جانو کا سدرہ ہو کعبہ نبدہ شکم کا
سفر و کعبہ عارف کا نور وصال اور قبلہ عقل کا مفسر کا خیال قبلہ زاہد کا ہو یردان نیکو کار اور قبلہ لالچون کا
ہیمن زور کی جو مدح کے ہیں اہکا قبلہ اعمال نیک ہیں اور ناہلون کا قبلہ ہبل مردہ ریگ اے ناچر و حقیقہ
معنی و انوکھا قبایہ صبر و درنگ ہو صورت پرستو کا قبلہ نقش سنگ باطن نشینو کا قبلہ ذوالمنن ہو ظاہر پرستون کا قبلہ
روسے زن قبلہ عاشق کا حق ہو اے پیر اور قبلہ باطل کا البیس ہو اے پدر قبلہ فرعون کا دنیا سر بسر اور قبلہ
خونبدہ کا کیا ہو کون خرایسے ہی نئے پرانے سکو گئے جا اور اس سے طول ہوتا ہو تو جا اپنا کام کر ہمارا رزق
احد تبارے نے کا سہ زرین متاع سے کیا ہو اور کتو کا دھوون آتش کا تنار سے اور فرمایا جو جسکے لائق ہو
وہ ہنسنے اُسکو دیا ہو اور اُسکے لائق اُسکا رزق بھیجا ہو ایک خواجہ کو تو بہتے عاشق نان کا کیا ہو اور ایک کو جان سے
سیر کیا اور یہ کیوں ایسا کیا ہو اُس سبب سے کہ اُسکو عاشق نان کا کر دیا کہ روٹی پر مرتا ہو اور اُسکی
جان کو مست جانان کا کیا کہ یہ اسپرندا ہو بس ہر گاہ کہ خوے خوش میں خوشی و خرمی ہو پھر کیوں اپنی
خورش اور خوے خوش سے بھاگتا ہو اگر تجھکو مادہ پن خوش آئے تو چادر لے اور رستی چھٹی علم
ہو تو خیر کباب اس سخن کی تو کچھ انتہا نہیں ہو کہا نک کہوں اور وہ فقیر تاب درویشی سے نا امید
ہو رہا ہو اُسکا بیان کردن

خواب دیکھنا فقیر کا اور نشان دینا ہاتھ کا اُسکو ساتھ گنجنامہ کے

قولہ دیدن خواب ادب ہے خواب کو واقعہ بخواب و صوفی راست خواب ہاتھ لٹکتش کہ اے دیدہ تعب و رقت
از پیش و راقان طلب ہخفیہ نان و راق کت ہمسایہ است سوے کاغذ پارہاش آو تو دست و رقت
خمشکش چنان گلش خنیں پس بخوان آنرا بجلوت اے خزین چون بزدی آن زور اقا اے سپر پس بول
روز انہی شور و غمر تو بخوان آنرا بخود در خلوتے ہیں مجبور خواندن آنرا شرکتے و رشود آن فاشش ہیں
تکلیف مشہد کو نیا بد غیر تو زبان نیجو و رشود آن دیرین زہار تو و در خود کن و مبدم لا تقنطوا این گفت
دوست خود انمردہ در بردل اوزد کہ رو رحمت بہر چون بخویش آ مدز غیبت آن بخوان می نگنجد از فرح اندہ
زہرہ او بروریدے از قلع و مرغودی عنون رفق و لطف حق یک فرح آن کرد پس ہنصہ حجاب و گوشل
بشنید از آنحضرت خطاب یک فرح آن کہ سوال آمد خلاص و خواہش حاصل شدن آن گنج خاص
از جب چون سمعش در گذشت شد سرفراز و زگردون برگذشت کے بود کان جس شمشیر زرا اعتبار و زرا
حجاب غیب ہم یاد گذارہ چون گذارہ شد خواش از حجاب پس پیایے گردوش دید و خطاب اللغات
واقعہ خواب و جنگ و حادثہ و حال و راق کاغذ ہرندہ قلع بقراری و بے آرامی المعنی فرماتے ہیں اُس فقیر

رات خواب میں دیکھا پھر فرماتے ہیں وہ خواب ہی کمان تھے ایک حال پنجاب تھا اور یہ صوفی بھی رہتے
ایک ہاتھ نے اُس سے کہا کہ اے تعب دیدہ تو ایک رقعہ دراقون سے ڈھونڈھ اور وہ دراق جو تیرا ہمسایہ
ہے چھپا کر اُسکے جو کاغذ پارے ہیں انہیں ہاتھ ڈال ایک رقعہ اُنہیں ایسی شکل اور ایسے رنگ کا ہو اُسکو
ہرین تہائی میں لیجا کے پڑھا اور جب تو اسے پڑھ رہا تو اُس سے چراے تو اُسکو شور و شر کی انہوی سے
لیجا اور تو آپ ہی اُسکو خلوت میں بلا شرکت کسی غیر کے پڑھ اور اگر ناش ہو جائے تو کچھ غم مت کر
کہ اُسین سے تیرے سوا کوئی نہج بھی نہیں پایگا اور اگر اُسین دیر ہو تب بھی خبردار ہو تو دم بدم اپنا ورد
طہری رکھنا بس ہاتھ نے یہ کہنے اپنا ہاتھ اُسکے دل پر مارا اور کہا جا رحمت خدا کی حاصل کر جب وہ
غیبت سے اپنے آپ میں آیا تو مارے خوشی کے جہان میں نہیں سماتا تھا ایسا کہ اگر نرمی و لطف
کی مدد نہ کرتا تو کلیجہ اُسکا خوشی کی بیقاری سے پھٹ جاتا ایک خوشی تو یہ تھی کہ نو سو پردوں کے پیچھے
جو ماد کثرت سے ہو اُسکے کانوں نے اُس حضرت پاک سے خطاب سنا ایک خوشی یہ کہ سوال کے
نہ ہوا اسلئے کہ وہ گنج خاص اُسکو حاصل ہو گا اب اس خیال سے کہ جب اُسکے سمع کی حس جابون سے
نہا اور سرفراز ہو کے گردن سے بڑھکئی تو کب ایسا ہو کہ حس چشم کی بھی حجاب غیب سے گذر جائے اور
خطاب حاصل ہو اور رویت بھی حاصل ہو اس واسطے کہ جہاں جسکے حواس حجاب سے پار ہوئے
سکے لیے پیارے دیدار اور خطاب ہو قولہ چون سپاہ رنگ پتہاں شد ز روم + تیغ زو خورشید و پیداشد
ایک فرج آن کہ نشد ریش دعا + عاقبت آمد اجابت مرورا + جانب دکان و راق آمد اوہ دست
و مشتق از سوسو + پیش چشمش آمد آن مکتوب زود + باعلامتیکہ ہاتھ گفتہ بود + در بغل زو گفت
یرواد + این زمان وامیر سم اے اوستاد + رفت کنبے خلوتے آنرا بخواند + وز تحیر والہ و حیران بساند +
سان گنجا مہ بے بہا + چون فتادہ ماند اندر عشق + باز اندر خاطرش این فکر حبت + گر پے ہر چیز نیردان
ست + کے گذار دحافظ اندر اکتشاف + کہ کسے چیزے رہا یاد از گزاف + گر بیابان پر شود زو ر و فقود +
سے حق جوے نتوان رلود + ورنجوانی صد صحف بے سکتہ + بے قدر یاد ت ماند نکتہ + ورنہی خدمت
ایک کتیب + علمہاے نادہ یابی ز حیب + شد ز حیب آن کف موسے ضوفشان + کان فزون آمد
مان + کانچ می جتی ز چرخ بانیب + سر بر آوردہ است اے موسے ز حیب + تابدانی کا سنا ہماے
ست عکس مدرکات آدمی + نے کہ اول دست یردان مجید + اردو عالم پیشتر عقل آفرید + این سخن
بالست بس + کہ نباشد محرم عنقا ملس + باز سوے قصہ باز آئی + سپر قصہ گنج و فقیر آدر بسر + اللغات
+ پناہ بکونا سکتہ قرآن پڑھنے میں رکھنا الملعنی از دم تجلیات اکہ رنگ حجابات خورشید مراد ذات

انہی اپنی جب تحلیات انہی سے حجابات دور ہوئے بس خورشید نے ظہور کیا اور علم پیدا ہوئے ایک خوشی ہو گئی
یہ بھی میری دعا و ننواتی آخر اسکو قبول حاصل ہوئی بس وہ فقیر اس وراق کی دکان پر آیا اور ادھر ادھر
ہر طرف اس مشقی کا غنہ و نین ہاتھ ڈال فوراً وہ نوشتہ اسکی نظر پڑا انھیں علامتوں کے ساتھ جو ہاتھ
لے بتائی تھیں بس اسکو بغل میں مار کے کہا اے اُستاد خدا خیر کرے تو ابھی بھوڑی دیر میں آتا ہوں
من بعد تنہائی میں جو اسکو لیجا کے پڑھا تو حیرت کے مارے دیوانہ ہو گیا اور حیران رہا کہ ایسا گنجنامہ
بے بہا کیسے ان مشقوں میں پڑا رہا پھر اس کے دل میں گذر کہ ہر چیز کا خدا تعالیٰ حافظ ہو کیسے کوئی لے سکتا
مثلاً ہر چیز اس حافظ کی پناہ میں ہو وہ اپنی پناہ میں کب کیسے چھوڑے گا کہ آسمان سے کوئی کچھ لیجائے کہ اگر
اتمام بیابان زر و نقود سے بھر جائے تو بے مرضی حق تعالیٰ کے کوئی آسمان سے کچھ نہیں لیجا سکتا ایسے ہی
اگر تو سیکڑوں صحیفے فر فر پڑے اور کہیں زر کے اگر قدر بچا ہے تو ایک نکتہ بھی ٹھیکو یاد نہ رہے اور جو بندگی و خدمت
کرے اور ایک ہی کتاب پڑے تو نادار و نادار علم اپنی حبیب فکر سے حاصل کرے دیکھ تو اسی حبیب سے
کف موسے کی ضو نشان ہوئی کہ بغل میں دبا کے نکالتے تھے تو ماہ آسمان سے بھی زیادہ روشن ہوتی تھی
چرخ یا نہیب سے ڈھونڈتے وہ موسے کی حبیب سے سرکاتا تھا تو اس بات کو تو جانے کہ یہ آسمان بلند آدم
کے درکات کے عکس ہیں اصل اسکی درکات ہیں کیا یہ بات نہیں ہو کہ اللہ مجید نے اپنے دست قدرت
سے قبل دو جان کے عقل کو پیدا کیا پھر کیسے عقل اصل نہوا ل حاصل خواہ ظاہر خواہ پوشیدہ اصلی بات یہی ہو
حقا کے راز کس نہیں جان سکتے آپ فرماتے ہیں کہ پھر قصہ کی طرف لوٹا اور اے پسریان گنج و نعم
تمام کو پہونچا

تمامی قصہ فقیر

قبولہ اندران رقعہ نوشتہ بود این + کہ بردن شہر گنج دان و دین + آن فلان قبہ کہ دروئے مشہد است
پشت اور شہر و در فدر دست + پشت کن در قبر رود قبلہ آر + دانگمان از قوس تیرے درگذاڑ چو
نگندی تیر از قوس اے سعاد + بر کن آن موضع کہ تیرت او فتاد + پس گمانے سخت اور دان فتاد + تیر پڑا
در صحن قضا + پس کلند آو و سبیل او شاد و شاد + کند آن موضع کہ آن تیر او فتاد + کند شہد ہم او ہم سبیل و
خود ندید از گنج نہمانے اثر چمنین ہر روز تیر انداختے + لیک جائے گنج می نشناختے + چونکہ این را پیش
کرد او بردوام + فنجی افتاد اندر خاص و عام + ہر کسے در گفتگوئے او فتاد + کاین چمن بازی بنا شد و نہ
ہر کسے در گفتگوئے فاسدے + ہر طرف بر خاستہ یک حاسدے اللغات قد قد بفتح ہر دو
اصحار و زمین ہوا و فنج و فنج بہر دویم عربی وہ بات جو افواہ عام میں پڑے اور بطور اتفاق کے آپس میں ہو

یابن کرین تمام بنیاد و خلقت المعنی اس رقعہ میں یہ لکھا تھا کہ شہر کے باہر ایک خزانہ مدفون ہے اور وہ فلان
 قبکہ میں مشہور ہو پست اسکی شہر کی طرف اور رو اسکا جنگل کیجا نب ہر وہاں جاقہ کی طرف پست کر اور
 تہذیب و تہذیب کے پھر ایک تیر کمان سے چھوڑ دو وہاں تیر تیر اگر ہر اسکا کو کھو دہندہ جو ان ایک کمان
 سخت لایا اور اس میں فصا میں تیرا چھ خوش خوش بچا وڑہ کسی لایا جہاں تیر گرا تھا اسکا کو کھو دہ
 یہاں تک کہ اب بھی سست ہو گیا اور بچا وڑہ کسی بھی کنگھی مگر گنج پناہنے کچھ اثر نہ پایا تیس ایسے ہی ہر روز
 تیر بھینکتا تھا لیکن خزانہ کی جگہ بچاں میں نہیں آتی تھی جب اسے اسکو روز کا اپنا پیشہ کر لیا کہ تیر بھینکتا اور
 کھودنا تو خاص و عام میں کھسکھس پڑ گئی ہر کوئی کہنے لگا کہ اسکی کوئی وجہ ہو کھیل کیسے کہا جائے انہی وقت
 کا کھیل کسی خلقت و بنیاد میں ہر تیس ہر کوئی فاسد باتیں کرنے لگا اور ہر طرف سے حاسد اٹھے

فاش ہونا خبر گنجنامہ کی اور سننا پادشاہ کا اور کھینا اس سے

قول میں خبر کر دند سلطان الزین + آن گروہ سے کش بد عدا در کین + عرضہ کردند آن سخن را زیر دست + کان
 خزانے گنجنامہ یافتہ است چون شنیدان شخص کان تا شد رسید + جز کہ تسلیم و رضا چارہ ندید + پیش آن کا شکوہ
 بنیزان قباد + رقعہ را آورہ پیش او نہاد + گفت تا این رقعہ را یا بیدہ ام + گنج نے در رخ بجد دیدہ ام +
 خود نشد کچھ آن گنج آشکار + ایک پیچیدم بے مانند مار + رفت لمبے تا چہ نیم حکام کہ زبان و سودا میں
 بر من حرام ہو کہ تخت بر کند زین کان غطا + اسے شہر فیروز جنگ در کشا + مدت ششماہ و افزون پادشاہ +
 تیر می انداخت بر میکند چاہ + ہر کجا سختہ کمانی بود چست + تیر می انداخت ہر سو گنج جست + غیر نشویش و غم و
 طامات نے + ہر عفتا تام فاش و ذات نے + چونکہ تعویق آمد اندر عرض و طول + شاہ شد دل یلزلان گنج
 و ملول + جلا صحران گران شد چاہ کند + می ندید از گنج او جز ریشخند + اللغات زیر دست مغلوب و مغنی
 طامات لاف و گداز صوفیان در انظار کشت و کرامات خود تعویق منع ساختن و بازداشتن المعنی بعد اسکے
 پادشاہ کو اس معاملہ سے آن لوگوں نے جو اس گھات میں تھے خبر کی چنانچہ جو زیر دست پادشاہ کے تھے
 حاجب وغیرہ انھوں نے عرض کی کہ فلان شخص نے ایک گنجنامہ پایا ہر جب اس شخص نے سنا کہ پادشاہ
 تک اسکی خبر ہو چکی تھی سو اسے تسلیم و رضا کے اسکو پھر نہ بن پڑا اور قبل اس سے کہ پادشاہ کچھ نشدہ و عذاب
 اسپر کرے رقعہ لاکے پادشاہ کے سامنے رکھ دیا اور کہا جیسے اس رقعہ کو میں نے پایا ہے خزانہ تو نہیں مگر گنج
 بجا اٹھا یا خزانہ تو کین ایک جو بھی نہیں معلوم ہوا مگر میں نے مار کی طرح پیچا بہت کھلے ایک مہینہ ہوا جسے
 میں ایسا حکام ہوں کہ زبان و سودا کے دونوں مچھ حرام ہیں شاید تیرا ہی نصیب اسے پادشاہ فیروز جنگ
 قلعہ کشا اس کان کا پردہ کھولے جس چھ مہینے سے زلزلہ پادشاہ بھی تیر بھینکتا کیا اور کنوین کھودتا رہا

اور درخت کن جیت لائے کہ وہ تیر پھینکتے رہے اور خزانہ اٹھوڑے رہے سو اسے قنویں و غم اور
 بیونگی کچھ بنایا عفت کا سماں گزرا نام تو مشہور اور ذات اُسکی بے غم و جب اس قنویں نے بہت سا طویل و غم
 کچھ اپادشاہ کا اس گنج سے دل پھر گیا اور طویل ہوا تمام جگہ میں گزرا کر کے بادشاہ نے کنوین کھودے کر
 خزانہ کو سواے اپنے رشتہ کے کہیں نہ لکھا قولہ پس طلب کرد آن فقیر درد مند رخصت را از ختم پیش او فلک
 گفت گیر این رخصت کش آنا رخصت تو بین اولی ترے کت کار رخصت رخصت این کار کے کش بہت کار ہر
 بوز گل گزرد گرد خار تا وقت اہل این ملو گیا + منظر کہ روید از آہن گیا + سخت جانے باید این فن راجو تو
 تو کہ جانی سخت داری این بچہ گریابی ہوت ہرگز طال + در بیابی روترا کردم حلال عقل راہ نا امید
 کرد و عشق باہم کا نظر بہرود + لا بائی عشق باشد نے خود + عقل آن جوید گزراں سودے بردہر گزراں
 گداز گیا + در بلاچن سنگ دیر کیا + سخت روئے کہ نہ لود بیچ پشت + ہر جوئے مادرون خوش گشت +
 پاک بیبار و بخوید مزد او + آنچنانکہ پاک میگردد زہو + میدہ حق رشتہ بیچے + بیبار و باز بیعت فتنے + کہ
 فتوت دادن بیعت ست + پاکبازی خارج از ہر ملت ست + ہر اکملت فضل جوید با خلاص + پاکباز اندر قریب
 خاص + خدا را امتحانے میکنند + نے در سود و زیانے میزنند + المعنی پس بادشاہ نے اس فقیر و
 کو بلا یا اور رخصت سے رخصت اسکے سامنے ڈال دیا کہتا ہے یہ رخصت کہ اسکے کوئی آنا رخصت رسی کے نہیں ہیں
 اسکے لیے تو ہی بہتر ہو کہ تجھ کو کوئی کام نہیں ہو محض بیکار رہو یہ کام اس شخص کا نہیں کہ جسکے واسطے اور کام
 دنیا کے بھی ہیں وہ اگر گل جلتا ہوگا تو جلیانے دیگا مگر خار کے پاس نہیں پھٹکے گا نہایت ہی کم اتفاق پڑتا ہو
 ایسے مایخو لیا والو کو جو منتظر ہیں کہ آہن سے گیارہ جسے گم بھنے معدوم کے ہو اس فن کی واسطے بھی سا کوئی
 جان ہو پس تیری جان جو سخت ہو تو ہی اسکو ڈھونڈھ بھٹکا اگر یہ نہیں بھی ملے گا تو بھٹکا ملال نہیں ہوگا جا تو جا
 با فرض اگر پالیکا تو میں نے تجھ کو حلال کر دیا ہم عقل واسے میں پھر عقل نا امید کی راہ کب چلتی تو
 عشق ہی ہو کہ ایسی طرف خوب دوڑتا ہو لا بائی عشق ہوتا ہو نزد خرد + س شہ کو ڈھونڈھتی ہو جس سے فائدہ
 اٹھائے لا بائی کے یعنی نہیں ڈرتا ہو نہیں گزرتا تن گداز بیجا بلا کے وقت میں ایسا جیسا چلی کے نیچے کا پھر کسکا
 رخصتے کھائے اور جگہ سے نہلے یہ عشق ہی ہے اور یہ عشق وہ سخت رو ہو کہ کسی سے پشت و نہ
 چاہتا اور وہ کہ جسے ہماری نہ کہ واسطے دردن اپنا ہلاک کیا جیسے فرما دیرین کے واسطے جوے شیر لایا
 یہ وہ پاکباز کہ جسے جان پاک خدا سے پامال ہو اسکو پاکبازی ہی میں ہیز و علت کے رکھتا ہو جیسے حق
 جو ہستی بیعت اسکو دیکھا جو یہ اسے فنا اسکو بیعت ہی اسکے حوالہ کر دیتا ہو اور کہتا کہ جو فردی ہی
 کہ بیعت کو بیعت ہی دیدینا کہ اس میں علت لگانا یہ پاکبازی ہر ملت سے خارج ہو اس واسطے کہ ملت

نسل و خلاص کی کہ ہم کو خدا کے سامنے اور وہ فیضیت ہو یا ہماری نجات ہو ساری ریاضت و عبادت
 نظر سے ہوتی ہو مگر یہ لوگ پاکباز ہیں خاص قربان جن کے نہ فضل و خلاص کے نہ دوزخ کا خوف ہے
 بد نہ خدا کا یہ امتحان کرتے ہیں کہ ہم عمل صالح کریں اور دیکھیں کہ بختا ہو یا نہیں نہ کسی نفع نقصان کا
 دروازہ بچائیں نہ دلوں کے پان بیز

دیدینا وہ گنجنامہ یا و شاہ کا فقیر کو کہیم اس سے درگزرے

چونکہ رقعہ گنج پر آشوب را ہشت مسلم داشت آن مکر و ب را ہشت بس این ز خصمان و زمینش و رفت و
 پید در سوداے خویش + یاد کرد او عشق دور اندیش را + کلب لیس خویش + ریش خویش را عشق را
 بیش خود یار نیست + مجرمش در دہ کیے دیار نیست + نیست از عاشق کے دیوانہ تر عقل از سودا
 نیست و کر + زانکہ این دیوانگی عام نیست + طب را ارشاد این احکا م نیست + کر طیبہ را رسد ز بگون
 و دفتر طب را فرو شوید بخون + طب جملہ عقلماند ہوشا دوست + روے جملہ دہران رو پوشا دوست
 + در روے خود آراے عشق کیش + نیست اسے مفتون ترا جز خویش خویش + قبل از دل ساخت
 دعا + لیس لانا انسان الاما سے + بیش ازین کہ باسخے نشیند + بود + سالہا اندر دعا بچیدہ بود + ارجا
 ہائی تنید + از کرم آواز نہان می شنید + چونکہ بے دن رقص میکرد آن علیل + ز اعما دو جو و خلاق
 + سوے اوئی مات و سنے پیک بود + گوش امیدش پر از لبیک بود + بیزبان میگفت امیدش
 + از دلش میرد آن دعوت طلال + آن کہو تر را کہ بام امومت است + تو خوان میرانش کہ پر دہشت
 مات مکر و ب اندوہناک المعنی جبکہ بادشاہ نے اس رقعہ گنج پر آشوب کو اس فقیر اندوہناک
 سے مسلم رکھا کہ یہ تجھے شایان ہوا اور دیدیا تو جس یہ دشمنوں اور اسکے دہگ سے بخت ہو گیا
 ی سودا میں اپنے جا لپٹا اور عشق دور اندیش ہی کو یاد کیا اسلئے کہ کشتا اپنے زخم کو آپ ہی
 نا ہو عشق کا اپنی چسپیدگی میں کہ جس سے یہ پٹنا ہو کوئی مددگار نہیں ہو نہ کوئی نگروا لشہر جبرین
 حرم راز ہو دیوانے دنیا میں بہت ہوتے ہیں مگر عاشق سے زیادہ دیوانہ کوئی نہیں ہوتا عقل اسکی
 ملی سے اندھی بہری ہو کچھ سمجھ ہی نہیں سکتی اس سے کہ یہ دیوانگی عام نہیں ہو ہر کسی کو نہیں ہوتی
 احکا م بیان کر فیکا طب کو حکم ہی نہیں ہو یہ وہ دیوانگی ہو کہ اگر کسی طبیب کو اس قسم کا جنون ہو جا
 مانوں روئے کہ خون سے سارے دفتر طب کے دھوئے تمام عقلوں کی طب اسکی بہوش
 بی ہو اور جو اشیاء کہ دہرین سب کی صورت اسکی رو پوش ہو کہ سوائے مطلوب کے سب سے
 بپائے ہو حبیب کہ کما ہوا عشق ناری حرق ماسوے محبوب عشق ایک آگ ہو کہ سوائے محبوب کے سب کو جلا ڈالتا

جو بس اسے عشق کیش تو اپنے ہی منہ کو دیکھا اپنی ہی طرف متوجہ ہو کہ تیرا سے مفتون ہوا اپنی ذات
کوئی اپنا نہیں جو اس فقیر نے بھی قبل اپنے دل ہی کو بنایا اور دعا شرمع کی اسو اسے کہ تیرا لہذا
اے مائے جس بات کی انسان کو شش کرتا ہو وہی پاتا ہو قبل اس سے جو قوت میں کہ خدا تعالیٰ کی در
سے کوئی جواب نہیں سنا تھا برسوں دعا میں لپٹا رہا ہے اجابت کے دعا پر دعا بیٹھا تھا اور اس کے کہ
سے مجھی گوار سنا تھا بیدت کے یہ حلیل قص کرنا تھا اور خلاق حلیل کی جو دیر تھکا اس وقت میں نہ اسکی
کہ نہ ہاتھ نہ کوئی چیک مگر اسکی امید کے کان لبیک سے بھرے تھے اسکی امید بیزبان اسکو تھا
کہتی تھی کہ یہ تعالیٰ کہنا اسکے ملال کو کھودیتا تھا اب فرماتے ہیں کہ جو کو تر بام آموختہ ہو کہ اڑا اور چیت
جا بیٹھا ازاد کہ نہیں اڑتا وہ کسی کام کا نہیں ہو پہلے ہی سے پر دوختہ ہو تو اسکو مت بلا کہ اڑا دے مطلق
یہ کہ بہت محنت کسی کام کا نہیں یہ فقیر عالی ہمت تھا قولہ اے ضیاء الحق حسام الدین برائش ہر ملاقات
بر رستہ است جائش ہر بوائی مرغ جانرا از گراف ہم گرد بام تو آرد طواف + چینہ و فلکش ہمہ بر بام
یہ زنانہ براوج مست و لم تست + گرد می منکر شود در داندہ روح + در اداسے شکرت اسے گنج فوج
شعور عشق کر کینہ اش + طشت پر آتش نند بر سینہ اش + کہ کیا سوے سو گداز گرد + شاہ عشقت
خونہ زو تر باز گرد + گرد این بام و کبوتر خانہ من + چون کبوتر پر زخم مستانہ من + جبریل عشق و سدرہ ام تو
من سفیم عیسیٰ مریم توئی + جوش وہ آن بھر گوہر بار بار + جوش بپرس امروز آن بیمار را + چون توان او
بجران تست + گرچہ ایندم نوبت ہجران تست + این خود آن نالہست کہ کرد کہ شکا رہ + زانچہ نہانست با
زہنار + و در بان داریم گویا بچہ + یکہ بان نہانست در لبہاے دے + یکہ بان نالان شدہ سوے
ہایا سوے در غلندہ در ہو + یکہ دانہ ہر کرا در منظرست + کہ فغان این سرے ہم زانسرست + دہر
این ناسے از دہاے اوست + ہا ہوے روح از ہماے اوست + گر نبودی بالمش نے راسم
نے جانرا بر نہ کردی از غلکہ + اللغات چینہ دانہ مرغیان منظر چشم و مدہ شور و غوغا سحر بختین مجاز آیت
المعنی او پر جو کہ کبوتر بام آموختہ کو اڑا دے بلائے محنت لیکن امی ضیاء الحق حسام الدین اس کو فر
جسکی جان تیرے دیدار سے پیدا ہوئی ہو اسکو تو اڑا اگر اس مرغ جان کو بقتلے گراف تو اڑا گیا تو
تیرے ہی بام کا طواف کر گیا اسکے گرد پھر گیا اسکے کد دانہ اور کھانا سب تیرے ہی بام پر ہو کیسے
اوچ پر اڑے لیکن مست و خوش تیرے ہی دام کا ہو اگر دم بھر کو اسے گنج فوج تیرے اداسے شکرتے جو
کی طرح روح منکر ہوئی شمعہ عشق کا جسکا کینہ مکرر ہر طشت پر آتش اسکے سینہ پر رکھے اور معذب کرے
کہہ کہ کمان جاتی ہو اوہر ماہ کی طرف آگرو سے انگ ہو چھو شاہ عشق کا بلاتا ہو جلدی لوٹ میرا کبوتر خانہ

م کے گرد ہوا اور کبوتر کی طرح مستان میں بھی اس کے گرد اڑتا رہتا ہوں میں جبریل عشق کا ہوں تو میرا سندھ
 بیمار ہوں تو میرے حق میں عیسے بن مریم ہر جہر مرض کے حکیم تھے یہاں تک کہ اچھا تو اپنے دریا گوہر کا
 ہن اور کلام ہر جوش میں لا اور خوشی کے ساتھ کج اس بیمار کو پوچھ جب تو ملک اس بحر کی ہو گیا
 تیری ملک ہر اگرچہ اس وقت میں نوبت جدائی کی ہو مگر وہ اصل اور تو اصل اسی بحر سے ہر
 نے ظاہر کیا یہ تو ایک نادر ہوا اور جو کچھ چھپا ہوا ہو وہ تو بس خدا کی پناہ ہی ہو گیا میں ایک نے ہوں
 دہن ہوتے ہیں حسین ایک دہن تو اس کے بون میں چھپا ہوا اور ایک دہن آسمان کی طرٹ ٹالان
 جوت ملک میں ہاے ہو بھر دی لیکن جبکہ خدا نے آنکھ دی ہو وہ جانتا ہو کہ یہ سر بھی اسی سر سے ہو
 لے بون میں چھپا ہوا اور یہ شور و غوغا سب اس کے دم اور بھونکنے سے ہو اور ساری ہاے ہو روح
 ملی ہاے سے کسوا سٹے کہ اگر زکا اس کے بسے سخن نہ تو اسے شیریں نعمت سے جان کو
 کیسے کرتی قولہ بکہ خفتی وز جہیلو خاستی + کہ جنین پر جوش چون دریاستی + ما بیت عند ربی خواندی +
 دریا سے آتش راندی + نعرہ یا نادر کوئی باردا + عصمت جان تو گشت ایققتدا + ایضیا + الحق
 ین و دل + کے توان اندو د خورشیدے بگل + قصہ گرد ستند این گل بارہا + کہ ہو شانہ خورشید ترا +
 تم اہل مال تست + با غنا از خندہ مالا مال تست + محرم مروت و کوئی + تاز صد خزن کے جو
 + چون بخواہم کہ سرت آہے کنم + چون علی سر را فرا چاہے کنم + چونکہ اخوان اول کینہ و رست + یوسفم
 + او دل رست + مست گنم خوش بر غوغا زخم + چہ چہ باشد خمیر بر صحر از خم + برکت من نہ شراب
 + و انا کہ آن کرو فرستانہ بین + منتظر کو باش بے گنج آن فقیر + زانکہ من غرقیم حالے در عصیر + از خضر
 نے فقیر ایندم پناہ + از من غرق شدہ چیزے خواہ + کہ مرا پرواے آن استاد نیست + از خود و
 خوشم یاد نیست + باد سبک کے گنج و بگرو + در شرابے کہ گنج تار مو + اللغات عصیر شیرہ انگور
 شراب نگور المعنی اب دوسری تمہید ہو کہتے ہیں بتا تو تو کے ساتھ سویا تھا اور کس کروٹ سے
 جو ایسا مثل دریا کے جوش میں بھرا ہو اور ابیت عند ربی یعنی شب کرتا ہوں میں اپنے پورے گنا
 ل پڑھ رہا ہو اور دریا سے دلیں آگ لگاتا ہو اور نعرہ یا نادر کوئی بردا او سلا ماکا تیری جان کا
 قند اعصمت ہو او جس ایضیا + الحق اور حسام دین و دل کوئی خورشید کو گل سے کب چھپا سکتا ہو
 ل بادون نے قصہ کیا کہ تیرے خورشید کو چھپا لیتن مگر کیا ہوتا ہو پھاڑ دینے دلون میں جو عمل بھب
 ب تیرے دلال اور جھکوتانے والے ہیں اور باغ خند و نسے مالا مال بھی سے ہیں ایسا رستم کوئی
 د جو تیری مردی کا محرم ہو سکے کئی یہ تاب ہو تیری مردی کے جو سیکھوں خرم میں ہاے ایک کلبیان اس

کردن اور وہ سن سکے اس سبب سے میں جو چاہتا ہوں کہ میرے عشق سے کوئی آہ کر دے تو علی کی طرح کوئین
 میں سر جھکا کے آہ کر لیتا ہوں منقول ہے کہ حضرت علی شیر خدا حبیب کمال ولود عشق میں بعض راز جو پھانے کے
 سے چھپا نہیں سکتے تھے تو کوئین میں سر جھکا کے وہ راز کہتے تھے کہ اکثر آب چاہ کا خون ہو جانا تھا ورنہ بات
 بھی ہو کہ فی زمانہ جو میرے اخوان ہیں انکے دل مجھے کینہ دہا رہے ہیں لہذا میرے دوست کے لیے
 تھرا ہے ہی اور شراب فرماتے ہیں کہ میں مست ہو گیا ہستہ ہو کہ آپ کو شور و غوغا میں ڈالوں اور چاہ
 کیا چیز جو خیمہ صحرا میں کھڑا کروں آپ میرے ہاتھ پر شراب آئیں گا جام رکھ دے پھر میرا کو فرستادہ دیکھ
 بالفعل مجھے پروا نہیں اس فقیر بیکج سے کہدے کہ منتظر ہے اس سبب سے کہ میں مصیبت عشق میں دو
 ہوا ہوں مجھ کو ہوش ہی کہاں ہے اس وقت میں اسے فقیر تو میرے لیے خدا سے پناہ مانگ اور مجھ کو بے
 ہوش سے کچھ مست چاہ کہ مجھ کو پروا اس استاد کی بھی جو میرا معلم ہے نہیں مجھ کو اپنی یاد دہانہ انبی دارم
 کی موجودگی کا تاؤ دینا اور آبرو کا پاس کرنا ان تو کئی کئی اس شراب میں حسین ایک تار موکی گنجائش نہیں
 کہاں ہے قولہ درود اسے ساقی کے رطل گر دے خواجہ راز از ریش و سببت وادہاں + نخوش براساں
 میزند + لیک ریش از رشک برما می کند + مات او شومات او شومات او + کہ ہمید انیم تزیویات او
 از پس صد سالہ آنجہ آید برو + پیری میندین موبو + اندر آئینہ چہ میند مرد عام + کہد میند پیر اندر رشت خام
 آنجہ نجائی بخانہ خود ندید + ہست برکوسہ یکا یک آن پدید + رو بد ریا زانکہ ماہی زادہ + پنجوس در ریش چو
 افتادہ + خس در دراز تو رشک گوہرے + در میان موج بحر او نشرے + بحر و صانیت جنت و زوج نیست
 گوہر و ما بیش غیر موج نیست + اسے محال واسے محال اشتراک او + دور از ان دریا و موج پاک او +
 نیست اندر بحر شرک و بیج + یک با احوال جگہیم بیج + بیج + چونکہ جنت احوال نیم اسے شمن + لازم آمد شرک
 دمزدن + آن کے زانوسے وصف ست و خیال + جز دوئی ناید مبدان مقال + با چو احوالین او
 فوس کن + یادہاں بردوز و لب خاموش کن + یا نبوت کہ سکوت و گہ کلام + احوال نہ طبل میزند داس
 چون بیینی محرمے کو سر جان + گل بیینی نعرہ زن چون بلبلان + چون بہ بیینی مشک پر کرد مجاز + ب بیینی
 خویش را چون جنب ساز + دشمن آہست پیش او جنب + ورنہ سنگ جہل و شکست خب + با سبب
 جاہل صبر کن + خوش مارا کن بقتل من لدن + صبر با نا اہل اہلنا را جلی ست + صبر صافی میکند ہر حال
 آتش غرور و ابراہیم را + صفوت آئینہ آمد در جلا + صبر با نامرید ہر مد حق + تا چونیکان بر ہمہ یاد سبق + جو
 نوحیان و صبر نوح + نوح را شد بقتل مرآت روح اللغات رطل پیا لہ شراب حسین آدہ سیر شراب
 آئے سبال جمع سببت لیجان نام کل رطل بد نصورت + نجائی ریش در نزد والا کہ سہلے ریش

ریش نکلے گیوت ریش نہ نکلے شمن بہت پرستہ المٹنی اب دوسری بات فرماتے ہیں کہ ایسی سالی خواجہ
 کہ جو کوئی آنکے ذہن میں ہو ایک طل لٹل یعنی بڑا سا پیالہ بھر کے بلا دے تا دیر بھی مچھون کے غرور
 و گرفتار ہو اس سے چھوٹ جائے اگرچہ سخت اسکی ہمیر مچھونکو تاؤ دیتی ہو لیکن یہ بھی ہو کہ ہمارے
 س سے دائرہ بھی گھسوتا ہو کہل ہی صافی تو رطل دیکر اسکو مات کرات کرات کر کے انہیں بڑا مزید مبالغہ ایسے
 س کی نزویات کو ہم خوب جانتے ہیں بعد سو برس کے جو افتاد کہ اسپر بڑی گئی یہ پیر اسکو موبو معین اب
 اہو یہ طقز ہو کہ پیر خود ہو اور سو برس کی افتاد معین اپنی اب دیکھتا ہو خود سو برس بعد ہو گا ہی کب تو خدا
 کے اندر کیا دیکھتا ہو جسکو کہ پیر خشت خام میں نہیں دیکھتا اور جو کچھ اس دراز ریش کو اپنے گھر میں بیٹھا
 اجا کو سب بے ریش پہنچا ہوا تو دریا میں کیوں نہیں جاتا آخر تو ماہی زادہ ہونگے کی طرح ریش میں کیوں
 ہوا ہو جو قابل نکال دینے کے ہو اور اگر تو خشن نہیں ہو رشک گوہر ہو کہ خدا تجھے اسکو دور رکھے جب
 وزیر موج دریا ہی میں ہونا اوسے بہتر ہو مگر وہ دریا وحدانی ہو اس میں زوج و جفت نہیں گوہر داہلی کے
 ایک وہی موج تو اسے فلان محال ہو بیٹے کرو تیرا شرک ہو تا اس سے محال بس تو اس دریا
 اسکی موج پاک سے دور ہی رہے پہلا محال کہ سب سے دوسرا یعنی نابودنی ایسے کہ اس بحر میں خشک
 بیچ بیچ وحدت ہی وحدت ہو لیکن اول دو میں سے کیا کمون بیچ ہو بیچ اب کیا کون کو میں جفت
 دن کا ہوں میرا بھی اُسے شکار ہو میں سے بہت پرستہ مجھکو بھی مشرکوں کیسی باتیں کرنا لازم پڑیں
 احد کیا کہ وصف و خیال سے پٹی طرف ہو اگر اس سے گفتگو کیجا سے بیٹے اسکا بیان تو بدوئی
 ایسے میدان گفتگو میں آسکے جس دو امر سے سو اچھ بن نہیں آتا تو اول کی طرح اس دوئی کو فوش کرنا
 سیلے اور چپ ہو جایا تو بہت اختیار کر کہ بھی ساکت ہو جا بھی کام کر اور اونکی طرح بل بجائے جا
 سلام ہو اگر کسی محرم راز کو پالے تو بھید جا نگا بیان کر کیونکہ گل ہی دیکھلے بلبل نعرے کرتی ہو اور کوئی
 بلبل و جاز کی بھری دیکھے تو خاموش ہو جا اور آپکو خم نہ لے وہ دشمن شراب کا ہو اسکے سامنے جنبش
 نہ کر اگر جنبش کی تو جان لے اسکے سنگ جمل نے تیرے خم کو توڑ دیا اگر کوئی جاہل مجھکو سیاست و تنبیہ
 ے تو صبر کر اور اس سے اچھی مدد کے ساتھ موافق اپنی عقل کے جو من لدن سے ہمیشہ آسے کہ
 س سے صبر کرنے میں اہل کے لیے جلا ہو اور صفا جان کہیں دل ہو نہ یہ دل جو کہیں کہیں سکھو میری صلیں کرتا
 اما جلا کا ہو دیکھ تو آتش مژدہ کی حضرت ابراہیم کیو اسٹے جلا کے حق میں کیسی صفوت آئینک ہو گئی
 کے مقابلہ میں خدا محال ہو کہ صبر دیتا ہو اس سے یہ عرض اسکی ہوتی ہو کہ یہ نیکو کی طرح سب سے
 نت بچائے حضرت نوح کے ساتھ تو انکی قوم نے جبر و کفر کیا اور نوح کی روح کے لیے وہ ایسا ہو گیا

جیسے صیقل آئینہ کی

آنا شیخ ابوالحسن خرقانی کی زیارت کی واسطے ایک دلوش مشاق کا

قولیت درویشیہ ریشہ طاقان + بہر صیت ابوالحسن ناخار قان + کو ہما برید و وادی دراز + بہر دید قیچہ ہمنہ قیچہ
نیاز + انجہ از رہ دید الجور و ستم + گرچہ درخور دست کویتہ میکنم + چون بقصد آواز رہ گرجان + خانہ آفتاب
راحت او نشان + چون بصد رحمت بندہ حلقہ درش + زن بیرون کرد از رہ روزن سرش + کہ چہ میخواید
گوارے بوالکرم + گفت کز بہر زیارت اکرام + خند باز داد کہ نہ عمر ریش بین + این سفر گیری و این تشویش بین
خود ترا کارے نبود آنجا لگاہ + تا بہ یہود کہنی تو عزیم راہ + آشتہاے گول کردی آمدت ہیا طوے
وطن غالب شدت + گفت نافر جام و فحش دودہ + من نہ نام باز گفتن آنہمہ + از مشل و زہر شہید عیال
آن مرید افتاد در غم و اضطراب + آشکش از دیدہ بخت و گفت او + یا ہمہ آفتاب شیرین نام کو + اللغات
طالقان نام شہر خارقان نام دہی تھر نہ بفتح خا و ا و ا و بسیار خوب دودہ مکرو فریب المعنی ایک فقیر
طالقان سے شہر ابوالحسن کی سکنے خارقان تک گیا بہت سے پہاڑ اور لہنے لہنے جنگل واسطے ملاقات
شیخ کے بڑے صدق و نیاز سے ملے غرض جو کچھ جو رو ستم راہ کے ہوتے ہیں سب اٹھائے اگرچہ
وہ لائق بیان کے ہیں مگر میں انکو کوتاہ کرتا ہوں جب راہ طر کر کے اپنے قصد کی جگہ آیا تو انکے گھر کا
پتہ دریافت کیا اور دروازہ پر آکر بڑی حرمت کے ساتھ دروازہ بچلایا گا ایک عورت نے روزانہ سے
اپنا سر نکالا اور پوچھا کہ اسے بوالکرم کیا چاہتا ہو کچھ نہیں فقط ملاقات کو آیا ہوں اس عورت نے
بڑے ٹھٹھے مارے اور کہا واہ واہ کیا خوب دراپنی داڑھی تو دیکھ اور اس سفر و تشویش کو دیکھ کیا تجھکو
اپنے گھر کوئی کام نہ تھا جو یہودہ تو نے ارادہ اس سفر کا کیا تجھکو آشتہا حقون کی طرح پھر نیکی پیدا ہوئی
یا اپنے وطن سے مول ہو اور اس مولی نے تجھکو دیا لیا اور انکے سوانا لائق و فحش اور مکر کی باتیں بہت
کیں کہ میں ان سبکو نہیں لوٹ سکتا بجناب شلین اور تھر کے کہ وہ مرید غم و اضطراب میں پڑ گیا
آنسو اسکی آنکھ سے کل پڑے اور کہا باوصف ان سب باتوں کے یہ بتا کہ وہ شاہ شیرین نام جو کمان

پوچھنا مرید کا کہ شیخ کمان ہو اور جواب نافر جام سنائی حرمت سے

قولہ گفت آن سالوس زراق تھی + دام گولان و کند گری + صد ہزار ان خام ریشان مجھ تو + اوفا دہ
ازوے اندر صدعتو + گر نہ بی نش و سلامت و اروے + خیر تو باشد نگر دی زوعوی + لاف کیشی کا لیس
طبل خوار + بانگ بلبلش رفتہ اطراف دیار + سلطان این قوم گوسالہ پرست + جنین گا و عری النہ
دست + حقیقتہ اللیل ست و بطلال انہار + ہر کہ او شد غرۃ این طیلخوار + ہشتہ اندا نیقوم صد علم و کمال

باشد اندر غایت نفس و قصور ہر کہ بر شمع خدا آرد بگو + شمع کے میرد بسوزد نور او + جو نور خفا نشان ہے
 بیند خواب + کاین جهان مانند تیر از آفتاب + ہو جا سے تیز دریا باے روح + بہت صحت و کثرت ہوئی
 نور + یک اندر چشم کفان ہوے رست + نور کشی را بہشت و کوہ حبس + کوہ کفان را فرد پر آفرین زمان
 نیم موبجے تا بقدر امتحان ہر فشانند نور و سنگ عمو کند + ہر کہ بر خلقت خودی تند بہر روان و ہر مان بہنگ
 ترک رفتن کے کنند از بیم سنگ + جزو سوے کل روان مانند تیر + کے کند وقت از پے ہر گندہ ہر جان
 شرع و جان تقویے عارفست + معرفت محصول زہد سالفست + ہر ہر اندر کا شستن کو شید نست + ہر ہر
 اس کشت را رویدنت + پس چمن باشد جہاد و اعتقاد + جان این کشتن نباتست و حصا + ام معروف
 او دم معروف دوست + کا شغ اسرار دہم کثرت دوست + الملقات حبل جبر ترأت مہودہ یا تیر
 لپٹ و بگو بھونک اور بھونکنا منطس + و بیوا لقا اور نیست و محو ہونے والا کفان نام سپر حضرت روح کا
 تھا امتحان خواری گندہ بیکاف فارسی و باے عربی غور زوال سالف پیش رفتہ حصا و بفتح درودن
 المعنی اس عورت بد کو اس جوان نے لکار کے کہا کہ بس کر روز نور و روشن عسرسات کا بھرنے و
 کہان سے آگیا بیٹے تیج نور و روشن کی طرح ہو تو تاریک ہو خوش کہانے پیدا ہو گئی مردوں کے نور نے
 مشرق و مغرب دونوں کو گھیر لیا ایسا کہ آسمانوں سے متجب ہو کے سہرے کے آفتاب حق کا جلو
 نکلا خورشید نے شعلے کے چادر سے آپکو چھپایا بس تجھ جیسی لمبیں کی مہودہ بائیں جھکواس گھر کے در سے
 لوہا سکتی ہرین من وہ بادل نہیں ہوں جو ہوا سے آجاتا ہوا اور اڑ جاتا ہو کتیری ذرا سی گرد سے اس چنا
 چھوڑ کے چلا جاؤں تو اُنکو گوسالہ بتاتی ہو گوسالہ اس نور سے تو قبلہ کرم ہو گیا تھا اور اگر قلید ہو اور
 اسکا نور نہیں تو کفر و منہم ہو ایک اباحت تو وہ ہو جو بقیقتا ہے ہوا سے نفسانی کے ہو وہ گمراہی ہو اور
 اباحت وہ ہو کہ خدا کی طر سے ہو وہ کمال ہو یہ بھی جانتی ہو کہ جدھر اسکا نور جو بے اندازہ ہو جبک گیا
 گمراہیاں ہو گیا اور یہ مسلمان وہ منظر عشق ہو اور محبوب حق اور وہ شخص ہو جو کوسبوں سے بڑھا ہوا
 اسلئے کہ کر دیون نے آدم کو سجدہ کیا اور وہ بھی آدم بس ہی بیان اسکی بہتت کا ہوا سو اسلئے کہ مغرب
 اباحت کو سجدہ کرنا ہوا ہے برعیا خدا کی شمع پر بچانے کے لیے بھونک مارتی ہو بس ای گندہ صورت وہ نہیں
 مگر تو ہی چلایا گئی اور تیرا سر چلایا گیا بھلا دریا بھی وہیں گسے کہیں نہیں ہوتا ہو اور خورشید بھی کسی پٹ
 محو نیست ہوا ہو اگر ظاہر میں ہو اور ظاہر ہی پر نظر کرتی ہو تو تا یہ روشنی جو جان میں پھیلی ہوئی ہو کیا ہو
 اس ظہور کے سامنے جملہ ظاہر نہایت ہی نقص کو تا ہی میں ہیں فوب جان لے جو کوئی شمع حق پر بھونک
 تا بچہ جائے نہ تو نہیں کھیل گمراہ کے نور کو بھلا دیگی تجھسی خفاش ہیں خدایا بہت دیکھ کر ہی کہ آفتاب مگر بھلا دی

آفتاب سے تیمر لہیا موجیں نیز روح کے دریاؤں کی ایسی لہریں ہیں جیسے طوفان نوح ملک اس سے سو گولی یکن
کنعان کی آگہ میں پر بال جانوح کی کشتی کو بھروسے پہاڑوں سے ہوا فوج کشتی مقلوب ہوا اس کو ہٹے کنعان کو
محل کیا ایک ذرا سی موج آئی اور فوراً غر خوار ہی تک پہنچا دیا اور اپنی نور افشانی کرتا ہوا درکتے بھونکا کرتے ہیں
بس ہر کوئی اپنی اپنی خلقت کو غماہ کرتا ہوا پھر راست کے چھٹنے والے اور ماہ کے پھر اپنی کتوں کے ڈر سے کب
چلت چھوڑ دیتے ہیں جب جزو اپنے کل کی طرف تیرتا ہے تو چلا جاتا ہے تو وہ کسی بڑھیا زال کے لیے توقف کیوں
کرتا تو شرع اور تقویٰ کو کہتی ہوا اسے احمق عارف تو شرع اور تقویٰ کی جان ہوا اور معرفت آمدنی اسکے
نہ کی جو پہلے اسے کیا ہوا نہ ہوا ایسا ہوا جیسے بونے میں محنت کو کشتش کرتا اور معرفت اس کشت کا سمنا اور
اور جہاد و اعتقاد ایسا جیسے تن اور جان اس بونگی نبات ہوا اور اسکا درو کرنا اور وہ امر معروف کیا خود معروف
ہوا اور کاشف بھی کشف بھی قولہ شاہ امر وزندہ و فرد اسے ماست و پوست بندہ مغرغفرش در کماست ہون
انا الحق گفت شیخ و پیش برد و پس گلوے جلکو را در فشر و چون نام بندہ شد لا اندو و پس چہ ماند بین
بمیدیش اسے عنود و گرتا چشمت کبشا در نگرد بعد لا آخر یہ میماند و گرتا اسے بریدہ آن لبیج خلق و در مان
کہ کند تفت سوے ماہ آسمان سوے گرد و دن تفت نیاید مسئلہ تفت بر ویش باز گرد ویشکی + تاقیامت
تفت بر و بار در رب + ہجرت بر و ان بولب و طبل و رایت ہست ملک شہر یار + سگ کسے کو خاند
اور اطل خوار + سمانہ بندہ ماہ دیند + شرق و مغرب چرخ ناخوہ دیند + زانکہ لولا کست بر تو قیغ او + جلد در
انعام و در تو زیع او + گرنہودے او نیامیدی فلک + گردش و نور و مکان جاے ملک + گرنہ او بودی نیامیدی
بجا رہیت ماہی و در شام او + گرنہودی او نیامیدی زمین + از درون گنج و بیرون یا سمین + اگر نبودی او
نیامیدی جبال + زر و نعل و مومیاں بی سوال + گرنہودی او نیامیدی جہان + بے تقاضا رزقہاے بیکران
رزقہا ہم رزق خواران ویند + مہو مالب خشک باران ویند + مہن کہ ملک و مست درام این گرہ + صدقہ بخش
خوش را صدقہ بدہ + از فقیر شست ہمہ زور و حریر + مہن زکاتے و غنی را اسے فقیر + چون تو نیکی جفت آن مقبول و
چون عیال کا فرزند عقد نوح + گرنہودی نسبت تو زمین سراسر پامہ + بارہ کردی ایندم ترا + وادعی این نوح را
از تو خلاص + تا مشرف گشتی من در قصاص + لیک باخا نہ شمشاہ زمین + انجین گستاخی ناید زمین + رود کن
از سکہ بن موطنے + ورنہ ایندم کردی من کردنے + اللغات تو زلیح پراگندہ کرنا + و حقه کرنا مومیاں کے
بقول بعض یاقی ایک گاؤں جو مصفاقات پارس سے اسکے قریب ایک پہاڑ پر اور پہاڑ میں تالاب
ساں پھر بعد اس تالاب میں جوش آیا ہوا اسکے کنارہ پر چکناکی کی طرح پتھر پھو جاتی ہوا حکم کے لوگ وہاں سے
ملے میں المعنی وہاں آج بھی ہمارا بادشاہ ہوا اور کل قیامت میں بھی بندہ مثل پوست کرے اور وہ مغرغفر

جو ہمیشہ ہو دیکھ تو کیسا شیخ نے انا الحق کہا اور پیش لیکھا اور اندھونے کے دیائے دیکھ بندہ میں جانا ہو
 جسے آپکو علم ہو اور غیر جان رہا ہو جب یہ انا اسکے وجود سے لاؤغا ہوئی تو پھر خبردار ہو اور سچی ہو
 رہتا ہو والا اللہ ہی تو رہیگا اگر تیری آنکھیں ہیں تو کھولے دیکھ کہ آخر جب لاکے کیا رہتا ہو خدا اسکے جواہ
 آسمان کی طرف تفت کرتے ہیں سب بریدہ کر دے کیلئے آسمان کی طرف تفت کرنے سے کیا ہوتا ہو آخر
 وہ تفت اپنے ہی منہ پر پڑتی ہو آسمان پر توجاہی نہیں سکتی اور اسیر قیامت تک رب عالم سے تفت برتو
 جیسے تبت یہ الی لب کے حق میں یہ دعا پڑھی آتی ہو اور چلی جائیگی جو بادشاہ میں بل وراثت اسے
 نفاذ نشان انگلی ملک ہوا ب اگر کوئی گناہ کدے کہ یہ حریص ملک گیری کے ہیں جیسے آنحضرت کو کہتے
 تھے تو کیا ہوتا ہو یہ ملک کیا چیز ہر سارے آسمان بندے اسکے ماہ کے ہیں اور شرق سے غرب تک
 سب نان خواہ آنے وہ سب کے ولیمت اس سبب کہ انکے زمان پولاک کی نشانی وہ سطح میں کہ اگر
 وہ نہوتے تو کچھ نہوتا اور سب انکے احسان و حصہ سے فیضیاب اگر وہ نہوتے تو فلک گردش و نور اور شرف
 پہننے کی جگہ آب میں نہاتا اگر وہ نہوتے تو دریا اپنے بیچ میں بھیلیوں کی صورت اور درشا ہوا کر بے کتے
 اگر وہ نہوتے تو زمین کو درون میں گنج اور ظاہر میں یاسمین کیسے ملتا اگر وہ نہوتے تو پہاڑ بے مائے
 زر و نعل و مویالی کہانے آتے اگر وہ نہوتے تو جہان بے تقاضا رزق سیکران کیسے پاتا بلکہ خود رزق
 انھیں سے رزق خوار میں اور سیوے لب خشک انھیں کے باران کے ہیں خبردار ہو کہ امر دین میں یا
 الہی گرو گائی ہو کہ اپنے صدقہ بخشنے والے کو صدقہ دے یعنی فقیری سے تو نے اسے غنی زور و حریم
 لباس سب کچھ پایا ہو اس کے صدقے سے ہر میں خبردار ہو اسے فقر تو غنی کو اپنے مال سے نکات
 دے جیسا کہ فرمایا اللہ الغنی و اتتم الفقر و اللہ غنی ہو اور تم سب محتاج ہو یہ سب اشعار ضمناً حنف
 کی صفت میں بل وراثت سے یہاں تک تھے اب بھر اصل مطلب یہ ہو کہ تجھ سے ننگ جنت اس مقبوا
 روح کی ہو یہ ایسا ہو جیسے عورت کا فر عقد روح میں غمی اگر تیرا گاداس گھر سے نہوتا تو ابھی تیرے ٹکڑے کا
 کر ڈاتا اس نوح کو میں تجھے چڑا دیتا میں اس قصاص سے مشرف ہوتا لیکن یہ گھر ہفتاہ زمیں کا ہے
 ایسی گستاخی مجھے نہیں ہو سکتی جاخیزنا کہ تو سگس موطن کی ہو ورنہ میں جو کچھ کرنا چاہئے تھا اس وقت کرگذا
 لوٹا مریہ کا مکان شیخ سے اور پوچھنا تو کون سے پتہ شیخ کا اور معلوم ہونا کہ فلاں
 جھل کو گیا ہو

قرآن بعد از ان پر سان شد او از ہر کے + شیخ زامی جست از ہر سو بے + پس کے گفتش کہ آن خطبے
 رفت تا ہنرم کشدا ز کو ہزار ہاں مرید الفقار اندیش تفت + در چو آفتاب شیخ نسوے ہنیمت + دیوی

ہیں ہوش مرد + دوسرے تاحفہ گرد و گردہ کین جنین زن را چرا آن شیخ دین + دارد اندر خانہ یار
ہنشین + ضد را با صندلیاں + از کجا + با امام الناس شناس از کجا + باز اولاً حول مسکنت آتشین + کا عزمین
من برو گرفت کین + منکہ با غم با تفرہاے حق + کہ بتاورد نفس من امکان و دق + باز نفسش حملے کو دفع
ازین تعرض دردش چون کاہ و دود کہ چہ نسبت دیور با جبریل + کہ بود با الوصیت ہم مقبل + کہ تو اند
ساخت با از خلیل + چون اند ساخت با رہزن دلیل + اللغات ایناس انس پذیر مونا شناس ایک قسم
جوان کہ بصورت نصف آدمی کے ہوتا ہے ایک ہاتھ ایک پاؤں ایک کان ایک آنکھ مقبل بفتح دو پہر کو
سونا اور چاشت گاہ میں شراب پینا آرز نام پدیر یاعلم ابراہیم علیہ السلام المعنی بعد اس زجر و عتاب کے شیخ
کو ہر کسی سے بوجھنے لگا اور ڈھونڈنے بس ایک شخص نے اس سے کہا کہ وہ قطب دیا رکا پہاڑ کی طرف
جنگل سے لکڑیاں لینے گیا ہو وہ مرید ذوالفقار راندیش کرم کہ عورت پر غصہ ہونے سے تھا اور اس کے لیے
ذوالفقار تجویز کرتا تھا شیخ کے شوق میں جنگل کی طرف گیا راہ میں شیطان اس کے سامنے دوسو سے لانے لگا تاہ
اس گرد سے چھپ جائے بیضہ وہ ارادت عقیدت جو اُس نے تھا جاتا رہے کہ ایسی عورت کو اس شیخ
دین نے اپنے گھر میں کیوں رکھا ہو اور کیوں یار ہنشین کیا ہو ضد کو ضد سے انس پذیری کیسی ہوئے
اور جو امام ناس کا ہو اس کے ساتھ شناس کا کیا کام پھر لاجول آتشین پڑھ کے کہتا تھا کہ یہ اعتراض میل
اسیر کفر و کین ہو مجھ کو نہیں چاہئے میں کیا چیز ہوں کہ باوجود معرفت حق کے میرے نفس یعنی میری ذات اُس کیوں
مستقل و دقت بکالے پھر فوراً نفس کا اسیر حکہ کرنا تھا اور یہی تعرض یعنی اس میں اُس کو مشغول کرتا تھا مثل
کاہ و دود کے جیسے دھواں کاہ میں لپٹا ہو کہ دیو کو جبریل سے کیا نسبت کہ اس کا ہم صحبت وہم جفت ہوئے
بھلا آرز اور خلیل کے موافقت اور رہزن و رہنما کے مراقت کب ہو سکتی ہے

یا نامرید کا شیخ کو نزدیک جنگل کے شیر پر سوار

اولہ اندرین بود او کہ شیخ نامدار شد پدید از دور بر شیر سوار + شیر غران ہیرمش را میکشد +
بر سر نیزم نشسته آن سید + تازیانہ اسف مار بود او از شرف + مار را گرفت چون خرزن بکفت + تو یقین
میدان کہ ہر شیخ کہ هست + ہم سوار می میکند بر شیر مست + گرچہ آن محسوس و این محسوس نیست + یک
آن بر چشم جان بلوس نیست + صد ہزاران شیر زیران نشان + پیش دیدہ عیب بین بینم کشان + یک
این یک را خدا محسوس کرد + تا بیند نیز او کان نیست مرد + دیدش از دور و بخندید آن خدیو + گفت
آیا مشنواے مفتون رویو + از ضمیر او بدانت آن خلیل + ہم ز نور دل بے نعم الدلیل + خواہد برو کی یک
آن و فتون + آنچه در رہ رفت بروے تا کنون + بعد از ان در شکل انکاران + بر کشاد آن خوش

سزیدہ وہن ہکان کھل از جو اسے نفس نیست + آنخیال نفس گشت اینجا بابت + گزند صبرم میکشید
 یار زن + کے کشیدی شیر ز بیکار من + اشتراک بختیم اندر سبق + مست و بنجو دزیر مخلص حق + من ہم
 امر و فرمانم خام + نا بیند شمع من از تشنچ عام + غام ما و خاص فرمان دوست + جان ما بر رو و جان
 دوست + دور از تحسین و تشویش ہم + فارغ از تکذیب و تعلیش ہم + فردی ما جنتی مانا از ہواست
 جان ما چون مہرہ در دست خداست + باران ابلیہ کشیم و صد جواد + نے ز عشق رنگ و نے سوداے
 ایقعدہ خود در کس شاگردان + است + کرد و فرطی ما کا کجاست + تانگی آنجا کہ جا را را + نیست + جز سنا بر
 از صد نیست + از ہما و ہام و تصویرات دور + نور نور نور نور نور + بہر من بست کردم گفتگو + تا سیام
 یار فراق زشت خود + تانگی خندان و خوش بارج + از بے الصبر مفتاح الفرج + چون بسازے با ہم
 این خسان + گردی اندر نور ستھارسان + کا بنیارسخ خسان پس دیدہ اند + از چنین باران پس
 پیچیدہ اند + چون + اندر کجی از ان غفور + بود در خدمت + شجی در ظہور + نے رضدے صدر ابوان نمود
 و ان شبے مثل را ضدے بود + اللغات تحریرن تازیانہ تشوق شوق دلانا لکھجیک سنابر برق برق رونا
 المعنی یہ شخص اسی نفس شیطان کے خطاب و جواب میں تھا ناگاہ شیخ نامدار دور سے ایک شیر پر سوار ہوا
 ہوا شیر غران اسکی لکڑیاں لادے ہوئے تھا اور ہن لکڑیوں پر شیخ سعید بیٹھے تھے اور تازیانہ مارا
 سبیل علی شرف و بزرگی کے آئے تھے ہن تھا اسکو ایسا ہاتھ میں لیے ہوئے تھے جیسے تازیانہ
 گدھے کا گدھے والے ہاتھ میں لیے ہوتے ہن اب مقولے مولانا ج کے ہن کہ تو اس بات کو بغیر
 جان لے کہ جو شیخ ہی وہ شیر مست ہی بر سوار کرتا ہے اگرچہ یہ تو جو اسنے دیکھا محسوس ہوا اور وہ جو انکی ہوا
 ہم جسکو کہتے ہن شمع ظاہر پر محسوس نہیں ہے مگر جنم جان سے پوشیدہ نہیں لاکھوں شیر انکی ران کے پیچے ہر
 دور پرے عیب ہن انکو لکڑی ڈھونڈ دیکھتے ہن لیکن اس ایک کہ خدا نے اس سببے محسوس کیا
 تاکہ ان مردان خدا کو وہ بھی دیکھ لیں جو مردن ہن اب فرماتے ہن کہ شیخ نے اسکو دور سے دیکھ
 اور وہ خدیو ہنسا اور کہا اس مفتون کو نفس و شیطان کے جو کچھ وہ کہتے ہن تو اسکو موت سن
 شیخ نے اسکے ضمیر کو جو کچھ چھپا تھا نور سے جان لیا اور کیسے بنجانے اسکے پاس کیسا اچھا راہ بتا دیا
 تھا اور ایک ایک بات جو پھر راہ میں آسینکندرا تھا اسوقت تک کی سببے سنی و فنون نے بیان کی
 پھر اسکے بعد اس نخل میں جو عورت نے انگار کیا تھا اس خوشگو نے دہن کھولا کہ تین جو اسکا نخل کھلا
 یہ خواہش نفسانی سے نہیں ہے چھکو جو یہ خیال ہوا یہ تیرے نفس کا خیال ہے اسیرت ہے اگرچہ اصل
 عورت کا بار نہ اٹھاتا تو شیر زمیرے بیکار کو کب اٹھاتا میرے بختی اونٹ جو مرد قوی و حواس سماؤب

سبقت میں ہیں اور حق تعالیٰ کی مخلوق کے نیچے مست و برتر ہیں جسکی تفسیر یہ ہو کہ میں اس کے امر و فرمان میں
 ڈرا کجا نہیں ہوں تا میں عام کے طعن و تشنیع سے سوچ کر کروں ہمارا عام اور ہمارا خاص سب اسکی فرمان
 ہو اور جان ہماری ہمتہ کے بل دوڑنے والی اور اسکی جویاں ہر جن اسکی تعریف یعنی رنگی سے اور شوق
 سے کہ اپنی طرف مچھو شوق دلائے دونوں سے دور ہوں اور اسکی تکرر سے بخت میرا اسکی تحسین و
 ثنوں اور تکرر سے و تصدیق سے کچھ بنا کر نہتا نہیں ہو ہمارا فروہ نا اور جفت ہوتا دونوں ہواے فضل
 سے نہیں ہیں ہماری جان مثل مہرہ شطرنج کے خدا کے ہاتھ میں ہر جن اس امن کا بیخ اٹھاؤں اور اس
 جیسے سوکا لیکن یہ نہیں ہر کہ رنگ و بو کے عشق سے اٹھاؤں یہ اتنا سبق تو ہمارے شاگردوں کا ہو یعنی ہر
 تحمل انہو خیال کر کہ کرو فرماری لڑائی کا کس جگہ تک ہو وہ وہ جگہ ہر کہ جہاں جگہ کو راہ و دخل نہیں ہو اور
 سوائے برق روشن ماہ اتنی کے کچھ نہیں ہو جہاں نہ او بام نہ تصویرات سب دور محض فوری نور نگار
 بنظر زید افراق و غلو کے ہر جن نے تیرے واسطے اس گفتگو کو بہت کیا تا تو بھی رفیق زشت خوش سے وقت
 کرے اور منہی خوشی بازی و سختی کا اٹھائے واسطے الصبر مفتاح الفرج کے بیٹے اس خیال سے کہ اگر
 حج گوارا کر دیکھا تو فرج حاصل ہوگی اگر خیر ہوئی کسی سے موافقت کر گیا تو سنیتیں جو انبیا کی ہیں انکے
 نور کو پہونچا کر کہو سب کے انبیا نے بڑے بڑے رنج خون سے دیکھے ہیں اور ان ماروں سے نہایت
 بیجا اب اٹھائے ہیں جو مراد انکی اس سے حکم زندان غفور سے غی اندا قلبی و ظہور اس ہی خدمت سے
 انکو حاصل تھا معمول ہر کہ ضد کو ضد ہی سے بتا سکتا ہو گویہ بادشاہ بمثل ایسا ہر جسکی ضد ہی نہیں اسکو کوئی کیا بتا

حکمت در آیہ الی جا علی فی الارض خلیفہ میں زمین میں خلیفہ کرنا چاہتا ہوں
 قولہ پس خلیفہ ساخت صاحب سینہ + تا بود شاہش را آئینہ + پس صفائی بجد و دوش داد او + و اطلالہ
 طلت ضدش نہاد او + و علم افراخت اسپد و سیاہ + آن یکے آدم دگر ابلیس راہ + در میان آن
 دو لشکر گاہ زفت + چالش و بیکار انجہ رفت رفت + بچین دور دوم ہابیل بود ضد نوریا کالوقابل بود +
 بچین این دو علم اند عدل وجود تا بنمود آمد اندر دور دور + ضد ابرہیم کشت و صم او + وان دو لشکر کین
 کرد جنگجو چون در از می جنگ آمد ناخوشش + فیصل آن بہر دو آرد کشش + پس حکم کرد آتش را بگرا
 تا شود حل مشکل آن دو نفر + دور دور و قرن قرن این فریق + تا بچسے و بفرعون غرق + سا لہما اندر
 میان شان حرب بود + چون ز حد رفت و طالت بیفرو + آب دریا را حکم سازید حق + تا کہ تا کہ بر زمین
 دو سبقت + تا کہ فرعون را بان فرعونیان + آب دریا غرق شان کرد آتزمان + بچین تا دور عید صفا + باطل
 آن سپہا رجوا ہم نگر سازید از بہر شود + صیغہ کہ جان شاد و در بود + ہر سازد بہر قوم عاد و نذر + نیز

تیز رو یعنی کہ یاد ہم کر سارے برقاہوں کہ این ہمارے دیر دش چو از در ہا زمین و اللغات فیصل جا
 و حکم پنج بائیل و قابیل ہر دو نام پسران آدم علیہ السلام تھو د قوم صلح علیہ السلام تھو د قوم ہو علیہ
 عیسیٰ بائیل و قابیل و آواز المعنی ائمہ تعالیٰ نے زمین پر اپنا خلیفہ کیا چھاتی و لا اور ہمت و ارادہ و را
 ہا کہ اسکی بادشاہی کا آئینہ بنے اور معلوم ہو کہ جیسا خلیفہ ہو ویسا ہی بادشاہ اولوالعزم ہوگا کہ اس
 سینہ کو سجدہ و عطا عطا کی اور پھر ظلمت سے خدا اس صفا کی وضع کی اور دو علم سپید و سیاہ ملنے
 ایک آدم ہوے دوسرا ابلیس راہ کا اور دونوں کے بیچ میں دو لشکر کاہ عظیم و انبواہ ان دونوں کے در
 جو کچھ لڑائیاں اور حملے ایک دوسرے کے ہوے سو ہوئے دوسرا دورہ بائیل و قابیل کا ہو کہ بائیل
 کے نور پاک کی ضد قابل تھا ایسے یہ دونوں علم و عدل و جور کے اپنے اپنے دوسے دور کرتے ہوئے
 غرور تک آئے اسکی ضد ابراہیم ہوے اور اس کے دشمن اندونوں کے لشکر کین گزاری و جنگی کر
 رہے جب انکی جنگ کی دوازی ناخوش ہوئی تو انکی بیچ اسکی آگ ہوئی ائمہ اسنے آگ کو انہیں
 بیچ کر دیا تا ان دونوں کی مشکل آسان ہو جائے انقض دور دور اور صدیان کی صدیان بدست
 ہوے موسے اور فرعون مغرب تک نوبت پہنچی برسوں اندونوں میں لڑائی رہی جب حد سے گذر
 اور ملات بڑھی ائمہ تعالیٰ نے اب دریا کو بیچ کر دیا تا کون رہ جائے اور کون دونوں سے سبق
 لیا جائے جتنے کہ فرعون و فرعونوں کو اب نے اسوقت ڈھونڈا ایسے ہی زمانہ دور مصطفیٰ صلعم سے اب
 سپہدار جفا تک اور دیکھ صیغہ کو حکم شود کا کیا کہ وہ انکی جان لیکھا اور ہو کو قوم کا جو قہر و زور
 ہو اور زمین کو قہاروں پر کہ یہ اسکو اڑ دے کی طرح ٹکگئی قوم تا چلیے زمین شد جہ قہر و قہر قہر
 و غش را بقہر و قہر را کہ سنوں این قسمت دفع تیغ جوع نان چون جوشن ست چو کہ حق قہرے اند
 نان تو چون خناق آن نان بکیر و در گلو این لباس سے کہ زمر شد مجیر حق دہ اور امر لاج زمر رہتا
 بر تن ترا جبر شکر ت بر دہ چون بیخ گزندہ ہجو بر ت ناگزیری از دشت ہم از حریر و روپاہ آری
 زمر رہ تود و قہر نیستی یک قہر غافل از قہر عذاب ظلمہ امر حق آمد شہرستان و دہ خانہ و دیوا
 را سایہ مدہ مانع باران میباش و آفتاب تا پلان مرسل شد ندا مت خستاب کہ ہر دیم اغلب
 امترا مان بافتش از دفتر تفسیر خوان چون عصارا مار کرد آن حبت دست ہر گرترا عفت یک
 نکتہ بست سنگ بر تفسیر آمد بر خستاب از میان اصبعین زان آفتاب ہر منکر آن دیدہ و فرناور
 سر دشنے او کو کر دش از نظر تو نظر داری و لے معاش نیست چہ افسرہ است و کردہ است
 کرین ہمیکہ دید نگارندہ فکر کہ کن اسے بندہ امعان نظر ان ہمیکہ کہ آہن کو ہر مرد و لیک اس

یوں لاد برداؤ کر دہن بر دت سوے اسر فیل ران + دل فسر دت رو بخور شید جنان + در خیال از بس
 کہ گشتی کمتسی + نمک بسو فسطائے بطن رسی + او خود از لب خرد مغزول بود + شد ز حس مغزول و محروم
 از بود + گر خود از لب خود مغزول گشت + از وجو جس خود مفصول گشت + مین سخن خانوبت لب خایست
 گر گوی طلق را رسوائیست + چیت امان چشم را کردن روان + چون ز تن جان رست گویندش
 روان + آن حکیمے را کہ جان از بند تن + باز رست و شد روان اندرین + یا روان شد خود بسوے
 بادیه + بچو موش از زاویہ در زاویہ + دو لقب را او برین ہر دو نہاد + ہر فرق اسے آفرین ہر جانش باد
 در بیان آن کہ بر فرمان رود + گر گلے را ساز خواہد آن شود + اللغات جیمہ پناہ دہندہ و شوق بخش
 نوع از بوسیتن قلم سر کوہ و بالائے سر جیمہ پناہ سائیان اور جو سایہ کرے کمتسی یا کمتسی کلیمہ و شوق
 ہادیہ نام دوزخ ہفت کاسفل طبقہ ہو المعنی فرماتے ہیں دیکھو زمین کیسی حلیمہ ہر کسکے روندے کھویندے
 کو اٹھاری ہی ہر با اینہم جیب حکم قارون کے نکل لینے کا پہونچا وہ حلیمہ قہر ہو گئی کہ اسکو مع گنج
 قہر میں لگئی وہ قہر جو ستون ہل تن کا ہوا رنگوتنج بھوکہ سے بچا تا ہر جیسے جو شن تلوار سے بجائی ہو لیکن
 اگر حق تعالیٰ قہر پناہ را بھی اس روئی میں رکھ دے تو وہ روئی خنقاں کی طرح تیرے گلے کو پکڑے
 یہ لباس تیر جس سے سرما کی پناہ ہو خدا چاہے تو اسکو مزاج زہریر کا دیدے اسے نہایت سزا کر دے
 تو یہ جہ خوش جو تو پہننے ہوے ہر شلخ کے سر دہو جائے اور ایسا ایدار سان جیسے رقت اس شعر
 میں مبالغہ سردی کا ہو کہ دشق اور جبرو نہایت گرم ہوتے ہیں ایسے مہر ہو جائیں کہ انکے مقابل
 زہریر کی سردی سے بھٹک کر گرمی ہو بچے اور اسکے پاس پناہ لیجائے تیرے سر کے دو قلے نہیں ہیں
 ایک ہی ہو اور پھر عذاب یوم الظلہ سے غافل ہو یوم الظلہ سے اشارت اس آیت کی ہے فکذہ فہ ناخبر
 عذاب یوم الظلہ بس چھوٹا بنا یا قوم نے شعیب کو پس پکڑا تھے انکو عذاب یوم الظلہ میں تیسے سایہ
 کے دن میں کہ ایک ابر انکے سر پر بطور سائبان کے تھا اور گرمی سے انکو مارے ڈالتا تھا اللہ تعالیٰ
 کا حکم تمام شہرون اور کافون میں جملہ دیواروں اور گھروں کو پہونچا کہ انکو سایہ مت دوتہ مانع باران کہ
 ہونہ تابش آفتاب کے تب اپنے بغیر کے پاس دوتے بھاگتے گئے اور پشیمان ہوے کہ اسے
 ہمارے سوا ہم تو اس آفت سے مرگے تھے کھو امان دوس یا قی جو یہ قصہ ہو اسکو تفسیر سے بڑھ لے یہاں
 اسبقہ رکافی ہو دیکھو تو عھا کو اس چاکہ دست نے کیسا مار کر دیا اگر بھٹکوا عقل ہو تو یہی ایک نکتہ
 کافی ہو اور سنگرزون نے اس آفتاب کے ہاتھ میں کیسی تسبیح میں شتابی کی لیکن منکر نے یہ سب کچھ
 دیکھا تا ہم سر نہج کا یا اسکی دشمنی نے اسکی اندھا کر دیا ایسے ہی تو بھی نظر رکھا ہو مگر اے

نظر تجھ کو نہیں ہوا سے غور و تعمق بس ایک چشمہ ٹھٹھرا ہو اگر دلوں سے ہوا آسی سب سے دیگوارندہ فکر کا کتا ہے
کہ اگر بندہ ہر شے میں امان نظر کر آوریہ نہیں کہتا ہو کہ تو ٹھنڈا لوہا کوٹ لینے بیہودگی کے درپے ہو لیکن
اب پولاد داؤد کے پاس جا کہ وہ نرم کر دے اگر تیرا تن مردہ ہو تو اس فریل کے پاس جا اور جو دل
ٹھٹھرا ہو ہو تو کسی خورشید جان کے پاس جانا اس فریل تیرے تن مردہ کو زندہ کر دے اور وہ خورشید
جان تو نکال دل فسرہ کو گھلا دے تو اپنے خیال کی کلیم کا بہت ہی کلیم پوش ہوا تا سو فسطائی بطن کی رسائی
کو پہونچے یہ تیری بیہودگی ہو وہ تو خود ہی مغز و خلاصہ خود سے معزول ہو اور وجود جس سے جدا تو ہوا
سخن غائبین چاہ چاہ کے کرنے والا ہو خبر دار ہو اب تیری باری اس بات کی ہو کہ ہو ٹھٹھرا جائے ہو
کرے اگر مخلوق سے کچھ کچھ تو تیری ہی رسوائی ہو اب فرماتے ہیں امان کیا ہو آنکھوں کو روان کرتا
ہر چیز پر آنکھیں پھیر پھیر کے ہر طرف نظر ڈالنا ایسی ہی جب تن سے جان چھوٹی ہو تو اسکو بھی روان کئے ہو
بس ایک حکیم تو وہ ہو کہ جب جان اسکی بدن سے چھوٹی چمن جنت میں روان ہوئی دوسری ہاویہ
دو رخ کی طرف روان ہوئی جیسے چوہا ایک بھٹی سے نکلے دوسری بھٹی میں گیا بس یہ دونوں لقب ہے
ان دونوں کے فرق کے واسطے مقرر کیے ہیں اسکی جان پر اسے فلان صد آفرین خوب ہی سوچا آ
بیان نہیں کر جو کوئی اسے حکم میں چلتا ہو اگر لگ چاہے کہ کھا ہو جا تو خا ہی ہو جا

ایمان معجزہ ہو و علیہ السلام خلاص مومنون میں

قولہ ہو گرد مومنان خطے کشیدہ تابا و آلقوم اور نیچے ندید + باد طوفان بود اوشتی عئے + بہت از
طوفان داین کشتی بسا + مومنان از دست باد ضارہ + جملہ بہشت سندان در آئہ + باد طوفان بود کشتی
بس جنین طوفان و کشتی دار واد + باد شاہے را خدا کشتی کند + تا بحر ص خوش بر صفہ ازند + قصد شاہ آ
نے کہ خاق امین شوند + قصدش آنکہ ملک گرد پے گزند + آن خراسی مید و قصدش خلاص + تا میا
از خشب یکدم مناص + قصد او آن کے کہ آبے پر کشد + یا کہ گنجہ نادان روغن کند + گا ویشا بد زیم ز
سخت + نے بر اسے بردن گردون درخت + لیک حق دادش جنین خوف و حج + تا مصالح حاصل آ
در مع + تہنیں ہر کا سبب اندر دکان + بہر خود کو شہد اصلاح جان + ہر یکے برورد جوید مرہے + در مع قاب
زان عالمے + حق سترن دین جان از ترس ساخت + ہر یکے از ترس جان در کار تاخت + حمایہ در
ترسی اینچنین + کرد او معارف و اصلاح زمین + اینہم ترسندہ انداز نیک و بد + ہج ترسندہ نمی ترسندہ
بس حقیقت بر ہمد حاکم کسبت + کہ قریب است او اگر محسوس نیست + اللغات سے یقین امید و
ضارہ زبان کنندہ خراس گد مونی چکی او کو طور و غنکر کا اور کہا خشب نقعین چوب و ہیزم مناص پنا

و چون در شمار آباد کنندہ المصنعی حضرت ہود نے مومنوں کے گرد ایک خط لکھینچ دیا تو اس خط کی برکت سے
 اس قوم نے اس عذاب سے کچھ بچ نہ کیا وہ ہوا جو آپر آئی تھی ایک طوفان تھی اور خود وہ کشتی یقین و امید
 کی اور ایسے طوفان اور ایسی کشتی بہت ہوئے ہیں سارے مومن اس مضر و رسان سے اس دائرہ
 میں بیٹھے تھے امن و امان سے وہ باد طوفان تھی اور لطف خدا تعالیٰ کا کشتی ایسے طوفان اور ایسی کشتی
 اس کے یہاں بہت ہیں مثلاً کسی بادشاہ کو خدا کشتی کرے تا اپنے حرم سے وہ صفو بہر حکم آور ہوئے تو اس
 بادشاہ کا یہ قصد نہیں ہو کہ مخلوق بخت و سبوت ہو جائے بلکہ یہ مطلب کہ میرا ملک بے گزند ہو جائے
 جیسے کہا جو کٹڑی لیکر دوڑتا ہوا کا مقصد خلاص ہو لینے لکڑیاں لانے سے دم بھر کو پناہ مل جائے یہ قصد
 نہیں ہوتا کہ اس دوڑنے سے جلدی جلدی پانی نکلے یا کچھ رنج ہوئے اگر حیرت چاہے تو اس ہے
 تیلی کے کوٹھو کے ایسے ہی بیل بھی زخم سخت کے خوف سے چاگتے ہیں نہ اس واسطے کہ گاڑی اسباب کو
 جلدی لجاؤں لیکن اللہ تعالیٰ نے انکو ایسا خوف درو کا دیدیا ہوتا اسکی پیروی سے مصلحتیں حاصل
 ہوتی ہیں ایسے ہی ہر کسب والا اپنی دکان میں بیٹھکے اپنے لیے کوشش کرتا ہوتا واسطے اصلاح جہان کے جس
 ہر ایک اپنے درد کے مہم کا تلاشی ہو اور اسکی پیروی سے جو اپنے درد کے مہم کی کرتا ہو جہان قائم ہو
 کہ باہدگر کار بر گری ہوئی ہو اللہ تعالیٰ نے ستون اس جہان کے خوف سے بنائے ہیں تو ہر ایک اپنی
 جہان کے خوف سے ایک کام و پیشہ کی طرف دوڑا آپ فرمانے ہیں کہ خدا کا شکر جسے ایسے خوف و ترس
 آبادان کا را اور اصلاح زمین کا کیا ہو جو سب کا کام نکلتا ہو مگر یہ سب ترسندہ نیک و بد سے ہیں آپ
 آپ سے کوئی نہیں ڈرتا بلکہ حقیقت میں جہاں ہر حاکم وہ شخص ہو کہ جو اس سے قریب ہو گودہ محسوس نہیں ہو
 قولہ ہست او اندر کمین اسے بولہ موس + تا نگر دی قاریغ از شبیل عیس + ہست او محسوس اندر کمین +
 لیکن محسوس حل نیچانہ نے + آن جسے کہ حق ہوا ان جس مظہرست + نیست حل نیچان آن دیگرست +
 جس جو ان گریہ پرے آن صور + یا زید وقت بودی گاؤ خیر + آنکہ تن را مظہر ہر روح کرد + و آنکہ کشتی را براق
 لوح کرد + گر بخوابد عین کشتی را بچو + او کند طوفان نواے نور جو + ہر دست طوفان و کشتی اسے قتل + یا غم و
 شادیت کو او متصل + گر نہ بینی کشتی و دریا بہ پیش + لرزہا بین در ہر جزاے خویش + چون نہ بیند اصل
 ترسش را عیون + ترس دارد از خیال گوئے گون + مشت بر اشی زمینیک جلف مست + کو بندارد
 گدازان استرست + زانکہ اندم با ننگ ستری خفید + کور را آئینہ گوش آمد ندید + باز گوید کور نے این سنگ
 بود + یا مگر از قبہ پر تلگ بود + این نبود و آن نبود + آنکہ او ترس فریاد اینہا نمود + ترس و لرزہ
 یا خدا ز غم یقین + بچکس از خود نترسد + اے حنین + آن حکیمیک وہم خواند ترس را + فہم کن کہ دست

و این درس را پیچ و بچے بے حقیقت کے بود پیچ قلبے بے صحیح کے رود + کے دروغ قسمت
 نزد بے زراست + در دو عالم ہر دروغ از راست خاصست + راست را وید اور واجے و فروغ
 را میداوران کرد اور دروغ + اللغات مکن بالفتح جائے نہان شدن و کمینگاہ مقل بفتح سخن چینی کرتا
 و بدکنا کیسکو کیسے سامنے جلت بالفتح بریدن و برکندن و بانکسرہ چنانکندہ المعنی بتائید سابق فرمایا
 اگرچہ وہ محسوس نہیں ہو لیکن گھات میں لگا ہوا ہوا اسے بواہوس تارات سے تو پخت نہ ہوا
 و اسے عس غافل ہو کے نہ سو جائے عس باعتبار شب بیداری کے وہ ایک کینگاہ میں بچھا
 ہوا ہوا اسی میں محسوس لیکن اس گھر کی جو حس ہوا اس سے محسوس نہیں وہ حس کہ حق تعالیٰ جس
 جس سے منظر ہو وہ اس جہان کی حس نہیں ہو اور ہی حس ہو اگر حیوان کی حس وہ صورتیں دیکھ لیا
 لرتی تو ہر گاہ و خرابے دقت کا بایزید ہوتا وہ ہر جہے کہ تن کو منظر ہر روح کا کیا جیسے کہ ہر روح ہر شے
 نور ہو اور کشتی کو روح کی معراج کا براق بنایا وہ اگر کشتی کو بلائے نہ جو کہ تو اسے نور جو ایسا قادر ہو کہ اور
 لونی نئے قسم کا طوفان کشتی کے لیے کر دے اسے سخن چین ہر دم تیرے لیے طوفان و کشتی ہو اور وہ
 ہی کہ تجھ کو غم و شادی کے ساتھ متصل و بیو نہ کیا ہو وہی غم طوفان اور شادی کشتی ہو کہ اگر اس کشتی
 دریا کو ہر وقت اپنے سامنے نہیں دیکھتا تو اپنے سارے اجزاء کے لرزے کو دیکھتے نہ آنکھیں تیری
 صل ترس کو کیوں نہیں دیکھتیں اور اور خیالات گوناگون سے بہت ڈرتی ہیں مثلاً ایک اندھے کے
 وہی مست جھا کار گونہ مارے تو وہ یہ جانے لگا کہ کسی خچر مست نے لات ماری اسوا سٹے کہ اس وقت وہ خچر کی آواز
 سنا تھا اور اندھے کے کان ہی آئینہ ہیں نہ دید کہ مبنائی اسکو ہر صورت کا فون ہی سے معلوم ہوتی ہے ہر گھر
 ہ اندھا کیسے کہ نہیں یہ بچہ تھا یا شاید کسی قبر پر طنک بچے پر صدا سے تھا اس شعر کے دوسرے مصرعے میں لفظ پر
 رنگ ہو اور طنک بمعنی صدا و آواز جس کے معنی خوب چپا نہیں ہوتے فیعلوم کیا غلطی کا تب نے کی ہو یا ہماری
 بچہ غلطی کر رہی ہو انقرض نہ وہ خچر کی لات ہو نہ سنگ نہ پر طنک مگر جسے کہ ترس و خوف پیدا کیا ہو اسے
 بسبب باتیں دکھائیں ہر کسکو ترس و خوف یقیناً کسی غیر سے ہوتا ہو مگر اسے حزن اپنے آپ کے کوئی نہیں ہے
 و حکیم ناچیز جو خوف کو وہم کہتا ہو اسے اس سبق کو کج سمجھا ہو بھلا کوئی وہم بے حقیقت کے کب
 ہوتا ہو اور کوئی قلب بے کھوٹا بے صحیح کب روان ہوتا ہو آخر قلب کو صحیح سمجھ کے لیتے ہیں ایسی ہی
 بوٹ کی قد بے راست کے کمان ہوتی ہو دونوں جہان میں ہر دروغ راست سے پیدا ہوا ہو اس
 سبب کہ جب کسی نے راست کا رواج و فروغ دیکھا تو اسی امید پر اسے دروغ کو مروج و روان کیا
 تو کہ آن دروغے کہ ز صدق این نواست + شکر نعمت کن کن اکار راست + از مغلس گویم و سودا او + باز کشیتما

و دریا ہے او۔ بل ز شمشیرِ کاشِ کانِ مندوست + گویم از گلِ جزو در گلِ داخست + ہر دلی را نوح و
 کشتیانِ شناس + صحبتِ این خلقِ را طوفانِ شناس + کم گریز از شیر و از در ہاے نر + از شنایان و از خوشایان
 کن حذر + در تلافی روزِ گارتِ میرند + یاد ہا شان روزِ گارتِ می چزند + چون خرقشہ خیالِ ہر کے + از
 فتنِ فکرِ را شہرِ یکے + نشفِ کردستِ خیالِ آن دشات + ششہ کداری از نہرِ الحیات + ہر نشانِ نشف
 اب اندر غصون + آن بود کہ می شہید در رکون + عضو ہر شاخے تر و تازہ بود + یکشی ہر سو کشیدہ میشود + گریہ
 خواہی توانی کردنش + ہم توانی کرد چہر کردنش + چون شد آن ناشف ز نشف بیخ خود + تا ما فسرے کہ مرش
 میکش + پس بچوان قامو اکسالے از بنی + چون نیابد شاخ از پیشِ لبی + آتشین ست این سخن کو + کہ
 بر فقیر گنج دوا دلش از خم + کہتے دیدی کہ سوزد او نہال + آتش جان بین کز و سوزد خیال + و قاتل
 عفتست سوزان جان و دل + ایک بالوار زرد آن جان و دل + نے خیال و تے حقیقت را امان + بین
 چنین آتش کہ شعلہ روز جان + خشم ہر شیر آمد و ہر رو بہ او + کل شے ہلک لا وجہ + اللغات تو اسامان +
 سباب تہ نگری تلافی با ہم ملاقات کرنا تک کیدن سے چو سنا نشف جذب کرنا اور آب بین کھینچ لینا و شاع
 مضمر سخن چین و برگرد غماز غصون نصبتین شاخار کو آن آرام کو نا اور مل کرنا بقی با لکسر و بنم پیتا چاہا
 المعنی جب راست سے دروغ کو فروغ ہو اور تیرے صدق کے سبب سے دروغ کو ایسا ساز و سامان
 ہو تو تو شکر نعمت کا کر اور وہ یہ کہ منکر راست کا مت ہو آب بین تجھے منصف اور اسکے سودا کا بیان کر
 اور پھر اسکی کشتیوں اور دریائوں کو ملکہ لگی کشتی ہی سے کہ وہ دیکھ لے بچہ نہیں بطور کل کے بیان کر دن کو واسطے کہ جزو
 داخل کل ہو تا ہوتے ہر دلی کو تو نوح و کشتیان پہچان اور اور جو یہ مخلوق ہر انکی صحبت کو طوفان سمجھ شیر و
 بزدان سے مت بھاگے مگر آشنایوں اور باتوں سے ضرور بچا رہے ملاقات میں تیرا زمانہ کھور ہے میں اور انکی
 یاد میں تیرے زمانے کو چرے لیتے ہیں یہ خیال ہر سیکہ جو تھک رہتا ہو خرقشہ کے مانند ظرف تن سے تیرے
 شربت فکر کا پو شاہو آن برگویوں سخن چینوں کے خیال نے وہ بنم اسے نم قلیل جو تیری نہر حیات میں
 نمی سب جذب کر لی اور کھینچ لی اب دیکھلے نشان آب کا جب شاخیں اسکو کھینچ لیتی ہیں تو یہ ہوتا ہو
 کہ وہ شاخ جھکانے لپانے میں سما جاتی ہو اسلے کہ عضو ہر شاخ کا تر و تازہ ہوتا ہو لہذا ہر کو کھینچتا ہو
 کھینچ جاتی ہو اگر ڈلیا بنا آتا ہو اگر گول گنڈل کی طرح کرنا چاہے تو کر سکے اور جب وہ جاذب سکے سکی بیخ کے
 نشف سے جا مارا جذب نہیں کرتا تو پھر شاخ اور نہیں آتی چہ حکم اسکو کھینچتا ہو پس سیکو قرآن سے اذکار
 ال لعلوہ قامو اکسالے جب پٹھتے ہیں طرف نماز کے اٹھتے ہیں اکساتے ہوے یہ حال شاخ کا ہوتا ہو
 جب سیکو انکی جڑ سے تھکن چوئے کو نہیں ملتا ایسی کیفیت تیری ہو بعد نشف بنم نہر حیات کے اب فراموش نہ کر

نثر ہی بھری ہیں انکو کوتاہ کروں اور فقیر و گنج اور اسکے احوال سے بیان کروں اس تش ظاہر کو تو دیکھنا
 رکھو نہ ترو تا نہ کو جلا دیتی ہو اور آتش جان سے کہ وہ عشق ہر سارے خیال جلیانے میں خشن کی آتش سے
 جان و دل جلنے میں لیکن وہ جان و دل یا الوار رہتے ہیں ایسی آتش سے کہ جسکی جان سے شعلہ ازن
 وئی نہ خیال کو اس ہر نہ حقیقت کو جو اصل خیال کی ہر یہ ایک شمن شیر اور روباہ دونوں کی ہر اور مصداق
 س شے ہا کلا لا وجہ کی ہر شے ہلاک ہونے والی ہو سوا اسکی ذات کے یعنی پھر سوا اسکے کیسی گنجائش
 ان میں نہیں بہتی قولہ در وجہ و حیا و روح شہ و چون الف در بسم در و درج شوہ ان الف
 بسم چنان کردہ است ۲ ہست اند بسم و اند بسم نیست ۲ پچنین جملہ حروف کشتہ مات ۲ وقت حذف حرف
 زہر صلات ۲ اوصلہ ست ویلے و سین زو وصل یافت ۲ وصل بے و سین الف را بر توافقت ۲ چونکہ حرفے
 رتا بد این وصال ۲ واجبہ مگر کہم کو تہ مقل ۲ چون یکے حرفے فراق سین و بیت ۲ خامشی انجام ہم
 روا حبیت ۲ چون الف از خود فنا شدہ مکنتف ۲ بے و سین بے او ہمگیویندا الف ۲ ما بیت از بیت
 پچنین قال اللہ از ضمنش بحبت ۲ تا بود دار و مدار و ذوق عقل ۲ چونکہ فانی شدہ کند دفع علل ۲ مگر بود شہ قلم دریا
 فتویٰ را نیست پایانی پدید ۲ چارچوب خشت زن تا خاک ہست ۲ میدہ ۲ تقطیع شعرش نیز دست ۲ چون نامہ
 بیشمار در کنند ۲ مہما از میں دریا سر کنند ۲ چون نامہ خاک و بودش جہ ۲ کند ۲ خاک سازد بجز او چون
 لفت کند بہر این گفت آن خداوند فرج ۲ حد ثوا عن یحیر نا اذلاحج ۲ باز گرد از بحر و در خشک نہ ۲ ہم زب
 گو کہ کودک راست بہ ۲ تا ز لعبت اندک اندک در صبا ۲ جانش گرو دایم عقل شنا ۲ عقل از ان بازی
 یا بد صیہ ۲ گر چہ یا عقلست در ظاہر لہ ۲ کودک دیوانہ بازی کے کند ہجر و باید تا کہ کل را می کند الف
 قجہ جمع وجہ رود و ذوات و اسباب مناش چنانچہ زمین و مشاہرہ و جانب مکنتف پناہ گیرندہ و کیو
 شونہ جب مہنی خشک نقبا بکسر فلی آبی سرکش المعنی یعنی ۲ سکی ذات پاک کے طور و طریقوں میں داخل
 ہو کے پاکل خرج ہو جا جیہ الف بسم کا بسم اللہ میں داخل ہو کے درج ہو گیا کہ میں با بسم ہر الف
 قرأت و کتابت دونوں سے نثار ہو اور وہ الف بسم میں با بسم چھپا ہو کہ بسم میں ہی بھی اور نہیں بھی ہے
 ایسے ہی جملہ حروف جومات ہو ۲ اے مردہ جسوقت کہ اس حرف کو حذف کریں واسطے صلاحت یعنی
 اصل و پیوند کسی حرف کے دوسرے سے جیسے رب العالمین میں ہمزہ وصل کی قرأت میں مات
 ہوئی وہ الف جو بسم سے بات ہو اصلہ ہی یعنی وصلہ و پیوند کا اس سے بے اور سین نے وصل پایا اور
 یہ وصل بے و سین کا الف متحمل نہوا اور اسکو نہ ۲ ٹھاسکا بس جبکہ حرف ایسے وصال کو نہیں سہارا
 آو مجھ کو جب ہر کس مقال کو کوتاہ کروں اور جبکہ ایک حرف باعث فراق میں ہے گا ہو اگر وہ آجاسے تو ابھی

فراق ہو جائے تو ایسے موقع پر خاموشی ہم تر واجب ہر لینے خاموشی ہم تر واجبات سے ہر جب لفت
از خود فنا ہوا اور یکسو شود نہ توبے و سین بے اسکے اسکوا لفت کہتے ہیں لینے جو ادوسخی جو الفت بفتح اول
و کسر لام کے معنی ہیں دیکھ تو مار میت اذ میت اسکا قول ہو یا نہیں ایسے ہی قال اللہ اسکے ضمن سے
پیدا ہوا جب تک دوا داری ہی عمل نہیں کرتی اور جب فانی ہوئی اور کس پس کے اپنی ہیئت اہلی سے بگئی
تب بیمار یون کو دفع کرتی ہر آب فرماتے ہیں اگر جنگل کے درخت قلم ہو جائیں اور دریا سیار ہی تب بھی
ثنوی کی انتہا ظاہر نہ ہوئے یہ چار چوب لینے قاب خشت زن جب تک خاک ہر تب تک سکی خشت زنی
بھی ہر کہ اسین قنطاریع شرکی بھی اسکوا حاصل ہو جاتی ہو اور جب بیشی قلموں کے بے زمین اور لکھنے سے
لکھوانے والے سر ٹھائیں تو بیشی عین ذات دریا سے ظہور کریں تاکہ جائیں اور جو خاک میری چار چوب
کی واسطے نہ ہے اور اسکی بودا سکوا خشک کر دے تو دریا بھاگے سے اسکے واسطے خاک بنا دے اسی
سبب اس تک فتح و کشود لینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو حد تو اعم بجزنا از لاج ذکر کردہا
دریا سے جہن مطلق تنگی نہیں ہر آب فرماتے ہیں کہ تو دریا سے لوٹ خشکی کی طرف متوجہ ہو اور لعبت کا کیا فکر
کہ بچنے کے واسطے لعبت ہی بہتر ہوتا اس لڑکائی میں تھوڑی جان انکی دریا سے عقل سے
آشنا ہو جائے جسے اس بازی ہی سے عقل پاتا ہر اگرچہ ظاہر میں عقل سے منکرا ہو مگر یہ بھی ہو کہ جو کو دک
دیوانہ ہر وہ بازی ہی کب کر لگا شراب کے لیے جز شراب کا ضرور ہو تو کل کو شراب کر دیاں جب جز نہیں ہو تو بھریا

رجوع بقصہ فقیر گنج طلب

قولہ نگ خیالی آن فقیرم سیریا + عاجزہ آور داز بیا و از بیا + بانگ و توشنوی من ثنوم + زانکہ در لیل
ہر از ویم + طالب بخش مبین خود گنج اوست + دوست کے یا شمع یعنی غیر دوست + سجدہ خود مسکین
ہر لحظہ + سجدہ پیش آنہ است از ہر رو + گر بدیدی زائندہ او یک پیشین + بے خیال انماندی ہر چیز
ہم خیال اتش ہم او فانی شدی + دانش او جو تادانے شدی + دانستے دیگر ز نادانی ما + سر بر آوردنی
عیان کا نی انا + داسی والادام نہ امدی + کار سید از خویش و بیندش دمی + احوالی از چشم ایشان
دور کردتا زمین شد عین چرخ لاجورد + لا اہم کہ گفت + لا اللہ گفت + گشت لا الا اللہ و حدت شکفت +
آن حبیب آن خلیل بار شد + وقت آن آمد کہ گوش پاکشد + سوئے چشم کہ بان زمینا بشوے + زانچہ
پوشیدیم از خلقان گلو + ورگہوئے خود نگرد آسکار + تو بقصہ گفت کردی جرم دار + لیک من بانیک پریشان
می تمم + قائلین سامع ایک نم + صورت درویش نقش گنج کو + رنج کشند این گردہ از رنج کو + المعنی آب
خیالی اس فقیر بے ریا نے مجھ کو عاجز کیا ہر اپنی بیابا سے لینے سجدہ بار بار ہو تو اسکی آواز نہیں سنتا ہر گھر میں سنتا

ہوں اس واسطے کہ مجید و منین اسکا ہر از ہوں وہ طالب گنج کا بنین ہو بلکہ خود ہی گنج ہو اسلئے کہ دوست
معنا غیر دوست کا بنین ہوتا ہے حقیقتہ و لون ایک ہوتے ہیں وہ سجدہ ہر لحظہ اپنے آپ کو کرتا ہو اسواسط
اے سجدہ آئینہ کے سامنے اسی صورت کو ہوتا ہو جو آئینہ میں ہوتی ہو اسلئے آئینہ میں ہی وہ صورت ہو جس سجدہ
اسکا اپنے ہی آپ کو آئینہ سے آئے ایک چیز بھی جو عبارت نہایت قلیل شے سے ہو بنین دیکھی اگر
دیکھتا تو سوا سے اسی خیال کے اور کوئی چیز باقی نہ رہتی تہ کوئی خیالات اسلئے رہتے نہ خود وہ رہت
سب فانی ہو جاتے دانش اسکی نادانی میں مٹ جاتی اور جب دانش شگلی ہم نادان رہ جاتے تو دور
دانش ہماری نادانی سے جیسے کہ ہکود دانش کے شے سے ہوتی پیدا ہو کے کہتی کہ دانش میں ہو وہ دہ
تیری نادانی تھی خدا تعالیٰ سے نہ اسجد و آدم کی ملا لگو کو آئی کہ ایک دم آپسے یعنی عبادت سے آراء
اور آدم جسکو پہنے پیدا کیا ہو اسکی زیارت کرو اور احوال یعنی دو مینی انکی آکھ سے دور کر دی تو زمین میں
جسے لاجورد ہو گئی اسنے ملائک زمین پر زیارت کو آئے سب نے لا آلا اور لا الہ الا اللہ اور لا
عجیب ہو گئی یعنی نفی غیر کی کرنے سے وحدت ہی وحدت ہو گئی جس جیسے ملائک کو ندا کر کے ارشاد
ہی وقت اب ہو کہ وہ حبیب اور وہ ظلیل بار شد ہمارا کان پر کہ کے چشمہ کی طرف بچائے کہ اپنے دہن کو
اس سے پاک کرادو جو اسرار پہنے مخلوق سے چھپائے ہیں وہ اسنے مت کہہ اور اگر کہہ دے گا تو وہ خود پہنرے گا
نہیں ہوگا اور تو بسب قصد ظاہر کرنے کے مجرم ہو جائیگا لیکن میں اب پریشان باتیں کہہ رہا ہوں جکا قائل
میں ہی ہوں اور سامع بھی میں ہی سمجھتا صورت درویش کی کہاں اور گنج کہاں یہ گروہ درویشوں کے تو
رب گیش میں سورج کہاں ہو قولہ چشمہ راحت برایشان شد حرام + میخو زند از نہ ہر قاتل جام جام + خاک کا
پر کوہ دامن میکشد + تا کنند این چشمہ را خشکبند + کے شود این چشمہ دریا مدو + منظمیں زمین شست خاک نکلتا
لیک گوید یا قلم من بہ نام + پے شما من تا ابد پیوستہ ام + قوم معکوسند اندر مشتہا + خاک خواو آب
ہر کردہ رہا + ضد طبع انبیاء دارند خلق + از دہار امتکا دارند خلق + چشم بند خلق چون دانستہ + بیج دانی کز ج
دیدہ بہتہ بہر جہ بکشادی بدل اندیدہا + یک بیک میں بدل وان کن ترا + لیک خورشید عنایت تا
است + انسان را از کرم دریافتہ است + نزد بس نادار رحمت بانستہ + عین کفر انرا تابست
ہم ازین بدبختی خلق آںخواو + منہر کردہ دو صد چشمہ و داد + غنچہ را از خار سرمایہ دہد + مرہ را از مار سرمایہ دہد
از سواد شب بردن آرد و تہار + وز کف معسرہ ویانہ بسیار + اگر دسازد رنگ را بہر ظلیل + کوہ بادا دسازد
ہم ریل کوہ باد حشت دران ایر ظلم بہر کشاید با نگ چنگ زیر و بم + خیز از داؤد از خلقان غیر + ترک آ
کردی عوض از ماگیرد اللغات تو گمان تا امیدان معسر با لضم نگدست یسار تو انگری و زوت ریل ہمراہ غلام

خشبند وہ دو جو خشک زخم پر ڈالتے ہیں ہندی بوریگی بمعنی چمچہ راحت و راحت سلطان گروہ درویشوں پر
 حرام ہر یہ تو زہر قاتل سے جام کے جام پتے ہیں دامن بھر بھر کے خاک اٹھاتے ہیں تاراحت کے چشموں کے
 زخم کے لیے اس سے خشک بنائیں اور انکو خشک کر دیں اور یہ گروہ وہ چٹے دریا سے مدد پائے
 ہوئے ہیں کہ اس مشت خاک نیک و بد سے جو اہل دنیا میں تیرہ دیکھ کر ہوتے ہیں کوئی کچھ کہے یا کرے
 لیکن یہ کہیں گے کہ ہم تمہارے ساتھ تو اس دنیا میں وابستہ ہیں اور متعلق اور جب تمہو تو اب تک دائم قائم ہیں
 دالایلا تہا رلہ اور قوم کا یہ حال کہ اپنی خواہشوں میں محکوس مینی کھانگی چیز جو بانی ہو اسکو تو چھوڑ دیا
 ہو اور خاک جو نکھانگی ہو اسکو کھاتے ہیں جو طبیعت کہ انبیاء کی ہو اسکی ضد طبیعت مخلوق کی ہو یہ اود
 کو اپنا کیمہ بناتے ہیں جب تو نے جان لیا کہ اس مخلوق میں جہنم بند ہو یعنی ہر اصل میں کچھ نظر آتا ہو کچھ بھری
 جانا کہ تیرے دیدے کس سے بندھے ہوئے ہیں وہ یہ ہو کہ جس چیز پر تو نے دلے آنکھیں کھولی
 ہیں اور از بس محبوب و مرغوب ہو وہ ایک ایک تیرے واسطے بدل بدل ہو کہ اسکا بدل بد پائیگا ہاں
 اتنی بات ضرور ہے کہ خورشید عنایت ہی چمک گیا ہو اور امید و کا اپنے کرم سے پرسان ہو گیا ہو جیسے
 لا تقنوا من رحمۃ اللہ فرمایا ہو عجب بازی اپنی رحمت سے کھیلی ہو کہ عین کفر انکو دعا کرو یا حبیباً کہ ان
 یغفر الذنوب جمیعاً کہا ہو اور لو اسی بدبختی خلق سے اسنے سیکڑوں جیسے دوستی کے جاری کیے دیکھو وہ
 کیسا جو ادھر کہ غنچہ کو خار سے سرمایہ دیتا ہو یعنی اول میں خار ہی خار ہوتا ہو پھر اسی خار سے غنچہ کا
 سرمایہ پیدا کرتا ہو اور مہر کی خوبی و زیب مار سے نکالتا ہے رات کی تاریکی سے روز روشن نکالتا ہو اور
 تنگ ہتھ دست کے ہاتھ سے مالدار سی و تو انگری ظاہر کرتا ہو تحلیل کے واسطے ریت کو آٹا بنا دیا کہ وہ کو دود
 کا ہم ریل کیا یعنی داؤد کا ساتھی ہوا انکی سی آواز دکالی کہ با آن وحشت اس ابر تار یک میں وہ آج
 جنگ سے زیر دہم شروع کرے معمول تھا کہ جب داؤد علیہ السلام ترنم زبور سے مترنم ہوتے تو سارے
 درندہ چرندہ گزندہ بدون وحشت و دشمنی باہمی کے چاروں طرف سے انکو گھیر لیتے تھے اور پرندگی
 ہوا میں ایک چھٹ سی بندھ جاتی تھی بادل سے منڈھی ہوتی تھی اسوقت میں غنچہ بیج موج دستی داؤد سے ہوتی
 تھی اور زیادہ و نا مخلوق سے اب فرماستے ہیں راحت کے ترکین یہ خوبیاں ہیں بس تو راحت کو ترک کرکے غنچہ کا

دعا طالب نیچ کی اور شہنائی اسمعیلی ہر پری جلد سے

و کہ گفت آن درویش کا سے دانائے راز و از پے این گنج کردم یا وہ تاز و دیو حرمی از مستعمل تیکہ
 نے نال جنت نے آستلی + من نزدیکے لغتہ تہ و ختم بہ کف سیر کردم دہانرا سو ختم خود لغتہ چون درین نامتہ
 زان گروہن این گروہ راحل کنم + قول حق را ہم حق تفسیر جو + میں مغاثر از ارکان اسے یا وہ گو + انکو کو

ہم دو بکشایدش بہرہ کو انداخت اور بایدش + گرچہ آسانت نمود انیسان سخن کہے بود آسان رموز میں
 گفت یارب توبہ کو دم زین شباب + چون تو درستی تو کن ہم نجات + ہر سر حرفہ شد ہم بار در گرا + در دعا کردن
 ہم بے ہنر کو ہنر کو کن کجا دل ستوی + اینہما از عکس تست اینہم تویی + ہر شبے تدبیر و فرہنگم خواب + ہاچو کشتہ
 غرقہ میکردم در آب + خود من میانہ دے آن ہنر + تن چوم داری فادہ بخیر بتنا سحر جملہ شب آ نشاء علا
 خود ہمیکوید است و خود ملی + کویلے کو جلدہ اسباب برد + یا ننگے کو دلگی را خود مرد + صبح دم چون تیج کو
 خود + از نیام ظلمت خود کرد شد + آفتاب شرق شب رلے کند + آن ننگ آن خود ہارائے کند بہر
 چون یوس ز جوف آن ننگ ہنتر کردیم اندر بود رنگت چلتی بجوئیس مسج آمدند + کا ندرین ظلمات ہم
 شدند + ہر یکے گوید ہنگام سحر + چون زین حوت شب آمد بدر + کاے کرے کا ندران لیل وحش + کا
 رحمت بنی و چندین شش + چشم تیز و گوشش باز و تن سبک + از شب ہچون ہنگام ذوالجک + کا
 مقامات وحش رفتن سبب + ہچ نگیزیم ما با چون تو کس + موسے آ نواز دیو نور بود + زنگنی دیدہ
 شب را جو رہود + مانچو اہم غیر از دیدہ + دیدہ تیزی کشی گزیدہ + بعد ازین مادیہ خواہیم ازین
 تا بنوشد بحر را خاشاک و خس + ساحرازا چشم چون رست از عئے + کف زمان بود ندبے این دست + کا
 چشم بند خلق جز اسباب نیست + ہر کہ لرزد بر سبب اصحاب نیست + اللغات موقن بالضم یقین کنند
 وحش بالفتح جمع وحشی ذوالجک کنایہ از آسمان اسوا سے کہ جبکہ نصبتین جمع جبکہ راہ رگ تودہ و کا
 آب کش بکاف فارسی و فتح خوب و خوش رفتار بانازا المعنی فرمانے ہیں کہ اس فقیر نے اپنی دعائیں
 کہا کہ اسے دانسے راز میں نے اس خزانہ کے واسطے بیہودہ دوڑی دیو حرص و آرز مستعجل تکی ایہ
 مجھ پر غاب ہو کہ نہ اسنے تامل کیا نہ آستگی کی میں نے اس دیگ خاص سے ایک لقمہ بھی نہ پیا یا مفد
 ہاتھ کاٹے گئے اور نہ چھلایا کہ اگل دنیا پڑا میں نے یہ نہیں کہا کہ جھکلو تعین نہیں ہو اور جسے یہ گرہ لگائی
 اس سے اسکو حل نہ کیا چاہئے یہ کہ قول حق کی تفسیر کا حق ہی سے طالب ہو اور خبردار اسے یادہ کواہ
 گمان سے بیہودگی مت کر جب وہ گرہ اسنے لگائی ہو تو وہی کھوینکا جو کوئی مہرہ کسی مہرہ پڑا تھا جو تودہ
 مہرہ بجانا ہو اگرچہ جھکلو اس قسم کثرت آسان معلوم ہوئی لیکن یہ رموز میں لدن کی ہے یہ آسان کی
 ہو سکتی ہے اور کسا اسے رب میں نے اس جلدی شتابی سے توبہ کی تو یہی نے اس ہمدان
 بند کیا ہو تو ہی کھول دے کہ میں اپنے پیشہ کی طرف جو دعائیں پھر چلا سو دعائیں بھی میں بے ہنر ہو
 وہ اچھی طرح نہیں جانتا کہاں ہر ہنر جو میں کہ رہا ہوں اور کہاں میں اور کہاں دل ٹھمن راسنی دانا
 یہ سب تیرے عکس میں اور یہ عکس بھی تو ہی ہر ہر رات خواب میں اسی کی تدبیر و فرہنگ میں ہوں اور کتنی غرق

کے مثل پانی میں بھرتا ہوں یعنی فکر میں ڈوبا ہوا ہوں نہ میں ہی خود رہتا ہوں نہ میرا منہ مگر تن ایک
 مردار کی طرح بخیر بچا رہتا ہو صبح تک تمام شب وہ شاہِ علا آپ ہی است کہتا ہو آپ ہی ملی دونوں کام
 اسی کو کرنا پڑے ہیں بلے کئے دالامین تھا سو میرے ملی کہاں ہو وہ تو اسی پہلے کے ریلے ہیں بگلی
 یا کسی ہنگ نے بالکل خرد مرد کی بھیج دم کا یہ حال کہ جب وہ اپنی بیچ کو ہر بار جو سپید صبح کا ہونا ظلمت
 سے نکالتا ہو اور آفتاب مشرق کا شب کو لپیٹ ڈالتا ہو تو وہ ہنگ بچے خیال کنج انھیں ندیر و فرہنگ
 کو جرات کو باندھی تھیں نے کر دیتا ہو اور ہم یونس کی طرح جوت ہنگ سے جھوٹ کے رنگ و ار
 پریشان ہو جاتے ہیں یعنی اپنی امید و آرزو کی تلاش میں سارے مخلوق یونس کی طرح مسیح ہوے
 اس بات پر کہ ظلمات میں تو بڑے مگر راحت سے رہتے ہر ایک صبح کو جب عورت شب کے حکم سے نکلتا ہو کوکتا
 ہو کہ اسے کریم اس شب پر وحش میں کیسا خزاں تو اپنی رحمت کا رکھتا ہو اور کیسے حشاشی کھڑا نہ ہو شاشی
 دونوں اور شب کہ مثل ہنگ کے مٹی اور ذات الجبک اسے صاحب راہ کو کہ کشان ہر ہماری گھر
 ہزار گوش کشادہ اور بدن سبک ہو گیا اسید وسطے و جلنا للیل سب آتا کہا ہو کیا ہننے رات کو آرام و
 آسائش کہ کشان وہ سفیدی جو آسمان میں بصورت راہ کے ہر شب میں معلوم ہوتی ہر آب اسکے بعد
 جو مقامات وحش صورت ہیں انہیں ہم تجھے رفیق سے ذرا گریز نہیں کر سکتے یہ ایسا حال ہو جیسے حضرت
 موسیٰ نے نار دیکھی اور عتادہ نور یعنی شب کو ایک زنگی ترسناک سمجھا تھا اور وہ عورتی ہم سوا
 اس دیدہ کے اور کچھ نہیں جانتے جو حیز اور خوش رفتار اور گزیدہ ہو کہ اصل ہر شے کو دیکھے دیکھو
 فرعون کے ساحرون کی آنکھ جب کوری سے چھوٹی اور خدا کی طرف منقلب ہوئی جیسا کہ کما انا الے
 رہنا منقلبوں تو کیسے اس دیدہ درمی پر خوش تھے اور ہر چند فرعون نے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے تھے
 جیسا کہ قرآن میں ہر لافطن ایدیکم اور جلم کیسے ذوق وجد سے تالیان بجانے تھے بس یہ سبب و نوی ہی
 مخلوق کے لیے چشم بند ہیں کہ ہر کچھ نظر کچھ آتا ہو اور جو سبب کی محبت سے کا پتا ہو یعنی سبب کو عزیز
 رکھنا ہو کہ بکڑے نے پائے وہ اصحاب میں سے نہیں ہو چکی صفت میں فرمایا ہو و اصحاب الیمین ما اصحاب
 الیمین اور اس سے مابعد بیان انکے صفت کا ہو طرزِ حج قولہ لیک جن اصحاب نام اصحاب را + در کشادہ
 ماصدر سر + پاکفش نام سخن و مستحق + معفان رحمتند از بندرق + در عدم مستحقان کے بدیم کہ برین جان
 و برین دانش + در عدم مارجہ استحقاق بود + تا چنین عقلے و جلنے رو نمود + اسے بکڑہ یا ہر غبار
 را + اسے بدادہ خلعت گل خاں را + خاک مارا تا نیا پاییز کن + بیچ نہ تو بار دیگر چیز کن + این دعا تو امر کردی
 مابعد را + در نہ خاک کے راچہ ہر این ندا + چون دعا مان امر کردی اسے عجب + این دعاے خوبش را کن تجا

شب تک کشتی فہم جو اس نے امید سے بندہ نے خوف و دیاس + بردہ در دریا سے حیرت ایزد دم + تازہ فن
 بفرستہ + آن کے را کردہ پروردہ جمال + دین دگر را کردہ پروردہ و خیال + گزرنے پر شمع + سچ راے دفن بد
 راے و تہ بزم حکیم من بدی + شب نرفتی ہوش بے فرمان من + زبرد ام من بدی امرغان من
 بودے آگہ ز منزل نما سے جان + وقت خواب و بھشی و امتحان + چون کف زین حل و عقد این تہیت
 اسے عجیب ابن معجمی من زہیت + دیدہ را نادیدہ خود اکا ختم + باز زنبیل دعا بر ختم + چون الف
 چیزے ہمارم یکیم + جز دے وان تنگتر از خیمیم + این الف این نیم این چون بود ما ست + ہم
 شکست الف زان تر گداست + اللغات متعلق آزاد کردہ شدہ رقی با کسر خدگی و غلامی
 و عقد کشاد و بست المعنی تا و پرچہ کما تھا کہ اصحاب میں سے نہیں ہر اب فرماتے ہیں کہ مسکلی ذات
 ایسی ہے پروردہ کہ اصحاب نام اصحاب سکو و دروازہ کھولتا ہے اور صدر مکان تک لجاتا ہے اس کے ہاتھ
 سامنے سختی و ناستی سب قید و بند کے سے آزاد کردہ مسکلی رحمت کے ہیں بھلا عدم میں ہمارا کون
 استحقاق تھا جو ایسی عقل و جان ہننے پائی اسے تو وہ ہو کہ تو ہی نے تالیف قلوب سے ہر غبار کو
 کر دیا اور خار کو خلعت گل کا بختا ہماری خاک پھر سے پالیز بھل بھول والی کردی اور یہ ذات ہمارو
 بیچ نے ہر لیے کچھ چیزیں نہیں ہمہ چیز کردی تو نے ہی ابتدا سے مجھ کو اس دعا کا امر کیا ہے ورنہ میں ایک
 ادنے خاک میری کیا مجال جو ایسی غلہ تیری درگاہ میں کرتا جب دعا کا تو نے ہم کو امر کیا ہے تو اسے
 لینے انوکھے نزلے اس اپنی دعا کو بھی مقبول کرات کو جب تو کشتی جو اس کی توڑ دیتا ہے تو اس وقت پر
 نہ امید رہتی ہو نہ خوف نہ ناامیدی کیسی سخت ہو جاتی ہے اب مجھ کو میرے ایزد نے دریا سے
 یمن ڈالا ہے کیون کو نسا فن درست کر کے میرے لیے بھیجتا ہے کیسکو تو وہ پروردہ و جمال کرتا ہے اور کہ
 وہم و خیال سے بھر دیتا ہے کسیکا اختیار نہیں اگر کچھ بھی راے و فن میری اپنی ذات میں ہوتی تو
 راے اور تیر میرے حکم میں ہوتی رات کو میرے ہوش ایسے میرے بدون حکم کے مجھے کیون جاتے
 یہ مرغ میرے میرے نیرامی ہوتے ہر وقت میں اپنی جان کی منزلت سے آگاہ ہوتا چاہے خواب ہوتے جا
 بیہوشی چاہے آزمائش اب جو میرا تھا اس سبت و کشاد سے خالی ہے تو تعجب کرتا ہوں کہ پھر بھی میرے
 دیدہ و دانستہ کیون ہو نہ کچھ میں نے دیکھا اسکو نہ دیدہ جان لیا اور پھر سے زمیں علی اٹھائی میں الہ
 کی طرح مجرد ہوں نہ نقطہ نہ اعراب کچھ میرے پاس نہیں سواے دل کے سو بھی تنگتر از خیمیم سے جس ہی الہ
 و میم ام اسے ماد میری بودی ہے کہ اسی سے میری ہستی ہوئی ہو محض مفلس تلاش کہ ام کا میم ایسا تنگ
 ایسا تر گدا جکا مثل نہیں تو کہ این الف چیزے نہ ارد غافلست + میم و تنگ آئے زمان غافلست + در زمان

خود ہیچ من + در زمان ہوش بچا ہیچ من + ہیچ و گرجین ہیچ منہ + نام دولت جرجین ہیچ منہ
 ہیچ بہ سازد مرا + چون زوہم دارم مست ازین صد عنا + در ندارم ہم تو دارم کیم کن + ہیچ دیدم رحمت
 کن + ہم در آب دیدہ عزیزان مستیم + بر در تو چو نکر دیدہ نیستیم + ز آب دیدہ بندہ بے دیدہ را + سبزہ
 زین چرا + در کنار آب آہم + وہ ز عین + ہیچ عینین نبی ہٹا لیتین + اوجوب آب دیدہ جیت از جود
 اجلال اقبال و ورق + چون بناشیم ز اشک خود بار یک ریس + من ہمیدہ مست قضا و کاسہ لیس
 چشم اشک را مفتون بود + اشک من باید کہ صد جیون بود + قطرہ زان زین و دھستہ جیون
 بد ان یک قطرہ جن دانش رست + چون کہ باران جیت آنرو ضہ بہشت + چون بخوید آب شورہ
 او انخی دست از دعا کردن مدار + با اجابت بار داویت جہ کار + نان کہ سد و مانع این آب بو
 از ان نان می بیاید شست زرد + خویش را موزون و جیت و سخمہ کن + ز آبدیدہ نان خود را
 اشکات و رقت نفر + در زوہم مسکوک المعنی قراتے بین لفظ ام و الف میم سے مرکب ہوا الف
 ایسا کہ کچھ بھی نہیں رکھتا بس یہی غافل ہی اور میم جو تھک ہو ہی زانہ غافل ہی کہ اسکی طرف رجوع ہو گا ہون ہوش و
 آدمی کے بین سوزمان ہیوشی مین مین خود ہیچ ہون یعنی کچھ بھی نہیں اور زمان ہوش مین ہیچ ہون
 مین ہون اب اس ہیچ ہیچ پر اور ہیچ مست رکھے اور لیس ہیچ چیز کا نام دولت مست کر اگر میر
 کچھ نہوگا وہ آپ مجھکو اچھا کر دیکھا جبکہ دہم دارم سے کہ میر سے پاس بھی کچھ ہو سیکر طون ہیچ مجھکو
 نہیں رکھتا ہون تو میری دارائی کر لے دارندہ کر دے مین نے ہیچ بہت اٹھایا ہو تو رحمت اف
 مین اپنے آب دیدہ مین عزیزان کھڑا ہون اس سبب کہ تیرے دروازہ کا دیدہ نہیں ہون اور
 کھتا بس میرے آبدیدہ سے مجھ بیدیدہ کو اس چراگاہ سے سبزہ و نبات عطا کرو اور اگر آب نہ ہے
 آب دے جیسے آنکھیں نبی کی ہٹا لیتین تھیں یعنی وہ باران جو متواتر برے جسکی ہندی
 ہو کہ حضرت جبریل نے ایک دن آنحضرت سے کہا کہ جو کوئی مخزون اپنی امت پر درنگا
 اسلی امت کو بخشد گا آپ نے فرمایا کہ وہ مخزون مین ہون اور امت میری مرجوہ اور دعا اف
 کی اللہم از فنی علی سین ہٹا لیتین اسے بار خدا یا روزی کر مجھکو دو آنکھیں ایسی جیسے ابر بارند
 لگا آنحضرت نے باوجود ایسے اجلال و اقبال اور زوہم مسکوک کے جو حق سے آبدیدہ
 اپنے اشک مین بار یک ریس کیون نہیں جسکی ہندی ہون تھا کیون کا مین کہ بالکل ہمیدہ مست قضا
 لیس مین اسے پیالہ چاٹنے والے جو مرد محتاجی و عدم میری سے ہو اور جب چشم میری ایسے
 ہو تو چاہئے کہ میری شکر سے جیون ہو جائیں لیکن اس گریہ کا ایک قطرہ دو جیون سے اچھا کہ اس قطرہ سے جیون

ہوے اور ہر گاہ کہ بہشت کے روضہ نے بھی بارانِ دھونڈا چاہا تو میری خاکِ شورہ زشت کیسے نہ اسکی جو یا ہوئے بہر حال اسے انہی تودعا کیے جا سچکے اسکی رد قبول سے کیا کام چاہے رد کرے چاہے قبول کرے اور جو مان کہ مانع اور سد اس آب کی ہو اس سے جلدی ہاتھ دھو ڈال آپکو تلامب اور حبت و سنجیدہ بنا اور اس آب دیدہ سے روٹی کا اچھر مطلب سے کر

الہام ہونا فقیر کو اور کھلنا ناوہ مشکل اس پر
 قولہ اندرین بودا کہ الہام آمدش + کشف شد این مشکلات از ایندش + گفت گفتہ تیر کمان تیر بندہ
 کے بگفتہ من کہ اندر کش تو زہ + من نگفتہ کین کمانرا سخت کش + در کمان نہ گفتہ نے بر کش + از نفوس
 تو کمان افزائے + صنعت تو ایسے برداشتے + ترک این سخت کمانے رو بگو + در کمان نہ تیر پریدن بخو
 چون نیفتد تیر آخامی طلب + زود بگذارد بزاری جو ذہب + انچہ حق ست اقراب از جمل الوریہ +
 تو فلندہی تیر فکرت راجعہ + اسے کمان و تیر با بر ساختہ + صید نزدیک و تو دور انداختہ + ہر کہ او دور ست
 دور از روے او + کار ناید قوت بازوے او + ہر کہ دور انداز ترا دور تر + وز چہین گنجست او مجور تر + فلان
 خود را اندیشہ بکشت + گوید و کور اسوے گنجست نشت + گوید و چند انکہ افزون میدود + از مراد دل
 جدا تر میشود + جاہد و افینا بگفت آن شہریار + جاہد و اعنا بگفت اسے بیقرار + ہجو کفان کو رنگ نوز
 رفت + ہر فرا زلہ آگاہ زنت + ہر چہ افزون تر ہی حبت او مناس + سوے کہ میشد جدا تر از خلاص
 اللغات الہام بالکسر غیب کی آواز مناس پناہ المعنی یعنی یہ درویش تو اسی دعا و زاری میں تھا کہ
 ناگاہ غیب سے آواز آئی اور یہ مشکلات اسکی خدا تعالیٰ سے حل ہوئیں کہا منے تجھے کہا تھا کمان پر تیر
 یہ کب کہا تھا کہ زہ بن رکھے + سکو کھینچے ہتھنہ یہ بہن کہا کہ تو کمان کو زور سے کھینچ ہتھنہ تو یہ کہا کہ تیر مرد
 کمان میں رکھ کمانے مت بکھلے تو نے اپنی طرف سے زیادتی کر کے کمان اٹھائی اور صنعت تیر انداز
 کی ظاہر کی اب تو اس سخت کمان کو ترک کر بس کمان میں تیر تو کھلے اور اسکے اڑنے کا طالب مت ہو
 جہان تیر گر پڑے وہاں دھونڈہ تیر کو تو چھوڑ دے اور زاری کے ساتھ زر کی تلاش کر دیکھ حق تعالیٰ
 کیسا ادب چل لوریہ سے ہو اور تو نے اپنے تیر کو دور چھوڑا اسے فلان تیر و کمان تو بھالے ہو سے ہر اور کمان
 بھی نزدیک پھر تیر چھینکا تو دور چھینکا کیسی غلطی ہو جو کوئی اس سے دور ہو وہی اسکی صورت سے دور ہو مشرق
 بہیدار نہیں ہوتا اسکی قوت و بازو کام نہیں آتے اور وہ آزمائے کہ دیکھوں اسکے بازو میں کمانک قوت
 انور ہو بس جو کوئی دو انداز تیر یعنی تیر جگانور جاتا ہو وہی دور تر ہو اور ایسے خزانہ سے مجور تر فلسفی نے آپکو آ
 اندیشہ میں مارا اس سے کہے کہ اسکی گنج کی طرف پشت ہر گز سے منہ پھیرے ہو اور اس سے کہے کہ جب تیر رو بٹوہ بڑا

دوڑتا ہوا دیسا ہی مراد لے زیادہ جدا ہوتا ہوا اس شہر یا رہنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جاہد و افینا
 کہا ہوئے کوشش کرو ہم میں ملے نہ جاہد و اعنا یعنی نہ ہمسے الگ ہو کے جیسے کنعان نوح کے نفاک سے
 بلندی پر پہاڑ کی گیا جو سب سے بڑے تھے لیکن جیسے وہ بلندی بڑے تھے دھوٹتا تھا اور پہاڑ کی طرف جاتا تھا
 و سیاہی نجات سے دور پڑتا تھا قولہ عجواہن درویش بہر گنج و کان بہر صباہی سخت تر جیسے کمان بہر کمان
 اگر گرنے سخت تر ہو دی از گنج و نشان بد بخت تر ہا این مثل اندر زمانہ جانی ست + جان نادان برسج
 از زانی ست + زانکہ نادان داشت ننگ از استاد + لاجرم رفت و دکان کو کشادہ آن دکان بالائے
 استادان کار + کندہ و پر کشد دست و پر زار + زود ویران کن و کان و باز گرد + سوے سبزہ و گلستان و آبخور
 نے چو کنعان کو زکبر و ناشناخت + از کہ عاصم سفینہ فوز ساخت + علم تیر اندازی کشید + و آنرا اویدہ حاضر
 بحیب + اے بسا علم و ذکاوت و فطن + کشتہ رہ و را جو غول راہزن + بیشتر اصحاب جنت ابلہند + تا ز شرفیابی
 میرسد + خوشی و عریان کن از حلقہ فضول + ترک خود کن تا کنہ رحمت نزول + زیر کے ضد شکست و نیاز +
 زیر کے بگذا رو با گولے بسا ز زیر کے شد دام ہر و طرح کار + تا چو از زیر کے را پاکیز + زیر کان با صنعتے قانع
 شدند + ابلہان از صنع در صانع شدند + زانکہ طفل خود را مادر نہار + دست و پا با شد نہادہ در کنار + اللہ تعالیٰ
 جانی منسوب بجان و روح کندہ وہ لکڑی جسمیں مجرموں کا پائون دیدتے آبخور دجائے آبخور دن یعنی
 دریا کا گھاٹ عاصم نگہبان ذکاوت قیزی و دانائی گازیہ کاف فارسی گلگیر و مقراض و علف مہندی گھل
 و کینکھ صیادان ہمار وہ شخص جسے کچھ نکھایا ہوا معنی جیسے یہ فقیر کہ صبح گنج و کان کیواسے کردی کمان
 دھو نہ دھتا تھا اور جیسی زیادہ سخت کمان لیتا تھا و سیاہی گنج اور اسکے نشان سے بد نصیب ہوتا تھا
 چنانچہ شیل بھی نہ مین جانی ہوا اے نہایت دلچسپ کہ جان نادانوں کی رنج کے لاین ہر رنج ہی مین رہتی ہو
 اس سبب سے نادان کو استاد سے ننگ و عار ہوتی ہو استاد کرتا نہیں لاجرم نئی دکان اپنے خیالات
 کے موافق رکھتا ہو اور وہ جو استاد بنو پیشہ کے مین آنے بڑے ہوئے کہ وہ اسکے اپن کا کندہ ہے
 دن بھر قید اور پر کزدم ہو اور پڑ مار اے ہر طرح کی مضرت و نقصان جس کو اس دکان کو اجاڑ اور آخیال
 سے بوٹ اور سبزہ اور گلستان اور آبخور کی طرف رجوع ہو جو جنت ہو کنعان مست بنے بنے اپنے غرور و
 بوقونی سے سفینہ نجات و مراد کا کوہ عاصم کو بھی نہ کشتی نوح کو قبل سکے یہ بھی ایسی تیر اندازی کا علم تھا
 ہو گیا ورنہ وہ مراد اسکی اسکے حبیب مین رکھی ہوئی تھی بہت ایسا ہو کہ علم قیزی و دانائی راہرو کے لیے
 غول راہزن ہوئی مین تو نے نہیں سنا کہ اصحاب جحیمہ بل فرمایا یعنی اکثر اہل جنت حق ہوئے مین خوشتر فیلسوف ہوئے
 بچ جاتے مین تو آپکو حلقہ فضول سے عریان کر لو رنج و دو بخیش ہو تو رحمت الہی نزول کرے یہ زیر کی ضد

نکست و نماندگی پر جو دراصل کار آمدین لہذا تو زیر کی کو چھوڑ اور حق سے موافقت کر زیر کی کو
ایک دام ظاہر و پدید پر اور جن کی گاہ بھر اس دام و گنگاہ سے پاکباز کیا جا ہیگا اور وہ زیر کی کو کیا کرے گا
زیر کی کو کا تو یہ حال کیا یک صنعت ہی پر قائم ہو گئے اور احمق صبح سے صانع کو پہونچے اس واسطے کہ چھو
بچ نہ سمجھ کو مادر صبح ہی دودھ پلانیکو گو دین لٹائی اور بڑی پیار سے دودھ پلائی

داستان میں مسافروں کی جو مسلمان وجود و ترسا تھے اور کہیں کو جاتے تھے و قلمہ پا
ترسا وجود دیر تھے اور مسلمان صائم

قولہ یک حکایت بشنو اینجا سے لے کر تا اگر دی ستمی اندر ہنر + آن جو د و مومن و ترسا لکڑ + ہر ہے کرو
باہم در سفر + باد و گرہ ہر آبد مٹنے + چون خرد بانفس و با آہرنے + فروزے و رازے افتد در سفر + ہر وہمہ
پیش ہر گر + در نفس افتند ز داغ و جگر و باز + جفت شد در جس پاک و بے نیاز + کردہ منزل شب بیکہ
موضع ہم + مشرتے و مغربے قانع ہم + ماندہ در منزل ز رہ خورد و فکرت + روز ہا باہم ز سر و ز برف + چون
کشادہ شدہ و کشادہ شدہ بگسلند و ہر کے سوسے روند + چون قفل بگشادہ شدہ خرد + جمع مرغان ہر کے سوسے
پر کشادہ ہر کے در شوق زیاد + در ہوا سے جس خود سوسے معاد + پر کشادہ ہر وہمہ با شک و آہ + یکہ
پریدن نثار در دوسے در راہ + چونکہ رہ داشتہ پر دماند باد + سوسے آن کہ زیاد او پر ملیشا + آن طرف کش
آتشک دوسو ز آہ + چونکہ فرصت یافت آنسو کو ف راہ + در تن خود بنگر این اجزائے تن + از کجا جمع آمدند
بدن + آہ و خاک و بادی و آتش + عرشی و فرشی و رومی و کشتی + از امید عود ہر یک بہ طرف + اندرین
ہم از بیم برف + برف گونگون محمود ہر جہاد + در شتا از بعد آن خورشید داد + چون تایدف آن خورشید خشم
کوہ گرد و گاہ ریگ گاہ شیم + در گداز از ای جہادات گران + چون گذارتن بوقت نقل جان + چون رسیدن
سہ ہرہ منزلی + ہدیہ شان آورد حلو مقبل + برد حلو انزد آن ہر سہ غریب + محسنے از مطیعانی قریب +
گرم و محسن حلو سے غسل + برد آکر دناش بود امل + الملمات جو دیو و ترسا آتش پرست و نصارے عرف
باشندہ مرد آزادی باشندہ رے جعفر بالفتح ہندی میثک کش نام شہر طرف سبتن نفع بد اشتن و حاصل کرد
جمود منجد و لبستہ ہونا محسن بالفتح طبق بزرگ نجمہ بد سہمی امل امید المعنی آب فراتے ہیں کہ اسے پلیرس موت
ایک نقل ہماری سن لے تا تو اپنے ہنرمین آزمایا بجائے یعنی کسی آفت میں مبتلا نہو اور وہ کتین آدمیوں
سفر کیا ایک جو دوا ایک مریض لیکہ سنا اور تینوں سفر میں باہر گئے ہر راہ تھے یہ حد کی شان کہ دو گرا ہونکا ایک ہم
ہمراہی تھا جسے خرد نفس دیکھ کی سامعی ہو اور ایسا اتفاق ہوتا ہی ہو کوئی مرو کا رہنے والا کوئی رے
رہنے والا ہوتا ہی اور سفر میں ایک دوسرے کے سامعی اور ایک دوسرے کے سامنے ہمنہ ہوتے ہیں یہی گویا

بجہ میں زار و غورک و باز جمع تھے اور اس قید میں پاک و بے نیاز جفت ہو رہے تھے ایکرات ایک
 موضع میں ٹھہرے اور منزل کی وہاں کوئی مشرق کا تھا کوئی مغرب کا مگر ناہم قلع تھے اور اس منزل میں
 بہت روزوں رہے کہ جھکے ہوئے اور نہایت عاجز تھے سر اوپر کے سبب سے اور منتظر کہ جب راہ کھلی
 اور یہ قید جاتی رہے تو ایک دوسرے سے علیحدہ ہو کے اپنی اپنی راہ لیں اب مقولے انکا میں کہ جب
 بادشاہ خرد کا نفس کو توڑ دیتا ہے تو سارے مرغ جو اس نفس میں ہوتے ہیں سب اپنی اپنی طرف اڑ جاتے ہیں
 اسیلے کہ وہ کپڑا شدہ اپنی جنس کی محبت اور ہوا سے شوق و یاد میں ہوتے ہی ہیں اور اس خیال میں کہ
 پہلے اس نفس میں آچھنے ہیں وہاں کو لوٹ جائیں پھر فرمایا کہ ہر دم پر کشادہ اور باد شک و آہ لیکر کیا
 کریں اڑنے کی نہ کوئی صورت نہ راہ اور جب راہ کھل گئی تو ہوا کھلی اڑنے لگی اسی طرف کو جسکی یاد میں
 پر کھول رہے تھے اور اس طرف کہ جسکے لیے رونے تھے اور جسکے غم میں جلتے اور آہیں کرتے تھے اب
 جو نفس سے فرصت پائی تو بس آدھری کو چل دیے اب فرماتے ہیں تو اپنے ہی تن کو غور کر کہ یہ اجزا
 تیرے بدن کے کہاں کہاں سے اس تن میں جمع ہوئے ہیں آبی ہیں اور بادی بھی اور خاکی بھی اور آتش اور غشی
 بھی جو ہر چیز اور فرشی اور رومی و کشی اس امید سے کہ اپنے بعد اکیسٹ نوٹینگے ہر ایک نفع و محارہا ہو اور
 خوف برفت سے جو مرگ ہو اس گھر میں ٹھہرے ہوئے ہیں اور یہاں قسم قسم کی برف جو ہر سرا میں جاؤ کی
 جمانے والی ہیں اس سبب سے کہ اس خورشید داد سے دور ہیں جو خوف کہ وہ خورشید ختم کا گرمی اپنے
 غصہ کی آنکھوں پہنچا لگاؤ کو کہ اور رگ و کاہ سب نیم ہو جائینگے اور جو بڑے بڑے جمادات ہیں ایسے
 اس گرمی سے گھلا بیٹینگے جیسے جسم مرغی کے دقت گھلاتا ہو کہ یہ اشائے سب واقعات قیامت سے ہیں اب
 پھر ان مسافروں کا بیان ہے کہ جب یثیون ساتھی ایک منزل پر پہنچے تو ایک خوش نصیب نے واسطے طو لایا
 بیٹھ ایک محسن اپنے باور چچانہ سے ان تینوں مسافروں کے لیے حلو الیگیا گرم گرم روئی اور طباق شہد کے
 حلوے کا بھر ہوا اس واسطے کہ اس کھلانے کے ثواب میں کوئی اسکی امید تھی اسے سنت اور نذر مانی ہوئی قولہ
 اکیاست والادب لاهل الدرہ والاضیاف والقرے لاهل الورد والاضیافہ للغریب والقرے والقرے والقرے
 فی ابل القرے کل یوم فی القرے ضیف حدیث مالہ غیر الا من بغث کل یل فی القرے وقد جدید مالہم
 تم سوئے اللہ المجید و تحمہ بودند آن دو بیگانہ زور بود صائم و آن میں مگر چون نماز شام آن حلو و رسید بود ممکن
 مانہ در جع شدید آن دوس گشتند نماز و پریم + امشبان نیمیم و فردا سنجوریم صبر کردیم امشب از خود تن زیم
 ہر روز ہوتے ما پہنان کنیم + گفت مومن امشب این خورده شود صبر را نیمیم تا فردا بود پس بد و گفتہ زین
 حلت گری + قصد تو آنست تا تمنا خوری + گفت اسے یاران کہ نہ ماسہ نیمیم + چون خلوات افتادیمت میکنیم +

ہر کہ خواہ قسم خود بر جان زندہ دانا کہ خواہد قسم خود چہاں کند + آن دو گفتندش ز قسمت در گذرہ گوش کن قسم
نے انار از خبر گفت قسم او بود کو خوش را کہ قسمت بر ہو اسے برخدا کہ ملک حق و جملہ قسم اوستی قسم دیگر
را وہی و دو کوسی + این اسد غالب شدی ہم برگان چون بودی نوبت آن برگان + این اسد غالب
شد سے ہم بر قبور اگر بودی نوبت آن گا دزد + المعنی معانی اشعار عریضہ یعنی حلو الکریم اشعار پرشے کہ زریں
اور علم ادب شہر کے لوگوں کے واسطے ہر اور ضیافت و مہمانی خاص مسافروں کے لیے ضیافت واسطے
مسافر کے ہر اور مہمانی کہ اسد رحمن نے گانوں و انوین امانت رکھی ہر ہر روز گانوں میں مہمان نیا ہو کہ اسکا
سوا خد کے کوئی فریاد رس نہیں ہر اور ہر رات گانوں میں ایک پیغام آور جدید ہر کہ اُسکے لیے سوا اسے اسد بزرگ
کے نہیں ہر مطلب یہ کہ وہی دزدی ہو بچاتا ہو جب وہ حلو اروی لایا تو انکی یہ کیفیت تھی کہ دو انین جو بگاہ تھے
لیے کافرا نکو سبب کھانے کے بد مضمی ہو رہی تھی مگر وہ مومن دن بھر کا روزہ دار تھا جب مغرب کیقت
وہ حلو آیا تو مومن تھکا ہو اور نہایت بھوکا تھا اُن دونوں آدمیوں نے کہا کہ ہما کو بھوک نہیں ہے ہم
ویسے ہی کھانے سے بھرے ہیں اسکو رات میں رکھ چھوڑینگے کل کو کھا بیٹھے تھے اس رات صبر کیا اور پس
کیا کل کے لیے اس نعمت کو چھپا رکھینگے تو مومن نے کہا نہیں اس رات اسکو کھالیا جائے صبر کو رہنے
دین تو کل ہو اب تو اس بھوک میں کل کرنا دشوار ہے یہ سسکے اُن دونوں نے کہا اس حکمت و جلال کی
سے ہر مطلب یہ ہو کہ میں تنہا کھا لوں کہا اسے یار و نہیں کسواسے کہ ہم تین آدمی ہیں جب ہمارے تھکا
قول میں اختلاف ہو تو اسکو یا نٹ لین جو چاہے اپنا حصہ سوقت اپنی جان کو پہونچائے اور جو چاہے
چھپا رکھے اُن دونوں نے کہا کہ حصہ کرنے سے در گذر کریمے سنے آنحضرت نے فرمایا ہر انسان
ایثار لینے یا نٹنے والا درخ کو جاتا ہو کہ قسم سے وہ مراد ہو چنتا اپنے لیے حصہ حرص پر کیا نہ
خدا پرینے اپنا حصہ برابر نہ کیا بلکہ زیادہ اُسکے کہ تو خود ملک حق کی ہر اور ہم تن اسکا حصہ ہر کوں ہر جو
اور حصہ سے اسکو دو حصے یہ مومن ایسا نہ تھا جو ایسے کتے بدرگ اسکو مطلوب کر لینے مگر کیا کرے
نہ اسکی نوبت بھی ہو سکین تھی اسے یاں حفاظت اور ایسے ہی یہ خیر اُن گایو ہر غالب ہو جاتا اگر
نوبت میں مگر گایو انکی اس حلو اروی میں نہوتی نوبت سے مراد حصہ ہر لہذا خاموش ہو گیا قول
قصہ شان اُن کان سلمان غم خورد + شب برودر مینوالی بگذرد + بود مغلوب و یہ تسلیم و رضا گفت معاش
اصحابنا نہیں بختند و شب و برخاستند + اما دان خوش را اگر استند + روئے شستند و رہان
ہر کے + داشت اندر در در راہ و مسلک + سوئے در خوش را حق فصل جوے + یک ما نے ہر کئی و در دے موش را جوے
نیک و منع + جملہ را در سوئے اُن سلطان الف مومن و تر سا جو و نیک و بد + جملہ کا فراجت رو سوئے

احد بلکہ سنگ و خاک کوہ و آب را + هست و اگشت تہائی با خدا + این سخن بایان ندارد بہر سیار + رہ ہم کوہ
 اندم بار و دار + آن یکے گفتا کہ ہر یک خواب خویش + زانچہ دیدوش گو آوریہ پیش + ہر کہ خواہش بہ بود و خواہد
 قسم ہر مفضل را فاضل برد + آنکہ اندر عقل بالاتر دود و خوردن و خوردن جملہ بود + فائق آید جان پر انوار
 و باقیان را پس بود تیمار او + عاقلان را چون بقا + مداد + پس یعنی این جان باقی بود + پس جوہر آرد
 انچہ دیدہ بود + تا کجا شب روح او گردیدہ بود + گفت در رہ موسیم آمد پیش + مگر بہتہ دنیہ اندر خواب خویش
 در بے موت شد + تا کوہ طور ہر ستر گشتیم ناپید از نور + ہر سہ سایہ محو شد زان آفتاب + بعد از ان
 زان نور شد یک فحیاب + نور دیگر در دل آن نور رست + پس ترقیش آمد آن ثانی در ست + ہم من و ہم
 موت + ہم کوہ طور ہر ستر گشتیم از اشراق نور + المعنی آنفع و کیرخ آتش رست آن دون سینے
 جوہر و ترسا کا قصد یہ کہ وہ مسلمان غم کھائے اور رات اسکی فائدہ سن گذرے مگر یہ مغلوب تسلیم و رضا کا تھا
 سنے کہا ہے یار وین نے بطوع و رضا اس بات کو سنا اور مانا پس اس رات سو رہے صبح کو اٹھے آکو
 بنایا سنوارا تنہد دھویا اور ہر ایک نے دین پاک کے جسکے طریقہ کا جوہر تھا اس ور دے خدا کے فضل کا
 خواستگار ہوا اور کیسے نہو تا کو اسطے کہ جوہر و ترسا اور گبر و بیخ سب سی بادشاہ دیر کی طرف متوجہ ہوئے
 میں بھر فرماتے ہیں کہ مومن و ترسا و جوہر و حلیہ تک و بہر سبکا مٹھ اسی واحد احد کی طرف ہو بلکہ سنگ و خاک
 اور کوہ و آب سب کی رجوع و اگشت پوشیدہ اسی کی طرف ہوا قصہ یہ سخن تو بے بایان ہو وہ مینون
 یار یاروں کی طرح ایک دوسرے کی جانب متوجہ ہوئے ایک نے کہا کہ رات جس جسے جو خواب دیکھا ہو
 وہ اپنے اپنے بیان کرے جس جسکی خواب اچھی ہو وہ حلو آکھائے اسلئے کہ ہر مفضل نفسیت دادا کہ حد فاصل
 ہوتا ہو جو کوئی عقل میں اور یوں سے بڑھ جائے تو سبکا کھانا اسکا کھانا ہو اسکی جان پر انوار سب پر فائق
 ہوگی جوانی رہے سب کو غنچہ اری اسکی کافی ہوگی عاقلوں کی بقا جو اپنی بھری ہوئی ہو نہ حقیقت یہ جاننا
 بھی باقی رہنے کا ثانی تھا اس گفتگو کے اول جوہر نے خواب اپنی پیش کی جو دلچسپی تھی اور جانتا کہ روح اسکی
 بھری تھی کہا ایک راہ میں موسے میرے سامنے آئے مولانا فرماتے ہیں کیوں نہ ایسے خواب دیکھتا آخر
 نبی بھی تو خواب میں دنیہ کی چلتی ہو دیکھتی ہو اور میں موسے کے پیچھے کوہ طور تک گیا اور مینون آدمی خود نور
 ناپیدا ہو گئے کہ کوئی کیسکو نہیں معلوم ہوتا تھا اور چونکہ سایہ تھے وہ آفتاب سے مثل سایہ کے اس نور میں چلے
 پھر اس فرستے ایک دروازہ کھلا اس بعد ایک کوہ اور اس نور کے دلمین پیدا ہوا پس ترقی اس ثانی کی پہلے کے لیے رست
 درست ہوئی پھر + اچھی اور موسے بھی اور کوہ طور مینون اس نور کی روشنی سے گم ہو گئے قولہ بعد از ان دیدیم کہ
 کہ سہ شاخ شد + جوہر نور حق در و فلاح شد + وصف بہت چون تجلی ز دروہ + می گسست از ہم بی شد و ہوا

از ان یکے شاخے کہ آدم سے ہم گشت شیریں آب تلخ اچھوسم + واندگر شاخشن فروشد بر زمین + چنبر
 زلود برون آمد معین + کہ شفا سے جملہ بخوران شد آب + از پایوں وحی مستطاب + واندگر شاخ سنی پر
 نود + تا جوار کعبہ کہ عرفات بود + باز از ان صغقہ چو با خود آدم + طور پر جابد نافر دین و نہ کم + یک یک ز پر پاب
 موسی اچھوچ + میگد زین و ناندش تلخ و شیخ + باز میں ہمار شد کوہ از نہیب + گشت بالایش از ان بیت
 انشیب + باز با خود آدم زان انتشار + باز دیدم طور و موسی بر قرار + دان بیلان سرسبز زریل کوہ
 پر خلاتی گشت موسی باشکوہ + چون عصا و خرقہ او خرق نشان + جملہ موسی طور خوش دامن کشان + جملہ کف
 در دعا افزان + نعرہ ارنی ہم در ساختہ + باز آن غشیان چو از من رفت زود + صورت ہر یک دگرگون
 نمود + انبیا بودند ایشان اہل دد + اتحاد انبیا ہم فہم شد + باز امان کے ہمیدیم نگر + صورت ایشان
 بد از اہرام بن + حلقہ دیگر لایک متعین + صورت ایشان سجدا آتشین + زین غلط میگفت احوال آن جود
 پس جودے کا خورش محمود بود + ہیچ کافر را بخواری نگرید + کہ مسلمان مردنش باشد امید + چہ خرداری خرم
 عمر او + تا بگردانی از ویکبارہ رو + بعد از ان ترسا در آمد در کلام + کہ نیم رو نمود مر از منام + پس خدمت
 بچارم آسمان + مرکز و مشواسے خورشید جہان + خود و عجبہاے قلاع آسمان نبتش نبود آیات جہان + ہر
 دانند او خراہ بنین + کہ فرزند باشند خیر از زمین + اللغات تلفخ بالفتح دسیدن مستطاب برگزیدہ
 شیخ کوہ وزمین دامن کوہ و ہر چیز سخت المعنی چکر کتاہو کہ میں نے یہ دیکھا کہ پہاڑ پھٹ کے تین شاخ ہو گیا
 جبکہ لورجی نے اُس میں دم بچھو نکالینے جو قوت اُسکی ہیبت کے وصف نے اپنی تجلی اُسپر دلی تو اسکا پیل
 ہو کہ ٹوٹ ٹوٹ کے ہر طرف اُڑتا تھا پھر اُس سے وہ شاخ جو دریا کی طرف آئی اُس سے بانی جوش
 زہر کے تلخ تھے سب شیریں ہو گئے اور دوسری شاخ اُسکی زمین میں گھس گئی جس سے ایک چشمہ پیدا ہو کے
 ماحسین ظاہر ہو ا کہ جس سے سارے رنج ورنکی ٹھاہوئی سب مبارکی و ہمایونی وحی پاکیزہ کے کہ کو
 وحی ہوئی پھر فوراً ایک شاخ بزرگ اُڑی کہ وہ قریب کعبہ تک جو عرفات ہو گئی اب میں بہوشی سے جو جہر
 اب میں آیا دیکھا تو طور اپنے ٹھکانے تھا پچھلے جیسا تھا ویسا ہی بدستور نہ اس سے کم نہ بہت لیکن موسی کے
 پانوں تلخ کی طرح گلجا تا تھا ایسا گلجا تا تھا کہ کوئی شاخ درخشاں باقی نہیں رہتی تھی حتیٰ کہ کوہ ہیبت کے زمین سے
 برابر ہو گیا اور وہ بلندی اُسکی مارے ہیبت کے پستی ہو گئی پھر اس انتشار سے میں اب میں آیا تو پھر موسی
 و برادر دیکھا اور بالکل جگل جود امن کوہ میں تھا مخلوق سے بھرا ہوا سب ایسے جیسے موسی باشکوہ تو سے ہی
 سے عہدہ نہیں کے سے اُنکے فرقے سب طور کی طرف خوش خوش دامن چڑھائے مستعد اور بے عاکے واسطہ ہاتھ
 و نعرہ ارنی کرتے ہوئے پھر جب یہ بہوشی مجھے جانی رہی تو ہر ایک کی صورت مجھے دوسری طرح معلوم ہوئی کہ

بنیاد بنیاد دو سنی و دانی و اسے اور میری سمجھ میں آئے اتحاد انبیاء کا یا ایسے انبیاء کا سا اتحاد نہیں
تھا پھر کہ دیکھتا ہوں کہ فرشتے عجیب عجیب ہیں اور صورت انکی اجرام برف سے ہر پیر اور ایک حلقہ لایک
ہا جو دیکھا خدا سے استعانت چاہتے واسے تھے اور انکی صورت بالکل آگ کی طرح تھی جو وہ اسی قسم کے احوال
کتا تھا مصر و ثانی انکا مقولہ ہر کہ کیا عجیب بہت جو دایسے ہوئے ہیں کہ انجام تک کا محمد و خیر لہذا کہ کسی
کو ذلیل و خوار مت سمجھو کیلئے کہ اس کے مسلمان مر علی اسید ہو تو کیا خبر رکھتا ہو کہ عمر اسکی کیسے نعم ہو کر پیر یا
اسلام پر پیر کیا رگی اس سے کیوں مجھے بھیجے لیتا ہو بعد اس جو وہ کے ترسانے کلام شروع کیا کہ مجھ کو
سبح خواب میں نظر آئے جس میں ان کے ساتھ چوتھے آسمان پر گیا جہاں مرکز اور جاسے قرار خود رشید جہاں کا عجیب
عجب چیزیں آسمان کے قلعو پتھر کی کچھ نسبت اس جہاں کی نشانیوں سے نہیں ہر یہ سب میں نے دیکھیں اور
میں کہہ سکتا ہوں تو خود ہی جانتا ہوں اسے فخر اپنی اولاد کے کہ آسمان کے فن و ہنر میں سے ہر وہی کے ہیں

حکایت شتر و گاؤ و قوچ

قوله شتر و گاؤ و قوچ در پیش راہ + یا فتنہ اندر روش بند گیاہ + گفت بیچ بخش ارکین و ایمان را یقین بخش
از نگار دیر ازین + یک عمر کہ باشد بیشتر + این علف اور است او نے کو بوز + کہ کا بر را مقدم داشت +
آہہ است از مصطفیٰ اندر سنن + اگر چہ پیران را دین دوران لیام + در دو موضع پیش میدانند عمام +
یاد ان بسے کہ بس سوزان بود + یا بران بل کر خلل ویران بود + خدمت شیخ بزرگے قائمے + عام نذر
بقرینہ فاسدے + خیر شان انست + چہ بود شتر شان + قوچ شان را بازوان از فرشان + اللغات بیچ مخفی
قوچ ہندی ہندھا ہندھا نیکا بند گیاہ ہندی جو نہ گھاس کا تو ب زمین سنگستان بے آب المعنی اونٹ
اور بل اور میندھا بنون نے راہ چلتے ایک جو ناگھاس کا پایا میندھے نے کہا اگر اسکو تقسیم کریں تو یقین
ہر کہ بنون سے کوئی سیر ہو گا لیکن یہ کیا جائے جو کوئی سے عمر میں زیادہ ہو اولیٰ یہ ہر کہ اس سے کہدو
کہ اس گھاس کو وہ کھالے اسواسے کہ حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑونکی تقدیم چھوٹو بنر حل
آئی ہر اور انکی بنون سے ہر اگر چہ اس زمانہ کے لئیم عام لوگ بوڑھو ننو دو موقع پر مقدم کرتے ہیں
اور پیٹو ایتاتے ہیں یا وہاں کہ سنگستان بے آب نہایت سوزان ہو یا اس بل پر جو خلل سے گرنا ہو
بل طاعت کسی شیخ بزرگ کو رکش کی عام بے قرینہ کسی فساد کے نہیں بچا لاتے اور ہر گاہ خیر و طاعت
انکی یہ ہر پھر شتر کو انکے خیال کر کیسی ہوگی تو اسے فرسے انکی بیچ و بدی کو جان لے

بیان صورت پرستوں اور انکے شرمین جو لباس خیر میں ہوتے ہیں

قوله سری جامع میشدی یک شہر بار و خلق را میزد نقیب جو بدار ہو آن کے را شتر سی چوب زن ہر گاہ بدی

پیرمین + در میان بیدلی دہ چوب خورد + بگنا ہے کہ برو از راہ گرد + خون چکان رو کرد باشا و بگنت
 ظلم ظاہرین چه پرسی از نہفت + خیر تو نیست جامع میروی + تاجہ باشد شر و حضرت اسے غوی + یک
 سلامی نشو دیر از نہفت + تانہ چید عاقبت از وے بے + گرگ دریاد وے رایہ بود + تاکہ دریاد بر انفس
 را کہ گرگ ارچہ کہ بس شکر گیت + لیکشش ن فرہنگ و کید و مکر نیست + ورنہ کے اندر فتادی او بداد
 مکر اندر آدمی باشد تمام + مکر از آن دوست کو در کرم + بشنو دوا و گوید من کرم + المعنی بتا نید صد خیر
 شر کے بیانین فرماتے ہیں کہ ایک پادشاہ جامع مسجد کو جاتا تھا اور نقیب و چوہدار اس کے مخلوق کو مارا
 تھے راہ خالی کرنے کو کیسا سرجوہار توڑ دیتا تھا اور کیسا پیرین بھاڑ ڈالتا تھا اسی در میان میں ایک
 بیدل نے دس ڈنڈے کھائے بیگناہ اس بات پر کہ جاراہ سے لوٹ دہ ویسے ہی خون بہتا ہوا پادشہ
 کے پاس گیا اور کہا کہ دیکھئے جو ظلم مجھ پر ہوا اور پوشیدہ باتوں کو کیا دیکھتا ہے یہ تو تیری خیر ہو کہ مسجد
 جاتا ہوں نہ معلوم تیری شر اور تیرا ضرر کیا کچھ ہوگا اب مقولے اس کے ہیں ضرور ہو کہ بوڑھا کسی ناچیز سے اگر کہ
 سلام سنتا ہوں تو آخرین بہت سے بچتا ہوں اس سے کھاتا ہوں اگر بھڑا کسی ولی کو پالے تو اس سے بہت
 اچھا کہ کسی نفس بد سے اسکو پالا جائے اسوجہ سے کہ گرگ اگرچہ نہایت ظالم ہو لیکن اس میں ایسی فرہنگ
 یا اندیشی و مکرمان میں جیسے نفس بد میں ہیں اسواسے کہ وہ بھی جاں میں بچتا ہوا اگر فرہنگ ہوتی تو
 پھنستا یہ کرو کہ پورے پورے آدمی بن ہوتے ہیں مگر مکر اسی کی ملک سے ہو اور خاص کہ جو کرم والا ہو
 بزرگی و عزیزی والا کہ از سننا ہو اور کتا ہو میں بہرا ہوں جیسے منصور کی نقل مشہور ہے کہ کسی عورت
 گوز کی آواز سننے لگا تو اسکی خجالت کہ بہرے بگئے تھے اور وہ رہ پایا یا حاتم اصم کہ یہ بھی بہرے بگئے
 جنگی حکایت بوستان میں ہے کہ کسا کر کے ساتھ اور کس کی آواز سننے لگا تو کیا تھا ہوشیار کی

رجوع بقصہ گاؤ واشتر و قوج

تو کہ گفت قج باگا و واشتر کاے رفاق + چون چنین افتاد مارا اتفاق + ہر یکے تاریخ عمر ملا کنند ہر
 اولی ست باقی تن ز نید + گفت قج مع من اندران عمود + باق قریان اسمعیل بود + گاؤ گفتا بودہ ام
 سالہ رد + جفت آن بودم کہ شادوم جفت کرد + جفت آن بودم کش آرم جد خلق + در زراعت بر زمین
 غلہ + چون شنید از کاو و قج واشتر گفت + ہر فرد آورد و آہر برگرفت + بہرہ و ابرداشت آن بند قضا
 واشتر بچنی سبک + دل قیل کہ مر او د حاجت تا بچ نیست کہین چنین جسمی عالی گرد نیست + خود ہمہ کن اندام
 کہ نہ شام نہ شامین خورد + دانہ این را ہر کہ را صاحب نہاست + کہ نہاد من فرو و شر از نہاست + چمکان دانہ
 کہین جرم بلند بہت صندہ ان کہ این خاک نژدہ + کو کشاد قلعہاے آسمان کو نہاد بقعہاے خاکدان + اللہ

رافاق کسب جمع فوق مرجع الفتح چراگاہ فلق بالفتح شکاف من قفیل نوید نما خبر داری و ہشیاری المعنی میندھے نے
 گاہ و دتر سے کہا کہ اے رفیقو جب ہم تم سب پر متفق ہوئے کہ ہر ایک اپنی عمر بیان کرے جو بڑا یا
 زیادہ ہو وہ اس گیارہ کے لیے اویسے ہو باقی غموش ہو رہیں جس میندھے نے کہا کہ کہ میرا چراگاہ ان زمانوں
 جو اسمعیل کے لیے میندھا قربان ہوا تھا اسی میندھے قربانی کے ساتھ تھا گاؤں نے کہا میں بہت عمر والا
 ہوں میں جفت اس گاؤ کا ہوں جبکہ جفت آدم نے مجھ کو کیا تھا چھر کہتا ہوں کہ آدم جو جد مخلوق کے ہیں
 ان کے گاؤ کا جس سے کھیتی مین وہ زمین جو تھے مین جفت ہوں جب اونٹ نے میندھے اور گاؤ
 سے یہ عجب سنا سر جھکایا اور اس جو نہ کو لیلیا اور ہوا ابراہیم اس خود کے جو نہ کو اس سر بخجی قوی نے
 جلد لیے بے قال و قیل اٹھا کہ کہا کہ تمھیں خود حاجت تالیخ کی نہیں ہے کہ میرا ایسا بڑا جسم اور ایسی
 بلند گردن ہے کہ میں جاننا ہوں کہ مین تھے جھوٹا نہیں ہوں گا جسکو خدا نے عقل و ہوشیار بنی
 دی ہے جانتا ہوں کہ ظاہر پیدائش میری تھے زیادہ تیرا اور سب جانتے ہیں کہ یہ چرخ بلند اس خاک نر نہ
 زمین سے سو گونہ بڑھکے ہو کہاں پیدائش قلعوں آسمان کی اور کہاں اہل و پیدا لیں ہوں اس خاکدان کی

ابرجوع بقدریر ترسا و نوبت تقریر مسلمان

تو نہیں مسلمان گفت کاے یاران من + پیشیم آمد مصلحتی سلطان من + سید سادات سلطان مہیل +
 معتر کوئین و ہادی سہیل + پس مر گفت آن کے برطور باخت + باکیم حق و زرد عشق باخت + و اند گرا
 عیسے صاحب قرآن + بردبر اوج چارم آسمان + خیزاے پس ماندہ دیدہ ضرر + بارے این حلوایے
 بخنی را بخور + آن ہنرمندان و برفن را ندید نامہ اقبال و نصب خواندند + آن دو فاضل فضلند و در قیاس
 با ملائک فضل خود دریا یافتند + اے سلیم گواہ پس ماندہ ہیں + برج و برکات حلوائین + پس گفتندش
 کاسے ابلہ حریص + اے عجب خوردی ز حلوایے خبیص + گفت چون فرمود آ نشاہ مطاع + من کہ باشم
 تا کنم زان امتناع + تو جو داز امر موسے سرکشی + گر بخواند در خوشی ناخوشی + تو سچے ہیچ از مرجع + سر تو انے
 تاقت از خوب و قبیح + من ز خراپیا سر چون کشم + خوردم آن طواو ایندم سر خوشم + پس گفتندش کہ
 دامد خواب راست + تو بدیدی و بد از صد خواب باست + خواب تو بیدار است اے ذو نظر + کان بیبیدار
 عیاستش اثر + خواب تو بیدار است اے خوش نہاد + کہ تو در خوابت رسیدی با مراد + اللغات
 قبیل بزرگ و دانا بخنی وہ طعام و غلہ جو دوسرے وقت کے لیے رکھ چھوڑیں تا وقت حاجت کام آئے
 و گوشت پختہ خبیص وہ طعام جو در غن و خرا سے طیار کریں المعنی جب مسلمان کی باریکی تو اسے نہ کہ
 اسے یا روئے یا اس تو میرے یا دشنام مصلحتی آئے جو سرور مردار و نکے اور یا شاہ بزرگ و دتر کوئین و ہادی سہیل

کے ہیں اور مجھے کما کر تم میں سے ایک تو کلیم جنکے ساتھ طور پر گیا اور اس کے ساتھ نزد عشق کی کھلی اور دھڑک
 مسیح صاحبقران اور ج فلک چارم پر لینگے اب تو اس کے پس ماندہ اور ضرر دیدہ ہو تو اس حلو کو جو دوسرے
 وقت کے بے رکھ چھوڑا ہو کھالے آن ہنر مندوں پر فن نے تو اپنے اپنے گھوڑے سے دوڑا لے اور
 نامے اقبال و منصب کے پرے میں دونوں فاضلوں نے فضل اپنا پالیا اور فرشتوں کے ساتھ فضل اپنا
 لگا یا بس آئے سادہ دل احمق و ابلس ماندہ خردار ہو آٹھ اور حلو اس کے پیالہ پر بیٹھ اور کھا آن لوگوں نے سنے
 کما کر کے حریص حق تعجب ہو کہ تو نے تنہا وہ حلو اندیکھے کھا لیا کہا بھگت کو جب ن پادشاہ نے جنگ
 اطاعت سارے جہان نے مانی ہو حکم دیا تو میں کیا چیز تھا جو اس سے باز رہتا اور حکم نہا تا تو جو رہتا
 موسے کے حکم سے سرکشی کر گیا اگر وہ بھگت کسی بات کا حکم کریں چاہے تیری خوشی کی ہو چاہے ناخوشی کی
 اور سچی ہو بھلا تو مسیح کے امر سے خواہ خوب ہو خواہ ناخوب کبھی سربانی کر گیا پھر میں اسے جو فرشتا ہیز
 کیسے سرکشی کرتا میں نے اس وقت اس حلو کو کھا لیا اور اس وقت سے خوش ہوں ہیں انھوں نے کہا کہ
 داند تیری ہی خواب سچی ہو جو تو نے دیکھی اور ہمارے سیکڑوں خوابوں سے بہتر ہماری خواب تو خواب
 سخی تیری خواب اور ذل نظر بیداری ہو جبکا اثر بیداری میں ظاہر ہو رہا ہو تیری خواب اسے خوش رہنا
 بیداری ہو کہ تو خواب میں اپنی مراد کو پہونچا تو کہ خواب تو بیداریست ای ٹکڑ کہ لزان خوابت اسید کہ
 خواب تو بیداریست اسے ٹکڑ کہ لزان خواب تو بیداریست اسے ٹکڑ کہ لزان خواب تو بیداریست اسے ٹکڑ کہ
 کہ جان را ظہار دیدی عیان خواب تو مانند خواب انبیاء کہ شد این خواب تو بے تعبیر راست
 در گذر از فضل از جلدے و فن کار خدمت دار و خلق جن بہرین آورد دایزدان بردن و خلقت افلاک
 الایجدون و سامی را آن ہنر چہ سو کرد و کان فن از باب لہش مردود کرد و چہ کشید از کیمیا کارون ہم
 کہ فرو بردش بقعر دوزین و یوا حکم آخر چہ برست از ہنر و سرنگون رفت اور ز کفران در سقر و خود ہنر آرا
 بدان کہ دید آتش عیان و شلب دل علی النار الدخان و این دلیلست گندہ ترنز و لمیب و حقیقہ
 از دلیل ن طبیب و چون دلیلست نیست جز این اسے سپر ہوا میخا در کینرے می نگرد اسے دل تو شا
 آن عصا در گشت دل علی العیب اللہ اسے دلیل با جو فکر ذلیل ہیشی ما پیش امان قلیل غفلت و
 طرب دیگر دار اگر فی منہم معذوزہ ارمال لغات کپ سخن کلام گراف لمیب دانا دلیل ہنوا بول مرض
 بر وزن گریز و کبیر نیز بول طاق و طرم شان و شوکت المعنی چہر اسیکا بیان ہو کہ اسے نیکو خواب تیر
 بیداری ہو کہ اس خواب بھگت کو کھلو کا پہونچا پھر کہنا ہو کہ خواب تیری اسے نیکم و بیداری ہو جس خواب
 ہمارا منہ زرد ہو یعنی شرمندہ ہیں تیری خواب سے چانکے بھید و اسے بیداری ہو کہ جو خواب میں دیکھا

اسکو ظاہر میں بھی دیکھا تیری خواب مثل خواب نبیا کے ہو کہ بے تعبیر کے ٹھیک پڑی اب مقوسہ انکے میں کہانے
 فضل ہنر اور جلدی سے کنارہ کر بیان انکا کام نہیں ہو یہاں تو بندگی و حسن خلق ہی کام کرتا ہوتا ہی تھا
 کیواسطے عدم سے خدا تعالیٰ نے ہکو ظاہر کیا ہو چنانچہ فرمایا و ما خلقت ابن و انسل مایعبدون یعنی
 نہیں پیدا کیا ہمنے جن و انسان کو مگر واسطے بندگی کے دیکھو ساری کو جسے کچھ اسونے کا بنا کے ٹھیک
 پرستش کرائی تھی اسے ہنر نے کیا فائدہ کیا جسکی بدولت خدا کے دروازہ سے مردود ہوا اور قارون
 کو دیکھ اسنے کیا سے کیا اٹھایا کہ زمین اسکو نگلے حد گہرائی میں نیکی اور بوا حکم لینے بوجہل نے اپنے ہنر
 سے کیا گٹھری باندھی تھی تو ہو اگر بسبب کفران کے اوندھے سر و رخ میں ہر آقا ہنر اسکو جان چنے
 آگ دیکھی جیسے اس مسلمان کے خواب نہ گیلہ خان دل علی انار کے دعوان آگ کو جتا ہو کہ دانا کے
 نزدیک یہ دلیل اس سے بھی گندہ تر ہو جو دلیل طبیب کی ہو یعنی بول مرض جس سے مرض کی تشخیص کرتا ہو جس
 اسے پس جب دلیل تیری سوائے اس دلیل طبیب کے نہیں ہو پھر یہ وہ کیوں بکتا ہو اسی بول ہی کو دیکھ
 اسے فلان یہ دلیل تیری ایسی ہو جیسے اندھے کے ہاتھ میں عصا کہ اسے عیب کوری پر دلالت کرتا ہو
 اسے دل ہمارے مثل ہماری فکر کے ذیل ہو اور بیشی ہماری جہاں ہم صوفی ہیں سو دانا لوگوں کے سامنے
 نہایت تھوڑی سی اگر غلط نشان و فو حکومت گاند کیوں تو جھکا معذور کہ میرے نزدیک کچھ نہیں ہے
 منادی کرنا سید ملک تر مذکا جو کوئی تین چار روز میں سمرقند جائے اسکو اتنا زور و خلعت و کچھ
 قلم سید تر مذکا آغا شاہ بود + مسخرہ او دلقک دلخواہ بود + داشت کارے در سمرقند او ہم + جب الامعی
 ناشود او تتم + ورمنا دی کا نکرہ در پنج روز + آردم پیغام خوب با فروز + خیم اور از رو گنج بشمار + تامل
 ایر عزیز اندر دیار + دلقک اندر وہ بدہ چون این شنید + بر نشست و تابہ تر مذ سید دیدہ + مر کہے دواندر
 رہ شد سقط + از دو ایندن فرس رازان مخط + پس بدیوان در دویہ از گرد راہ + وقت نامہنگام رہ
 حبت او شاہ + فہجہ در جلد دیوان اوفت + شور شے در وہم آن سلطان قناد + خاص و عام شہر اول شد
 ز دست ہتاجہ تشوین و بلا حادث شدہ است + یا عدوے قاہرے در قصد ماست + یا بلالے مملکے
 از غیب خواست + کز وہ دلقک لیلین در شست + چند اسب قیمتی در راہ کشت + جمع گشتہ بر سرے شاہ
 خلق + تاجرا آمد چنین اشتاب دق + از شتاب او وجد و اجتہاد + غفل و تشویش در رفت قناد + آن یکے دوست
 بزازان زنان + و اند گراز وہم داولا کنان + از فقیر و فتنہ و خوف نکال + ہر دے رختہ بصد گونہ خیال +
 ہر کے فالے ہمیز از قیاس + تاجہ تشویش او قناد اندر پلاس + راہ حبت و راہ دادش شاہ زود + چون زمین
 بوسید گشتا ہن چہ بود + ہر کہ سپر سید حالی زان ترش + دست بر لب میزد او یعنی نمش + وہم فی افروان فرنگ

در تشویش کشتہ جنگ او سر کرد اشارت دلفک سے شاہ کرم + یکہ سے بگذازناسن دم زخم + ہو کہ باز آید
 بن عظم دے + کہ فادام در عجب علی + اللغات آلاخ بضم ڈاک و سواری و مرکب مستم بالضم تمام
 نامی جو بندہ المعنی سید تر مذ کہ تر مذ کا شاہ تھا اسکا ایک نسخہ دلفک نامے دخواہ تھا وہ پادشاہ مقرر
 ن ایک بہت بڑا کام رکھتا تھا اسنے سرفند تک ڈاک لگائی مادہ کام نامی پائے اور منادی کی کہ پانچ ہزار
 بلکہ بیغام خوب با فروز لا دے اسکو زرو گنج پیشا رود و گنگا تا وہ شہرین میرد عزیز ہو جائے دلفک اپنے
 دشمن تھا اسنے جب منادی سنی بس سوار ہو اور تر مذ تک ایسا دوڑتا آیا کہ دو گھوڑے اس راہین
 لگے ایسی جلدی کی اور ایسی تیزی سے دوڑائے تن بعد گرد راہ سے دو لہائیں پہونچا اور وقت بہت
 اسوقت پادشاہ کے پاس جانا چاہا تمام دیوانخانہ میں کھسیر شگئی اور پادشاہ کے وہم میں بھی شورش
 پیدا ہوئی خاص و عام سب بیدل ہوئے کہ کسی کیا کوئی نئی بلا ہیر آئی وہی ہو جو یہ تشویش ہو آیا کسی دربار
 تمن نے ہاری طرف تھک کیا ہوا کوئی بلا ناگہانی ملک غیب سے پیدا ہوئی ہو کہ ایسی دوڑ سخت
 سے دلفک آیا ہو جو چپ گھوڑے قیمتی راہ میں مار ڈالے غرض پادشاہ کی مجلس سرہ مخلوق جمع ہوئی
 اس خیال سے کہ دلفک ایسا جلدی کیوں آیا اسکی ستابی وجد جہد سے شورش تشویش تر مذ میں پڑ گئی
 ولی تو وہ دن را تو یہ ہاتھ مارتا تھا اور کوئی وہم سے واپلا کرتا تھا فریاد اور فتنہ اور خوف آفت سے
 دل سیکڑون خیال کرنے لگا تھریک پنے قیاس سے فال دیکھتا تھا کہ ہمارے کپڑو میں یہ آگ کیسے
 لگ گئی اور ہم کو بچیں کر دیا پھر اسنے پادشاہ کے پاس جانا چاہا پادشاہ نے فوراً بلا لیا جب زمین بول
 ہو ا پوچھا کہ میں یہ کیا بات تھی اب جو کوئی اس ترش سے حال پوچھتا تھا وہ لب پر ہاتھ رکھتا تھا اس غرض سے
 نہ خاموش ہوا سبات اور دانائی سے اسکی اور بھی وہم پڑھتا تھا اور سب تشویش سے حیران ہوتے تھے
 آدشاہ کی طرف دلفک نے اشارہ کیا کہ لے شاہ کرم دم بھر جھک چھوڑ دے پھر بات کرونگا شاید اسدم بہتر
 میری عقل ٹھکانے ہو جائے کہ اسوقت میں عجائبات عالم میں پڑا ہوا ہوں قولہ بعد یک ساعت کہ شاہ
 زوہم وطن + تلخ گشتش ہم گلو وہم دہن + کوندیدہ بود دلفک احنین + کہ از خوشتر بودش ہمیشین +
 را نادستان دلائع افزاشی + شاہ را بس شاد و خندان داشتی + آنچنان خندانش کردی و نشست + کہ
 رفتی غمہ شکم را باد و دست + ہم تر زور خندہ خوسے کردی تنش + زور و افتادی ز خندہ کردش + بازارم و زاین چنین
 رد و ترش + دست برب بیند کاے شمش + وہم در وہم و خیال ماند خیال + شاہ را تا خود چہ آید از کمال +
 لہ دل شد باغم و پرہیز بود + زانکہ خرم شاہ بس خونریز بود + جائے تخت او سمرقند گزین + بد وزیرے دہی اور
 ہمیشین + بس شہان اعظم را کشتہ بود + یا بجلت یا بسطوت آن عنود + دین شہ تر مذ از و در وہم بود + و زنی دلفک

بھی وہیش فروزہ گفت زو تر باز کو احوال چیست + انجمنیں گنوب لوار زفر کسیت + المعنی بادشاہ نے حسب ہنر
 جسکے ایک ساعت توقف کیا جب بادشاہ کا وہم و گمان سے نہایت ہی گلو اور دہن تلخ ہوا کسو اسے کہ آئے
 دلقک کو کبھی ریسہ پریشان حال نہ دیکھا تھا بلکہ اس سے زیادہ کوئی ہمنشین خوش اسکا تھا ہمیشہ یہ نقل و حرکت
 اور بازی و لالچ ایسی اٹھاتا تھا جسے بادشاہ کو نہایت شاد و خندان رکھتا تھا ایسا اسکو ہنسنا تھا کہ وہ دونوں
 ہاتھ سے پیٹ پکڑ لیتا تھا اور ہنسی کی شدت سے پسینہ پسینہ ہو جاتا تھا اور ہنسنے ہنسنے گریڑتا تھا چہرہ آج ایسا
 زرد و ترش کیوں ہو اور کیا سبب جو ہاتھ پر رکھنے کہتا ہو کہ اسے شاہ خاموش ہو اس سبب سے شاہ کو وہم
 در وہم اور خیال در خیال تھے کہ دیکھیے کیا وبال پیدا ہوتا ہو اور یہ بادشاہ بڑا احتیاط اور یہیز والا تھا اسکو
 حرم شاہ کا بڑا غم ہوتا تھا کہ نہایت ہی خونریز تھا اور اسکا تنگنا سم قند جو بڑی گزیدہ جگہ ہو اور اسکا ایک
 وزیر از بس نزدیک و درنا تھا جو اسکا ہمنشین تھا آئے اسطرح کے بہت سے بادشاہوں کو حیلہ سے بھی
 اور زور سے بھی مار ڈالا تھا ایسا کرش تھا لہذا یہ شاہ ترند بھی اس سے وہم میں تھا بس دلقک کے اس کرو
 فن سے اسکا وہم اور بڑھتا تھا لاجرم دلقک سے کہا جلدی کہو حال کیا ہو اسقدر پریشانی قبری کے شر سے
 ہو کہ گفت من در دہ شنیدم آنکہ شاہ + زدمند دی بر سر ہر شاہ را کہ کہے خواہم کہ تا ز د تا سہ روز ہوتا سہ
 اوچیک با فروزہ گنجا بدہم در لاند عروس + چون شود حاصل زینا مش غرض + من شتابیدم بہ تو ہر آن +
 تا بگویم من ندارم آن توان + ہا میں چنین کارے نیاید خود ز من + تا راین امید را بر من تن + گفت لعنت
 بر چنین زودیت باد + کہ دوصد تشویش در شہر و قباد + از بڑے انقدر اسے خام پریش + آتش افگندی
 درین مرج و خشیش + ہجو این خاوان با طبل و علم + کرا فغ خانیم در فقر و عدم + لاف سچے در جہان انداختہ +
 خوشن را با بیزیدے ساختہ + ہم ز خود واصل شدہ ساک شدہ + محفلے دا کردہ در دعو تکدہ + خانہ داداد
 بر آشوب و شر + قوم دختر را نبودہ زان خبر + ولولہ کہ کار نیمر راست شدہ + شمر طماے کان ز سوے ماست
 خانہ را رافتہ و آراستہ + زین ہوس سرت و خوش + زان طرف آمد کے پیغام نہ + مرے آمد این طرف زان
 یام نہ + زین رسالات مزید اندر مزید + در مضاحک یک جوانی تا رسید + نے و لیکن یار مازین آگست +
 تا کہ از دل سوے دل پنہان ہست + پس از ان یارے کہ امید شمت + از جواب نامہ رہ خالی چراست
 صد شانت از لہر داز جبار + یک بس کن پردہ زین ہم بر مدار + باز دتا قصہ دلق جہول + کہ با آورد بر پیش
 از فضل المعنی دلقک نے کہا کہ میں نے گاہوں میں یہ سنا کہ بادشاہ نے ہر شاہ پر بنا دی کی کہ کوئی شخص ایسا ہر جاتے ہیں
 کہ قاعدہ طرح تین دن دوڑے اور تین دن میں ہر قند تک جائے کہ اسکو عرض میں بہت خزانے دینگے جو اسے بچا
 سے غرض ہماری حال ہو جائیگی لہذا میں اس واسطے تیرے پاس دڑا کہ تجھے کون مجھ میں ایسی طاقت نہیں ہو تجھے

اس قسم کا کام نہیں ہو سیکے گا اس لیے کہ تار بجھ پرست پور یعنی یہ امید تھکے مت رکھ پادشاہ نے کہا
 لعنت خدا کی تیری ایسی جلدی پر جس سے شہر میں سیکڑوں توشویشیں پڑ گئیں اتنی سی بات کے لیے
 اے احمق اس چراگاہ سبز میں آگ لگا دی اور اوپر سے گھساں خشک الدیاب مقولات حضرت مولانا
 کے ہیں ایسے ہی یہ خام لوگ ہیں جو طبع علم لیے پھرتے ہیں بڑے پیر بنے کہ ہم فقیر و مفتی کے بڑے
 ارفع خان ہیں یعنی بزرگ و کلان جہاں میں اپنی شیخی کی دھوم ڈالے ہوئے آپکو بانہید بنائے ہوئے ہیں
 آپ واصل ہو گئے اور آپ ہی آپ سالک بن گئے نہ کوئی مرشد نہ رہنما اور دعوتیکہ میں پیری مریدی کی کھلا
 کھولے ہوئے یہ خوب جاری یہ وہ مثل کہ داماد کے گھر تو بڑی دھوم دھام سورو سورو لڑکی کی قوم میں کوئی
 خبر نہیں داماد کے گھر تو بوند کہ آدھا کام تو ہمارا درست ہو گیا اور جو شرطیں کہ ہماری طرف سے چاہے
 تھیں سب جو کچھ تیرے تھے وہ آراستہ ہو گئے اور اس ہوس سے سب سرست و خوش سو سو گئے
 اسی اثنا میں اس طرف سے ایک پیغام لگایا کہ ہمارے بام سے تو ایک مرغ بھی دھڑاڑ کے نہیں آیا تھا
 خطوط جو بہت ہی بہت گئے ہیں وہ سب ہمیں ٹھٹھو نہیں پڑ گئے کہ تمکو ایک جواب بھی نہیں بھیجا اب فرماتے ہیں
 یہ مثال جو کہی گئی ہو تو ٹھیک لیکن نہیں ہمارا یا اس سے خیر نہیں ہوا اس سبب سے کہ دل سے دلی پوشیدہ
 ایک راہ ہے پس دیکھ کہ جس سے تمھاری امید ہو گیا سب ہو جو اسکے جواب نامہ سے تمھاری
 راہ خالی ہو تمکو ادھر سے جواب نہیں آتا سیکڑوں نشان جواب کے ہیں پوشیدہ بھی ظاہر بھی کہ انکو جواب نہ
 تم میں کوئی نہیں ہو لیکن تو بس کراسکا بھی پردہ مت اٹھائے ایسا ہی پڑا رہنے دے اور دلفک جھول
 قصہ کھڑک چل کر اپنے ہی فضول سے اپنے اوپر بلالایا قولہ پس زیر شگفت اے حق راستن ہشتن از بندہ
 کہینہ یک سخن + دلفک زدہ بہر کارے آمدہ است + راے او گشت و پشیمان زان شدہ است + راہ
 روغن کہہ رانو می کند + او بخرگی برون شو می کند + غمرا غم و ہنہان کرد تیغ + باید فشن من ہر اورا بہ دریغ + او میار
 غم و ہنہان کرد کار + بیگان اورا ہی باید فشار دہیستہ را یا چو زراتا نشکنی + نہ نماید دل نہ بدہد روغن ہشتن
 این دفع دے و فرہنگ او + درنگ و رات عاش و رنگ و گفت حق سیاہم + وچہم + زانکہ غارست سیاہ و
 این معانی بہت ضد آن خبر کہ بشر بشر آتھن + بشر گفت دلفک با فغان و باخروش + صاحبان دوزخون این سکھ
 کوش + پس گمان دو ہوا دید در ضمیر + کان نباشد حق و صادق اے امیر + ان بعضی لظن انم است اے وزیر
 نیست اتم راست خاصہ بر فقیر + نہ گنہاں + ارچہ گیر دانکہ میخند اندش + گفت صاحب پیش
 جاگیر شد + کا شغف این مکر و این تہ ویر شد + گفت دلفک را سو زندان برید + چاہلوس و زرق اورا کہ
 میزندش چون دہل شکم تھی + تاہل اورا و دہتان آگئی + زانکہ ہم پریم تھی + باشد دہل + بانگ دانکہ کند مارا زنگ

تا گوید سرخوردار اضطراب و آسائش نیکو گیر این دہا آزار و چون طمانیہ است صدق با فروغ دل نیار و بد بختار
 دروغ و کذب چون خس باشد و دل چون دہان خس نگر و در دہان ہرگز نہمان و تاور و باشد زبانی میزند
 تا بدانش از دہان بیرون کند و خاصہ کاندہ چشم افتد خس ز بار چشم افتد در غم و بند و کشادہ و بایں این سخن از غم
 و کون نکہ و تادہان و چشم زین خس ارہ و اللغات خند بخت و بکسر نیام شمشیر و کار و غم یعنی غماز و سخن چہین
 المعنی بس وزیر نے بادشاہ سے کہا کہ اسے حق کے ستون ایک بات اس بندہ کیلئے کی بھی سنے یہ دھک
 اپنے کانوں سے کسی کام کے واسطے آیا ہو ابلہ اس کام سے اسکی رائے بدل گئی تو پیشیان ہو کے
 بیان آیا ہو اس پرانے کام کو جو اصلی ہوا اب روغن مل سکے نیابنا تا ہو اور خرگی سے؟ سکوبرون شو کرتا ہے
 لینے دفع کرتا ہو میان دکھانا ہو اور شیخ چھپائے ہو بس بیدریغ اسکو دبا با پلا کر ناچاہیے اسے چھری
 چھپا یا ہے میان دکھانا ہے بیشک سکوبھی ایسا ہی رفتار کرنا ضرور ہو پسہ کو یا جو زکو جب تک وہ نہ تو ہے
 وہ اپنے دل کو نہیں دکھاتا ہو یعنی ضمیر کو جو بھید ہو نہ روغنی ظاہر کرتا ہو تو اس مثال کو اسکی اور اس پیشاری کو
 مت سن ذرا اسکے رشتہ اور رنگ کو تو دیکھ کیا آگیا ہرے حق تعالیٰ نے فرمایا ہو سیاہی و جو ہمیں نشان
 انکی انکی صورتوں میں ظاہر ہیں اسواسطے کہ سیاہی کی نام و غماز ہو یا جس خبر کی ہند کو دکھار یا ہو جو کہا ہو کہ بستر شر سے
 مر رہتا ہو یعنی اپنے شر کو چھپا رہا ہو یہ سنے دھک نے بڑے شور و فغان سے کہا کہ ایسا صاحب مجھ مسکین کے دل
 میں کوفت مت کر اکثر گمان و وہم ایسے بھی ہوتے ہیں کہ وہ اسے امیر حق و صادق نہیں ہوتے اسے وزیر
 حضرت نے ان بعض اظہار میں بھی فرمایا ہو یعنی بعض گمان گناہ ہیں اور ستم کسی طرح درست نہیں ہو خاص کر
 فقیر بادشاہ کی تو یہ عادت ہو کہ جو کوئی اسکو رنجیدہ کرتا ہو وہ اسکو بھی ناخوش نہیں کرتا پھر اس شخص کو
 جو اسکو ہنسنا رہتا ہو کیسے ناخوش کرے اگر کاغذ و وزیر کا گناہ بادشاہ کے سامنے جگیا اور اس کو وزیر کا کاف
 ہو گا دھک کو قید خانہ لیجاؤ اور اسکے چا پلوں و مکر کو ذرا مت مانو اور دہل شکم تھی کی طرح کوٹتے رہو
 تو دہل کے مثل وہ تمکو خبردار کرے اصل بات بتائے آسٹیلے کہ دہل پر بھی ہوتا ہو اور خالی بھی اسکی
 آواز مکو کل باتوں سے آگاہ کرتی ہو اس لحاظ سے پر ہو اور خالی تو خود ظاہر تا یہ بھی پٹنے سے مضطرب ہو
 اپنا عید کہے ایسا کہ سکے دل قرار پر ہو جائیں جبکہ صدق با فروغ سبب طمانیت دل کا ہو تو دل
 جھوٹی بات سے آرام نہیں پاتا ہو کذب مثل خس کے ہو اور دل مثل دہن کے اور ظاہر کہ خس دہن میں
 بھی نہیں رہتی جب تک دہن میں رہتی ہو آدمی زبان چلاتا رہتا ہو اس سے اسکو منہ سے نکالے
 اور خاصۃً جب آنکھ میں ہو اسے خس پر جائے تو آنکھ کیسی گھبراتی ہو پانی بھی دیتی اور جھتی ٹھنی بھی ہو
 میں ابلے بعد اس خس پر لٹ مارو گناہ میری چشم و دہن دونوں اس خس سے چھوٹ جائیں تو کفست دھک

اسے لکھتے ہیں ہاش + رومے علم و معرفت را کم خراش + تا بدین حد حبیب تعجیل و نفقہ + من فی ہر دم پر
 درم + آن ادب کہ باشد از بہر خدا + اندران استعجلی نبود درو + و انجہ باشد طبع و ششم عارضے سے شتابنا
 منقنی + ترس از آید رضا ختمش رود + انتقام و ذوق از وفات شود + شہوت کا ذب شتاب در طعام + نہ
 فوت ذوق نبود جز مقام + اشتہا صادق بود تاخیر بہ + تا گوار نہ شود آن کے گروہ + تو پئے دفع بلا
 میزنی + تا بدینی رخنہ را بندش کنی + تا ازان رخنہ بدون ناید بلا + غیر ان رخنہ سے دار و قضا + چار
 دفع بلا نبود ستم + چارہ احسان باشد و عفو و کرم + گفت الصدقہ ترد ابلا + دہم رضا کا بصدقہ یا فاقا + صدقہ
 نبود سوختن درویش را + کو کردن چشم اندیش را + اللغات نفقہ بلا مقام بیماری المعنی + دفع لکھا
 پادشاہ مال کر طم و بخشش کا متعہ کھسوٹے اسقدر تجھ کو جلدی و نفقہ کون ہر مین کچھ اڑائیں جا
 ہوں تو تیرے قبضہ میں وہ ادب تنبیہ جو بوجہ اللہ کے ہو آسمین جلدی شتابی کب روا ہو اور جو طبیعت
 اور غصہ سے ہو وہ عارضی ہو آسمین شتابی ہوتی ہو کہ منقنی نہ ہو جائے اس خوف سے کہ طبع ڈرتی
 ایسا نہورضا آجائے اور غصہ جاتا رہے اور بدلا و روہ مزہ جو طبیعت کو انتقام میں ملتا ہو جاتا رہے فوت
 ہو جائے آدمی کو ایک شتہا کا ذب ہوتی ہو وہ کھانے میں جلدی کرتا ہو اس خوف سے کہ میرمزہ فوت نہ
 اور وہ خوف اسکو بیماری میں ڈالتا ہو سوا بیماری کے کچھ حاصل نہیں ہوتا بہریرہ ہو کہ جب شتہا صادق ہو
 کھائے تا وہ کھانا ہضم و گوار نہ ہو پٹیں گروہ ہو کے نہ اڑ جائے انداز میں کھائے تو تجھ کو واسطے دفع بلا
 ملتا ہو کہ مجھے وہ رخنہ معلوم ہوئے تا اس رخنہ کو تو بند کرے کہ اس رخنہ سے بلا نہ نکل آئے مگر یہ سمجھتا
 کہ اس رخنہ کے سوا قضا کے بہت رخنے ہیں ان سے بہت بلائیں نکل سکتی ہیں تو نہ میر دفع بلا کی ظلم نہیں ہو بلکہ
 تیرے سکی احسان و عفو و کرم پر چنانچہ آنحضرت نے فرمایا ہو الصدقہ ترد ابلا + صدقہ آتی بلا کو بھیر دیتا ہو و اگر
 اپنے مرض کی صدقہ سے ایجو ان اب یہ صدقہ نہیں ہو کہ فقیر محتاج کو بلا اٹھو چشم اندیش کو پھوڑو + اننا قولہ گفت
 نیکو ست خیر در موعش + ایک چون خیر سے کنی در موعش + موضع خدمت ہی ویرا نیست + موضع شہ سل +
 ناماد نیست + در شربت ہم عطا ہم زجر بہت + شاہ را صدر و فرس را در گشت + عدل چہ بود وضع اندر موعش
 ظلم چہ بود وضع در موعش + عدل چہ بود آب دہ اشجار را + ظلم چہ بود آب آدن خار را نیست باطل ہر
 یزدان آفرید + از غضب و ز ظلم و ز نفع و مکیہ و خیر مطلق نیست نہ ہا ہیچ چیز نہ شر مطلق نیست نہ ہا ہیچ چیز نہ
 و ضرر ہر یک از موعشیت + ظلم زین رو و حبست و نافرمانیت + انے بسا زجر کہ بر مسکین + و د + در ثواب
 مان و خلو بہ بود + زاکر جا اگر می و فرا کند + سیلیش از جنت مستفقا کند + سیلیہ در وقت بر مسکین بزن + کہ
 ہو باندہ آتش اگر کون زدن + زخم در معنی فتنہ بر خوسے بد + چوب بر کرد + او فتنے بر بند + بزم و زندان بہت ہر ہرام

راہِ بزمِ مخلص را وزندانِ خام را + شوقِ بایدِ ریش را مرہمِ کئی + چرکِ را در ریش مستحکمِ کئی + تا خورد مرہمِ گوشتِ
 را در زیر آن + نیم سودے باشد و پنجہ زبان + از لطفِ آن اندرون ویران شود + چرکِ تاکہ در میان
 پیمان شود + اللغاتِ زجر بازداشتن و ضرب و سزائش کیہ کیہ کنندہ مستفاد پاک کردہ شدہ المعنی
 بادشاہ نے کہا البتہ خیر اور اسکا موقع بہت اچھا ہو لیکن جہی جو خیر کے ٹھکانے خیر کرے اور اگر تو شہ کھنے کے
 موقع پر رخ رکھے تو کیسی خرابی ہو ایسے ہی شہ کی جگہ پہل رکھنا ناو آتی شریعت میں بھی عطا و زجر
 دونوں ہیں بادشاہ کی جگہ مسند ہو گھوڑے کی جگہ گھاس میں اپنا اپنا محل و رتبہ ہو عدل کسان نام ہو کسی شہ
 کو اپنے ٹھکانے رکھنا اور ظلم ہی کہ بے ٹھکانے رکھنا عدل کیا ہو درختوں کو پانی دینا اور ظلم جھانکنا و کھانا سینچنا
 جو کچھ خدا تعالیٰ نے پیدا کیا ہو وہ باطل نہیں ہو غضب بھی ہو اور حلم اور نیک اندیشی ہو بد اندیشی بھی نیک اندیش
 ہر چیز نہ خیر مطلق ہو کہ ہر جگہ اسکو جاری رکھے نہ شر مطلق کہ ہر جگہ سے اسکو بچائے نفع اور ضرر دونوں کا
 موقع جدا جدا ہو اور اپنا اپنا ٹھکانا اسوا سطر علم واجب نفع ہو تا ہر چیز میں تیز کرے اسے فغان اکثر ضرر
 سرزنش ایسی ہوتی ہو کہ مسکین پر کرنے سے اپنے ثواب میں حلو اور ولی نکھلنے سے بہتر ہوتی ہو اس
 سبب کہ حلو اسکی گرمی و صفا کو بڑھائیگا اور سیلی اسکو اسکے خبت سے پاک کر دیگی سیلی اپنے وقت
 پر سکین کے مار کہ سیوقت میں اسکو گردن مارنے سے بچا دیگی سیلی مار دیتے سے ایسی شرارت نہیں
 کرے گا جو قابلِ گردن مار نیکی ہو جائے بد کو اگر زخم پہونچاؤ تو بحقیقت وہ زخم اسکی خو سے بد پر ہوتا ہو
 نہ ہن پر اور ضرب چوب کی اسکے فعل پر ہوتی ہو نہ ہن پر ہر ہر لم کی خاصیت بزم و زندان ہو مگر بغیر بزم
 غلام و اون کے لیے اور زندان احمقوں اور کچوں کے واسطے بہرام مراد ہر بادشاہ سے متکا ایک
 ریش ہو کہ اسکو شوق کرنا چاہئے اور تو اسپر مرہم لگائے تو گویا اسکے ریم و چرک کو مستحکم کر دیا ہو تو بیچے بیچے وہ
 چرک و ریم گوشت کو کھائے بس ذرا سا تو اس میں نفع ہو اور بچاس نقصان کہ اسکی گرمی سے دروند ویران
 ہوگا جب تک کہ وہ چرک سمیں چھپا رہیگا تو گفت و گفت میں انیکو کم کذا + یک نیکویم نخرے پیش آرہیں + وہ صبر و
 نہایت صبر کن اندیشہ میکن روز چند + در تانے برقیعی میزنے + گوشمال میں یا لغائی کئی + در روشن نشی
 گنبا خود چرا + چونکہ می شاہ شدن براستوا + مشورت کن با گروہ صالحان + بر پیر امرا و ہم بدان + امر ہم
 شورے بڑے این بود + کر تشاور سو + کر کمتر شود + کین خرو با چون مصابیح اورست + ہیبت مصباح
 از یک روشن ترست + بکہ مصباحے فتہ اندر میان مشتعل گشتہ ز لور آسمان + غیرت حق پردہ آفتہ است +
 عقلی و علوی ہم آہیختہ است + گفت سیر و می طلب اندر جان + بخت و روزے را ہی کن امتحان +
 اور مجالس می طلب اندر عقول + آنچنان عقلے کہ بود اندر رسول + زاکہ میراث از رسول آنت و بس + کو سبب

از پیش و پیش + در پیرامی طلب ہم آن بصر کہ نابد وصف آن این مختصر بہر این کردہ است مناجات
 از ترسب و بردن خلوت کہو + تا نگردد فوت این نوع القاء + کان لظہر بخت ست و اکسیر نقا + در میان صلی
 یک صلیبت + ہر سر تو قیعتش از سلطان صحت + کان دعا شد با اجابت مقترن + کفو او بود کبار الش
 جن + در مری اش آنکہ جلود عارض ست + حجت ایشان بر حق و احض ست + گرچہ ما اور انجود اقریم
 غدر و حجت از میان برداشتیم + قبلہ چون کرد دست حق عیان + پس تجرے بعد از ان مردود دان + بین
 بگردان از تجرے زو و سر + کہ پدید آمد معاد و مستقر + یک زمان زمین قبلہ گرداں شوی + سخرہ ہر قبلہ باطل
 شوی + چون شوی تیزوہ را ناسپاس + بجد از تو خطر قبلہ شناس + گرانہ این انبار خواہی ہر در بر نیم ساعت
 روز ہزاران میر + کاندراں جم کہیری از معین + مبتلا گردی تو بائس لقرین + اللغات تجرے صواب
 حجت و سنراور بہتر حجت قصد کردن بسوے قبلہ تانی تا مل کشا و ریا ہم مشورہ کز ترسب را سب ہوتا
 و احض باطل و مغرندہ آحق با ہم ملاقی اور با ہم پیوستہ ہوتا ذہل غافل تجرے بالغتم گندم کس لقرین مناصب ہم
 المحضی و تفک نے کہا میں نہیں کتنا محکو چھوڑ دے لیکن یہ کتا ہوں کہ صواب سنراور بات اختیار
 خبر و خبر و تا مل کی راہ مست روگ نکو آئے دے صبر کرو اور چند روز صوح تو لے صبر کو نہیں تقین پڑ جائے گا
 اسوقت میں اگر کو شمال سیر کی کرگا تو ایقانہ کرگا نہ گمان پہر جو منع ہو تو اپنی چال میں ان کی کبی علی و جہا ہدی
 کیوں ہوتا ہے یعنی آیا وہ شخص کہ چلتا ہو منہ کے بل او نہ عا وہ سیدھی را سب یا لگا تو امن ہشی سویا علی
 صراط مستقیم کیوں نہیں ہوتا آیا وہ شخص کہ چلتا ہو سیدھا راہ مستقیم پہر تو صاعون کے گروہ سے مشورہ کر اسکو
 جان لے کہ پیمبر پر حکم دشوار ہم نے الامر کا نازل ہوا ہے اور مشورہ کر صحابہ سے کامو نہیں تیر جو کہا ہو اور ہم
 شوی سے ہمہ اور امرا کا مشورہ ہو در میان انکے اسو اسطے تو کہا ہو کہ مشورت میں سہو دگی نہیں رہتی
 جو چند عقلین جو مشورہ میں جمع ہوتی ہیں ایسی ہیں جیسے چراغ روشن خیال تو کہ میں چراغ ایک چراغ
 سے بہرہ حال روشن تر ہوتے ہیں اور یہ بھی ہو کہ کوئی ایسا چراغ بھی نہیں ہوتا ہو کہ نور آسمان ستر و
 پایا ہو ہوتا ہو اسوا سطے کہ غیرت حق نے ایک پردہ ڈال رکھا ہے اور علوی و سفلی دونو کو آہنچہ کر لیا
 ہر پھر کیا عجب جو کوئی علوی ان سفلیوں میں ملا ہوا ہو حق تعالیٰ نے فرمایا ہے سیر وانی الارض یعنی
 جہانین پھر و اور بخت دروزی کو ڈنڈو آزمائش کرتے رہو اور مجلسونین بیٹھ کے عقلو کی طلب کرتے رہو
 اور ایسی عقل جو رسول میں تھی نہ انکے غیر کی اسوا سطے کہ عقل کی میراث رسول ہی سے ہے اور بس کسو اسطے
 آسکو ظاہر و پوشیدہ عیب سامنے اور پیچھے سے سب نظر آتے ہیں اور بصر میں بھی ایسی بصر کو ڈھونڈھتا رہ کہ جس
 وصف کی تاب نگاہ اس مختصر کو نہیں جو یعنی اس مختصر میں نہیں سماتا اسوا سطے اس صاحب شکوہ یعنی مختصر

نے ترہب سے منع کیا ہو کہ رہبان مت بنو کسو اسطے کہ لارہبانیتہ نے الاسلام یعنی اسلام میں رہبان بن نہیں ہو
اور یہ رہبان اسے پیشواے ترسایان ریاضتین شائق کرتے تھے اکثر بخوف زنا آلہ تناسل کاٹ ڈالتے تھے
اور بہاؤن میں خلوت گزین ہوتے تھے ان سب کو آپ نے منع فرمایا ہوتا اس قسم کا التقایے باہم طاق ہونا
نہوئے کسو اسطے کہ یہ نظر بخت کی ہو اسے بنایت فرخندہ اور اکیس رقبا کی کہ ایک نظر سے حاصل ہوتی ہو
صالحون کے درمیان میں ایک ایسا اصلع ہوتا ہو کہ اُسکے فرمان کے سر پر بادشاہ حقیقی سے ایک غصے ہو اسے
روشنی و علامت صحت کسو اسطے کہ وہ اصلع ایک دعا مقرران باجابت ہو اور اس اصلع کا کفونہ پڑے بڑے
لسانوں میں ہو نہ خون میں اور اس اصلع کے ستیزہ میں اور اُسکے ساتھ ہم رنگی کرنے میں مٹی کھٹی جو کچھ جبت انکی
ہو حق تعالیٰ کے نزدیک سب باطل ہو مری بکسویاے مجہول ستیزہ و برابری کرنا کسی سے رتبہ میں اگرچہ ہتھ اُسکو
آپ بلند و افراشتہ کیا عذر و حجت سب درمیان سے اٹھا دیا ہر گاہ قبلہ کو جب دست حق نے ظاہر کر دیا پھر تحری
کو ہر طرف قبلہ کا اندھیرے یا ابر و جنگل میں قصد کرنا ہو مرد و جوان لے تحری کی کیا ضرورت ہو خبردار ہو تحری سے
منہ بھی پھیرے سر بھی پھیرے اسو اسطے کہ بازگشت اور پھر او کی جگہ جب ظاہر ہو گئی تو تحری کیا ہو آب اگر اس
قبلہ سے دم بھر کو غافل ہو گا تو بیگاری ہر قبلہ باطل کا ہو گا بیفائدہ اسکی طرف رجوع ہو گا اسلئے کہ جب تینہ جھگو
قبلہ شناسی کی دی ہو اور تو نے اُس تمیزہ کی ناشکری کی تو ضرور تجھے خطرے قبلہ شناس کے پیدا ہونگے پس اگر
اس انبار سے بخشش و گندم چاہتا ہو تو جانیم ساعت کو بھی ہمراہیوں سے جدامت ہو کسو اسطے کہ اتنی ہی
دین جو مرد و گار و نئے جدا ہو گا کسی مصاحب بد کا مبتلا ہو جائیگا اور اُسکی آفت میں پڑ جائیگا

قصہ سلق موش و چغند کا

قولہ از قصہ موشی و چغزی با وفا + بر لب جو گشتہ بودند آشنایا + ہر دوش مر لوط میعاد دی شدند + ہر صباے
معج کیا آمدند + نردول با ہمدگر میباختند + وز وسادس سینہ سپردا خندند + ہر دورا دل از تلاقی تمسح + ہمدگر
را قصہ خوان و مستمع + رازگو یان بازبان بیزبان + الجماعہ رحمۃ تادیل دان + ان اشرف چن حجت آن شاہ
آمدی + پچسالہ قصہ اش یاد آمدی + جوش نطق از دل نشان دوستیت + پیشگی نطق از بے الغیت +
دل کہ دلبر دید کے ماند ترش + بلبے گل دید کے ماند خش + ماہی بریان از آسیب خضر + زندہ گشت و سوے
نہا شد مقرر + یار چون بایار خوش نشستہ شد + صد ہزاران لوح سر و آنتہ شد + لوح محفوظ ست پیشانی یاد
راز و خفیہ نشاید آشکار + ہادی را بہت یار اندر قدوم مصطفیٰ زین گفت اصحابے نجوم + نجم اندر ریگ و
در یار ہماست + چشم اندر نجم نہ کو مقتداست + چشم را باروے او میدار جبت + گرد و سنگینان زراہ جبت و گفت
از انکہ گرد و نجم پندان زمان غبار + چشم بتر از زبان باغبار + تا بگوید آنگہ دستش شہار + کان نشانگرد و سنگینند

اغبار چون شد آدم منظرو حی و دوداد + ناطقہ او علم الاسما کشاد + نام ہر چیزے چنانکہ ہست آن + از صحیفہ دل رسد
گشتش زبان + اللغات چہریندک تسع فراخ شونده عنار بسر آمدن روے بفتح اول و کسر و اوازہ
و سیراب المعنی اتفاقاً ایک چوہا اور ایک میندک کسی نہ کنارہ باہم آشنا ہو گئے تھے اور ایک مدت دونوں
باہم مربوط رہے صبح ہوتے دونوں ایک جگہ جمع ہوتے تھے نزد دل کی باہم کھیلنے تھے سینہ کو دوسو سون سے
خالی کرتے تھے دونوں کا دل ملاقات باہد گر سے فراخ ہو جاتا تھا اسے نہایت خوش اور باہم قصے کہتے سنتے
تھے اور زبان بیزبانی سے اپنا اپنا راز کہتے تھے تو اسکو تاویل الجماعہ رحمۃ کی جان لینے جمع ہونا رحمت ہو
اور وہ اگر جب جفت اس شاد کا ہوتا تھا تو مدت کے قصے اُسکو یاد ہو جاتے تھے اب مقولات اُنکے ہیں کہ
ہر گاہ دل میں محبت و دوستی ہوتی ہو تو نطق بھی جوش مارتی ہو بس نطق نشان دوستی کا ہو اور جو بے الفتی
ہوتی ہو تو خموشی یہ علامت ہے الفتی کی ہو دل جب دلبر کو دیکھتا ہو پھر خموش کب رہتا ہو جیسے بلبل گل کو
دیکھ کے خاموش بنیں رہتی دیکھو ماہی بریان حضرت خضر کے ہاتھ سے گر کے کیسی زندہ ہو گئی اور دریا
اسکا مقرر ہو منقول ہو کہ خضر جب حسب الحکم سکندر کے آب حیوان کی تلاش میں آب حیوان پر پہونچے
اُنکے پاس ایک مچھلی بریان تھی اُنھوں نے ارادہ دیا ان روٹی کھانے کا کیا اتفاقا وہ ماہی اُنکے ہاتھ سے
پانی میں گر کے زندہ ہو گئی اور اُسی آب حیوان میں چلی گئی وہی اُسکا مقرر ہو گیا یار جب یار کے ساتھ خوش
ہو کے ہم نشین ہوتا ہو تو لاکھوں مجید لوح راز سے جان جاتا ہو اور اُسکے دل سے نکلتے ہیں بس پیشانی یار
کی گویا لوح محفوظ ہو کہ اس میں اُسکو راز دونوں جان کے معلوم ہوتے ہیں یار اپنے آنے میں ہادی راہ کا ہو
اسے رہنما راہ کا اسی سبب سے حضرت مصطفیٰ نے فرمایا ہو کہ یار میرے ستارے ہیں جیسے ستارے ریگ وریا میں
جان راہنیں معلوم ہوتی رہنا ہوتے ہیں لہذا تو بھی ان ستاروں یعنی اصحاب کو تکے رہ کہ یہ پیشوا ہیں تو اُنھوں کو
انکی صورتوں سے جفت کر دے جدامت ہونے دے اور بحث و گفتگو کی راہ سے گرد مت اٹھاے اس واسطے
کہ ستارے غبار سے چھپ جاتے ہیں لاجرم چشم اچھی کہ انکی صورت و شان کو دیکھتی رہے نہ زبان سرنگون
کرنے والی کہ اُنکے بارہ میں بحث و گفتگو کرے تا وہ چٹکا شعار وحی ہو یعنی آنحضرت کہیں کہ اُسے گرد بانی
اور غبار بنیں اٹھایا ایسے ہی جب حضرت آدم منظرو حی و دوداد کے ہوئے ناطقہ اُسکا علم الاسما کلمہ سے کھل گیا
سکھائے اُسے نام کل اشیاء کے بس نام ہر چیز کا جیسی کہ وہ ہو صحیفہ دل سے اُنکے کھلا کہ زبان اُس سے تازہ
ہوئی قولہ فاش سگفتی زبان از رویتش + جلد را خاصیت و ماہیتش + آنچنان نامیکہ اشیاء را سرود + نے چنانکہ
خیرا خوانی اسد + نوح ہنصد سال در راہ سوی + بود ہر روز زینش تذکیر کوے لعل اوازہ زیا قوت القلوب
نے رسالہ خواندے قوت القلوب + و عطر را ناموختہ بیخ از خروچ + بلکہ پیہر عکسوف و خروچ روح + زمان میں

کان می چو شنیدہ شود۔ آب نطق از گنگ جو شنیدہ شود و عقل نوزادہ شود و چو فصیح چکمت بالغ بخواند چون مسج
از کہ کہ بابت ازان می خوش بیے + صد غزل آموخت داؤد بنی + چلہ مرغان ترک کردہ جیک جیک + ہنر بان و
یار داؤد ملک + چہ عجب گرمخ گرد دست او + چون شنید آہن صد اے دست او + صرصرے بر عاوتنالی شدہ +
مسلمان را چو حملے شدہ + صرصرے میرد بر تخت شاہ + ہر صبلح و ہر مسایک سالہ راہ + ہم شدہ جمال و ہم
جاسوس او گفت غائب را لنان محسوس او + باد چون گفتار غائب یافتی + سوے گوش آن ملک بشتافتی +
کہ فلانے این چنین گفت آن زمان + اے سلیمان شہ صاحبقران + این سخن پایان نداد و گفت موش + چنبر را
روئے کہ اے فخر و جوش + المعنی پھر بتائید سابق فرمایا کہ حضرت آدم کی زبان اُس شے کو دیکھا اُس شے کی
خاصیت و اہمیت و نام فاش و ظاہر کردیتی تھی اور ایسا نام اشیا کا جو اُس کے لائق و مناسب ہو نہ ایسا کہ خیر کو شر
کدین ایسے ہی نوح کہ نوے برس صراط مستقیم میں اُنکی نصیحت و پند ہر روز دیتی تھی لب اُنکے ہر وقت یا قوت قلوب
سے تازہ رہتے تھے یعنی قوت روحانی سے کہ نہ کوئی رسالہ پڑھا تھا نہ کوئی یا قوت دل کی کھائی تھی جیسے قوت لب
کے لیے یا قوت کھاتے ہیں نہ عطا کو شہر نوے سیکھا بلکہ چشمہ کشوف اور شرح روح سے اور اُس شراب سے کہ جب
وہ شراب جوش کھاتی ہو تو آب نطق کا گونگے سے جوش مارتا ہو اور طفل نوزادہ دانا و فصیح ہو جاتا ہو اور مسج

کی طرح حکمت بالغ پڑھتا ہو جیسے مسج نے پیدا ہوتے ہی کہا تھا انی عبد اللہ تانی الکتاب و جملنی مبارک کا و جملنی
نبیائیک میں بندہ اللہ کا ہوں دی اُسے ٹھیکو کتاب اور کیا اُسے ٹھیکو برکت والا اور کیا اُسے ٹھیکو نبی آخر
البت تک اور اُس پہاڑ سے جسنے اُس سے خوش بی پائی سیکڑون غزلین داؤد بنی نے سیکھیں غزلون سے
مرا خوش الحانیان تمام پرند اپنی جیک جیک چھوڑ کے ہنر بان و یار داؤد باو شاہ کے ہوے اب داؤد و اکی
آہ پر اگر مرغ مست ہو جائیں تو کیا عجب جبکہ آہن نے صد اُنکے ہاتھ کی سنی اور موم ہو گیا اس سبب سے
کہ آہن تو لٹا ہر محض بیجان ہو اور مرغ تو چھ بھی جاندار اُنکی مستی کا کیا تعجب صد دست کئے سے یہ معلوم ہوتا ہو
کہ شاید نہ سازی کے وقت کچھ خوش الحانی کرتے ہونگے جیسے کہ اکثر عادت کارگروں کی ہوتی ہو ضرر قوم عاویہ
قتال ہوئی اور سلیمان کے لیے جمال ہوئی کہ اپنے سر پر تخت اکھا صبح سو برس کی راہ سے لاتی تھی اور ہر شام
سو برس کی راہ پر لیجاتی تھی اور یہی صرصرہ جمال تھی جاسوس بھی تھی کہ غائب کی بات کو انپر محسوس
کردیتی تھی کہ گویا خود سنی ہو یہ ہوا جہان کہیں کوئی بات غائب پاتی تھی فوراً ان پادشاہ کے کان کی طرح
دھڑکی تھی اور کان میں کدیتی تھی کہ اے سلیمان صاحبقران فلان نے فلان وقت ایسا کہا ہو آب
فرماتے ہیں اُس سخن کی تو پایاں نہیں مگر ایک دن چوہے نے مینڈک سے کہا کہ اے فخر

تدبیر مروت کی چیز کے ساتھ کہ ہم میں تم میں کوئی وسیلہ ہو کہ وقت حاجت کے
بجھتے بات کہ سکون

قولہ وقتہا خواہم کہ گویم بالوراز، تو درون آب داری ترک تازہ، برب جو من ترانہ ز نمان، نشنوی در آب
از عاشق غمان، من بدین وقت معین اے دلیر، می نگر دم از ملاقات تو سیر، پنج وقت آمد نماز اے بہنوئی
عاشقان رائے صلوٰۃ و امنون، لے پہنچ آرام گیر دآن خمار، کاند رین سراست نے پانصد ہزار نیست
زرغباطریق عاشقان، بحث مستقی ست جان صادقان، نیست زرغباطریق ماہیان، زانکہ بے دریا
ندارد انس و جان، آب این دریا کہ ہائل بقعہ است، باخمار ماہیان یک جرمہ است، یکدم ہجران
بر عاشق چو سال، وصل سائے متصل پیش خیال، عشق مستقی ست مستقی طلب، در پے ہم
این دآن چون روز و شب، روز بر شب عاشق ست و مضطرب ست، چون بہ بنی شب بران عاشق ترب
نیست شان از گفتگو پر دے است، از پے ہم شان یکے دم است نیست، این گرفتہ پائے آن آن
گوش این، این بران مدہوش آن مدہوش این، در دل معشوق جملہ عاشق ست، در دل غدا ہمیشہ عاشق
در دل عاشق پیر معشوق نیست، در میان شان فارق و مفروق نیست، ہر یکے اشتربو دین دود را پس
چہ زرغبابغچہ این دورا، بیکس باخولش زرغبانمود، بیکس باخودنیوبت یار بود، آن یکے نہ کہ عقلش
فہم کرد، فہم این موقوف شد بر مرگ مرد، جز مرگ مردے کہ پیش مرگ مرد، رخت ہستی را بسوے یار برد
در عقل اوراک این مکن بدی، تفرنس از ہر چہ واجب شدی، باچنان رحمت کہ دارد شاہ ہش، بی ضرورت
چون بگوید نفس کش اللغات و اتق نام عاشق عذر انا معشوق المعنی ایک دن چوہے نے نینڈک سے
یہ کہا کہ سوائے وقت معین کے میں چاہتا ہوں کہ وقتاً فوقتاً تو مجھ کو لے لیکن تو پانی میں ترک تازہ رکھتا ہو میرا در
دل کا دھین رجاتا ہو کس سے کمون میں نہ کرتا رہ تجھ کو پکارتا ہوں تو پانی میں آواز اپنے عاشق کی نہیں سنتا میرا
اس وقت معین کی ملاقات پر تجھے دل نہیں بھرتا ہو اب مقولے اُنکے ہن عوام کے لیے پانچ وقت کی نماز مقرر
ہوئی ہو مگر عاشقون کے لیے نہیں اُنکے لیے صلوٰۃ و امنون ہو یعنی ہمیشہ نماز میں اُنکا نشہ اور خمار پانچ وقت میں
آرام نہیں لیتا ہو کس واسطے کہ اُنکے سروں میں وہ خمار ہو کہ پانچ وقت کیا پاسو بھی نہیں بلکہ ہزار میں بھی نہ آرام لے
یہ جو حدیث شریف ہو زرغبانزد دجا یعنی ایک دن بیچ کر کے ملاقات کر کہ اس سے محبت بڑھتی ہو یہ طریق
عاشقون کا نہیں ہو ظاہر و دلون کا ہو جو عاشق صادق ہن اُنکی جان تو نہایت مستفی ہو جبکو پانی سے صبر
نہیں ہو ایسے ہو ٹھیلیوں کے لیے بھی زرغبان نہیں اُنکا بھی یہ طریق نہیں ہو سکتا بس اس سبب سے کہ سوا دریا کے
نہ اُنکو کسی سے اُنس نہ اُنکی کسی سے نہ لگے اور اسب اس دریا کا جو ہولناک ایک جگہ ہو اُن ماہیوں کے

خمار کے سامنے ایک گھونٹ ہو کچھ حقیقت ہی نہیں ایک دم جہا کی کا عاشق پر ایسا ہو جیسے ایک برس اور سال بھر
وصل متصل کا جبین فصل نہ پڑے اُسکے سامنے ایک خیال عشق مستقیم ہو اور مستقی کا طالب دونوں ایک
دوسرے کے پیچھے ایسے ہیں جیسے دن رات دن رات پر عاشق ہو اور اُسکے لیے مضطر کیسا تمناے وصل
میں بھاگا بھاگ رکھتا ہو اور جو غور کرو تو رات دن پر دن سے زیادہ عاشق ہو دونوں کو کیسی گفتگو کی ایسی
پر وہ نہیں ہو کہ ذرا بھی ٹھہرنے ایسے ایک دوسرے کے پیچھے روانہ ہیں کہ ایک دم کی ایست بھی نیست ہو اُسے
تو اسکا پاؤں پکڑا ہو اور اُسے اسکا کان یہ اسپر مد ہوش ہو وہ اسپر مد ہوش معشوق کے دل میں تو بالکل
عاشق بھرا ہو جیسے عذرا کے دل میں دامن اور عاشق کے دل میں سوا معشوق کے نہیں ان دونوں میں
نہ کوئی فارق ہو نہ یہ مفروق ہیں دونوں واصل و موصول ایک ہی اونٹ کے یہ دونوں گھٹنے ہیں پھر زربا
کی ان دونوں میں سمائی کیسے ہو کسی نے اپنے ساتھ زربا ظاہر کیا کوئی اپنے واسطے باری کلایا ہوا اسکو
کی جانا لیکن یہ کی نہیں ہو کسو واسطے کہ یہ کی تو عقل کی سمجھی ہوئی ہو اور کی کا سمجھنا موت و توفیق ہو مرگ مرد پر ہو
تو سوا اُسکے جو پہلے مرنے سے مر گیا اور رخت ہستی کا یار کی طرف لگ گیا اور کوئی نہیں سمجھتا یعنی اپنی ہستی کو یار کی
ہستی میں مٹا دیا اور اگر عقل سے ادراک اسکا ممکن ہو تا تو قدر کا نفس کا یعنی نفس کشی کیوں واجب ہوتی ایسی عام ترست
بادشاہ ہوش کی ہو اگر ضرورت نہ ہوتی تو وہ کیسے کہتا کہ نفس کو مار

مبالغہ کرنا موش کا اور خوشامد وزاری و صلت کی

تو کہ گفت اے یار عزیز مرکار + من ندارم بے رخت یکدم قرار + روز نور کو سب دیام توئی + شب قرار و سلوت
خوابم توئی + ازموت باشد ارشاد من کنی + وقت بیوقت از کرم یاد من کنی + در شب روزے و طیفہ چاشت نگاہ +
ما تہ کردے وصال اے نیکخواہ + من بدین کیا ر قانع نیستم + در ہوا بیت طرہ ایشانیستم + بالصدہ سہ قسم
اندر جگر + باہر استسقا قرین جوع البقر + بے نیازی از غم من اے امیر + وہ زکوۃ جاہ و بنگر و فقیر +
این فقیر بے ادب نا درخور ست + لیک لطف عام تو زان بر ترست + مے بخوید لطف عام تو سندی +
آفتاب بے بر حد شہا مے زند + نور اور از ان زیادہ + آن حدت از خشکی بہر م شدہ + تا حدت در گلخن
شد نور یافت + بر در و دیوار حمایہ تافت + بود آلالیش شد آرایش کنون + چون بر و بر خواند
نور شید آن فسون + شمس ہم معدہ زمین را گرم کرد + تا زمین باقی حدتہا را بخورد + جزو خالی گشت دست
از مے نبات + بکند انجو الالہ الی نبات + جزو خالی گشت و خدا و پر نور + بکند انجو من لعلہ الغفور + با حدت
کان بدتر نیست اپن کند کش نبات و تر گس و سرین کند + تلمس سرین مناسک در وفا + حق چو بخشد در جزا و در
عطا + چون خیشان را چنین خلعت و ہر طیبین را تا چو بخشد در رشتہ + آن دہد حق شان کہ لا عین

رات - کان مگھد در زبان و در لغت + ماکہ ایم این را بیان کن یار من + روز من روشن کن از خلق حسن + منکر
 اندر زشتی و مکروہ ہم + کہ زہر زہرے چو مار کو ہم + ایکہ من زشت و خصالم نیز زشت + چون شوم گل چون مرا از
 خاک زشت + نو بہار حسن گل وہ خار را + زینت طاووس وہ این ابرا + در کمال زشتیم من مٹی + لطف تو و فضل
 در فن مٹی + حاجت این مٹی زان مٹی + تو بر آراے غیرت سروسی + چون بزم فضل تو خواہد گریست + از کہ
 گرچہ ز حاجت او بریست + بر سر گوزم بے خوابی نشست + خواہد از چشم لطیف اشک جست + نوح
 خواہی کرد بر بحر و سیم + چشم خواہی بست از مظلومیم + اندکے زان لطف اکون کبن + حلقہ در گوش من کن زین
 سخن + ناخچہ خواہی گفت تو با خاک من + بر نشان بر مدک غمناک من + دستگیرم در چین بجاہرگی + شاد گردان
 ہو این غمناکی + اللغات سلوت بروزن رمت خوشی و آرام حدث نجاست مناسک خدا پرستی المعنی
 موش نے کہا اے یار عزیز ہر کار محکوم تیری صورت بغیر دم بھر قرار نہیں ہو دن میں تو میرا نور اور کسب کا موقع
 اور میرے کشود کا دروازہ تو ہی ہو اور رات میں میرے خواب کا آرام و چین بھی تو ہی ہو تیری مروت ہی کی بنا
 ہو کہ تو محکوم شاد کرے اور وقت بیوقت محکوم یاد کرے تو نے رات دن میں صرف چاشت کے وقت آ
 نیکو راہ را تہ میرا اپنے خوان وصال سے مقرر کیا ہو میں اس ایک دفعہ پر قانع نہیں ہوں میں تیرے شوق
 محبت میں اے شاہ عجب ہی نیست ہو رہا ہوں پاسوا استقامت میرے جگر میں ہیں اور ہر استقامت کے ساء
 جوع البقرین یعنی ایسا پیاسا بھوکا تیرے وصل کا ہوں استقامت و مرض میں پیاس نہیں بھتی اور جوع البنا
 وہ مرض کہ تمام اعضا بھوکے ہو جاتے ہیں کتنا ہی کھائے سیر نہیں ہوتا تو اے امیر میرے غم سے بے نیاز
 ہو تو اپنی جاہ کی زکوٰۃ دے اور اس فقیر کی طرف التفات کر اگرچہ یہ فقیر بے ادب نالائق ہو لیکن تیرا لطف عا
 تو نہایت بڑھ کے ہو وہ تو محتاج لیاقت کا نہیں تیرا لطف عام کسی سے نہ لیاقت کی نہیں انگلتا وہ آ
 ایک آفتاب ہو کہ نجاست پر بھی پڑتا ہو اسلئے کہ آفتاب کے نور کو نجاست سے کچھ زیان نہیں پہنچت
 اور نجاست انکی خشکی سے ہمزم ہو جاتی ہو اور ہمزم ہو کے وہی حدث گلخن میں جا کے نور پاتا ہو اور درو دیو
 حمام پر چمکتا ہو دیکھو دراصل آلائش تھاب آرائش اور کا ہو گیا جبکہ آفتاب نے اُسہا فسون اپنا پڑھ د
 اور آفتاب ہی نے مدہ زمین کو گرم کر دیا تو زمین نے باقی نجاستوں کو کھالیا آخر وہی نجاست جزو خاک
 کی ہو گئی اور اس سے نبات جمی ایسے ہی امدتھانے سلیات کو مٹھ کر تا ہو پھر فرماتے ہیں جب وہ نجاست
 جزو خاک ہو گئی تو نور سے بھر گئی ایسے ہی بخش دیتا ہو جب عطا کرتا ہو غفور لبس ہر گاہ کہ حدث کے سا
 جو ایک تیر جیہو ایسا کرتا ہو کہ اُسکو سیرہ اور زنگس و نسرین بناتا ہو تو ان نسرین کی جڑ میں کہ جبکہ
 خدا پرستی میں وفا کے ساتھ پوری پوری ہیں خیال کر دیکسی عطا و بخشش کر گناظا ہو

جب نون کو ایسے خلعت دیتا ہو تو طیبوں کو انکے رشد میں کیا کیا کچھ بخشے گا اب فرماتے ہیں کہ اُسکی جزا میں وہ دیگا جو کسی نے آنکھ سے نہ دیکھا ہو کہ اُسکا بیان نہ کسی زبان میں سنا ہو نہ کسی لبت میں اور ہم نہیں جانتے کہ ہم کون ہیں بس اسے یار میرے تو ہی اُسکو بتا اور میرے دن کو اپنے خلق حسن سے روشن کر دے تو میری زشتی و مکروہی کو مست دیکھ کہ میں مار کوہ کے مثل زہر سے بھرا ہوں اسے فلان میں زشت ہوں اور میری خصلتیں بھی زشت ہیں مگر میرا کیا قصور جبکہ مجھکو خار سے پیدا کیا ہو تو گل کیسے ہو جاؤں گرامان اسے نو بہار تو ہی اُس خار کو حسن گل کا دے اور اس مار کو زینت طاؤس کی عطا کر جیسا میں کمال زشتی میں منتی ہوں ایسا ہی تیرا لطف اپنے فضل و ہنرمیں منتی ہو بس اسے غیرت سرو سہی حاجت اس منتی زشتی کی اُس منتی سے جو تیرا لطف ہو پوری کر جب میں مرد لگا تو غرور فضل تیرا مجھ پر رویگا بمقتضائے کرم کے اگرچہ فضل تیرا حاجت سے بری ہو اور میری گور پر بہت دنوں بیٹھیکا اور کچھ اشک بھی تیری آنکھوں سے ٹپکنگے اور میری محرومی کو بیان کر کے رویگا اور میں ایسا مظلوم ہو چکا کہ میری مظلومی کو دیکھ نہیں سکیگا آنکھیں بینچ لیا کہ بس یہ لطف جو اسوقت کر لگا اُسے تھوڑا سا تو اسوقت بھی کرا اور اس بات سے مجھکو حلقہ درگوش اور غلام بنا اسوقت میں جو کچھ تو میری خاک سے کیگا اسوقت میں اُسکو میری مدرکہ پر نشان کر بس ایسی بچا رگی سے میری دستگیری کرا اور اُس غمخوار گی میں مجھکو خوش و خرم فرما

طو شامد کرنا موش کا چغز سے کہ بہانہ مست کرا اور میرے کام کو تاخیر میں مت ڈال
کہ فی التاخیر آفات

تو لہ صوفیے را گفت خواجہ سیم پاش + کالے قدمائے ترہانم فراش + یکدم خواہی تو امروز اسے شہم + یا کہ فردا چاشتگا ہے سہ درم + گفت من برورہے راضی ترم + کہ وہی امروز فردا صد درم + سیلے نقد از عطائے نیسہ یہ + نک تھا پیش کشیدم نقد وہ + خاصہ آن سلی کہ از دست تو مست + ہم تھا ہم سلیش مست تو مست + ہن بیا اسے شادی جان جان + خوش غنیمت دار نقد این زمان + در مدد زمان روئے ماہ از شیردان + سرکش زین جوئے اسے آب روان + تالب جو خند دالازار معین + ذر لب جو سر بردار دیا سین + چون برینی بر لب جو بنرہ مست + پس بدان از دور کا نیجا آب است + گفت سیاہم جو وہ کو دگار + کہ بود غاز باران بنرہ زار + گر بار دشب نہ بنیو چکس + کہ بود در خواب ہر نفس و نفس + تازگی ہر گستان جیل + ہست بر باران نہانے دلیل + المعنی ایک صوفی سے کسی خواجہ سیم پاش اسے سخی نے کہا کہ اسے فلان میں تیرے قدموں تلے اپنی جان فرش کردن تو مجھے آج لیکدم چلتا ہوا اسے میرے ہاتھوں میں

چاشت کے وقت تین درم کیا تجھ کو پسند ہو کما میں اس سے کہ کل تو تجھ کو سو درم دے اور آج ایک دے ایک پر رانی زیادہ ہوں سبلی نقد اچھی اور عطا اور حار اچھی نہیں لے میں تقابیرے سامنے کرنا ہوں سبلی مار لے نقد دیدے اور خاص وہ سبلی کہ تیرے ہاتھ سے ہو کہ وہ سبلی و تقار و دونوں خوش ہیں اور تیرے مست کہ تو مارے اب مقولات اُنکے ہیں ہاں آاے شادی جان و ہماں کی اور خوب غنیمت جان اس نقد موجود کو جو یہ زمانہ تو اپنی صورت بچو ماہ کورات کے چلتے والوں سے چرے چھپاے مت اور اس نہر سے اے آب رحمان کٹ مت کر تو ب جو کے مابین سے نہیں بنے پانی کناروں سے باہر نکلائے اور لب نہر سے یاسمین بے اگر لب جو پر سبزہ مست یعنی لٹ پٹ پڑا دیکھے تو دور سے دیکھتے ہی جان لے کہ یہاں پانی ہو اس واسطے کہ حق تعالیٰ نے بھی سیاہم نے وجوہ ہم فرمایا ہو یعنی اُنکی علامتیں اُنکی صورتوں میں ہیں کہ سبزہ زار آغاز باران ہوتا ہو اگر باران رات میں برسا ہو اور اسکو کوئی نہیں دیکھتا کسو واسطے کہ رات میں نفس آدمی اور نیز سانس و دونوں سوتے ہیں مگر گلستان جیل کی تازگی اس باران نہانی کی دلیل ہوتی ہو اور بتاتی ہو کہ رات میں برہا ہو جب تو گلستان تازہ ہو

رجوع بحکایت چغزو موش

تو کہ اے انجمن خاقیم تو آبیے + لیک شاہ رحمت و ہابیے + آنچنان کن از عطا و از قسم کہ گہ و بگیہ بخت بہ بر لب جو من بجان می خواہست + من نہ بنیم از اجابت مرحمت + آمدن بر آب بر من بستہ شد + زانکہ ترکیم ز خاک رستہ شد + یار سولے یا نشانے کن مدد + تا ترا از بانگ من آگہ کند + بخت کردند اندرین کار آن دو یار + آخرین بخت آن آمد قرار + کہ بدست آرند یک رشتہ دراز + تا ز جذب رشتہ راز + یکسری بر پائے این بندہ دو توبہ باشد دیگرے بر پائے تو + تا ہم آئیم زین فن مادوتن + اندر آئیم زین فن جان تابدن + ہمت تن چون رسیا ز بر پائے جان + می کشاند بر زمینش از آسمان + چغز جان حد آب خواب ہمیشی + رستہ از موش تن آمد در خوشی + موش تن را رسیاں باز کشید + چند تلخی زین کشش جان می چید + مگر نبودی جذب موش گندہ منہ + عیشہا کرد درون آب چغز + باقیش چون روز بر خیزی ز خواب + بشنوی از نور بخش آفتاب + یکسر رشتہ اگر بر پائے ہر زمان سرد دیگر تو بر پا عقد زن + تا تو انم من درین خشکی کشید + مگر تر آنک شد سر رشتہ پدید + المعنی موش کتا ہو اے انجمن خاکی ہوں تو آبی ہو لیکن پادشاہ رحمت و باب کا ہو رحمت و باب باران جس میں میندک ظاہر ہوتے ہیں تو اپنی عطا و بخشش سے میر حصہ ایسا کر کہ وقت بے وقت یا صبح شا تیری خدمت میں پہنچتا رہوں میں نہ کنارے دل سے تجھ کو پکارتا ہوں مگر تیری اجابت سے مجھ نہیں پاتا اور میر پانی پر آنا غیر ممکن میرے لیے یہ راہ بند ہو اس واسطے کہ میری ترکیب خاک سے

بس یا تو کوئی قاصد ہو یا کوئی ایسا نشان بددگار ہو کہ ٹھکڑو میری آواز سے خبردار کر دیا کرے غرض اس معاملہ میں ان دونوں یاروں کے بہت بحث رہی آخر یہ بحث اسپر پھری کہ ایک دوڑہ لنباسا لائین تاؤورے کی کشش سے راز کھلایا کرے ایک سر اُس ڈورے کا اس بندہ کے پائون میں باندھا جائے دوہرا اور دوہرا تیرے پائون میں تو اس نہر سے ہم تم دونوں تن جمع ہو جائیں اور ایسے آئینہ ہوں جیسے جان بدن کے ساتھ اب مقولات مولانا رح کے ہیں کہ یہ تن جان کے پائون کی رسی ہو کہ آسمان سے زمین پر اسکو کھینچ کے لائی ہو حیوقت میں کہ چنر جان کا اب خواب بیہوشی میں تھا تو موش تن سے چھوٹا ہوا خوش بخوش تھا اُس موش تن نے اسی رسی سے اسکو کھینچ لیا کہ اس کشش سے جان کیسی تلخیاں چکڑ رہی ہو اگر کشش اس موش گندہ مغنہ کی ہوتی تو یہ چنر جان اس آب میں کیسی عیش کرتی یہ مقولے تو اُنکے ضمنا ہوئے اب فرماتے ہیں باقی اُس ذکر کا یہ جو شروع تھا کہ موش نے کہا کہ جب دن ہوے اور تو سو کے اٹھے اور سنے کہ نور سے آفتاب کو حصہ ملا تو ایک سر رشته کا میرے پائون پر بندھا ہو گا اور ایک تیرے پائون پر عقدہ زن ہو گا بس اس ذلیعہ میں تجھے ظلم کی کھینچ سکوں گا اور یہ لے سر رشته کا جو کم ہو گیا تھا وہ مل گیا یعنی وہ تدبیر جو نہیں سوچتے تھے سمجھ میں آگئی تو لے تلخ آمد بردل چنر این حدیث + کہ سر اور عقدہ آرد این خبیث + ہر کراہت در دل مرد بھی + چون در کتہ زرافتی بنو دہتی + وحی حق دان آن فراست را تو ہم + نور دل از لوح کل کردہ است فہم + امتناع پیل از سیران بیت + با جہان پلبیان و بانگ ہیبت + جانب کعبہ زرفنی پائے پیل + با ہمت نے کثرت نے قلیل + گنتی کہ خشک شد پائے او + یا بگرد آبخان ہول از اے او + پیل راحی جان آگہ میکند + دان حصارہ گیل + اگرہ میکند + چونکہ روندے سرش سوے یمن + پیل رو صداسپہ گشتی کام زن جس پیل از رجم غیب آگاہ بود + چون بود جس دلی با دو دہنے کہ یعقوب بنی گفت آن زمان + کہ از وجہ بند یوسف را کمان + از پدر چون خواستند آن دادوان + تا بر بندش سوئے صحرایک زمان + جگہ لغتیش بندیش از ضرر + یک دور و زے ملتش دہ اے پدر + تو چرا مارا نمیداری امین + یوسف خود سپری با حافقین + تا ہم در مرجہ بازی کنیم + مادرین دعوت امین و محسنیم + گفت میدانم کہ نقش از برم + میفرورد در دلم در دو سقم + امین دلم ہرگز نمیگوید دروغ + کہ ز نور عرش دل دارد فروغ + آن دلیل قاطعی بد بر فساد + وز قضا آزا نکر دوا و اعتداد + الملغات بیت مراد بیت اللہ سے ہیبت بمعنی بشتاب و بیاد اور برادر و دوست المعنی چنر کو یہ راست ہوش کی تلخ معلوم ہوئی کہ یہ خبیث ٹھکڑو گرہ میں پھانسا چاہتا ہو آپ مولانا فرماتے ہیں کہ جو کراہت مرد خوب و تند رست کے دل پر آئی ہو وہ آفت سے خالی نہیں ہوئی اسکو وحی حق کی جان و ہم مست سمجھ یہ نور دل نے لوح محفوظ سے ظہور کیا ہو جو یہ فراست پیدا ہوئی ہو حیوقت میں کہ لشکر ابرہہ کا دایمہ اہتمام کعبہ کے

روانہ ہوا تھا تو باوصفت کوشش پلیمان اور آواز ہست کے جو شباب روی پیل کی کرتے ہیں کعبہ کی طرف اسکا
 فون نہیں اٹھنا تھا کتنی ہی لائین فیل و کثیر مار تے تھے گویا اسطون جانے کو اسکے پاؤں سوکھ گئے تھے یا
 سکی جان ہول اندر ہی نہیں رہی مر گیا دیکھو قدرت حق کی کہ پیل کو تو ایسا آگاہ جان کرتا ہوا اور ان ناچیز کو
 رانندہ کے لیے آئے تھے کیسا احمق و گمراہ کرتا ہوا جب اس پیل کا کعبہ کی طرف سے پھر کے سین کی جانب رکتے
 تھے تو ایسا بھاگتا تھا کہ جیسے سو گھوڑوں کی قوت پائی ہو جس پیل کی سنگساری غیب سے آگاہ تھی پھر بتاؤ
 بس دلی کی جواو و دواوے دوست خدا کا کیسی ہوگی کیا یعقوب نبی نے اس وقت میں کہ یعقوب سے یوسف
 و وہ کٹر لوگ یعنی بھائی انکے چاہتے تھے نہیں کہا تھا یعنی جب بھائی انکے باپ کے پاس گئے اور چاہا کہ تھوڑی
 دیر کی ہلت اسکو دو تو ہم جھگڑ کو لیا میں اور سب نے کہا اے پدر ڈرے مت کسی ضرر کا اندیشہ نہ کر ایک دو
 دن کی ہلت اسکو دیدے تم بکو امین کیون نہیں جانتے ہو اور اپنے یوسف کو ہمارے سپرد کیون نہیں
 لیتے کہ ہم حافظین میں تاہم سب لکے چرگا ہوں میں کھلیں اور ہم دعوت میں امین و محسن ہیں کہا میں جانتا
 ہوں کہ اسکا میرے پاس سے جانا میرے دلین درود بیماری کو بھڑکارا اور یہ بات میرا دل ہرگز مجھے چھوٹ
 نہیں کتا ہوا سو اسطے کہ دل میرا نور عرش سے فروغ رکھتا ہوا اور بیشک وہ دلیل قاطع تھی جو خدا کو بتا رہی
 تھی مگر حکم الہی یوں ہی تھا شدنی ناشدنی کیسے ہوا انھوں نے اسپر اعتبار نہ کیا نہ اسکو شمار میں لائے
 قولہ درگذشت از دے نشانے آچنان کہ قصا در فلسفہ بود آن زمان + این عجب بنود کہ کورافت
 بچاہ + بواجب افتاد بنیے راہ + کاین قصار اگونہ گون تصریفیاست + چشم بندش لعل سدایافت
 ہم براندہم نداند دل غمش + موم گرد و بہر آن مرا نیش + گوینا دل کو بدی کہ سیل او + چون درین شد
 ہرچہ باشد باشش کو + خویش را ہم زین مغلل میکند + در عقالش جان مغلل میکند + گردش و مات
 اندرین آن بوالعلاء + آن نباشد مات باشد ابتلا + یک بلا از صد بلایش و آخر + یک ہیو طش بر معارحما
 برد + خام شوخی کہ رہانیدش مدام + از خمار صد ہزاران زشت خام + عاقبت او بختہ و استاد شد + جت
 ازرق جہان و از او شد + از شراب لایزال گشت مست + شد مزین و زخلاق باز رست + اعتقاد مست
 بر تقلید شان + وز خیالے دیدہ بے دید شان + اے عجب چہ فن بردا ورا کشتان + پیش جزر و ند بحرے
 بے نشان + زان بیابان آن عمارت ہمار سید + ملک و شاہی و وزارت ہمار سید + زان بیابان عدمستان
 شوق + میرسد اندر شہادت جوق جوق + کاروان در کاروان زین باویہ + میرسد در ہر مسافر و غادیہ + آید و
 گیرد و تاق ماگرد + کہ رسیدم نوبت باشد تو رو + چون پیر چشم خردا بر کشاد + ز رو با پارخت برگردون نہاد +
 جاوہ شہت امین + زان + وان از انس و صادران + و وادان + نیک ہنگرانشستہ میردیم + می نہ بنیے

قاصد جائے نویم بہر مالے می نگیری راس مال بہلکہ از بہر ضہاء و مال بہ اللغات فلسفہ حکمت و دانشمندی
 عقال کبر و دہری جس سے زانو شتر کا باندھیں یا پاؤں اور چار پایہ کا عقل بضم وہ اونٹ جبکا پاؤں رسی سے
 بندھا ہو بوا عللا کنیت احمق کہ حماقت میں ضرب اہل تھا اور کنیت ایک اولیائے کبار کی ابتلا آمانا
 بلا میں پڑنا ہو و فرو آمدن معارج بلند ببارق کبر غلامی و بندگی جوق بالغ فوج و لشکر غادیہ بامداد و قاق
 کبر و بضم خانہ راس المال سرمایہ تجارت المعنی لینے وہ نشان یعقوب کے دل میں گذرا بھی اور فوراً
 جانا رہا کس واسطے کہ قضا اس وقت اپنی حکمت و دانشمندی کر رہی تھی جیسا کہ حال یعقوب کا برسوں یوسف
 کی مفارقت میں ہوا مولانا فرماتے ہیں کہ اندھا اگر کنوین میں گر پڑے تو اُس سے کیا عجب عجب تو یہ ہو کہ
 بینا گرے جیسے حضرت یعقوب گرے اس واسطے کہ قضا کی گونہ گونہ تصرفات کہ ایک حال سے دوسرے حال پر
 کر دیتا اور تغیرات ہیں اور چشم بند اسکا فعل شد مائشار یعنی کرتا ہوا سد جو کچھ چاہتا ہو بس ہی فعل خدا کا آنکھیں بند
 کر دیتا ہوا دل اُسکے فن و ہنر کو جانتا بھی ہو اور نہیں بھی جانتا بہر حال کیسا ہی سخت و آہن ہو مگر اُسکی مہر تلے موم
 ہی ہو جاتا ہوا اپنا نقش خاطر خواہ جمالتا ہو اگر کوئی دل ایسا سخت ہو جیسے پہاڑ اور یہ قضا اُسکی طرف جھکے
 اور میل کرے تو وہ دل ہر چہ باشد باش ہی کٹنے لگتا ہو یعنی ہوسو ہوا اور اُنسی کو اختیار کر لیتا ہو اور آپ کو
 اس سے غافل کرتا ہو اور اُسکی رسی میں جان کو رس بستہ کر دیتا ہو اور اگر وہ احمق آسمین مات ہو گیا تو اُسکو
 مات مست سمجھو بلکہ یہ آزمائش ہو کہ یہ ایک بلا سولہا سے اُسکو چھڑاتی ہو اور ایک پستی اُسکی بلند یوں پر اُسکو
 بجا آتی ہو لینے تھوڑے رنج میں بہت سی خوشی بس وہ خام شوخ کہ جسکو اُسے ہمیشہ لاکھون خمار زشت خام
 سے بچایا انجام کو وہی بچتے اور استاد ہو گیا اور جہان کی غلامی سے آزاد ہو گیا اور اس سے بھل گیا اور
 شراب لازلی سے مست ہوا اور تمیز والا ہو کے خلائق سے نبات پاکیا جکا اعتقاد سست تعلید پر ہو اور
 خیال میں گرفتار جس سے دیدے اُنکے بے دید ہو گئے اہل کو نہیں دیکھنے کہ تحقیق کیا ہو اُسے بھی چھوٹ
 گیا آب تعجب آتا ہو کہ کون سا فن و ہنر ہو کہ اُس مقلد کو کھینچتا ہو اسانے جزر و مد و ریائے بے نشان
 کے بجائے یہ نہیں دیکھنا کہ آبادیان اس بیابان سے یہاں چلی آتی ہیں ملک و شاہی اور وزارتین
 سب وہیں سے آتی ہیں اُسی بیابان عدم سے سارے مست شوق کے فوج فوج شہادت میں بخیل ہوتے
 ہیں اور قافلے کے قافلے اس جگہ سے شام صبح وہاں پہنچتے ہیں ایک آتا ہو اور ہمارا گھر گردین لیتا ہو کہ
 تو اس گھر میں بہت رہا اب جا میں آیا میری باری ہو جیسے جب بیٹا عاقل بالغ ہوتا ہو اور چشم خرد اُسکی
 کھلتی ہو باپ فوراً آسمان پر چلا جاتا ہو اس واسطے کہ بد مذموم روح کا عالم بالائی کو ہوتا ہو یہ بے نشانی
 ہوا سطر فتنے بھی جانے والے چلے جاتے ہیں اور اسطر سے بھی جاری کہ اُنے والے چلے آتے ہیں اور اگر

زور کرے تو ہین ہم بیٹھے ہوئے اور چلے جاتے ہین اور نہین جانتا کہ نئے ملک کے قاصد ہین جو کہ رونا کی غم
 ماسانسون پر ہولند بیٹھے ہوئے اور چلنا ثابت ہو تو اس مال دنیا پر ایسا غش ہو کہ اسکے پیچھے رس المال
 جو سب کا سردار و سرایہ تجارت عقبے کو چھوڑے بیٹھا ہو اسکو نہین لیتا کہ یہ مال اسوقت جو انجام کار ہین
 زمین پر ٹپکی انہین کار آمد ہو گا قولہ پس مسافر آن بوداے رہ پرست کہ مسرور و خوش در مستقبلت +
 پنهان کردہ دل بے کلال + دمہدم در سیر سد خیل خیال + گردنہ تصویرات از یک مغر سند + در پے ہم سوے
 ان چون میر سند + جوق جوق اسپاہ تصویرات + سوے چشمہ دل شتابان از خطا + جہا پر میکند و میروند +
 اکا پیدا دہنہان میخوند + فکر با از اختران چرخ دان + دائر اندر چرخ دیگر آسمان + سعد دیدی فکر کن ایثار ہم
 نس دیدی صدقہ و استغفار ہم + ماکیم این را بیا اے یار من + طالع مقبل کن و چرخ بزن + روح را تابان
 ن از انوار ماہ + نہانکہ ز اسیب زنب شد دل سیاہ + از خیال و دہم وطن بازش رہان + از چہ وجہ رس
 زش رہان + تاز دل داری خوب تودے + پر بر آرد بر پر دراب و گے + اے عزیز مصر جانم دستگیر ہند
 بن زندانی خود در پذیر + اے عزیز مصر جانم آن تست + یوسف مظلوم در زندان تست + در خلاص او
 یکے خوابے بین + زود کان اسد حجب انہین + ہمت گا ولاغر پر از گردن + ہمت گا و فرہش را می خوند +
 ہمت خوشہ زخت خشک ناپسند + سنبلات تازہ اشش را می چرند قحط از مصرش بر آمد اے عزیز + ہین
 باش اے شاہ این را مستحضر + یوسف در حبس تو اے شہ نشان + ہین زوستان ز نام و رہان + از سوے
 رشتے کہ بود مرابطا و + شہوت مادر فگندہ کا ہبوط + پس فنادم زان کمال مستم + از فن زانی بزندان رحم + اللغات
 سیر جاے میر مغش بالفتح باغ و محالہ ظالمقتین تشکی جربالفتح سبوا مرابط بالفتح جاے بسنن خصوصاً جاے
 بنن حیوانات مستم بالضم تمامی کتدہ المعنی بس اے راہ پرست کہ کیسوفت راہ چلنے سے فارغ
 انہین ہو مسافر وہ ہو کہ ہر وقت مستقبل ہین سیر کرے یعنی آئندہ کا سامان کرے اور اسی طرف متوجہ رہے
 جیسے لشکر خیال کے پردہ دل سے بے رنج و وقت پہنچتے رہتے ہین اب معلوم ہوا کہ جان و خیالات کے
 تصویرات دونوں ایک ہی باغ کے پودے ہین جب تو آگے پیچھے جان کے پاس برابر چلتے ہین فوج فوج سپاہ
 ہمارے تصویرات کی یعنی اسکی کہ جسکی ہین صورت بنائی اسواسطے کہ یہ مصدر یعنی مفعول کے ہو تشنہ ہو کے
 چشمہ دل کی طرف دورتی ہو اور انہین اپنے گھرے بھرتے ہین اور چلے جاتے ہین ہیشہ ظاہر بھی ہونے ہین
 اور چھپ بھی جاتے ہین دنیا میں مبنی فکر ہین انکو ستاروں کی گردش سے جان جو آسمان پر گردش کرتے
 ہین گریہ آسمان نہین وہ دوسرا آسمان ہو جسکے چرخ میں اکھا دورہ ہو منقول ہو کہ چرخ نهم جو عرش اعظم ہو
 اسی کی جوت میں طبق در طبق اور آسمان ہین بس اسی کی گردش سے اُنکی گردش ہو تو گویا ستارے تلخ

عرش کے ہین نہ آسمان کے اگر ان ستاروں کو سعد دیکھے تو شکر کرا اور کچھ بخشش بھی اور جو بخش دیکھے صدقہ دے اور استغفار بھی کرا اور کہ کہین اُسکے لایق کب ہوں اے میرے یار آ اور میرے طالع کو خوش نصیب کر کے کرشمین لا میری روح کو انوار ماہ سے روشن کر لینے ایمان سے اس نسبت سے کہ آسیب و توب سے دل سیاہ ہو گیا جیسے ماہ سیاہ ہو جائے و توب عبارت توب سے اے گناہ خیال دو ہم و گمان سے اُسکو بجا کنوین اور جو رسن سے چھڑا جیسے حضرت یوسف کو بجا یون نے بالونکی رسی مین ننگے بدن باندھ کے کنوین مین ڈالا تھا تا تیری دلدار سی خوب سی دل پر نکالے اور اس آب و گل سے اڑ نکلے اے عزیز میرے مصر جان کی و تگیری کرا اور عذر اس اپنے قیدی کو مان اے عزیز یہ مصر میری جان کا تیری ملک اور تیرا ہی ملک ہو اور میرا یوسف مظلوم تیرے زندان مین ہو اُسکے خلاص کے لیے تو ایک خواب دیکھ لے جیسے عزیز ملک مصر نے دیکھی تھی اور سبب خلاص حضرت یوسف کی ہوئی تھی سو اسلئے کہ ان اسد حجب آئینین یعنی بیشک اسد دوست رکھتا ہو احسان کر نوا لوں کو سات گائین لاغر پر زند کہ ملا دہنت آسمان سے ہو اُسکی سات گایون فرہ کو کھائے جاتی ہین اور یہ سات گائین عبارت ہفت اعضا سے جو دماغ و دل و جگر و سپرز و شش و ذہرہ و معدہ ہو اور سات خوشے زشت و ناپسند اُسکے سنبلا تازہ چرے جلتے ہین اس سے بھی وہی ہفت فلک ملا دہین چنانچہ سورہ یوسف مین مذکور ہو جو بادشاہ مصر نے خواب دیکھی تھی وقال الملک انی زاری سبع بقرات سمان یا کلمن سبع عجات و سبع سنبلات خضر و آخر یا بسات کہا بادشاہ نے مین دیکھتا ہوں سات گائین موٹی کہ کھاتی ہین اُنکو سات گائین دہلی اور سات خوشے سبز اور سات خوشے خشک اے عزیز اُسکے مصر یعنی وجو مین قحط پڑ گیا خبردار ہوا اے شاہ اس بات کو جائز و رواست کہ یوسف میرا تیری قیدی مین بس اے شاہ نشان خبردار ہوا اُسکو کمر و فریب عورتون سے چھڑا اس عرش سے کہ جسکائین مرابط تھا یعنی جہان میرے بند مین کی جگہ تھی میری ہی شہوت نے ٹھکویا مین ڈالا جو فرمایا اہبطوا یعنی اتر جاؤ جیسا کہ حضرت آدم کو بعد گندم کھانے کے حکم ہوا تھا بس مین اُس پورے کمال سے اس زوال و نیلکے فن سے ہم مین اُٹھا اور مرابط عرش سے جدا ہوا قولہ روح را از عرش آرد و در حطیم و لاجرم کید زمان باشد عظیم و اول و آخر بیوطان زدن و چونکہ بودم روح و چون ہتم بدن و پشتو این زاری یوسف در عشار و یار آن یعقوب بیدار ہم کہ نامہ از خوان کم یا از زمان کہ نگندندم جو آدم از حیان و زمان مثال برگ وے پخمرہ ام کہ بہشت صیل گندم خوردہ ام و چون بدیدم لطف و اکرام نزا و ان سلام و سلم و پیغام تمام من سپند چشم بد کردم بدید و در سپندم تر چشم بد رسید و داغ ہر چشم بد از پیش و پس چشم ہماے پر خمار تست و پس چشم بد از چشم نیکویت شہا و مات ستاصل گندم الدفا و بل ز چشمت کیمیا یا میرسد چشم بد از چشم نیکو میکند و چشم شہ بد چشم باز دل زودہ است و چشم باز شہ سخت باہمت شدہ است و تاز بس بہمت کہ یا میرسد نظر می نگردد باز شہ جز شیر نر و شیر چکان شاہ باز

معنوی ہم شکارست ہم صیدش توئی + شد صغیر باز جان در مرج دین + نعرایے لایحسب الاقلین + بازول را
 کز پے توے پر بد + از عطاے بجدت چہی رسید + یافت بینی بوسے گوش از تو سماع + ہر حدیرا قستے آرد مشاع +
 ہر غے را چون دای روسے غیب + بنو آنخس را فتور و مکرو شیب + مالک الملکے بحس چیزے دای + تاکہ چہما
 آن جس شعی اللغات حطیم بر وزن نیم شکستہ و سنگ کعبہ ما بین رکن وز حرم و دیوار بیرون کعبہ کہ وہاں پر نالہ کعبہ کا
 خنار کعبہ پر در آمدن سلم بالکسر و النقع لوح اطفال دشتی متاصل بالضم از سنج برکنندہ مترجچ چراگاہ مشاع بضم سیم
 مشترک غیر منقسم المعنی حق جل و علی نے فرمایا ہوا ان کید کن عظیم بیشک کمر عورتوں کا بہت بڑا ہوا اور کیسا کمر کر روح
 عرش اعظم سے عظیم مین لایا یعنی پستی مین اس سے زیادہ اور کیا ہو گا اول مین بھی اور آخر مین بھی ٹھکوا ہوا
 زن ہی سے ہوا اول مین یہ کہ حضرت حوا ہی کے مبالغہ اور اصرار سے حضرت آدم نے گندم کھایا کہ ہو بوط جنت نہ
 ہوا اور آخر مین بھی سبب ولادت کے مادر سے کہ روح پاک سے جسم ناپاک ہو گیا یہ زاری بوسعہ کی از
 اوندھے گرنے مین شکے نجات دے یا یعقوب بیدل پر رحم کر کے نجات دے مین اخوان سے نالہ کروں
 عورتوں سے جنھوں نے ٹھکوا آدم کی طرح جنت سے دور پھینکا مین اس سبب سے مثل برگ دیکے زرد و پژم
 ہوں کہ بہشت حویل سے مین نے گندم کھایا ہوا اب اسکی مفارقت سے پژمردہ ہوں جب مین نے تیرا لطف و کلام
 دیکھا اور سلام و ہشتی و پیغام تو مین نے سپند چشم بد کا ظاہر کیا تا ہم ٹھکوا اُس سپند مین بھی چشم بد پہونچی مگر دفع چشم
 کی پیش و پس ہر طرف سے تیر کی ہی چشم پر ظاہر ہو اور پس کسی ہی چشم بد ہو لیکن اے شاہ تیری چشم نیک اسکے با
 مات اور زنج و بن سے کھو دو اتنے والی ہو اور کیا ہی خوب دوا ہو بلکہ تیری چشم سے ایسی کیسیا مین پہونچی ہوں کہ
 چشم بد کو چشم خوب سے قلب کر دیتی جیسے کیسیا س کو سونا بنا دیتی ہو دیکھو چشم شاہ کی چشم باز دل پر پڑی ہو کہ
 چشم باز کی نہایت باہمت ہو گئی ہو یہاں تک کہ از بس ہمت جو تیری نظر سے پائی ہو اس سبب سے اب
 بادشاہی سو اے شیر نر کے اور کچھ نہیں کہتا ایسا عالی ہمت ہو گیا ہو اب فرماتے ہوں شیر کیا بلا ہو وہ خوشہا
 معنوی ہوں وہ سب تیرے شکار ہوں اور تو بھی انھیں کا شکار باز جانکے صغیر چراگاہ جان مین ہی تا
 لایحسب الاقلین مین ڈوبنے والو کو دوست نہیں رکھتا اُس باز دل کو کہ تیری ہوا مین اڑتا تھا ایسی عطا بھر
 تیری پہونچی کہ اسکو نظر ہو گئی جو کمال شے پر ہوتی ہو مین نے بوجھے پائی اور گوش نے سماع ایسی ہی اس مشا
 جسم مین ہر حد کی قسمت ہو کہ اپنا اپنا کام دیتے ہوں لیکن جس جس کو غیب کی طرف متوجہ کر گیا اُس جس پر
 کوئی سستی و مکرو فریب و ضعف نہیں ہو گا تو مالک ملک کا ہو اُس جس کو ایسی چیز دیدیگا کہ وہ اور رسم
 صون کی بادشاہی کر گئی

قولہ شب چوشہ محمود برمی گشت فرو، با گروہے و زو شب رو باز غور و پس بگفتندش کہ داسے بواو خاک گفت
 من ہم کیے ام از شما۔ آن یکے گفت اے گروہ مکر کیش، ہین بگو مید از فن و فرہنگ خویش، تا بگوید با حریفان
 در سر، کو چہ دارد در جہلت از ہنر، آن یکے گفت اے گروہ فن فروش، بہت خاصیت مرا اندر دو گوش
 کہ بدنام سگ چہ لیکوید بیابانگ، قوم گفتندش ز دنیا رے دو وانگ، آن دگر گفت اے گروہ زر پرست، جملہ
 خاصیت مرا چشم اندرست، ہر کراشب بنیم اندر قیروان، روز بشناسم مرا و راہیگان، گفت یک خاصیتم در باز دست
 کہ ز من بفتہا بازوروست، گفت یک خاصیتم در بینی ست، کار من در خاک ہا بو بینی ست، سر الناس معاون و دوست
 کہ رسول از پے چہ گفتہ ست، من ز خاک تن بد نام کاندران، چند نقد ست و چہ دار و اوز کان، در سیکے کان
 زربے اندازہ درج، وان دگر و خلش بود کمتر ز خج، ہچو مخبون بود کم ہر خاک را، خاک لیلی را بیایم بے خطا،
 بود کم دامن ز ہر پیراہن، گر بود یوسف دگر آہرنی، ہچو احمد کو برد بوازمین، زان نصیبے یافت این بینی من، کہ
 کہ دامن خاک ہمسایہ زرست، یا کما دین خاک صغردا ترست، گفت یک خاصیت در پنچہ ام، کہ کندے انگنم
 طول علم، قضا گر چہ چند باشد بس بلند، کنگرش در سخت گردانم کند، اللغات باز خود اسے ملاقی ست کہ
 اسے کیستی تہمرا فسانہ و قصہ وانگ چہ رقی و حصہ و بخش قیروان نام شہر مغرب و مغرب کاروان آہر من دیو
 صغرا بکسر خالی غلم کوہ و نشان لشکر المعنی سلطان محمود کی عادت تھی کہ رات کو اکیلا بچہ تاتھا ایک رات ایک
 گروہ و زو شب رو سے ملاقی ہوا اس سے پوچھا کہ اے بواو نا تو کون ہی بادشاہ نے کہا میں بھی ایک تھیں سے
 ہوں اب انہیں سے ایک نے کہا کہ اے گروہ مکر کیش اپنے اپنے فن و فرہنگ ہر ایک بیان کرے اور بتائے
 کہ ہم بیچون میں وہ اپنی جہلت میں کیا ہنر رکھتا ہو اسکی بات کہے یہ سنے ایک نے اُسے کہا کہ اے گروہ فن فروش
 میری خاصیت میرے دونوں کانوں میں ہو کہ میں کتہ کی آواز پہچانتا ہوں اور جان جاتا ہوں کہ یہ کتہ یہ کتا ہو
 تو نے اس سے کہا کہ تیرے ایک وینار میں دو حصے دوسرے نے کہا اے گروہ زر پرست میری خاصیت
 جو کچھ ہو سب میری آنکھ میں ہو میں راہیں جسکو قیروان میں دیکھا ہوں دن میں بیشک اسکو پہچان لوں گا ایک نے
 کہا میری خاصیت میرے بازو میں ہو کہ میں اپنے ہاتھ کے زور سے لقب لگا سکتا ہوں ایک نے کہا کہ میری
 خاصیت میری ناک میں ہو میرا کام خاک میں ہو کا دیکھتا ہو چھکو بھیدا اس حدیث کا حاصل ہو کہ الناس معاون
 معاون الذہب والفضۃ آدمی کہاں ہیں مثل کمان سونے چاندی کے کہ رسول مقبول نے آدمی کو کمان اس سے
 کہا کہ میں خاک سے جان لیتا ہوں کہ اس میں کتنا نقد ہو اور اس کے پاس کہاں سے کیا ہو یعنی کتنی زر کی کان ہو تو
 بعض کمان ایسی ہو کہ اس میں زر بے اندازہ داخل ہو اور بعض ایسی کہ اسکی آمدنی خرچ سے نہایت ہی کم ہو
 میں بخون کی طرح ہر خاک کو سونگھتا ہوں اور بیخیا لیلی کی خاک کو معلوم کر لیتا ہوں ہر پیراہن کو سونگھنے کے

جان لیتا ہوں کہ یہ یوسف کا ہو یہ آہرن کا جیسے حضرت احمد صلی اللہ علیہ وسلم میں سے بورجن کی پائے تھے
چنانچہ فرمایا اے ریح الرحمن من الہین میں پاتا ہوں بورجن کی میں سے میرے نبی نے بھی اسی سے حصہ
پایا ہو یہ جان لیتی ہو کہ خزانہ کی ہمایہ کونسی خاک ہو اور خالی دابہ کونسی ایک نے کہا کہ میرے بچہ میں ایک صفت
ہو کہ میں کندہ پاڑ کے طول پر پھینکتا ہوں اور قصر نو کتنا ہی بلند ہو میں اس کے کنگرہ میں کندہ کو سخت و مضبوط
کر ہی دیتا ہوں قولہ انجو احمد کہ کندہ انداخت سخت کہ کندہ بردسوسے سخت و بخت + انجو احمد کہ کندہ
انداخت جانفش + تاکندہ بردسوسے آسانش گفت حقش اسے کندہ انداز بیت + آن زمین دان
ماریت اور میت + پس پر سیدند زانشہ کاسے سند + مرزا خاصیت اندر چہ بود گفت در رشیم بود خاصیت
کہ رہا نم مجرما از سقم مجرما از چون بیلادان دہند + چون بختد ریش من ایشان رہند + چون بختا نم بر حمت
ریش را + طے کندہ آن قتل و آن تشویش را + قوم گفتندش کہ قطب ما توئی + چون خلاص روز مہنتا توئے +
بعد از ان جلد ہم بیرون شدند + سوے قصر آتشہ میمون شدند + چون گئے بانگ ہذا دوست راست گفت
سیکوید کہ سلطان باشاست + خاک بود آند گراز رویہ گفت کین ہست از وفاق بوہ + پس کندہ انداخت
استاد کندہ + تاشندہ آن سوے دیوار بلند + جائے دیگر خاک را چون بوے کردہ گفت خاک مخزن شاہیت
فرد + لقب زن زو لقب و در مخزن رسید + ہر یکے از مخزن اسبابے کشید + پس زو زلفیت و گوہر ہائے زینت
قوم بدوند و نہان کردند گفت + شہ معین دید منظر گاہ شان + حیلہ و نام و پناہ و راہ شان + خویش را در دید
از ایشان بازگشت + روز در دیوان گفت آنہ گذشت + اللغات را بوہ پشتہ المعنی یعنی کسی نے
احمد مجتبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سے کندہ سخت و مستحکم ڈالی کہ کندہ اسکی اس کندہ انداز کو بے محلف و بخت
کی طرف لیگئی ہو اور اسکی جان کی طرح کسی جان نے کندہ لگنی کی تو کندہ نے اسکی اسکو آسان پر پہنچایا ہو
حق توامے نے فرمایا کہ اسے کندہ انداز بیت یعنی بیت خدا کے کیشتش مجھے جان جیسے وہ ماریت اور بیت
تھا کہ تو نے نہیں تیر پھینکا تھا جبکہ پھینکا تھا مگر ہم نے پھینکا تھا پھر ان چوروں نے شاہ سے پوچھا کہ
اسے تکیہ گاہ نبوی خاصیت کس بات میں اور کس شے میں ہو خاصیت طبیعت و اثر کما میری ریش میں
یہ خاصیت ہو کہ میں مجرمون کو سقم سے چڑاتا ہوں مجرمون کو جب جلا دون کے حوالے کر دیتے ہیں جبوقت
میری ریش لیتی ہو سب صاف رہا ہو جاتے ہیں یعنی جبوقت میں اپنی ریش رحمت سے ہلاتا ہوں مجرمون
کی راہ قتل و تشویش کی طے ہو جاتی ہو قوم نے کہا کہ بس قطب و سرور ہمارا تو ہی ہو اسواسطے کہ مہنتوں کے
دن میں خلاص تھے ہو بعد اس کے سب اکٹھے باہر گئے اور قصر مبارک پاؤ شاہ میمون کی طرف چلے گئے ہاں ایک
کہ سید سے ہاتھ کی طرف سے چلا اٹھا بانگ سگ شناس نے کہا یہ کہتا ہو کہ پاؤ شاہ ہمارے ساتھ ہو

دوسرے نے ایک ٹیلہ کی خاک سوکھ کے کہا کہ یہ کسی بیوہ کے گھر کی ہو پھر جو اسٹاؤ کند باز تھا اُسے کند محل پر ڈالی
 سب اس پر ہو کے دیوار پر چڑھ گئے دوسری جگہ جا کے جب اُسے خاک سوکھی کہا یہ خاک مخزن شاہی کی ہو تب اس
 لقب زن نے لقب لگایا اور مخزن میں پہونچا اور ہر ایک نے مخزن سے اسباب نکال کر روز رافت بھی اور
 بڑے بڑے موتی جبکہ یہ سب لیکے اور اچھی طرح چھپا دیا بادشاہ نے اس اثنا میں اکھاٹھا کا نام قمری دیکھ لیا تھا اور
 پناہ وراہ اور حیلہ یعنی پیشہ اکھاٹھا بظاہر کرتے تھے سب دیکھ لیا تھا اکھاٹھا کے لوٹ پڑا جب دن ہوا
 تو کچہری میں یہ سرگزشت بیان کی قولہ پس ردان گشتند سرہنگان مست تاکہ ہر سرہنگ وزدی را بربست +
 دست بستہ سوے دیوان آمدند + وز نہیب جان ہر لزان خندند + چونکہ اسٹاؤند پیش تخت شاہ + یار شان شب بون
 آن شاہے چو ماہ + آنکہ شب برہر کہ چشم انداختی + روز دیدی بیشکش نشناختی + شاہ را بر تخت دید و گفت این + بود
 با ما دوش شب گرد و قرین + آنکہ چندین خاصیت در ریش اوست + این گرفت ماہم از گفتیش اوست + عارف
 شہ بود چشم لا جرم + بر کشاد از معرفت لب با چشم گفت و ہو حکم این شاہ بود فعل ماسیدید و سر ماہی شنود + چشم
 من رہ برد شب شہ را شناخت + جلہ شب باروے ماہش عشق باخت + است خود را بچو اہم من ازو + کہ گزرا نہ
 ز عارف ہیچ رو + چشم عارف دان امان ہر دو کون + کہ بدو با مید ہر جہرام عون + زان محمد شافع ہر داغ بود + کہ بجز
 شہ چشم او ما ز داغ بود + در شب دنیا کہ مجھو بست شد + ناظر حق بود و ز بودش امید + از الم نشرح و چشم سر بہ
 یافت + و دید آنچه جبرئیل آن بر تافت + مہتری را کہ حق سر مہ کشد + گرد او در یتیم بار شد + نور او بر روز بانا لب شہ
 آچنان مطلوب را طالب شود + در نظر بودش مقامات العباد + لا جرم نامش خدا شاہ نہاد + آلت شاہد زبان +
 چشم تیز + کہ ز شب خیزش نہاد + شب گریز + گر نہ اران مدعی سر بر زند + گوش قاضی جانب شاہ کند + المعنی حکم
 ہوتے ہی سرہنگ مست بے پروا ہیوش روانہ ہوے یہاں تک کہ ہر سرہنگ نے ہاتھ اٹکے ہاتھ سے اور دیکھ
 یہ چور کچہری کو اُنکے کہ خوف جان سے کانپتے تھے جب سامنے تخت شاہ کے کھڑے ہوے تو یہ بادشاہ چچو ماہ و
 مات میں اکھایا تو ہوا ہی تھا بس اُسے جو را نہیں جس کسی کو دیکھ لیتا تھا بیشک دہن اسکو پہچان جاتا تھا شاہ کا تخت
 پر دیکھتے ہی بولا جورات ہمارے ساتھ شب گرد اور ساتھی تھا اور وہ شخص کی ڈاڑھی میں چند خامیست ہیں یہ
 جستجو ہاری گرفتاری میں بھی اسکی ہو آنکھ اسکی شاہ کو پہچانتی تھی لا جرم اُسے لب اپنے شہ کے سامنے معرفت
 کے ساتھ کھولے اور کہا کہ وہ جورات تمہارے ساتھ تھیں بادشاہ نے ہمارے فعل دیکھا تھا اور مجیدہ +
 سننا تھا میری آنکھ نے پتا لگا لیا اور شاہ کو پہچان لیا اسو اسطے کہ میری آنکھ نے تمام شب اسکی جامد کی صورت
 کے ساتھ عشق بازی کی ہو اور اسکو تکا ہو میں اپنی امت کا اس سے خواستگار ہو گا یقین ہر ایک کو سوسے
 کہ پہانے والے سے کوئی منہ پھیر نہیں سکتا ہو اب مقولے اُنکے ہیں کہ چشم عارف کی امان دونوں جہان کی ہو

جس سے ہر بہرام یعنی شاہ نے مدد پائی ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی شافع ہر داغ یعنی گناہ کے تھے کہ عارف تھے اور ایسے عارف کہ سوے شاہ کے چشم انکی مازاغ تھی یعنی مازاغ البصر و ماطغ یعنی ویدار انکی کیوت انکی آنکھ نے نہ کی کی نہ زیادتی جو حق دیکھنے کا تھا وہ دیکھا شب و دنیا میں کہ آفتاب محبوب ہو وہ ناظر حق کے تھے اور انکی سے اسید وار انکی آنکھوں نے سرمہ الم نشرح سے سرمہ پایا تھا انکی سبب سے جو کچھ انھوں نے دیکھا اور محفل ہوے اسکو جبریل نہ اٹھا سکے ایسے کہ انکا سینہ حق تعالیٰ نے فراخ سائی والا کر دیا تھا جیسا کہ فرما: الم نشرح لک صدرک کیا نہیں فراخ کیا ہٹنے تیرے واسطے تیرا سینہ الحق جس یتیم کے کہ خدا سرمہ لگا دے اسکو در یتیم بار بند کر دیتا ہو نور اسکا دل کے نور و نہ غالب ہوتا ہو وہ طالب اپنے مطلوب کا ایسا نورانی ہو جاتا انکی نظر میں سب بند و نکلے مقامات ظاہر تھے لاجرم خدا تعالیٰ نے نام انکا شاہد رکھا تھا جیسا کہ قرآن میں ہو: انما ارسلناک شاہدا و مبشرا و منذرا اور آلہ شاہد کا زبان و چشم تیرا ہو کہ انکی شب خیزی سے شب بھی گر نہ نہیں اگر سکتی اگر ہزاروں مدعی سر اٹھائیں کس واسطے قاضی کے کان شاہد ہی کی طرف ہوتے ہیں قولہ قاضیان اور حکومت این فلسفہ + شاہد ایشا نرا و چشم روشنست + گفت شاہد زان بجایے ویدہ است + گو بدید بغیرض سر ویدہ است + مدعی ویدہ است اما بغرض + پردہ باشد ویدہ و دل را غرض + حق ہمچو اہد کہ تو را + شوی + تا غرض بگداری و شاہد شوی + حق ہمیکو بد غرض را ترک کن + تا قبول افتد ترا با سخن + کین غرض + پردہ ویدہ شود + بر نظر چون پردہ پوشیدہ شود + پس نہ بنید جملہ را باطم ورم + جبک الاشیا لعلی و لیسہ در دلش خورشید چون نورے فتانہ پیشیش اختر را مقادیرے تانہ + پس بدید او بے حجاب اسرار را + سر روح مومن و کفار را + در زمین حق را و در چرخ بھی نیست بنیا تر ز روح آدمی + باز کرد از حق دو چشم خویشین + آنکہ صاحب رفت آمد درمن + باز کرد از رطب و یابس حق نور و + روح رہن امر ربی مہر کردہا چو دید آن روح را چشم عزیز + پس برو نہان نانہ بیچ چیز + شاہد مطلق ہو دور ہر نزاع + بشکند گفتش خسار صا صدل + نام حق عدلست و شاہد آن اوست + شاہد عدلست زین روح چشم دوست + منظر حق دل ہو در دو صا کہ نظر بر شاہد آید شاہ را عشق حق و عشق شاہد بازیش + ہو دو مایہ جملہ پردہ سازیش + پس ازان لولا کہ گفت اندر لقا + در شب معراج شاہد باز ما + این قصا بر نیک و بد حاکم ہو + بر قصا شاہد نہ حاکم میشود + شد اسب آن قصا میر قضا + شاہد باش اسے چشم تیر مرتضے + عارف از معروف پس درخواست کرد + کائے رقیب ما تو اندر گرم و سرد + اسے مشر ما تو اندر خیر و شر + از اشارت ما دل ما بخیر + اسے پرانا لانا ہر روز و شب چشم ما شدہ وید و سبب + چشم من از چشمہا بگزیدہ شد + تا کہ در شب آفتابم ویدہ شد + المعنی قاضیوں کے لیے حکومت میں یہ فن و ہنر ہو کہ شاہد اے گواہ انکی چشم روشن ہو جس سے حق ناحق انکو سوچتا ہو شاہد کی بات

گو ایسی ہوتی ہے جیسے اپنی آنکھ سے دیکھا کسو اسطے کہ اُسے دیدہ بغیر غرض سے وہ بھید دیکھا ہو گو مدعی نے دیکھا ہو
اُسے غرض کے ساتھ دیکھا ہو اور غرض دیدہ اور دل دونوں کی پردہ ہو جاتی ہے حق کو نہیں دیکھنے جانے
دینی حق تو یہ چاہتا ہے کہ تو زاہد ہو جائے تا غرض کو چھوڑ دے اور شاہد ہو جائے حق ہی کتا ہے کہ غرض کو ترک
رہ تو تیری بات ہمارے سامنے قبول ہو کسو اسطے کہ یہ غرضیں ہی آنکھوں کی پردہ ہو جاتی ہیں اور نظر پر پردہ
ایسی آڑ بن جاتی ہے اور جب بغیر غرض ہو تو پھر وہ کسی قدر شوکت نہیں دیکھتا کسو اسطے کہ محبت استیا کی تجھ کو
اندھا کر دیتی ہے پھر تجھ کو خود سوچتا ہے نہ کسی تو سنتا ہے اور ظاہر ہو جسکے دل میں خورشید نے نور اپنا
ڈالا تو اُسکے سامنے اختر کی کچھ قدر و مقدرت نہیں رہتی بس اُسے سارے اسرار حجاب دیکھ لیے اور یوں
نظارہ دونوں کی روح کی سیر کر لی زمین میں اور آسمان بلند میں روح آدمی سے بننا تر حقیقی کوئی شے نہیں ہے اُسے
اپنی دونوں آنکھیں حق سے کھولی ہیں اور یہ وہ ہے کہ سب طریقوں میں صاحبِ رفعت ہے اللہ تعالیٰ نے
جو رطب یا بس یعنی اچھے بُرے کو ظاہر کیا روح پر امر ربی سے مہر کی جیسا کہ فرمایا لیسٹونک عن الروح قس
الروح من امر ربی پوچھتے ہیں تجھ کو روح سے کہ روح میرے رب کے حکم سے ہے بس اُس روح کو جب ایسی
چشمِ عزیز نے دیکھا ہو تو اُس سے کیسے کوئی چہرہ پی رنگی وہ ہر نزاع میں شاہدِ مطلق ہے اسکی بات سیکردنِ خمار کے
ورس کی توڑنے والی ہے نام حق کا عدل ہے اور شاہد اُس عدل کا آن یعنی ادا و انداز اُسکے لب شاہدِ عدل کا ہی
سبب سے چشمِ دوست ہے کہ چشمِ دید کو ماننا ہو منظر حق کا چہرہ نظر حق کی پڑتی ہے دونوں جہان میں سوائے دل کے کوئی
نہیں ہے اسو اسطے کہ شاہ کی نظر شاہد ہی پر پڑتی ہے پھر دل شاہد کو غش حق ہے اور شاہد باز بس ہی دونوں
یعنی عشق و شاہد بازی مایہ جلد پردہ سازی کے ہیں انھیں سے جلد پردے ہیں عشق حق ہو جب کنت کثر غفیا
فاجبت کے اور عشق شاہد عشق آنحضرت جسکے سبب سے سب کچھ پیدا ہوا اسی سبب سے جو وقت کہ
شب معراج میں دیدار ہوا تو ہمارے شاہد باز نے جو حق تعالیٰ ہے آنحضرت سے لولا کہ مایہ قضا ایسی زبردست
ہو کہ ہر نیک و بد پر حاکم ہو مگر شاہد پر قضا حاکم نہیں ہوتی بس اے چشمِ تیز پسندیدہ خوب خوش ہو کہ جو کوئی اسیر
اس قضا کا ہوا میر قضا کا ہوا عارف نے معروف سے بہت درخواست کی کہ اے نگہبان ہمارے گرم
و سرد میں اور اے میسر ہمارے خیر و شر میں تیرے اشاروں سے دل ہمارا بخیل اور اے یرانا لائراہ یعنی وہ
ایسا ہو کہ ہکو دکھلاتا ہو رات دن اپنی ذات کو اور ہم نہیں دیکھتے یہ قصور ہمارا اور ہمارے دید و سبب کا
ہو کہ چشمِ بند ہو رہی ہے اب فرماتے ہیں کہ میری آنکھ سب آنکھوں میں گزیدہ اور چیدہ ہو گئی جیسے کہ
رات میں آفتاب کو میں نے دیکھا ہے قولہ لطفِ معروف تو بوداں ہی پس کمالِ لبر فی تمامہ ارب
اتم نور ناہا لساہرہ + وانجنا من مفضات القاہرہ + یار شب دار و زنجوری مدہ + جانِ قربت دیدہ را و درے

بعدہ + بعد تو درویشت از فکر و محال + خاصہ بعدے کان بود بعد از وصال + آنکہ دیدست مکن ناویدہ اثر
 آپ زن بر بنرۂ بالیدہ اش + من نکردم لا ابالی در طریق + تو مکن ہم لا ابالی اے شفیق + ہین مران از روہ
 خود او را بعید + آنکہ او کیا روعے تو بدید + دید روعے جز تو شد غل گلو + کل شے ما خلا اسد باطلو + باطلند مینا
 ارشدہ + نہ آنکہ باطل باطلانرا میکشد + ذرہ ذرہ کا ندرین ارض و سماست چنیں خود را همچو کاہ کہ باست + مع
 ہا نرا میکشد تا مستقر میکشد مرآب راتفت جگر چشم جذاب بنان زین کو نہاست + مغز جویان از گلستان بوہار
 ہر آنکہ حس چشم آمد رنگ کش + مغز یعنی میکشد بواہ خوش + زین کششا اے خداے رازدان + تو بخذر
 لطف خود مان وہ امان + غلبے بر جاذبان اے مشتری + شاید از در ماندگان را و آخری + رولشہ آور د چون تیشہ
 آنکہ بود اندر شب قدر او چو بدر + چون لسان و جان او بود آن او + آن او با او بود گستاخ کو + گفت ما گشتہ
 چون جان بند طین + آفتاب جان توئی در روز دین + وقت آن شد اے شہ مکتوم سیر + کو گرم شہی بچنبا
 بنجیر + ہر یکے خاصیت خود و نمود + آن ہنر با جملہ بدبختی فروود + آن ہنر اگر دن مارا بہ لبست + زن مناصب
 سرنگون سازیم و پست + آن ہنر نے جید با جملہ مسد + روز مردن نیست زین فہما مد + جز ہاں خاصیت آ
 خوش جو اس + کہ لبش بد چشم او سلطان شناس + آن ہنر با جملہ غول راہ بود + غیر چشمی کو ز شاہ آگاہ بود + شاہ
 شرم آید از روعے روز بار + کہ لبش پر روعے شد بودش نظار + سگ چو بیدار سیت شب چون پاسبان + بنجیر بنو
 ز بنجیر شہان + ہین زبنا مان نباید تنگ داشت + ہوش ہر اسرار شان باید گماشت + ہر کہ او کیا روعہ نام شد
 خود نباید نام حبت و خام شد + اے بسا ز کہ سہ تائش کنند + ناشود مین ز تالچ و گزند + ہر کسے چون پے برد
 سر با + باند کن دو چشم دسوسے من بیاب + اللغات ہی عربی مین روشن و تابان فارسی مین خوب و زیبا ست
 روعے زمین ہوا را معنی لطف معروت تیر کہ وہ بھی ہی یعنی سراسر خوبی پس کمال نیکی و احسان اسکے پورا کرنے پر
 ہو لاجرم اے پروردگار میرے پورا کر ہمارے نور کو روعے زمین پر اور نجات دے ہکو فضیحت والی چیزوں
 غالب سے جو یا ر شبکا ہی اسکو مجھوری کا دن مت دکھا اور جس جان نے تیرا قرب پایا ہی اسکو دور مت کرتہ
 بعد فکر و محال کا ایک در و عظیم ہی مخصوص وہ بعد جو بعد وصال کے ہو جسے تجھ کو دیکھا ہی اسکو ناوید مت کہ لبا
 اسکے بنرۂ بالیدہ پر پانی چھڑک تا اور تیر تازہ ہو جائے مین اپنے طریق مین لا ابالی نہیں ہوا ڈرتا ہی را
 تو بھی اے میرے شفیق بے پروائی مت کر رحم فرما خبر دار ہو اسکو جسے تیری صورت ایک دفعہ دیکھ لی یا
 اپنی صورت سے دور مت ہانکے اسکو اسطے کہ تیرے سوا اور کی صورت کی دید طوق گلو ہی اسوا اسطے کہ چشم سوا
 کے ہو باطل ہی اور عجب حال ہین تو یہ سب باطل کرد کھا رہی مین اپنا ارشد اس سبب سے کہ باطل
 باطلون ہی کو کچھ چنبا ہی دیکھو ذرہ ذرہ جو کچھ اس زمین و آسمان مین ہوا چنیں کیو اسطے مثل کاہ و کہ پاکے ہی جیسے معد

روٹی کو اپنی قرار گاہ تک کھینچتا ہوا اور گرمی جلکری پانی کو کھینچتی ہو آنکھیں اس کلی سے مستو تون کو کھینچتی ہیں اور
منزل گلستان سے بوڑھونڈھتا ہوا سیلے کہ جس چشم کی رنگ کش ہو اور مغز و بینی پوکش ہیں آس لکشتونے
اے خدا از دال تو اپنے لطف سے ہکوا مان دے تو سارے کشند و پیراے شتری غالب و زبردست ہو
بس ہو سکتا ہو کہ عاجز و نکوائے خریدے اور چھڑا دے آب استیناف ہو طرف حکایت چورون کے کہ وہ چو
جو انہیں شناسند تھا شاہ کی طرف ایسا متوجہ ہوا جیسے پیاسا ابر کی طرف اور وہ شاہ جو انکی شب قدر کا بدخدا
اس سے کہا جو کہ زبان و جان شاہ کی انکی ملک تھی یعنی رات میں باہم پہنچان و ہجیان رہی تھی اس سبب سے
یہ ملکیت شاہ کے ساتھ گستاخ گو ہوئی کہ جب ہم نسل جان کے قید طین میں پھنس گئے تو روز قیامت کے آفتاب
ہماری جان کا تو ہی ہو اب اے شاہ پوشیدہ سر وہ وقت آیا کہ بمقتضائے کرم تو اپنی ڈاڑھی ملائے خیر کے ساتھ
ہے تو ہر ایک نے اپنے اپنے نظر ظاہر کیے کہ ان سب نے برنجی بڑھائی کہ ہماری گردنیں انہیں نے باندھیں
اور ان منصبوں سے از بس سرنگون اور پست ہوئے وہ ہنر فی جید اجمل میں مسد ہو گئے یعنی ہمارے گلے
کی بھانسی کہ مرنے کے دن ان فنون سے کچھ مدد نہیں ملتی سو خاصیت اس خوش جو اس کے کہ رات میں سلطان
شناس تھا وہ ہنر ب غول راہ تھے سو اس آنکھ کے کہ وہ شاہ سے آگاہ تھی بس شاہ کو دربار کے دن اسی سے
شرم آئی کہ جسکی نظر میں رات کو شاہ پر رہی ہیں کہا جو رات کو نسل پاسبان کے بیدار رہتا ہو یہی بات ہو کہ
پادشاہ کی شجری سے آگاہ ہو ایسا نہو محکو سوتا پائے خیر دار بدناموں سے ننگ دست رکھے بلکہ ہوش آئے
اسرار پر تعین کرا اور سوچ جو کوئی کہ ایک دفعہ خود بدنام ہوا اُس نے خود نہیں بد کے ساتھ نام ڈھونڈھا تھا اور
خام ہوا ہو بہت ایسا ہوتا ہو کہ زرد سرخ کو سیہ تاب کر لیتے ہیں تالوٹے و گزندے سے بچار ہے انکی بدنامی بھی
ایسی ہو آب فرماتے ہیں جو کوئی ہمارے مجید کا کھوج لگانا چاہے اُس سے کمد و کہ دونوں آنکھیں کھولے
اور ہمارے پاس آئے

قصہ گاؤ بھری کاشب کو نور شجر اغمین اور مٹی ڈال دینا سوداگر کا اسپر

قولہ گاؤ آبی گوہر از آب آرد و بہمند اندر مرج و گردش میچہ و در شعاع نور گوہر کا و آب + میچہ و از سنبل و
سوسن شتاب + زان گلندہ گاؤ آبی عنبرست + کہ غذائش ز گس و نیلو فرست + ہر کہ باشد قوت او نور حلال +
چون ز یاد از لبش سحر حلال + ہر کہ چون ز نور و جیش نقل + چون نباشد خانہ او پر غسل + می چہ در نور گوہر
آن بقدر ناگمان گرد ز گوہر دور تر + تاجرے بر گل زند و حل سیاہ + تا شود تار یک مرج و سبزہ گاہ پس گرد
مرد تاجر ہر درخت + گاؤ جو یان مرد را با شلخ سخت + چند بار آنگا و تار و گرد مرج + تا کند آن مرد را در شلخ
مرج + چون از دو نومید گردو کا و تر + آید آنجا کہ نہاد و بدگمرد + حل بند فوق درشتا ہوا رہس زمین بگریزد

المیسیس وارہ کان لمیس از من طین کور و کرسٹ + گاؤ کے داند کہ در گل گوہرست + اہبطوا فلکند جا در خضیض +
از نمازش کرد محروم آن محض + اے رفیقان زہار از این مقال + اتقوا ان الموحی فیض الرجال + اہبطوا فلکند
جائز اور بدن + تا بگل نہان بود در عدن + تاجرش داند و لکین گاؤ نے + اہل دل داند ہر گل گاؤ نے + ہر گل
کاندر دل او گوہرست + گوہرش غار طین دیگرست + وان گلے کز رش حق نورے نیافت بجمت گلہاے
پر در بر تعافت + این سخن پایان ندارد موش ماہست بر لبہا چو در در گوش ما + اللغات نقل لضم کرک شہرہا
وجل بالغیچہ کچہ مرجہرا گاہ تن پشت و سخت و استوار و عبارت کتاب جسکے معنی کرین حیض حالت حیض حیض
الرجال غیبت و کلام بیفائدہ کاؤ کا ویدن سے بمعنی کندیدن المعنی مشہور ہو کہ گاؤ در یابی ایک گوہر دریا سے
لاتی ہو اور چہرا گاہ میں اسکو رکھ کے گرد اسکے چرتی ہو اور اُس گوہر کی شمع نور میں سبیل و سون جلدی
جلدی کھاتی ہو اور اُسی گاؤ آبی کا فلکندہ یعنی گوہر خبر ہو ایسے کہ تنگی غذا نرگس اور نیلو فرہو اب اکا مقولہ ہو کہ
جب کاقوت نور جلال سے ہو پھر اسکے لب سے سحر حلال اے سخن فصیح و بلیغ جو بمنزلہ سحر کے ہو کیون نہ پیدا ہوا
جسکی گزک زنبور کی طرح وحی سے ہو جیسا کہ فرمایا داو وحی ربک اے نخل وحی کی تیرے پروردگار نے طرف
نخل کے پھر اسکا گھر پر غسل کیون نہوے الغرض وہ بقراس گوہر کے نور میں چرتی ہو اور چرتے ہی چرتے جب
دور جاتی ہو تب کوئی تاجر اس گل پر کالی کچہ ڈال دیتا ہو جس سے وہ چہرا گاہ و سبزہ زار تاریک ہو جاتا ہو
بس یہ تاجر بھاگ کے درخت پر چڑھ جاتا ہو وہ گاؤ اسکو جو جمع شاخ سخت کے ہوتی ہو ڈھونڈھتی پھرتی ہو
اور چند بار اُس چہرا گاہ کے گرد پھرتی ہو کہ تا اُس آدمی کو شاخ میں پرولون جب اُس سے نوسید ہو جاتی
تو پھر وہاں آتی ہو جان وہ گوہر رکھا تھا اور اُس کچہ کو اُس گوہر شاہوار پر دیکھے اُس مٹی سے ایسی بھاگتی
جیسے المیس آدم کی مٹی سے بھاگتا تھا خلق من نار و خلق من طین کیکے سجدہ نہ کیا پیدا کیا تو نے مجھکو آگ
اور پیدا کیا تو نے اسکو مٹی سے اسواسطے کہ وہ لمیس تن طین سے اندھا بہرا ہو وہ کیا جانے کہ اُس تن میں
کیا معنی رکھے ہین اور گاؤ کیا جانے کہ اس گل میں گوہر ہو بس اسی المیس کی بدولت اہبطوا انزل ہو
جان کو پستی میں ڈالا اور اسکو اُس حالت حیض نے کہ عبارت غرور سے ہو نماز سے جو مراد عجز و فرقتی سے
ہو محروم کیا بس فرماتے ہین اے رفیقو خبردار ہو جاؤ اس قسم کی گفتگو سے جو المیس پر غرور نے کی
بچو حرص سے بیشک حرص حیض مردون کا ہو یعنی مرد حرص کو نہایت نجس جانتے ہین اور اُسی اہبطوا
جان کو بدن میں ڈالا تا گل میں در عدن چھپ جائے اس بات کو کہ در عدن گل میں چھپا ہو تاجر جانتا ہو گاؤ
جانے اور اہل دل اسکو جانین کہ مٹی میں گوہر ہو لیکن ہنٹی کو یہ نیوالا کیا جانے اور جو گل ایسی ہو کہ اُس
دل میں گوہر ہو اسکا گوہر غماز دوسرے طین کا ہو کہ اسکے دل میں یہ ہو اور اسکے دل میں وہ ہو اور جس

پر کہ ابر حمت حق نہ برسا اور اس چکیدگی سے اُس نے نور نہ پایا اُس نے صحبت ان گلوئی جو پر درہین ہمیں اُٹھائی اب
فرماتے ہیں یہ سخن تو بے پایان ہو مگر موش ہمارا اب ہمارے بون پہلو جیسے اُسکے در ہمارے کان میں ہیں
یعنی اسکا سنا ہوا ذکر بیان کرتے ہیں

رجوع بقصہ موش و چغز کہ دولون کو کو الیگیا

تو کہ ان سرشت عشق رشتہ می کشد + برامید وصل چغز بار شد + می تند بر رشتہ دل دمدم + کہ سر رشتہ بدست
آوردہ ام + ہچو تازی شد دل و جان در شہود + تا سر رشتہ بہن روئے نمود + چون غراب امین آمد ناگہان +
در فکار موش و بروش زانمکان + چون برآمد بر ہوا موش از غراب + نہ سبب شد چغز نیز از قعر آب + موش
در منقار زانغ و چغز ہم + در ہوا آویختہ پاور تم + خلق میگفتند زانغ از کر و کیدہ چغز آبی را چگونہ کرد صید + چون شد
اندر آب چو نش در ر بود + چغز آبی کے فکار زانغ بود + چغز میگفت این منراے آن کسے + کو چو بے آبان شود
جفت خے + اے فغان از یارنا جنس اے فغان آہنشین نیک جوید اے ممان عقل را افغان زلفش پر عیوب +
ہچو مینی بدی بر روئے خوب عقل میگفتش کہ جنسیت یقین + از مرغیست نے از ما وطن + ہیں مشو صورت پرست
و این گو + جنسیت بصورت در مجو + صورت آمد چون جہاد و چون حجر نیست جامد را از جنسیت خبر + جان چو مور و
تن چو دانہ گندی + میکشاند سوسولیش ہر دے + مور داند کان جویب مہتن + مستحل جنس من خواہد شدن +
آن یکے مورے گرفت از راہ جو مور دیگر گزے گرفت دود + جو سوے گندم نیتنا زدو لے + مور سوے مور
می آید بے + رفتن جو سوے گندم تالحت + مور راہین کو بجنسش رجعت + تو مگو گندم چرا شد سوے جو +
چشم را بر خصم نہ نے برگرد + مور اسود بر سر لید سیاہ + مور پنهان دانہ پیدا پیش راہ + عقل گوید چشم را نیکو نگرد
دانہ ہرگز کے دود بے دانہ بر + زین سبب آمد سوے اصحاب کلب بہت صورت ہما جویب و مور قلب +
زان شود عیسے سوے پا کان چرخ + بد قصہا مختلف یک جنس فرخ + این قفس پیدا و آن فرخ نہان +
بے قفس کش کے قفس باشد روان + اے فنک جسے کہ غفلتتش امیر + عاقبت بین باشد و جہر و قدیر + فصل
رشت و نیک از عقل آورید + نے ز چشمے کہ سیکفت و سپید چشم غرہ شد بخضر او دمن عقل گوید بر محک ماش
زان + آفت مرغست چشم کام بین تخلص مرغست چشم دام بین + دام دیگر بد کہ عقلش در نیافت + وحی غائب
بین بدان رومی شتافت + جنس و ما جنس از خرد تانے شتافت + سوے صورت ہا نشاید زود تاخت نیست
جنسیت بصورت لے و لک + عیسے آمد در بجنس ملک + بر کشیدش فوق این نیلی حصار + مرغ گردنے جو
چغز زانغ وار + اللغات نہ سبب بالغم کشندہ شوندہ رتم تفتین وہ رشتہ کہ واسطے یادداشت کے
اٹھلی بین باندھیں اسکو فارسی میں رشتہ یاد آورکتے ہیں لہذا ہم لام مال بسیار و پر ہما وہ و جوال خرد

قرخ چو زہ مرغ و بچہ ہر مرغ چہ بالکسر دانشمند خضر اے دمن ہندی گھوڑ یکا بنہرہ المعنی لینے جب دونوں کے
رشتہ پاؤں پر باندھ لیا جیسا کہ مذکور ہو چکا تو اب وہ سرشتہ عشق کا رشتہ کھینچتا ہو اس امید پر کہ چڑ بار غدا
واصل ہو اس رشتہ پر جودل سے نئے نکالا ہو پھولا جاتا ہے کہ مین نے ایسا ایک سرشتہ پایا جو جس سے کامیاب
ہو نہ میرے بھی جان و دل دونوں اس عالم شہود میں مثل تار کے باریک و لاغر ہو گئے تو سرشتہ کا عجیب ظاہر ہوا
اور میرا کام چلانا گمان جنگلی کو آیا موش کے شکار کو اور اُسکو اس مکان سے اٹھا لیا گیا جب اُس کوے کے
سبب سے موش ہوا پر ہونچا تو بینک بھی اس رشتہ کے سبب قرا ب سے کھینچ گیا اب موش بھی کوے کی
چونچ میں ہو اور چنچ بھی ہو امین لٹکا ہوا ہو اور پاؤں مین ڈورا بندھا ہو مخلوق دیکھ دیکھ کے کہتی تھی کہ
کوے نے اپنے کید و کر سے بینک کو جو آبی جانور ہے کیسے شکار کر لیا یہ کیسے پانی میں گھس گیا اور کیسے
اُسکو لے اڑا یہ بینک آبی اسکا شکار کب تھا چنچ کہتا تھا یہ سزا اسکی ہو جو بے ابرو یوں کی طرح جفت کمینوں کا
بنے آپ مقولات انکے ہین فرماتے ہین اے ظان فریاد ہو یا رنا جنس سے پھر فریاد تو ہنشین نیک ڈھونڈو
اے بزرگ عقل کی فریاد ہو نفس پر عیوب سے کہ اند دونوں کی ہنشین ایسی ہو جیسے صورت کسی کی اچھی ہو اور
ناک بری ہو کہ وہ صورت کو بھی لے ڈو تھی عقل اُسکو کہتی تھی کہ یقیناً امنین جنسیت معنی کی راہ سے ہے
نہ صورت کی راہ سے اسلئے کہ جان سبکی ایک ہو مگر جسم جدا جدا ہو تو بھی خبردار ہو صورت پرست بہت
اور یہ مت کہ کہ جنسیت صورت مین ہو اور اس بھید کو صورت مین مت ڈھونڈو معنی مین ڈھونڈو
صورت تو ایسی ہو جیسے جمادی اور پتھر پھر جامد کو جنسیت سے کیا خبر مثلاً تن ایسا ہو جیسے ایک دانہ گندہ
کا اور جان ایسی جیسے مور کہ اُسکو ہر دم سولہو کھینچے پھرتی ہو وہ جانتی ہو کہ یہ دانہ جو میری گردن دیا گم
ہو مستحیل یعنی اس حال سے دوسرے حال پر ہو کے میری جنس سے ہو جائیگا اس واسطے کہ غذا
تولید جان کی ہوتی ہو ایک مور نے تو راہ مین سے جو لیا اور دوسری گندم لیکر دوڑی تو اُسکو
مت جانو کہ جو گندم ایک جنس ہین جنس کی طرف دوڑتی ہی نہیں وہ جو گندم کی طرف نہیں دوڑتا
بلکہ مور مور کی طرف آتی ہو یہ بات ضرور ہو اور دونوں مین جنسیت معنوی جانا جو کا گندم کی طرف
ساج مور کا ہو تو مور کو دیکھ کہ وہ اپنی جنس کی طرف راجع ہو تو یہ مت کہ کہ گندم جو کی طرف کیوں گیا
نظر مالک پر رکھ نہ گرو پر جو عارضی ہو اور جیسے مور سیاہ ہو اور جوال بھی سیاہ اس صورت مین
مور تو چھپی ہوئی ہو اور دانہ پیش راہ ہو لہذا عقل چشم سے کہتی ہو کہ اچھی طرح غور کر دانہ بھی کہ سین
بے دانہ بر کے چلتا ہو اور اُسی سبب سے کہتا اصحاب کی طرف آتا ہو کہ صورت مین مثل دانہ کے ہین اولیہ
مثل مور کے دانہ کش اور اُسی سبب سے جیسے طرف پا کان چرخ کے گئے کہ قفس مختلف تھے اور فضا

ایک جنس کے فرخ چوزے مرغ کے کسی ٹھنڈی وہ آنکھ ہو جسکی مالک عقل ہو اور عقل بھی وہ جو عاقبت میں اور
وانا و قادر ہو عقل اچھا برا ہو کچھ کر عقل سے کرو نہ آنکھ سے کہ وہ پدید سیاہ بتاتی رہتی ہو یعنی جو بات کر عقل
سے سوچ کے کرو نہ فقط دیکھ کے چشم تو گھورہ کے سبزہ پر بھی فریفتہ ہو جاتی ہو مگر عقل کیستی ہو کہ اسکو میری
کوئی پر بھی لگالے جو چشم کہ کام میں ہو اے خود مطلب وہ مرغ کے لیے آفت ہو اور جو چشم دام میں ہو وہ
مرغ کی دوست با اخلاص ہو ایک دام اور تھا جسکو عقل نے بنایا اسکو وحی غائب میں نے جانا اور اسکی طرف
دوڑا جنس و ناهنس کو تو خود سے پہچان سکتا ہو پس صورتوں کی طرف جلدی نہیں دوڑنا چاہیے جنسیت میں
ہو جو بظاہر لے لک میں یعنی یہ میری جنس ہیں وہ تیری جنس ہیں حضرت عیسیٰ بظاہر صم بشر میں ہوئے اور تھے
جنس ملک سے آخر آنکو مرغ گردونی نے اس نبلی حصار کے فوق پر ایسا کھینچ لیا جیسے خضر کو زراغ نے
کھینچ لیا تھانلی حصار یہ پہلا آسمان اور فوق اسکا چارم آسمان جہان حضرت عیسیٰ ہیں

لیجانا پریون کا عبد الغوث کو ایک مدت اپنے درمیان میں پھر شہر میں آنا اپنے
اہل و عیال میں اور پھر حلا جانا

قولہ بود عبد الغوث ہم جنس پری + چون پری نہ سال در نہان پری + شد ز نش راسل از شوے دگر +
وان تیانش زمرش در سمر + مدتے گدشت ز نوامد خبر + و طمع برید ہم زن ہم سپرد کہ مراد گرگ ز دیار نہر نے +
یا خداد اندر چہ یا کمنے + جلد فرزندانش در اشغال مست + خود گفتندے کہ باباے بدست + بعد نہ سال آد آن
ہم عاریہ بگشت پیدا باز شد متواریہ + یکا سے فرزند و زن را وید باز بگشت نہان کس ندیدش باز را ز +
یک سے مہمان فرزند ان خویش + بود و زان پس کس ندیدش رنگ بلیش + بود و بھٹے پر یانش چنان + کہ ربا ید
روح را ز غم نہان + چون بستی جزو جنت آمد است + ہم ز جنسیت شود نیروان پرست + نے بنی فرمود جو دو مجھہ +
شاخ جنت وان بدینا آمدہ + مہر بار اجلہ جنس مہر خوان + قہر بار اجلہ جنس قہر دان + لا بالے لا ابالی آوروہ +
ز انکہ بھند ایشان در خروہ + بود جنسیت در اور پس از نجوم + ہشت سال او باز حل شد ہم رقوم + در
مشارق در مغارب یا راوہ + ہم حدیث و محرم اسرار او + بعد غیبت چونکہ آورد او قدوم + بر زمین بگفت
اور رس نجوم + پیش او استارگان خوش صفت زدہ + اختران در درس او حاضر شدہ + آن چنانکہ
خلق آواز نجوم + می شنیدند از خصوص و از عموم + المعنی فرماتے ہیں عبد الغوث بھی جنس پری سے تھا
انداشل پری کے نو برس نہان پری میں رہا یعنی چھپا ہوا اڑتا رہا تھے کہ اسکی عورت کے دوسرے خاوند
سے نسل ہوئی اور اسکے جو متیم تھے اسکی موت کے قصہ میں تھے کہ کہیں مر گیا ایک مدت گزر گئی کچھ بھنگی
نہ آئی پس اس سے زن و فرزند سب نے امید قطع کی کہ اسکو گرگ نے مار لیا یا کسی راہ مارنے یا کسی کنوین میں

گر پڑا کسی کمن میں مثل غار وغیرہ کے بس جلد فرزند اسکے اپنے اپنے شغل میں خوش تھے یہ بھی کوئی نہیں کہتا تھا کہ ہمارا بابا بھل کوئی تھا انقصہ بعد نو برس کے وہ آیا سو بھی عاریتاً ہمیشہ کو بس چند روز کو ظاہر ہوا پھر چھپ گیا ایک مہینہ زن و فرزند کو دیکھا پھر ایسا چھپ گیا کہ کسی نے اسکا بھید نہ دیکھا ایک مہینہ اپنے فرزند کے میں مہمان رہا اسکے بعد کسی نے زیادہ اسکا رنگ لینے نفع نہ دیکھا اسکو پر یون کی بھنسی ایسی تھی جیسے زخم سنان کہ روح زخم پہونچنے ہی معا پر داز کر جاتی ہو اور بھنسی کے مقابل کسی کی پروا نہیں رہتی دیکھو ہشتی آدمی جو جزو جنت کا ہوتا ہو اسی جنسیت سے وہ یزدان پرست ہوتا ہو چنانچہ حضرت نے نہیں فرمایا ہو کہ جو دوجہ اپنے اچھے صفات کو ایسا جانو کہ یہ ایک شاخ جنت کی دنیا میں آئی ہو جتنی محبتیں ہیں سب کو محبت کی جنس سے جان اور جتنے قدر ہیں وہ قدر کی جنس سے ہیں لا ابالی کو لا ابالی لاتی ہو اس واسطے کہ خود میں بھنسی ہیں دیکھو حضرت ادریس میں جنسیت نجوم کی تھی اس سبب سے آٹھ برس یہ زحل کے ہم رقم ہے کہ مشارق و منارب سب جگہوں میں وہ اکھا یا رہتا اور ہم حدیث و محرم اسرار بعد غیبت کے جب وہ زمین پر آئے آ زمین پر وہ نجوم کو سبق پڑھاتے تھے سارے ستارے انکے سامنے صفت زن ہوتے تھے اور جملہ اخت انکے درس میں حاضر ہوتے تھے اور آپسے کہ مخلوق آواز نجوم کی خاص و عام سب سننے تھے قولہ جذر جنسیت کشیدہ تار میں، اخر انما پیش او کشتہ بسین، ہر یکے نام خود و احوال خود، باز گفتہ پیش او شرح رصد چیت جنسیت یکے نام نظر کہ بدان بایندہ در یک دگر، آن نظر کہ در حق و در وے نہان، چون ہندو لوگو گرو جنس آن، ہر طرف چہ میکشد تن را نظر، بے خبر اک کشاند با خبر، حق چو اندر دم و خوی زن ہند، او غنث گرو کو مسد ہر چون ہند در زن خدا خوے زے، طالب زن گردد او چون سحرے، چون ہند در تو صفات جبر ہر بچہ فرخے در ہوا جوئے بسیل، منتظر نہادہ دیدہ بر ہوا، از زمین بیکانہ عاشق برسا، چون ہند در تو صفات خری، صد پرت گرہست در آخر پری، اسے پے صورت نیامد موش خوار، از خیشہ شد زبون موش خوار، طعمہ جو د خائن و ظلمت پرست، از پیر و جوز و از دو شاب مست، باز اٹمب را جو باشد خوے موشر ننگ موشان باشد و عار و جوش، جوے آن اروت و اروت اسے پسر، چون گشت و دارشان خوے بشر، در فتادند از لحن الصافون، و رچہ بابل فتادہ سرنگون، لوح محفوظ از نظر شان دور شد، لوح ایشان ساحر و مسحر شد، سرہان سیکل اہان و پرہان، موسے بر عرش فرعونے مہان، و در پے خوباش باخو شخو نفین، خونہ پرے گل و روغن بہ بین، خاک گو زار مردہ ہم یاد شرف، تانہد برگور او دل رتہ و کف، خاک از ہسائیگی جسم پاک، چون مشرف آمد و اقبال تاک، پس تو ہم الجار غم الدار گو، گردے دارے برد و لدار جو، خاک تو ہم سیرت جان میشود، سر مہ چشم عزیزان میشود، اسے بسا و گور خفتہ خاک و

ہر صدر زندہ پر نفع و انتشار سایہ بودہ او و خاکش سایہ مندہ صد ہزاران زندہ در سایہ و نیدہ اللغات مہین
 آشکار و ظاہر و صد تین چشم و دشتن و نظر کنندگان سحری وہ عورت جو آلت چرمی سے عورت کے ساتھ
 جماع کرے مجازاً شوخ و بدکار المعنی یعنی اور پس میں جو جنسیت اختر کی تھی اُسے اُنکو زمین پر اُنکے سامنے
 کھینچا کہ وہ آشکار و ظاہر ہوے ہر ایک نے نام اپنا بتایا اور احوال کہا اور شرح رصد کی بیان کی بیٹے گردش کی
 اب فرماتے ہیں جنسیت کیا ہو ایک نظر کا نام ہو جسکے سبب سے ایک دوسرے میں خل پاتے ہیں اور اس
 نظر کو جو حق تعالیٰ نے اسمین چھپایا ہو جب تجھ میں رکھ دیتا ہو تو بھی اسکی جنس ہو جاتا ہو جسم کو ہر طرف کون کھینچتا
 ہو یہی نظر کھینچتی ہو ظاہر ہو کہ تن ایک جہاد بخیر ہو پھر بخیر کو سوا سے باخبر کے کون کھینچے حق تعالیٰ جب مرد میں خورن
 کی رکھ دیتا ہو وہ مخفی ہو جاتا ہو اور کون دیتا ہو اور جو خدا عورت میں خورن کی رکھ دیتا ہو تو طالب زن
 کی ہوتی ہو مثل سحری کے کہ آلت چرمی سے عورت کے ساتھ جماع کرتی ہو اگر تجھ میں صفات جبرئیل رکھ دے
 تو تو مثل پچ مرغ کے ہو اہی میں راہ ڈھونڈھیکا آنکھیں ہوا پر لگائے رہیگا اور منتظر ہو گا زمین کو بیگانہ
 جائیگا آسمان پر عاشق ہو گا اور جو صفت گدھے پن کی تجھ میں رکھ دے تو اگر تیرے سو پر ہونگے جب بھی
 آخری میں اڑیگا اسی پر نظر ہیگی موش اپنی صورت کے سبب سے خوار نہیں ہوا بلکہ اپنی غیبی کے سبب سے
 موش خوار کا زبون ہوا اور غیبی یہ کہ اچھے اچھے کھانے ڈھونڈھے اور خیانت کی اور ظلمت پرست ہوا اور پیر
 و جزا اور دو شباب پل پی کے مست اور خوب موٹا ہوا اگر بار سفید ہو اور اسکی عادت موش کی سی ہو اس سے
 موشوں کو بھی تنگ آتی ہو اور وحشیوں کو بھی غار ہوتی ہو مثلاً ہاروت و ماروت کی عادت اسے پیر جب
 بدل گئی اور اُنکو عادت بشر کی دکھی تو سخن الصافون سے جو ملائیک کی صفات تھی گرا دیے گئے اور چاہ بابل
 میں اوندھے لٹکے لوح محفوظ جسکو ہر وقت دیکھتے تھے اُنکی نظر سے دور ہو گئی اور لوح اُنکی ساحر و مسحور بنی
 یعنی یا تو اس لوح کو پڑھتے تھے یا اس سحر کی لوح سے پڑھنے لگے سر دی جتہ وہی گویا ایک موسے لیکن
 تحت فرعون پر بیٹھے ذلیل و خوار ہوئے تو اچھی خو کے پیچھے چل اور خوشحوا کا ہنشین ہو دیکھ تو گل کے ساتھ
 روغن کیسا غنہ پر ہو جاتا ہو کہ گل کی بودیتا ہو خاک گور کی کیا چیز ہو لیکن مردہ با شرف سے ایسا شرف پاتی
 ہو کہ اسکی گور پر دل منہ بھی رکھتا ہو اور ہاتھ بھی رکھ کے التجا کرتا ہو پھر کہتے ہیں کہ خاک جب ہساگی جسم پاک سے
 مشرف و پراقبال ہوئی بس تو بھی ہکا ہسایہ ہوا و شرف و اقبال میں گرا اور اگر دل رکھتا ہو تو دلدار کی جستجو
 کہ اسکی طفیل تیری خاک ہم سیرت جان کی ہو جائیگی اور چشم عزیز و ن کی سرمد نیگی اسے فلان بہت ایسے
 ہیں کہ گور میں خاک کی طرح سوتے ہیں اور نفع و بشارت میں سیکڑون زندون سے جہڑن وہ سایہ
 خدا کے تھے اور خود ایسے سایہ والے کہ لاکھوں زندے اُنکے سایہ میں ہیں

داستان ایک مرد وظیفہ دار کی محبت تبریز سے کہ امید وظیفہ پر قرض کیا تھا

قولہ آن کے درویش ز اطراف دیار جانب تبریز آمد دام دار و نہزارش دام بود از زر مگر بود و تبریز را از
عمر محبت بود او یکے بحر آمدہ ہر سر ویش یکے حاتم کدہ حاتم اربودی گداے او شدی + سر نہادی خاکپا
او شدی بگر باری تشنہ را بحر زلال + در کرم شرمندہ بودے زان نوال + در بکری ذرہ را شترے + بودی
در تشنہ نالایقے + برا امید او بیاد آن غریب + کہ غریبان را بدی خویش و قریب + بر درش بود آن غریب آن
دام بیدار عطائش توختہ + ہم پستی آن کریم او دام کرد + چون بخششماش وائق بود مرد + لا ابالی گشتہ بود
وام جو + برا امید قلم اکر ام او + دام داران زو ترش او شاد کام + چھوگل خندان از ان روض الکرام + گرم
پشتش ز خورشید عرب + غمشش از سبال بولب + چونکہ دارد عمد و پیوند سخا + کے دریغ آید ز قلیا
آب + ساحران واقف از دست خدا + کے نہند این دست و پارادست و پا + روی کہ ہست اور شیرین
بقلمند مغر پلنگان را بہشت المعنی ایک فقیر اطراف دیار سے تبریز کی طرف آیا اور قرضدار تھا اور نو ہزار
قرض تھے مگر تبریز میں ایک بدرالدین عمر نامے محبت تھا اور محبت کیا ایک دریا تھا کہ ہر سر مو اسکا حاتم کہ
تھا مطلب یہ کہ حاتم تو ایک ہی گدراہ اسکا بال بال حاتم تھا اگر اسکے وقت میں حاتم ہوتا تو ضرور سخا و عطا
میں اسکا گدابتا اور اسکے سامنے سر پکٹتا اور اسکا خاک پا ہوتا ایسا سخی کہ اگر کسی تشنہ کو بحر زلال بخش دیتا
تو اس بخشش سے اپنے کرم میں شرمندہ ہوتا کہ میرا کرم تو اتنی سی بخشش کے قابل نہ تھا اور اگر کسی ذرہ
مشرق کر دیتا جہان سے خورشید نکلتا ہو جس سے زرو جاہر پیدا ہوتا ہو اسکی ہمت میں لائق ہمت کے
نہو تا بس اسکی امید پر وہ درویش مسافر بھی آیا کس واسطے کہ یہ مسافروں کا خویش و قریب تھا ایسی غجوری و دلدار
کرنا تھا اور یہ غریب اسکے دروازہ کا آموختہ یعنی گدھا ہوا تھا اسکی عطا سے وام جیدا نے جمع کیے تھے اسی کو
پشتی پراس غریب نے قرض کیا تھا کہ اسکی بخششوں پر شک و مضبوطی و اعتقاد تھا یہ لا ابالی ہو گیا تھا اور بیدار
ہو کے قرض کیا تھا جانتا تھا کہ جب سمندر اکر ام کا اسکے موجود ہو تو کیا غم ہو دام دار تو اس سے ترش
ہوتے تھے اور یہ شاد کام تھا اور گل ساختن اسی روضہ کرام سے کہ وہ کرمیوں کا باغ تھا اور واقف
ہو بھی یہ کہ جسکی پشت خورشید عرب سے گرم ہوئی جو آنحضرت ہیں یعنی جسے انے مدد پائی وہ ابوالاس
کی موحیو کھا کیا غم کر گیا اور جب کہ قول دلیل بادل سے رکھتا ہو تو اگر سقا لوگ اسکا پانی لین تو اسکو کیسے
دریغ ہو گا دیکھو حضرت سو سے کے وقت میں جو ساحر ایمان لائے اور خدا کے ہاتھ سے واقف ہو
وہ کب ان ہاتھ پاؤں کو ہاتھ پاؤں جانتے تھے گو فرعون کاٹ ڈالے جس رو باہ کا پشت و مدد گار
ہو اسکو پلنگوں کے مغر توڑ دینے میں گھونے سے کیا تا مل یہ سب مثالیں اس غریب کے بھر دس پر

اُس محاسب سے رکھنا تھا فرمائی ہیں

جانا جعفر رض کا تہنا واسطے قلعہ لینے کے اور مشورت کرنا اُس بادشاہ کا وزیر سے اور
کہنا وزیر کا کہ خبر دار ملک اس کے سپرد کر دے کہ مؤید ہے

قولہ جو کہ جعفر رفت سوے قلعہ + قلعہ نزد گام شکش جرم + کیسوارہ تاخت ناقلہ بکر + تا در قلعہ بہ بستند از حذر +
زہرہ نے کس را کہ پیش آید بچنگ + اہل کشتی ملاچہ زہرہ باننگ + روے آورد آن ملک سوے وزیر + کہچہ
چارہ است اندرین وقت اے شیر گفت آنکہ ترک گوئی مکردن + پیش او آئی بشیر و کفن + گفت آخر نے
کہ او مردیست فرد + گفت مگر خوار و در فروے مرد + چشم بکشا قلعہ را بنگر نکو + بچو یا بست از زان پیش او +
بر سر زین آن چنان محکم پے ست + گوئی شتر سے و غربے بادست + چند کس بچون خداے تا خندہ خوشین
را پیش او انداختند + ہر یکے را او بگزرے می فلند + سرنگو سار اندر اقدام سند + دادہ بودش صنع حق
جمعے + کہ ہی نزدیک تنہ براستے چشم من چون دید روے آن قباد + کثرت اعداد از چشم فنا + اختہ را
بسیار و خورشید اریکیست + پیش او بنیاد ایشان منکبست + گر ہزاران موش پیش آرد سر + گر بہ رانے
ترس باشند نہ ضرر + گر بہ پیش آید موشان اے فلان نیست جمعیت درون جان شان + ہست جمعیت
لصورت در فشار + جمع معنی خواہ ہیں از کردگار + نیست جمعیت بہ بسیاری چشم + جسم را بر باد قائم دان
چو اسم + در دل موشے بدے جمعیتے + جمع گشتی چند موش از جمعیتے + برزدندے خویش را بر گر بے + ہر یکے
بر دے ز دندے حربے + برزدندے چون خداے حلقہ + خویش را بر گر بے ملہ + آن یکے چشمش
بکندے از ضرب + داند گر گوشش دریدے ہم نیاب + داند گر سوراخ کردی پہلوش + از جماعت
کم شدی بیرون شوش + یک جمعیت ندای جان موش + بجد از جانش ز بیم گر بہ ہوش + گر پد + اعداد
موشان صد ہزار + خشک گرد داریکے گر بہ نزار + از گلہ انہ چہ غم قصاب را + انہی ہش چہ بند خواب را +
المعنی جبکہ جعفر طیار ایک قلعہ کی طرف گئے کہ وہ اُنکے خنگ کے قدم کے نزدیک ایک جرم تھا تہنا ایک سلا
در قلعہ بکرتک حملہ کر کے گئے قلعہ والوں نے خوف سے دروازہ بند کر لیا کسی کی یہ طاقت نہیں جو لڑائی کے
لیے پیش آئے اور نے بحقیقت کشتی والوں کو ہنگام کے سامنے مجال مقابلہ کب ہو اُس قلعہ کے بادشاہ
نے وزیر سے متوجہ ہو کے کہا کہ اے شیر اس وقت میں کیا تدبیر ہو کہا میں کہ سارے چلے حوالے ترک کر اور
اُسکے سامنے شمشیر و کفن لیکے جائیے اپنی جان اُسکے حوالے کر دے کہا نہیں آخر وہ ایک اکیلا ہی آدمی
تو ہوا کہا اُسکے فرد ہونے کو خوار مت سمجھے وہ مرد ہو اگرچہ فرد ہو ذرا آنکھیں کھولے قلعہ کو تو خوب غور سے
دیکھ اس ایک فرد کے مارے کیسا سیلاب ساز رہا کیسا زین پر محکم ہوا بیٹھا جو کچھ خوف و لغزش

ایسی زمین ہو گویا ایک شرق و غرب اسکے ہمراہ ہو ایسا مستقل ہو چند آدمی ایسے اسکے سامنے گئے جیسے فدا کی جھین
بھینٹ چڑھانے بیجاتے ہیں اور مقابل اسکے پڑے وہ ہر ایک کو گرز سے اونڈھا اپنے گھوڑے کے قریب
میں گراتا تھا حق تعالیٰ نے جمعیت دل کی اسکو ایسی دی تھی کہ ایک تن ایک گروہ پر حملہ کرنا تھا اور پریشان
صنع نہیں ہوتا تھا میں نے جیسے صورت اس بادشاہ کی دیکھی ہو میری آنکھ سے کثرت شمار کی گر گئی کہ اگر کثرت
گنے کو بہت سی ہوئی تو کیا سارے بہت ہیں اور غور شدہ ایک ہی ہو مگر اسکے سامنے انکی کچھ اصل بنیا
نہیں ہو اگر ہزار دن موش سرکالین بی نہ اُسے ڈر گی نہ کچھ ضرر اسکو پہونچے گا اور اگر موش گرہ کے پیش
بھی آئین تب کیا ہوتا ہو اسلئے کہ انکی جان میں جمعیت ہی نہیں ہو پھر ہی نہیں سکتے جو جمعیت ظاہر کی ہو
کہ ہزار دن جمع ہو گئے یہ فشار میں ہو یعنی پہلی چیز ہو ہر شے اسکو دالیتی ہو مثلاً ایسی خیال کہ یہ ہزار دن ہیں تو
خبردار ہو کر دگار سے جمعیت معنی کی مانگ کہ دل مستقل رہے بہت سے جسم جمع ہو جانا یہ جمعیت نہیں جو
مثل اسم کے ہوا پر قائم جان پھر باد ہوائی کا کیا اعتبار اگرچہ ہون کے دل میں جمعیت ہوتی تو ضرور چند
موش ازراہ غیرت و جمعیت جمع ہو جاتے اور کسی بلی پر جا پڑتے ہر ایک اپنا حربہ اُسپر چلاتا اور فدا یوں کہ
طرح اسپر حملہ کرتا ہے مہلت کے لینے اسکو مہلت حلد کی نہ دیتا کوئی اسکی آنکھیں ناخن سے نکالتا کوئی اُسے
کان دانتوں سے بھاڑتا کوئی اسکے پہلو میں سوراخ کرتا بس جماعت سے باہر نکل جانا نہیں ہو سکتا تھا
لیکن یہ ہو کیسے موش کی جان میں جمعیت تو نہیں ہو اسکی جان سے تو بلی کے خوف کے مارے ہوش نکلے بھا
ہیں اگر کثرت کے لاکھ چوہے ہو گئے ایک بلی کی ہیبت سے سب خشک و زار ہو کے رہ جائینگے اگر گلے کا انہو
ہو تو قصاب کو کیا غم کیسے ہی انہو ہی ہوش کی ہو کمین خواب کی راہ بند ہو سکتی ہو وہ سب ہوشوں کو فٹ
کر دیتی ہو قولہ مالک ملک جمعیت دہد + شیر راتا برنگہ گوران جمد + در زمانے شان لباز درت مرت
کس نیار و گفتش ازراہ پرت + صد ہزاران گوردہ شاخ و دلیر + چون عدم باشد بہ پیش صول شیر + مالک
بد ملک حسن + بوسنے رانا بود چون ماہ مزن + در رخے ہمد شمع اخترے + تا شود شاہ غلام دخترے
بہمد اندر روے دیگر نور خود + کہ بہ بیند نیم شب بر نیک و بد + یوسف و موس سے زحق بر دند نور + در بد خیا
در ذات الصدور + روے موس سے بارقے انگنختہ + پیش روا تو برہ آونختہ + نور رویش آ پنجان بردی بہ
کہ زمر داند و چشم مار کر + اوز حق در خواستہ تا تو برہ + گرد آں نور قوسی را سائرہ + تو برہ گفت از کیمتہ
سازہین + کان لباس عارنے آمد یقین + کان کسایر نور صبرے بافتہ است + نور جان بر پود و تارش نافہ است
جہنم خرقہ خواہد شد صوان + نور مارا برتا بد غیر آن + کوہ قاف از پیش آید ہر سد + چھو کوہ طور نور ش
بردرد + از کمال قدرت ابدان رجال + یافت اندر نور چچون احتمال + آنکہ طورش بر شاہد ذرہ + قدرت

ہاں ساز و از قارورہ + انچہ طورش برنباہد اسے کیا + ذرہ اندر ز جاجی ساخت جاگشت مشکوۃ ز جاجی جلسہ
نور کہ ہی دروز نورش قاف و طور + چشم شان مشکوۃ دان جان شان ز جاج + تافتہ برعرش و افلاک این
سراج + نور شان حیران این نور آمدہ چون ستارہ زین ضحیٰ فانی شدہ + زین حکایت کرد آن ختم رسل +
از ملک لایزال لم یزل کہ نگنجیدم در افلاک و خلا + در عقول و در نفوس باہدی + در دل مومن گنجیدم جو ضیافت
بے زچون و بچگون و بے زکیف + تا بدلا لی آن دل فوق و تحت + یا بد از من پادشاہیا و تخت + بے چنین
آئینہ این خوبی من + برنباہد ہم زمین و ہم زم + برد و کون اسپ ترحم تا ختم + بس عرض آئینہ بر سا ختم +
ہر دے زین آئینہ پنجاہ عرس + بشنو آئینہ وے شمرش پیرس + اللغات آرت مرت بالغ ز پرور بر پرت
بالعم پر دواز راہ کیسو شود وصول حلقہ کرنا مران بالضم ہاران و ابر ذات الصد و روانا سے اسرار دل کر تکاف
عزلی نام نہر کسا کبیر گلیم صوان نگبان قارورہ شیشہ ز جاج قندیل آگینہ سفید و شفاف مشکوۃ طاق فراخ
جبین قندیل کہین عقول جمع ہنہ وانش اور عقول عشرہ کہ وہ دس فرشتے ہین بقول حکما ایک دوسرے کے
پیدا کیے ہوے نفوس جانہ اور دھما عرس بالضم مجلس نکاح و طعام فائزہ بزرگان و عروسی المعنی وہ مالک
مالک کا ہو چاہے جسکو جمعیت بخشے و کیھو شیر کو کسی جمعیت دی ہو کہ وہ گاہ گور خرون پر چھپتا ہو انکی کثرت
کی پر دہنیں کرنا دم بھر مین انکو زیر زبر کر ڈالتا ہو کوئی اس سے نہیں کہ سکتا کہ ایک طرف ہو جالاکھون
گور خڑ بڑے اور بہت سی شاخون والے دلیر خیر کے حلقہ سے مثل عدم کے اُسکے سامنے ہوتے
ہین اور وہی مالک الملک ہو چاہے جسکو ملک حسن کا دیدے یا کسی یوسف کو نادرہ بادل کا چاند ہو جاے
کسی کی صورت مین ایسی شمع اختر کی سی رکھدے کہ پادشاہ عظیم القدر غلام کسی دختر کا ہو جاے اور
کسی کی صورت مین اپنا نور رکھدے کہ وہ نیم شب مین جو وقت تاریکی شب کے کمال کا ہو ہر نیک و بد
کو دیکھے جیسے کہ حضرت یوسف اور حضرت موسے دونوں نے اُس سے نور پایا اور ہر قسم کا نور نورید جو یہ ضیا
منا مخصوص بہو سے اور نور خسار اور نور ذات الصد و لینے اسرار دل کہ دونوں ان دونوں مین مشترک تھے
حضرت یوسف کا حسن و نور تو مشہور ہی ہو موسے کی صورت نے بھی ایسی چمک و مک اٹھائی تھی کہ انکی صورت کے
سائے ایک نورہ بطور پردہ کے لٹکا رہتا تھا انکی صورت کا نور مینندہ کی بھر ایسی اوچک لیتا تھا جیسے زمر
مار کے چشم سے نور لیجاتا ہو کہتے ہین اس مار کی نظر سے آدمی مر جاتا ہو لیکن زمر داسکو اندھا کر دیتا ہو موسیٰ
نے حق تعالیٰ سے نورہ چاہا تھا اس نور قوی کو چھپائے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ نورہ تو اپنی گلیم سے
بنا اور خبردار ہو کہ یہ لباس عارفی ہو یقیناً عارف کو چھپاتا ہو کسو اسطے کہ اس گلیم نے نور پر صبر عظیم بن دیا ہو
نور کو جس سے صبر ہو جاتا ہو نور جان کا اُسکے تارہ پود پر دھڑا ہو جس سوا ایسے ختمہ کے کوئی نگبان نور کا نہیں

ہو سکتا ہمارے نور کو اسکے سوا کوئی نہیں اٹھا سکتا ورنہ اگر کوہ قاف اسکے سامنے آئے نامانع اور سد کا بنے
تو یہ نور کوہ طور کی طرح اسکو بچھاڑ ڈالے اور ابدان رجال نے جو اسکے نور میں اقبال و تحمل پایا ہو یعنی ابدان جو اسکو
اٹھا لیتے ہیں یہ بھی کہاں قدرت اس نور ہی کا ہو اسلئے کہ وہ نور ایسا ہو جسکا ایک ذرہ طور نہ اٹھا سکے اور قدرت
اسکی چاہے تو ایک قندیل زجاج میں اپنی جگہ کر لے اے دانا وہ نور جسکو طور نہ اٹھا سکے آخر ذرہ بھر سے پاش
پاش ہو ہی گیا اسنے ایک قندیل میں اپنی جگہ کر لی اب دیکھو وہ نور جس سے قاف و کوہ طور پارہ پارہ ہوتا ہو اگر
تور کی جگہ ایک مشکات زجاج ہوا سمین سا گیا اُنکی آنکھوں کو تو مشکاۃ جان اور اُنکی جان کو زجاج سمجھ کر جس سے
عرش و فلک پر یہ چراغ چمکا ہو اور اُنکا نور بھی جان میں یہ نور چمکا ہو اس نور سے حیران ہو گیا اور مثل شادون
روشنی خورشید صغی سے فانی ہو گیا اور اسی نور سے حکایت کی ہو ختم رسل یعنی آنحضرت نے بادشاہ لالہ دار
لم یزل سے کہ میں نہ افلاک میں سایا نہ خلا میں جو ماہین زمین و آسمان کے ہو نہ عقلموں نہ روحوں باہایت
میں مگر موسیٰ کے دل میں مثل مہمان کے سا گیا کہ نہ چون کو آسمین دخل ہو نہ جگہوں کو نہ کیف کو کہ کیسے اور کون
سا گیا تو اسکی دلالی سے فوق و تحت میں دل مجھے پادشاہ بیان اور تخت پائے گر بے ایسے آئینہ کے
یہ خوبیاں میری زمین بھی اور زمین بھی کوئی نہیں اٹھا سکتے ہمنے دونوں جہان پر رحمت کا گھوڑا دوڑایا یعنی
رحمت کی اور ایک چوڑا چمکا آئینہ بنایا کہ اس آئینہ سے ہر دم بکثرت خوشی و شادیاں ہیں آب فراتے ہیں
ہمنے کہا آئینہ بنایا اسکو سنبلے مگر شرح اسکی مت پوچھ یہ بات صرف سن لینے کی ہو نہ شرح کرنے کی قولہ حال
آن کو لبس خولیش پردہ یافت + کہ نفوذ و قمر امیشکافت + گر بدی پردہ زغیر لبس او + پار گشتی و بدی کہ
دو تو + زائہین دیوار ہانا فذ شدی + تو بردہ بالور حق چرفن زدوی + گشتہ بود آن آئینہ صاحب نفی + بود و ست
سوز خرقر عارفے + گشتہ بود آن آئینہ ستارنہ زانکہ بود از خرقرہ یک با حضور + زان شود و آتش رہین سوخ
کو ست با آتش ز پیش آموختہ + در ہواے عشق آن نور رشاد + خود صفورا ہر دو دیدہ باز داد + اولاد لبس
یک چشم دیدہ نور روے او دیک چشمش پرید + بعد از ان صبرش نہاند و آن درگ + بر کشاد و در چرخ آرا
قمر + بچنان مرد مجاہدان دہد + چون برورد نور طاعت جان دہد + پس ز گشتش کہ چشم مجہدے + چون ز دست
رفت حسرت میخورے + گفت حسرت میخورم کم صد ہزار + دیدہ بودے کہ ہی کروم بخار + روزی چشم زمرہ ویرا
شدہ است + لیک مہ چون گنج در ویران نشست + کے گذار و گنج کین ویرانہ ام + یاد آروا و لائق خاندا
حق شنیداین و دو چشمش باز داد + دیدہ موسے راز نورش ساز داد + از نظراین نور زد نہمان نشد + افزا
خاص پر ویران نشد + نور روے یوسفی وقت عبور + در فتادے در شباک ہر قصور + پس بگفتند
درون خانہ در + پوست ست این سوسیران در گذر + زانکہ برد یوار دیدندے شجاع + فہم کردند نیش صحاب

بقاع - خانہ راکش در پچہ است آن طرف - دار و اسیران یوسف این شرف - مہن در پچہ سوے یوسف بکرہ
 و زلفکش فرجہ آغاز کن عشق در زنی آن در پچہ کز دست - کز جمال دوست دیدہ روشن ست - پس ہمیشہ
 روے معشوقہ نگر - این بدست تست لبثو اے پسر - راہ کن در اندر و نما خویش ما - دور کن اوراک و در اندیش
 ما - کیا دارے دوائے پوست کن - دشمنان را زین صناعت دوست کن - چون شدی زیبا بدان زیبا
 رسی - کور ہاند روح را از بسکی - پرورش مبالغہ جانہ از انخش - زندہ کردہ مردہ غم را دمش - نے ہمہ
 ملک جہان و دن و ہند - صد ہزاران ملک گوناگون دہند - بر سر ملک جہانش داو حق ملک تعبیر ہے در سن
 سبت - ملک جہانش سوے زندان کشید - ملک جہانش سوے کیوان کشید - شہ غلام او شد از علم و ہنر - ملک علم
 از ملک حسن آسودہ تر - اللغات نفوذ در گذشتن و اثر کردن صفورا نام دختر شعیب علیہ السلام زوجہ
 حضرت موسے مجاہد کافرون سے لڑنے والا بھر نرگس حسین زردی ہو شباک سور انہا لبس بالضم پوشین
 بالکمر لباس پوشیدنی المعنی حاصل اشعار صدر کا یہ کہ اُسے اپنے ہی لباس سے پردہ پایا کسوا سٹے
 کہ اثر اس نور کا قمر کو بھارتا گو قمر لباس کتانی بھارتا جو ورنہ اگر پردہ اُسکے لباس سے غیر کا لباس ہوتا اور
 بالفرض کوہ دولو ہوتا تا ہم پارہ پارہ ہو جاتا اور اگر دیوار آہنیں ہوتی تو اسکے بھی پار ہو جاتا پھر تو برہ نور حق
 کے ساتھ کیا فن و ہنر کرتا یہ آئینہ تو اس سبب سے متخل ہو کہ یہ صاحب نفی پہلے سے ہو گیا تھا اور ایک وقت
 میں خرقہ سوز عارفی کا ہو چکا ہو کہ اس وقت میں سار نور کا تھا اور ایک خرقہ با حضور سے تھا پس ایسا حال
 تھا جیسے سوختہ کے پہلے ہی سے آتش مرہون ہوتی ہو یعنی پہلے ہی سے آتش کا آموختہ اور سیکھا ہوا عادت
 پذیر ہو رہا ہو فوراً آگ لے لیتا ہو یہ وہ نور رشاد کا جو جلی ہوا سے عشق میں صفورا جوئی بی حضرت موسے کی
 معین خود انہیں نے اپنی دونوں آنکھیں دیدیں پہلے تو ایک آنکھ بند کر کے آنکی طرف دیکھا کہ آنکی صورت کا
 نور دیکھتے ہی ایک آنکھ تو فوراً اڑ گئی پھر آنکو صبر نہیں ہوا اور سری بھی کھولی اسکو بھی اس قدر بخرچ کر دیا بیٹے
 دونوں جاتی رہیں جیسے کوئی مرد مجاہد راہ خدا کا اول تو تان و طحام و قیام و در جب نور طاعت کا اسپر پڑتا ہی
 تو جان دیدیتا ہو بس ایک عورت نے اُسے کہا کہ تیری چشم کسی جو تیرے ہاتھ سے جاتی رہیں تو تو ضرور حسرت
 کھاتی ہوگی کہا البتہ حسرت کھاتی ہوں مگر آنکھیں جاتی رہنے کی نہیں ہاں اس بات کی حسرت ہو کہ میری
 آنکھیں لاکھ سے کم کیوں ہوئیں اگر ہوئیں تو سب کو نشانہ کر دیتی روزان میری چشم کا ماہ نے ویران کیا تو کیا ہوا ماہ
 تو گنج کی طرح اس دیرانہ میں جانشین ہوا اب یہ دیرانہ میرا اپنے محل و خانہ کو یاد کر کے اس گنج کو کب
 چھو دیکھا اگر دماغ و خانہ ہوا نہ جو حق تعالیٰ نے یہ بات صفورا کی سنی اور دونوں آنکھیں آنکی پھر لوٹ کے بین
 اور موسے کے نور دیکھنے کا انہیں سامان کر دیا پھر یہ نور آنکی آنکھوں سے نہ چھپا اسیلے کہ یہ نور خزانہ ناص سے

تھا۔ آنکھ سے پھر کیسے ویران ہوئے نور صورت حضرت یوسف کا جو وقت کہ وہ کسی طرف ہو کے نکلتے تھے
محلون کی جالیوں سے اندر گھردن کے پہنچتا تھا بس گھردالے اپنے گھردن میں کہتے تھے کہ یوسف ادھر سے
جاتے ہیں اُس سبب سے کہ دیوار دن پر سکی شعاع پڑتی تھی اُس سے گھردالے سمجھ لیتے تھے بس جس گھر کا
کہ در پچھ اُس طرف ہو وہ سیر یوسف سے شرف پاتا ہو تو خبردار ہو تو بھی اپنے گھر کا در پچھ اپنے یوسف کی طرف
کو کھول اور اُسکے فکات سے کشو و فرجہ شروع کر اور در پچھ کرنا کیا ہو غشقی اختیار کرنا کہ جمال دوست سے
آنکھیں روشن ہیں بس جب تو نے در پچھ ادھر کو کھول لیا تو ہمیشہ جمال معشوقہ یعنی اسکی نخل و شعاع کا
دیکھا کر اور یہ بات اے پسر تیرے اختیار میں ہو یعنی در پچھ کرنا لا جرم اپنی راہ لوگوں کے دلون میں کر
اور اس اور اک دور اندیش کو دور کر تیرے پاس کہیا ہو یعنی خاکساری جو خاک اکیر سے کہنیں اس سے
ودا اپنے پوست کی کر اس کا رگری سے دشمنوں کو دوست بنا جب تو زیبا ہو جائیگا تو زیبا کو پہونچکا پھر روح
تیری بکس نہیں بیگی وہی کس تیرا ہوگا اس واسطے کہ باغ جانوں کی پرورش اُسی کے نم سے ہو اور اُسکے دم سے
مردے غم کے زندہ ہوے ینین ہو کہ وہ جھکو ملک اس جہان دون نا چیز کا دے بلکہ لاکھوں ملک فم فم کے
دیگا دیکھو حضرت یوسف کو ملک جمال کا دیا اور اُسکے ساتھ ملکات تبیر خواب کی دی جسکو کہ کسی سے پڑھا کہ کسی
اسکا سبق لیا ملک حسن کا اُنکو زندان کی طرف لگیا کہ زینجانے مصلحتاً بھیج دیا تھا اور ملکات علم نے کیوان کو پہونچا
کہ ہفتم فلک پر ہو اور بادشاہ مصر نے بھی سات گائیں اور سات خوشے خواب میں دیکھے تھے
جبکی تبیر بنانے سے اول میں یہ وزیر ہوے پھر بادشاہ مصر کے ہوے جس علم و ہنر کے سبب سے بادشاہ اکا غلام
لندا ملک حسن سے ملک علم کا آسودہ تر ہو کہ حسن کی بدولت قید ہوے اور علم کی بدولت بادشاہ ہوے
رجوع بحکایت مرد و ام دار اور تبریز میں آنا اُسکا اور خبر فوت محاسب کی سنہ
قولہ آن غریب سخن از بیم وام + اندر آمد سوے آن دار السلام + شد سوے تبریز کوے گلستان + خفت
امیدش فراز گلستان + روز دار الملک تبریز سنی + برامیدش روشنی در روشنی + چانش خندان ش
آن روضہ رجال + از نسیم یوسف مصر خیال + گفت یا حادی الخ لے ناقتے + جار اسادی و طارت فانی
ابرکی یا ناقتی طاب الامور + ان تبریز آسناجات الصدور + اسرجی یا ناقتی حول الریاض + ان تبریز النور
نعم المناض + سار بانا بارکبشا از اشتران + شہر تبریز است و کوے گلستان + فردوسیت این بالیز
شعشعہ شبست مر تبریز + ہر زمانے موج روح انگیز جان + از فراز عرش تبریز یان + چون و ناقتے
جست آن غریب + خلق گفتندش کہ گزشت آن حبیب + او پر یاز دار دنیا نقل کرد + مردوزن
اور واقعہ اور دے زرد + رفت آن طاؤس عرشی سوے عرش + چون رسید از ہا افانیش بوے غر

سایہ اش گرچہ پناہ خلق بود + در نور دید افتابش زود زود در انداختنی ازین ساحل پر برگشته بود سن خواجہ
 زین خجاندہ سیرہ نعرہ زود مرد و بیوش او فتادہ گویا و نیز در پے جان بد او پس گلاب و آب بر روش زودند +
 ہرمان بر حالتش گریان شدند + تابشب بیوش بود و بعد از ان نیم مردہ باز گشت از غیب جان + المعنی وہ
 غریب مخن از مالش کا مارا ہوا قرض کے خوف سے اس دارالسلام یعنی جنت میں جو تبریز ہو دخل ہوا اور وہ
 دارالسلام کی طرف گیا تبریز ہو کہ گویا ایک گلستان ہو جہاں امید اسکے گلون میں آرام سے پاؤں پھیلائے
 جت پڑی سوتی تھی یعنی یہاں کی امید پر واداری سے بچت تھا پھر تبریز کی صفت ہو کہ یہ تبریزی جگہ ہو کہ تو
 اس سے گذر کر اور اس میں جا کہ جان کی بڑی روشن جگہ ہو اور اسکے پاس امید روشنی و زروشنی کی بجائے ناخکو
 حاصل ہو جان اکی جان کے اس روضہ مردون سے لطیف نسیم اس بوسفت کے جو اسکے خیال کا بادشاہ تھا
 حل گئی معانی اشعار عربیہ کہا اے حدی کرنے والے جولان میں لامیرے واسطے میرے نادر کو کہ سعادت آئی
 اور نادر و پرتشانی گئی اور روان ہوا اے نادر میرے کہ سب کام خوب خوش ہو گئے بیشک تبریز مقام سنیون کے راز
 لئے کا ہو اور چر اے نادر میرے گرد باغون کے بیشک تبریز ہمارے لیے محل فیض ہو آب فارسی میں فرماتے ہیں کہ
 اے ساربان اونٹون کے کھٹے کھول دے یہ شہر تبریز ہو اور گویا گلستان اس پالیز کو شان و شوکت فردوسی ہو اور
 روشنی عرش کی ہو اس تبریز میں ہر دم ایک موج تازگی انگیز جان کی فراعش سے تبریز یون پر نازل ہو یہ
 سب اشعار صفات تبریز میں ہیں بدین نظر کہ حضرت شمس تبریز عین کے ہیں اور مولانا رح کو اُسے تعلق بقول
 پر اور بقول بعض معتقد علیہ اُنکے آب فرماتے ہیں کہ جب اس دام دار غریب نے محل محاسب کا تلاش کیا تو معلوم
 ہوا مخلوق سے کہ وہ پیار حبیب مرگیا اُسے پرسون دار دنیا سے نقل کی اور دار آخرت کو گیا کہ اکی مرگ میں
 نام مردون غم کے مارے زرد ہو رہے ہیں وہ ایک طاؤس عرش سے آیا تھا سوعش کی طرف چلا گیا آسا
 سب سے کہ ہاتھ سے اسکو بوعش کی پہونچی سایہ اسکا اگرچہ مخلوق کی پناہ تھا لیکن آفتاب نے اسکو بلدی
 بلدی لپیٹ ڈالا یعنی روز عمر کا اسکی جلدی گذر گیا آسنے پرسون اس کنارہ سے کشتی ہانک دی کہ وہ خواجہ
 خجاندہ سے سیر ہو گیا تھا اُسے سنتے ہی ایک نعرہ مارا اور بیوش ہو کے گر گیا اب معلوم ہوا کہ اُسے بھی اُسکے
 نیچے جان دیدی لوگون نے آپ و گلاب اُسکے منہ پر چھڑکا اور ساتھ ہی اُسکے سپرو نے لگے رات تک تو
 ایسے ہی بیوش رہا بعد اُسکے جان اکی ادھ مری ہو کے غیب سے لوٹی

استغفار اس غریب مخلوق پر اعتماد کرنے سے اور یاد کرنا نعمتوں خالق کا اور دعا کرنا

ثم الذین کفروا برہم بعد لون

قوله چون بیوش آمد گفت اے کردگار مجرم بودم بخلق ایہ وار گرچہ خواجہ بس سخاوت کرد و بود + بیچ

اور کفو عطاے تو بنو و او کلمہ بخشید و تو سر پر خرو + او قبا بخشید تو بالا و قد + او زرم داد و تو دست زر شمار
 او ستورم داد و تو عقل سوار + خواجہ ششم داد و تو چشم قریر + خواجہ نغم داد و تو طعمہ پیر + او و طیفہ داد و تو عمر و حیات
 وعدہ اش زر و عدہ طویلیات + و وثاقم داد و تو چرخ و زمین + در و ثاقت او و صد چون اور بین + انچہ داد
 اے ملک ہم از تو داد + کہ دل و دست و را کردی تو را داد + زر از ان تست او زر نافرید + نان از ان تست
 نانش از تو رسید + آن سخا و رحم ہم تو دادیش + کز سخاوت می فروزی شادیش + من چہ می گویم ہمہ تو بہ
 باریست برکت کے می ہنی + من مراد را قبائے خود ساختم + قبلہ ساز اہل را نشناختم + ناگجا بودیم کہین دیان دین
 عقل می کارید اندر ما وطن + چون ہمیکہ از عدم گردون پدید + وین بساط خاک را می گسترید + ز اختران میشت
 او مصباح + در طبائع فضل با مفتاح + اے بسا بنیاد ہا پنہان و فاش + مضمر این سقف کردی وین فاش
 آدم اصطراب گردون علوست + وصف آدم منظر آیات اوست + ہر چہ دروے می نماید وصف اوست
 ہرچہ عکس ماہ اندر آب جوست + بر صطرباش نقوش عنکبوت + ہر اوصاف ازل دار و ثبوت + تازہ چرخ
 ز دھو رشید روج + عنکبوتش درس گوید با شرح + عنکبوت این صطرباں رشاد + بے مخم در کف عام افتاد
 اللغات قرینہ خنک چشم و خنک چشم شادمان دیان پاداش دہندہ و قہر کنندہ و مالک روز حساب صطرباں
 ایک آلہ ہو پتیل کا بصورت قرص اور اسکے اندر چند ورق پتیل کے ہوتے ہیں انہیں دائرے اور خطوط ہوتے
 ہیں جس سے ارتفاع آفتاب و ستاروں کا حال معلوم ہوتا ہو اور لمبندی ہر چیز کی عنکبوت نام کرم و طبع
 مشک از طبقہ اے اصطراب کہ احکام اصطراب کے اسی پر ہیں علو الضمین و تشدید او و الضمین و تخفیف
 و انیز المعنی جب رات کو ہوش آیا کہا اے کردگار میں مجرم ہوں کہ تجھ کو چھوڑ کے خلق سے اسیدوار ہو
 اگرچہ خواجہ نے نہایت سخاوت کی اور بڑا جو د کیا تیری جو عطا ہو اسکے کفو سے ذرا بھی بختی اُسے کلاہ بخشہ
 تو نے سر پر زنجشائے قبا بخشش تو نے بالا و قد اُسے زرم چھکویا تو نے ہاتھ دیا جس سے زر گنتا ہوں کہ
 بیشی جانتا ہوں اُسے ستور چھکویا کہ میں اس پر سوار ہوا وہ میرا مغلوب بنا تو نے عقل چھکویا کہ وہ مجھ پر سوار
 اور غالب ہوئی خواجہ نے چھکوشمع دی تو نے چشم خنک اور خنک چشم کی جس سے خود شمع کو دیکھتا ہوں خوا
 نے چھکویا نقل دیا اے بطور گزک کہ مراد خوردنی قلیل سے ہو اور تو نے چھکویا من ماننا طعمہ دیا اُسے و طبع
 تو نے عمر دی اور حیات دی اسکا وعدہ زر کا تھا تیرا وعدہ ستھری پاکیزہ چیزوں کا اُسے گھر دیا تو نے
 زمین و آسمان میرے لیے بنایا کہ تیرے اس محل میں وہ اور اس جیسے سیکڑوں گردی ہیں اور چھ
 ہوئے اُسے اے پادشاہ جو کچھ دیا تجھے پاکے دیا تو ہی نے دل و دست کو اُسکے سخی و جو انور کر دیا
 تیری ہی ملک ہو اُسے زر پیدا نہیں کیا تو نے کیا نان تیری ہی ملکیت ہو خود انکونان تجھے ملی اور جو

سما در جم اسمن محاسب تیراہی دیا ہوا تھا اور یہ بات کہ سخاوت سے وہ نہایت خوش ہونا تھا یہ بھی تیری ہی عطیات سے تھی اب میں کہانتک کہوں سب کچھ تو ہی دیتا ہوا اور بے منت کسی پر بار احسان نہیں رکھتا میں نے اسکو اپنا قبلہ بنایا اور دراصل جس نے اسکو قبلہ بنایا تھا اسکو نہیں پہچانتا ہم بھلا کہاں تھے جہوقت میں کہ یہ دیان لینے بدلا دینے والا اور حساب کرنے والا روز حساب کا آب و گل میں عقل پور ہا تھا اور جہوقت کہ اس گردن کو پیدا کرتا تھا اور کچھونا خاک کا کچھاتا تھا اور ستاروں سے چراغ بناتا تھا اور طبعوتوں میں امانتیں رکھ کے قفل لگاتا تھا مع کنجیوں کے اے فلان بہت بنیادین پوشیدہ و ظاہر اس سقف آسمان و فرش زمین میں مضمر ہیں اور ان مضمرات کے سوا آدم کو دیکھ کہ یہ آسمان علو و بلندی کا اصطلاح ہی بخلاف اس اصطلاح حکما کے کہ اس آسمان کی ہو اور وصف آدم کا بھی کہ نظر اسکی آیات کا ہو کچھ اس آدم میں معلوم ہوتا ہے سب اسکے وصف میں ایسے جیسے عکس ماہ کا نہر میں اور اس اصطلاح پر جو نقش عکسوت ہے جہر احکام اصطلاح کے ہوتے ہیں وہ اسکے اوصاف ازل کے ثبوت ہیں یعنی اوصاف اسکے ازل ہیں تو چرخ غیب سے خورشید روح کا طلوع کرے اور عکسوت اسکو سبق پڑھائے مع شرجون کے اور دیکھو ایسی تو یہ عکسوت اصطلاح ہدایتنا و ارشاد کی اور کیسے بے مخم کے ہر عام و خاص کے ہاتھ آئی ہو بس اصطلاح تن آدمی کا جہن گھڑی کے سے بیسیوں کیل پرزے ہیں عکسوت عقل آفتاب روح قولہ انبیاء و ادا حق تجیم این اغیب را چشمے بیا بد غیب ہیں و در چہ دنیا فتادن این فزون عکس خود را دید ہر یک چہ درون و عکس در چہ دید و از بیرون ندید و ہجہ شیر گول اندر چہ دید و از بیرون دان ہر چہ در چاہست نمود و در زمان شیرے کہ در چہ شد و فرو و برد خمر گوشیش از رہ کاے فلان و در تک چاہست آن شیر نریان و در رو اندر چاہ و کین از دے کیش و چون از دغالب ترے سر کینش و آن مقلد سخرہ خر گوش شد و در خیال خوشن پر جوش شد و او نگفت این نقش داد آب نیست و این بجز نقیب آن و باب نیست و تو ہم از دشمن چہ کینی می کشی و اے زبون شمش غلط در ہر شمشے و آن عداوت اندر و عکس حق ست و کہ صفات ترا بجا مشتق ست و دان کنہ در دے ز عکس جرم تست و باید آن خور را از طبع خویش شست و خلق از شست اندر ان رو کے نمود و مر ترا و صغفہ آئینہ بود و چونکہ قمع خویش دیدے اے حسن و اندر آئینہ بر آئینہ وزن و نیزند بر آب ستارہ سنی و خاک تو بر عکس اختر میرنی و کین ستارہ بخش در آب آمدہ است و تا کند مر سعد مار زبردست و خاک از استیلا بریزی بر سرش و چونکہ پنداری ز شجرہ اخترش و عکس نہان گشت و سوے غیب راند و تو گمان بردی کہ آن اختر نامدا آن ستارہ بخش بہت اندر سما بہم بدنسو بایش کردن و دہر بلکہ باید ول سوے بیسوے بست و عکس انیسو عکس بخش آنسو ست و داد و ادا حق شناس و

اے کزنکر۔ حق چخشش کرو براہل نیاز + باعطا بخشید شان عمر سے دراز + خالدین شد نعم علیہ + مجی
المولیٰ ست فاجتار والیہ + داو حق باتو در آمیزد چو جان + آنچنانکہ آن تو باشی و تو آن + گر نماند اشتہائے نان و
آب + بدہت بے این دو قوت مستطاب + فرہی گرفت حق در لاغری + فرہی نہانت بخشد آن سری + چون
پری راقوت از بومیدہ + ہر ملک راقوت جان او میدہد + جان چہ باشد تا تو سازی آن سند + حق بعشق خویش
زندانہات میکند + روحیات عشق خواہ + جان خواہ + تو از دآن رزق خواہ + و نان خواہ + خلق را چون آب دان
صاف و زلال + اندر و تابان صفات ذوالجلال + علم شان و عدل شان و لطف شان + چون ستارہ صبح
بر آب روان + پادشاہے زید آن خلاق را + پادشاہے جنگان عاجز در + پادشاہان منظر شاہی حق +
فاضلان مرآت آگاہی حق + قرنها بگذشت داین قرن توئی ست + ماہ آناہ ست آب آن آب نیست +
عدل آن عدلست فضل آن فضل ہم + لیک مستبدل شد آن قرن و امم + قرنها بر قرنها رفت اے ہمام +
دین معانی برقرار دیر دوام + آب مبدل شد درین جو چند بار + عکس آن خورشید دائم برقرار + پس بنایش
نیست بر آب روان + بلکہ بر اقطار عرض آسان + این صفہا چون نجوم معنویست + دان کہ بر چرخ معانی
مستویست + خوب رویان آئینہ خوبی او + عشق ایشان عکس منظومی او + ہم باصل خود و در این حد و خال +
دانا در آب کے ماند خیال + چاہ تصور برات عکس آب جوست + چون بہالی چشم خود خود جلد دوست + باز نقش
گفت گدازین حول + خل دو شاہست و دو شاہست خل + اللغات مردہ ریگ میراث و غنی حقیر قطار
بالفتح کنار ہا حول لفتین کج بین ہونا و احوال ہونا خل سرکہ دو شاہ شیرہ انگور و شیرہ خرما کہ اسکو ایک دور
رکھین تا ترش ہو جائے المعنی یعنی اگر داد و عطا ان دنیا کے خسوکی ریگ صحرا سے افزودن ہو تب کیا تو
مرا بگا اور یہ مردہ ریگ رہا بیگانہ یعنی میراث یا ناچیز چیز عکس انکی داد کا ہو اور عکس کہانتک نظر میں نظر تازہ
بس اے کج نگر اصل مینی اپنا پیشہ کراصل کو دیکھ جو پائدار ہو حق تو اے نے جو اہل نیاز کے ساتھ بخشش
کی تو بخشش کے ساتھ عمر دراز بھی انکو دی جیسا کہ شعر عربیہ میں یعنی و نعمت اُس منعم کی انہر خالدین
ہوئی اے ہمیشہ ہمیشہ کو اور زندہ کرنے والی مردہ کی لا حرم ضرور ہو کہ انھی سے پناہ چاہو داد حق کی تیرے
ساتھ ایسی آمینہ ہو جاتی ہو جیسے جان کہ رنگٹے رنگٹے میں بھری ہوئی ہو اور ایسی کہ وہ تو ہو اور تو وہ ہو اگر
تجھ کو اشتہا آب و نان کی نہ ہے تو کچھ پروہنیں وہ بے ان دونوں کے پاکیزہ قوت تجھ کو دیکھا دے ست
کہ لاغر ہو جاو بھگا وہ اس لاغری میں تجھ کو فرہی دیکھا کہ وہ پوشیدہ فرہی ہو پہلے سرے کی دیکھ تو پرہیزگار
قوت آب و نان کہ صرف ہو + اور کیسا فرشتوں کو قوت جان دیتا ہو کہ نہ آب و نہ نان نہ ہو
جان تیری کیا چیز ہو جسکی توسل کہے کہ میں اس سے زندہ ہوں نہیں حق تو اے اپنے عشق سے تجھ کو

زندہ کرتا تو بس جا حیات عشق کا خواہاں ہو جان کا خواستگار مت ہو اور اسی رزق کا جو بے آب و نان
کے ہو طالب ہونہ نان کا مخلوق کو ایسا جان جیسے آب زلال صاف شفاف اور اس آب میں صفات
خود الجلال کی تابان ہیں علم انکا عدل انکا اور لطف انکا سب ایسا ہو جیسے کہ ستارے چرخ کے آب و نان
پر ہیں جیسے کہ ہشتم فلک تک کے ستارے آسمان اول میں نظر آتے ہیں اسی سبب سے آسمان کو اب
گردندہ بھی کہتے ہیں پادشاہی اسی خلاق کو زیبا ہو کہ سب کی پادشاہی اسکے سامنے عاجز ہو پادشاہ تو نظم
شاہی حق کے ہیں کہ یہ شاہی اسی کی شاہی کا نمونہ ہو اور فاضل لوگ اسکے آئینہ آگاہی حق کے کہ انکی آگاہی
کی صورت اس مرآت سے مرئی ہو بہت سی صدیاں گزر گئیں اب یہ تیسری صدی ہو بس ماہ تو دہی ماہ
جیسا تھا لیکن پانی وہ پانی صاف و زلال نہیں جیسا کہ اسکا نظر آئے عدل بھی اسکا وہی عدل ہو اور
فضل بھی وہی فضل لیکن وہ صدیاں اور وہ لوگ سب بدل گئے اب اور یہی لوگ ہیں اور اور یہی زمانہ
قرن بر قرن اسے سردار گذر گئے مگر وہ جو معانی ہو وہ بحال خود ویسے ہی برقرار و بردوام ہو انہیں کچھ تو فی
نہیں اس نہر دنیا کا کتنی ہی دفعہ پانی بدل گیا مگر عکس اس خورشید کا ہمیشہ برقرار رہا ہو بس انکی
بنا اس آب روان پر نہیں ہو جو آسمان ہو بلکہ اس آسمان کے عرض کی جو انتہا ہو اور کنارہ وہاں
کہ وہ لامکان ہو چھتین جو نجوم معنوی کی ہیں بس جان لے کہ وہ چرخ معانی پر ہمیشہ برابر و یکسان
ہو بخلاف اس آفتاب ظاہر کے کہ یہ اپنے استوا پر برابر و یکسان نہیں نجوم جمع کے ساتھ باعتبار جازم
جمع صفات ہونے کے کہا ہو سارے خوب و آئینہ اسکے خوبی کے ہیں کہ اسکی خوبی کو جتا رہے ہیں غرض
انکا عکس انکی مطلوبی کا ہو یعنی اصل مطلوب وہ ہو اور یہ مطلوب اس مطلوب حقیقی کے عکس بس طالبوں
عشق حقیقت عکس مطلوب حقیقی پر ہو سو اس صورت مطلوب میں یہ خدو خال جو در بائی کر رہا ہو اپنی اصل
کو چلا جائیگا پہلے کہ پانی کا خیال ہمیشہ نہیں رہتا یہ جلد صورتیں اور خیال اسکے ہی نہر کے ہیں تو فوراً آئینہ
ملنے تو دیکھو کہ جلد خود وہی ہو کہا انکا عکس کیسا خیال پھر فرماتے ہیں کہ عقل بار بار یہی کہتی ہو کہ اس دو بینی
کچھ مٹی کو چھوڑ کے یک مٹی ہو جا اس واسطے کہ سرکہ دو شاپ ہو اور دو شاپ سرکہ ہو دونوں ایک ہیں
سرکہ ترش ہو ویسا ہی دو شاپ ترش ہو قولہ خواجہ راز چشم ابھیں لعین منکر و نسبت مکن اور ابھیں
خواجہ راجان بین مہین جسم گران + مغزا و راجین مینش استخوان + خواجہ راجون غیر گشتی در غور + شرم داؤ آ
احول از شاہ غیور خواجہ راکو در گذشت ست از شیر جنس بن موشان تاریکی گیارہ ہر وہ خورشید رشب پر خور
انکا و بسجود شدہ ساجد مدان عکس ہارا ماند و این عکس نیست + در مثال عکس خود و نمود نیست + آفتابے وینچ جامد نا
اروغن گل روغن کجند نماند چون مبدل گشتہ اندا بدال حق + نہیستند از خطی برگردان ورق قبلہ وحدانیت دو چون

تو خاک سجود ملا یک چون شود چون درین جوید نرس سبب مرد و دانش را دید آن چو سبب کرد و آنچه در جوید
 کے باشد خیال و چونکہ شد از دیدنش پر صد حال و نگہار اماند و این نیست عکس و در مثال عکس حق معنی است
 عکس و تن بین و جان کن کن کلم و صم کند و با الحق لما جاء هم و ماربت از ریت احمد و است و دیدن او
 و بدن خالق شده است و حق مراد را بر گردید از انش و جان و رحمة العالمینش طو اندازان و خدمت او و مدت
 حق کردن است و روز و دیدن و دیدن این روز نیست و خاصہ این روزن در خشان از خود ست ہنہ و دیو
 آفتاب و در قدست و ہم از ان خورشید رو بر روننے و یک از از او سوے معبودنے و المعنی جو خواہ ہو
 اور وزیر بادشاہ حقیقی کا اسکو ابلیس لعین کی آنکو سے متہ و کیو جیسے آدم کو کو خلیفہ اسد نئے بموجب انے
 با علی فی الارض خلیفہ کے ابلیس نے دیکھا اور نسبت اسکی طین سے متہ کر جیسے اُسے کہا خلقنی من نار
 و خلقنی من طین من کرنے والا ہوں زمین میں خلیفہ دوسری آیت کے معنی پیدا کیا تو نے مجھ کو آگ سے
 اور پیدا کیا تو نے اسکو مٹی سے خواہ کو با اکل جان سمجھ لطیف و پاکیزہ جسم جو ثقیل و ناپاک ہو اور اسکو منفہ
 ہی مغز جان نہ استخوان تو نے خواہ کو اپنے غرور میں اگر غیر اسکا کما تو اسے احوال اس شاہ غیور سے خراتا
 نہیں کہ بہ وہی تیری اسکو کب پسند ہوگی اس خواہ کو جو اثر سے نکلیا ہو اور فلک پر پہنچا ہو اسکو
 ان اندھیرے کے چو ہون کے برابر مت سمجھ جو ہر اہی خورشید کا ہو اسکو شیر مت کہ اور جو خود مسجود ہو
 بیٹے آدم اسکو ساجد مت جان ہو تو اور عکسوں کے مشابہ مگر عکس نہیں ہو صورت عکس میں خود
 نیست نمود و ہوا ہو جیسے بخ نے جان آفتاب دیکھا وہ جامہ نہ رہا اور جب روغن گل سے لجا تا ہو تو
 روغن کسوتا ہو نہ روغن کنجد ہر گاہ کہ ابدال حق کے اپنی کیفیت سے تبدیل ہو گئے ہن تو وہ مخلوق سے
 نہیں ہن تو اس ورق کو لوٹ دے اور مخلوق سے آنکو مت جان جو قبلہ وحدانیت کا ہو وہ دیکھے
 ہو گا اگر آدم وحدانیت سے جدا ہوتے تو خاک سجود ملا یک کی کیسے ہوتی جب کسی مرد نے دیکھا کہ اس
 زمین میں نے درخت سب کا لگایا تو اس دیکھنے نے اس کے دامن کو چسب کر دیا اس جو کچھ اُس نے
 اس جو میں دیکھا وہ خیال کب ہو سکتا ہو ہر گاہ کہ اس کے دیکھنے سے سیکڑ دن گونین اسکی بھر گونین یہ شخص
 مشابہ عکس کے تو ہو مگر عکس نہیں ہو وہ صورت و شبیہ جو عکس حق کی ہو اس عکس کا یہ معنی ہو اسکو تن مت
 و کبر و رافعی جان مت مار ہر انگوٹھا ہو جا اور اس پر غور کر نقد کند و با الحق لما جاء ہم فہم فہم انبار
 نہ تو بہ ستر دن پنے تکذیب کی انھوں نے حق کی ہر گاہ کہ اُنکے پاس آیا سو قریب آئیگی آنکو آگاہی
 اسکی جس شخصے مارنے تھے ماریت از ریت و لکن المدرے حضرت احمد صلی اللہ علیہ وسلم ایسے
 ہو سے جن چکا دیکھا خدا کا دیکھنا تو چہ نچہ حدیث شریف ہو من رانی فقہ اسے اشد جنے مجھ کو دیکھا

آئے خدا کو دیکھا حق تعالیٰ نے اُنکو انس و جان سب سے برگزیدہ کیا جو اسی سبب سے جنت للعالمین فرمایا
 ہو اُنکی اطاعت خدا کی اطاعت کرنا ہو جیسا کہ قرآن مجید میں فرمایا من یطع الرسول فقد اطاع اللہ جسے اطاعت
 کی رسول کی آئے اطاعت اللہ کی کی اور جاو کیجئے سے دیکھنا اس روزن کا جو خاص یہ روزن کا خود
 درخشان ہو بے ذریعہ آفتاب و فرقد کے اسی خورشید حقیقی سے روشنی اس روزن پر پڑی ہو لیکن اس
 روشنی کی کوئی راہ اور کوئی جانب معنی نہیں ہو پس اُنکی راہ و جانب بجانب اللہ ہو قولہ در میان شمس
 و این روزن رہی بہست و روزن را اندوزان آگاہ تا اگر ابرے بر آمد چرخ پوش و اندرین روزن بڑے
 نورش بخوش و غیر این راہ و ہوا سے شش جہت و در میان روزن و نور الفتن و مدحت و تسبیح او
 تسبیح حق و میوہ میر وید زمین این طبق سبب روید زمین طبق خوش نخت نخت و غیب نبود گرنے
 نامش و رخت و این سید را تو درخت سیب خوان و در میان ہر دور و آمد نہان و انچہ روید از درخت
 بارور و زین سید روید بہان نوے تمر پس سید را تو درخت نخت بن و زیر سایہ این سید خوش نشین
 نان چو اطلاق آورد اے مہربان بہان چو این خوانش محمودہ خوان و خاک رہ چون چشم روشن کرد و جان
 خاک رہ را مہربان و سہرہ دان و چون زردے این زمین تابہ شروق و من چو ابالاکم رود عیوق
 شد فنا ہستش خوان اے چشم شون و در زمین جو خشک کے ماند کلوخ ہیش این خورشید کے تابہ ہلال
 با چنین رستم چہ ماند زور زال و طالب ست و قاب ست آن کردگار بہ تازہ ہستہا بر آرد او دمار و دو گو و
 دو خوان و دو مان و بندہ را در خواجہ خود خود خوان و خواجہ ہم در نور خواجہ آفرین و فانیست و مردہ و مات
 و فین و چون جہ ایلی زحق این خواجہ را گم گئی ہم تن وہم دیا چہ را چشم دل را بہین گذارہ کن زمین
 آن کے قبلہ ست دو قبلہ مبین و چون دودیدے ماندی از ہر دو طرف و آتش و رخت فنا و درخت خفت و گزہ
 نامی تو اندر شہر کاش و کس بنفر دشد لصد و انگشت لواط اللغات مالفات الفتن و شتم محمودہ ستمو نیا
 و دوسے طرح سہل صفر و لغم شروق و نور و روشنی و بر آمدن خورشید عیوق نام ستارہ روشن سرخ رنگ
 خفت بضم موزہ و لغم سوختہ چنان لواطش بفتح نان تنک گندم المعنی یعنی در میان شمس ادا اس روزن
 ایک راہ ایسی ہو کہ روزن کو اُس سے کچھ خبر نہیں بہان تک کہ اگر ابراس روزن میں ایسا آجائے کہ سارے
 آسمان کو ڈھانپ لے اسکا نور و سیاہی پرجوش رہیگا سو اس راہ و ہوا شش جہت کے در میان مغلز
 آفتاب کے الفت ہو دونوں باہم مالون ہن قرین و تسبیح اسکی تسبیح حق کی ہو اور اس طبق کی عین و ذات
 سیوہ پیدا ہوتا ہو اور اس طبق سے سبب خوش بہت بہت پیدا ہوتے ہین پس اگر اس طبق کا نام نور خست
 رکھے تو کچھ غیب نہیں ہو اُس سید کو تو درخت سیب کا کہ کہ دونوں ماہوں پوشیدہ سے پیدا ہوا ہو اسی

کہ جو کچھ درخت بارور سے پیدا ہوتا ہو اس سب سے بھی اسی قسم کا ثمر پیدا ہوتا ہو جس اس بد کو تو اپنے بخت
درخت جان اور اسی سب کے سایہ تلے خوش بٹھا کر مثلاً اگر نان اطلاق پیدا کرے یعنی دست لانے تو اسکا
نان کیون کہتا ہو سقمونیا کہ مسلسل ملغم و صغرا کی ہو جس خاک راہ نے کہ چشم و جان کو روشن کیا اس خاک را
کو مر مر جان جب اس زمین کی صورت سے روشنیان اور نور چکین تو بھر میں اوپر کو منہ عبوق کی طرف باہر
روشنی کے کیون کر دن جب وہ فنا ہو گیا تو اسے شوخ چشم اسکو دست مت کہ ایسی نمرین اور سوکھا دھیا
ایسے خورشید کے سامنے ہلال کب چمک سکتا ہو اور ایسے رستم سے رال کیا زور کر سکتا ہو وہی گردگار طالع
بھی ہو اور غالب بھی کہ جملہ ہستیوں سے ہلاکت اٹھا دی اور نیست کر دی تو نہ وہ کہ نہ دو پڑھ نہ دو جان ببر
بندہ کو اپنے خواجہ میں خود مٹا ہو اسچہ خواجہ بھی نور خواجہ آفرین میں فانی ہو اور مردہ اور مات و دفین آو
تو حق سے اس خواجہ کو جدا دیکھیں گا تو جان لے کہ تو نے اپنی کتاب کا دیباچہ اور متن سب کھو دیے خبر
ہو چشم دل کو اس طہین سے نکال دے یعنی آب و گل کا مفید مت ہو کہ جسم کو دیکھ کے دو قبلہ بنائے تھے
ایک ہی قبلہ ہو دو نہیں ہین جب تو نے دو دیکھے تو دونوں طرف سے گمانہ اوپر کا ہوا نہ اوپر کا گو یا ایک بڑ
میں آگ لگ گئی اور وہ گیا گذر ا ہو گیا یہ ایسا ہو کہ اگر تیرا نام مری تو شمر کاش میں سودا گ کو بھی قیر۔

ہاتھ ایک روٹی چپاتی کوئی نہیں بچپ گ

مثل دو میں کی ایسی ہو جیسے مسافر کا شان کا جسکا عمر نام تھا کہ نان پر نے اس نا
کے سبب سے دوسری دکان کو بھیجا اور وہ نہ سمجھا کہ سب دکانیں ایک ہیں

قولہ چون بیک دکان کفایتی عمرم۔ این عمر۔ انان فروش از کرم۔ او گوید رو بدین دیگر دکان۔ زمین سے
نان بگوین بجاہ نان۔ گر بنودی احوال او اندر نظر۔ او کفایتی نیست دکان دیگر۔ بس زدے اخراق از
نا احوال۔ بر دل کاشی شدی عمر علی۔ این از بجا گوید آن بجا زرا۔ این عمر را نان فروش اسے نالوا۔ چو ز
غنیہ او ہم عمر از احوال۔ در کشید آن نان کہ ہست آن علی۔ پس فرستادش بدکان بعید۔ نان ز پیش رہ
او اندر کشید۔ کہ عمر را نان وہ اسے انما ز من۔ راز پئے فہم کن ز او از من۔ او ہست و اسو حوالہ میکن
ہن عمر آمد کہ بزرگان زند۔ چون بیک دکان عمر بود سے برو۔ در ہمہ کاشان زنان محروم شو۔ در بیک
دکان علی گفتے بگر۔ نان از بجا بگو کہ بے زحیر۔ احوالے دو میں چو سبے بر شد ز تو ش۔ احوالے نہ بیو
اسے اور فروش۔ اندر ان کاشان خاک را احوالے۔ چون عمر میکرد چون نبوی علی۔ ہست احوال را درین
دورانہ ویر۔ گو نہ گو نہ نقل نو کہ چشم خیر۔ اللغات عمر کو فارسی و اسے بفرست غفرہ تشدد بمسم
استعمال کرتے ہیں خیابا بزور زبانی جہانمان پر دہانی فروش نالوا۔ مبدل نالوا و با محقق اباسہنے شو۔

سنانبار ولی محرابا بچنے والا زچہ پیش نات نوش پو اور مجبول جسم وقوت و توانائی ثم بفتح و تشدید میم آنجس
 یز بالفتح عبادت خانہ و عبادت خانہ ترسایان المعنی شہ کاش کی یہ کیفیت ہو کہ جب تو ایک دکان پر گیا
 رتوئے کما کہ میں عمر ہوں مجھ عمر کے ہاتھ روٹی بچو اور مجھ کر کم کرو تو وہ کہتا ہو یہ دوسری دکان ہو اس پر جا
 ان کی ایک روٹی سے بڑھکے پاس روٹیاں بیٹے مگر یہ خریدار اپنی نظر میں احول و دہن تھا اگر احول ہو
 ہوتا کوئی اور دکان ہی نہیں ہو کس سے لون بس اس نا احول و یک بینی کی روشنی ایسی اس کاشی کے
 ل پر پڑتی کہ وہ عمر اسکو علی ہو جاتا یہ اب یہاں سے اس دوسری جگہ کو کہتا ہو کہ اے نانبا اس عمر
 لے ہاتھ روٹی بیچ جب اُسے نام عمر کا سنا اُس نے بھی احول سے روٹی اس سے چھین لی کہ یہ علی کی ملک
 اور اسکو دکان پر بھیجا اور روٹی اُسکے سامنے سے کھینچ لی اور کہا کہ عمر کو اے میرے شریک
 وٹی دے اور اس بھید کو میری آواز سے سمجھا کہ یہ عمر جو حکو روٹی دنیا تشبیع سے بھید ہو وہ بھی ایک طرف
 سے دوسری طرف چھکو بھیجتا ہو کہ خریدار ہو جاؤ عمر آیا ایسا نور وٹی پر گئے انقض جب ایک دکان پر تو عمر
 د گیا تو جہاں کاشان میں نان سے محروم ہو چھ کوئی چھکو نہیں دیکھا اور جو ایک دکان پر تو نے کہہ یا کہین
 ن ہوں تو پھر کیا ہو وہیں سے حسب وخواہ بیٹے نہ وہ اور کے پاس بھیجیگا نہ اُسکو کسی بیچ تاب میں ڈالے
 ہا فراتے ہیں کہ ایک احول و دہن تیرے پاس اپنے جسم و بدن کے نوش سے بے بر ہو اُسکو نہ دیا
 اُسے مادر فروش اپنی خبر تو لے کہ صدیق ہو اس کاشان میں کہ احول کی خاک ہو بیٹے احول اسی کی
 ک سے پیدا ہو عمر کی طرح بھرتا ہو اگر تو علی نہیں ہو آب مقولات اُنکے ہیں کہ اس ویرانہ ویر دنیا میں احول
 واسطے قسم قسم کی نقل ہو قیام نہیں ہی خیال کرتا رہتا ہو کہ وہاں خبر ہو جب وہاں ہو بچا تو علی ہذا اور جگہ
 ن اسی میں رہتا ہو قولہ ورد چشم حق شناس آمد ترا دوست ترین عرصہ ہر دوسرا دار ہیز کے از
 الہا بجا اندرین کاشان پر خوف اور جا اندرین جو غنچہ دیدی با شجر مثل ہر جو تو خیال نش ظن مسر
 ترا زمین ابن عکس و نقوش حق حقیقت کرد و دینی نور و ش چشم اذان آب از حول حرمی شود
 س می بنید سبد پر بنیو پس معنی باغ باشد این نہ آب پس مشو عریان جو بلقیس از حجاب ہا ر
 ناگوست بر پشت خزان این بیک چوب این خزانہ و مران ہر کے خراب لعل و گو ہرست ہر کے خراب
 نک سورت ہر ہم جو ہا تو این حکمت مران اندرین جو ماہ بینش مخوان آب حضرت این نہا
 م و دود ہر چہ اندر وے نماید حق بود زمین تک چو ماہ گو بد من ہم نہ عکس ہم حدیث ہم ہم اندرین
 ہر چہ بالاسبہت خواہ بالا خواہ بروے وار دست از دگر جو با گیر این جوے زا ماہ دان این پر تو
 روے ما اندرین جو ہر چہ بخوای بہین از نفیم و تاج و تخت دہم زمین اندرین جو ہر چہ داری

تو مراد۔ باز بین و شکر کن ہر زیادہ جملہ مخلوقات خلق ہر دو کون گشت سہو و اندر رہے بعد و بون۔ امین
 سخن پایاں نہار و آن غریب، گر یہ کہ اور درو آن مرد لبیب اللغات روش بوا و مجول مخف و روشن
 بخفت نون بون بالضم حدائی و فرقی المعنی یعنی اگر تیری دونوں آنکھیں حق شناس بین تو تیرا کوئی دشمن
 نہیں ہو دونوں جہان کے میدان کو اپنا نہایت دوست سمجھے رہے کہ اس کاشان پر نوح و رجا و دنیا میں جا بجا
 کے حوالے سے چھٹلیا جیسے اس ساف کو جا بجا کے حوالوں سے کام پڑا تھا اس جو میں جو تو نے غیجہ دیکھا
 یا شجر چومرا و قلیل کثیر سے ہو اور جو آنحضرت تو اس جو کے خیال کو نیشل ہر جو کے گمان مست کر سوا سطر
 کہ اس عکس کی ذات و نقوش سے حق تو الے نے حقیقت و دہنی کی چھپر و دشمن کر دی ہو اس جو کی آب سے
 آنکھوں و روشن پائے دہنی سے آزاد ہو جاتی ہو اور اس عکس کو دیکھتے ہی سدا سکی یک بینی سے ہر جاتے
 پس بنے جو آب کہا آب نہیں ہو بلکہ منشا باغ ہو لہذا تو بلقیس کی طرح حباب دیکھ کے برہنہ مت ہو
 اب مت جانے اور عربانی بلقیس کی جیسے کہ قرآن سے ظاہر ہو وہ ہذا قیل ا و علی الصرح فلما راہ حبتہ
 لہ نکشف عن سابقا قال اندر عرج مرد من تواریک کہا گیا بلقیس سے کہ داخل ہو تو قصر عالی میں پھر ہر گاہ کہ
 دیکھا بلقیس نے اس قصر کو جانا اسکو آب عین سو کھول دیا بلقیس نے اپنی دونوں ساف کو کھلے کھلے دے لے کر
 بیشک یہ قصر درخشان نیشہ سے ہو پانی نہیں ہو پس عربانی ہونے سے بھی ساتون کا کھول دیا ہو اور حباب مراد قصر
 درخشان لاجرم تو بھی اس باغ کو آب مت جان بٹلا گدھون پر بار قسم قسم کا لدا ہوتا ہو تو سب کو ایک کڑی سے ہاتھ نہیں
 ہا بیٹے ہر سالہ کو یکساں مست سمجھے کسی گدھے پر نعل دگو ہر لہ سے ہین اور کسی پر سنگ مرمر لدا ہو پھر یہ دونوں ایک
 لب ہین تو ہر جو پر اس حکمت کو مت جاوے گر یہ دو جو کہ (سین خود ماہ نظر آتا ہو بخلائد دوسری نہون کے کہ نہیں
 عکس ماہ کا ہو پس جو ہمارا اور انبیاء سے اور جو سے خاص آنحضرت یہ جو تو نہر آب حیات کی ہو اور اور نہر آب
 دام و ددی اس سے زندہ جاویدان ہوتا ہو اور اور وں سے ہر اے چند روز جو حیات ظاہری ہو اس جو میں جو
 نظر آتا ہو وہی حق ہو اس جو کی گمراہی سے خود ماہ آتا ہو کہ مین ماہ ہون عکس نہیں ہون حدیث بھی ہون۔ وہ بھی
 ہون اس جو میں جو چیز کہ اوپر ہو یعنی ظاہر دہی ہست ہو اور علی العموم خواہ اوپر اور بالا ہو جب خواہ بالا سے
 اوپر اور وہو جب سب ہست ہو کہ مراد زبانی قول اور وحی سے ہو تو بخلا اور نہون کے اس نہر کو مت جان
 اس جو کا جو ماہ ہو وہ خاص پر تو اس ماہ روکا ہو یہ وہ نہر ہو کہ اس میں جو چاہے وہ دیکھ لے سب موجود ہو خواہ
 نیم خواہ تاج و تخت خواہ دین القرض جو کچھ تیری مراد ہو تھیں دیکھ لے اور زیادہ ہونے کے لیے شکر بجالا
 جیسا کہ فرمایا ہو لئن شکرتم لازیدکم و اگر تم شکر نعمت کا کرو گے تو ہم تمھاری نعمت بڑھائیگی سارے مطلب
 و دونوں جہانی مخلوق کے اس میں موجود ہیں ذرا بعد و فرقی نہیں ہو آب فرماتے ہیں اس بات کی

قوله وقول ان ادم اوشو شد پادشاه واداره داد، بخور شد از پادشاه گرد گرفت و از پادشاه بیگفت هر چه کرد شد

سج ناد و دانه گدیه بدست و غیره دنیا را آن گدیه پرست و پانصد آمد بدو دستش گرفت و شد که بر آن

بسیار شگفت گفت چون توفیق یابد بنده کو کند مهمانی فرخنده مال خود اختیار را و او کند جان خود را

جا او کند، شکرا و شکر خدا باشد یقین، چون با حسان کرد و نوبت فرین، بر سر سترس رت سترس بود و

حق اولاد شک بحق شود، شکر میلین مر خدا در نعم، بتری من در و سکر و ایهام، رست و ایزد ارپا

خداست و خدمت او ہم فریضہ است بہ سرائے عین سبب مرگوش گواہیہ از سید و شہید
و قیامت بندہ را گوید خدا بہن جہ کردی انجیم من دادم ترا گوید ای رب شکر تو کردم بخوان چون زبیر جلال

اور قیامت بندہ راوی بدعا + بین چہ رومی اپنے دردم را + گوید کہ با خود کہ ایچہ پانچ

ستم نے دوست اور سید ابن نعمتم اللغات تو نایاب پر اگندہ کرنا اور نفسیم کرنا پانچویں کسی کے کام میں دریا

المعنی فرماتے ہیں کہ جب حال اسکے دام کا مشہور ہوا تو ایک پانچ سو روپے کا بکری کے کام میں درآنا لگا

اُسکے دروسے رنجور ہوا یعنی نہایت ہی اُسکو بچ ہوا اور لوگوں کی عطا و بخشش کے لیے شہر کے گرد پھرا

اور جس سے مراد چندہ ہو اور الحج کے بارے ہر جگہ اس سرگذشت کو بیان کرتا تھا تاہولہ جہرین ۱۱

دین گراس گدا کی کی راہ سے سو سو دنیا کے پیکر پرست اور مجاہدین لایا اور یہ غریب کو دینا شروع کیا۔

بس وہی پاؤں دالے پاس آیا اور اسکا ہاتھ پکڑا وہ اس پریم بیبائی کو دیکھ کر کہانی سن رہی تھی۔

فرخندہ کا شکر ادا کرنا یقیناً خدا کا شکر ہے اس واسطے کہ یہ توفیق احسان کی اسی نے انکی مصائب کو ہی ہوا اور

اس کے شکر کو ترک کر لگائے گو یا خدا کا شکر ترک کیا اس واسطے کہ بیشک حق اس کا حق کے حق سے ملتی ہے

فرمایا من لم یسکر الناس لم یسکر احد جو شکراؤمی کا نہیں کریگا احد کا بھی نہیں کریگا پس جب خدا تجھ کو نعمت

عطار کے تو اس کا شکر گزار ہو اور اس کا بھی جس خواجہ سے نونے بظاہر نعمت پائی ہو دیکھ تو مادر مہربان

رحمت خدا کی دہی ہوئی بہرہ نام خدمت کسلی فرض و تلقین یہی سبب سے حق تعالیٰ نے کیا ایسا اللہ اللہ اللہ

و سلمو اتیلما فرمایا ہوئے اے ایمان والو! رو دو، جھجھو اپنا اور سلام جیسا کہ سلام و درود بھیجا جائے کہ درود و سلام کے محتاج تھے یعنی محتاج نہ تھے لکن یہ شکر انکا ہے کہ ہماری ہمارے غمگین تھے اسی کے پیدا ہو

درو و سلام کے محتاج تھے یعنی محتاج نہ تھے بلکہ یہ سدا سدا کہ ہماری ساری میں سے اس کی

سے پانی بہن جیسا کہ کیا ہے دن بعد سے ملا ہے کہ بہن کے چہرہ پر جو کچھ

کہ کیا ہے میرے رب میں نے شکر اُسکا بجاں دل کیا اس واسطے کہ اُس نام دروزی کی بختی سے بھلی
 اُسے تھامے فرمایا گنہیں تو نے میرا شکر نہیں کیا اس سبب سے کہ تو نے شکر اُس اکرام و فن کا جس سے حاصل
 کیا تھا نہیں کیا تو نے اُس کریم پر توحیف و ستم کیا جس سے نیتیں جھکو پڑی تھیں پھر میرا شکر کیا کیا تو لہ جو ن
 باور آن ولی نعمت رسید بگشت گریان زار و آمد در نشید گفت اے پشت و پناہ ہر نیل ہر تجا و غوث ابناء دین
 اے ہم ارقاب ابر خاطر + اے جو رزق عام احسان و برت + اے فقیہان راغیر و والدین + در خراج و خرچ
 در ایام دین + اے جو بحر جزیر زدیگان گم + وادہ تحفہ مرسوسے دوران مطر + پشت ماگرم از تو بودا سے
 آفتاب + رولق ہر قصر و ہر گنج خراب + اے ندیدہ کس در ابر و پیت گرہ + اے جو میکائیل را و رزق دہ +
 اے دولت پیوستہ بادریاے غیب + اے بقاوت کمرت عنقائے غیب + یادناوردہ کہ از عالم چہ رفت +
 سقف قصر مہمت ہرگز نکفت + اے من و صمد بچو من در ماہ و سال + مرزا چون نسل تو گشتہ عیال + نقد باغیں
 ماورخت + نام ما و فقر ما و بخت ما + تو غردی لیک بخت ما برو عیش ما و رزق مستونی برو + این ہمہ از حق
 بدو تو واسطہ + در میان ما و حق تو را بطہ + واحد کالافت در بزم کرم + صمد چو ماتم گاہ + اشیاء نعم + حاتم از مردہ
 برودہ میدہد + گردگانہاے شمرہ میدہد + توحیاتے میدہی در ہر نفس + کز نفیسی نمی نگیند در نفس + توحیاتے
 میدہی بس پائدار + نقد زرے بے کسا و بیشمار + وارثے تابودہ یک خوں ترا + اے فلک سجدہ کنان
 کو ترا خلق را از گرگ غم لطف شبان + چون کلیم آمد شبان مہربان اللغات نشید لفتح و یاے
 مودت آواز بلند کرنا اور شعر پڑھنا نبیل بزرگ و دانا و نیکو مرتجا بالضم امید داشتہ غوث فریادرس ابناء نبیل
 ساوان بر بالکسر احسان و نکوئی عفیہ کفر رشتہ دار و قریب را و سخی نکفت بالفتح اے شکافت مستونی
 پورا پورا المعنی بعد بیان شکر کے جو ضمنا فرمایا کہتے ہیں کہ جب یہ غریب اس ولی نعمت کی گور پر پہنچا
 تو زار زار رونے لگا اور چلا چلا کے شعر پڑھتا تھا کہ اے پشت و پناہ ہر بزرگ و نیک کے اور امید داشتہ
 اور فریادرس مسافروں کے اے تو وہ شخص ہو کہ ہمارے رزقون کی فکر تیری خاطر میں رہتی تھی اور جیسا
 تیرا رزق عام تھا ایسا ہی احسان و نیکی بھی عام تھی اے تو فقروں کا رشتہ دار اور مان باپ تھا بنظر
 اسکے خراج و خرچ اور ادا کرنے دین کے کہ یہ سب جبرے ذمہ تھا اے تو مثل دریا کے نزدیک والوں کو
 گم تھا اور دور والوں کو تحفہ باران و مطر کا یعنی دور و نزدیک والے سب تجھے فیضیاب تھے اور
 باسان اس سبب سے کہ ابر و ریاحی سے نم اٹھا کے برستا ہو اور اُنھی کے بخارات سے پیدا ہوتا ہو اے
 آفتاب ہماری پشت تجھے گرم تھی اے قوی اور تھو لقی ہر قصر اور ہر گنج خراب کا تھا یعنی ہر آسودہ اور
 غوار کا کب تجھے بہرہ درتھے اے شخص انہو سالکوں سے کسی نے تیرے ابر و دین کبھی گرہ نہ دیکھی

تو گویا میکائیل خاصلی در رزق دینے والا آئے تو وہ دریا دل ہو کہ دل تیرا دریائے غیب سے ملا ہوا ہے اور
بخشش کے قاتلین عطا نہیں ہو تو نے کہی اس بات کو کہ میرے مال سے کیا خرچ ہو گیا بھول کے بھو
یا نہ کیا اور کیسا ہی خرچ ہو اگر تیری قدر محبت کی شفقت میں کہی در نہ پڑی اسے فلان میں اور مجھے سیکڑا
میںون برسون تیرے لیے ایسے ہو گئے جیسے کسی کی نسل و عیال کے جنگی پرورش اپنے ذمہ واجب جانتا ہو
ہمارا نقد و جنس درخت اور نام و فخر و بخت سب تجھی سے تھا تو نہیں مرا ہمارا نصیب مر گیا کہ ہمارا عیش و
لذہ پورا رزق لگیا اگرچہ سب باتیں ہماری منجانب اللہ تھیں مگر درمیانی دو واسطہ تو تھا اور ہمارے او
حق کے بیچ میں رابطہ تو کیا لازم کرم میں ایسا تھا جیسے ہزار کرم والے بلکہ لفظ الف ابراہن فرمایا ہو جس
اطلاق زبان عرب میں لاکھ کروڑ وغیرہم پر بھی ہو اور وقت عطا نعمتوں کے ایسا جیسے سیکڑوں کا تم تو
ہر دم میں ایک حیات و تیا ہو اور وہ ایسی نفس جو نفس میں نہیں آتی یعنی نہ جانی پھر کہتے ہیں ا
وہ حیات بختا ہو جو دوام پائا ہو اور ایسی جیسے زر نقد صلیو نہ کساد نہ جکا شمار تیری وہ خورانی تھی جب
کوئی وارث نہ ہوا کہ تیرے بعد اسکو پہنچی ہو اور تو وہ عالی رتبہ ہو کہ آسمان تیری گلی کو اپنا قبلہ جان
سجد کرتا ہے تو مخلوق کے لیے گرگ غم سے بچانے کو لطف شہان کا تھا اور شہان بھی وہ کہ حضرت موسیٰ
کلم اسد کی طرح مہربان

بھانگنا گو سفند کا موسیٰ علیہ السلام سے

قولہ گو سفند سے کہ کلم اسد گریخت + پاسے میرے آبلہ شد نعل ریخت + در پے اوتا لبشب در جستجو + وازم
قالب شد ہار چشم او + گو سفند از ماندگی شد سست و ماند پس کلم اسد گرد آرزو سے نشانہ + کف ہی ما
بروش و سرش + می نوازش کرد بچون + ادرش + نیم درہ تیرگی و خشم نے + غیر مہر و رحم و آب چشم نے
گفت گیرم بر منت رہے بود + طبع تو بر خود چراستم نمود + باطلایک گفت پروان آن زمان + کہ نبوت
بہرید فلان + مصطفیٰ فرمود کہ خود ہر نی + کرد جو پانی چہ برنا چہ صبی + بے ثباتی کروں و آن امتحان
حق نداش پیشوائی جان + تا شود پیدا و تقار و صبر شان + کرد شان پیش از نبوت حق شہان + گفت
سائل کہ تو ہم اسے پہلوان گفت سن ہم بودہ ام ویرے شہان + ہر امیر سے کو شہانی بشر + آن خلیان از
کہ باشد موثر + علم موسیٰ در داند رعی خود + او بجا آرد تہدیر و فرو + لاجرم حشش دہد چہ پائے + ہر فرا چہ رز
مہ روحانے + آن چنانکہ انبیاء زمین دعا + بر کشید و داد رعی اصفیا + خواہ تو بارے درین چہ پائست
کردی انچہ کو گرد و سناست + دائم آنجا در مکافات از دوت + سردری جاودانہ بخششت + ہر امید گفت
چون دریائے تو + در وظیفہ دان + نیایے تو + وام کرم نہ ہزار از زرگزاف + تو کجائی تا خود این در

صاف۔ تو کجائی تا بصد چندال کرم۔ با من خستہ بجا آری نغم۔ تو کجائی تا دوصد لطف و عطا۔ با غریب خستہ
 دل آری بجا۔ تو کجائی تا کہ چندان چوں چین۔ گو نیم بستان دوصد چندان زمین۔ تو کجائی تا مرا خدا کنی۔
 لطف و احسان چون خداوندان کنی تو کجائی تا بری در مخزنم۔ تا کنی از دام و قافرا بمنم اللغات قفس
 رنجن و دژنا اور رفتار سے عاجز ہونا موثر بالضم فرما بہر وار و مشورت کنندہ رعاشبانی ثانی دشمن المعنی
 ایک گو سفند حضرت موسے سے بھاگی جسکے پیچھے دو ادویش سے پانوں موسے کے آبلے ہو گئے اور چلنے
 سے عاجز ہوئے اُسکے پیچھے رات تک جستجو میں رہے کہ وہ گلہ اُنکی نظر سے غائب ہو گیا اتنی دور گئے آخر
 لوسفند خشک کے سست ہو گئی حضرت موسے نے شفقت سے گرد اسکی جھاڑی اور اسکی پشت و سر
 ہاتھ پھرتے تھے اور ایسی نوازش اُسپر کرتے تھے جیسے مان کرتی ہو بچہ پر آدھے ذرہ بھر بھی خشکی و غصہ
 نہیں سوا محبت و رحم اور آنسو بہانے کے اور کچھ نہیں اور کہتے تھے میں نے مانا مجھ تجھکو رحم نہ سہی مگر
 تیری طبیعت نے تجھ کو یوں ایسا ستم کیا اس حال کو یزدان پاک نے دیکھ کر ملائیک سے کہا کہ فلاں
 بیٹے موسے نبوت کے لیے سزاوار ہو اور زیبا اور حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ
 ہر نبی نے خود چو پانی کی ہو چاہے جو ان ہو واجب چاہے بڑکا ہو واجب بدون شبانی کرنے اور بغیر
 امتحان کے حق تعالیٰ نے پیشوائی جہان کی کسی کو نہیں دی ہو اور حرکت اُستین یہ ہو تا صبر و وقار
 پیدا ہوئے ایسے نبوت سے پہلے انکو شبان کیا ہو سائل نے آن حضرت سے پوچھا اے پادشاہ تم کو
 شبان ہوئے ہو کہا میں بھی بہت دنوں شبان رہا ہوں جو امیر چاہے کہ شبانی بشر کی دل سے بجا لاؤں
 جیسے کہ موثر ہو یعنی بموجب حکم خدا کے اس سے کہہ دو کہ رعایت ظلم موسے کی اپنی شبانی میں معنی کر تو
 وہ اپنی تدبیر و خرد میں موثر بجالائیگا اور حق تعالیٰ ضرور اُسکو چو پانی روحانی آسان و ماہ کی بلندی
 پر دیکھا ایسی جیسی کہ انبیاء کو اُس نے اس چو پانی سے سرفرازی دی اور چو پانی اصفیا کی بخشی اسے خواجہ
 تو نے بھی اپنی چو پانی کے بارے میں وہ کام کیا کہ دشمن دیکھ کے شک سے کور ہو گئے میں خوب جاننا بل
 کہ اُسکے بدلے میں تجھکو انہوں نے سروری جاودانی بخشی ہوگی میں نے بامید جھگ تجھے دریائے اور نیرے
 وظیفہ دینے اور ایفا پر تو بہر اثر فرمایاں بیہودگی سے قرض کر لی ہیں اب تو کہاں ہو جو یہ گاد صاف ہو
 کہ کہاں ہو کہ سیکڑوں کرم کے ساتھ مجھ دل خستہ سے کہے کہ ہاں ہم دینگے تو کہاں ہو کہ سیکڑوں لطف و عطا
 اس غریب دل خستہ کے ساتھ بجالائے تو کہاں ہو کہ چین کی طرح خداوند شکستہ ہو کے مجھے کہے کہ یہ
 کیا ہیں دو سو گونہ اس سے زیادہ مجھے لے تو کہاں ہو کہ مجھ گریان کو خداوند کرے اور خداوند کا سا
 احسان مجھ فرمائے تو کہاں ہو کہ مخزن میں مجھکو لیائے اور قرض وفاقہ سے بخت کر دے قولہ من ہی گویم

بس تو منظم گشتہ کاین ہم گیر از ہر دلم + چون ہی گنجد جہانے زیر طین + چون گنجد آسمانے در زمین + حاش
تو برونی درین جهان + ہم بوقت زندگی ہم این زمان + در ہواے غیب مرغے می پردہ سایہ او بر زمین کی گزرت
جسم سایہ سایہ دلست + جسم کے اندر غور پایہ دلست + مرو خفته روح او چون آفتاب + و فلک تابا
و تن در جامہ خواب + جان نہان اندر ظاہر چون سحاب + تن قلب میکند زیر لحاف + روح چون من
اربی مخفیست + ہر شالے کہ گویم منتفیست + اے غیب کو محل شکر بار تو + دان جو ابات خوش + اسرار تو
اے عجب کو از عقیق لعل خا + آن کلید قفل مشکلمے ما + اے عجب کو آن دم چون ذوالفقار بہا کر +
عقلما را بپیرار + چند گوئے فاختہ سان اے عمو + کو کو کو کو کو کو + کو ہم آنجا کہ دل و اندیشہ اش +
دائم آنجا بد چو شیر و بیشہ اش + کو ہم آنجا کہ صفات رحمت ست + قدرت ست و زہتست فطنت ست
کو ہم آنجا کہ امید مروت و زین + میر و دور وقت اندوہ و زین + کو ہم آنجا کہ بوقت علت + جسم دارد ہر امید صحت
آن طرف کہ ہر دین زشتیہ + باد جوئے ہر کشت و کشتیہ + آن طرف کہ دل اشارت می کند + چون زہلا
یا ہو عبادت نہ کند + اومع اللست بے کو کو ہی + کاش جولاہانہ ما کو گفتمی + عقل ما کو تا بہ بند غرب و فراق
روحما را اینرند صد گوئے برق + جز مدش بد بجرے در زبد منتفی شد جزرو باقی ماندہ + نہ ہزارم دام و زمر
بید ترس + ہست صد دنیا زین توزیع و بس + حق کشیدت اندہ ام در کشش + میر دم من باد بر تو خاک
خوش + اللغات بفضل بضمیم سکون فائز کوئی کنندہ و افزون کنندہ سجات بکسر جفت کی جمع معنی پر
قلب بسیار گردیدن و گردش زہد ہندی جہاگ دریا کی ما کو ہندی نال جولاہون کا جس سے بنتے ہیں
المعنی یعنی جب تو محزون میں مجھ کو بجاتا تھا اور میں دل بھر کے لے بیٹا تھا اور کہتا تھا بس تو کہتا تھا میں منظر
ہوں یہ میری خاطر سے یلے اور میری تینا پر افزون کرتا تھا تو تو ایک جان نمایاں حیران ہوں نہیں جا
زمین کے نیچے کیسے سا گیا جبکہ آسمان زمین میں نہیں ساتا پھر تو کیسے سا گیا پھر اس قول سے آپ کو بچا کے کہ
ہو حاش صد زمین تو اس بہان میں ہو لیکن تو اس جان میں تھا ہی کب زندگی میں ناب و دونوں
وقت میں اس سے جدا تھا اور یہ ایسا ہی جیسے کوئی مرغ ہوا میں اڑتا ہو اور سایہ اسکا زمین پر پڑتا
جسم سایہ کا سایہ دل کا ہو بس جسم کب لائق مرتبہ دل کے ہو آدمی سوتا ہوتا ہو اور روح اسکی مثل
آفتاب کے فلک پر تاباں ہوتی ہو اور تن لحاف تو شک میں پڑا ہوتا ہو جانیں تو خلا یعنی آہن آسمان
وزمین کے جو مثل پردہ کے ہو چھپی ہوئی ہیں اور جسم لحاف کے نیچے لوٹ پوٹ کرتا ہو بس ہر گاہ کہ رد
کی نسبت فرمایا ہو قل الروح من امر ربی یعنی کہ اے محمد روح میرے رب کے امر سے ہو لاجرم رب
کی طرح پوشیدہ ہو پھر اسکی مثال میں میں جو کچھ کو گناہیت و منتفی ہی ہو گا اے عجب حیرے لعل

اس لب شکر بار کمان ہین اور دوتیرے جوابات خوش اور تیرے اسرار کیا موسے اور اسے عجب کہا ہین
تیرے عقیق لعل خاکہ یہ بھی لب ہین کہ وہ کبھی ہماری مشکون کی قفل کے تھے جو ذرا بے اور ہمارے سب مشکون
مل ہو گئیں اور اسے عجب وہ دم تیز چون ذوالفقار کمان ہو جسکے سامنے عقلین بقرار ہو جاتی تھیں کچھ آنکھو
نہیں بن پڑتا تھا اب کہتا ہو اسے عموماً یہ کو کو بار بار فاختہ کی طرح کمانک کر لگا۔ دتیر تو اس بیشہ کو جہاں اسکا
بیشہ تھا اور ہمیشہ دل و اندیشہ اسکا وہ بن رہتا تھا اور اسکا گھر تھا گیا پھر تیری کو کو اور وہ جگہ کی محفل بات ہو
اور یہ کو کو اس موقع پر کیا ہو جہاں صفات اور رحمت الہی اور قدرت اور نزہت وہ سلطنت اسکی ہو
وہ بھی وہین ہو اور اس محل پر جہاں امید ہین مردوزن کی وقت اندوہ و حزن کے جاتی ہین وہین وہ بھی
گیا بے حضور حق تعالیٰ ہین اور وہاں جہاں ہم اپنی علت کے وقت امید ہر صحت کی رکمتا ہو اور
اس طرف کہ واسطے دفع برائی کے تو اپنی کشت و کشتی کے لیے ہوا ڈھونڈتا ہو اور اُدھر جدھر کو دل اشارہ
کرتا ہو اور اندر بان یا ہو کے بیان و تہیہ کرتا ہو یا ہو ایک قسم کہوتر کہ یا ہو کہتا ہو یا ہو کے معنی پکارتا ہوں
مین اسکو کہ وہی ہو اسکے سوا کوئی نہیں وہ تو اس کے ساتھ ہو وہاں کو کو کمان کا شین بھی کو کو نہ کہتا
جولاہوں کی طرح ما کو کہتا یعنی وہ تو ہمیں نال کے کہنے ہین اور مین اس معنی مین کہ ہم کمان ہین ہماری
ایسی عقل کمان کہ وہ غرب و شرق کو دیکھے اسلئے کہ اسکی عقلی تو سبکدرون طرح کی برقی روح پر
پڑتی ہو پھر عقل کہنے غرب و شرق کو سمجھے جو کہ کو کجا کو دخل لے اب فرماتے ہین کہ اس دام دار
غریب کو اس دریائی صفات مین جو محتسب تھا بڑا تار چاھا و تنہا جت کچھ کہتا رہا اور یہ جزر و مد واسطے
کھن بے جھگ کے تھا کہ وہی نہ ہزار زر ہو لہذا اب جزر تو نہ بامد رہ گیا یعنی اصل مطلب چنانچہ کہتا ہو
کہ نو ہزار تو مجھ قرض اور مین بھدور اور اس چندہ مین فقط سود بنار جمع ہوے ہین اور بس اللہ نے
جھکے تو اپنی طرف کیخ لیا اور مجھ کو اس کیخ تان مین چھوڑ دیا لے مین تو اب جاتا ہوں اللہ تعالیٰ اس
تھا کہ کو تیر خوش کر دے گویا ترجمہ طالب خراہ کا ہو قولہ ہتے میدار بار حسرت + اسے ہایون ہست
ہست + آدم بر چشمہ اصل عیون + یا نعم دروے بجائے آب خون + چرخ آن چرخ ست آرمتاب
نست + جو ہاں جو است آب آن آب نیست + محسان ہستند کو آن مستطاب + اختران بسیار کو
آن آفتاب + تو شدی سوے خداے محرم + پس سوے حق روم من ہم و ذم + مجمع و پاسے علم
مادی الفرون + ہست حق کل لدنیا محفرون + نضہا گر بجزیر گبا خبر + در کف نقاش باشد مختصر + و مبدوم
در صفو از لیشہ شان + ثبت و محوے سیکند آن بے نشان + ہشت مے آرد خسار امی برد + بخل می آید و سخا
مائی برد + کہ برد و صفو آرد ہی + برد و غر و عطا کار دہی + نیم لفظ در کا تم شام و غر و بیخ خائے

نیت ارین اثبات و نحوہ کو نہ گراؤ نہ ہاں شد کا رسا نہ کو نہ از خود کے بود بہن و دراز چوب در دست و در
 کھٹک دور نہ چون گرد و بریدہ مولف جامہ اندر دست خیالی بود۔ ورنہ آن خود چون پروزد یا درو
 مشک با سقا بود اسے منتے اور نہ آن خود کے بود پڑیا تھی ہر دمے پڑیشوی تے میثوی پس بدلا
 کا نہ رکھت صنغ ویے چہم بند از چہم دور آگہ بود۔ صنغ از صنغ چنان پیدا شود۔ چہم دارے تو بچہم خو
 مگر۔ منکر از چہم سفید بخیر گوش دارے تو گوش خود شنو۔ گوش کو لا زرا چا باشی گرو۔ نے از قلیہ
 نظر را پیشہ کن۔ ہم بر اسے و عقل خود اندیشہ کن۔ بشنو از من یک حکایت در نظیر ہا شنوے از سر گفت
 من خیر۔ المعنی یعنی بعد دعا کے کہا کہ کچھ توجہ اس اپنی پڑجست کی طرف رکھے رہو اسے مغفور کیسا تیرا
 مبارک ہاتھ تھا اور کسی ہالیوں صورت پڑی بہت و توجہ کی مین تو اس چشمہ پر آیا تھا جو فیض بخشی مین
 اصل سب چشموں کی تھا لیکن جب اُسپر ہو چکا تو اُس مین بجائے آب کے خون پایا چرخ وہی چرخ ہو اگر
 متاب متاب نہیں تو نہ وہی نہ لیکن آب وہ آب نہیں ہو چنانچہ محسن تو بہت ہیں لیکن چیدہ بزرگ
 کہاں ستارے بشمار کردہ آفتاب کہاں تو تو خدا کی طرف گیا حرمات کے ساتھ اور مین بدست بخیر
 اسکی طرف چاؤ نکا اسوقت مین جمع ہوگا اور نیچے علم کے کھڑے ہونگے جو ٹھکانا کھڑے رہنے کا اور قولا
 یعنی تر لون کھڑے رہینگے اور یہ سب حق ہی جیسا کہ فرمایا وہاں کل لما جمع لدنا محضرون نہیں ہو کوئی مخلوق
 سے مگر سب ہمارے پاس حاضر کیے جاؤ گے یہ نقوش موجودہ اگر اس سے بخیر ہین یا باخبر نقاش کے
 ہاتھ مین سب قلیل و مختصر ہین و مہدم اُنکے صنغ اندیشہ مین وہ محو و اثبات کرتا ہو کسی اندیشہ کو وہ
 بے نشان محو کرتا ہو کسی کو ثابت رکھتا ہو جیسا کہ فرمایا بخیر اللہ مالیشہ و تثبت ملاتا ہو اللہ جو کچھ چاہتا ہو
 اور ثابت رکھتا ہو جو چاہتا ہو کبھی بضمہ سلط کرتا ہو خوشنودی کھو دیتا ہو کبھی بخل جتا ہو سخا نہیں رہتی کبھی ح
 دور کر کے صفلا تا ہو کبھی بجز کو کاٹ کے عطا ہوتا ہو ذرا دیر کو کبھی ہماری درکات صبح و شام کوئی غالی
 اس اثبات و محو سے نہیں ہین اور اس محو و اثبات مین جو حکمت ہو اسکو وہی جانتا ہو اسلئے کہ کو نہ
 کا کو نہ گرا ہی کار ساز ہوتا ہو کو نہ آپ سے لہذا چوڑا اکب ہو جاتا ہو وہی بھٹونک بھٹونک کے سیدھا کرتا
 ایسی ہی لکڑی ہاتھ مین دروگر کھٹک کے ہوتی ہی نہیں تو کیسے بریدہ ہو کے کسی سے وصل و پیوستہ
 ہو کپڑا درزی کے ہاتھ مین ہوتا ہو ورنہ وہ کیسے ملے اور کیسے قطع ہو مشک سقا کے پاس ہوتی ہو اسے
 مفتی جب سی تو غالی ہوتی ہو اور بھرتی ہو ایسے ہی تو بھی ہر دم بھرتا غالی ہوتا ہو پس جان لے کسی دل
 کی کف صنغ مین تو بھی و چہم بند کرنے والا چہم بند کرنے والے سے آگاہ ہوتا ہو جیسے صنغ صنغ سے
 پڑا ہوتی ہو جھکوا اند تھالے سے اُنکین دی ہین تو اپنی آنکھ سے ہر شے کو دیکھ اور جو حق بے خبر ہو

اسکی آنکھ سے مت دیکھ ایسے ہی جھکو کان دیے بین اپنے کانوں سے سن تو نادانوں کے کانوں کا کیون
مقید ہوتا ہو اور آنکھ سے کئے پر کیون غل کرتا ہو تقلید کسی کی مت کر بے تقلید کے فکر کا پیشہ کر خود غور و فکر کر اور
اپنی رائے اور عقل سے سوچ اور اسی کی نظر میں مجھے ایک حکایت سن لے تو میرے کلام کے بھید سے
خبردار ہو گا کہ میں کیا کہتا ہوں

دیکھنا خوارزم شاہ کا اپنی سیر کے وقت اردلی میں ایک گھوڑا اور تعلق ہو جانا اسکا
اس سب سے اور سرد کرنا عا دال ملک کا اسکو پادشاہ کے دل سے اور مان لینا چنانچہ
بیت حکیم سنائی بیت چون زبان حسد شود نحاس + نشناسند یوسف از کر پاس +

قولہ بدامیر سے رایکے اسپ گرین + در گاہ سلطان بنودش ہم قرین + اوسوارہ گشت در موگب پگاہ + ناگمان
ویدا سپ را خوارزم شاہ + چشم نہ را فرد رنگ اور بود + تا بر جبت چشم نہ بر اسپ بود + برہران عضوے کہ
انگندے نظر + ہر یکے خوشتر نمودے زان دگر + غیر جنتی دشتی در وحشت + حق مر اور ادا دود بدنا در صفت +
بس جس کر عقل پادشاہ + مین چہ باشد کوزند بر عقل راہ + چشم من سیرست و پرست و غنی + از دود صد
خوشید دارد روشنی + اے رخ شامان بر من بیدرتے + نیم اسپم در بایز نا حقے + جادوے کردہ است
جادو آفرین + جذبہ باشد آن نہ خاصیات این + فاتح خواند و بے لاجول کردہ + فاتح تاش در سیتہ می لغزود
ردہ زانکہ ادا فاتح خود می کشید + فاتح در ج و رف آمد وحید + گر ناید غیر ہم متویہ اوست + در رود غیر از نظر
تبید اوست + پس یقین گشتش کہ جذب آن سرست + کار حق ہر لحظہ ناور اوریت + اسپ نگین گاہ و نگین زینا +
میشود مجود از مکر خدا + پیش کا فر نیست بت رائے نیست مرت را خزلن روحانیے + چسبت آن جاذب نمان
مر نمان + در همان تانیدہ از دیگر جان عقل مجربست و جان ہم زین کین + من نمی بنم تو میتا فی بین اللغات کوب
الفتح لشکر اردلی کش بالفتح خوب و خوش رفتار وحید مکتا متویہ بر وزن تنقیہ زرا ندود کرنا اور آرائش و مکر و فریب ابتلا
رہا بلا میں پڑنا لطفے ایک امیر کا ایک گھوڑا نہایت پسندیدہ تھا کہ پادشاہ کے سارے گلہ میں اسکا ساتھی نہ تھا وہ سیر
میں کوبادشاہ کی اردلی میں سوار ہوا ناگمان گھوڑے کو خوارزم شاہ نے دیکھا دیکھتے ہی چشم شاہ کی اسکی شان و
رنگ پر فریفتہ ہو گئی تھی کہ جب تک لوٹے اسگھوڑا پادشاہ کی گھوڑے ہی پر لگی رہی جس عضو پر نظر ڈالتا تھا ہر ایک
ایک دوسرے سے خوشتر معلوم ہوتا تھا سو اے چسپی و خوش رفتاری و روحانیت کے کہ یہ تو سب ہمیں
ہی ہیں آمد تاملے نے اسکو ایک نا در صفت دی تھی یعنی نا در ہی نا در تھا پادشاہ نے ایسی فریفتگی
پنی سوچ کر اپنی عقل میں جستجو کی کہ یہ کیا چیز ہو جو میری عقل کی راہ مار رہی ہو میری آنکھ تو سیر اور بھری پوری
بلے پر فائز اور سیکڑوں خوشید سے روشنی پائے ہوئے اے فلان میں وہ شخص مولیٰ کہ پادشاہ ہونے کے

روح میرے سامنے بیدار ہیں اسے پیادے یعنی بڑے بڑے غالب میرے سامنے نہایت عاجز و مغلوب
ہیں یہ فوراً گھوڑا اٹھکونامی از خود رفتہ کرے دیتا ہو کیا جادو آفرین نے مجھ پر جادو کر دیا ہو جبکہ یہ جذبہ ہو
نہ اس گھوڑے کی خاصیات سے ہو فاتحہ پڑھی اور بہت لاجول کری لیکن فاتحہ اس کے سینہ میں اور درد بڑھاتی تھی
اس سبب سے کہ فاتحہ خود اسکو اسکی طرف کھینچتی تھی بدینوچہ کہ فاتحہ کشش و دفع میں خود کیتا ہو یعنی کسی کو
کسی کی طرف کھینچنے اٹھانے میں اگر غیر کو سوا ذات کے دکھائے تو یہ بھی طبع کاری اسکی ہو اور جو غیر نظر سے
بہن ہو جائے اور جاتا رہے یہ بھی آگاہی اسکی ہو بس اسکو یقین ہوا کہ یہ جذب اس طرف سے ہو مدد تعالیٰ
کا یہی کام ہو کہ ہر لحظہ نادرشے لانا ہو اسب رنگین اور گلو رنگین آزمائش و امتحان کی راہ سے سجد ہو جائے
ہیں ایسی رنگینی و زیبائی دیتا ہو جیسے کہ حضرت نوح کے وقت میں یعوق نامے بت بصورت گھوڑے
کے تھا اور حضرت موسیٰ کے وقت میں بچہ اسامری کا یہ کر خدا کا ہو امتحان کے واسطے کافر کے سامنے
بت کا ثانی کوئی نہیں ہو اور بت میں خود اسی سے زیادہ روحانی نہیں پھر کیا بات ہو مگر وہی جانب جہنما
اندر نشان ہو اسکو کھینچتا ہو کہ وہ اس جہان میں دوسرے جہان سے چک رہا ہو عقل اس سے محبوب ہو
اور جان بھی اس کین سے جدا اندامین اسکو دیکھ سکتا ہوں کہ وہ جاذب کون ہو اگر تو دیکھ سکتا ہو تو
دیکھ قولہ چو کہ شاہنشہ ز سیران بازگشت - با خواص ملک ہزار گشت بیس ہر سنگان بفرمود آ زمان -
بیارند اسب رازان خاندان - بچو آتش در رسیدن آن گروہ - بچو پشی گشتہ امیر بچو کوہ - جانس
در دو زن برب رسید - جز عاودا ملک زہارے ندید - کہ عاودا ملک بد پائے علم بہر ہر مقتول دہر مظلوم
ہم بہر مہر تر ز بند خود سرورے - پیش سلطان بود چون پیغمبرے - بے طمع بود و دھیل و پار ساہ را لہر
شہنشاہ و حاتم در سخاہ - بس ہمایون راے دیا تدبیر و راوہ آزمودہ راے او در ہر مراد ہم بندل جان تھی وہا
بمال - طالب نور شید عیب او چون ہلال - در امیرے او غریب و محتسب - در صفات فقر و غلت ملتہر
بود ہر محتاج را بچون پدر - پیش سلطان شافع و دفع ضرر - مردانرا ستر چون علم خدا خلق او بر ملک
خلقان و جداہ بار ہمیشہ بسوے کوہ فروہ شاہ با صد لاہ اور امنع کردہ ہر دم از صد جرم را شافع بدے
چشم سلطانرا از و شرم آمدے - رفت او پیش عاودا ملک را و اسر برہنہ کرد و در پائش خداوہ کہ خ
ماہرچہ دارم کو بگیر - تا نگیر و حاصل من ہر مغیر - آن یکے اسبست جانم رہن اوست - مگر ہر دم یقین
خیر دوست - مگر بدین اسب را از دست من - من یقین دانم نخواہم ز لیبتن - چون خدا پوستان
خداوہ است - بر سر مال اے میجاز و دوست - از تر و زن و زرقارم صبر بہت - این تکلف نیست
بے تزویر است - اندرین گرمی نداری باورم - امتحان من امتحان گفت فرم لہ لغات - راض رہا بد

کنڈہ بنس پوشیدہ نرم بالغم و تخفیف را شادمان غیر لضم و یا سے معرفت غارت کند و عقار ملک در رعیت
 و ذریہ المعنی جب پاوشاہ سیر سے لوٹا اور خواص سلطنت سے ہمارا ہو اس فوراً سپاہیوں کو حکم دیا تاکہ گھوڑے
 کو اس خاندان سے جنہیں وہ ہوا لائیں وہ گردہ گردہ گرما گرم مثل آتش تیز کے پہنچے امیر غوث شاہی سے
 گوشل کوہ کے سخت تھا ایسا نرم ہو گیا جیسے لہتم اور مارے درد و غم کے جان اسکی لب پر آگئی بس سو سے
 عواد الملک کے کمین پناہ نہ دیکھی سو اسطے کہ عواد الملک پا علم ہر مقتول و مظلوم کا تھا اسے پناہ ہر کوئی
 اسکے علم کے نیچے بھاگتا تھا اس سے بڑھ کے کوئی سردار حرمت عزت والا نہ تھا یہ پاوشاہ کے سامنے
 ابا تھا جیسے پیغمبر خدا کے سامنے سب سے مکرم ہیں اور تھا بھی یہ بے طمع اور حسیل پار سا اور نہایت سادہ
 اور بغیر اور سخاوت میں حاتم نہایت ہی ہمایوں را سے اور بڑا باتدبیر و جوا نرد تھا اور را سے صاحب
 اسکی ہر مراد میں امتحان کی گئی تھی جان دینے میں بھی تھی اور مال میں بھی غالب خورشید حقیقی کا اور
 باطن اسکا عشق سے لاغر مثل ہلال کے امیری میں وہ غریب و مفید تھا نہ مطلق العنان صفات فقر و قلت
 سے ملنس یعنی اسکا لباس پہنے ہوئے ہر محتاج پر ایسا شفیق جیسے پدر پسر پر پاوشاہ کے سامنے ہر کسی کا
 شفیع اور دفع اسکے ضرر کا بدون کا عیب پوش جیسے علم خدا کا اسکی عادت ہی مخلوق کی عادت سے
 جدا تھی بارہا تنہا ہاڑ کی طرف واسطے تخلیہ عبادت کے چلا چلا گیا لیکن پاوشاہ نے اسکو بڑی خوشامد
 منت سے روک رکھا تھا چاہے کوئی سیکڑوں جرم کرے وہ اسکا ہر وقت میں شفیع تھا اور جب وہ شفیع
 ہوتا تھا پاوشاہ کی آنکھ اس سے شراب جاتی تھی آخر بخش ہی دیتا تھا لاجرم یہ امیر گھوڑے والا بھی
 عواد الملک کے پاس گیا اور ہنگام سر کر کے اسکے پاؤں پر گرا کہ جو میرے پاس ہو پاوشاہ سے کہہ دے
 سب لے لے میں خوش ہوں تاکہ کوئی ٹھیرا نہ لیجاے ہنر ہو کہ وہی لے لے مگر ایک گھوڑا جو جسکے عشق
 میں مبری جان بھنسی ہوئی ہو اگر یہ اُس نے لے لیا تو اسے خبر دوست یقین مان کہ بس میں مر گیا اگر میرے
 پاس سے اُس نے یہ گھوڑا لے لیا تو مجھ کو یقین ہو کہ ہرگز نہ جو بھگا خدا نے مجھ کو اُس سے ایسی پیوستگی دی ہے جو
 اب تو مسیحا کی طرح میرے سر پر ہاتھ پھیر یعنی دلاسا دے تا مرنے تک ہوا زندہ ہو جاؤں اگر میرا روزن اور
 ملک و گانون سب جاتا ہے تو مجھ کو صبر ہو اور یہ میری بناوٹ نہیں جو بے فکر و بناوٹ کے کہتا ہوں
 اگر تو اسکا یقین نہیں کرتا ہو تو امتحان کر لے پھر کہتا ہوں امتحان کر لے اور میری بات اور میرے فرکو
 دیکھ لے قولہ انما دالملک گریان چشم مال پیش سلطان درد دید آشفته حال لب بہ لبست او پیش
 سلطان استاودہ راز گویان با خدا رب العباد البتادہ راز سلطان مے شنیدہ وندمان اندیشہ اش
 آن می تیدہ کا سے خدا اگر آنچون کز رفت راہ کس نشاید ساختن جز تو پناہ تر از آن خود کن

بروسے گیر کر چہ او خواہر خلاص از ہر اسیر۔ زانکہ محتاجند این غنقان ہمہ۔ از گداسے گیر تا سلطان ہمہ۔ با حضور
آفتاب بالکمال۔ رہنمائے جستن از شمع و ذوال۔ در حضور آفتاب خوش مساع۔ رہنمائی جستن از نور چراغ۔
بیکمان ترک ادب باشد زما۔ کفر نعمت باشد و فعل ہوا۔ بیک اغلب ہو شہاد اور افکار۔ بچو خفا شد غلٹ
دو شمار۔ در شب از خفاش کرمی بخور و۔ کرم را خورشید ہم می پرورد و۔ در شب از خفاش از کرم مست
مست۔ کرم از خورشید خنبدہ شدہ است۔ آفتابے کہ صنایع زومی زبد۔ دشمن خود را نوالہ میسہ ہوا
نے کہ خفاشے کہ اورہ گم کند۔ آخر از خورشید ہم یاد بند۔ بیک شہباز بیکہ از خفاش نیست چشم بازش
شاہ بین دروشنیت۔ گر شب جوید چو خفاش او نمود۔ در ادب خورشید مالگوں ادب گوید پیش
گیرم کہ آن خفاش لد۔ علتے دار و ترا باری چہ شد۔ مالش بد ہم نبرج و اکتیاب۔ تا تانانی سر تو دیگر
ز آفتاب۔ اللغات ذوال بضم فتیلہ مساع جاے روانی کسی چرکی اور روانی لد جمع الد گراہ ترو
سنیزند۔ ترا کتیاہ در دمند و اند و گمین المعنی وہ عماد الملک روتا آنکھیں ملتا پریشان حال پادشاہ
کے پاس دوڑتا گیا اب بند کر کے خاموش سامنے بادشاہ کے کھڑا ہوا اور خدا رب العبادت اپنا
بھید کہ رہا تھا اور از سلطان کا سنتا تھا اور اسی حال میں اندیشہ اسکا اس بات کو پورتا تھا کہ اسے
خدا اگر وہ جوان ٹیڑھی راہ چلا ہو تو کوئی اسکی پناہ تیرے سوا نہیں کر سکتا تو اسکو اپنی ملک کرے اور
اس سے مواخذہ مت کر اگر چہ وہ خلاص اپنے ہر اسیر سے چاہے اسیر مراد اہل دنیا اس سبب سے
کہ یہ ساری مخلوق اُسکے محتاج ہیں فقیر سے لیکر بادشاہ تک پھر باوجود موجود ہونے اُس آفتاب
جو بالکمال نہا یا جیسا کہ آفتاب نقص و زوال والا رہنمائی شمع اور فتیلہ سے ڈھونڈھتا اور غیر ایسے
آفتاب خوش مساع کے ہوتے نور چراغ سے ہر اسیت چاہتا بیشک ہماری بے ادبی ہو اور کفر ٹھنڈ
اور فعل مہودہ لیکن کیا کیجیے یہ ضرور ہوتا ہو کہ اکثر ہوش جب فکر میں پڑ جاتے ہیں تو خفاش کی طرح
تھکت کے دو سدا رہو جاتے ہیں اور اسکی طرف رجوع کرتے ہیں اور آفتاب کا یہ حال کہ شب میں
خفاش جو کیرے وغیرہ کھاتا ہو یہ خورشید ہی کے پالے ہوتے ہیں اور جو شب میں کرم سے مست
ہوتا ہو وہ کرم خورشید ہی سے جذب رہا ہو و متحرک ہوا ہو و کیونکہ وہ آفتاب کے جس سے ضیا پیدا ہوتی ہو وہ اپنے
دشمن کو بھی نوالہ دیتا ہو پھر وہ خفاش جو فقط راہ بھول جائے وہ کیسے خورشید سے سد تپائے آخر ضرور
پایگا گرہان وہ شہباز جو خفاش نہیں ہو اور چشم باز اسکی شاہ بین اور خوب روشن ہو اگر وہ شب سے
سے اپنی منو کو ڈھونڈے تو اُسکے ادب کے لیے خورشید اُسکے کان ملتا ہو اور کہتا ہو ہنسنے مانا ٹھٹھانے
سرکش تھا وہ تو علیل و مریض تھا بھلا تجھ کو تو کوئی علت نہیں ہو تو ایسا کیوں ہو گیا اس نے تجھ

سزاورد واندوہ سے دون تانو پھر سرتابی آفتاب سے نہ کرے

مواخذہ یوسف صدیق کا قید بضع سنین سے سبب یاری چاہنے کے غیر سے کہ واکر لی عند ربک

تو لہ انجانکہ یوسف از زندانیہ + بانیا زے خاضعی سعادینے خواست یاری گفت بیرون چون رومے
پیش شد در کار گردے مستوے + یاد من کن پیش تخت آن عزیز + نام را و او خروزمین جس نیزہ کے دہر زندانی
ہوا اقتباس + مرد زندانی دیگر اخلاص + اہل دنیا جگہ زندانیہ + انتظار مرگ دار فانیہ + جز کر ناوری کے
زدانیہ + تن برندان جان او کیو سنیے + پس جزاے آنکہ دید اور معین + ماند یوسف جس دضع سنین
یاد یوسف دیو از عقلش سترو + وز دلش دیو آن سخن از یاد برو + زان خطے کا ماز نیکو خصال + ماند
زمان زداور ہفت سال + گرچہ نقصیر آمد از خورشید واد + تانو چون خفاش رفتی در سواد + ہین چہ نقصیر
آمد از بحر و سحاب + تانو یاری جوئے از رگ و سراب + عام گر خفاش طبعند و مجاز + پو سفا آخر تو دارے
ختم بار + گر خفاش رفت در کور و کبود + باز سلطان دیدہ را بارے چہ بود + پس ادب کردش بدین جرم
اوستا ویکہ ساز از چوب بوسیدہ عواد + لیک یوسف را بچو و مشغول کرد + تانیاید در دلش زان جس درد +
آن چنانش انس دستی داد حق + کہ زندان یادش آمد ز عشق + نیست زندانی وحش تر از رجم + تا خوش و
تاریک و پر خون و و خیم + چو کشادہ حق در بچہ سوئے خویش + در رجم اندر فراہد تبت پیش + اندان زندان
از ذوق بقیاس + بگفت چو نگل ز غرس تن حواس + اللغات خاضع فروتنی کنندہ و متواضع سعاد
نام موضع از خروان اقتباس صید کرنا اور کسب کرنا عشق بختین تاریکی اول شب وحش بفتح داؤد کسر
مازشت و خیم بفتح داؤد کسر خانا گوار و نا سازگار غرس درخت لگایا ہوا المعنی قرآنے ہین جیسے
حضرت یوسف کی کیفیت ہوئی کہ ایک زندانی بانیا ز فروتن سعادنی سے مدد چاہی تھی کہ جب تو بہانے
لکھے اور پادشاہ کے سامنے اپنے کام پر قائم ہوئے اور تخت شاہی کے سامنے کھڑا ہوئے تو مجھ کو یاد کرنا بچے
پادشاہ سے میرا ذکر کرنا تو مجھ کو بھی اس قید سے وہ چھڑے اب مقولہ اککا ہو بھلا ایسا کہ ہوتا ہو کہ کوئی
زندانی قید کا بھنسا ہو او دوسرے زندانی کو رہائی دے کہ یہ چھوٹ جائے بس اہل دنیا سب زندانی
ہین اور منتظر کیا بلکہ خود انتظار مرگ اس دار فانی کے مگر البتہ سو اے اس نادار اور بیکتا زندانی کے جس کا
تن تو اس زندان میں محبوس ہوا اور جان اوچ کیوان پچو سیلو فلک ختم کا ہو بس اس بات کا بدلہ کہ
یوسف نے اُس زندانی کو اپنا مددگار جانا یہ ہوا کہ حضرت یوسف زندان میں سات برس قید رہے
جیسا کہ تنزیل مجید میں ہو وقال للذی ظن انه ناج منها اذکر لے عند ربک فائتہ الشیطان ذکر ربلیث
نے اسجن بضع سنین کہا یوسف نے اس شخص سے جسکو گمان کیا کہ یہ ان دونوں سے رہائی پائیو الا

ہو کہ جب تور ہائی پائے تو میرا حال اپنے پادشاہ سے کہتا بس شیطان نے پادشاہ سے کہا حال کتنا اُسکو
 بھلا دیا کہ وہ اُکاؤ کر کے لہذا وہ زندان میں سات برس رہے اس واسطے کہ بقیع کا استعمال کلام عرب
 میں تین سے نو تک ہوتا ہو اور مفصل حال اُسکا یہ ہو کہ دو شخص قید ہوئے تھے ایک نے یہ خواب دیکھا
 کہ میرے سر پر خوان روٹھیں کا ہو اور پرند آسمان سے روٹی لے لجاتے ہیں دوسرے نے یہ کہ میں شراب
 بتاتا ہوں انھوں نے تعبیر میں خوان والے سے کہا کہ جھگو سولی ہوگی تیرا گوشت پرند کھا بیٹھے اور شراب
 والے کی تعبیر میں کہا کہ تو مقرب پادشاہ کا ہو گا بس اسی شخص سے کہا تھا کہ میرا ذکر بھی پادشاہ کے سامنے
 کرنا اور وہ بھول گیا اور شیطان نے اُنکی یاد اسکے دل سے چھل ڈالی اور اُنکی عقل سے اُس سخن کو اڑا
 بس یہ خطا جو اُن نیک حضال سے ہوئی اُسکے سبب سے سات برس قید خانہ میں رہے کہ بتا اُفتاب
 واو کی طرف سے تیرے حق میں کیا کوتاہی ہوئی کہ تو خفاش کی طرح تاریکی میں دوڑا اور بتا دیا واہرے
 کیا کی وقوع میں آئی جو تو ریگ و مراب سے طالب یاری کا ہوا عام اگر خفاش طبع ہیں اور مجاز یہ
 حقیقت نہ کہنے والے تو اسے یوسف تیری آنکھیں تو کھلی ہیں اگر کوئی خفاش کو روک دے تو کب تو پڑا تو تو
 سلطان ویدہ تھا جھگو کیا ہوا بس آسمان اُنکو استاد نے ادب کیا کہ تو کیوں کٹنی کلومی کا ستون بناتا ہو جبکہ
 پائدار ی نہیں تگر بہ ادب بھی اس طریق پر کیا کہ سات برس تک یوسف کو اپنی طرف ایسا مشغول
 کہ اُنکے دل پر اُس قید سے درد نہ آنے پائے ایسے ذوق و شوق میں رکھا ایسا عشق اور ایسی ممتی
 حق نے دی کہ نہ اُنکو قید خانہ یاد ہو نہ وہاں کی تاریکی اب فراتے ہیں خیال تو کر وہ کوئی زندان و رحم
 سے زیادہ زشت و بُرائی نہیں ہو نہ ایسا مانوش و تاریک نہ پر خون اور نہ ایسا و غم و ناگوار اور جب حق تھا
 اس رحم کا درجہ اپنی طرف تیرے لیے کھول دیتا ہو تو اسی رحم میں کیسا تیرا تن بڑھتا ہو اور پرورش بالید
 پاتا ہو اور اُنکی زندان میں بوجہ ذوق و بقیاس کے تیرے درخت تن سے گل کے مثل جو اس کھلتے ہیں
 زمان رحم بیرون شدن آید درخت + می گریز و از تر باراد سوے پشت + راہ لذت تر و درون دان تر بار
 اہلبی دان جہت از قصر و حصون + آن یکے در کنج مسجد مست و نشاد + دان و گرد بارغ تر سر
 بمراد + نصر چیزے نیست و بران کن بدن + گنج و در ویران است اے میرمن + آن نمی بینی کہ در ہزار
 شراب + مست آنگہ خوش شود و کوخند تراب + گرچہ بر نقش ست خانہ برکش + کنج جو در کنج آبا و ان کنش
 خانہ پر نقش و نقش و خیال + دین ضرور چون پردہ بر کنج وصال + تابش گنج ست و پر تو با
 تر + کاندین سینہ بچو شد صود + ہم ز لطف و جوش جان باطن + پردہ بر روے جان شد شخص
 ہم ز لطف و عکس آب با شرف + پردہ شد بر روے اب اجزائے کف پس مثل شبنو کہ در افواہ خاست

انچہر ہا میر دو آنہم زماست۔ زمین حجاب این تشنگان کف پرست۔ زباب صافی او فتادہ دور دست۔
 فتابا باجو لوقبلہ دایم۔ شب پرستی و خفاشی می کنیم۔ سوے خود کن این خفاشا از اطار۔ زمین خفاشی
 شان بجز اسے ستجار۔ این جوان زمان جرم ضالت و مغیرہ کو مرا گرفت تو اور اگیرہ در عمار الملک این پندیا
 نشہ جو خان چون اسد در بیشنا۔ البتادہ پیش سلطان ظاہریش۔ در ریاض قدس جان چون ظاہریش۔
 چون ملایک ادنا قلم است۔ ہر دے میند بفریب تازہ مست۔ اللغات زہار بکبر فرج زن و ذکر
 مردھون جمع حصن یعنی قلعہ قراب و مست کہ از خود رفتہ ہوئے لغتین قیمت امیم مالہ امام مستجار وہ
 جن سے اس مانگین المعنی اور وہ اس رحم سے ایسا بوس ہو جاتا ہو کہ اس سے اسکو بھلا سخت
 ذخوار مظلوم ہوتا ہو زہار چھوٹ کے پشت کی طرف بھاگتا ہو لیکن وہ راہ لذت کی اور ہی ہوتی اندر سے
 دہ باہر سے جو رحم میں مکتی پس خوب جان لے کہ محل و قلعہ ڈھونڈ حنا بڑی طاقت ہو ایک نو گوشہ مسجد
 میں جو خانہ خدا ہو مست و شاد بیٹھا ہو اور ایک باغ میں تو ہو لیکن خوف و ترس کے ساتھ ہو اور ہیراد
 ہو کہ موت کا ڈر لگا ہو جس سے ہیراد ہر جا بیگا قعر کچھ چیز نہیں ہو ایسے ہی تیرا بدن اسکو دیران کر ایسے
 دے میرے سردار گنج ویران میں ہوتا ہو تو یہ نہیں دیکھنا کہ بزم شراب میں مست اسی وقت خوش
 ہوتا ہو جب وہ خراب ہوتا ہو خراب کا لفظ کیسا خوب ہو کہ ویران اور مست لا عقل دونوں کو کہتے ہیں
 اچھا خانہ تیرا پر نقش ہو کچھ خیال نقش کا مست کرویران ہی کر اور خزانہ ڈھونڈ کے اس سے آباد کر تو خود
 یک خانہ پر نقش و تصویر و خیال ہو اور جو وصال ہنسے جھکو نہیں ہو سو اس گنج کی بھی صورتیں پردہ
 اویں ہیں جو ظاہر کے نقش و نگار ہیں کہ تو اُن سے مشغول ہو اُسی گنج کی تابش ہو اور اسی زر کے پر تو
 اس سینہ میں جنگی صورتیں جوش مارتی ہیں اور اُسی جان قیمتی کے لطف و جوش سے جس جان کے
 نور پر یہ شخص تن پردہ ہو رہا ہو اور اسی دریا با شرف کے لطف و عکس سے ہر جگہ روے آب پر
 جزا کف کے پردہ ہو رہے ہیں بس وہ مثل ہو جو مخلوق کے منحوس سے پیدا ہوئی ہو کہ جو کچھ ہمہ گداری
 وہ ہیں سے ہو لہذا اس حجاب سے یہ پہا سے کف پرست آب صاف سے دور ہوتے ہیں اور محسوس
 ہتے ہیں اب فرماتے ہیں کہ اے آفتاب باوجود تجھے قبلہ اور امام کے ہم کیسی شب پرستی و خفاشی
 لہے ہیں تو ان خفاشوں کو اپنی طرف بلا اور اپنی ہی طرف انکا مطار کر اور اسے اس دہندہ
 اس خفاشی سے چڑا پھر استیفات طرف اصل حکایت کے کہ یہ جوان اس جرم سے کہ اُس نے جھکو
 بلا جھکو نہ پکڑا گراہ و مغیرہ اب تو اسکو ماخوذ مست کر تب عمار الملک میں اس قسم کے اندر بیسے ایسے
 بوش میں تھے جیسے جھگل میں شیر کو کرتے ہیں گویا یہ شیر بیشہ قرب کا تھا ظاہر اسکا تو بادشاہ کے سامنے

کھڑا تھا اور باطن قدس میں جان اسکی مثل پرند کے اڑ رہی تھی وہ طایک کی طرح اقلیم الست میں ہر دم
 شرب تازہ سے مست تھا لیکن جیسے الست کے جواب میں قالو ابلی کہا تھا اس اقرار میں تازہ بن تازہ
 خوش تھا قولہ اندرون پر شور و بیرون پر غم۔ درتن بچوں لحد خوش عالمے + و اندرین حیرت بد اور انتظار
 تا چہ پیدا آید از غیب و سراپا اسپ را اندر کشیدند آن زمان + در بر خوار زم شاہ اسپہان + الحی اندر زیر
 این چرخ کبود + آچنان اسپے لحد و تک بنود + سیر لودے رنگ او ہر دیدہ را + مرجان برق نہ زائیدہ
 ہجو ماہ و چون عطار و تیز رو + گویا صحر علف بودش بخو + ماہ عرصہ آسمان را در شبے + می برد اندر سیر
 ندبے + چون بیک شب مہر و ابراج را + از چہ منکر مینوی معراج را + صد جو ماہست آن عجب و تہ
 کہ بیک ایامے او شد مہ و دہیم + آن عجب کو در شکاف مہ نمود + ہم بقدر فہم حسن خلق بود + کاو بار انبیا
 مرسلون + ہست از افلاک و اختر بارون + تو بروں شو ہم ز افلاک و دوار + و انگلی نظارہ کن این
 کار و بار + در میان بیضہ چون فرخ + بشنوی تسبیح مرغان ہوا + معجزات انجا نخواہد شرح گشت ہذا
 و سلطان گوے و حال و سرگذشت + آفتاب لطف حق بر ہر چہ تافت + از سنگ و از اسپ و فلک
 یافت + تاب لطفش را تو کیسان ہم دان + سنگ را و لعل را و ادا و نشان + لعل را زان ہست نور مقہر
 سنگ را گرمی و تابانی دہیں + انگہ بر دیوار افتد آفتاب + آچنان بنو کو ز آبے اضطراب + اللغات
 بفتح جائے سیر ابراج بالفتح مع بہج فرخ + بچہ مرغ مقہر تہاس سے نور چیدن المعنی اندرون تو عباد الملک
 کا پر شور تھا و ہر سے اور ظاہر پر غم فکر اسپ سے اور تن بچوں لحد میں خوش ایک عالم اور اسی حیرت
 انتظار میں تھا کہ دیکھوں پر وہ غیب و پوشیدہ سے کیا ظاہر ہوتا ہو اسی حال میں گھوڑا سامنے خوان زمزم
 کے لگا یا اب فرماتے ہیں کہ حق ہی ہو کہ اس آسمان کے نیچے زمین کے اوپر ایسا گھوڑا اس قدر قد
 کا کوئی نہیں تھا رنگ اسکا ہر دیدہ کے واسطے سیر تھا لفظ مرجان اسی برق ماہ زائیدہ کے لیے مخصوص
 تھا کہ جو دیکھتا تھا مرجان کہتا تھا ماہ زائیدہ بھی باعتبار سیرج السیری ماہ کے تیز روی میں ایسے
 جیسے ماہ و عطار و گویا بجائے دانہ کے صرصر اسکی علف تھی ہر مذہب و سیر میں یہ ٹھہرا ہوا ہو کہ ماہ
 ایک رات میں میدان آسمان کو قطع کر جاتا ہو جب ماہ آسمان کے ایک رات میں سب بروج
 قطع کر جاتا ہو پھر تو منکر معراج کا کیوں ہوتا ہو واسطے کہ وہ در تہیم یعنی آنحضرت سیکڑوں ماہ کیل
 ہیں جیکے ایک اشارہ سے ماہ دو ٹکڑے ہو گیا اور وہ عجب جو انھوں نے شکاف ماہ سے دکھا
 یہ بھی موافق اندازہ حسن فہم خلق کا تھا نہ معاملات انبیا و مرسلون کے وسعت و غمار میں اخت
 و افلاک سے باہر ہیں تو اگر چاہتا ہو کہ میں ان معاملات کو دیکھوں تو تو بھی ان افلاک و دور

پہلچا پھراس کاروبار کو دیکھ اور جیتک اُنکے درمیان میں ہو جیتک ایسا ہی جیسے انڈے میں مرغ کا بچہ کہ وہ
بسیج ان پرندوں کی جو ہوا میں کرتے ہیں کب سننا ہو آب فرماتے ہیں معجزات یہاں بیان نہیں ہو سکے
تو گھوڑے اور بادشاہ اور اُنکے حال و سرگذشت کا حال کہ میں ہی کہتا ہوں کہ آفتاب لطف حق کا جیسے چمکا جائے
سنگ ہو چاہے گھوڑا اسکو فرمکے کا حاصل ہوتا ہو جس سے آفتاب بھی کتراتا ہو چنانچہ فرمایا: تیرا دھن گنیم
بیٹے کتراتا ہو اُنکے غار سے مگر اس لطف کی چمک بھی کیساں مت جان اُسے سنگ و لعل و دون کو ایک
نشان دیا ہو لعل کا یہ نشان اُس لطف سے ہو کہ وہ نور مقبوس رکھتا ہو سنگ میں گرمی داتا ہائی فقط جیسے
دیوار پر بھی آفتاب پڑتا ہو اور پانی میں بھی یہ جو دیوار میں پڑتا ہو یہ اضطراب میں ایسا نہیں ہوتا
جیسا پانی والا ہوتا ہو

رجوع بحکایت سلطان واسپ

قوله چون دے حیران شد ازوے شاہ فردرودے تا سوے عا و الملک کرد: کا اے انجی بس خوب آپ
ہست این + از بہشت ست این گرنے از زمین + پس عا و الملک گفتش اے خدایو + چون فرشتہ گرد
از میل تو دیو + در نظر انجہ آورے گردید نیک + بس کش و رعناست این مرکب + دلیک + بہت ناقصین
سراندر پیکرش + چون سرگادست گوی آن سرش + در دل خواہم شہ این کار کرد + اسپ را در منظر
خوار کرد + چون غرض گرد و دلال و صفی + از سہ گز کر پاس یابی بوسلی + چون کہ شکام فراق جان شود
دیو و لالہ در ایمان شود + پس فرو خد ابلہ ایمان را شتاب + اندران نیکی بیک ابریق آب + و ان
خیالے ہا شد و ابریق نے + قصد آند لالہ جز تخریق نے + این زمان کہ تو صبح و فریب + صدق را بہر خیالی
میدہی + می فروخی ہر زمانے زرکان + می ستانی بچو طفلان گر و کان + پس دران رنجوری روز اجل
نیست نا در گر و اینست عمل + در خیال صورتے جو شید + بچو جوزے وقت دق بوسعبد + ہست
از آواز چون بد ران خیال + لیک آخر میشود بچو ن ہلال + المعنی جب وہ شاہ یکتا تھوڑی دیر گھوڑے
کو دیکھے حیران ہوا تو عا و الملک کی طرف متوجہ ہو کے کہا کہ اے انجی یہ نہایت ہی خوب گھوڑا ہے شاید یہ
بہشتی ہو زمین میں نہیں ہو تب عا و الملک نے کہا کہ اے بادشاہ تو وہ ہو کہ جیسے تیری رغبت ہو اور میل خاطر ہو
اگر وہ دیو ہو تو فرشتہ ہو جائے تیری نظر میں جو کچھ آوے کیسا ہی بد ہو اُسوقت نیک ہو گیا یہ گھوڑا نہایت
ہی خوش اور رعنا ہو لیکن اُسکے جسم میں سراسر ناقص ہو گیا اسکا نہیں ہو گا و کاسر جو یہ بات اسکی
خواہم شاہ کے دل میں آخر کر گئی اور گھوڑے کو اسکی نظر میں ذلیل کر دیا اب منولات اُنکے ہیں جبکہ
غرض دلال و و اصفت کسی شے کی چھٹی ہو تو تین گز کر پاس سے تو یوسف کو پاتا ہو جیسے حقیر چاہتے ہیں

نظر آتا ہو اور کر پاس جامہ سفید کثانی یا پنبی اور حضرت یوسف بھی چاہے مرث ایک چٹکا کندہ پہنے مٹھے
اور اس وقت میں کہ ذائق من و جان کا ہو گا دیو دلالہ در ایمان کا بیگا بس آحق اس تنگ وقت میں فوراً
ایک ڈوہڑی آب کے بدلے اپنے ایمان کو بیچ ڈالے گا سو وہ بھی ایک خیال ہو گا نہ در حقیقت پانی کی ڈوہڑی تا بہ جز
بے ایمان ہو جائے اور تجلین میں پڑے بیٹے دوزخ میں جٹے یہ قصد اس دیو دلالہ کا ہو گا اب فرماتے ہیں کہ
مشکل بات ہو کہ اس وقت میں تو تو صحیح سالم مونا تارہ ہو کیسا اپنے صدق کو ادا کرنے سے خیال پر دے رہا ہو اور ہر قسم
اپنے کان کا رہ گیا ہو اور نہ رکے بدلے رکون کی طرح اخوٹ لیتا ہو پھر اس رنجوری روز جل میں کہ کسی سختی جائے
کی ہوگی کوئی عجب بات نہیں ہو جو اس دلالہ کے ساتھ تیرا یہ عمل ہو کسی صورت مرغوب کے خیال میں جوڑ
کھایا ہو اور اتنا اس جوڑ کے ہو جو ٹوڑنے کے وقت گلا ہوا نکلے اگرچہ وہ خیال صورت کا ابتدا میں تجھ کو
معلوم ہو تا ہو جو اس پر تو فریقہ ہو مگر آخر میں وہ ہلال ہو جیسے بدر گھٹ گھٹ کے ہلال ہو جاتا ہو قولہ گر تو ادا دل بنگر
در آخرش + فانی آئی از فریب فائز + جوڑ پوشیدہ است دنیا اے امین + تمناش کم کن از دوش مبین ہشا
ویراں اسپ را با چشم حال . وان عاوا الملک با چشم مال چشم شدہ دو گوہر ہمدید از نظر چشم آن پایاں نگر نچا و گو
تاچہ سرمہ است آنگہ بزدان می کشد + کہ پس صد پردہ بند جان رشد + چشم سید چون بہ آخر بود جفت بہر
بدان دبہ جہان را جیفہ گفت + آن کے عیش کہ بشید او حسب پس فر داند رول او مہر اسپ + چشم خود
گنبد اشت چشم او گردید + ہوش خود گنبد سخت قول او شنید + این بمانہ بود کان ویاں فردہ از نیاز آن بردل
سرود کرد + در بہ لبست از حسن او پیش نظر + این سخن بہ در میان چون بانگ در پردہ کرد آن نگنبد را بہ چشم شدہ
کہ از ان پردہ نماید مہر + پاک بنائی کہ بر سار و حصون + در جہان غیب از گفت و فسون + بانگ در واز
گفت مرا از قصر راز + یا کہ بانگ و اشدست آن با فرد + بانگ در محسوس و در آن حس بردن + بہ بصرون این
در لا بصرون + چنگ حکمت چونکہ خوش آواز شد + تاچہ واز در جنت باز شد + بانگ گفت بہر چہ در دای شو
از سقر تا خود چہ در دای شو + بانگ در لبثو چہ دوری از درش + اے خنک ادا کہ و اشد منظرش + چون تو
می بینی کہ تنگی می کنی + بر حیات و راحت بر میری + چون کہ نصیر و فسادے میرود + آن حیات و ذوق بہمان
می شود + دید خود گنبد راز و بد خان + کہ بر عمارت کشد این کرگان + اللغات فائزست و ربون نغز
سوداخ + موش و شتی کہ پیدار ہوتا ہو اور پیدار ہونے کے سبب سے پھلی و چشیاں کو کہتے ہیں حسب بالف
مثل و موافق و کافی و پس بنودن المعنی تمام یہ صمد فرماتے ہیں کہ اگر تو اس صورت کے آخر کو کہ یہ انجام کھا
پہلے ہی سے دیکھ لے تو اس کے قریب رہوں سے فانی ہو جائے اے امین یہ دنیا ایک جوڑ پوشیدہ ہو اسکا انتہا
بھی مست کرنے اسکو دور سے دیکھ دیکھ تو شاہ نے اس گھوڑے کو چشم حال سے دیکھا اور عاوا الملک نے

چشم آل سے بس چشم شاہ کی ایسی چسپیدہ چیز کو دہی گود مکتی تھی اور چشم اس عاقبت بین کی پچاس گز سے سین
میرن ہوں اس سبب سے کہ یہ کیسا سرمہ ہو جو پاک یزدان لگا دیتا ہو کہ سو پر دون سے جان کو رشد و ہدایت
سوجھ جاتی ہو چشم سید پنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جو آخر کے ساتھ جفت تھی اسی سبب سے فرمایا کہ دنیا
جیتہ دنیا مردار ہو وہ ایک عیب اسکا جو شاہ نے ساموا فق اسکے دل میں جو عشق اس کا گرم ہو رہا تھا سو ہو گیا
بس اپنی آنکھ تو چھوڑ دے آنکھ اختیار کر لے اپنا ہوش تو چھوڑ دیا آنکھ بات سن لی یہ ایک بے لگہ
دیوانہ فونے جو خدا تعالیٰ ہو عباد الملک کے عجز و نیاز سے شاہ کا دل اس سے سرد کیا اور اس اسپ کے
حسن کا دروازہ اسپر بند کر دیا کہ اب حسن نہیں نظر آتا عیب دیکھتا ہو بس یہ سخن ان دونوں کے در بیان
میں ایسا تھا جیسے دروازہ کی آواز کہ کھولنے بند کرنے کے وقت ہوتی ہو کہ اس نکتہ سے جو عباد الملک نے
کہا شاہ کی آنکھوں پر ایسا پردہ ڈال دیا کہ جس سے ماہ تابان اسپر سیاہ ہو گیا کیسا پاک بقاؤں معارف کہ جہاں
غیب میں جو نظر نہیں آتا گفت و فسون سے قطعے بناتا ہو یعنی ان گفت و فسون کو دوسری شے کے قطعے
کر دیتا ہو اور وہ جو قصر راز کا اس بناؤں نے بنایا ہو اس گویندہ کی گفت کو اسکے دروازہ کی بانگ سمجھ کر لیا تو
وہ دروازہ کھلنے کی ہر یا بند ہونے کی ہر اور عجب یہ کہ بانگ در کی تو محسوس ہو اور دروازہ جس سے باہر ہو
وہ محسوس نہیں اسکا یہ حال کہ بانگ در کو تو دیکھتے ہو اور دروازہ کو نہیں دیکھتے ہو بس جو وقت میں چنگ
حکمت کا خوش آواز ہو تو کیسا دروازہ روضہ جنت سے کھلتا تھا ہو اور جو گفت بدر کی بانگ دروازہ ہونی
ہو تو کیسا دروازہ سفر سے کھلتا تھا جس سے رنج میں پرتا ہو لاجرم اگر تو اسکے دروازہ سے دور ہو تو آواز
در کی سن اتنا دیکھتا تھا اور خوش وہ شخص ہو جسکی آنکھیں کل گئیں اور اُنکی صورت یہ ہو کہ جب تو
دیکھے کہ نیکی کرتا ہو تو جاننے کہ حیات و راحت پر چلتا ہوں اور جو کچھ نیکی میں کو تا ہی اور فساد ہو تو سمجھنے
کہ وہ حیات و ذوق تجھے چھپ گیا بہر حال اپنی وید کو سبب دید خون کے مت چھوڑا سببے کہ یہ کر گرس
تجھ کو مرداری کی طرف کھینچنے کے قولہ چشم چون ز گس فرو بند ی چنین کہ عصا کش کہ کورم اسے امین
اسے عصا کش کہ گزیری در سفر باز بین کو ہست از تو کو تر دست کو رانہ بجیل اسد زن ہر ہر ہر نہی
یزدانی من چہیت جبل اسد رہا گردن ہوا کہین ہوا شد صرصرے مر عا در اب مطلق در زندان نشسته از
ہواست ہر مرغ را پر با بہ لبت از ہواست ہا ہی اندر تابہ گرم از ہواست ہر رفتہ از مستوریان شرم
از ہواست چشم غمہ و شعلہ نار از ہواست ہر چار منہ و ہست دار از ہواست ہر غمہ اجسام دیدے
ہر زین ہر غمہ احکام جائز ہم بین ہر روح را در غیب خود آشکھاست ہر لیک تابہ غمہ خفاست ہر
ہر چہ ز بید سے بینی آشکھ ہر مار ز آنکہ ضد از ضد گود آشکار ہر آنکہ در چہ ز او و وہ آب سیاہ ہر اوچہ دانہ

لطف و دخت و پنج چاہ۔ چون رہا کردی ہوا از بیم حق، در رسد سرفرازی از تنسیم حق۔ لا تفرق فی ہواک
سلسبیل بہن جناب اللہ علیہ السبیل، لا مکن طوع الہوے مثل الخشیش۔ ان ظل عرش ربی من عرش
اللغات و مارہا کی آب سیاہ آب عین سرفرازی بالضم قدح بزرگ پہلے سلسبیل میں سل صیغہ امر کا جدا ہے
اور سبیل جدا عرش کا لہ و کلبہ و ہودج المعنی یعنی اپنی دید کو مت چھوڑا اور اگر وہ چھوڑے گزس کی طرح
نہیں بند کر لیں پس کہ اے امین میری لائچی پیکر کہ میں اللہ صابون اور تو نے اپنے سفر میں کسی عصا کش کا
اختیار کیا حال آنکہ جو غور کرے تو تجھے وہ زیادہ کور ہو پس تو اندھون کی طرح ادھر ادھر ہاتھ مار کے
جبل اللہ کو جو مراد قرآن مجید سے ہو پکڑ لے اور سو امر ذی پروانی کے اور کچھ مت کرے آب فرماتے ہیں جبل ص
کیا ہو ہوا و حرص کا ترک کرنا اچھے کہی ہوا قوم عاد کے حق میں عرصہ ملاکت ہوئی تھی اور علاوہ اُسکے مخلوق ہوا
کے سبب سے اس زندان میں بیٹھی ہوئی ہو اور مرغ کے پاسی ہو اسے ہاتھ سے جاتے ہیں پھلی جلتے تو سے پر
ہی سے بھونی جاتی ہو اور جو پردہ نشین ہیں انکی خرم یہ ہوا ہی کھوتی ہو حاکم کا قصہ اور شعلہ آگ کا بھی ہوا ہے
اور چار پنج جو ایک قسم فذاب سے ہو اور مہبت سولی کی یہ بھی ہو اسے ہو یہاں تک تو تو نے خنجر اجسام کے جوا
پر ہوتے ہیں دیکھے اب جو خنجر حکام جان کے ہیں انکو بھی دیکھ کہ روح کو عالم غیب میں خود بکھنچے ہیں لیکن جنبہ
کہ تو اس فن سے نہیں لگ ہو تا وہ بکھنچے چھے ہوئے ہیں جب اس فن سے خلاص ہو گا تو اُس خنجر ہلا کر
کو دیکھ گیا اس سبب سے کہ ضد ضد سے ظاہر ہوتی ہو مثلاً کوئی چاہ یا آب عین میں پیدا ہوا وہ جگل کے لطف
اور چاہ کے رنج کو کیا جانے ہاں جب تو خدا کے ڈر سے ہوا کو چھوڑ دینا تو تنسیم حق سے جو چشمہ بہشتی ہو ایک
بڑا قدح آب کا بھجکھو لیگا معنی اشعار عربیہ کے مت راہ کر تو انہی ہوا میں اور خدا سے راہ راست مانگ
جانب سلسبیل کا جناب خدا سے سائل ہو اور مست ہو مطیع ہوا کا مثل گیاہ کے کہ جیسے یہ چلتی ہو ویسے ہو
وہ اپنی ہو بیشک سایہ عرش کا سایہ عرش سے بہتر ہو اسے سایہ ہودج سے قولہ گفت سلطان اس
وایس بریدہ و دود و زین مظلمہ بازم خیمہ بادل خود خندہ لغو مودا بن قدر شیرام فریب زین راں الباقی
پاسے گا داند میان اری زواؤا و روند و زوحی براپسے شاخ گاؤا پس مناسب صنعت ست این شہرہ
کے نہد بر جسم اس اعضا و زواہد انرا مناسب ساختہ است، قصر ہائے منتقل پر داختمہ است، و دربار
قصر ہائے بھما، از سوے بیسوے این صہ بھما، و درون شان عالمی بے انتہا، و در میان خرگے چندین
کہ چو کاہی نماید ماہ را، گر نماید روضہ قمر چاہ را، قبض و بسط چم و دل از ذوالجلال، و مدیدم چون می کند
سحر طالع، و زین سبب درخواست از حق مصطفیٰ، و زین شہار از دشت و حق را حق نہا تا با خر چون برگردا
درق۔ از پیشانی منعم و رطلق، مکر کہ کرد آغما و الملک فرد، مالک الملکش بدان ارشاد کرد چیلہ محمود ابن

ویک۔ تو میرا باش مرہر از نیک۔ کہ حق سرچشمہ این کر باست۔ قلب بین الاصبعین کہ باست۔ آنکہ ساز و
 و دولت کرو قیاس۔ آتشے مانند ز دندر آن پلاس۔ بے نہایت آمد آن خوش سرگزشت۔ چون غریب
 از گور خواہد باز گشت اللغات منتقل بالضم از جاے بجایے رونہ و تخریج بیرون آمدن و ادب و ادب پر نیکی
 صہرین آواز آب اور وہ حوض حسین پانی حیح ہو کا بوس وہ حالت جو سوتے آدمی پر ہوتی ہو کہ ڈرنا ہو اور
 بحسب حرکت ہو جاتا ہو ز ادب و بفتح در آخر واد و بنیاد و بنا و معمار و قوی و پر زور المعنی العرض بادشاہ نے گھوڑے
 سے پیار ہو کے کہا کہ اسکو لوٹا لیا جاؤ اور جلدی اس مظلمہ سے بچو چھڑاؤ ہر چند دیدار اسکی عاوا الملک کے کہنے
 سے بھر گئی تھی مگر اتنا پھر بھی اپنے دل سے جو بہت فریقہ ہو رہا تھا کہا کہ میں خبر ہوں مجھ کو اس راس البقرہ
 کہنے سے فریب مت دے تو واؤ سے واسطہ گا و کا اس معاملہ میں کرتا ہو جانا کام کر حق تعالیٰ کسی گھوڑے کے سر پر
 شاخ گاؤ کی بنین لگا دیکھا کیسی مناسب مثل مشہور ہو کہ خدا تعالیٰ گھوڑے کے جسم پر کوئی اعضا گاؤ کا نہیں لگاتا
 ہو اُسے پیدائش بد لون کی مناسب اُنکے کی ہو اور قصر اپنے اپنے جدا جدا بنائے ہیں اور ان قصر وں کے درمیان
 بین و بچین ہیں یعنی نکلنے کی چیزیں اور نیز اسکی طرف سے جو طرف سے پاک ہو بھینچیں یعنی حوض آب جمع شدہ
 مطلب یہ کہ بڑے بڑے جمع و خرچ ہیں اور انھیں قصر ابدان کے درمیان میں ایک عالم بے منتہا ہو چنانچہ انسان
 کو عالم صغیر کہا ہو اور انھیں خرگا ہوں کے اندر کتنی ہی فضائیں بھی تو ماہ کو جو ایسا اوج و عروج والا ہو کاوی
 بتائے دکھاتا ہو اور کبھی قصر چاہ کو جو نہایت پستی ہو پاک کر دیتا ہو مام و مراد اسطے درجہ کے پہونچے ہو دن اور چاہ
 پستی کے افتادوں سے ہو اب اس میں قض و بسط جو چشم و دل کا ہو کہ کبھی آنکھیں کھل گئیں کبھی بند ہو گئیں یہ سحر
 طالع حضرت ذوالجلال کی طرف سے ہو جو دمدم ہوتا رہتا ہو اسی سحر طالع کے سبب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا ہو کہ بار خدا یا ہر چیز کو جیسی وہ ہو دسی ہو کہو دکھا زشت کو زشت حق کو حق تا آخر میں جب تو
 ہمارا ورق لوٹوے تو جا کو بجا بجا کو جابجھنے سے ہم رنج و قلق میں نہ پڑیں دیکھو وہ مکر جو عاوا الملک
 فرد نے کہ اپنی ذات میں کیٹا تھا کیا بحقیقت وہ اسکا تھا بلکہ مالک الملک نے اسکو ارشاد کیا اور اسکی
 راہ بتائی اور اسکو جملہ محمود کہتے ہیں لیکن تو نیک و بد کا میز بھی ہو دو لون میں تمیز کرتا رہ کہ محمود کون ہو اور
 مذموم کون بس مکر حق کا سرچشمہ ان مکر وں کا ہو جس سے سب نکلے ہیں جیسا کہ وائند خیر الماکرین فرمایا ہے
 اسواسطے کہ قلب المؤمن بین الاصبعین وار وہ یعنی دل مؤمن کا انگی دو انگلیوں میں ہو گریہ بھی ہو کہ
 جب وہ ایسے مکر و قیاس تیرے دل میں پیدا کر سکتا ہو تو وہی اُس پلاس میں آگ بھی لگا سکتا ہو کہ بکرم
 ملا دے اب فرماتے ہیں کہ وہ غریب جو گور خواہد سے لوٹا ہو وہ سرگزشت نہایت ہی خوش ہو
 اسکو بیان کر

لوٹنا طرف حکایت غریب کے اور خواب میں دیکھنا خواجہ کا

قولہ پائروش سوئے خانہ خویش بردہ وہ صد دنیا را با او سپردہ و لوٹن آوروں کا تہاش گفت کہ امید
 اندر و لوٹن صد گل شکفتہ + انچہ بعد العسر لیرا و دید و بود + با غریب از قصہ آن لب کشو + نیم شب بگذشت
 افسانہ کنان + خواب شان انداخت در معای جان + دید پامرد آن ہایون خواجہ را + اندران خواب
 در صدر سرا + خواجہ گفت اے پائرد ہانک + انچہ سیگفتی شنیدم یک بیک + لیک پاسخ دا و نم فرمان بنود +
 بے اشارت لب میاں کشود + ماچہ واقف گشتہ ایم از چون و چند + مہر پہاے ما بہادہ اندہ تاگر د و
 راز ہاے غیب فاش + تاگر د و منہم نظم معاش + تاگر د و یکپس واقف بران + تانوز و پردہ و عوے و رانہ
 تاندر و پردہ و غفلت تمام + تانانہ دیگ حکمت نیم خام + بر نیفتد از طبق سر پوش غیب + تانہ بنید ویدی را
 عین رب + ماہمہ گو شیم گردش نقش گوش + ماہمہ لطیف مال لب خموش + ماہمہ عینیم گردش نقش عین + بل ہمہ
 عینیم ابے منج و ضین + غرق در یایم گرچہ قطرہ ایم + جلگی نسیم گرچہ ذرہ ایم + بے حجاب در دگل آبیم صفا
 در جہان جاودان گشتہ معاش + ہرچہ اودادیم و دیدیم این زبان + کاین جہان عینیت و شین ست
 آن جہان + روز کشتن روز نہان کردن ست + تخم در خاک پریشان کردن ست + ہوت بدرودن گہ غل
 زدن + وقت انہار آمد و پیدا شدن + اللغات وچہ وہ چیز جس سے گذران کیجائے تو طعام مرعی
 چراگاہین ہالغ ابر شین بالفتح عیب بخل ہندی و رانٹی المعنی وہی پامرد جو گور پر لگیا تھا اب اسکو گھ
 کی طرف لگیا اور وہ جو معاش انکی جو صد دنیا جمع ہوئے تھے وہ اسکو دید بے کھانا عمدہ اسکے واسطے
 لایا اور نقیلین حکایتیں اسکے سامنے ایسی بیان کیں کہ امید کے سیکڑوں پھول اسکے دل میں پھولے او
 اسے جو کچھ تنگیوں کے بعد فراخیاں دیکھی تھیں وہ بیان کیں اور سب قصے اس غریب کو سنائے آدھی رات
 تو قصہ گوئی میں گزری پھر خواب نے اسکو چراگاہ جان میں ڈال دیا یعنی سو گیا اور روح نفسانی سیر
 کو بکل گئی بس اس پامرد نے خواجہ کو خواب میں دیکھا کہ صدر سرا میں ہوا اور کہتا ہوا کہ اے پامرد ہانک
 اے حکیم سخن لذت فوق شوق وائے جو کچھ تو نے کہا ایک ایک بات میں نے تیری سنی لیکن جواب
 دینے کا مجھکو حکم تھا اور جیتک اشارت جواب کی نہ تھی کچھ کہ نہیں سکتا تھا اب اس حال میں جو ہم سارے
 کیفیت و کیفیت سے واقف ہو گئے ہیں اندام لب پر ہمارے لگاوی ہو تار از غیب کے فاش نہون
 اور بند و بست معاش و گذران دنیا کا نہ گر جائے اور اسواسطے کہ کوئی شخص اس پر واقف نہو اور دعو
 والوں کا جو میرا تیرا کہ ہے ہیں پردہ بچھائے اور اسواسطے کہ پردہ غفلت کا نہ تام ہو جائے تا یہ دیگ
 حکمت کی خام نہ رہ جائے حکمت کی دیگ ہی جو دنیا میں حکمت جاری ہوا اور یہ سر پوش غیب کا جو اس میں

رکھا ہوا ہو نہ کر جائے اور آنکھ شک کی کہ حسین بالقفل پڑے ہوے ہیں ان چیزوں کو جو دیدنی ہیں ابھی سے
 نہ دیکھے اب ہم بالکل گوش ہین اگرچہ نقش گوش کی نہ رہے اور ہمہ تن نغم ہین لیکن لب خاموش ہو گئے
 ہم بالکل چشم ہین ہر چند نشان چشم کے نہیں ہین بلکہ بالکل عین ہین ہمارا ابر سباہ اور جو کچھ آسمان کو چھپائے
 کوئی مانع نہیں ہم اس سے الگ ہو گئے ہین اگرچہ ہم ایک قطرہ ہین لیکن اب دریا میں ڈوبے ہوے ہین
 اور اگرچہ ذرہ ہین مگر بالکل شمس ہو گئے اب وہ گاد گل کے جو ہم میں تھے اور حجاب ہو رہے تھے بالکل
 جاتے رہے اب صاف ہو گئے اور وہ جہان جو جاودان ہو اس میں ہین اور معات کوئی تکلیف شرعی نہیں
 نہ نواخذہ اور اس جہان میں تکلیف تھے پہننے جو کچھ دیا تھا اسکو اسوقت دیکھ رہے ہین اس واسطے کہ یہ جہان
 عین وذات ہو اور وہ جہان عجب وزشتی وہ دن اس جہان کا بونے اور بیچ چھپانے اور خاک میں کچیرنے کا ہو
 اب یہ وقت اُسکے کاٹنے اور درو کرنے اور چھپے ہوے کے ظاہر و پیدا ہونے کا ہے
 کہنا خواجہ کا جواب پامرد کو وجوہ قرض اس دوست کا اور پیغام دینا وارثوں کو
 کہ اس سے کچھ نہ لیں

تو لے بشنو کنون راز مہمان جدید من امید بدم کہ او خواہد رسید ہم شنید و بودم از دانش خبر بہر سزاو
 دوسہ پارہ گہ کہ وفا کے دام او بہت آن و بیش تاکہ ضمیمہ برگرد دسینہ ریش + دام دارد از دہب او
 نہ ہزار ہوام راز بعض او گو و اگر از فضلہ ماند نان بے کو خرج کن + درد عاے کوئی مرا ہم درج کن +
 خواہم آن تا بدست خود وہم + در فلان دفتر نوشته است آن رقم + خود اجل مہلت نداوم تاکہ من + خطیہ
 بس پامرد و در عدن + لعل و با قوت ست بہرام او + در خور سے و نوشته نام او + در فلان طاقش
 + فون کردہ ام + من ظم آن بار پیشین خوردہ ام قیمت آن می نداندر جز لوک + فاجہد بالبع ان لم یجد عوک +
 در بیوع آن کن تو از خوف غرار کہ رسول آموخت نہ روز اختیار + از کساد آن شرس دور مہلت + کرد و اج
 آن نخواہد هیچ جفت + دار تمام را سلام من گوے + دین وصیت را بیان کن موبوے + ہماز بسیارے
 آن زر نشکند + بے گرائی پیش آن مہمان نہند + در گوید او نخواہم من فرہ + گو بگید و ہر کرا خواہی بدہ + ہماز ناچہ
 داوم باز نہ نام نفیر + سوے پستان باز ناہد هیچ شیر + گشتہ باشد چون سگے نے را اکول + ستر و صد قمار قول
 رسول + بہر او نہادہ ام آن از دو سال + کردہ ام من تذر با باذوالجلال + اللغات خور ظرف و کاس
 و کند و غرار بکسر کی و نقصان در ہر چیز نشکند شکوہیدن سے عظمت ظاہر کرنا اور ڈرنا فرہ روزن گرہ زیادتی
 داؤدنی نفیر یعنی حقیر و ناچیز المعنی وہ خواہ بعد بیان اپنی کیفیت اور حال عالم آخرت کے کہنا کہ اجل
 اُس مہمان جدید کاس میں دیکھنا تھا کہ وہ آگیا اور اُسکے قرض کی بھی خبر تھی میں نے اُسکے لیے وہ نہیں کرے

واہر کے ہاتھ رکھے تھے کہ اتنے میں اسکا قرض دنا ہو جائیگا بلکہ بچ رہیگا تاہم میرا سینہ ریش نہ لوٹ کے
 اے اسپر نو ہزار دینار قرض ہیں اس سے کہ کہ بعض سے اس قرض کو ادا کر اور جو بچ رہے اُس سے اپنا
 رچ کر اور دعائیں مجھ کو بھی داخل فرما میں نے چاہا تھا کہ اپنے ہاتھ سے اسکو دون اور فلان دفتر میں یہ رقم
 می ہوئی ہو خود اجل نے مجھ کو سہلت اتنی نہ دی تاہم خفیہ اسکو دیدیتا اور وہ در عدل اُسکے سپرد کرنا امن
 محل و یا قوت ہیں وہ تو اُسکے قرض کے لیے ہیں جو ایک پالہ میں ہیں اور اسپر اسکا نام لکھا ہو اور فلان
 ق میں میں نے اسکو گاڑ دیا ہو میں نے پہلے ہی سے صورت اُگی غنوار سی کی کر رکھی ہو قیمت اُنکے سوا مالوک
 کوئی نہیں جانتا ہو بس سچی کر اُسکے بیچنے میں تا کوئی مجھ کو دھوکا نہ دیدے بیوں یعنی خرید فروخت اشیاء
 بسبب خوف کمی و نقصان کے وہ بات کر جو رسول مقبول نے مجھ کو سکھا دی ہو یعنی تین دن کا اختیار
 پس دینے اور واپس لینے میں اور جب تین دن کا اختیار کر لیا تو اُسکے کساد سے مت ڈرے اور عاجز نہ
 تا ہو اُس فیض دن میں تو اسکو دکھلا بھلا کے ٹھیک کر لے کساد کے رواج کا کوئی جفت نہوگا اور میرے وارثوں
 پر اسلام کہاد و اس وصیت کو موبووانسے بیان کرتا بسیاری زرسے نذرین اور اُگی عظمت خیال میں نہ لائیں گیلانی
 رنگاوری کے اُس ہمان کی نذر کرین اور جو وہ کہے کہ میں اپنے قرض سے زیادہ کمین لیتا تو اس سے کہ تو سب لیلے
 پھر جسکو چاہے دیدے میں نے جو کچھ دیدیا ہو اُس ناچیز کو لوٹ کے نہیں لوگا کمین شیر پستان سے گیا ہو ابھی
 اُس کے پستان میں ہی آتا ہو حضرت رسول مقبول نے فرمایا ہو جس نے اپنے صدقہ کو کسی سے پھرانو وہ مسترد
 یا ہو جیسے کہتے تھے کہ آپ ہی کرتا ہو آپ ہی کھاتا ہو میں نے دو برس سے اُسی کے واسطے یہ مال رکھا ہے
 حضرت ذوالجلال سے نذرین کی ہیں کہ یہ میری ہی نذر کا ہو قولہ در بہ بند و در بناید آن زرش بہ کو ہر بند
 عطارا بر سرش ہر کہ آغا بگند و زرمیر و نہیست ہر یہ مصلحا ترا مسترد و در وادارند چیزے زان ستمد
 بت چندان خود زیان شان میرسد ہر گردان من فرملا نند زودہ صد درخت برایشان برکشود از خدا
 ہر دارم من لبق کہ رساند حق را ہاستحق و دو قضیہ دیگر اور دوست داد لب بند کہ او خواہم برکشاد تا بماند
 خفیہ سردار ہم نگر و دقتنوی چندین دما رہر جہد از خواب انگشتک زمان کہ غز لخواہان و کہ لو کہان
 ت ہمان در چہ سودا ہاست ہر ہر دامت و خوش بر خاستی ہر تاچہ ویدی خوش خواب اے بولعلا
 ن لہجی تو در شہر و فلاخواب دیدہ فیل تو ہند و ستلان کہ رسیدستی ز حلقہ دوستان گفت
 داناک خوابے دیدہ ام ہر در دل شب آفتابے دیدہ ام خواب دیدم خواجہ بیدار ما آن پیوہ
 ن مپے دیدار ما خواجہ را دیدم بخواب اے بولعلا آن سپردہ جان براہ کبریا خواب دیدم خواجہ
 یا لہجی ہر واحد کا لالہ از امر خدا مست و تجو دین چنین بر می خرد تا کہ مستی عقل و ہوشش را ہر

در میان خانہ افتاد و در ازہ خلق اندر کرد آن آمد فراہ اللغات تہ دلانیدن پریشان کرنا بقی بفتح اول
 و کسر ثانی زیرک و چرب زبان فلاح بفتح فایا بان المعنی یعنی اگر وہ جو اہر بچیانہ چاہے جیسا کہ او پر احتیاطا بیع
 میں مذکور ہوا اور چاہے کہ اون وہی کو باندھوں اٹلی قیمت تلون تو گوہر ہی اسکے سر پر تار کرین جو کوئی
 وہاں جاتا ہو زہر لچاتا ہو اور وہاں ہدیہ نیکو کاروں اور صلح والوں کا مسترو نہیں ہوتا اور اگر بہرہ دار کھینکے کہ
 اس میں سے کچھ لیں انکو پس گو نہ نقصان پہونچے اگر میری جان کو پریشان کرینگے تو جان میں کہ نور سکرین
 و درازے محنت کے انپر کھلنے میں لہجہ چہ بان اپنے خدا سے امید رکھتا ہوں کہ یہ حق جس مقدار کا ہو انکو
 پہونچا دے آپ مولانا فرماتے ہیں کہ اسکے سوا دو قضیے اے مقدسے اور بھی انکو حاصل ہوئے کہ میں انکے
 ذکر میں خاموشی کرتا ہوں تا وہ دونوں قضیہ راز کی طرح پوشیدہ رہیں اور ثنوی بھی اس سے دراز ہو جائے
 پس وہ پامرد یہ خواب دیکھ کے چٹک پڑا اور چٹکیان بجائے لگا کھی غزلین پڑھتا تھا و جد سے کبھی نوحہ کرتا تھا
 اسکو یاد کر کے مہمان نے کہا خیر ہو کیسے قسم قسم کے سودا میں تو پڑا ہو اے پامرد کیا ہو جو تو ایسا خوش مست
 اٹھا ہو کیا خواب میں تو نے اے ابو العلاء دیکھا ہو کہ تو نہ شرمین ملتا ہو نہ بیابان میں آیا تیرے فیل نے
 ہندوستان خواب میں دیکھ لیا جو دیوانہ ہو کے دوستوں کے حلقہ سے جدا ہوا کہا پڑے سودا کی بھری خواب
 میں نے دیکھی ہو کہ آدھی رات کو آفتاب دیکھا ہو میں نے خواب میں خواجہ بیدار کو دیکھا ہو جس نے اپنی
 واسطے دیدار خدا کے دیدی میں نے اے ابو العلاء خواجہ کو خواب میں دیکھا ہو جس نے اپنی جان راہ خدا میں دی ہو میں نے
 اپنے خواب میں خواجہ معطلی یعنی بے بخشش نیوالے آرزو یوں کو دیکھا ہو اور اسکو جو امر الہی سے اپنی صفت میں
 مثل اللہ کے کہتا ہو غرض مست و بخود ایسے ہی بیان کرنا تھا جتنے کہ مستی اسکی عقل دہوش کو لیگی اور اندر
 گھر کے بیہوش ہو کر لبنا لبنا پڑ گیا ایک مخلوق انہو اسکے پاس جمع ہو گئی قولہ با خود آمد گفت اے بخوشی
 اے نہادہ ہو شہادہر بیہوشی خواب در نہادہ بیدار ہے بہشتہ در بیدلی دلدار ہے ہمنی نہمان کنی
 دوزخ فقر طوق دولت پندی اندر غل فقر جند اندر صند نہمان مندرج ہ آتش اند آہ سوزان مندرج
 موضع خدا آتش غرور و درج و دخلہا رویان شدہ از بزل و خرج ہ تا بگفتہ مصطفی صاحب نجاح ہ السامح
 یا اولی النظر باح ہ ما نقص مال من الصدقات قط ہ انا الصدقات نعم المرتبط ہ جو شش افرو نے زر
 در کواۃ عصمت از فحشاء و منکر و صلوات ہ آن زکانت کیسہ ات را پا سبان ہ دان صلاحت ہم زگرگان شدہ
 نشان ہ مسو کا خیرین نہمان در شاخ و برگ ہ زندگی جاودان در زیر مرگ ہ زبل گشتہ قوت خاک از
 شیو ہ از ان غذا زادہ زمین را میو ہ ہ در عدم نہمان شدہ موجود نے ہ در سرشت ساجد سے سجدہ نے ہ ان
 سنگ از بد و نش منظمی ہ وز دوزن نور سے و شمع علی ہ درخوئے ہزاران ایمن ہ در سوا چشم چندین روشنی

اندرون کاؤتن شہزادہ و گنج درویشانہ نہادہ تاخرے پیری گربزدان نفیس بگا و بنید شاہ نے یہی ہے
 اللغات غل بالضم طوق آہنی سندج بالضم داخل شہزادہ نزل بالکسر سرگین اسب مظلم بالضم تاریک المعن
 بچر وہ پامرد بخودی سے خودی میں آیا اور کہا اے دریا خوشی کے اور اے نوہ ہو کہ بیوشی میں ہوش
 رکھتا ہو جیسا کہ حالت خواب میں خواب میں تو نے بیداری رکھی ہو اور بیداری کے ساتھ دلہاری لگائی ہو
 فقر کے سایہ میں منشی ہو اور طوق دولت کا طوق فقر میں لگایا ہو یعنی بظاہر فقر کیا ہو اور بحقیقت میں منفع
 بظاہر طوق فقر کا پہنایا ہو اور باطن میں وہ طوق دولت ہو جیسا کہ پادشاہ پہنتے ہیں بس پوشیدہ خدا
 میں ضد گھسی ہوئی ہو جیسے آب سوزان میں آگ ملی ہوئی ہو آتش نردود میں روضہ گھسا ہوا کہ آخر و
 آگ گلزار ہو گئی اور آمدنیان پیدا ہوئی ہیں بخشش و خرچ سے چنانچہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 جو صاحب بجاخ تھے فرمایا ہو جیسا کہ دوسرا مصرعہ عربیہ ہو جسکا ترجمہ سخاوت میں اسے مال دالو نفع ہو
 شعر عربیہ مال میں صدقات سے ہرگز نقصان نہیں ہوتا بیشک صدقات نعمتوں سے مرتبط ہیں سیف
 صدقات کے ساتھ نعمتیں لگی ہوئی ہیں زکوٰۃ میں جوشش و اخرونی تر کی ہو کہ خود بخود ذرا اُبلتا ہو
 عصمت فحش و بد چیزوں سے صلوة میں کما قال اللہ ان الصلوٰۃ تنہی عن الفحشاء و المنکر نماز باز رکھتی
 فحش و بربائیوں سے زکوٰۃ تو تیرے کبیر کی پاسبان ہو اور نماز تیری بھیڑ سے تیری رکھوالی و دشمنان
 کی شاخ و برگ میں سیوہ خیرین چھپا ہو اور صلوة سے زندگانی جاودانی زبردست کی ہو دیکھ تو خاک کا تونا
 جب نزل ہوتا ہو جیسا کہ زمین کو گھورا دیانتادہ ہو تو اس غذا کے ملنے سے کیسا میوہ دینی ہو کسی وجود
 عدم میں چھپی ہوئی ہو اور سرشت ساجد میں سجود ہی کہ عدم ہی سے وجود پا کر موجود ہونے ہیں اور اشار
 سجود ملائکہ تھا جیسے کہ حضرت ابوالبشر وہی سجد ساجد کی سرشت پا کر بیان آیا آہن و سنگ اگر چہ
 امکان تاریک و سیاہ ہو مگر باطن کے رو سے نور ہیں اور شمع عالم کی چنانچہ پتھر ہیرا وغیرہ کیسے روشن
 و تابان ہونے ہیں اور آہن جلا پانے سے کیسا منجلی ہو جاتا ہو خوف میں ہزاروں بچو فنان ہیں دیکھو آہ
 کی سیاہی میں کسی روشنیان ہیں یہ جسم جو مثل بیل کے ہو کہ سو ا کھانے کے کچھ نہیں مانگا اس میں ایک
 شہزادہ ہو کہ وہ روح ہو اور یہ جسم جو ایک ویرانہ ہو حسین گنج رکھا ہوا ہو تو بظاہر خراب و حقیر دیکھ کر گدہ
 پرانا بوڑھا بھاگے اور گا وہی کو دیکھے شاہ کو نہ دیکھے سودہ خرپر کون ہو ابلیس جو آدم میں ظاہر مٹی
 دیکھا اور وہ جو انکے باطن میں سجود الملائکہ تھا انکو نہ دیکھا اب سب شعرون میں وہی ضد انداز

پہان کا بیان ہو

حکایت بادشاہ کی کہ جسکے تین بیٹے تھے تینوں کو وصیت کی کہ اس سفر میں میرے

ملکون سے فلان جگہ یہ ترتیب کرنا فلان جگہ اسطور پر لیکن اندامند فلان قلعہ کو مت جانا
 قولہ پادشاہے بود او را سے ہر سہ صاحب خلعت و صاحب نظر ہر یکے از دیگرے آسودہ ترہ در سخا
 دروغا و کوفہ پیش مشہ فہرزدگان استاد جمع + قرۃ العینان شہ مجنون سہ شمع + ارہ پیمان زمینیں پس
 ی کشید آبے غیل آن پرہ تازہ فرزند آب این چشمہ شباب + میرود سوسے ریاض ام و باب + تازہ میاشد
 ریاض والدین گشتہ جاری عین شان زین ہر دو عین + چون شود چشمہ رباری غلیل بہ خشک گرد و برگ و
 شاخ آن غیل + خشکی نخلش ہیگو پید پید + کہ ز فرزند آن شجر نم میکشید + اے بسا کار ز پیمان بچسین +
 متصل با جان نان با غافلین + اے کشیدہ را سمانہا وزمین + مایہ ہا تا گشتہ جسم نو سین + تن ترا جزاے
 زمین در دیدہ + پایہ پایہ زیر آن بیریدہ + از زمین و آفتاب آسمان + پارا بردونختے بر جسم و جان +
 ہا تو ہنداری کہ بردے را گان + باز تسانند از تو این و آن + کالہ وز دیدہ بنو و پادار + یک آرد
 وز در تا پاسے دار + عاریہ ست این کم بھی باید فشارد + کاخچہ بگرفتہ ہمہ باید گوارد + جز خلعت کان
 + وہاب آمدہ است + روح را باش آن دگر باہیدہ است + ہمیدہ نسبت بجان ہیگویش + نے نسبت
 باصنح نخلش + اللغات کار زودہ نہر جو ایسی زمین کے نیچے کھودنے ہین کہ بانی اُسکا زمین پر روان ہوئے
 اور وہ چھپی ہوئی ہو سین فزہ المعنی ایک پادشاہ تھا اُسکے تین بیٹے تھے تینوں داماد اور صاحب نظر
 اے صاحب فکر ہر ایک دوسرے سے زیادہ تر ستودہ سخاوت و سخاوت و شان شوکت میں جب
 باپ کے سامنے یہ سب شاہزادے کھڑے ہونے لگے تو تینوں اُسکی آنکھ کی روشنی پر مثل تین شمع
 کے ہونے لگے اور براہ پوشیدہ ان بیٹوں کے چشموں سے نخل وجود باپ کا بانی جذب کرتا تھا جس سے
 وہ نخل تازہ و شاداب تھا اور اسی پر کیا موقوف ہو کر بھی یوں ہی کہ جیتک فرزند کے چشمہ سے آب
 جلدی جلدی ریاض مان باپ میں جاتا رہتا ہوتا تب تک اکھا ریاض تازہ و سیراب رہتا ہوا اور حال یہ کہ
 فرزندوں کے جو وہ چشمے جاری ہوئے ہین انھیں دونوں چشموں والدین سے جاری ہوئے ہین جب اُس
 چشمے میں کسی بیماری سے علت پیدا ہو جاتی ہو تو نخل وجود پدر کے بھی شاخ و برگ خشک ہو جاتے ہین
 بس نخلی اس نخل کی اس بات کو ظاہر کر رہی ہو کہ یہ شجر اُس فرزند سے نم جذب کرتا تھا اب معولات
 اُنکے ہین کہ اے فلان ایسی بہت نہر چھپی ہوئی ہین اور تختاری جانوں سے اے غافل متصل اور
 اُگے ہونے نہیں جانتے ہو تختارے جسموں نے کیسے کیسے مائے اور سرمائے آسمان وزمین سے کھینچے اور
 جذب کیے ہین جب یہ جسم تختارے موٹے ہوئے ہین تو نے تن کو اجزائے زمین سے چرایا ہو جو غلہ و سب
 وغیرہ ہو اور تھوڑا تھوڑا اسکی تحت سے قطع کیا ہو طفلی میں اور جوانی میں اور پیری میں اور زمین سے آفت

آسمان تک نکلے لے لیکے تو نے اس جسم جان پر سے ہیں اور تو یہ جانتا ہو کہ میں مفت ہی میں لایا ہوں
یہ زمین سے آفتاب تک جو این و آن ہیں جسے تو نے یہ نکلے جمع کئے ہیں وہ کیا تجھے پھر نہیں لین گے
خوب جانتا ہو کہ چوری کے مال کو قیام نہیں پادار نہیں لیکن چور کو پائے دار تک ضرور لاتا ہو یہ سب
عاریت ہو اُسکے فشار میں بہت مت بڑکسو اسلے کہ جو کچھ تو نے لیا ہو سب چھوڑ دینا پڑے گا سوائے نعمت
فیہ من روحی کے کہ یہ روح موہبت وہاں سے ہو کسی سے غرض مت رکھ بس اسی کا ہو رہ اور سب
بیہودہ ہو مگر یہ بھی جان لے کہ میں جسم کو بہودہ جان کے نسبت و مقابلہ میں کتنا ہوں خاص جسم کو کیسے
کہوں کہ صنعت حکم ایک بڑے صانع کی ہو پھر بہودہ کیسے ہو

بیان استدعا عارف کا سرچشمہ حیات ابدی سے مستغنی ہونا انجذاب چشموں بیوفات
کہ علامتہ دلک التجانی عن دار الغرور کہ آدمی جب ان چشموں کی مدد پر اعتماد کر گا
طلب چشمہ دائم میں ست ہو گا جیسا کہ حکیم نے کہا ہو رباعی کا ریزورون جان
تومی باید کہ زخارینہ اترادرے بکشاید یک چشمہ آب از درون خانہ ہزاران جو کیا
از برون می آید

قولہ جذکار ز اصل چیز با فارغ از دین کا پر با + تو ز صد نبوع شربت میکشی + ہر چہ زان صد کم شود
کا یہ خوشی + چون بر دید از درون چشمہ سلی + ز اسحاق چشمہ اگر دو غنی + چشمہ آبے درون خانہ + ہزاروں
کان ندر کا خانہ + قرۃ العینت جو زاب و گل بود + راتہ این قرۃ درودل بود + قلعہ را چون آب آید از
بدون + در زمان امن باشد بر فزون + چونکہ دشمن گردان حلقہ کند + تاکہ اندر خون شان غرقہ کند + آب
بیرون را + نبدن آن سپاہ + تانبا شد قلعہ را زانہا پناہ + آن زمان یک چاہ شورے از درون + ہزار
مجموع خیرین از برون + قاطع الاسباب لشکر باے مرگ + چھوڑے آمد بقطع شاخ و برگ + و ہزار
بنو و دشان از ہزار + جنگ و در جان بہار روے یار + زان لقب شد خاک را و از الغرور + کہ کشد پار
سپس یوم القیوم + پیش ازان از راست و زچپ میدوید + کہ بچیم و رد تو چیزے نچید + او بگفتو
مرزا وقت عثمان + و در از تو منج وہ کہ در میان + چون سپاہ منج آمد بستی دم + خود نیکو بدتر من دیدہ
حق پے سلطان بدنیسان زو مثل + کہ ترا در رزم آرد با حیل + کہ ترا گوید کہ من چشم ترا + در حفا و در بلا و در غنا
مرزا باری وہم من با توام + و در خطر با پیش تو من میدوم + اسپرت با شتم کہ تیر خدنگ + بخلصت با شتم
اندر وقت جنگ المعنی فراتے ہیں کسی اچھی وہ نہر پوشیدہ ہو جو خبر سب چیزوں کی ہو اور یہ وہی نعمت
فیہ من روحی ہو کہ اور سب کار برون سے چھکو فارغ کر دیگی تو جو چشموں سے شربت پیتا +

اگر انہیں سے ایک کم ہو جائے تو تیری خوشی کم ہو جائے اور ہر گاہ تیرے ہی دروان سے کوئی چشمہ بزرگ روشن
 پیدا ہو تو اوچٹپون کی چوری سے جھکوبے پر وا کر دے بس اگر چشمہ آب کا گھر کے اندر ہو تو اس سے بہتر ہو
 جو دور ہو اور گھر میں نہیں ہو اگر قرۃ العین تیرا اور آنکھوں کی روشنی تیری آب و گل سے ہو جو اکل و خرب
 ہو تو رات یہ اس قرۃ کا درد دل ہو گا جس سے نور اُمر جاتا ہو مثلاً قلعہ کو پانی باہر سے آتا ہو تو اس وقت میں
 اگر امن ہو کی بافراط ہو گا اور جب دشمن قلعہ کے گرد گھیر لیا تاکہ قلعہ والوں کو خون میں ڈبو دے تو اسکی
 سپاہ باہر کے پانی کو بند کر دیگی تا قلعہ کو اسے پناہ نہ ملے تو بس اس وقت میں یہ ہو یا نہیں کہ اگر ایک کھاری
 کنواں قلعے کے اندر ہوتا تو باہر کے سیکڑوں حیون خیرین سے بہتر ہوتا ایسے ہی لشکر مرگ کے تیرے قلع
 اسباب ہن اور دے کی طرح جو ماہ خزان ہو تیرے برگ و شاخ کے کاٹنے والے انکی مدد کو جہان میں
 بہار سے کسی کو نہیں پائیگا سو اسنے کہ جان میں بہار روے پار کی ہو اس خاک بیٹے دنیا کا نام دارا فرود
 اسی سبب سے تو ہوا ہو اسے گھر فریب و دھوکے کا کہ جب اس سے گزرنے کا دن ہو گا تو پیچھے ہٹ کے
 الگ جا کھڑی ہو گی اور قبل یوم القبور سے کیسے ادھر ادھر سے دوڑ دوڑ کے آتی تھی کہ میں تیرا سب
 درو پٹے لیتی ہوں اور چٹا کچھ بھی نہیں وہ وقت غم کے کسی غمخواری کے ساتھ تھے کہتی تھی کہ تجھے رنج
 انتظار ہو کہ تیرے اور رنج کے درمیان میں دس کوہ کی دوری ہو اور جب سپاہ غم آئی کیسے
 دم بخود ہو کے رہ گئی کہ سانس بھی نہ لی اب انتظار بھی نہیں کہتی کہ میں نے جھکو دیکھا ہو ایسی نا آشنا
 ایسے ہی حق تھالے نے شیطان کے حق میں مثل کہی ہو کہ جھکو جیلے کر کے لڑائی میں لانا ہو کبھی کتا ہو کہ
 میں تیرا پشت دم و دگار ہوں چاہے کسی جفا اور بلا اور رنج ہو میں تیرا پار ہوں اور تیرے ساتھ ہوں
 جہاں موتے خطا اور اندیشہ کے ہو گئے تیرے سامنے دوڑو گا جہاں تیرا خدنگ چلنے ہو گئے تیری
 سپر نیکا اور لڑائی کے وقت تیرا غصہ بنو گا اسے جائے خلاص قولہ جان فدائے تو کم درخشاں
 رستے شیرے ہلا مردانہ باشش + سوے کفرش + اور دزین عشوہ + آنجو ال خدع و مکر و قاف + چون
 قدم نہما و در خندق فتاد + او بخند و تمقہ ب راکشاد + ہن بیا این طمعا فارم ز تو + گو بدش رور و
 کہ بزارم ز تو + تو نرسیدی ز عدل کردگار + من ہی ترسم تو دوست از من بدار + گفت حق او خود جاد گشت
 از بی + تو بدین زویر ہاہم کے رہی + فاعل و مفعول در و ز شمار + رو سیاہند و حریت و سنگسار +
 رہو و رہن رضین در حکم داد + در چہ بعدند و در بیس الماد + کول را در غول را کور + فریفت + در خلاص
 فوز مباد + شکفت + ہم خروخر گیرانجا + در کلند + غافلند + اینجا و آنجا آگند + جز کسانے را کہ و دندان +
 در بہار فصل آئند از خزان + تو بہ آرند و خدا تو بہ بند + امر او گیرند و انعم الامیر + چون بہارند از پشانی

نہیں۔ عرشِ ازلان ازلین المذنبین۔ آنچنان لڑو کہ مادرِ پرولد۔ دستِ شان گیر و بیالامی کشد۔
 اسے خدا تان و آخریدہ از غرور۔ نکہ ریاضِ فضل نکہ رب غفور۔ بعد ازین تان برگ و رزقِ جاودان
 رہو اسے خود بود تر ناودان۔ چونکہ دریا برو ساطر شک کرد۔ تشنہ چون ماہے تبرکِ مشک کرد۔ قصہ
 نذر و گان آور بہ پیش۔ کاین حدیث از حد اسکانست بیش اللغات انتخا ش بلند می و بر خاستن نازکی
 اسے عیش و عشرت کے معنی بن استعمال کرتے ہیں آفل فرور و ندرہ جنین و انین ہر دو معنی نالہ ناودان
 بہ نالہ و ساطع جمع واسطہ بمعنی وسیلہ المعنی میں نے وہی شیطان کہتا ہوں تیرے عیش و عشرت میں اپنی
 ہان قربان کر دینا تو رستم ہو شیر ہو خیر دار ہو مردانہ بن بس ایسے دھوکے دیکے یہ جوال فریب و مکر و دغا
 اسکو کفر کی طرٹ رجوع کرتا ہو جب اسے اس کفر میں قدیم رکھا اور خندق میں گرا تو شیطان ٹھٹھا
 رکے ہنسا اور اس خندق کے پڑے ہوئے نے جب کہا کہ تجھے یہ یہ امیدیں رکھتا ہوں تو امیرے
 میں تو آتو اسوقت کہتا ہو جا جا میں تجھے بیزار ہوں تو اسد کے عدل سے نہ ڈرا میں ڈرتا ہوں تو
 برا بھلا چھوڑ اسد تمہارے نے کہا وہ تو تیرے کمر سے بتری و بھلائی سے جدا ہوا لیکن تو بھی ان مکر و دغا
 سے بچ رہو ضرور اچھا نتیجہ پائیگا خوب جان لے کہ قیامت کے دن فاعل و مفعول دو لون و سیاہ
 ہیں اور حریف اور مغدب یہ رہنورد اور رہن یقیناً دو لون اسکے حکم واد میں ہونگے اسے چاہیے کہ
 درمیں الماد میں بیٹھے بڑے بچھونے بستر میں جس احمق اور غول کو اسے دھوکا دیا اسکی خجالت اور
 مکی مراد پر پہنچنے سے صبر کرنا چاہیے بیانِ خراور خر گیر دو لون اندھے ہوئے ہیں بہانہ تو فاعل
 ہیں اور وہان ڈوبنے والے سوا ان لوگوں کے جنگو آزاد کیا ہو وہ اس خزان سے ٹھٹھے بہار میں داخل
 ونگے وہ تو ہر گینگے اور نہ تو بہ پڑے یہ اسکا حکم ملنے میں اور وہ اچھا حاکم ہو وہ لوگ جب پشیمان ہو کے
 کہہ کرتے ہیں تو عرض بھی ان گنگار و دن کے نالہ سے لڑتا ہو اور ایسا لڑتا ہو جیسے مان بیٹے پر اور اچھا
 تھ پکڑ کے اوپر کھینچ لیتا ہو اور کہتا ہو کہ اے خدا تو نے اُنکو غرور سے تو نجات دی اسی وجہ سے نالہ
 راری کرتے ہیں اب موجود ہیں اور حیرتِ فضل بھی موجود اور تو رب غفور بھی موجود کس جب
 بات نکلو حاصل ہوئی تو پھر سامان و رزقِ جاودا کا حاصل ہو اور یہ رزق بھی تمہاری جاؤ اور خواہش
 ہو گا نہ پر نالہ کا کہ پانی برسے اور پر نالے چلین اور غلہ پیدا ہو تو رزق ملے جب کہ دریا نے وسایط
 و سلیمان پر رشک کیا کہ میرے ہوتے اور سے کیوں سیراب ہوں تو پیاسے نے ماہی کی طرح تبرک
 نک میں کیا بیٹے تبرک اتنا پایا جتنا کہ ماہی نے پایا ہو کہ سارے دریا پر مختار ہو اب فرماتے ہیں کہ
 ان نذر و دن کا قصہ پیش کر اس حدیث کو چھوڑ کہ حد امکان سے زیادہ ہو کب بیان ہو سکی

روان ہونا شہزادوں کا مالک پیر میں اور راعادہ کرنا شاہ کا وصیت کو بعد و دواع

قولہ عزم رہ کر دند آن ہر سہ پہر سوے اٹاک پیر رسم سفر و در طواف شہر با و قلعہ ماش، از رہ تدبیر دیوان
 معاش، خود استند از شہر اجازت گاہ عزم و داد اجازت شان چونیت دید جزم و دست بوس شاہ
 کردند و دواع پس بایشان گفت آن شاہ مطاع و ہر کجا دل تان کشد عازم شوید، نے امان اللہ دست
 افتان روید، غیر آن قلعہ کہ نامش ہش رہا، تنگ آر و بر قلعہ داران قبا، اللہ اللہ لڑان و ذرات الصور
 دور یا شید و تیر سید از خطہ روئے پشت بر ہماش و سقف و پست و جہر تمثال و نگار و صورت ست و
 ہجو آن حجرہ زینجا پر صور، تا کند بوسف بنا گاہش نظر، چونکہ بوسف سوے او خود تنگ رہے، غانہ را پر نقش
 خود کرد آن یکید، تا ہر سو بگرد آن خوش عیار، روے اورا بنید اوبے اختیار، ہر دیدہ روشن
 زردان فرد شمش جہت را مظر آیات کرد، تا ہر حیوان و نامے کا گزند، از رہ یا ض حسن رہانی چہ بندہ
 ہر آن فرمود با آن اسپہ او حیف و لیم فتم و جہد، از قدح گرد عطش آبے خوردند، در ورون آب حق را
 تا خورد، آنکہ عاشق نیست او در آب در صورت خود بنید اے صاحب نظر، صورت عاشق چو فانی
 شد و وہ پس در آب کنون کرا بنید بگو، حسن حق بنید اندر روے حور، بھومہ در آب از صنع غبور و
 المعنی فرماتے ہیں اس پادشاہ کے تینوں بیٹوں نے باپ کے ملکوں کی طرف بطور مسافرت
 کے ارادہ سفر و غربت کا کیا کہ ہم اُسکے شہرون اور قلعوں میں پھرین موافق تدبیر دیوان معاش
 اے نقد پر کے بس وقت قصد کے شاہ سے اجازت چاہی شاہ نے جو اُگی نیت استوار دیکھی
 اجازت دی من بعد انھوں نے باپ سے دست بوسی کی اور الوداع کہا پس انہی اس شاہ مطاع
 نے کہا کہ جہاں بخارا دل چاہے اُدھر کو جانا نے امان اللہ بغوث و رغبت جانا گروا اُس قلعہ کے جہا
 نام ہو شہر یا ہو کہ قلعہ دارون و شاہون پر قبائنگ کرتا ہو یعنی وہ اپنے کپڑے بھاڑتے ہیں اللہ اللہ
 اس قلعہ ذات الصور سے دور رہو اور ڈر لو کہ وہاں بڑا خطر ہو اللہ اللہ واسطے عذیر کے ہو کوسا
 کہ اسکے بروج کی چھت اور اوپر اور نیچے جگہ تمثال و تصویر و صورت ہیں جیسے حجرہ زینجا کا صورت
 بھرا تھا تا بوسف ناگہان اسکی طرف نگاہ کریں اسلئے کہ بوسف تو اسکی طرف دیکھتے نہیں تھے
 لہذا اس مکار نے گھر کو اپنے نقش سے بھر دیا تا جہرٹ وہ خوش عیار دیکھیں تو بے اختیار اُسی کو
 دیکھیں ایسے ہی جو لوگ کہ روشن دیدہ ہیں اُنکے واسطے خدا فرد واحد نے شمش جہت کو مظهر
 اپنی آیات کا کیا ہو کہ ہر طرف سے وہ اُسکو دیکھتے ہیں تا جس حیوان و نامی کو کہ دیکھیں یا غصہ
 ربا لی سے خدا پائین نامی مراد نہا مات سے اسی واسطے اُسے اس سپاہ یعنی انسان سے ایسا تو لوانشم

جہاں فرمایا ہو یعنی جہاں چہرہ پھر دے گا اودھ ذات خدا کی ہے یہ لوگ پیاس میں پالہ سے اگر پانی پیتے ہیں
 پانی کے اندر حق کو دیکھتے ہیں اور جو عاشق نہیں ہو وہ پانی میں اپنی صورت دیکھتا ہے لیکن صورت
 عشق کی جو اس میں خالی ہو گئی پھر بتا اب پانی میں وہ کسکو دیکھتا ہو وہ اگر حور کو دیکھتے ہیں جب بھی
 سن ہی کو اور اس غبور کی صنعت کو دیکھتے ہیں حسن حور کو ایسا جیسے پانی میں ماہ معلوم ہوتا ہو
 نولہ غیر نش بر عاشقے و صادقیت غیر نش بر دیو و بر استور نیست دیو اگر عاشق شود ہم کو بے پردہ
 چہرے گشت دان دیوے پردہ اسلم الشیطان در اینجا شد پدید کہ یزدی سے شد ز فضلش بایزید
 بن سخن پایاں ندارد اے گردو ہین نگہدار پدازان قلعہ و چوہ ہین مباد کہ ہوس تان رہ زندہ
 نہ قلعہ اندر شقاوت تا بدہ از خطر بہر آمد مغرض بہشتوید از من حدیث بغرض در فرج جوی ہم
 سر نیزہ از کھنگاہ بلا پر ہیزہ اگر نسیگفت ابن سخن را کن پردہ درنی فرمود از ان قلعہ حذر خود بان
 قلعہ کی شد خیل شان خود بخانی افتاد آن سوسل شان کان بند معدن بس مسجور بود از قلعہ و
 از مناج و دور بود چونکہ کردا وضع دل شان زان مثال در ہوس افتاد و دور کوے خیال رہنے
 زان منع در دل شان برست کہ بیاید سر آن را باز جیت کیت کو ممنوع گرد و ممنوع چہ نکلا انسان
 و لیس مانع نہی براہل نفی تبغیض شد یک براہل ہو تا تحریض شد پس ازین یغوسے بہ قوم کشیز
 ہم ازین بیدے بہ قلب خیر اللغات مغرض فرض کردہ شدہ نفی بروزن فیصل ترسندہ از خدا
 تبغیض دشمن کرنا تحریض کسکو لڑائی پر آئندہ کرنا المعنی اور جو او پر ہینے کہا ہو کہ خدا تھا لے غیور ہو
 نو بہ غیرت اکی عاشق و صادق پر ہو دیو دستور پر نہیں ہو بان دیو اگر عاشق ہو تو وہ بازی لہجاء اور
 تو جان نے کہ جبریل ہو گیا دیو بن اسکا مر گیا چنانچہ اہل شیطانی یعنی مسلمان کہا میں نے اپنے شیطان کو
 اسی موقع پر ظاہر ہوا کہ نہ ہم اُسکے فضل سے بایزید ہوا آپ فرماتے ہیں اے گردہ یہ سخن تو بے پایاں
 ہو خبر دار ہو اُس قلعہ کی وہیں سنو کہ کہیں منع کیا تھا چنانچہ شاہ کہتا ہو خبر دار ایسا نہو کہ تھاری ہوس
 اور لہجاء کے تھاری راہ مارے کہ ابد تک شقاوت میں پڑے رہو جس بات میں خطر ہو اُس سے بچنا
 فرض ہو تم اس بغرض بات کو میری کان لگا کے سنو فرج جوی میں تو سر نیزی اچھی اور بلا کی
 تھا توں سے بچنا اچھا اب فرماتے ہیں اگر یہ بات اسے باپ نہ کہتا اور جو قلعہ سے بچے کو نہ فرما
 تو اس قلعہ میں از خود گھوڑے اُنکے نہاتے اور آپ سے اُنکو رغبت اس قلعہ کی نہ پیدا ہونی کو سوسل
 کہ وہ بہت مشہور تھا اور راہ سے جدا اور اور قلعوں اور راہوں سے دور تھا لیکن جو کہ باپ نے
 منع کیا اس سبب سے اُنکے دل میں ہوس پیدا ہوئی کہ اس مثال کو دیکھیں اور کوے خیال میں پھر

کر جانے وہ کیسا عجیب و غریب ہو اس منع کرنے ہی سے نہایت رغبت اُنکے دل میں پیدا ہوئی کہ اس مجید کو
 ڈھونڈنا چاہیے فرماتے ہیں اگر انکو رغبت پیدا ہوئی تو کیا عجیب ایسا کون ہو کہ منع کرنے سے منع ہو جائے
 جیسا کہ آنحضرت نے فرمایا ہوا انسان حریص فیما منع انسان کی حرص اسی میں زیادہ ہوتی ہو جس سے
 منع کیا جاتا ہو بان جواہل تقی یعنی خدا سے ڈرنے والے ہیں انکو تو نفی اُس شر کی دشمنی تین ڈال دیتی ہے
 اس نفی کے دشمن ہو جاتے ہیں جواہل ہوس ہیں انکو تخریض ہوتی ہو یعنی اُنکے دل میں اور اطمینان
 پیدا ہوتی کہ ضرور اس بات کو کروں پس اسی منع سے اکثر قوم تو غاوی و گمراہ ہو جاتی ہیں اور اسی سے
 جو قلب آگاہ ہیں ہدایت پاتے ہیں قولہ کے رماز نے حام آشتا بل رماز نے حمایت ہوا پس بشر
 گفتند خدا تمہا کنیم + بر سمعنا و اطعنا ہار نیم + روگردانیم از فرمان تو + کفر باشد غفلت از احسان تو + ایک استثناء
 و تسبیح خدا + ز اعتماد خود از ایشان بد جدا + ذکر استثناء و جزم منوی + گفتند خدا در ابتدا سے منوی + صد کتاب
 درست جز کیا ب نیست + صد جہت رافضہ جز محراب نیست + آن طرق را مفتی یک خانہ است +
 دین ہزاران سنبہ یک دانہ است + گو نہ گو نہ خوردینما صد ہزار + جملہ یک چیز است اندر اعتبار + از یکے
 چون میر گشتی تو تمام + سر و شد اندر دولت پنچہ طعام + در مجاعت پس تو احوال دید + کہ یکے را صد ہزاران
 دیدہ + گفتہ بودیم از سقام آن کیز + وز طیبیان کوشی تدبیر نیز + کان طیبیان چھ اسپ بے فسار + غافل و
 بے بہرہ بودند از سوار + کام شان پر زہر از قرع لگام + سم شان مجروح از تحویل کام + ناشہ + واقف
 کہ نمک بر پشت ما + را یعنی چست ست اسنادی نا + نیست سرگردانی مازین لجام + جز تر تعین سوار و شکام
 ما پے گل سوے بتنا ہما شدہ + گل نمودہ لیک آن خارے بدہ + ہیچ شان این نے کہ گویند از خردہ بر گلو
 ماکری کو بد لکہ + آن طیبیان جلگی بندہ سبب + گشتہ اندر مکر بردان محجب + اللغات جامہ بفتح کو جز جزم وہ عزم
 جس سے نہ پھرے ملتوی بالضم چیدہ + و بیج وریج مجاعت بفتح گرنگی فسار غنہ اسپ جو اسکے منہ پر
 لگاتے ہیں قرع بالفتح کو فتن دزدن رافض چاہک سوار محجب بالضم نہان و پوشیدہ استثناء انشا +
 کہنا المعنی بتائید صدر فرمایا جو کبوتر کہنے سے آشنا ہو وہ اس سے نہیں بھاگتا بلکہ کبوتر ہوئی اسے جگلی
 بھاگتے ہیں بعد استماع اس کلام کے سب نے شاہ سے کہا ہم اطاعت کریں گے اور سمعنا اور اعنا کی
 راہ پر چلنے لگے یعنی سنا ہم نے اور مانا ہم نے ہر گز تیرے فرمان سے روگردانی نہ کریں گے تو نے ہدایت کی احسان
 کیا ہم اگر اُس سے غفلت کریں تو کفران نعمت ہو لیکن ایسا اپنے اوپر پھوسا کیا کہ انشا + کہنا و غنہ
 کو پاکی سے یاد کرنا اُنکے اپنے اعتماد سے جدا رہا یعنی انشا + کہنا لے نہ کہا اب فرماتے ہیں کہ ذکر استثناء
 اور راوہ قطعی و بیج کا بندہ منوی میں کیا گیا ہو کہ اگر سیکردن کتاب میں مگر باب سبکا ایک ہی ہو

اور اگر سیکڑوں جہت میں گرے سر جھکانے کی وہی ایک محراب و طبعی راہیں ہیں سبکی انتہا اسی ایک گھر
 ہو اور ہزاروں ہالیان ہیں مگر وہی ایک دانہ جیسے طرح طرح کی خورشیدیں ہیں لیکن اگر وہی اعتبار کے
 ہو وہ ایک ہی چیز مثلاً اگر ایک چیز سے تو پورا پورا سپر ہو گیا اور اگر اور کھانے پچاس قسم کے موجود ہیں
 تو سب سے تیرا دل سرد ہو جائیگا مطلق اُنکی رُبت نہ رہی مگر بھوک کے وقت میں تو وہ احوال دیدہ ہو
 کہ ایک کو تو نے ہزاروں کر کے دیکھا اور احوال تو وہی دیکھتا ہوئے ہیں ابتدا میں اُس کینز کی باری اور
 طبیبوں کی کچی تدبیر کا بھی بیان کیا ہو کہ وہ طبیب سب اس پے رن یعنی بے باکدوس کے گھوڑے
 تھے اور سوار سے غافل وہ بے پردہ خلق اُنکے تلخ و پرزہر ضربات لگام سے اور سُم اُنکے زخمی قدم
 سپاری سے اُس سے واقف نہیں کہ ہماری پشت پر ایک چابک سوار سوار ہو وہ اپنی استادی
 دکھا رہا ہو کھو اُنکی لگام سے سر بھرنے کی مجال نہیں ہو سوا اُسکے کہ وہ سوار اپنے مطلب کا دوست ہو
 جدھر کو پھرے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ہم گل کی خاطر باغون کو گئے اور گل بھی ہکو معلوم ہوا مگر دراصل وہ خا
 خما ہے کچھ اُنکو خبر نہیں کہ اپنی عقل سے بنا سکین کہ ہمارے گلے پر کون لات مار رہا ہو اور کھلتا ہو جس و
 جلد طبیب بندے سبب کے مکرزدان میں محض و مجتنب رہے قول کہ بندہ بڑی بڑھیلے گا و نہ بازیا
 در مقام گا و نہ از خرے باشد تغافل خفتہ وارد کہ بھولی تاکست این خفیہ کار خود نہ گفتہ کا این
 مبدل تاکست نہ نیست پیدا او اگر افلاکیست تیر سوے راست پر اندک سوے چپ رفتہ است
 تیرت دیدہ سوے آہوے بعیدے تانخے و خویش را تو صید خو کے سانخے و در پے سوے و در
 ہر کس و تا رسیدہ سود افتادہ بکس چاہا کندہ برائے دیگران و خویش را دیدہ فسادہ اندران
 در سبب چون بمراد کر در ب پس چاہی بظن نہ گردی در سبب پس کے از کسبی خاقان شدہ
 دیگران زان کسبہ عریان شدہ پس کس از عقد زان قارون شدہ و دیگرے از عقد زن مدیون شدہ
 پس سبب گردان چودم خربود و تکیہ بروے کم کنی بہر بود و در سبب گیرے نہ گردے ہم ولیہ کہ بسر
 آفتناش نہالست ز پر بہر است ثناست این حرم و خدر و زانکہ خدر از ناید این قدر و مشرکان را در
 چشم اہل بدر کم نمودہ تا نمارند این قدر و آنکہ چشمش بست اگرچہ گزیرست اما حوالے اندر و چشمش خربست
 او گر فاندول و انگار را چون مقلب حق ہوو البصار را چاورا تو خانہ بینی شریفیت و دام را تو دوان
 بینی لطیف و این تسطیعت نقیب خداست و می ناید کہ حقیقتہا کجاست و آنکہ انکار حقایق میکند
 جنگی او بر خیالے مے تند و او ہی گوید کہ حبان خیال ہم خیالے باشد چشمے بال و این سخن پایا
 ندر آں و این و این و برگر نند از پے آن و طریق و برورخت گندم نمی زورند از طویلہ مخلصان بیرون شد

اللغات کس بالفتح بخاک اپنا شستن دیا کس وہ خاک جس سے کنواں پائین اس پر وزن دینی صیح تسفط
سوفسطائی ہونا کہ منکر حقایق اشیا کے ہیں حسان ہائے شہر شمار کرنا اور اندازہ کرنا المعنی پھر تشریح فرمایا کہ اگر کسی
اصطبل میں تو گاؤں باندھ دے گا وہ صبل بھی جگہ گاؤں کی زمین اور پھر گاؤں کی جگہ گدھا پائے تو یہ بڑا گدھا پان
ہو اور سونے کا سا تافل جو اس بات کی توجہ نہ کرے کہ یہ خفیہ کار کون ہو جس نے گاؤں کو خریدا خود
تو نے یہ نہیں کہا کہ یہ ہمارے کام کا تبدیل کرنے والا کون ہو ہم جانتے ہیں کہ یہ کوئی ظاہر کا نہیں ہو گا
آسانی ہو اکثر تو نے دیکھا ہو کہ تیر تو نے جانب راست چلایا اور وہ جانب چپ گیا ہو بیٹے ندیر تیری امی
پڑی ہو تو تو بہن کے خنکار کی طرف دوڑا اور خود خنکار کسی خاک کا ہو گیا تو کسی فائدہ کی طرف کہ بہت سا
اس فائدہ سے بھرون پاٹ لون دوڑا ہنوز اس سود کو ہو چنے نہیں پایا کہ قید میں پڑ گیا اور بہت
ایسے ہیں کہ اور دن کے لیے کنوین کھودے ہیں اور آخر آپ انہیں گرے ہیں کیا نہیں دیکھا کہ تیرے ہی
سبب میں رب نے تجھ کو بے مراد کر دیا پھر سبب سے تو بظن کیون نہیں ہوتا بہت ایسے ہیں کہ سبب سے
خاقان ہو گئے اور اسی سبب سے اور لوگ عریان ہو گئے کہ تن پر کپڑا بھی نہ رہا بہت ایسے ہیں کہ غور توں سے
کاج کے اٹکی بدولت قارون جیسے زردار ہو گئے اور بہت ایسے کہ غور توں کے سبب سے قرضدار
ہو گئے بس سبب کو ایسا جان کہ ایک دم خرو ہو وہ بے اعتبار اُس پر بھروسہ نہ کرنا ہی بہتر ہو اور بہت سا
سبب گیری میں دلیر بھی مت ہو کہ اُسکے نیچے بہت آفتیں چھپی ہوئیں ہیں بس خرم و حذر کا جو حکم ہے
استثنا ہی کو واسطے ہو کہ ڈرین اور ہوشیار ہو کے اس کو اس کام میں شامل کریں اس سبب سے کہ
یہ قدر اکثر ہوتا ہو اور خر کو کار گزار اُسکے بصورت بزرگے دکھائی ہو دیکھو مشرکون کو اہل بدر کی نفرون
میں بیٹے مسلمانوں کی کم دکھایا کہ ہم بہت ہیں یہ تھوڑے ہیں تا اُنکے سامنے اُنکی کچھ قدر نہ تو جس جگہ
انکھیں کہ قدر نے باندھ دین اگر چہ کیسے ہی مکار حیلہ گر کہ جھڑپے بھڑپے کا کام کریں انکی دونوں آنکھوں
میں احوالی سے خرب ہو وہی خر کو بزدلی دیکھنے ہیں وہی چشم بند دل اور فکر دن کو ہر کسی کے پھیر دیتا ہو
جو وقت کہ اسد تعالے بنیامیون کو پھیر دیتا ہو کنواں تجھ کو اس وقت خانہ شریف معلوم ہوتا ہو اور دہا
کو نو دانہ لطیف دیکھتا ہو یہ تسفط یعنی سوفسطائی ہونا اور حقایق اشیا کو نماتا اسکو تسفط مست ہانا
یہ نقیب خدا کی ہو جو سوفسطائی جتنا ہو کہ حقایق کہاں ہیں اور منکر حقایق کا ہو وہ سوفسطائی جو
اکثر حقایق کا کرتا ہو بالکل ایک خیال پیدا کر کے اس پر پورتا ہو کہ خیال بے اصل ہے یہ وہ بھی تو کہتا
ہو جو کچھ نظر آتا ہو بحقیقت کچھ نہیں ہو ہمارا خیال ہو جسکو جیسا خیال کر لیں وہ ویسا ہی ہو دوسرا مصرعہ
جواب ہو کہ تیری آنکھیں مٹی ہیں ذرا آنکھیں ملے تو دیکھ یہ جو لو کہ رہا ہو یہ بھی تو ایک خیال

بے اصل ہو چھبے اصل پر کیوں جبا ہوا ہو قصہ اس بات کی تو پایاں نہیں اس فریق نے راہ اسی قلعہ کی اختیار کی جیسے آدم درخت گندم منی عنہ پر گئے اور خدا تعالیٰ کی نھی سے غافل ہوئے اور طویلہ مخلصوں سے نکل گئے

جاننا شہزادوں کا طرف قلعہ ممنوعہ عنہا کے حکم الا انسان حریص فیما منع کے اور وصیت باپ کی بھول جانا اور بلا میں پڑنا اور نفس لوامہ کا ان سے کہنا کہ الم یا تکلم تدیر آیا نہیں آیا تختہ رے پاس تدیر اے ڈرانے والا اور کہنا انکا جواب میں لو کہنا السمع او لعقل ماکنا فی اصحاب السعیر اگر ہم سنتے اور جانتے تو اصحاب سعیر سے کیوں ہوتے شیعہ مابندگی خویش نمودیم لیکن بخوے بد تو بندہ نیارست خریدن

قولہ چون شدند از منع و بنیش گرم تر سوئے آن قلعہ بر آوردند سر بر ستیز قول شاہ مجلیہ تا قلعہ صبر سوزش رہا آمدند از غم عقل پند نوزد در شب تاریک برگشتہ ز روز اندران قلعہ خوش ذات الصواب پنج در در بحر و پنج از سوئے بر پنج الان چون حس ظاہر رنگ و بو پنج از ان چون حسن باطن ملازم ران ہزاران صورت نقش و نگار میشدند از سوسو بس بقیارہ زین قد جہاے صور کم باش مست تاج گردی بت تراش و بت پرست از قد جہاے صور گنبد رایت بادہ در جاست لبک از جہا نیست سوئے بادہ بخشش کیشاپن کوش تا از آنسو ننگے بانگ و خروش چون رسد بادہ نیاید جام کم گوشتدار آواز آید و میدم آدما معنی دلبندم بجوئے ترک تضر صورت گندم بگوئے چونکہ رگے آرد خد بر خلیل و آنکہ معزولست گندم اے نبیل صورت از مصیورت آمد در وجود بھجان کز آتش زاد است دود کترین غیبی مصور در خیال چون پیالے بنیش آرد طلال ہجرت نمض آرد تابلے صورتے زادہ صدگون آت از بے آتے بے زدستے دستہا با فدیہ جان جان سازد مصور آدمی آن چنان کاندردل از پھر وصال میشود با فیدہ گوناگون خیال ہج ماند این موثر یا اثر ہج ماند بانگ نوحہ با ضرر نوحہ را صورت ضرر بے صورتست دست خا از ضرر کش نیست رست ابن مثل نالایق است اے مستدل حلیت تغیم اے جہد المقل صبر بے صورت نماید صورتے تن نگار و باحواس وآتے تاجہ صورت باشد آن بر وفق خود اند آرا جسم را در نیک و بد صورت قسمت بود شا کر خود صورت مہلت بود صابر خود صورت نیک بود تاملان خود صورت رستے بود بالان خود اللغات قشر بالکسر مجوسی و پوست نبیل در رگ دانا جہد المقل سہی اندک المعنی جب یہ شہزادے باپ کی منع و نھی سے جیسے کہ کیفیت منع و نھی کہ

اور برہان فرمائی ہو گرم تر ہو گئے تو اسی قلعہ کی طرف متوجہ ہوئے اور برخلاف قول شاعر گزیرہ کے کہ قلعہ صبر سوز ہوش رہا تک آئے برخلاف عقل پند توز کے یعنی عقل نصیحت جمع کرنے والی کے گویا دن کو چھوڑ کے رات میں گئے یعنی راحت چھوڑ کے بیچ میں پڑے وہ ایک قلعہ قوت انصاف تھا اسے تصور پر دن والا سینہ پانچ دروازے تو دریا میں تھے اور پانچ دروازے بیابان کی طرف پانچ تو ایسے جیسے بیچ میں غلہ رنگ و بو سے یعنی باغ و بوستان اور پانچ ایسے جیسے بیچ میں باطن کے راز جو اور انہیں ہزار دن صومریں اور نقش نگاری انہیں ہر طرف ان صورتوں کی خوبی سے بفرار پھرتے تھے اب مقولات اُنکے ہیں یہ پیالے صورتوں کے جو شراب حسن کے پھرے ہوئے ہیں انہیں بہت سست نہوتا تو بت تراش ہو بت پرست نہ ٹھہرے ان صورتوں کے پیالوں سے جلدی گذر جائے پاس توقف دورنگ مت یہ شراب اگرچہ جام میں ہو لیکن پام سے نہیں ہر وہ جو بادہ بخش ہو جسے یہ شراب ان جاموں میں بھری ہو اگلی طرف کان پھیلا تو اس طرف سے بانگ و خوش ویکھے تظار ہو جب یہ شراب جلی آتی ہے تو جام میں کی نہیں ہوتی تو بھی جب بادہ بخش تک پہنچے گا تو جاموں کی کیا کمی ہوگی تو ان کو لگا بھر دیکھو ایسی آوار دمدم حیرے کان میں ہو چکی ہو کہ اے آدم میرے معنی و بند کا طالب ہو پس مجھ سے اور گندم کو ترک کر جبکہ خلیل کے واسطے ریگہ آرد ہو گیا تو اے دانا جان لے کہ یہ گندم بیکار ہیں یہ صوبہ اس سے ظور و وجود میں آئی ہو جو خود بے صورت ہو جیسے آگ سے دھواں پیدا ہوا ہے جسے خیال میں جو تصور ہو رہا ہو اُسے عیب اسکا یہ ہو جب اسکو توپے درپے دیکھے تو اس سے دل بھر جاتا ہو اور پھر طال آتا ہو اور وہ جو بصورتی ہو اُس سے تجھ کو حیرت محض حاصل ہوگی جسکو حیرت محمودہ کہتے ہیں کہ وہی معرفت ہو اور اسکی بے آلتی سے سیکڑوں آلات پائیگا اُسکے گو دست نہیں ہیں مگر سارے دست اُسکے بنائے ہوئے ہیں اور جان کی جان بناتا ہو جس سے آدمی مصوہ ہوتا ہو یعنی صورت پڑتا ہو جیسے کہ دل میں ہجر و وصال سے قسم قسم کے خیال بنائے جاتے ہیں آخر کوئی بھی انہیں سے سوا با اثر ہوتا ہو یا بانگ نوحہ با ضرر کی رہتی ہو آب اس میں تو صحت ہو اور ضرر اسکا بصورت ہو پس ضرر سے ہاتھ چاہو افسوس کرو کہ اس سے خلاص نہیں فرماتے ہیں یہ نیش جتنے جواہر ہندال و صونڈھنے والی کسی لائق نہیں ہو یہ تو ایک عید اُنکے سمجھانے کا ہو جو جہاں القل ہیں اسے کم سعی و کم فہم و نہ ہو یہ کہ وہ جو بے صورت ہو اسکی صنعت صورتیں لکھتی ہو اور تہی ہو وہی بناتی ہو حسین حواسن آلا ہیں تو جیسی صورت ہوتی ہو وہ اسی کے موافق جسم بناتی ہو خواہ وہ صورت نیک ہو خواہ بد اگر وہ نصبت کی ہو تو شاگرد ہو گا اور صورت مہلت کی ہو تو صابر ہو گا اگر صورت کسی زخم کی ہوگی تو مالان

ہوگا اور جو کسی نعم کی ہوگی بالان ہوگا اسے بالندہ قولہ صورت سیرے بود گیر و سفر صورت تیرے
 بود گیر و سپر صورت خوبان بود عشرت کند صورت غیبی بود خلوت کند صورت خوبی بود ناز آور و
 صورت چنگے بود ساز آور و صورت محتاجی آرد سو کے کسب صورت بازو ورے آرد نقشب و ایز
 زحد و اندازہ بابا شد برون و داعی فعل از خیال گونہ گون بہنہایت کیشتہا و پیشہا جلد ظل صورت اندیشہا
 برب بام ایستادہ قوم خوش ہر یکے را بر زمین بین سایہ اش صورت فکرست بر بام مشید
 دان عمل چون سایہ برار کان پدید فعل برار کان و فکرست مکتتم یک در تاثیر و صلت دو ہم و آن صو
 در بزم گر جام خوشی ست فائدہ آن بخودے و ہیشی ست صورت امر و وزن و لعب و جماع فائدہ
 اش بیوشی وقت وقار صورت نان و نمک کان نعمت ست فائدہ آن صورت بصورت ست
 در مصافحہ صورت تیغ و سپر فائدہ اش بصورت تے یعنی ظفر و در تہ تعلیم و صورت تہاے وے چون
 بدانش متصل شد گشت طے و این صورت چون صورت بصورت تند پس چار و نفی صاحب نعمتند پیش
 رویند و در نفی او نعمتند پس صورت باندہ بصورت تند و این صورت دار و زر بصورت وجود و حسیست پس
 بر موجد خویش محمود خود از و یا بد ظہور آن کار او نیست غیر عکس خود این کار او و اللغات تہ
 بفتح استوار و محکم مکتتم بالضم نہان و پوشیدہ وقار کبر جماع وجود جان کے انکار کرنا المعنی اگر صورت
 سیر کی ہو سفر اختیار کر گیا اور جو صورت تیر کی ہو سپر کز گیا اور جو صورت خوبون کی ہو عشرت کر گیا اور
 اگر صورت کسی غیب کی ہو خلوت کر گیا اگر صورت خوبی کی ہو ناز لایگا اور اگر صورت چنگ کی ہو
 لایگا اور جو صورت محتاجی کی ہو کسب کر گیا اور اگر صورت بازو ورے کی غضب کر گیا یعنی ہر کسی سے ہر
 چھینیکا غرض یہ سب صورتیں حدود اندازون سے سوا ہین جو فعل کی طرف خیال گوناگون سے
 بلاتی ہین یعنی جس خیال سے پیدا ہوئی ہین اسی خیال کی طرف لاتی ہین غرض بے نہایت کثرت
 اور بے نہایت بیش ہین کہ یہ سب سایہ انھین اندیشون کی صورتون کے ہین یہ ایسا ہو جیسے ربا
 پر ایک قوم خوش بخوش کھڑی ہو اور سایہ ہر ایک کا زمین پر پڑا ہو پس وہ جو صورت فکر کی
 وہ تو بام محکم اے آسمان پر ہو اور وہ عمل مثل سایہ کے ہو جو ارکان پر پڑا ہو کہ وہ ہاتھ وغیرہ جس
 اسی طرح فعل ارکان پر ظاہر ہو اور فکر پوشیدہ ہو لیکن تاثیر اور و صلت میں دونوں ہسم
 ایک دوسرے سے جدا نہیں ہس وہ صورتیں اگر اس بزم دنیا میں جام خوشی کی ہین تو اُنکا فائدہ
 بخود ہی و بیوشی ہو جیسے صورت مرد و زن کی اور انکا لعب و جماع اُنکا فائدہ ہین کہ وقت جا
 کے بیوشی ہوتی ہو اور صورت نان و نمک کی کہ وہ نعمت ہو اُنکا فائدہ وہی صورت بصورت

ہوئے جان کی تولید نعمت و نمان نمک سے ہو لڑائی میں اگر تیغ و تبر ہو تو اسکا فائدہ ظفر جو بی صورت ہو درست
تعلیم کے اور انکی صورتیں انکا فائدہ دانش کہ جہان دانش ان صورتوں سے متصل ہوئی بس ملے ہو گئے
اب فرماتے ہیں یہ صورتیں جو بیان ہوئیں ہر گاہ کہ صورت بی صورت کی ہیں پھر یہ لوگ کیوں منکر
صاحب نعمت کے ہیں اُسی سے یہ جتنے آگئے ہیں اور اسی سے نفی و نیست ہوتے ہیں بس سلوم ہوا کہ
جو صورتیں بندے بی صورت کی ہیں ساری صورتیں اسی بی صورت سے وجود پائے ہوئے ہیں پھر اُسی
صورت کو اپنے موجود پر انکار کیا ہو اور یہ انکار بھی اسکا اسی سے ظہور پاتا ہو سوائے اپنے عکس کے اور کا
یہ کام نہیں ہو قولہ صورت دیوار و سقف ہر مکان + سایہ اندیشہ معمار و ان + گرچہ خود اندر محسوس
انکار + نیست سنگ و چوب خشق + فاعل مطلق یقین بی صورت است + صورت اندر دست او
چون آلت است + کہ کہ آن بی صورت از کتم عدم + مرسوم راز و نماید از کرم + تا مدد گیر داز و ہر صورتے +
از کمال داز جمال و قدرتے + باز بی صورت چو نہان کرد و + آمدند از بہر کہ در رنگ و بو + صورتے از
صورت دیگر کمال + گر بجوید باشند آن عین ضلال + جز اگر آن صورتے کان میرزا و + بابت ارشاد
کردش از و داد + پس چہ عرضہ می کنی اے بے ہنر + احتیاج خود بختاج دگر + چون صور بند دست
برزد و ان گو + ظن میر صورت تشبیش مجو + در قعر جو دور افتائے خویش + کو تفکر جز صور نماید پریش
در غیرت صورت نبود فرہ + صورتے کان بے تو زاید و تو بہ + صورت شہرے کہ آنجا میردے +
ذوق بی صورت کشیدت اے روی + پس معنی میردی تالا مکان + کہ خوشی غیر مکان است و زمان +
صورت یاری کہ نزداد شوے + از برائے مونے اش میردے + پس معنی سوے بی صورت شدی +
گرچہ زان مقصود غافل آمدی + در حقیقت حق بود معبود کل + کز پے ذوق ست سیران بل + لیک
روے خود سوے دم کردہ اند + گرچہ سر صلت پے گم کردہ اند + لیک سرور پیش این صلالان گم رسیدہ
دوسرے از راہ دم + آن ز سمری بایداں و این ز دم + قوم دیگر پاوسر کردند گم + چونکہ گم شد جملہ جملہ
بافتند + از کم آمد سوے کل بشاقتند + این سخن پایاں ندارد و آن گروہ + صورتے دیدند با فرو شکوہ
المعنی پھر فرماتے ہیں کہ یہ جو دیوار و سقف ہر مکان کی ہو اسکو سایہ اندیشہ معمار کا جان کہ اُس سے
پیدا ہوئیں اگرچہ فکر کرنے کے محل میں سنگ و چوب و خشت جو سالان سقف و دیوار کا ہو نہیں ہو
خوب یقین سے جان لے کہ فاعل مطلق بی صورت ہو اور صورت اُسکے قبضہ میں شل آئے کہ ہو جس
کبھی کبھی وہ بی صورت پردہ عدم سے بمقتضائے کرم صورتوں کو اپنی صورت دکھاتا ہو تا ہر صورت
اس سے مدد پائے کمال و جمال و قدرت سے پھر جب بی صورت نے اپنی صورت چھپالی تو یہ رنگ بلی

کوشش میں پڑے اسکے خواہان ہوئے اگر کوئی صورت سوا اسکے دوسری صورت سے کمالی صورت
تو عین گمراہی ہو مگر سوا اس صورت کے کہ اس پادشاہ نے پیدا کی وہ ابنیا علیہم السلام ہیں اور بمقتضای
محبت و دوستی اشکو لائق ارشاد کے بھرایا وہ ضلال نہیں ہو پھر سوچ تو اسے ہے ہر کہ اشکو یا اس
لائق ارشاد کو چھوڑ کے اپنی احتیاج کو دوسرے محتاج کے سامنے کیا پیش کرتا ہو ہر گاہ کہ صورت ایک
قید ہو اور وہ مطلق تو صورت کا اطلاق بزوان پرست کر اور یہود و گمان سے کوئی صورت انکی تشبیہ
کے لیے مست و صوٹھ ہاں نضرع اور اپنے فنا کرنے میں ڈھونڈھ اس واسطے کہ فکر کرنے سے صورت
پیش آتی ہو اور کچھ نہیں اس واسطے کہا ہو فکر دانی آلاء ولا تفکر دانی ذات یعنی فکر کو انکی نعمتون ہیں
اور مست فکر کو انکی ذات میں اور جو بوجہ غیرت کے صورت تیری اس سے شادمان نہونی کہ جسکو اسے
لائق ارشاد کے بھرایا ہو تو بس یہ صورت تیری بہتر نہیں ہو بہتر صورت تیری تجھ میں ہی ہو کہ بے تو کے
ہو یعنی توئی نہ صورت اس شہر کی کہ جہان کو تو جاتا ہو کہ وہ شہر آخرت ہو یہ کہ بے ذوق بصورت
تجھ کو اسے روی نے کھینچا ہو اب معنی کی رو سے تو لامکان تک جاتا ہو کو واسطے کہ جیسے لامکان جہن
مکان سے جدا ہو خوشی سے بھی مکان و زمان علیحدہ ہو ذوق کے مٹنے نشاط و خوشی کے بھی ہیں
اور روی وہ رسی جس سے گھٹنے اونٹ کے باندھیں مجازاً وہ حرف جہر بنا قافیہ کی ہو حاصل یہا
گویا اس ذوق کی رسی میں بندھا ہو اور صورت اس بار کی جیسے پاس جاتا ہو تو انکی مٹنی کی سبب
جہاں اس حال میں بھی تو بصورت کی طرف گیا اگرچہ تو اس مقصود سے غافل ہو کہ مٹنی بصورت
بس حقیقت میں معبود کل حق تھا ہے کہ انکی کے ذوق و مزہ کو واسطے جہہ را ہو کا سیران ہو سکی اڈھر ہو
کو سیر و رفتار ہو مگر یہ ضرور ہو کہ سر چھوڑ کے منہ دم کی طرف گئے الٹی سواری پر سوار ہیں اگرچہ صید تو
اصل ہو مگر یہ پے گم کر وہ ہیں انکو کھوج راستے دانون کے نہیں ملے لیکن وہ سران گراہون گم کے سامنے
دوسری کی دم سے دیتا ہو یعنی جو سروالے سمجھتے ہیں انکی کو یہ دم واسے سمجھے ہوئے ہیں کہ راستی
ہیں ہیں وہ سر سے طرز و انداز پاتا ہو اور یہ دم سے اور دوسری قوم ایسی ہو جنہوں نے سر پاؤں
دونوں کو گم کیا کہ وہ عاشق ہیں اور جبکہ یہ جہہ گم ہو گئے تو وہ جو جہہ ہو اشکو پایا انکا گم ہو جاتا انکا
ذات میں نہا ہو جاتا ہو انکو گم ہوئے سے یہ ہوا کہ طرف کل کے دوڑے تحمل و جہہ انکی ذات پاک
اب کہتے ہیں یہ سخن تو بے پایاں ہو اس گروہ یعنی شہزادوں نے وہاں ایک صورت بافر و شکوہ دیکھ
دیکھنا تینوں شاہزادو کا قصر قلعہ ذات الصور میں نقش صورت دختر شاہ چین کا اور ہوت
ہونا تینوں کا اور آفت میں پڑنا اور جستجو کرنا کہ یہ صورت کسلی ہے

قولہ غوب ترزان دیدہ بودند آن فریق + لیک ازین رفتند در بحر عشق + زانکہ افیون شان ازین کاسہ رسیدہ
 کاہما محسوس و افیون نا پدید + کرد کار خویش قلعہ ہش رہا + ہر سہ را انداخت در چاہ بلا + تیر غزوہ و دخت دل
 را بیگان + الامان یا فوالا مان زین بے امان + قرہ ہمارا صورت سنگین ہوخت + آتشے دردین و دل
 شان بر فروخت + چونکہ روحانی بود خود چون بود + فتنہ اش ہر لحظہ دیگرگون بود + عشق صورت در دل شاہ کا
 چون خلش می کرد مانند سان + اشک می بارید ہر یکہ بچوینغ + دست می خایید و می گفت اسے در پغ +
 مانون دیدیم شہ ز اغاز دید + چند مان سو گندہ داد آن بے ندید + انبار احق بسیارست از ان + کہ خبر کردند
 ز پایان مان + کانکہ می کارے نزدیک غیر خار + دین طرف پری نیابے زد مطار + تخم ازین گیر تار یعنی دیدہ
 اپرین پر کہ تیر آنسو جہد + توندانی واجبے آن دہست + ہم تو گوئے آخر آن واجبہ پرست + او تو است
 اندام تو کہ تنست + آن توئی کہ بر تر از مادہ نیست + این توئی ظاہر کہ پنداری توئی + ہست اندر سوے
 زار میوے + بر صدف از ان چرائی اسے گہر + توے خود را بے مدان میدان شکر + توے بیگانہ
 ست با تو این توئی + توئی خود را باب و گہزار و دوی + توئی آفر سوے توئی اولت + آمدہ است
 زہر تنبہ و صلت + توئی تو دور دیگرے آمد و غین + من غلام مرد خود بین چنین + اللغات مطار
 با پریدن رین حاصل زراعت صلت پیوستگی و آمیزش المعنی یعنی ان شاہزادوں نے اس
 نوع میں ایک صورت با فرو شکوہ دیکھی اگرچہ اُس سے زیادہ اچھی اچھی دیکھی تھیں لیکن اسکو دیکھ کے دریا کے
 بن میں ڈوب گئے اس سبب سے کہ انکی افیون اسی پیالہ سے تھی اور یہ وہ پیالے ہیں کہ ہائے تو
 سوس اور افیون پوشیدہ نا پدید افیون اسواسطے کہا کہ وہ نہ بھی ہو اور نشی بھی انہیں قلعہ نے جو
 بھی ہو شربا اور اسم با سہمی تھا خوب اپنا کام کیا کہ تینوں کو چاہ بلا میں ڈالا تیر غزوہ سے بیشک
 لے دل کو چھیدا اور کیسا تیر کہ بے امان اللہ امان والا اس سے امان دے اب فرماتے ہیں کہ تو ان
 بد ہون بھڑکی صورتوں نے لوگوں کو جھلایا جو بھجان تھیں اور انکے دین و دل میں آگ لگائی پھر
 بال کرد کہ جب صورت جان دار ہو تو اسکا کیا حال اسکا فتنہ تو لحظہ لحظہ ایک نئے ہی قسم کا ہو گا
 عشق اس صورت کا بھی شہزادوں کے دل میں جب سنان کی طرح خلش کرتا تھا تو مثل ابر کے رونے
 برا شک برساتے تھے اور ہاتھ حسرت سے کاٹتے تھے اور کہتے تھے افسوس ہم نے توبہ ناپیدانی
 پا دیکھی مگر شاہ نے اجتہاد ہی سے دیکھ لی تھی اسی سبب سے اُس بے مثل نے ہکو تھیں دی تھیں
 اس قلعہ کو مت جانا اب مقولات اُنکے ہیں کہ انبیا کا حق ہمارے ذمہ بہت ہی بہت ہو کہ ہوتا ہمارے
 یام کار سے خبر کر دیا ہو کہ یہ جو تو پورہا ہو اس سے سوا غار کے اور کچھ نہیں جیگا اور اگر مسرت اُٹھ جائے

تو اس طرف سے مطار نمین پایگا یعنی خدا تعالیٰ کی طرف اڑنے کا ٹھکانا نمین لیگا بس تخم جسے لے جا رہا
 قول پر عمل کرنا اپنی رراعت کا حاصل پائے اور میرے پروں سے اڑتا تیرا تیرا سفر پہنچے بالفعل
 تو اسکا جو ہم کہتے ہیں واجب ہونا نمین چاہتا حال آنکہ وہی واجب ہو لیکن آخر میں تو ہی کہیگا کہ انبیاء
 کہتے تھے وہی واجب تھا تو اپنے حال سے کچھ خبر ہو یعنی تو وہی ہو جو وہ ہو اور توئی والا گریہ توئی نمین
 ہو جو تیرا تن ہو کہ یہ غیر ہو یا نہ وہ توئی جو ماومن سے جدا ہو حسین میں کا دخل نمین ہو اور یہ توئی
 ظاہر جسکو تو جان رہا ہو کہ تو ہو یہ تیری طرف ہو اسی سے جو میو اور بیطرف ہو تو تو گم ہو اور تن تیرا
 صدف پھر اس صدف پر کیون ایسا لڑتا مڑتا ہو اس توئی کو اپنی خالی نے مت جان شکر جانے رہا
 تو توئی تو ہو لیکن یہ توئی ظاہر کی تیرے ساتھ بیگانہ ہو تو اپنی اسی توئی کو حاصل کر اور اس دوئی سے گذر
 تجھ میں دو توئی ہیں ایک تو آخر کی جو تن ہو اور ایک اول کی کہ روح ہو بس یہ اخیر کی تیری طرف اسکا
 آئی ہو تا اس سے تجھ کو آگاہی ہو اور ان دونوں میں پیوستگی و وصلت ہو جائے تیری توئی کو خزانہ کی طرح
 دوسری میں دفن کیا ہو بس مردہ ہو جو خود میں ہو آپکو دیکھنے سمجھنے والا اور میں ایسے ہی مرد خود میں
 ظلام ہوں خود میں اسے عارف بخود چنانچہ فرمایا من عرف نفسه فقد عرف ربه قوله انچہ اندر آئینہ بین
 جو ان پیر اندر خشت بیند بیش ازان ز امر شاہ خویش بیرون آدمیم با عنایات پدر با غی مشد
 سہل دانستیم قول شاہ را دان عنایت ماے بے اشیاء را ہلک در افتادیم در خندق ہمہ خستہ کشت
 بلا بے طمع ہلکے بر عقل خود و فرہنگ خویش بودمان تا این بلا آمد بہ پیش بے مہن دیدیم خود را بیزر
 آنچنان کہ خویش را بیازدق علت پنهان کنون خدا آشکار بعد ازان کہ بند گشتیم و شکار سایہ رہ
 بہت از ذکر حق یک فتناعت بہ ز صد لوت و طبع در فتناعت خواندہ باشی اسے حسن ذکر کرد
 و ذکر بو الحسن چشم بینا بہتر از سی صد عصا چشم بشناسد گمراہ از حصا در قفص آمدند از زمان
 کہ بو و عجب اندر زمان بعد بہاری قفص در میرہ کشف کرد آن را از رایع بصیرہ نظر طلق گوش بل ا
 وحی ہوش را زنا بہ پیش ادبے روے پوش گفت نقش رشک پروین ست این صورت شہزاد چوئی
 این دخترے دارو شہ چین بیتال در بہادر جمال و در کمال ہچو جان و چون پری نہاست او
 پردہ ایوانست او سوے او نے مردہ دار و نہ زن شان پنهان کردہ اور از فتن غیرتے دار کا
 بر نام او کہ نیر و مرغ ہم بر بام او دے آن دلکش چنین سودا فتادہ ہچکس را این چنین سودا سہا
 این سزاے آنکہ تخم جمل کاشت و ان نصیحت را کساد و سہل داشت اعتمادے کرد بر تدبیر خویش
 کہ بر من کار خود با عقل پیش نیم فرود زان عنایت بہ بود کہ زندہ پیر خود پانصد رشد ترک مکر خویشتر

گراے امیر پادشاه پیش عنایات و بمیر این بقدر حیلہ معدومیت و زین حیل تا تو نمیری سودا نیست
 تا نمیری سودا کے خواہی رہو و رہو بمیر و بہرہ بردار از وجود اللغات طغر جنگ و کارزار رقی کمر بندگی حصار
 بفتح سنگر نہ تیسر جائے سیر المعنی پھر استیناف و طرفت ذکر خیر ادون کے کہتے ہیں جو کچھ آئینہ میں بان
 دیکھتا ہو پر اس سے زیادہ خشت لاجیز میں دیکھتا ہو یعنی اپنے شاہ کے حکم کو ماننا اور اس سے عدل کیا
 اور باپ کی عنایتوں سے باغی ہوئے یعنی شاہ کی بات کو سہل جانا کہ دے ہی کہہ دیا ہو اور انکی عنایتوں
 بشیل کو کچھ نہ سمجھا اب دیکھو کیسے خندق میں گرے اور خستہ و کشتہ بلا کے بے جنگ و کارزار ہوئے ہوا اپنی
 عقل و فرہنگ پر بھروسہ تھا جب تو یہ بلا ہمارے سامنے آئی ہم نے آپ کو بے مرض و بے غم ہی و نہی
 کے دیکھا جیسے وق کا مریض آپ کو دونوں تک مریض بنیں جاننا آخر وہ علت چھپی ہوئی اب ظاہر ہوئی کہ تباہ
 ہم بھنس گئے اور شکار ہو گئے اس واسطے سایہ رہبر کا ذکر حق سے بہرہ ہوتا ہو کہ وہ راہ سے واقف ہو اور
 ایک قناعت سیکڑون نصرت اور طبق سے اچھی قناعت کے معاملہ میں تو نے اسے حسن پڑھا ہی ہو گا
 جو کچھ ذکر کر حق کا اور ذکر ابوالحسن کا لکھا ہو ابوالحسن کینت حضرت علی شیر خدا کی ہو اگر چشم بینا نہیں تو سیکڑون
 عھاس کام کے ایسے کہ چشم ہی گوہر اور کنکر کو پہچانتی ہو الغرض اب یہ اس جستجو میں پڑے کہ یہ صورت
 عجیب اس زمانہ میں کیسی ہو آخر بڑی جستجو سے اسی سیر گاہ میں یہ بھیدان پر کھل گیا یعنی خدا تعالیٰ نے
 جو وسیع و بصیر ہو انپر کھول دیا اور یہ کھلانا کان کی راہ سے تھا بلکہ وحی ہوش سے کسو اسطے کہ جلد از اس کے
 سامنے حکم کھلا بے رو پوش کے ہیں کہا یہ نقش رشک پر دین صورت چین کے خیر ادو می کی ہو شاہ چین
 کی ایک لڑکی بے مثال ہو کیا نور و روشنی میں کیا حسن و جمال و کمال میں وہ بڑی خل جہان
 و پری کے چھپی ہوئی ہو اور پردہ ایوان کی در کمون اسے پوشیدہ اسکے پاس نہ کوئی مرد جا سکتا ہے
 نہ کوئی عورت پادشاہ نے اسکو بکے منتون سے بچایا ہو پادشاہ کو اسکے نام پر بھی تو غیرت ہو اگر کوئی اسکا
 نام لیتا ہو اور کوئی مرغ بھی تو اسکے بام پر نہیں اڑ سکتا بس بڑا افسوس آتا ہو اس دل پر جسکو یہ سودا ہو
 خدا تعالیٰ ایسا سودا کیسے دے اب یہ سزا بخاری ہو کہ خنہ خنہ چہانت کا بویا اور باپ نے نصیحت کی
 تھی اسکو کھوٹا اور سہل سمجھا تھے اپنی تدبیر پر بھروسہ کیا عقل کی بات دینی چاہا کہ ہم عقل سے بڑھیکہ کام
 کر لیں وہ عنایت جو اسکی تھی وہ نیم ذرہ بھی بہتر تھی اُن پانسو تدبیر سے جو بخاری خرو سے ہوتی تھی
 امیر اپنے مار کو ترک کر اور انکی عنایتوں کے سامنے قوم بڑھا اور انھیں میں رجا یہ کہ جو ہر پانچ گنتی کے
 حیلہ ہیں جب تک ان حیلوں سے تو نخر جائیگا یعنی انکو نیست و نابود نہ کر گچا کچھ غلام نہ نہیں تو جب مر جائیگا
 نہ ہی سودا حاصل کر گچا بس جا اور مر جا اور بہرہ اپنے وجود سے پادریہ مر جائی ہو جسکو تو انہیں

ان تہو تو اسرار مایا

حکایت صدر جہان کی بخارا میں اور اس کے کرم کی کہ اگر کوئی زبان سے سوال کرتا تھا
کچھ نہیں دیتا تھا

قوله در بخارا خوں آن صدر اجل بود با خواہندگان جن غل + داو لبیا را و عطاے بشمارہ تابشب بود
وجودش زرتشار + زر بکاغذ پارہا پیچیدہ بود + تا وجودش بودی افتانند جو + بچو خورشید و چو ماہ پاکباز
انچہ گیرند از صنیا بد ہند باز + خاک را ز رخش کہ بود آفتاب + زرازوزر کان و گنج اندر خراب + ہر صباے
فرقہ را راجہ + تالانداستے زو خانہ + مبتلا بان را ہدی روزے عطا + روز دیگر بگاڑا آن سخا + روز دیگر
بر علویان مقل + با فقیہان روز دیگر مشتعل + روز دیگر رشیدستان عام + روز دیگر ز غفار ان دام + روز دیگر
یتیمان صغیر + روز دیگر بر ضعیفان اسیر + روز دیگر ہر اسباب سبیل + روز دیگر مکتبہ کفیل + شہر ط
آن بد کہے زو بازبان + روخواہ را بچ و کشاید وہان + یک خامش بر حوالی ریش + ابتادہ مفسدان
دیواروش + ہر کہ کردی ناگمان سو سوال + زو ہر دی زین گنہ یک جہ مال + من صحت منکم بخا
برایہ اش + بر ہمہ اہل بخارا سایہ اش + بر شوشی داشت عشق و تاسہ اش + خامشان را بود کسیر
کاسہ اش + تا دور روزے کے پیرے گفت + وہ زکاتم کہ منم با جوع جفت + منع کرد از پرورش
گرفت + ماند خلق از چہ پیرانہ ز گفت + گفت بس بے شرم پیرے اے پدر + پیر گفت از من تو نے
بے شرم تر + کان جہان خور وے و بخوای بطع + کان جہان با این جہان گیرے بجمع + خندہ اش آمد
مال داد آن پیر را + پیر تنہا برد آن تو قیر را + غیر ازین پیرا بچ خواہندہ از و نیم جہ زرنید و یک سو لالہ
خانہ نامیدہ مایوس مقل بغم و کسر قاف درویش و فقیر علو بختین و خفیف کہ نوے نفیس سے ہو
لمبندی مکتب بغم وہ غلام کہ مالک کی رضا مندی سے اپنی قیمت کا متکفل ہو کہ جب ادا کر دے آنا
ہو جاے کفیل ذمہ دار تاسہ اندوہ و ملال و بیقراری اچ بچنی ہیچ المعنی بخارا کے بادشاہ کی عادت
سالکون سے بہت اچھے عمل کے ساتھ تھی بشمار عطا سے اسے داود و ہش کی اور سالکون کو دیا صحیح
شام زربیتا و خیرات ہوتا رہتا تھا ایسا جو داسکا جاری تھا کاغذ کے ٹکڑوں میں زربیتا رہتا تھا غرض
جب تک وہ عالم وجود میں رہا جو وہی کرتا رہا جیسے خورشید و ماہ و دنوں پاکباز ہیں کہ جیسے ضو و صنیا
حاصل کرتے رہتے ہیں ویسے پھر دیتے ہیں چنانچہ ماہ آفتاب سے آفتاب خدا تعالیٰ سے ابوبی
جیسا خدا اسکو دینا رہتا تھا یہ انگلی راہ میں پھرتا رہتا تھا بلکہ آفتاب زرخش ہو جیسا کہ زراکون میں
پھرتا ہو تمام نہیں ہوتا لیکن اس سے زرا آفتاب کان و گنج دونوں میں خراب تھا یعنی کان و گنج دونوں

اجڑتے تھے ہر صبح ہر فرقہ کو راہ تہ ملتا تھا نا کوئی گروہ اس سے مایوس وہ بہرہ نہ رہ جائے جو بلا
 میں پڑے ہوتے تھے ایک دن اُنکے دینے کا مقرر تھا دوسرے دن بیوؤں کے واسطے وہی سنا
 دوسرے دن اونچے اونچے فقیر پھر اُنکے بعد دوسرے اور فقہوں سے مشغول ہوتا پھر ایک دن عام
 مظلوموں سے من بعد ایک دن اُنسے جو قرض میں پھنسے ہوتے پھر چھوٹے چھوٹے بچے یتیم اُنکے بعد
 دوسرے ضعیفوں اسیر پر بعدہ انبار اسبیل اسے مسافر پھر مکاتب غلام انکا ذمہ دار ہوتا مگر شرط یہ تھی
 کہ کوئی اس سے نہ زبان سے در مانگے نہ سوال میں دہن کھولے لیکن جو راہ کہ اسکی آمد رفت کی تھی
 بہت مفلس خاموش دیوار کی طرح کھڑے رہتے تھے دیوار سے تشبیہ کثرت و خاموشی دونوں باتوں
 میں ہو اگر انہیں سے ناگہانی کوئی بھول کے سوال کر اٹھتا تو سبب اس گناہ کے اُس سے ایک جہ
 مال نہیں پاتا پس من جہت منکم بجا کی کیفیت تھی یعنی جو کوئی خاموش ہوا نجات پائی ہی اسکا مایہ تنہا
 اسی سے خواہندہ پاتا تھا اور سارا بخارا اُسکے سایہ میں تھا خاموشی کا عاشق تھا اور اُسکے لیے بغیر خاموشوں
 کے لیے اسکا کیمہ اور اُسکا کاسہ تھا یعنی نقد و طعام خاموشوں کو دیتا تھا تو ایک دن میں ایک بوڑھے نے
 کہا کہ مجھ کو زکاة دے کہ میں بھوکا ہوں اور بھوک کا جفت ہو رہا ہوں اُس نے اُس بوڑھے کو منع کیا بوڑھا
 کہنے میں اور زیادہ کوشش کرنے لگا مخلوق اُسکی تکرار و جدت سے حیران تھی کہا اے پرتو تو بڑا میثم بوڑھا
 ہو جو مانگے جاتا ہو بوڑھے نے کہا تو مجھے زیادہ میثم ہو کہ یہ جان تو کھارہا ہو اور طمع ایسی کہ چاہتا ہو
 اس جان اور اس جہان دونوں کو جمع کر دن یعنی یہ تو کیا ہو وہ بھی کون اس بات سے بادشاہ کو منہسی
 آئی اور اُسکو مال دیا بوڑھا اکیلا اس تو فیر کو لگیا یعنی بہت سال لگیا غرض سوائے بوڑھے کے
 کوئی سوال کرنے والا اُس سے ایک جہ اور ایک تسوئے لگیا جہ رتی تسو و رتی قولہ نوبت روز فقیہان
 ناگمان ہیک فقیہ از حرص آمد و رفغان کرد زار یہاں سے چارہ نمود و گفت ہر نوئے بودش بیج سودہ
 روز دیگر بار کو چھیدہ پاپا پائش اندر صف قوم مبتلا تھمتا بر ساق بست از چپ و راست تا بزدان
 شہ گمان کا شکستہ پاست دیدش و بشناختش چیزے نہادہ روز دیگر و پوشید از لبادہ تا گمان آید
 کہ تا بنیاست اوہ وز میان اعیان بر خاست اوہ پس بدید اوہ و دادش بیج چیز از گناہ و جسم گفتن
 آن عزیز چو نیک عاجز شد ز مدگو نہ مکید چون زنان او چادرے بر سر کشیدہ در میان بیگان رفت و نشست
 سرفروا گفت نہ نہان کرد دست ہم شتا سید و ندادش صدقہ در دلش آمد ز حیران حرقہ
 رفت پس پیش کفن خواہی بچاہ کہ بچہ پیسم در نہ نہ پیش راہ بیج کشاب نشین و می نگاہ تا کنہ
 صدر جہان اینجا گذرہ ہو کہ بنید مردہ پندار و لظن از در اندازد پے و چہ کفن ہر چہ بدہنیم بدہم ہنوم

ن کردان فقیر گمیر جوہ در بند چید و در رایش نہاد و معر صدر جہان آنجا فتاد و چند زرا انداخت بر کو
دست بیرون کرد از تعجیل خود تا نگیرد آن کفن خواہ آن صلہ تا نہان نکند از و آن دو دلہ و مردان ز پر
رد و ست و سر بیرون کرد از پے دست او ز پست گفت با صدر جہان چون بسندم و اسے بہ بست
البواب کرم گفت لیکن تا فردی اسے عنود و از جناب مانبردی ہیچ سود و سر مو تو قبل موت این
کو پے مردن غنیمت ہمارسد و غیر مردن ہیچ فرہنگ و گرہ و نگیرد با خدا اسے حیالہ گرہ یک عنایت بز صدر
اجہتا و جدرا خوف ست از صدگون فساد و دان عنایت ہست موقوف مات و خیرہ کرد این
سائقات و بلکہ مرگش بے عنایت نیز نیست و بے عنایت بان و بان جائے مالیت و آن زمرہ باشد
افعی پیر و بے زمرہ کے بود افعی خریہ اللغات رک کو بضمین لہ و جامہ کنہ لب و شمع جامہ بارانی لاند
کید کنندہ و کید خرقہ سوزش وہ دلہ مترو و پریشان خاطر ضربنا بینا المعنی یعنی جس دن کہ بارانی قیون
نی ایک فقیہ حریص ناگمان چلانے لگا بہت خوشامد و زاری شاہ کے سامنے کی کوئی بن نہ پڑی
ہر طرح کہا کچھ فائدہ نہوا دوسرے دن چیتھڑے اپنے پاتون میں پیٹے اور پاتون کڑھیرتا ایسے
ان کی صفت میں بیٹھا اور پچرین ہر طرف سے ساق پر باندھیں تا شاہ جانے کہ اسکا پاتون لٹا ہوا ہو
ہ نے دیکھا اور پہچانا اور کچھ ندیا دوسرے دن منہ نہ سے چھپا یا ناگمان کرے کہ اندھا ہوا اور
مون ہی میں سے اٹھایس شاہ نے اسکو دیکھا اور کچھ ندیا اس گناہ و جرم میں کہ اس ذیل خواہ
ماٹکا تھاعزیز بہتی ذلیل کے بھی ہو اور لغات اصداو سے ہو جب یہ سیکڑون طرح کے داؤ کر کے
لیا تو عورتوں کے مثل چادر سر سے اوڑھی اور بیوون میں جا کے بیٹھا سر جھکا لیا اور ہاتھ چھپا لیے جب
ماٹنے پہچان لیا اور صدقہ سے کچھ ندیا اب اسکو دل میں محرومی سے سوز و آگ پڑ گئی لہذا اسکے صبح کو
کفن خواہ کے پاس جو سائل کفن کا تھا گیا کہ مجھکو نہ میں لپیٹ کے راہ کے سامنے رکھ دے اور
موش ہو کے بیٹھ جا اور منتظر رہتے کہ صدر جہان اوھر ہو کے میلے شاید وہ مجھکو دیکھکر مردہ گمان کرے
یہ کچھ زروچہ کفن میں ڈال دے بس جو کچھ وہ دیکھا آدھا اس سے میں مجھکو دیکھا اس فقیر گمراہ کرنے
یسا ہی کیا کہ اسکو نہ میں لپیٹ کے راہ میں رکھ دیا اتفاقاً صدر جہان کا گذر بھی اوھر ہوا چند زروچہ
پر پڑا اے اے اپنے عہدی سے اتھ باہر نکال دے تا ایسا نہ کہ یہ صلہ اور بخشش و کفن خواہ لے لے
ردہ وہ دلہ مترو و چھپا ڈالے مرد نے نہ کے نیچے سے اتھ نکالا اور اسی نہ کے نیچے سے واسطے نفع کے
مر نکالا دست یعنی نفع اور فائدہ کے بھی ہو اور صدر جہان سے کہا دیکھ کیسا زر میں نے تجھے لبا کہ تو نے
بیچہ دروازے کرم کے بند کیے تھے کہا بان لیکن اسے سرکش جب تک مرا نہیں تبا تک ہماری جناب

سود مند شو آب مقولات اسکے ہین دیکھا تو نے مولو قبل موت کا بھید ہی ہو کہ بعد مرنے کے غنیمتین حاصل ہونی ہین سودا مرنے کے اور کوئی فرہنگ اسے حیاہ گزند کو مقبول نہیں ہو نہ اثر کرتی ہو اور یہ بھی جان لے کہ اسکی ایک عنایت تیرے سیکڑون قسم کے اجتہاد سے بہتر ہو اسلئے کہ جہد میں سیکڑون ضاد کا خوف ہو اور وہ عنایت حکو ہم کتے ہین موقوف ماث پر ہو اس راہ کو تمام ثقات نے تجربہ کیا ہو بلکہ میرنا بھی بے اسکی عنایت کے نہیں ہو خبردار خبردار بے اسکی عنایت کے قرار مست پڑا اور کسین مت کھڑا ہو وہ عنایت اسکی زمرہ ہو اور یہ نفس پرانا نفی پھر نفی بے زمرہ کے اندھا کب ہو گا

حکایت امر و کو سہ کی خانقاہ میں لوطی کے ساتھ

قولہ امر دے و کو سہ در انجمن آمدند مجموعی بد در وطن مشغول ماندند قوم منتخب روز رفت و شد زمان ثلث شب و زمان طرب خانہ ز فتنہ آن دو کس ہم بختند آنسو از ترس غس و کو سہ را بدید ز خندان چلڑ لیک ہچون ماہ بد رش بود و کو کوک امر و بصورت بود زشت ہم تھا و اندر پس خود بست خشت و لوطی دب برد و شب از گھر بے خشتہارا نقل کرد آن شتی و دست بر کو کوک زد او از جا بخت و گفت اہی تو کیستی اے سگ پرست گفت این سی خشت چون برداشتی گفت تو سی خشت چون انپاشتی گفت اے نے التار خس مرده ریگ و ابلہ و بے خاصیت مانند ریگ و کو کو کے بیمارم از ضعف خود و کردم اینجا احتیاط مرقدہ گفت اگر داری زرنجورے نفی و چون ز رفتی جانب دار اشفی و یا بخانہ یک طبیب مشفق و کو کشادے در سقامت مخلقہ گفت آخر من کجا یارم شدن و کہ ہر جا میروم من متحن و چون تو زندیقے پلیدے ملحدے می برآرد سر بہ پیشم چون دوس خانقاہ ہے کو بود بہتر مکان و من ندیدم یک زمان دروے امان و روبہن آرنشستی خر خوار و چشمہا پر نطفہ گفت خایہ فشار و آنکہ ناموسیت خود را زیر پر و غرہ و زرد میدہد مالش بکیر و یار با ناموس را غیر نظر نیست لیکن زین نظردین پر خطہ خانقہ چون این بود بازار عام و چون بود خر گلہ دیوان خسام و خر کجا ناموس و تقوے از کجا و خرچہ و اند خشت و خوف و رجاء اللغات عرب لغتین خوشی و شادی وستی و تب بالفتح لواط و اغلام اور نرم چلنا منتقم النعم نقد ستانندہ و بفتح قاف سرہ کردہ شدہ و پاک مرقدہ بالنعم و فتح قاف خوابگا و تلف بالفتح گرمی و حرارت شفی اما لہ شفا مخلق بالنعم در بیتہ شدہ اور وہ کلام جسکے معنی پانا مشکل ہو متحن بالنعم و فتح حا از سودہ شد خشت خوف المعنی ایک وطن میں ایک مجمع تھا وہاں ایک امر دینے لڑکا اور ایک کو سہ ہر شہر ایک مجلس میں آئے جو لوگ کہ نجیب و شریف تھے اپنے اپنے حال میں مشغول رہے یہاں تک کہ دن گذر گیا اور وقت ثلث

شب کا ہو گا اور توبہ گئے یہ دونوں غریب بیٹے یزید والے گھر کو نہ گئے کو تو ال کے خوف سے وہیں سوئے
 کو سکی غلوڑی پر چار بال تو تھے لیکن صورت اسکی ایسی تھی جیسے چودھویں کا چاند اور وہ لڑکا بے ریشہ
 کو بد صورت مٹاتا ہم اسے، تہی پشت کے پیچھے بہت سی انہیں بھی رکھ لیں لیکن ایک لوطی خرس نے رات
 انیٹوں کے، مٹانے میں گزاری کہ ایک جگہ سے بٹنے اسکے پس پشت سے دوسری جگہ لے گیا ایسا شتم
 ہو رہا تھا پھر اتھ اس لڑکے پر مارا وہ چونک پڑا اور کہا ہن تو کون ہو اسے سگ پرست اور کہ
 یہ انہیں تو نے کیوں اٹھائیں کہا تو نے یہ کیوں پاٹی تھیں سی سے مراد کثرت ہو نہ عدد معین کہا اسے
 دوزخی رکھنا چیز احمق وبے خاصیت مثل ریت کے کہ پانی تو جذب کر لے اور اثر و خاصیت اسکی کچھ
 تلوہ میں نہ آئے میں ایک لڑکا بیمار ہوں اور ضعیف اپنے ضعف کے سبب سے میں نے یہاں احتیاء
 اپنی خواجگاہ کی کی تھی کہا اگر تجھ کو بیماری سے کچھ گرمی و حرارت تھی تو تو شفا خانہ کو کیوں نہ گیا یا کسی طبیب
 شفیق کے پاس کہ تیری بیماری کا دروازہ جو بند ہو کھول دیتا کہا آخر میں کہاں جا سکتا ہوں جہاں جاتا ہوں
 وہاں آزمایا جاتا ہوں تجھے زندہ میں پلید محمد ہر جگہ میرے سامنے درندہ کی طرح سر اٹھاتے ہیں خانقا
 کہ اس سے بہتر کون مکان ہو میں نے دم بھرا سین بھی امان نہ دیکھی تہت خرقوار شراب پی پی کے
 میری طرف متوجہ ہوتے ہیں آنکھوں میں نطفہ بھرا ہوا ہاتھ سے خاکے ملتے ہوئے اور جو کہ شرع و
 آدہ آپ ہی کو تلے ہی تلے غم سے کرتا ہوں اور کیر کو مٹاتا ہوں البتہ جو بار بار ناموس ہو اسکو سوائے لفظ
 کے اور غرض نہیں ہو لیکن تاہم نظر سے دین سے بڑا خطرہ ہو پس خانقاہ جب ایسی بازار عام ہو پچھ
 جو دیو خام ہیں اسکے خرگاہ کا کیا حال ہو گا اس واسطے کہ کہاں خراور کہاں شرع اور پرہیزگار
 خر کیا جائے خوف رب کا جیسا کہ فرمایا ذلک لمن خشی ربہ یہ اسکے لیے ہو جو اپنے رب سے ڈرا ۱۱
 خوف رب کا کیا خر جیسا کہ حدیث میں ہو الا یمان بنقدہن الخوف والرجاء یعنی ایمان بستہ ہو درمیان
 خوف و امید کے گدھے ان باتوں کو کیا سمجھتے ہیں قولہ عقل باشد یعنی وعدل جو بزرگ و ہر مرد و عقل کا
 درگزریم من روم سوے زنان + ہجو یوسف افرام اندر افتنان + یوسف از زن یافت زندان و نشان
 من تقوم تو زین بر نیاد دار + آن زمان از جہلے بر من متند + اولیا شان قصد جان من کنند +
 زمر دان چارہ دارم تو زمان + چون کم چون نے از نیم نے از ان + بعد از ان کو دک بکوسہ بگرست
 گفت ادبا این دو مواز غم برست + قانع ست از خشت و از پیکار خشت + در چو تو مادر فروش و گنگ
 زشت + بزرگندان چارہ مو بہر خون + بہتر از سی خشت پیرامون کون + ذرا سایہ عنایت بہترست
 از بہاران کو ستمش طاعت پرست + زانکہ شیطان خشت طاعت بر کند + گرد و صد خشت ست خود اتر کہ

بہنایت اوندا در ہرہ تا بہار و خوشن را بہرہ و خشت اگر بسیار بنما وہ تو است و ان دوسہ موار عطا
 افسوس و در حقیقت ہر یک از ان موکیت و کان امان نامہ وصلہ شائہیست و تو اگر صد قفل بنہ
 بر دے و بر کند ان جملہ را خیرہ سرے و شختہ از موم اگر مرے بندہ پہلوانان را از ان دل بشکند و آن دوسہ
 ہار خنایت ہیچ کوہ و سد شدہ چون فرسیا در وجوہ و خشت را بگزار اسے نیکو سرشت و یک ہم امین خست
 از دوزخست و رود و تا موان کرم در دست آرد و انگہان امین خست و غم ندر و نوم عالم از عبادت بہ بود
 ان چنان علمے کہ مستنبہ بود ان سکون ساج اندر آشنا بہ زہد غمی بادست و پا دست و پاساکن باب
 اندر سباح بہ بود از اعجی با انتظار و میرود سباح ساکن چون عمد اعجی زود دست و پا و غرق شدہ
 علم در بایست بجد و کنار طالب علم ست غواص بکار و گر ہزاران سال باشد عمر او می نگردد سیر او را جستجو
 اللغات امتنان با کسر بہ و تافتنہ مین ڈالنا اور فتنہ انھا تو نیر پر اگندہ کرنا اور حصہ کرنا تک فر بہ و
 قوی و جیسا امین کاف دوسرا غمی ہو ساج شتا اور اعجی مراد از نادان و غیر فصیح انتظار مگر مارنا
 بل یا بزکا سباح شتا اور المعنی یہ بھی قول اسی کو دیکھا کہ عقل ہی امینی و عدل کو ڈھونڈ حتی
 ہو مردوزن و دون کے نزدیک عقل ہی کہاں ہو اگر مین ان لوگوں سے بھاگوں اور عورتوں مین ہالون
 تو بوسٹ کی طرح فتنہ مین پڑوں بلکہ بوسٹ نے تو زن سے زندان و فشار ہی دیکھا مین تو پچاس
 سو یوں پر ہوتا جاؤ گا بوٹی بوٹی میری پر اگندہ ہوگی وہ عورتیں تو جاہلی سے مجھ پٹنگی اور ولی اس کے
 بہت مارنیکا قصہ کریں گے جس مچھو نہ کچھ مردوں سے بن آتی ہو نہ کچھ عورتوں سے اب کیسا کروں کہ نہیں سے
 ہوں نہ انہیں سے بعد اس کے لڑکے نے کوسہ کی طرف دیکھ کر کہا کہ وہ اچھا ان دو ہالون کی بدولت ایسے
 غنوں سے پاک ہو گیا اور انھیں کے سبب سے اینٹیں جمع کرنی یا اینٹوں کی لڑائی کیسے اینٹیں مارے
 دونوں سے فارغ ہوا اور تھجہ جیسے مادر فروش بے حیا و بد سے بھی بچت ہوا یہ بھڑمی کے چار بال
 ہی دکھانے کے لیے بہت اینٹوں سے جو اپنے گرد کون کی حفاظت کو جمع کیا مین بہتر مین اب مقولات
 انکے مین اسکی عنایت سے ذرہ بھر سایہ ہزار دن کوشش و طاعت پرست سے بہتر ہو بدنیو جسہ کہ
 فیضان خشت طاعت کو اکیر ڈالتا ہو اور اگر دوسو اینٹیں ہوں تو سکو اتر کر ڈالے لیکن اسکی عنایت
 کے مقابلہ مین ایسا زہرہ اسکا کہاں کہ اپنے لیے کوئی حصہ درست کر لے اور بہرہ ور ہوے اسوا سٹ
 اگر بہت سی اینٹیں مین تو تیری جمع کی ہوئی مین اور یہ جو تین بال مین یہ اسٹرن کے عطا شدہ
 مین کہ حقیقت انہیں سے ہر ایک بال ایک پہاڑ ہو کہ وہ نامہ امان و انعام بڑے ایک شاہنشاہ
 کا ہو ایسا ہو مثلاً اگر تو قفل کہے، جزر لگا دے تو اسکو ایک اونے خرہ نہ توڑ سکتا ہو اور بادشاہ

لوئی اُسکے توڑنے میں دلیری نہیں کر سکتا لہذا یہ دو تین بال سنایت کے مثل پہاڑ کے سد ہو جاتے ہیں جیسے وہ پہ پہ پشانی کا محور تون میں انیشین جو اپنی محافظہ سمجھی ہیں اسے نیکہ ترست اُنکو چھوڑ لیکن یوزشت سے بے غم ہو کے بھی مت سو جاو و عدو بال اُسکے کرم سے حاصل کر پھر بے غم ہو کے سو اور کچھ پرواست کرے جیسے نوم عالم کی عبادت سے اچھی مگر ایسا عالم جو مستتبہ ہو بیٹے آگاہی یا بندہ جیسا شتاور کا ٹھہرنا تا دافقت کی کوشش اور ہاتھ پاؤں مارنے سے اچھا ہوتا ہو اُسکے گویا ہاتھ پاؤں ساکن ہیں مگر ہر شتاوری میں اور یہ اُس سے ناواقف فکر میں مارنے والا کیسے اچھا ہو جائیگا یہ شتاور ساکن تو ایسا رہتا چلا جاتا ہو جیسے ستون اور اُچی ناواقف نے ہاتھ پاؤں بھی مارے اور غرق بھی ہوا علم ایک در یا بید و کتا رہو اور طالب علم ایسا خواص ان دریاؤں کا کہ اگر ہزاروں برس کی عمر پائے تب بھی جستجو سے سیر نہ ہو

اس حدیث کے بیان میں کہ منہومان لایشبھان طالب العلم و طالب الدنیا

قولہ کان رسول حق گفت اندر بیان، ایک منہومان ہا لایشبھان، طالب الدنیا و توفیراتہا، طالب العلم و توفیراتہا، پس درین قسمت چو بکشدی نظر، غیر امین دنیا بود علم اے پدرو، غیر دنیا پس چو باشد آخرت، کت کند زنجار و گرد و دہریت، غیر دنیا آخرت باشد یقین، کان برد زنجیات آنجا اے امین، اللغات منوم حریص و گرسنہ المعنی یعنی یہ جو ہم نے کہا کہ طالب علم طلب سے سیر نہیں ہوتا موافق قول رسول حق کے ہو کہ فرمایا منہومان لایشبھان طالب العلم و طالب الدنیا یعنی وہ جو کے ایسے ہیں کہ وہ سیر نہیں کرتے ایک طالب علم کا دوسرا طالب دنیا کا چنانچہ خود بھی اُسکی تفسیر کی ہو کہ طالب دنیا اور اُسکے توفیرات اور طالب علم اور اُسکی پائیانی کا بس اس تقسیم میں جو تو غور کرے تو اسے پدرو وہ علم جس سے مقصود ہو سو اسے علم دنیا کے ہو اور غیر دنیا کیا ہو آخرت ہو کہ وہ نجھو بیان سے اکیٹھریگی اور دوسری طرف تیری رہبر ہوگی لہذا اے امین بے یقین جان لے کہ وہ آخرت ہی ہو کہ نجھو بیان سے وہاں بجائے

بحث شہزادوں کی آپس میں اور قضیہ و مقالہ برادر بزرگ

قولہ روہم کردہ ہر سہ مفتن، ہر سہ را یک رنج و یک درد و وزن، ہر سہ در یک فکر و یک سودا ندیم، ہر سہ از یک رنج و یک علت سقیم، در خموشی ہر سہ را خط یکے، در سخن ہم ہر سہ را حجت یکے، یکے، شک ریزان ہر سہ شان، بر سر خوان منصب خون نشان، یک زمان از آتش دل ہر سہ کس ہو بنا، با سوز چون مجر نفس، آن بزرگین گفت کاے، اخوان خیر، مانہ نر بودیم اندر نصیح غیر، از حشم ہر کہ بہ کردی گلہ، از بلا و خوف و فقر و زلزلہ، مانہی گفتیم کم نال از حرج، صبر کن کہ صبر مفتاح الفرج، آن کا

میرا اکون چہ شد + اے عجب منسوخ شد قانون چہ شد + اعلیٰ گفتیم کا ندر کشکش + آتش اندر بجو زر خندیم
 خوش + ہر پہ را وقت تنگ تنگ جنگ + گفتہ ما کہ ہین گردانید رنگ + آن زمان کہ بود اسپان را و طا +
 جملہ سرا بریدہ زیر پا + ماسپاہ خویش را ہے ہے کنان + کہ بہ پیش آئید قاہر چون سنان + جملہ عالم را نشان
 دادہ بے بر + زانکہ عبرت چرخ و نور صدر + نوبت باشد کہ خیرہ سر شدیم + چون زمان زشت در چادر
 شدیم + اے وے کہ جملہ را کردے تو گرم + گرم کن خود را و از خود دار شرم + اے زبان کہ جملہ را ناصح ہے
 نوبت تو گشت از چہ تن زدے + اے خرد گویند شکر خاتو + دورست این دم چہ شد یہاے تو +
 اے زولہا بروہ صد تشویش را + نوبت تو شد بجنیان ریش را + از عرے ریش ارکون و زدیدہ + پیش
 ازین بر ریش خود خندیدہ + چون بدرد و گیران در مان بدے + درد مہمان تو شد چون تن زدے قہوت
 بند و گیرانے ہاے ہاے + در غم خود چون زمانے و اے + ہلک بر لشکر زدن بہ ساز تو + ہلک
 بر زن چہ گرفت آواز تو + انچہ پنجہ سال با فیدے ہوش + زن نسج خود بطلست پیوش + از نوایت
 ہلک یاران بود خوش + دست بیرون آرگوش خود بکش + سر بدے پیوستہ خود را دم کن +
 یاد دست و ریش و سبت کم کن + بازے آن نست پر روے بساط + خویش را در طبع آرد در نشاط +
 این حکایت گوش کن اے با خرد + تابانی اندرین معنی سند + اللغات مفتتن بالضم در فتنہ انداختہ
 شدہ خلط و دشواری و دقت و اندیشہ ضرر و طافح چلتا و پائمال کرنا ہو + بالغ کلمہ تنبیہ خیرہ سردیوانہ
 دل گرم کردن مدد و دیر کرنا تن زدن خاموش ہونا نسج با فیدان و بانہ بطلات بفتحین قبا و جام
 ببلند المعنی یعنی یہ تینوں تہزادے کہ فتنہ میں پڑے ہوئے تھے اور تینوں کا ایک ہی رنج اور
 ایک ہی درد اور ایک ہی غم ایک ہی فکر اور ایک ہی سودا کے تینوں ہمنشین اور ہر ایک ایک ہی
 علت ایک ہی رنج کے بارخوشی میں تینوں کو ایک ہی سوچ و فکر اور گفتگو میں ایک ہی حجت و کلمہ
 ایک وقت میں تینوں اشک ریزان ہوتے تھے اور ایک خوان مصیبت پر تینوں خون فشان
 کسی وقت آتش دل سے تینوں مجر کی طرح گرم و پرسوز سائین لیتے تھے انہیں سے جو بڑا تھا
 کہنے کہا کہ اے اخوان خیر ہم غیر کی نصیحت میں کیسے مردانے تھے لشکر والوں سے جو کوئی ہمارے
 پاس کچھ گلہ شکوہ لاتا تھا کسی بلا و خوف و زلزلہ سے تو ہم نہیں کہتے تھے کہ تنگی کی شکایت مت کر
 اور اسکا رونامت رو صبر کر کہ صبر کنی کشود کی ہو اب حیران ہین کہ وہ کجیاں مہر کی کیا ہوئیں جو اور کو
 بتاتے تھے تعجب ہو کیا وہ قانون منسوخ ہو گیا یا کیا ہو ہم نہیں کہتے تھے کہ کیسی ہی کشکش
 ہو ہم زرد و آتش کے مثل خرم و خندان ہی رہیں جوق کہ بڑی بڑی بیگیاں جنگ کی ہوتی

مکین اسوقت میں جیسے نہیں کہا کہ خبر دار ڈار کے مارے زیر دھوسے جاؤ اسوقت میں کہ گھوڑوں کی دوتی
 ہوتی تھی اور تمام سرکٹے ہوئے پامان ہوتے تھے تو ہننے اپنی سپاہ سے تنہا ہو نہ کیا کہ ان مقتولین
 میں مت جاؤ دشمن کے سامنے مثل سنان کے آؤ ہننے تمام جہان کو صبر بتایا کہ صبر چراغ و نور سینہ کا
 ہو اب جو ہماری باری صبر کی آئی تو ہم کیسے دیوانے ہو گئے اور غورتوں کے مثل چادر میں گھس رہے
 اب مردانہ نہ بنے اے دل تو تو سرو و نامردوں کو گرم و دلیر کرتا تھا اب کیا ہو اجو آپکو گرم نہیں کرتا ذرا تو
 شرم اور اے زبان تو اور دن کی تو بڑی ناصح تھی اب جو تیری اپنی باری آئی تو کیسی چپ ہو رہی وہ
 نصیحت کیا ہوئی اے خود تیری وہ نصیحت شیرین شکر خاکیا ہوئی اب جو تیرا اپنا دور آیا تو وہ ایسا سب
 جاتی رہی کیا ہو گئی اے تو نے دلون سے لوگوں کے سیکڑوں تشویشیں کھو دیں اب تو تیری اپنی نوبت پہنچ
 ذرا تو ریش کو تار ریش ہلا نیکا اشارہ اس بات سے ہو جو ادھر چورون اور محمود غزنوی کی حکایت میں
 گذرا کہ چورون نے اپنی اپنی آنکھ کان وغیرہ کے ہر بیان کیے تھے اور محمود نے کہا تھا کہ میری ڈاڑھی کا
 یہ ہنر کہ جب ذرا ہلا دیتا ہوں تو سیکڑوں بندے بندے سے آزاد ہوتے ہیں اب مصیبت سے اگرچہ ریش
 اپنی اے خود تو نے خندہ سے بچائی چرائی لیکن اس سے پہلے تو ریش پر نہیں ہو اور خوش ہوئی ہو اسکا
 تو خیال کر تو تو اور دن کے ورد کی درمان بنی ہو اب تو درد و غم و تیرا ممان ہوا پھر کیون چپ ہو گئی آؤ
 بس کر کے بیٹھ رہی آؤ دن کی نصیحت کے وقت کیسی تیری ہاے ہاے ہوتی تھی اب اپنے غم میں غم تو
 کی طرح کیون دے دے کرتی ہو لشکر کو لشکار نانوے امانا یہ تیرا ساز و تھا اب کیون نہیں آواز نکالتی کب
 آواز تیری مار لگی جو کچھ پچاس برس سے تو نے ہوش کے ساتھ بنا ہوا یعنی عقل و تجربے جمع کیے ہیں اُن
 بنے ہوؤں سے ایک بنا بنا کے کیون نہیں پہنتی تیری نوا سے تو آواز یا ر دن کی خوش تھی ہاتھ نکال او
 اپنے کان خوب کھینچ تو ہمیشہ سر ہو کے رہی ہو اب آپکو دم مت بنائے دے اپنے ہاتھ پاؤں او
 ڈاڑھی سوچو کو بھولے مت جا بال فعل روے بساط پر بازی تیری ہی ملک ہو رہی ہو یقین کہ تو ہی بازی
 بجائے اپنے آپ میں آؤر نشاط و سرور میں آپکو ڈال یہ سب مخاطبات خود سے ہیں پھر کہتا ہو کہ یہ حکایت
 سن تو اس معنی میں تو اسکو سند جان کہ ہاں ٹھیک ہو

مجلس میں پیکر بلانا ایک بادشاہ کا ایک فقیہ کو

قولہ پادشاہ ہے ست اندر بزم خوش، می گذشت آن یکا فقیہی بردش، مگر اشارت کش درین
 مجلس کشید، و ز شراب نعل در خورش و ہید، چون کشیدندش بشہ بے اختیار پشت و بکسر
 ترش چون ز ہر بار، عرضہ کردندش نہ پذیرفت او ز شتم، از شہ و ساقی برگردانید چہم، کہ بفر خود بخور دست

شراب خوشتر ازین شرابم زهر ناب + ہین بجائے می مراد ہرے و ہیدہ تاسن از قولیش و شمارین و ارمیدہ
 می خورد و عربہ و آغاز کرد و گشت در مجلس گران چون مرگ و درد و ہجو اہل نفس و اہل آب و گل و در جہان
 پشت بست با اصحاب دل + حق ندارد و خاصہ گمان را اور کون + از می ابرار جزو شریکون + عرصہ میدارند بر محبوب
 عام + صنی یا پادار و غیر از کلام + رو ہمیکہ اندازار شادشان + کہ نمی بیند بدیدہ و اوشان + اگر گشتش
 بہ بکفش رہ برے + سر نصیح اندر در و نش در شدے + چون ہمہ نارسست جانش نیست نور + کا نگند
 در نار سوزان چون قشور + مغز پیردن ماند و قشرش گفت و رفت + کے شود از قشر معده گرم و رفت
 المعنی ایک پادشاہ اپنی جزم خوش بین مست تھا اور اسکے دروازہ پر ہو کے ایک فقیہ جاتا تھا
 پادشاہ نے اشارہ کیا کہ اسکو مجلس میں بھیج لاؤ اور شراب لعل ملاؤ جب اسکو بے اختیار پادشاہ کے
 پاس پہنچ لائے ناچار مجلس میں زہر مار کی طرح تلخ ہو کے بیٹھا آخر شراب اس کے سامنے کی
 اس نے قبول نہیں کی اور شاہ و ساقی دونوں سے آنکھ پیر کے کہا کہ میں نے اپنی عمر بھر شراب نہیں پی ہو
 لہذا اس شراب کے پینے سے نہ ہر خالص کا پینا بہت اچھا معلوم ہوتا ہو خبردار ہو بجائے اس کے
 لہذا ہر دید و تامل آپ سے اور تم میرے اس جھگڑے سے چھوٹ جاؤ القصد شراب نہ پینے اور زانی
 شروع کرنے سے مجلس پر ایسا ناگوار ہو گیا جیسے مرگ و درد ناگوار ہین اور جیسے کوئی اہل نفس لینے نفس کا
 طبع اور اہل آب و گل اسے تن پرورد دنیا دار جہان میں کسی اہل دل کے پاس بیٹھے اور ناگوار و گران
 ہو آب معولات اس کے ہین کہ حق قتالے اپنے خاصون کو شراب ابرار سے پردہ اور پوشیدگی میں
 نہیں رکھتا سوائے اسکے کہ شریکون میں رہین لینے ہمیشہ پینے رہین جیسا کہ فرمایا عینا شراب ہما المقربون وہ
 نسیم ایک چشمہ ہو جس سے پیتے ہین قربت والے اور جو بموجب کلام انہم عن ربہم یومنون محبوبون کے محبوب
 ہین حقا کہ بیشک وہ لوگ اپنے رب سے آجکے دن ہر آئینہ محبوب ہین پس اس محبوب پر جب جام عرض
 کرتے ہین کہ یہ جام لے اور اسکی مس سوائے کلام کے جام کو پانی نہیں تو آنکے ارشاد سے یہ منہ پھر لیتا ہو
 اپنے کہ اپنی آنکھ سے اس داد و عطا کو دیکھتا نہیں ہو اسکے توکان سے خلق یک ماہ ہی نہیں ہو تا بحد
 نصیحت کا کان سے خلق کی ماہ ہو کر دلیں گس جاتا اور وجہ اسکی یہ کہ جب جان اسکی بالکل تاری ہو تو زمین
 اور نار اسوائے اس کے کہ مسکونار سوزان میں مثل بجوسی کھل کے ڈالے جب منظر نصیحت کا باہر گیا
 اور پوست چر بھاڑ معہ میں گیا پھر معہ قشر سے کیا گرم و زہر ہو کے قولہ نار و زرخ جو کہ قشر افتار
 نیست + نار + باہر + مفرغے کا نیست + و بود بر مغز نارے شملہ زن + ہر پختن دان نہ ہر سوختن
 اگر باشد حق حکیم این قاعدہ + مستردان در گند شدہ + آدہ + مغز مغز و قشر + مغز + از وہ + مغز +

پس چون بسوز و دور از و از عنایت گر کو بد بر سرش، اشتہا آرد شراب احمرش، و در کو بد
 نامزد و بستہ دہان، چون فقیہ از شرب بزم این شہان، شاہ با ساقی گفت اے نیک پے، چہ خوش
 و لطیفش آرہے، بہت نہان حاکمے بر ہر فرد، ہر کا خواہد بطن از خود برد، آفتاب مشرق و تویراو،
 چون اسیران بستہ در زنجیر او، چرخ را چرخ اندر آرد و در زمین، چون بخواند و دماغش غیم غم عقل کو
 و گر را سخرہ کرد، مہرہ زو آرد و بست استاد زرد، چندی بر سرش زد و گفت گیر، در کشید از ہم سیلے
 آن زحیرہ مست گشت و شاد و خندان ہجو باغ، در ندیکے و مضاحک رفت و لاغ، شیر گیر خوش
 آگشتک بزد، سوے ہر رفت تا بہرہ کند، یک کینزک دید و در ہر چو ماہ، سخت زیبا رخ ز قرقان
 شاہ، چون بدید اوراد ہانش باز ماند عقل رفت و تن ستم پر داز ماند، عمر با بودہ غب مشتاق دست
 بر کینزک در زمان برود و دست، اللغات از حیرت پیش مضاحک جمع مضحکہ خوش طبعی و استہ
 آلف بازی قرقان و قرق بالغم خد مکار و کینزک غب مردین وزن بے شوہر المعنی تار و دوزخ کہ
 قشر ہی کو دباقی بخور تی او سوائے قشر کے اسکو مغرے کچھ کام نہیں ہو اور اگر کسی مغز پر کوئی نار شملہ زن
 ہو تو وہ اسکی ہنگی کے لیے ہو تا خامی نہ رہے نہ جلا نیکو پس جب تک کہ حق تعالیٰ حکیم بیے دانا جمع حکمتوں
 کہ ازلی وابدی ہو یہ قاعدہ جاتے رہ کہ ہمیشہ اور دوامی ہو چاہے گذشتہ ہو چاہے آمدہ جو مغز کہ نظر ہا
 تشر بھی اُنکے سبب سے مغفور ہیں پھر نار مغز کو کیسے جلا سکتی یہ بات اس سے دور ہو وہ اپنی عنایت
 جب اُنکے سر کو کوٹتا ہو تو اسکو خواہش شراب احمر کی ہوتی ہو اور جو نہ کوٹے تو دیسا ہی دہان بستہ رہتا
 جیسے فقیہ غرب بزم اس شاہ سے بستہ دہان ہو آئیں شاہ نے ساقی سے کہا کہ اے نیک پے تو کیہ
 خاموش ہو اسکو شراب دے اور کیوں نہیں اسکو شراب کی طبیعت میں لاتا بیٹھے کیوں نہیں مست کر
 پھر مغولے اُنکے ہیں کہ ہر فرد پر پوشیدہ ایک حاکم موکل ہو جسکو وہ چاہتا ہو اپنے فن دہر سے از خود رفت
 کرد جتا ہو خود کی اُس سے کچھ نہیں حل سکتی آفتاب مشرق کا جس سے سارا جہان روشن ہوتا ہو اور نورانیہ
 و روشنی اسکی اسیر وں کی طرح اسکی زنجیر میں بستہ ہو چرخ کو اس زمانہ میں وہی اپنے اندر نے فن سے
 چرخ میں ڈالتا ہو اور چکر کراتا ہو جو وقت کہ اُنکے دماغ میں دوا سافن پھونک دیتا ہو عقل جسے
 عقول کو اپنا بیگاری و سخرہ بنایا ہو اُنکے اُچی سے مہرہ حاصل کیا ہو وہی اس زرد بازی کا استاد ہو
 استیفات ہو کہ ساقی نے مجھ و حکم شاہ کے چند سیلیان فقیہ کے سر پر مارین کہ بے بس سلی کے خود
 سے اُس بچپاپ و را فتادہ نے اُس جام کو چٹھالیا چڑھاتے ہی مست ہو گیا اور شاہ و خندان
 باغ کے اب مصاحبوں کی طرح مضحکوں اور بازی میں پڑ گیا جیسے مدیم شاہی کرتے ہیں اور شیر گیر و خور

گیا چلیاں بجانے لگا اسین بضرورت پیشاب پاخانہ کی طرف گیا تا پیشاب کرے پاخانہ میں ایک چھوڑی
 بہا نہایت ہی زیبا کہ پادشاہی چھوڑیوں سے محلی و کھلی جیوت کسے اسکو دیکھا منہ پھیل کے رہ گیا
 لی جاتی رہی تن ستم پر دازر گیا ایک عمر ہوئی تھی کہ جو رو کا ندیدہ اور مشتاق دست ہو رہا تھا فوراً
 رک پر دونوں ہاتھ ڈال دیے قولہ پس طہید آن دختر و نوحہ فراشت + بر نیاید بادے و سودے
 اشت + زن بدست مرد در وقت نقا + چون خمیر آمد بدست نالوا + بہر شد گامہش نرم و گہ درشت +
 بر آرد چاق و چاقے زیر مشت + گاہ ہنیش و اکشد بر تختہ + در پیش آرد گے یک لختہ بگاہ دروی ریز آہ
 نمک + از تنور آتش ساز و نمک + این چنین بچند مطلوب و مطلوب + اندرین لہجہ مغلوب و مغلوب
 ن لب تہا نشور با زن ست + ہر عشیق و عاشق را این فن ست + از قدیم و حادث و عین عرض + چہی
 ن دیں و را میں منقرض + لبک لب ہر یکے رنگے درگ + چہی ہر یک ز فرہنگے درگ + شود زن را گفتہ شد
 بیل + کہ کن اے شوے زن را بدگیل + آن شب گردک نہ نیکا دست او + خوش امانت داوش
 بردست تو + کا پنجہ تو با او کنی اے معتمد + از بد و نیکی خدا با تو کند + این زن دنیا کہ ہست اوست تو +
 امانت داوش اندر دست تو + حاصل آنجا آن فقیہ از بخودے + سے تعظیفی ماندش ولی زاہدے +
 ن فقیہ افتادہ بر آن حور زادہ + آتش از اندران پیہ فتاد + جان بجان پیوست و قابیہا خمید + چون
 مرغ سر بریدہ مے طہید + چہ شراب و چہ ملک چہ ارسلان + چہ حیا چہ دین چہ غوث و بیم جان + چشم
 ن افتاد اندر عین عین + مے حسن پیدا شد آنجا مے حسین + یافت ہر یک شان ایمان دیگر مراد + طبع
 لب خرم و دل گشت شاد + شد در ازو کو طرب باز گشت + انتظار شاہ ہم از حد گذشت + اللغات
 بفتح جماع طلب بفتح طالب ایسے ہی غلوب بمعنی غالب عین ذات قائم بخود معنی قائم بغیر و بس
 میں ہر دو نام عاشق و معشوق کیل لضم کات فارسی وقع کہنا گردک لضم کات فارسی و کات ثانی
 بی جملہ عروس نیکا بفتح زن برادر وزن عم و مشاطہ ارسلان شیر و غلام المعنی جب فقیہ نے اسپر دونوں
 فرامے اور بولو چا تو وہ پھر پھر اسے اور چلانے لگی لیکن اس سے نہیں برائی اور کچھ فائدہ نہ ہوا آب
 نوات مولانا رح کے ہیں کہ عورت مرد کے قبضہ میں جملع کے وقت ایسی ہو جیسے نانوائی کے ہاتھ
 ن غیر کہ کبھی اسکو نرم کر کے گوندھتا ہو کبھی سخت اور اپنی لگی تے اسکو خوب ٹھیک اور دست کرتا ہو
 لی اسکو پھیلا کے محنت پر ڈال دیتا ہو کبھی اسکو سمیٹ کے اکٹھا ایک لوتی کر لیتا ہو کبھی اسین نمک ڈالتا
 جی پانی کبھی اسکی آگ تنور سے آندہ لٹکھ کر تا ہو اتنا صل مطلوب و طالب ہی طرح باہم لپٹتے ہیں اور
 بیسے ہی کھیل میں غاب مغلوب پڑتے ہیں اور کبھی کبھی فقط شوہری کوزن کے ساتھ نہیں ہو ہر عشوق

و عاشق کا یہ فن ہو چنانچہ اُسکا یہ بیان ہو کہ چاہے قریب ہو چاہے حادث چاہے ذات اسے جو ہر چاہے
 عرض ان سب کے لیے ہمیشہ دس درمیں کی سی فرض ہو لیکن یہ ضرور ہو کہ سب ہر ایک کی اپنے اپنے
 رنگ پر جدا جدا ہو اور ہر ایک کی ہمیشہ اپنے اپنے فرہنگ پر پہننے ملو وزن کو واسطے مثال کے کہا
 ہو اس واسطے اسے شوزن کو بری کے ساتھ دفع سے کہ اُسکا وہی رنگ و فرہنگ ہو اُسکو خیال
 نہیں کہ تاکہ شب جلد مشاطہ لے اُسکا ہاتھ اچھی امانت کی طرح تیرے ہاتھ میں دیا ہو یہ کھلے کہ جو کچھ
 اسے ہتھ لوانے کے ساتھ کرے گا وہی ہی بدی و نیکی خدا تیرے ساتھ کرے گا بے بس یہ زن و دنیا ہو
 جو تجھ پرست ہو رہی ہو حق تعالیٰ نے یہ امانت تیرے ہاتھ میں دی ہو آپ فرماتے ہیں کہ حال
 یہ ہو کہ وہاں وہ فقیہ ایسا بنو خدا کہ اُسکو اپنی عقیقتی اور زاہدی کی کچھ خبر نہ تھی یہ فقیہ تو اسر
 حوزہ زاد پر پڑا اور اُسکی آگ اُسکی روئی میں لگی جان جان سے لگئی اور ایک دوسرے نے ایک دوسرے
 کو لذت و خوشی جماع سے اپنی طرف کھینچ لیا اور دونوں مثل مرغ سر بریدہ کے پڑھکتے تھے آہ
 کہان کی شراب اور کہان کا بادشاہ اور کہان کے غلام اور کہان کی حیا و دین اور کہان کا خوف ہزار
 آنکھیں اُنکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے ہوئے تھیں اب اُنکی آنکھ میں د کوئی بڑا ساما تھا نہ کوئی چھوٹا
 ہر ایک نے ایک دوسرے سے مراد اپنی پائی ہر ایک کی طبیعت خوش ہوئی اور دل شاد ہوا فقیہ ڈیر
 لہنا لہنا پڑ گیا لوٹنے کی کوئی راہ نہ تھی اور یہاں انتظار بادشاہ کا حد سے گذر اقولہ شاہ آمد تا بہ بین
 واقعہ + بادشاہ آغا زلزلہ و القارعہ + آن فقیہ از جا بے بر جہت و برفت + سوے مجلس جام می بر بود
 گفت + شہ جو دوزخ پر شرار و پر حال + تشہ رخون و دجفت بد فعال + چون فقیہش دید پر از خشم و قہر
 تلخ و خونے گشتہ همچون جام زہر + ہانگ زور سا قیش کاے گرم کار + چہ شستی خبرین طبعش آہ
 خندہ آمد شاہ را گفت اے کیا + آدم با طبع آن دختر + بادشاہم کا زمین عسکت و داد و زلزلہ
 خورم کہ یا بر اجدوم بداد + آنچہ آن را می خورم از ترشش و خوشش + من دہم در خورد و یار از
 پنج و شش + آنچہ آن را می نوشم همچو نوشش + کے دہم آن را بخور و یار و نوش + زن خور
 من غلامان را کہ من + پر خورم پر خوان خاص خوشین + زن خورم نمہندگان را از طعام + کہ خورم من
 ز پختہ پاکہ خام + من چہ پوشم از خرد طلسم لباس + زن چہ شام خشم را نے پاس + شرم دار
 از بنی و دقون + البسوا ہم گفت ما تلبسون + مصطفیٰ کرد این وصیت یا بنون + اطعموا الارباب
 تاکلون + شد فقیہ و برد با خود جفت خوب + از عطای خاص کثافت الکر و ب + دیگران را بسطیع آواز
 در مصوری چست و راغب کردہ + ہم بطبع آور ہمزدی خویش را + پیشوا کن عفتن در اندیش را

چون قلاؤ زے صبرت پر شود، جان باوج عرش و کرسی بر شود، مصطفیٰ بن چونکہ صبرش شد برق بہر کشانیدش
 بہالے طباق، چون صبور سی پیشہ کرد ایوبؑ را و دہار بلا اور در رفت کشاد، صبر صدر آمد بہر جاست کہ بہت
 صبر و گذار تا جوان نہ دست، صبر مفتاح الفرج نشنید، کاندرین تعبیل در چہید، صبر آرد عاشقان
 کام دل، بیدلان را صبر شد آرام دل، حد ندارد دین من کو تاہ کن، وز حدیث عاشقان برگو سخن،
 باز دے عاشق وز و تربران، کا متظار تست آن شہزادگان، اللغات توش سینہ و جسم و قوت
 توانائی خنہ پارچہ ریشی پلاس ہندی ٹاٹ قبون بضم جمع بن یعنی پیران قلاؤزی رہبری طباق جمع طبق
 را دجو انفراد المعنی یعنی بادشاہ بہ نسبت انتظار کے آیا تا اس واقعہ کو دیکھے وہاں ایک زلزلہ اور قیامت برپا
 پائی واقعہ اور قارعہ دونوں نام قیامت کے ہیں وہ فقیہ جلدی جگہ سے اٹھا اور مجلس کی طرف جا کے
 ایک جام تیزی کے ساتھ لیکر پی گیا بادشاہ کا مارے غصہ کے یہ حال کہ آتش غضب سے گویا دوزخ
 پر شرار و پر نکال بگیا تھا اور ان دونوں حفت بد فعال کے خون کا پیا سا جب فقیہ نے اسکو ایسا پر شتم و قہر
 دیکھا کہ نہایت ہی تلخ خو ہو گیا گویا جام زہر ہو رہا ہو ساقی سے لکار کے کہا کہ اے گرم کار کیا بیٹھا ہو اٹھ
 اور خروار ہو اسکو اپنی طبیعت میں مزہ میں لا جیسے بادشاہ نے اسکے شراب پلانے کے وقت کہا مخلع
 چو خوشی و طبعش آرہی، بادشاہ اس لطیفہ سے ہنس پڑا اور کہا اے دانالے میں اپنی طبیعت میں آگیا اور
 وہ دختر کنیزک تجھ کو دی اس واسطے کہ میں بادشاہ ہوں میرا کام عدل و داد ہو اور عدل کے یہ معنی کہ جو کچھ اپنے
 لیے پسند کرے وہی اور کے لیے پسند کرے بس میں وہی کھاؤں جو یا کو میری جو دے دیا ہو جو کچھ میں کھاتا
 ہوں خواہ اچھا یا برا وہی اپنے یار کو خورش میں دون پنج و شش سے منج و پنج جس یعنی ہوش کے ساتھ
 دون شش شش بہت یعنی جہان سے آئے اور جس چیز کو میں نوش کی طرح نہ کھاؤں اسکو یار کے کھانے
 اور جسم و قوت کی واسطے کیوں دون تجھ کو لازم ہو کہ اپنے غلاموں کو وہ کھاؤں جو میں اپنے خوان خاص میں
 بیٹھ کے کھاؤں اور وہ طعام اپنے غلاموں کو دون جو میں کھاؤں خواہ پختہ خواہ خام میں اگر خزو و اطلس
 ہنوں وہی انکو پھناؤں نہ پلاس اسے نا چیز لباس تجھ کو چاہیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جو بڑے
 ذونون تھے خرمائون کہ فرمایا البسوا ہم ما لبسوں یعنی پھناؤ انکو جو کچھ تم پہنتے ہو اور آنحضرت نے
 مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہو اطعموا الارباب ما تاکلون کھاؤں تم ارباب کو جو کچھ تم کھاتے
 ہو بس فقیہ گیا اور ایک حفت خوب اپنے ساتھ لگیا دیکھ یہ عطا اسکی جو سختیوں کا سہل کرنے والا ہو
 چر جو فرمایا طرف اس بڑے شاہزادے کے تینوں شاہزادوں سے کہتا ہو اور وہ کو تو بھی بہت
 اپنی طبیعت میں لایا ہو اور صبور سی پر خوب چست و رغبت کر دیا ہو اب مرد بن اور اپنے آپکو اپنی طبیعت

للاور عقل دور اندیش کو پیشوا اگر جب رہبری و مددگاری صبر کی جھکو خوب حاصل ہو جائیگی تو وہی جھکو
 وکری پر لپچائیگی مصطفیٰ کو دیکھ کر جب صبر کا براق بنا تو انکو ان طباق آسمان پر پہنچ لگیا اور دیکھ
 ت الیوب جو اند کو کہ اس بلا میں صبری پیش کیا تو اسی بلا سے انہر دروازہ رخصت کا کھلا صبر پر
 بالانشین ہو جس حالت میں ہو اور جیتک ہو سکے صبر کو ہاتھ سے مت چھوڑ تو نے کیا نہیں سنا کہ
 جناح الفرج ہوا ہے کئی کثو و فتوح کی پھر کیوں اس جلدی میں لپٹا ہوا ہو صبری عاشقوں کے
 مدد کو پورا کرتا ہو اور جو بیدل ہیں انکے دل کا آرام ہوتا ہو آب فراتے ہیں اس سخن کی حد میں ہو
 اسکو تو کو تاہ کر لندا عاشقوں کے ذکر کی باتیں کر لوٹ اے عاشق اور بہت جلدی اُدھر کو چل کر دم

فتنہ اے نرے انتظام میں ہیں

ناشنہ اودون کا بعد اتمام اس ماجرا کے چلین کی طرف تو جہان تک ہو سکے مقصود
 سے نزدیک تر ہو جائیں اگر راہ وصل کی مسرود ہو بقدر امکان نزدیک ہو جانا محمولہ
 ہر سہ شہزادہ چو کار افتاد شان + عشق و رخو گو شمالی داد شان + این بگفتند و روان گشتند و دہرچ
 د اے یار من آن لحظہ بود + صبر گزیدند و صدیقین شدند + بعد از ان سوے بلاد چین شدند +
 لدین و ملک را گزشتند + را معشوق نہان برداشتند + ہچو ابراہیم اوہم از سریر عشق شان
 پا صبر کرد و حقیر + یاچو ابراہیم مرل کہ خوشی + خوشی انگند اندر آتش + یاچو اسماعیل صبار مجید پیش
 نق و خورش حلقے کشید + المعنی تینون شہزادے جب انکو عشق سے کام لیا اور از بس مضطرب نشان
 دے تو عشق نے ایک گوشال لاتی انکو دی تہمت ہو کے اوپر جو صبر کی نسبت مذکور ہوا انھوں نے
 اور جلدی سے روانہ ہوے بس جو کچھ اضطراب و اضطراب انکا تھا اسی وقت تک تھا پھر صبر اختیار
 یا اور صدیقین سے ہوے من بعد بلاد چین کو گئے والدین و ملک سبکو چھوڑ دیا اور راہ معشوق
 مان کی اٹھائی جیسے ابراہیم اوہم کہ بادشاہ و صاحب تخت تھے عشق نے اس بادشاہت و تخت
 لو اتار کے کیسا میر و پا و حقیر کر دیا یا جیسے ابراہیم بنیر کہ خوشی سے آپکو آتش عظیم میں ڈالا یا جیسے
 معیل کہ صبار مجید تھے اپنے نہایت صبر کرنے والے کیسا عشق اور اس کے خیر کے سامنے اپنا گلار کھلا
 نکایت امر زلفیس کہ بادشاہ عرب کا تھا با جمال و کمال اور غورین عرب کی زرخشا
 سر شیفہ تھیں مگر جانا کہ یہ سب تماشال صورت کے ہیں طالب معنی کا ہونا چاہیے
 قولہ امر زلفیس از مالک خشک لب + ہم کشیدش عشق از خط عرب + بود نازک طبع و ہم صاحب جمال
 شاعر و صاحب اصول اندر کمال + چونکہ ز عشق حقیقی بردش + سر دند ملک و عیال و فریش + ہم شب

و لے پو شید و برفت + از میان ملک بگزینت لغت + تا بایزشت میزد و در بنوک + بالک گفتند شاہے
از لوک + امرؤ القیس آمد است اینجا بکد + شد شکار عشق و خشنه میزند + آن ملک بر خاست آمد پیش او +
گفت با او ای ملک نیکو + یوسف و قتی و ملک شد کمال + مرتر رام از بلا و دواز جمال + گشت مدوان
بندگان از تیغ تو + و ان زنان ملک میرے میغ تو + پیش ما باشی تو بخت ما بود + جان ما از وصل تو مدوان
شود + ہم من دہم ملک من ملوک تو + اسے بہت ملکہ مزوک تو + فلسفہ گفتش بے واہ و نموش +
ناگمان و اگر داز سر روے پوش + تا چہ گفتش او بگوش از عشق و درد + ہمچہ خود در حال سرگردانش کرد +
دست او گرفت و با او یار خد + او ہم از تاج و کمر بزار شد + تا بلا و دور رفتند آن دو شہ + عشق یک
کرت نکرده است این گنہ + بر بزرگان شہد و طفلانست شیر + ادبہر شتی بود من الاخیر + کہ چو در شتی شود
غرفش کند + تا بقعر از پائے تا فرس کند + قصہ کجیروان شاہ زمان بہت شہرہ در میان انس و جان +
غیر این اوبس ملوک بشمار عشق شان بر بود از ملک و تہار + اللغات قبوک بتقدیم ابریا نام موضع
در نامیت شام فلسفہ حکمت متن الاخیرہ بوجہ جو کشتی پر بار رکھیں تو کشتی ڈوب جائے المعنی
امرؤ القیس کہ مالک سے خشک لب تھا یعنی ملک گیری سے سیراب نہیں ہوتا تھا + وصف اُسکے
اُسکو بھی عشق نے مثل ان شہزادوں کے خطہ عرب سے بحالایہ امرؤ القیس بڑا نازک طبع تھا اور صاحب
جمال بھی اور شاعر اور صاحب اصول ہر کمال میں کہ اُسکے اصول سے واقف تھا یا ہر کمال کے اصول
پیدا کرتا تھا بوقت کہ عشق حقیقی اُسکے دل پر حملہ آور ہوا تو ملک و عیال اور گھر بار سب سے اُسکا دل مرد
ہو گیا آدمی رات کو ایک گدڑی بہن لی اور کھلگیا اور تیز تیز اپنی سلطنت سے بھاگ گیا اور بنوک میں گر
بنٹیں پاتھنے لگا وہاں ایک پادشاہ تھا پاؤ شاہوں سے لوگوں نے اُس سے یہ حال کہا کہ امرؤ القیس
بیان آیا ہو اور شکار عشقی کا ہو گیا ہو بڑی جد و کد سے اینٹیں پاتھا ہو پادشاہ فوراً اٹھا اور اُسکے پاس
ایا اور اُس سے کہا کہ اے پادشاہ نیکو تو یوسف وقت کا ہو اور ملک نیر اکمال کو پہونچا تیرے مطیع
اہل بلا دہی ہیں اور اہل جمال بھی تیری تیغ سے مرد لوگ تیرے بندے ہوے اور تیرے حسن سے
عورتیں تیرے ماہ بے میغ کی ملک ہوئیں تو اگر ہمارے پاس رہے تو ایسا ہو کہ گویا ہمارا بخت ہمارے
سامنے اور پاس آ گیا اور جان ہماری سبب تیرے وصل کے ایک جاگلی سو جان ہو جائے
میں بھی اور میرا ملک بھی سب تیرے ملوک اور غلام ہیں تو وہ ہو کہ تیری بہت نے ملک پیسے چیر کو
توک کہا اتنا حاصل بہت سی حکمتیں اُسکے سامنے بیان کیں وہ خاموش سنتا رہا من بعد ناگسان
سر سے رو پوش کھولا اور نہ معلوم کونسی بات عشق و درد کی اُسکے کان میں کدی کہ سنا اپنی طرح اُسکو

سرگردان کر دیا جس اس بادشاہ نے بھی اسکا ہاتھ پکڑا اور تاج و کمر سے ہزار ہو کے اسکا بار ہو گیا اور
دور ملکوں کو وہ دونوں شاہ پہلے گئے آب مقبولے اُنکے ہین کر عشق نے ان دونوں بادشاہوں کی کیفیت
کی اور یہ گناہ کچھ اسی دفعہ اس سے بنیں ہوا یہ عشق بزرگوں پر بند ہو اور بچوں پر شیر ہو کہ بچوں کو شیر کا
عشق ہوتا ہو الفرض جس کشتی میں ہو من اخیر ہو جس سے کشتی ڈوب جاتی ہو اور جس کشتی میں یہ من اخیر ہوتا
ہو جو اس کشتی میں ہوتا ہو اُسکو ڈبو دیتا ہو اور قرین سر سے پاؤں تک اُسکو لیجاتا ہو تو نے قصہ کبیر شاہ
زمان کا سنای ہو جو انس و جان میں مشہور ہو اُن دونوں کے سوا اور بہت بادشاہ ایسے ہوئے ہین
خلیکو اس عشق نے اپنی ملک و کنبہ سے کھو یا ہو اور بحال ہو قولہ جان این سہ بچہ ہم گرد چین، ہچو مرغان
گشتہ ہر سودا نہ چین، زہرہ نے تائب کشاید از ضمیر، زانکہ رازی با خطر بود و خطر، صد ہزاران سربیک ہ
از زمان عشق ختم آلودہ زہرہ کردہ کمان، عشق خود نے ختم در وقت خوشی، خوے دار دو مہم خبرہ کشتی،
این بود آن لفظ کو خوشنود شد، من چہ گویم چونکہ ختم آلود شد، بیک مرج جان خداے سیرا و کش کث
این عشق و این شمشیر او کشتنش بہ از ہزاران زندگی، سلطنت ہاروہ اُن بندگی، با کثایت راز با یکدگر
پست گفتندے بعد خوف و خطر، راز را غیر از خدا محرم نبود، آہ راجہ آسمان ہمد نہ بود، اصطلاحات
سیان ہدگرہ داشتند از ہر ایراد خبر، زین لسان الطیر عام آموختند، ططراق سرورے اند و خند
صورت آواز مرغش این کلام، غافل ست از جان مرغان مرد عالم، کو سلیمانے کہ داند لحن طیس
و بود اگر چہ ملک گیر دست غیر، دیو ہر شبہ سیان کردہ ایست، علم کرش ہست غلغلاش نیست، چون سیلاب
از خدا پشاش بود، منطق الطیرے ز غلغلاش بود، تو از ان مرغ ہو اے فہم کن، کہ ندیدستی طیور سر
لدن، جلسے پمرغان بود آن سوے قاف، ہر خیالے را نباشد دست باف، ہر خیالے را کہ و
آن اتفاق، آن کش ہدایان افتد فراق، فے فراق قطع مصلحت، کاین ست از ہر فراق آن منقبض
ہر استبقاے آن جہم چو ہان، لحظہ در بر غور گرد و نہان، ہر استبقاے آن روحی جسد، آفتاب
رفت یکدم در کشد، ہر جان خویش جزا ایشان صلاح، ہین مرد و از حرف ایشان اصطلاح، اللغات
بنشاش خوش و تازہ رود ست باف کتا، از آسان استبقا باقی داشتن و باقی گذاشتن المعنی
ہینے جیسے عشق نے اورون کو ملک و تبار سے کھو یا ہو ایسے ہی ان عینون بچوں کی جان بھی گرد ہیرہ
ہر طرف مثل مرغ کے دائرہ چین ہوئی بہ حال کہاں کہ اپنا راز کچھ مٹھ سے نکالیں اس سبب سے
یہ راز با خطر تھا اور خطیرے بزرگ تھ اُنکے مقولے ہین کہ یہ عشق وہ شے ہو جو لاکھوں سرب کے نزدیک
ایک جو ہین یہ سب برباد ہوں مگر عشق اس وقت بھی ویسے ہی ختم آلودہ اور زہرہ کمان اے مست

بقول رہے عشق کا یہ حال ہو کہ غصہ تو درکنار جب خوش ہوا اور غصہ میں منسوب قتل کرتا ہو اسکی عادت ہو
 غیر کہانی یعنی بوجہ مار ڈالنے کی پڑی ہوئی ہو بس ہر گاہ خوشنودی کے وقت یہ حال ہو تو میں اسوقت کا کیا بیان
 کروں جبکہ یہ خشم آلود ہوئے لیکن بالانیمہ مرغزار جان کی اسکے سر پہندا ہو کہ وہ عشق کو اپنی طرف مینجی ہو اور
 وہی اسکی تلوار اٹھاتی ہو اور ہو بھی یہ کہ اسکا مار ڈالنا ہزاروں زندگی سے بہتر ہو یہ وہ چیز ہو کہ سلطنتیں
 بھی اسپر مرنی جان دیتی ہیں پھر رجوع ہو طرف ذکر شہزادوں کے کہ اپنے راز اپنے آپس میں کتنا بونکے
 ساتھ آہستہ آہستہ ایک دوسرے سے ڈرتے ڈرتے کہتے تھے سوائے خدا کے اُنکے راز کا کوئی محرم
 نہ تھا اور آہ کا انکی بجز آسمان کے کوئی ہدم نہ تھا اپنے آپس میں کچھ اصطلاحیں بھڑالی تھیں کہ اس سے
 ایک دوسرے کو خبر دیتے تھے پھر مقولے اسکے ہیں کہ انھوں نے جیسی اپنی اصطلاحیں مقرر کر لی تھیں
 ایسے ہی لسان طیر ہو یعنی پرندوں کی زبان کہ اُسکو بھی کوئی نہیں سمجھتا اور یہ جو لسان طیر عام نے سیکھ لی
 ہو جس سے طمطراق سرداری کا جمع کیا ہو یعنی اسی لفظ کے سبب سے اشرف المخلوقات ہوئے ہیں
 یہ کام بھی صورت آواز ایک مرغ کی ہو جن مرغوں کی جان سے مرد عام غافل ہو وہ انکو نہیں جانتا لہذا
 کلام لسان الطیر ہو آب سلیمان کہاں ہو کہ لحن طیر کو جانے دیو ملک لے لینے سے سلیمان نہیں ہو جاتا
 جیسے صحرہ جنی بجائے سلیمان کے بیٹھ گیا تھا بس دیو اگر ملک لے لیتے تب بھی غیر ہو اگر دیو اپنی شبیہ سلیمان
 کی شبیہ پر کیے ہوئے ہو جیسے کہ صحرہ جنی نے کر لی تھی تاہم علم اسکا کہ وہ علیناہ منطق الطیر سے نہیں لینے
 سکھا یا ہننے سلیمان کو علم گویا پرندوں کا سلیمان تو خدا تعالیٰ سے بے نیاز و تازہ رو تھے اُنکو
 منطق الطیر اسکے علیناہ سے تھا تیرا جو گلا رطیور من لدن تک نہیں ہو تو نے اُنکو نہیں دیکھا تو ایسا سمجھ لے
 جیسے مرغ ہوئی دیکھو تمام مرغ بطور عام جہان میں اڑتے پھرتے رہتے بستے ہیں مگر خاص سیرغون
 کی جگہ جو ب پرندوں میں بزرگ ہیں کوہ قاف کے اُس پار ہو بس ہر خیال کا دست بات نہیں
 ہوتا یہ خیال من لدن کے اور ہیں جس خیال کو کہ اُسے اتفاق سے دیکھا اور بعد عیان ہونے کے پھر
 اس سے فراق ہو گیا مگر یہ فراق قطعی نہیں ہوتا مصلحتاً ہوتا ہو کس واسطے کہ یہ صفات حمیدہ فراق سے اُس میں
 ہو لہذا یہ فراق واسطے باقی رکھنے اس جسم کے جو مثل جان کے ہو ہوتا ہو اور ایک لفظ کو آفتاب برین
 چھپ جاتا ہو اور واسطے باقی رکھنے جسم روحی کے ہوتا ہو کہ آفتاب برت سے دم بھر کو الگ ہو جاتا ہو
 ورنہ وہ حیدر روحی برت کی طرح گھل جائے بس انھیں طیور من لدن سے اپنی جان کی حسرت
 ڈھونڈھ اور انکی باتوں سے اپنی اصطلاح کو مست چھڑائے چھپائے قولہ آن زیخا از سپندان
 تا بود نام چہ چیز یوسف کردہ بود نام اور نامہا مکتوم کردہ محرم آنرا سران معلوم کردہ چون بگفتی

دم زائش نرم شد + این بدی کان یار با گرم شد + در گفتی سر بر آمد بگرید + در گفتی سبز شد آن شاخ بید
 در گفتی آب خوش می طپند + در گفتی خوش بھی سوز و سپند + در گفتی بر گما خوش می تند + دست
 بهم رقص و مستی می کنند + در گفتی گل به بلبل راز گفت + در گفتی سرش شہباز گفت + در گفتی
 پہ ہا پوست بخت + در گفتی کہ بر افشا نید رخت + در گفتی کہ سقا آورد آب + در گفتی ہین بر آمد آفتاب
 در گفتی ویش دیگے پختہ اند + یا حواج ازورش یک پختہ اند + در گفتی ہست ناہابے نمک +
 در گفتی عکس میگردد فلک + در گفتی کہ بدر و آمد سرم + در گفتی درد سر شد خوشترم + محران رازان
 خبر بد کہ چہ گفت + کہ مخالف با موافق گشت جفت + گرسند و اعتناق او بدے + ورنکو نہیدے
 فراق او بدے + صد ہزاران نام اگر بر ہم زدے + قصدا و خواہا و یوسف بدے + گرسند بودے
 چو گفتی نام او + میشدی سرمست و سیر از جام او + تشنگیش از نام او ساکن شدے + نام یوسف شربت
 باطن شدے + و بر بدے در ویش زان نام بلند + در داود در حال گشتی سودمند + المعنی دیکھو وہ زلیخا
 جو معلوم ہو اُسے اسپند سے جو نظر بد کے لیے جلاتے ہین عورتیکہ جو خوشبو کو سلگلتے ہین سب چیز کا
 نام یوسف کیا تھا اور اُن چیزوں کے ناموں میں اُنکے نام کو چھپایا تھا جو محرم اُسکے تھے وہ بھید
 اسکا معلوم کر لیتے تھے جب کہتی تھی موم آگ سے نرم ہو گیا تو یہ مطلب ہوتا تھا کہ وہ یا رہے گرم ہوا
 اور جو کہتی تھی چاند نکلا دیکھو اور جو کہتی تھی سبز ہوئی وہ شاخ بید کی اور جو کہتی تھی دریا کیسے اچھے
 ترپ رہے ہین اور جو کہتی تھی سپند کیا ہی خوب جل رہا ہو اور جو کہتی تھی برگ کیسے تلے اوپر
 پڑے ہین ہاتھ ایک دوسرے کے ہاتھ میں دیے کیسے ناچ رہے ہین اور کیسی مستی جاتے ہین
 اور جو کہتی تھی گل نے بلبل سے بھید کہا اور جو کہتی بھید شاہ کا شہباز نے کہا اور جو کہتی کیسا نصیب
 مبارک ہو اور جو کہتی کسے بستر کو جھاڑا اور جو کہتی کہ سقا آب لایا اور جو کہتی خبردار ہو آفتاب نکلا اور
 جو کہتی رات دیگ پکائی ہو یا حاجتین اُنکی دروازہ کی ایک لخت ہو رہی ہین یعنی دروازہ سے لگی ہوئی
 ہین اور جو کہتی نان بنے نمک ہو اور جو کہتی فلک اچ گردش کرنا ہو اور جو کہتی میرا سر درد کرنا ہو اور جو کہتی
 میرا درد سر جانا رہا میں بھی ہوں ان سب باتوں سے محرم لوگ خبردار تھے کہ کیا کہا اور سمجھتے تھے
 کبھی مخالف کو موافق سے جفت کرنی اگر کیسی تعریف کرنی تو انکا اعتناق یعنی بنگلیگری مقصود ہوتی اور
 جو برکتی اس سے فراق و جدائی جانی جاتی الحاصل اگر لاکھوں نام دن بھر میں لوٹ پوٹ کرتی مقصود
 اسکا اور خواہش اُسکی یوسف ہی تھی بھوک ہوئی تو انکا نام لیتی تھی سرمست و سیر اُس نام کے
 جام سے ہو جاتی تھی ایسی ہی پیاس بھی اُسکی اُسکے نام سے دب جاتی تھی اور انکا نام اُسکے

باطن کے لیے شربت ہو جاتا اور اگر اسکو درد ہوتا تو وہ بھی اُنکے نام بلند سے جاتا رہتا اور فوراً درد اُسکا
 سو مند ہو جاتا یعنی اُس درد سے اسکو اور نفع پہنچا قولہ وقت سرا بودے اور اوستین + امین کند
 در عشق نام دوست امین + عام میخوانند ہر دم نام پاک + امین عمل بنود چو بنود عشق پاک + انچہ عیسے
 کردہ بود از نام ہو + میشدے پیدا و از نام او + چونکہ با حق متصل گردید جان + ذکر آن نیست ذکر نیست
 آن + خالی از خود بود و پُر از عشق دوست + پس ز کوزہ آن ترا و کانہ دوست + خندہ بودے
 زعفران وصل داد + گریہ بویاے پیاز آن بجا + ہر سرے را ہست در دل صدمہ را + امین بنافشہ زیب
 عشق و داد + باز آمد عشق را روز آفتاب + آفتاب آن روے را بچون نقاب + آنکہ نشناسد نقاب
 از روے یار + غایب شمس است دست از روے پدار + روز را و در روزے عاشق ہم او + دل ہو در ہو
 عاشق ہم او + ماہیان را نقد شد از عین آب + نان و آب و جامہ و دار و خواب + بچہ طلست از پستان
 شیر گری + می نماند در دو عالم غیر شیر طفل و اندہ ہم نماند شیر را + راہ بنود امین طرقت تہیر را + گنج کرد امین
 گنج نامہ روح را + تا بسا بد فاح و مفتوح را + گنج بنود در روشن ملک اندر رو + حاشش دریا بود نے
 سیل جو + چون بیابا و کہ باید گم شود + ہمو سیل غرقہ قلم شود + دانہ چون گم گردد آنکہ طعن شود + اندوی نہ
 ندام امین بود + اللغات گنج بکاف فارسی و جم عربی و بے مہول پریشان و پراگندہ مغزی معنی
 اور جاڑے کے وقت میں نام انکا اسکو پوسٹین ہو جاتا خالس و کیو عشق کے ساتھ جو نام دوست کا
 ہوتا ہو تو ایسی ایسی حاجت روا میاں کرتا ہو یہ عام لوگ ہر دم اُسکے نام پاک کو پڑھتے ہیں لیکن جو عشق سے
 صاف ہو اے بے عشق تو یہ عمل و اثر اُس پڑھنے میں نہوگا جو کچھ حضرت عیسے نے نام خدا تعالیٰ
 سے کیا تھا زلیخا کو حضرت یوسف کے نام سے پیدا ہوتا تھا جبکہ جان کیسی حق سے متصل و وصل
 ہوگی تو اسکا ذکر ایسا ہی ہوتا ہو اور یہ ذکر اُسکا ہو جو جتنے کیا جسکی جان متصل بحق ہو خالی آپ سے مخفی
 اور عشق دوست سے بھری ہوئی بس کوزہ سے وہی ٹپکتا ہو جو اُسکے بھرا ہوتا ہو خندہ جو ہوتا تھا
 وہ داد زعفران وصل سے تھا اور گریہ بویاے پیاز دور یونکا زعفران خندہ اور ہو اور پیاز نام آب چشم
 جانے والی اور وہ جگے دل میں سیکڑون مراد میں بھری ہیں تو یہ مذہب عشق و دوستی کا نہیں ہو
 عشق میں بے مرادی اصل ہو عشق اس آفتاب سے ہر چند پر نور و صفا ہو منہ پیرسہ ہوے ہو
 اسکے نزدیک معشوق کی صورت کا یہ نقاب پس جو کوئی نقاب اور روے یار کو نہیں پہچانتا اور
 دونوں میں تفرقہ تمیز نہیں کرتا وہ شمس پرست ہو اس سے کنارہ کر عاشق کا روزہ روزی و ریل
 اور دوسری سب معشوق ہی ہوتا ہو کوئی غیر نہیں ہوتا جیسے مجاہد انکا جو کچھ نقارہ چو پست

ب سے ہو خواہ تان خواہ آب خواہ وار و خواہ خواب خواہ لباس آور جیسے لڑکا کہ وہ پستان سے شیر پاتا ہو
 و لون جہان میں سوائے شیر کے کچھ نہیں جانتا اور طفل جانتا ہو اور ننیں بھی جانتا ہو یعنی پہلے سے
 جدا و ننیں جانتا تھا نہ کسی کی تعلیم تدبیر کی اس طرف راہ تھی جس سے سیکھا ہو خود بخود شیر کی طرف
 رجوع ہوا اس سبب سے کہ آنے اس گنجنامہ کو روح کی واسطے پر آگندہ و پریشان کر رکھا ہو تا خود بخود
 دھڑک کر رجوع ہوئے اور فانی و مفتوح کو اور اک کرے کہ اسکا کھولنے والا کون ہو اور کھولا کیسا ہو
 لکے واسطے آوریہ پریشانی اس گنجنامہ کے طرز و روش میں ننیں بلکہ ہر روح میں داخل ہو اور اصل
 اسکا ایک دریا ہو نہ اہل انہر کا کہ وہ دریاب کو پہونچا رہا ہو اور جب طفل وہ پانے لگا جو پانا چاہیے
 یعنی ناج کھانے لگا تو یہ شیر گم ہو جاتا ہو ایسا جیسے اہل قلم میں غرق ہو جاتا ہو اور جب دانہ کم ہو جاتا
 ہو یعنی رزق کا تو خاک ہو جاتا ہو جس میں زر پیدا ہوتا ہو پس تاخروی زر نہ آدم یہ کو یہ مصرعہ بیان
 صدر جہان بخارا کا ہو جسکا ذکر اوپر گذرا کہ ایک فقیر نے مردہ بنکے اس سے زر لیا تھا

بی طاقت ہونا بڑے بھائی کا بعد ایک مدت سے اور متواتر ہونا بلا و چین شہر
 تخت گاہ میں اور کہنا کہ بادشاہ چین کے پاس چلا الوداع شعر یا پائے رساندم
 بمقصود مرا یا سر نہم ہجو از دست اینجا

آن بزرگین گفت کاے اخوان من ہذا انتظار آمد بلب این جان من + لا ابالی گشتہ ام صبرم نہ اند +
 مرزا این صبر پر آتش نشانہ + طاقت من زین صبور ی طاق شد + واقعہ من عبرت عشاق شد + ہن جہان
 سیر آدم اندر فراق + زندہ بودن در فراق آمد نفاق + چند درد و فراقش کبشدمرا + سر بہر تا عشق بخشدم
 سر مرا + دین من از عشق زندہ بودست + زندگی زین جان و سر تنگ نیست + تیغ ہست از جان
 عاشق کرد و رب + زانکہ سیف افتاد محار الذنوب + چون غبار تن بشد ماہم بتافت + ماہ جان من ہوا
 صاف یافت + عمر با بر چنگ عشقت اے صنم + ان فی موتے حیاتے میز نم + دعوے مرغابی کردہ است
 جان + کے زطوفان ہلا آرد امان + بطار از آگستن کشتے چہ نم کشتیش بر آب پس باشد قدم + زندہ
 زین دعوے بود جان و تنم + من ازین دعوے چلو نہ تن زخم + خواب می بینم + لیکن خواب نے + بے
 ہستم وے بکتاب نے + گر مرا صد بار تو گردن زنے + بچو شتم بر فروزم روشنی + آتش از زخم گہر و پیش
 پس + خبر و ان را ز من آن ماہ پس + کردہ یوسف را نہان + مجتبیٰ + حیلست اخوان ز یعقوب غلی + خفیہ
 کردندش ز حیلست سازیے + کرد آخر پیراں غازیے + آند و گفتندش نصیحت در سمر + کہ مکن زہ خطا
 خود را بچیز + ہن منہ بر زخمائے مانگ + ہن بخوارین زہرا ز جلدے و شک + المعنی آن تینوں شہزادوں سے

بڑے نے کہا کہ اے میرے اخوان میں تو انتظار سے جان طلب ہو گیا مجھ کو اب صبر زبائن میاں ہو گیا
 مجھ کو تو اس صبر نے آگ پر بٹھا دیا جو مجھ کو چین نہیں طاقت میری صبر کرنے کرتے مجھے طاق و جدا ہو گئی اور
 میرا واقعہ عشاق کے لیے عبرت ہو گیا کہ اسکو دیکھ کے عشق کا نام نہ لین تین اس فراق میں جان سے سیر ہو گیا
 اور فراق میں زندہ رہنا نفاق سے ہو یعنی خلافت اخلاص کے کہا آنکھ درد اسکی فرقت کا مجھ کو مار بھا
 اس سے بہتر یہ ہو کہ میرا یہ سر کاٹ ڈال تو عشق دوسرا سر مجھ کو بخشے میرا مذہب و دین عشق سے زندہ
 ہوتا ہو اور اس جان سر کی جو زندگی ہو اس سے مجھ کو تنگ آتی ہو تیرے ہاتھ میں تیغ ہو پھر اس گردن کو
 صہن جان آلودہ ہو رہی ہو کیون نہیں صاف کر دیتا جیسا کہ کہا ہو السیف محارم الذنوب تلوار سینے والی
 لٹا ہون کی ہو آئیے کہ جہاں غبار تن کا ہٹا ماہ میرا چکا کہ وہ ماہ میری جان ہو اور ہوا صاف اسکو ملگئی جیسے
 ہوا جو جوت فلک ہو صاف ہونے سے ماہ چمک آتا ہو مدین ہو یمن کہ اے صنم تیرے چنگ عشق کو
 بجاتا ہوں اور یہی راگ گاتا ہوں ان فی موتی حیاتی بیشک میرے مرنے میں میری زندگی ہو میری جان نے
 دعوے کیا ہو کہ میں مرغابی ہوں پھر یہ مرغابی طوفان بلا سے کب اماں مانگے گی بظ کو کشتی ٹوٹ جائیے
 کیا غم جب اسکی کشتی کا آب پر قدم ہو کشتی مراد تن بظ سے میری جان و تن اسی دعوے سے زندہ ہو پھر میں
 دعوے سے کیسے بس کروں خواب تو دیکھ رہا ہوں لیکن خواب نہیں ہو دعوے تو کر رہا ہوں لیکن اپنے
 دعوے میں سچا ہوں نہ کذاب جو میری تو سود فہ گردن مار گیا تو شمع کی طرح مجھ میں روشنی ہی بڑھ گئی
 جیسے شمع کے گل کا ٹٹنے سے روشنی بڑھتی ہو آگ اگر خرمن کو آگے پیچھے سے گھیر لے تو کیا جو شب و
 ہن انکو خرمن اپنے ماہ کا ہی کافی ہو وہ اس خرمن کی روشنی کو کیا کرتے ہن بھائیوں کے چاہئے سنت
 یعقوب نبی سے چھپا یا اور نہ ان کیا گویا حلیت سازی سے چھپا یا تو کیا ہوا پیر ہن نے کسی غازی کر دی
 یہ سنکے ان دونوں بھائیوں نے کہا کہ نصیحت قصوں میں علی آتی ہو اور مشہور ہو کہ آدمی خطرون سے
 بخیرو غافل نہوے تو خطرون میں جان کی پڑتا ہو اور ہمارے زخون پر تک کیوں لگتا ہو اور خیر دار ہو
 یہ زہر ایسی جلدی و شک سے کیوں کھائے لیتا ہو قولہ جز بندیر کے خیمے کبیر چون روی چون نبوت
 قلب بصیر + وے آن مرغیکہ نار و نیدہ پر + بر پردہ اوج افتد و خط عقل باشد مرد را بال و پری +
 ہون ندر و عقل باشد ابری + یا مظفر یا مظفر جوے باش + یا نظور یا نظور جوے باش - بے مفتاح
 خردین قرع باب از ہو باشد نہ از وے صواب + عالے در دامے بین از ہو + و زجر احتماے
 ہر گنگ دوا + ایستادہ مار بر سینہ چومرگ + دردانش بہر صیدا شکر برگ + در شائش چون حشیشے
 او بپاست + مرغ پندار کہ آن شاخ گیاست + چون نشیند بہر خور بر وے برگ + پس افتد اندر دہان

مار مرگ - کردہ مساوی دہان خویش باز - کروند انہاںش کرمان دراز - از بقیہ خو کہ دروندانش ماند +
 ز مہار و مید و بردندان نشانند + مرغگان بیند کرم و قوت را + مرج پندارند آن تابوت را + چون دہان پر شد
 ز مرغ و ناگمان - در کشد شان و فرو بندد دہان + این جان پرز نقل و پز زنان + چون دہان باز آن
 متساح دان + ہر کرم طعمہ اے روزے نداشت + از فن متساح دہراکین مباحش + رو بہ افتد ہین اندر
 ز رخاک + بر سر خاکش جو بگردناک + تا بیاید زراغ غافل سوے آن + پائے او گیرد بکر آن مکر دان +
 صد ہزاران مکر و حیوان چو ہست + چون بود مکر بشر چون ہست + مصحفی بر کف چو زین العابدین + خنجر ہنر
 اندر آستین + گویدت خندان کہ اے مولائے من + در دل او باطنے پر سحر و فن + اللغات متساح
 بالکسر تنگ کرمان جمع کرم بالکسر المعنی یہ اشعار بھی تحت قول ان دونوں بھائیوں میں ہیں کہ سواے
 نہد کسی شیخ کبیر کے کیسے جائیگا جب کہ قلب تیرا بنیاد نہیں ہو بڑی خرابی ہو اُس مرغ کو کہ ابھی پر جے نہیں
 آسمان کی طرف اڑے اور خط مین پڑے عقل آدمی کی واسطے بال و پری ہو جب عقل نہ تو پھر اتیری ہو لے
 مظہر جو مظہر ہی کے ساتھ رہ اور اے صاحب نظر کے طالب نظر والے ہی کے ساتھ رہ یعنی مظہر و نظیر
 کا طالب بھی ہو اور اسکا ساتھی بھی بن تبیہ دونوں امر کی ہر بد و نیک کنی خود کے اس دروازہ کا بجانا
 ہوس سے بجانا ہونہ راہ صواب سے قرع بالفتح کو فتن و زدن ایک عالم کو دیکھ کہ ہوس سے جال مین
 پھنسے ہوے اور ان زخون مین گرفتار ہیں جو ہر نگ دوا کے ہیں یعنی تو انکو اپنی دوا جانتا ہو اور وہ
 بحقیقت زخم ہیں ایک ایسا مار تیرے سینہ پر کھڑا ہوا ہو جیسے مرگ اور اُسکے منہ مین ایک برگ عجیب
 ہو جس سے وہ ہر قسم کی گھاسون مین ٹسکا کر تا ہو سو یہ بھی تیرے منہ مین دبائے کھڑا ہو اور مرغ جانتے
 ہیں کہ یہ بھی کسی گھاس کی شاخ ہو جب یہ مرغ اُسکو شاخ سمجھ کے روے برگ پر بیٹھتا ہو پس اس بار برگ
 کے دہن مین جا پڑتا ہو پھر اُسے اپنے دہن کو برابر کر لیا اور اُسکے دہن کے گرد لنبے لنبے کیڑے ہوتے
 ہیں اُس بقیہ خورش سے جو اُسکے دانتوں مین رہ جاتی ہو اس سے کیڑے پیدا ہو کے دانتوں پر
 بیٹھ جاتے ہیں مرنک ان کیڑوں کو دیکھتے ہیں اور قوت سمجھتے ہیں اور اس تابوت کو جو انکے لیے
 طیارہ چاکا ہوا جانتے ہیں جب انکا دہن ان مرغون سے بھر گیا تب ہی انکو ہنگامیا اور پھر منہ بند کر لیا پس
 اس جہان کو جو نقل و مان سے بھر مواباب جان جیسے منہ کھلا ہوا اُس تنگ کا تو واسطے کرم طعمہ
 کے اے روزی کے لالچی اس متساح اے ننگ دہر سے نچت مت ہو دوسری تمثیل ہو کہ روبہ خاک
 کے نیچے ہاتھ پاؤں پھیلا کے پڑ جاتی ہو اور اس خاک روئے گرد کے بھرے پڑے ہوے ہیں اکتے
 ان دانوں کی لالچی سے غافل ہوئے اُسکی طرف تین بس وہ مکر دان کوے کا پاؤں کڑی تھی ہو آب

خیال کرو جب حیوان میں ایسے لاکھون مکر بھرے ہیں تو بشکر کعب کا سردار ہوا اسکے کر کیسے ہو گئے بشر کا حال
سنو کہ اچھ میں تو حضرت زین العابدین کی طرح قرآن ہوا اور آستین میں خنجر پر زہر دیا ہوا تھو سے تو
نہیں نہیں کے کہتا ہوں کہ اے میرے مولا میرے صاحب اور دل سحر و فن سے اسکا ایک بابل ہو رہا ہوا
تو نہ زہر قاتل صورتش شہد دست و شیر ہا ہین مرو بے صحبت پر خیر جملہ لذات ہوا کمرست و ذرق +
سوز و تار کیمیت گرد نور برق + برق نور کو تہ و کذب و مجاز + کردا وظلمات و راہ تو دراز + نے بنور شام
تانی خواندن + کے بمنزل اسپ تانی راندن + لیک جرم آن کہ باشی رہن برق + از تور و اندر کشد
انوار شرق + خشم گیر و بردت آن آفتاب + کہ توجوئے از عطار و نور و تاب + می کشاند مکر برقت
بیلیل + در منارہ مظلم شب میل میل - کہ اسف گاہ بر جو افق + کہ پد آنسو گہ بدین سو افق + خود نہ بینی
نودیل اسے راہ جو + و رہ بینی رو بگردانی کہ کو + من سفر کردم درین رہ شصت میل + مر مر اگر ادا گوید آن
دیل + کو نہ من گوش سوے آن شگفت + راہ اور اہم ز سر باید گرفت + ہین درین رہ غر خود کردم
کرد + ہر چہ باد اباداے خواجہ برو + راہ کردی لیک در ظنی چو برق + عشر آن رہ کن پے وحی چو شرق +
طن لاینے من الحق خواندہ + وز چنان برتے ز شرفے ماندہ + ہین در آدر کشتی ماے نژند + یا کہ آن کشتی
باین کشتی + بند + گوید او چون ترک گیرم گردار + چون روم من و طفیلست طفل دار + کو رہا ہر ہر از تہا
یقین + زان یکے تنگست و عندنگست زین + میگریزی از پشت در کژدے + از بخی تومی گریزی در سبے
ی گریزی از جفا ہاے پدر + در میان لوطیان شور و شر + می گریزی بھجو یوسف زانداہی + تا زرتع تلعب
افق در چے + زین تفرج در چے افق بھجو او + مر تر لیک آن عنایت بار کو + گر نبودی آن بدستوری پدر +
رنیا دردی ز چہ تاحشر سر + آن پدر بہر دل ادا و دن داد + گفت چون نیست سبیلت خیر باد + اللغات
غادہ وہ غار جو پہاڑ میں ہوئے تخرنہ بد بخت تفرج سیر المعنی بتا میدمد فرمایا کہ ہوا تو زہر قاتل مگر ظاہر
شہد و غیرین ہوا بس خبر دار ہو بے صحبت پیر کے جو خبر دار ہست جا اسکا ساتھ مت چھوڑ ساری لذتین
ہوا و ہوسکی مکر و ذرق ہین انسے ہی حاصل ہوتے ہین جیسے نور برق کے گرد سوز و تار کی ہوا ایسے ہی
ن لذتوں کے گرد مکر و ذرق ہین برق ایک نور کو تہ و آنا فنا نا اور کذب و مجاز سے غیر حقیقی چیزین گرد
سکے ظلمات اور راہ تیزی و راز لا جرم سوچنے اور غور کرنے کی بات ہوا اسکا اتنا نور بھی تو نہیں جسکے نور
بن تو خط پڑھ لے نہ اتنا کہ منزل تک اپنا گھوڑا ہانک نے لیکن اس گناہ میں کہ تو انوار شرق کو چھوڑ کے
در برق میں پھنسا ہوا تجھے انوار شرق کے منٹھ چھپاتے ہین نیزے سامنے نہیں ہوتے اسی سبب سے
راہ آفتاب تیرے دل پر غصہ ہوتا ہوا کہ تو آفتاب کو چھوڑ کے عطار دے کہ یہ ستارہ نہایت ہی کم نور و

ہو جتے رات کو بھی بدقت جانا جاتا ہو نور و تاب و صوفیہ چھٹا ہو یہ کرکی برق چھکوبے دلیل کے ایک غبار
تاریک میں جہاں میل دریل شب ہو چھکوبہ بجا سگی کہ کبھی تو پہاڑ پر گر گیا کبھی نہر پر کبھی اوہر گر گیا کبھی اوہر
گر گیا تو خود اپنی دلیل کو نہیں دیکھتا اور جو دیکھتا بھی ہو تو منہ پھیر کے کہتا ہو کہ کمان ہو تین نے تو اس راہ
میں ساٹھ میل تک سفر کیا اور وہ دلیل چھکوتا ہم گمراہ ہی بتاتا ہو چھکوبہ تعجب معلوم ہوتا ہو بس میں اگر اس کے
تعجب پر کان لگاؤں تو اس کے حکم کے موافق چھکوبہ سرے سے راہ اختیار کرنا چاہیے لاجرم خبردار ہو
کہ اس راہ میں ساری عمر بھٹے رہے اور یوں ہی گزری لہذا میں تیری نہیں سنتا ہر چہ بادابا تو اسے
خواجہ جاب فرماتے ہیں راہ تو تو نے لی یعنی راہ میں تو چلا لیکن ایسے ظن میں چلا جو مثل برق کے
تھا آنا مانا تو جس راہ میں تو جتنا چلا ہو اسکا دسواں حصہ چل لیکن وحی کے پیچھے جو مثل شرق کے
روشن ہو تو نے قرآن میں ان الظن لا یغنی عن الحق شینا بیشک گمان نہیں بے پروا کرتا ہو حق سے
کسی چیز کو پڑھا ہو پھر ایسی ادنیٰ برق کے سبب سے کیسے بڑے شرق سے بچا ہوا ہو خبردار اسے
بدبخت ہماری کشتی میں آ بیٹھ جیسے حضرت نوح نے کفان سے کہا تھا یا بنیٰ اربک معنا اے میرے بیٹے
میرے ساتھ کشتی میں سوار ہو یا تیری کوئی کشتی ہو تو اس کشتی سے باندھ لے وہ کہتا ہو میں اپنی حکومت
کیسے چھوڑوں اور بچوں کی طرح تیرا طفیلی بننے کیوں چلوں یہ تو یقین ہو کہ اندھا اکیلا ہونے سے رہبر کے
ساتھ اچھا ہوتا ہو ایسے کہ رہبر کے ساتھ تو ایک ہی ننگ ہو رہبر کے ہونگی اور تنہائی میں لاکھوں
تنگ ہیں جانے کمان کمان گرے پڑ گیا اور ٹھوکر بن کھائیگا تیری وہ مثل ہو کہ ٹھہرے جو بھاگتا ہو
تو کزدم میں بھاگتا ہو اور نرم سے ہم کی طرف گریزاں ہوتا ہو تو باپ کی غفلگیوں اور ظلم سے لوطیوں
اور شور و شر میں بھاگتا ہو تو یوسف کے مثل گاؤں بستی سے بھاگتا ہو تا نزع و نلعب سے چاہ
میں گروں تو بھی اس سیر سے مثل یوسف کے چاہ میں گرا اگر جیسی عنایت ایزدی یوسف کی یار
محق ایسی تیری کمان ہو اگر وہ سیر یوسف کی بدون اجازت باپ کے ہوتی تو حشر تک کنوین سے رہ
مکالتے نہیں پاتے خیر یہ تھی کہ باپ نے انکی دل کی خوشی کے واسطے اذن دیدیا تھا کہ اگر ایسی ہی تیری
ربغت ہو جا خدا تعالیٰ خیر کرے قولہ ہر ضریرے کو سچی سرکشہ + او جو دانہ باتداز رشد + قابل
صوبہ و گرچہ کو ربودہ + شد ازین اعراض او کو روکبود + گوید شش عیسے بزن برمن تو دوست +
اے عے کھل ضریرے بانست + ازمن از کو رہے بیابے روشنی + نصی یوسف جان بزنے +
کار و باری کت سد بد شکست + اندامان اقبال و منہاج رہست + کار و باری کہ نداد پادوسر و ترک
گیراے پیر خزاے پیو خزاے کار و بارے کان نداد پادوسر ترک گیراے یو الفضول کیج مست +

غیر پر استاد و سر لشکر مباد و پیر گردون نے ولے پیر شاد و در زمان گریہ راخذ زبردست و دروستانی
دید و از ظلمت برست و بشرط تسلیم ست نے کار دراز و سودمند و در ضلالت ترک نماز و من نگویم زمین
سپس راہ اخیر و پیر جویم پیر پیر و پیر باشد زربان آسمان و تیر پران از کہ گرد و زکمان و بندہ
نمود کران و کرد با کر گس سفر بر آسمان و از ہوا شد سوے بالا او بے و لیک برگردون نبرد گے گفتش
ابراہیم کاے مرد سفر و گشت من باشم ایک خوب تر و چون زمین سازی بہا لا زربان و بے پیرین
بر شوی بر آسمان و آن چنان کہ میر و دتا غرب شرق و بے زرا دور اطلہ این دل چو برق و آہنچانکہ میر و
شب ز اغتراب و جس مردم شہر باد و وقت خواب و آہنچانکہ عارف از راہ نہان و خوش نشسته میر و دور
صد جہان و گزند و ستش چنین رفتار و ست و این خبر با زمان و لایت از کہ است و این خبر باوان و روایات
حق و صد ہزار ان پیر بروے متفق و یک خلاف نے میان این قرون و آہنچانکہ است در علم ظنون و آن
خرے آمد اندر لیل تار وین حضور کعبہ و وسط نہار المعنی جو اندھا کہ مسج سے سر کشی کرے و ہنشل
یہودیون کے ہدایت و رشد سے محروم رہا تا ہو اگرچہ وہ اندھا تھا لیکن قابل نور و ضو کے تھا جب مسج
سے اُسے روگردانی کی تو اس روگردانی کے سبب سے کور کبود ہو گیا یعنی پٹ اندھا کہ دو قابلیت تھی
نہری عیالے اس سے کہتے ہیں کہ تو مجھ پر ہاتھ مار اور مجھ کو مضبوط ہو کے پکڑ لے اُمی میرے پاس نین غریبی
نہایتی کا ہو میرے سبب سے یہ کوری تیری جاتی رہی روشنی حاصل ہوگی اور پوست کی جان نصیب سے
نور پائیگا جو کار و بار اے اعمال و افعال کہ بعد شکست و خرابی کے حاصل ہوئے سین اقبال و اور
راہ راست کشادہ آور جس کار و بار کا سر پاؤں نہیں ہو اسکو اے پیر ترک کر تار و نظر مزید مبالغہ آور
جس کار و بار کے کہ ہاتھ و پاؤں نہیں ہیں اسکو اے بوالفضل حق مت چھوڑ دے آب و عایہ فرات
ہیں خدا تعالیٰ سوا پیر کے لیکو استاد و سردار لشکر مرید و کمانہ کرے پیر سے مراد ہماری پیر گرد و زکمان
یعنی جسکو فلک نے گردشیں کر کے بڑا معر کیا ہو بلکہ وہ پیر جو صاحب ہدایت و رشاد ہو جبکہ پیر دست
ہوتے یعنی بیعت کرتے ہی روشنی دیکھی اور ظلمت سے چھوٹ گیا یہ دید و دست صبیغہ ماضی کے مشعر
اسبات پر ہیں کہ غور اے و صف ہو جاتا ہو اور یہ کوئی بڑا نیا چوڑا کام نہیں جو فقط اتنی ہی شرط ہو کہ آپکو
بہم و وجہ اسکے سپرد کرے بیعت سے ہی معصوم ہو اور نیز ایسے پیر کے غلامت میں ترک نما کرنا ہو
کیا کرے میں بھی بعد اسکے راہ اخیر جو کما یہ آسمان سے ہو نہیں ڈھونڈ سکتا پس پیر ہی اہم و ضروری تھا
تکرا پر واسطے مزید تاکید کے جو پیر ہی زربان آسمان کی ہو دیکھو تیر کس سے جانتا ہو کمان ہی سے آہنچانکہ پیر
نمود کرد و کران نے گدھون کے ساتھ سفر آسمان کا کیا حضرت ابراہیم کے ساتھ اس جہان سے ہوا تھا

بہت اوپر چلا گیا لیکن آسمان پر لوگ یہ دیکھ رہے تھے کہ آسمان تک بھی نہ پہنچا حضرت ابراہیم نے اس سے کہا کہ اے سفر کرنے والے اگر تجھ کو اپنا گھر بنانے کے اوڑے تو بہت ہی اچھا ہو گا۔ آسمان کی زربان مجھے بتائے تو بے اوڑے آسمان پر چڑھ جا۔ جیسے بے توشہ و سواری کے میرا دل غرب سے شرق تک مثل برق کے جاتا ہو اور جیسے رات کو خواب میں جس نام شہر دن کے لوگوں کی سانس کی چلی جاتی ہیں اور کہاں کہاں پہنچتی ہو اور جیسے کہ عارف خوش بیٹھا ہوا پوچھ رہا ہے کہ راہ سے سیکڑوں جہان میں پھرتا ہو اور سب جانتے ہیں بیٹھا ہو اگر اسکو ایسی خفیت رفتار حاصل نہیں ہوتی ہو تو یہ خبریں کہ اس ولایت کی وہ دیتا ہو کیسے دیتا ہو بس ان خبروں کو تو روایتیں ثابت شدہ اور حق جان کہ لاکھوں پیرو رہتا ہے متفق ہیں صدیاں گزر گئیں کہ یہ اتفاق چلا آتا ہو کوئی خلافت نہیں جیسا کہ علم اور گمانوں میں ہو یہ نہیں جانتے کہ خری اندھیری رات میں ہو یعنی جدھر کہ تیرا دل خوب گواہی دے کہ یہ رخ کعبہ کا ہو اور کھڑکوں نماز کر اور جب کہ کعبہ سامنے ہو اور دن دو پہر ہو پھر تحری کا کیا کام تو کہ نیز اے نرود و بر جو از کسان + زربانے نایدت زمین کر گسان عقل جزوے کر گس آمد اے عقل + پر او با حیفہ خوار ہی متصل عقل ابدالان چو پر چر نیل + ہی پر دتا ظل سدرہ میل میل + بانہ سلطانم کشم نیکو پیچ + فارغ از مرادم و کر گس نیم + ترک کر گس کن کہ من با شتم کست + یک پر من بہتر از مدد کر گس + چند بر عیادوانی اسپ را + بایدا ستا پیشہ را و کسب را + خویش را رسوا کن در شہر چین + ناقطے جو خویش را ز دور محبین + آنچہ گوید اے فلاطون زبان + ہیں ہوا بگبار و دوبر و فتن آن + جلد سیکویند اندر چین بجد + بہر شاہ خویشین کہ لم یلد + شاہ ما خود بیج فرزندے نژاد + بلکہ سوے خویش زن راہ نداد + ہر کہ از شاہان بدین نوعش گفت + گردنش باتیغ بران گشت جفت + شاہ آید چونکہ گفتی این مقال + زو و ثابت کن کہ من دارم عیال + مر مر او ختر اگر ثابت کنی + بافتی از تیغ سیزم امینی + ورنہ بیشک من بہر مطلق تو + بر کشم از صوفی جان دلق تو + سرخوای برو بیج از تیغ تو اے ہفت لاف کذب آبیغ تو + ہنگراے از جمل گفتہ ناحق + پر سر راے بریدہ خندے + خندے از قہر خندق + کلو + پر سر راے بریدہ از غلو + جلد اندر کار این دعوے شدہ + گردن خود را بدین دعوے زدہ ہیں بین آنچہ چشم اعتبار + این چنین دعوے میں دلش و سیارہ تلخ خواہی کرد بر اعمرا + گردن میں را د اے داوڑ ترا + گرد و دھند سال آن کا گاہ نیست + بر غمی آن از حساب راہ نیست + بے سلائے در مرد و مرکہ + بچو بیابا کان مجہور تملکہ المعنی مستعد ہواے نرود اور پردن کا طالب آدمیوں سے نو تیری زربانی ان گدھوں سے نہیں ہوگی ایسی ہی عقل جہوی بھی مثل کر گس کے ہو اور اسکے پر

مردار خواہی سے متصل ہیں اسی مردار خواہی کے ہیں ہاں ابدالون کے پر ایسے ہیں جیسے جبریل کے پر
 کہ میل میل سیاہ سدرہ تک پہنچنے ہیں مین باز سلطانی ہوں اور خوب و خوش اور نیک پے
 مردار درگس دونوں سے فارغ ایسے کہ گرس نہیں ہوں تو گرس کو ترک کر کہ مین تیرا گرس ہوں اسے
 رفیق میرا ایک پر سیکڑون گرس سے تیرے ہتھو پھر رجوع ہو طرف ذکر نثار دون کے چسپا چپ وہ
 دون چھوٹے بھائی بڑے بھائی سے کہتے ہیں کہ تو بھی عیسا بیٹے پوشیدہ چیز پر گھوڑا لکھا ایک روز لنگا
 ہر کب و ہر پیشہ کا استاد ضرور ہو تو آپکو اس شہر چلین مین رسواست کر کوئی عاقل ڈھونڈھا اور اس سے
 آپکو مت بچائے وہ اے افلاطون زمان جو کچھ کہے اُسکے کہنے کے موافق کرانی ہوا و شوق کو چھوڑ دے
 تمام لوگ چین مین بچد کہتے ہیں اپنے شاہ کے حق مین کہ وہ لم بید ہو یعنی کسیکو جنان مین کوئی فرزند
 ہمارے شاہ نے خود نہیں جنان بلکہ کسی عورت کو اپنے پاس نہیں آنے دیا جس کسی نے بادشاہ سے
 اس قسم کی بات نہ کی اُسکی گردن کو اُس نے تیغ سے جفت کیا بادشاہ یہ حجت کرتا ہے کہ تو نے جب
 یہ بات کہی تو جلدی اُسکو ثابت کر دے کہ میرے زن ہو اور عیال ہیں اگر خاص میری دختر ثابت
 کر دے گا تو میری تیغ تیرے مین ہو گیا نہیں تو بیشک تیرا حلق کاٹو گا کہ کیوں ایسی بات خلق سے نکالی اور
 تیری صوفی جان سے یہ تن کی گودڑی اتار لو گا تو کبھی میری تیغ تیرے سر مین بچا لجا لگا کہ تو نے
 لاف کذب آمیز کہا آئیغ مبدل آمیز غلطی ہذا تیغ مبدل تیرا دیکھ لے اے فلان جنھون نے جہل سے
 کذب ناحق کہا یہ خندق اُسکے سروں سے جو کاٹے گئے بھرا ہوا ہو اور ایسا خندق ہو کہ اپنے قعر سے
 گلے تک سر ہائے بریدہ سے بھرا ہو غلو کے ساتھ لینے حد سے گذرا ہوا کہ وہ سب اُس دعوے کے کام
 مین پڑے اور اُس دعوے مین اپنی گردن مین مار مین بس خبر دار ہو اور چشم عبرت سے دیکھ اور ایسا دعوے
 مست سوچ اور نہ زبان پر لا اگر تیرا بھی یہ حال ہو تو ہمارے عمر کو ہم پر تلخ کر دے گا اگر اسی پر تو اسے باور آئے
 رہا اگر کوئی سو برس اندھے پن پر راہ چلے تو اس سبب سے کہ وہ راہ سے آگاہ نہیں ہو وہ سو برس
 بحقیقت حساب راہ مین نہیں ہیں گویا وہ چلا ہی نہیں اگر معرکہ مین جائے تو ضرور ہو کہ متحسب راہ
 لیکے جائے اور بیباکوں کی طرح تہلکہ مین نہ کو دپڑے جیسا کہ فرمایا ہو و لا تلقوا بہدیم اے التلک
 مست ڈالو ہاتھ اپنے ہلاکت مین قولہ امین ہم گفتند و گفت آن نا صبور کہ مراد مین گفتنا آید
 نفور + سینہ پر آتش مرا چون منقلبت + کابل آید کشت وقت منقلبت + صدر + صبر + ہلاکت
 آن نادمہ ہر مقام صبر عشق آتش قتالہ + صبر مین مردان شبے کہ عشق زانو + درگشت او حاضر آن را
 عمر باد + اسے محدث از خطاب و از خطوب + درگشتہم آہستہ سروے ملکوب + سرنگو نم مین رہا کن

پاسے من - فہم کن درجہ اجڑے من - اشتری ام تا تو انم میکشم - چون فتادم زار باکشتن خوشم - بر سر
مقطوع اگر صد خندق ست - پیش در دمن مزاج مطلق ست - من خواہم زود گراز خوف و بیم
این چنین طبل ہوا زیر کلیم - من علم اکنون بصحا میرنم - یا سر اندازی و باروے صنم - خلق کان نبود سزا
آن شراب - آن بریدہ بہ زخم شیر و ضرب - دیدہ کان نبود ز وصلش و رفہ - آن چنان دیدہ
سفید و کور بہ - گوشش کان نبود سزاے راز او - برکشش کہ نبود آن بر سر نکو - اندران دستی
کہ نبود آن نصاب - آن شکستہ بہ بساط و قصاب - آن چنان پائیکہ از رفتار او - جان نہ پیوند و گرس
زار او - آنچنان پاد و حدید اولے ترست - آن چنان پاقبت در دسرت اللغات منقل
ہندی انگلیشی منجل کبیر در انتی محدث سخن گویندہ ضرب کیسے تلوار مارنا نصاب مال و زر و سرباز
سماطور کار و بزرگ و خجرا المعنی ان دونوں بھائیوں نے یہ سب باتیں بڑے بھائی سے کہیں
اُس صاحبور نے سنکر کہا کہ مجھے مت کہو مجھ کو ان باتوں سے نفرت آتی ہو میرا سینہ انگلی کی طرح
آگ سے بھرا ہو میرا کھیت کامل ہو گیا اب وقت در و در انتی کا ہو سینہ کو میرے صبر تھا وہ
اب نہ رہا اور صبر کی جگہ عشق نے آگ پھیلا دی جس سے بیقرار ہوں صبر تو میرا اُنسی رات مر گیا جس پر
عشق پیدا ہوا وہ تو گزر گیا اب حاضر و ن کی خدا عمر کرے جیسے ماتم دار ماتم پرسی مین کتے ہین آے
باتیں کہ نیوالے مین تو خطاب و خطبوں سب سے گذر گیا نہ فمالیش کی گنجائش ہو نہ نصیحت کی پھر تو
سرد آہن کیوں کو مٹا ہو اور بیہودگی مین کیوں پڑا ہو تین سرنگوں پڑا ہوں میرا پاؤں چھوڑوے اور
میرے اجزا کو غور کر در سمجھ کہ کیا حال ہو رہا ہو مین اشتہر دار ہوں جب تک بار اٹھ سکا اٹھایا اب جو
زار نزار ہو کے گر گیا تو مارے جانے پر خوش ہوں اور جو خندق سے تم کتے ہو خیال کرو
جب کا سر کٹ گیا اگر اُسکے سر پر سو خندق ہوں تو اُسکے در کے سامنے سبکا ایک ہی مزاج ہو لینے
جیسے ایک ویسی ہی سو آب مین خوف اور ڈر کے مارے طبل اپنا زیر کلیم نہ بجاؤ نگاہ مین میدان مین
برتا جھنڈا گاڑو نگاہیں یا تو سر اندازی ہو باروے صنم ہو کس کام کا وہ خلق ہو جو لائق اس شراب کے
نہیں ہو وہ خلق شمشیر و تیغ سے کٹا ہوا اچھا اور کس کام کی وہ آنکھیں جو اُسکے وصل سے طعنے و مزہ
نہ باتیں ایسی آنکھیں سفید اور اندھی بہتر اور جو کان کہ قابل سننے اُسکے راز کے نہوں اُنکو اُکھڑا ڈال
بھکا سر پر رکھنا اچھا نہیں اور جن ہاتھوں مین کہ کچھ سرمایہ اس سے نہو وہ ہاتھ قصاب کی چھری سے
ٹوٹے اچھے اور وہ پاؤں جنگی رفتار سے جان کو اُسکے زنگس زار تک نہ جا لے ایسے پاؤں زنجیر
کے پڑے اچھے کیونکہ آخر وہ پاؤں درد سہا ہی مین

بیان مجاہد کا کہ ہاتھ مجاہدہ سے نہ روکے اگرچہ چلنے کے نشود عطا حق کی کہ مقصود ہے
دوسری طرف یاد دوسرے عمل سے پہونچگی جو اسکے وہم میں نہ وہ اسی امید
میں اسی دروازہ کو بجائے جائے شاید حق تعالیٰ اس روزی کو اور دروازہ
سے پہونچائے کہ اُسے وہ تدبیر نہ کی ہو دیر زرقہ من حیث لا یحسب العمدیر بروا
بقدر اور ایسا ہوتا ہے کہ بندہ کو وہم بندگی کا ہوتا ہے کہ مجھ کو سوا اُس دروازہ کے
پہونچائے اگرچہ حلقہ اُس در کا بجائے اللہ تعالیٰ اُسی دروازہ سے اُسکو
یہ روزی پہونچائے حاصل کلام جملہ دروازوں کا ایک سر ہے

قولہ یاد دین رہی بیایم کام من - یا چو باز آیم زرہ سوے وطن - ہو کہ موقوف ست کام بر سفر چون
سفر کردم بیایم در حضر - یار را چندان بجویم جد و چست - تا بد اتم کہ نمی بایست جست - این معیت کے
رود از گوش من - تا نگردم گرد دوران زمین - کے کہ من از معیت فم راز - جز کہ از بعد سفر باے
در از - حق معیت گفت و دل را مہر کرد - تاکہ عکس آن گوش آید نہ طرد - چون سفر کا کرد دل را راہ داد
بعد از ان مہر از دل او بر کشا - چون خطائیں آن صفات با صفا - کرد و شش روشن ز بعد دو خطا -
بعد از ان گوید اگر دانستے - این معیت را کے اور جستے - دانش آن بود موقوف سفر - ناید آن
دانش بہ تیزی فکر - آن چنانکہ وجہ دام شیخ بود - بستان موقوف گریہ آن عنود - کو دک حلو ایسے
گیرست زار - تو خستہ شد دام آن شیخ کبار - گفتہ شد آن داستان معنوی - پیش ازین اندر بیان
ثنوی - در دولت خوف انگند از موضع - تا نباشد غیر آنت مطیع - در طبع خود فائدہ دیگر بندہ - دان مرا
از کسے دیگر دہد - اسے طبع پرستہ بر کجائے سخت - کا یدم میوہ ازین عالی درخت - آن طبع زینجا
نخواہد شد و فایہل زجاے دیگر آید آن عطا - آن طبع را پس چرا و تو نہاد - چون نبودش نیت کرام
داد - از بر اسے حکمتے و صنعتے - نیز تا باشد دلش در حیرتے - تا دلت حیران بود اسے مستفید
کاین مرادم از کجا خواہد رسید - تا بدانی عجز خویش و جہل خویش - تا شود ایقان تو در غیب پیش
ہم دلت حیران شود و در منتج - کہ چہ رویاند مصرف زمین طبع - طبع داری روزیے در روزیے -
تا ز خیا طری بری نان تازیے - رزق تو در زر گری آید پدید - کہ زوہمت بود آن کسب بعید -
پس طبع در روزیے بہر چہ بود - چون ترا در جاے دیگر در کشود - بہر نادری حکمتے در علم حق -
کہ نوشت آن حکمتے در ماسبق - نیز تا حیران شوند اندیشہ است - مالہ حیرانی بود کل پیشہ است -
یا وصال یار زین سیم رسد - یا ز راہ خارج از سعی جہد - من نگویم زمین طریقی آید مرد - می طیس

تا از کجا خواہ کشادہ سر پریدہ مرغ ہر سوی طہیدہ تا کد امی سوز ہر جان از جسدہ یا مراد من بر آید زین
 خروج + یاز بر جے دیگر از ذات البروج + اللغات حضرت خضر سفر خانہ باشی و بشہ آمدن طرد و بالفتح
 موافق مطلع جائے طمع متعج شیکو کار و جا نگاہ آب و گیاہ توختہ جمع کردہ المعنی وہی برادر بزرگ کہتا
 ہو کہ یا تو اس راہ میں میں اپنے مقصود کو پہنچو لگا یا مثل باز کے اس راہ سے لوٹ کے وطن کو
 آؤ لگا شاید میرا مقصود سفر پر موقوف نہ ہو کہ سفر سے حاصل ہو پھر جب سفر کر کے اسکو حاصل کر لو گا تو غائب
 میں اسکو گھر بیٹھے موجود پاؤں گا بس ایسا ہر دھپت ہو کے یا رکو ڈھونڈھون کہ جان لون کہ اب نہیں
 ڈھونڈھنا چاہیے حد ہو گئی یہ معیت یعنی اسد معکم انما کنتم اسد مختارے ساتھ ہو جان کہیں تم ہو جو میرے
 کان میں پہنچے گی ہو میرے کان سے کیسے مٹھے جہنک میں زمانہ کے گرد نہ پھر لون تب تک معیت
 کا راز کیسے سمجھوں بجز اسکے کہ دور دراز سفروں کی دوری سے حق تعالیٰ نے معیت اپنی توجہائی مگردل پر
 مہر دی تا دل اسکے برعکس بات نہ نہ موافق اسکے اگر موافق نہ تو خوف ہی کیا ہو آب جو سفر
 کیے اور دل کو سفروں میں ڈالا جسکو سفر کہا ہو تب مہر کی دل سے کھلی بس جیسے خطائیں کہ بعد و خطا
 روشن ہو جاتی ہیں ایسے ہی وہ صفات باصفا اسکو بعد سفر سے روشن ہو جاتے ہیں بعد روشن ہو جاتا
 ان صفات کے کہتا ہو کہ اگر میں اس معیت کو جانتا کہ وہ میرے ساتھ ہو تو کب اسکو ڈھونڈھتا ہوں
 جانتا اسکا سفر پر موقوف تھا اور یہ جانتا تیری فکر سے نہیں حاصل ہوتا ہو بلکہ موقوف علیہ سے جیسے کہ
 صورت قرض شیخ کی متعلق و موقوف اس رٹ کے کشش کے گریہ پر بھی اور وہ ایک حلوائی کا رٹا کا جکا حلوا
 ایک شیخ نے لیکر دام نہیں دیے تھے اپنے دامون کے لیے راز راز رو یا جسکے سبب سے اتنا زرجع ہو گیا
 کہ سارا قرض شیخ کبار کا ادا ہو گیا چنانچہ خود فرماتے ہیں کہ ہمنے اس داستان معنوی کو قبل اس سے
 اس ثنوی میں بیان کیا ہو ایسا بھی ہوتا ہو کہ کسی موضع سے تیرے دل میں خوف ڈالتا ہو اس سبب سے
 کہ تیرا سوا اُسکے کوئی مطلع یعنی تیری طمع کا ٹھکانا نہ ہے اُسی سے طمع رکھے اور طمع میں اور فائدہ تیرا
 بظہر تا ہو اور وہ جو تیری مراد ہوتی ہو اسکو اور کیسے ذریعہ سے دیتا ہو اے فلان تو نے اپنی طمع ایک جگہ پر
 خوب مضبوط کر کے جمائی ہو کہ اسی عالی درخت سے میوہ جھکو حاصل ہوئے تو یہ طمع تیری یہاں سے
 نہیں پوری ہوگی دوسری جگہ سے وہ عطا تیرے واسطے ضرور آئیگی آئیگی کہ وہ طمع جو اُسے تجھ میں رکھی
 ہو خاص اسی نیت سے ہو کہ تیرے ساتھ اکرام و عطا کرے ورنہ وہ طمع ہی تجھ میں کیوں وضع کرتا اور کہتا
 اس میں اسکی حکمت و صنعت ہو اور یہ بھی کہ تیرا دل حیرت میں پڑ جائے کہ جہاں سے امید تھی وہاں سے
 کیسے ملا آوے اے مستفید تیرا دل حیران ہو کہ یہ مراد میری کہاں سے مجھکو مل جائیگی اور مل جائے تا تو اپنے بجز

اور اپنے جہل کو جانے اور غیب پر تیرا یقین بڑھے کہ غیب سے ایسے سامان ہو جاتے ہیں یہ حکمت
و صنعت ہو اور نیز تیرا دل اپنے آب و گیاہ کی جگہ میں حیران ہو کہ دیکھوں اس آب و گیاہ سے میرے
مصرف کیا جاتا ہو مصرف تصرف سے از حالے بجالے گردانیدن مثلا تو طمع اپنی روزی کی دزدی پن
میں رکھتا ہو تا خیال می سے جب تک زندہ رہے روٹی پاس اور رزق تیرا زرگری میں پیدا ہو کہ اس
کب کا ٹھکانا تیرے وہم سے بعید تھا پھر اب یہ بتا کہ طمع تیری دزدی پن میں کیوں تھی جبکہ تیرے
لیے دوسری جگہ دروازہ کھولا گیا یہ واسطے ایک ناو حکمت کے ہو جو علم حق میں ہو جیسا کہ ماسبق
میں ہم نے اسکو بیان کیا کہ وہ عجز و جہل کا اپنے جاننا اور غیب پر یقین بڑھنا ہو اور نیز تیرا اندیشہ تیرا حیران
ہو اور کل پیشہ تیرا حیرانی ہو جائے جو صل معرفت ہو آب وصال یار کی دو صورتیں ہیں یا تو میری اس
سعی سے چمکے حاصل ہو یا خارج راہ سے یعنی کوشش جہانی سے مگر میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ کون سی
طریق سے مراد حاصل ہوگی لیکن حصول مراد کی آرزو میں تڑپ رہا ہوں دیکھوں کہ ہر سے کشاد
ہوگی جیسے مرغ سر بریدہ ہر طرف تڑپتا ہو تو کسی طرف سے تو ایسا ہو کہ جان جسم سے جھوٹ جالے
ایسے ہی یا تو مراد میری اس خروج سے محل آئیگی یا آسمان ذات البروج کے کسی اور برج سے

حکایت مرد میراث یافتہ کہ اسراف کر کے مفلس ہوا

قولہ بود ز میراثی رہنما رہ چلہ را خور دو باندہ او ز ارزار مال میراثی ندر خود وفا چون بنا کام از
گذشتہ شد جدا او نہ اند قدر ہم کار زان بیافت کہ بکد و کسب و بخش کم شتافت + قدر
جان زان می ندانی اے فلان + کہ ہدایت حق بخشش را بجان + نقد رفت و جنس رفت و خانہا
ماند چون چندان درین ویرانہا + گفت یارب برگ دادی رفت برگ + یا بدہ برگے دیا ہنرست
مرگ + چون تہی شد یا دحق آغاز کرد + یارب و یارب اجر نے ساز کرد + چون پیر گفت مو من
مزمزمست + در زمان خالی نالہ کرست + چون شود پر مطربش نہ بدزدست + پر مشو کا سبب
دست او خودست + خالی او باش بین الاصبغین + کزے لایین سرمست ست این + رفت
طنیان آب از چشمش کشاد + ابر چشمش زرع دین را آب داد + درد عا و لایہ در زود ہر دوست +
ز رطلب شد بے تعب آن زر پرست المعنی ایک میراثی تھا اسکے پاس زر بشمار شاخہ میراث
سے پایا تھا سب کھا گیا اب زر زار رہ گیا فراتے ہیں میراثی مال خود بیوفا ہوتا ہو ایسے کہ
گذشتہ سے جسکے پاس تھا کسی ناکامی سے جدا ہوتا ہو اب جبکہ وہ اسکی قدر نہیں جانتا
کہ مفت پایا ہو نہ کوشش کی نہ کہ کیا نہ کچھ بخش اٹھائی ایسے ہی اے فلان تو قدر جان کی

نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی بخشش سے تجھ کو مفت دیدی ہے پھر اس میراثی کا بیان ہو کہ نہ قدر ہا
 نہ جس نہ مکانات خود اکوون کی طرح ان ویرانون میں رہ گیا کہا اے رب میرے تو نے جو برگ و
 سامان دیا تھا وہ سب جاتا رہا اب یا تو برگ دے یا برگ بھیج غرض جب خالی ہو گیا تو یا حق شروع
 کی یا رب یا رب اجر نے کا ساز بنایا جیسے کہ پیر نے فرمایا ہو کہ مومن ایک مزار ہو کہ جب خالی ہوتی
 ہو تو نالہ کرتی ہو اور جب پُر ہوتی ہو مطرب اسکو خود ہاتھ میں نہیں لیتا لہذا ہر مت ہو خالی رہ کہ خود بھی
 آسیب اسکے نفع و نظر کا ہو کما قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم المؤمن کاملہ مارا یحسن صوتہ الا بخلا
 لبطنہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مومن مثل بانسی کے نہیں اچھی ہوتی ہو آواز اسکی مگر وقت
 خالی ہونے اسکے بطن کے لاجرم پُر ہونا بطن کا صورت آسیب نفع کی ہو خالی ہو اور خدا تعالیٰ
 کی دوا انگلیوں میں رہ پھر دیکھ حسن اس آواز کا کہ گرمی شراب نفی سے کہاں سر ہوتا ہو اور کسان
 مست پھر فرماتے ہیں وہ میراثی جو طعنان میں پڑ گیا تھا وہ سب جاتا رہا اب چشم جاری ہو گیا جسے
 نکشت دین کو پانی دیا جتے کہ دعا و خوشامد کو اُس نے دونوں ہاتھوں سے پکڑا اور بے سرج و نمک کے
 وہ زہر پرست مر طلب ہوا

اس بیان میں کہ اجابت دعا مومن میں اس سبب سے تاخیر ہوتی ہو
 قولہ لے بسا مخلص کہ نالہ درد دعا تا شود و دو و خلوص بر سما تا شود بالائے این صفت برین + پوسے
 بجز انہیں مذہبین + پس لکایک با خدا نالہ دراز + کای مجیب ہر دعا وے مستجار + بندہ مومن تضرع
 می کند + او نمیداند بجز تو مستند + صلہا بیگا نگار امیدای + از تو دارد آرز و ہر شتری + حق بفرماید کہ ز خواری
 اوست + عین تاخیر عطا یاری اوست + نالہ مومن ہمداریم دوست + کو تضرع کن کہ ابن اعزاز
 اوست + حاجت آوردش ز غفلت سوے من + آن کشیدش موکشان در کوے من + گر بآرم
 حاجتش او وارود + ہم دران باز پچہ مستغرق شود + گرچہ می نالہ بجان او سوگوار + دل شکستہ
 سیدہ خستہ کو بزار + خوش بھی آید مرا آواز او + دان خدا یا گفتن و آن راز او + وانکہ اندر لا بہ و
 در ناچسب + می فریباند ہر نوے مرا + طوطیان و بلبلان راز پسند + از خوش آوازی قفس در می کنند
 زانغ را و چند را اندر قفس + کے گفتار این خود دنیا در قفس + پیش شاہ باز چون آید دوش +
 آن یکہ کم پروان یک خوشش ز تن + ہر دو نان خواہند آواز تر فخر + اردو کہ پیر را گوید کہ گیر +
 دان و گر کہ خوشش قدر و خند + کے دہد نان بل تاخیر انگند + گویدش بنشین زمانے بے گزند +
 کہ نہ جانان نالہ دمی پزند + چو آید رسد آن نان گزشتہ بعد کہ + گویدش بنشین کہ حلوا میرسد +

ہم برین فن دار دانش میکند و زہر پنهان شکارش میکند کہ مرا کاریست با تو یکرمان بہ منتظر میباش
 اے خوب جهان + تا بدین حیلست فریباند و را + تا مطیع و رام گرداند و را + مثل آن کم پرو آن بیگانگان
 شاہدش خوش روے مثل مومنان + بمرادے مومنان از نیک و بد + تو یقین میدان کہ ہر این
 بودہ این جهان زندان مومن زین بودہ کافران راجت عالی شود + اللغات آئین نالہ مستجاب
 بالضم و جس سے پناہ چاہیں صلہا انعاما کچیر نال فطیر آر دس رشتہ ضد خیر المعنی آے مخاطب اکثر
 اخلاص والے جب دعائیں کرے و نالہ کرتے ہیں نادھوان اُنکے اخلاص کا جو آہ ہو آسمان پر جائے
 اور بولکھٹی سینہ کی حسین دل کباب ہو رہا ہو نالہ گنگارون سے سقف برین پر پونچے تو ملائک
 خدا کے سامنے زار زار نالہ کر کے کہتے ہیں کہ اے قبول کرنے والے ہر دلع کے اور اے جلع پناہ
 پہندہ مومن زاری کر رہا ہو اور وہ تیرے سوا کوئی بھروسہ کی جگہ نہیں جانتا تو انعام اکرام بیگانوں کو
 جو کافر ہیں دیتا ہو اور تجھے ہر مشتری آرزو رکھتا ہو اشتراک سے بھی شریع کے خرید و فروخت
 دونوں کے بس یہ فروشنده عجز و نیاز کے ہیں اسوقت حق تعالیٰ فرماتا ہو کہ یہ جو ہم عطا میں تاخیر
 رتے ہیں یہ اسکی ذلت و خواری سے مت جانو بلکہ عین باری و مددگاری اسکی ہو نالہ مومن کو ہم ہمیشہ
 دوست رکھتے ہیں ہکو خوش آتا ہو اُس سے کہہ دو کہ تضرع کرے جا تضرع ہی میں اسکا اعزاز ہو یا تو
 مجھے غافل خطاب جو حاجت پڑی تو وہی اسکو بال پکڑ کے میری گلی میں پہنچ لائی ہو اگر میں اسکی حاجت
 پوری کر دوں تو آپ ہی جائیگا اور اُسی غفلت کے کھلونے سے کھیلے گا اور اُس میں ڈوب جائیگا اور اگر چہ
 سو گوار جان و دل سے نالہ کرتا ہو کہ دل بھی شکستہ ہو اور سینہ خستہ کو پلٹتا بھی ہو اور زار و زار ہو مگر ہکو
 اسکی آواز خوش آتی ہو اور وہ خدا یا کہنا اور راز کہنا اسکا پسند ہو وہ جو خوشامد اپنے معاملہ میں کرتا
 ہو اور خوشامد کر کے ہکو ہر طرح نجاتا ہو نہایت خوش آتا ہو دیکھو بلیون اور طوطیون کو انکی آواز
 پسند آتی ہو اُس خوش آوازی کے سبب سے انکو پچرے میں کرتے ہیں اور آواز سننے بہتے ہیں
 ہمیں بھی قصوں حکایتوں میں سنا کہ کسی نے کوئے اور اُنکو پچرہ میں کیا ہو اگر کسی شاہد باز کے پاس
 بعض جانیں کہ ایک اُسین کپیر ہو اور ایک خوش ذقن اور دونوں روٹی مانگین تو وہ جلدی سے
 ہاکے آٹا ہی گوندھا ہوا لاکے کپیر کو دیدیگا کہ یہ لے اور جار و ادار اُسکے ٹھرنے کا نہ ہو گا اور
 دوسرا جکا قد و خد اسکی نظر میں خوش ہو اسکو روٹی جلدی کب دیکھا بلکہ دیر لگا بیگا اور
 بیگا کہ تھوڑی دیر بیٹھ کہ کچھ نقصان نہیں ہو میری کینز تازی روٹی بکا رہی ہو چپ وہ گرم گرم
 روٹی کھد و کوشش پک جائیگی تو اُس سے کیسا بیچارہ حلو بھی آتا ہو جس اسی حیل سے اسکو دار و دار

کرتا جو یعنی رہجا رہجا اور ایسی پوشیدہ راہ سے اُسکو شکار کرتا ہو کہ مجھے مجھے کچھ کام ہو حقوڑی دی
اے خوب جہان کے خطرہ پھر کو نگاتا اُس میلہ سے اُسکو لجا لے اور اپنا مطیع و فرمانبردار کر لے تیر
بیگانے تو ایسے ہیں جیسے کمپیر اور مومن جیسے شاہد خوش رو لندا مومن جو نیک و بد سے بیزار رہتا
ہیں اُنکی بیزادی کا یقین جان یہ سبب ہو اسی واسطے اس جہان کو الدنیا جہن المومن و جنتہ الکافر
کہا ہو یعنی دنیا قید خانہ مومن کا ہو اور جنت واسطے کافر کے

دیکھنا میراثی کا خواب میں کہ مصر کے فلان موضع میں خزانہ ہو اور جانا اُسکا مصر کو
قولہ خواجہ چون میراث خورد و شد فقیر آمد اندر یارب و گریہ نغیر خود کہ کو بد این در رحمت نشار
کہ نیا بد در اجابت صد بہار خواب دید وہاں تھے گفت و شنید کہ غنائے تو بمصر آمد پدید رو بمصر
شو کار تو راست کردہ گریہ ات را قبول او مر نجاست در فلان موضع یکے گنجیت زلفت
در پے آن بایت تلمع زلفت در فلان کوے فلان موضع دفین بہت گنجے سخت نادر بس نہیں
بے درنگے ہیں زنجیر اداے پسر و رولبوے مصر و مہبت گاہ زر چون زنجیر ادا و تاسو
مصر گرم شد پشتش چو دید اور دے مصر بر امید وعدہ ہا تفت کہ گنج یا بد اندر مصر ہر دفعہ
لیک از نفقہ و راجزے نماند خواست گد یہ بر عوام الناس راند لیک خرم و ہمتش و اسن گرفت
خویش را بر صبر افشردن گرفت ہا زلفش از جماعت بطہید از گدائے کردن او چارہ ند
گفت شب بیرون روم من نرم نرم تاز ظلمت تا یدم از گد یہ شرم و بچو شب کو کے کم من
ذکر و باہگ تار سدا ز باہمایم نیم دانگ اندرین اندیشہ بیرون شد بکو و اندرین فکر ہی ش
سولبو یک زمان مانع ہی شد شرم و جاہ یک زمانے جو رع می گفتش بخواہ ہا پے پیش و پا
پس تاملت شب کہ خواہم یا بچشم خشک لب اللغات مری بالضم رجا کردہ شدہ فہبت جا
رو بدن جماعت گرسنگی شب کوک وہ فقیر جورات کو درخت پر چڑھکے اہل محلہ کو دعا کرے یا
وغیرہ المعنی خواجہ نے میراث جو پائی تھی کھالی اور فقیر ہو گیا تو آہ و گریہ اور فریاد و فغان میں پڑ
آپ بتاؤ کون ایسا ہو جو اس دروازہ کو جس سے نثار رحمت کا پانے میں بجائے اور سیکو
ہمارین اجابت کی نہ پائے اُسے خواب دیکھی اور ہا تفت نے جو کہا اُسکو سنا کہ تیری آسودگی مصر
ظاہر ہوگی تو مصر کو جانیرا کام وہاں درست ہو گا اسد توائے نے تیرے گریہ کو قبول کیا کہ امیدوارہ
وہ مری تھی ہا اے امید کردہ شدہ فلان جگہ ایک خزانہ کثیر ہو اُسکے لیے تجھکو مصر تک جانا چاہیے فلا
گلی میں فلان جگہ ایک گنج نادر نہایت قیمت والا دونوں ہو تو اسے پسر و پست کر اور خیر دار

نہداد سے مصر کو اور اس نسبت گاہ زر کی طرف جا موافق اسکے بعد اس سے وہ مصر کی طرف آیا جبوقت
مصر کی صورت دیکھی نہایت پشت اٹکی گرم ہو گئی اور فوت پانی پشت گرم اس سبب سے کہ وعدہ
ہانت کا تھا کہ تو وہاں خزانہ پائیگا اسی خیال سے یہاں آیا کہ گنج پاؤں گا بیچ جائیگا لیکن لغتہ اور
خرچ اسکے پاس نہ رہا چاہا کہ عوام الناس سے گدائی کروں مگر شرم و ہمت نے دامن اسکا پکڑا ناچار
آپکو صبر کے افشار اور دبلوچ میں ڈالا پھر بعض اسکا بھوک کے مارے تڑپنے لگا تب تو بچہ گدائی کے
کوئی علاج نہ دیکھا دلیں کہا کہ رات کو ہلکے ہلکے باہر نکلوں اور گدائی کروں تا ظلمت شب میں کسی سے
شرم نہ معلوم ہوئے اور مثل شب کوک کے ذکر دبانگ سوال کروں تو مجھ کو چھتوں سے نیم دانگ پہونچے
غرض اسی سوچ میں گھر سے نکلے باہر گلی میں گیا اور اسی فکر میں ادھر ادھر بھرتا تھا کسی وقت تو شرم
وجاہ مانع سوال کی ہوتی تھی اور کبھی بھوک اس سے کہتی تھی نہیں مانگ اسی حال میں کہ ایک قدم
بڑھا تا تھا اور ایک قدم ہٹاتا تھا تنہائی رات گذر گئی کبھی کتا تھا مانگوں کبھی کتا تھا سورہوں اُسین

خشک لب ہو رہا تھا

پہونچنا اس شخص کا مصر کو اور باہر آنا گلی میں رات کو واسطے شب کو کی اور گدائی
کے اور پکڑنا کو تو ال کا اُسکو اور مراد اسکی حاصل ہونا بعد رنج کے وئے ان
مگر ہوا شہداء ہو خیر لکم ان مع العسر یسیرا قریب ہے کہ مکروہ جانو تم کسی چیز کو
حال یہ کہ وہ بہتر ہو تبھارے واسطے بیشک ساتھ ملتی کے
آسانی ہو

قولہ ناگمانی خود س اور گرفت بہشت و چویش زوز صفر تا ثلثتہ اتفاقاً اندر ان شہماے
تارہ دیدہ بدرم زشب و زوان ضرارہ بود شہماے خون نختس پس بجدی حبت و زوان عرس
تا خلیفہ گفتہ کہ برید دست بہر کہ شب گردد گر خویش نشت بہر عرس کردہ ملک تہدید و بیم
کہ چاہا شنید بر زوان رحیم عشوہ ہاشان از چہ رو باور کنید یا چہ از ایشان قبول زر کنید
رحم بر زوان و ہر مخوس دست بر ضعیفان رحمت و بے رحیمت بہین رنج خاص
کسل انتقام رنج او کم بین مگر در رنج عام بہ اصبع مد و غ برد در دفع شر و در تعدی و ہلاک تن
مگر اتفاقاً اندر ان ایام زدہ گشتہ بود داخوہ پختہ و خام زدہ و در چنین وقتش بہر بہر سخت زدہ
چو بہا و زخمہاے بے عدد و نعرہ و قریا و زان در دلش غامت کہ مزین تاسن بگویم حال بہت
گفت اینک داومت ملت بگو تا شب چون آمدی بیرون بگو تو نہ زینجا غریب و شکر

راست گویا تو بچہ مکراندرے۔ اہل دیوان عیسٰی طعنہ زدند کہ چادر دان کنون انہ شدند۔ انہی از
 قت دار یاران تست۔ و انہا یاران زشتت را نخت۔ ورنہ کین جلدہ را از تو کشم۔ تا شود این زخم
 ہر محشم۔ اللغات اصبح انگشت مکر دغ گزیدہ شدہ تعدی حد سے تجاوز کرنا ظلم و ستم بمعنی جتنے
 یہ تو اسی مکر میں تھا کہ سورہوں یا گدائی کروں کہ ناگمان خود کو تو ال نے اسکو پکڑ لیا اور غصہ بے صبر کہ
 سبب سے خوب گھونے اور ڈنڈے اُسکے ماہے اتفاقاً وہ اندھیری راتوں کے دن تھے اُن اندھیرے
 کے سبب سے لوگوں نے چورون سے بہت ضرر دیکھے تھے جو کہ اندھیری راتیں منحوس تھیں اس واسطے
 بڑی کوشش کے ساتھ کو تو ال چورون کو ڈھونڈتا تھا یا ہانٹتا کہ خلیفہ نے کہہ دیا تھا کہ جو کوئی رات کا
 پھرے اُسکے ہاتھ کاٹ ڈالو اگرچہ میرا خویش ہی کیون نہوا اور بڑی شدید و بیم پادشاہ نے کو تو ال پر کہ
 حتی کہ کیون چورون پر رحم کرتا ہو اُنکے دھوکے کس سبب سے یقین کر لیتے ہو یا اُنے در کیون لیے
 ہو جیسے اکثر لوگ سرکاری چورون سے اپنا حصہ مقرر کر کے پھر اُنے چشم پوشی کرتے ہیں چورون او
 ہر منحوس دست پر رحم کرنا ضیعفون کو تکلیف دینا اور اُنکے ساتھ برحمتی کرنا جو خبردار ہو رنج خاص
 لینے بزم ایک شخص کا خیال کر کے بدلا اُس سے مت چھوڑے اُس ایک کے بیچ نظر مست
 اس سے جو رنج عام کو ہو اُس پر غور کر اگر انگلی میں سانپ کاٹ کھائے تو انگلی کو کاٹ ڈال تا شرا
 دفع ہو بس انگلی کو مت دیکھ تن کی ہلاک و تعدی پر کہ کچھ سے کچھ ہوا جاتا ہو نظر کر اتفاقاً اس بابا
 میں جو ایام چورون کے تھے بہت چور پکے کچے مار ڈالے تھے بس کو تو ال نے ایسے وقت میں
 اسکو دیکھا نہایت ہی مارا ایسے ڈنڈے مارے جسے بیشمار زخم ہو گئے یہ فقیر بیچارہ چلائے ۱۱
 نوے مارنے لگا کہ محکوم مارے مت تو میں سچا سچا حال تجھے کہہ دوں کہالے میں نے مجھکو مہلت
 دی تاکہ تو رات میں نکلے گل میں کیون آیا تو یہاں تکارہنے والا نہیں ہو مسافر اور غیر چہان آدمی
 اب سچ بتا کہ تو کیا کر بھیلانے کو آیا ہو اور کس مکر میں ہو کچھری کے لوگ کو تو ال پہنچنے کرتے
 کہ کیا وجہ ہو جو چور بہت انبوہ ہو گئے ہیں بس معلوم ہوا کہ یہ انہوی تجھے اور میرے بارون۔
 ہوا ب پہلے تو تو اپنے بارون زشت کو بتا دینے سبکا کہینہ تجھے بھالو بھکا تو شہر کے آسودہ لوگ

ہر شہر سے بچتا ہو جائیں

در بیان حدیث الصدق طمانینہ والکذب ریتہ صدق تسلی اور کذب شک و شبہ
 قولہ گفت ادا زہد سو گندان پر کہ نیم من خانہ سوز و کسہ بر من نہ مرد و زوی و بیدا ویم من غریب
 مصرم و بعدا ویم قصہ آن خواب و گنج زر بگفت پس زہد حق ادا دل آنکس شکفت۔ پو۔

ہوے صدقش آمد از سو گند او و سوز او پیدا شد از اسپند او و دل بیار آمد ز گفتار صواب و آنچنان مکر تشنہ آگہ
 از آب و جز مگر محبوب کو را علقی ست و از بنی اش تا بنی تمیز نیست و در نہ آن پیغام کو موضع بود و بر سر
 از بر زدن گناہ شد و نہ شگافدوان دل محبوب نے و زانکہ مردودست او محبوب نے چہرہ شد
 چشم سس ز اشک مبل نے ز گفت خشک بل از بوسے دل و یک سخن از دوزخ آید بوسے لب
 یک سخن از شہر جان در کوے لب و بحر جان افزا و بحر پر حرج و در میان ہر دو بحر این لب مرج و
 بحر جان افزا و بحر مژگاہ و ہر دو آن بر لب گذر دارند و راہ و چون نیل و در میان شہر ہا و از نواحی آمد
 آنجا بہر ہا و کالہ معیوب و قلب کیسہ بر کالہ پر سود و مستشرق چو در زمان نیل و ہر کہ بازار گان ترست و
 بر سرہ بر قلیہا دیدہ و درست و شد نیل و مردار از رباح و داند گرد از غلی ذات الجناح و بر یکے ز اجزائے
 عالم یک بیک و بر غنی بندست و بر استاد فک و بر یکے قدست و بر دیگر چو زہر و بر یکے لطفست و
 بر دیگر چو فہر و بر یکے دیوست و بر دیگر چو نور و بر یکے نارسست و بر دیگر چو نور و اللغات متبل بضم بسم
 و کسر با ترکندہ و اشکبار مرج بفتحتین آشفته ہونا کام و فساد و تباہی نیل و بفتح یا و فتح تون قافلہ بازار
 ہمان ہر طرف سے اجناس لاکے بچہن مستشرق بلند قدر فک بفتح و تشدید جدا کرنا و دوزخ کا جو
 ایک دوسری میں گھسی ہوئی ہوں المعنی درویش نے بہت سی قسمیں شدید کھلے کہا کہ نہ میں آگ
 لگانے والا ہوں نہ چور گرہ کٹ نہ میں مرد دزدی و بیدادی کا ہوں میں ایک مسافر وار و مسر کا
 رہنے والا بندہ او کا ہوں بعد اُسکے قصہ خواب دگر ز کا بیان کیا جسکے صدق سے دل کو توال کا
 محل سا کھل گیا بوضوح کی اسکی سو گند سے اُسکے مشام جان میں پہنچی اور اُسکے اسپند سے
 اُسکے دل میں سوز پیدا ہوا یعنی اُسکے دل جلانے سے اُسکا دل جلا آئندہ مقولے اُنکے ہیں مہول
 ہو جو گفتار صدق و صواب کے ساتھ ہوتی ہو اُس سے دل چین پا جاتا ہو جیسے پیاسے کو پانی
 سے چین ہو جاتا ہو آہستہ محبوب چہرہ پڑا ہوا ہو اُسکو ایک علت ضروری ہوئی ہو اُسکو بنی و غنی
 میں تیز نہیں ہو بس یہ بے تیزی ہی علت ہو ورنہ وہ پیغام نبی کا ایسا ٹھکانے سے ہو کہ اگر ماہ پر
 پڑے تو خشکافتہ ہو جائے جیسے کہ ایک وقت میں شق القمر ہو چکا ہو آب جو ماہ خشکافتہ ہو جاتا ہو
 اور محبوب کا دل نہیں ہوتا اُسکا سبب یہ ہو کہ محبوب کا دل مردود و محبوب نہیں ہو جیسے کو توال
 کی آنکھیں اشک تر سے چشمہ بن گئیں کہ وہ باتیں اُسکی خشک بختیں بلکہ بوسے دل سے بختیں ایک
 بات نو دوزخ یعنی ہوسے نفس سے لب کی طرف آتی ہو اور ایک ایسی ہو کہ شہر جان سے لب کے
 کوچہ میں آتی ہو بس ایک تو بحر جان افزا ہو اور ایک بحر پر حرج اے سختی و تنگی اور ان دلیوں دریاؤں کے

یہ چمن لب مرج ہیں یعنی جگر روائی دریاؤں کی چنانچہ خود فرمایا کہ بحر جان اغزا اور بحر عمر کاہ دونوں کا گذر اور دونوں کی راہ لب پر ہو جس ایسا حال ہو جیسے شہرون میں بازار کہ وہاں ہر طرف سے ہر قسم کے حصے جو مراد ہر قسم اجناس سے ہو آتے ہیں کہ بعض اسباب تو معیوب و کھوٹا خریدار کی گرہ کاٹنے والا ہوتا ہو اور بعض بلند قدر موتی جیسا جس اُس بازار میں جو کوئی بڑا سوداگر ہو وہ کھڑے کھونٹے کا بچانے والا ہو لہذا یہ بازار مرد کے واسطے جو دیدہ و رہ دار الراح ہو یعنی سوداگر کا گھر اور وہ جو دوسرا راہ اسکے لیے اندھے پن سے ذات الجناح و جناح بضم گناہ کہ عبارت نقصان سے ہو اسے صاحب نقصان لاجرم اجزائے عالم سے ایک ایک کو غیبی پر گرفتاری ہو استاد پر آزادی چنانچہ ایک پر قندہ ہو دوسرے پر ایسا جیسے زہا ایک کٹھن ہو دوسرے پر قندہ ہو دوسرے پر دیو ہو دوسرے پر چور ایک پر نار ہو دوسرے پر نور قولہ بریکے گنج ست بر دیگر چوارہ بریکے در دست بر دیگر چوارہ بریکے شیریں و بر دیگر ترش بریکے بہوت و بر دیگر چوہش بریکے پنهان و بر دیگر عیان بریکے سودت و بر دیگر زیان بریکے بندست و بر دیگر کشادہ بریکے قیدست و بر دیگر مرادہ بریکے نوشت و بر دیگر چوینش بریکے بیگا و بر دیگر چویش بریکے روزست و بر دیگر چو شب بریکے عیشست و بر دیگر تعب بریکے مجبور و بر دیگر عدو بریکے راحت و بر دیگر کدو بریکے آبست و بر دیگر چو خون بریکے عجاز و بر دیگر فسون بریکے حلوا و بر دیگر چو سم بریکے سنگست و بر دیگر صنم بریکے صبت و بر دیگر چو روح بریکے جنسست و بر دیگر فتوح بریکے تیرست و بر دیگر کمان بریکے نانست و بر دیگر ستان بریکے نقصست و بر دیگر کمال بریکے ہجرت و بر دیگر وصال ہر جہادی بابئی انسانہ گو کہ جبہ حاجی گواہ و نطق جو بر مصلے سہا ہم گواہ گوہی آمد بن از دور راہ بر غلیل آتش گل و ریحان بود باز بر فرو آتش دان بود بارہا گفتیم این اسے صن می نگردم از ہیانش سیر من بارہا خوردی تو نان دفع ذلول این ہان تانست چو ار گشتی ملول و در نو جوئے میرسد نور ہمدال کہ ہی سوز داز و تخمہ و ہلال اللغات بہوت جسد ذلول یفتح لا غر و ہر مردہ و بضم لا غری و ہر مردگ المعنی بتا میدصد رکتے ہیں ایک پر گنج ہو ایک پر مار ایک پر گلاب ہو ایک پر خار ایک پر شیریں دوسرے پر ترش و ناگوار ایک پر حیرانی دوسرے پر تپاہ ہوش کی ایک پر پوشیدہ ہو دوسرے پر ظاہر ایک پر فائدہ ہو دوسرے پر نقصان ایک پر بندہ دوسرے پر کشادہ ایک پر قید ہو دوسرے پر مراد ایک پر شل نیش کے ہو دوسرے پر نوش ایک پر بیگا و دوسرے پر جیسے یگانہ ایک پر روز ہو دوسرے پر شبے رات ایک پر عیش ہو دوسرے پر بیخ ایک پر سودا ہو دوسرے پر دشمن ایک پر شراب ہو دوسرے کے ساتھ کدو ایک پر پانی ہو دوسرے پر شل خون

یہ نیل کا حال تھا سبطیون اور قبطیون کے ساتھ ایک پر مجرہ ایک پر جادو ایک پر علو اور دوسرے
ایسا جیسے دہر ایک پر سنگ اور دوسرے پر صنم ایک پر جسم اور دوسرے پر ایسا جیسے روح ایک پر قیدی
دوسرے پر فتوح اسے کشادہ آزادی ایک پر تیر اور دوسرے پر کمان ایک پر نان اور دوسرے پر نشان
س پر نقص اور دوسرے پر کمال ایک پر بھر اور دوسرے پر وصال ہر مجاہدی حیاں پیغیون سے باتیں
اور کعبہ حاجیوں کا گواہ اور نطق جو کہ ایسے عجیبے باتیں کرین مسجد کا ہر مصلے گواہ ہو کہ میرے پاس اتنی
سے آتا تھا خلیل پر آگ گل در بیان ہوئی اور وہی آگ لوٹ کے فرد پر آتش دان ہوئی آپ ہذر
س بات کا جو اوپر بار بار اصداد کو بیان کیا ہو کہ ایک پر ایسا ہوا ایک پر ویسا ہوا لہذا فرماتے ہیں
سے حسن بننے بار بار اسکو کہا لیکن کیا کروں میں اس کے بیان سے سیر ہی نہیں ہوتا اور تعجب
باتوں نے بھی تو بار بار روٹی واسطے دفع لاغری کے کھائی اور سیر نہیں ہوتا یہ بھی تو وہی روٹی ہو اس
سے ملول ہوا یہ حسن کوئی شخص مخاطب و معترض اٹھا ہوا تیرے درون میں بھی تو سبب ہمتاں
ج کے نئی بھوک پیدا ہوتی ہو جس سے بدھمی و طلال سب جگہ بھسم ہو جاتی ہو اور خواہان نان کا
ہو قولہ ہر کرا در جماعت نقد شد + نوشدن با جزو جزو شد + لذت از جوعت نے از فضل تو
عت از شکر بہ نان جو + پس ز بچو عیست و ز تہمہ مدام + این طالت نے ز تکرار کلام + چون زوکان
اس وقیل و قال + وز فریب مرد مت ناید طال + چون ز غیبت واکل لحم مردان +
ت سالہ سیر یے نامد از ان + مدھا در صید شایہ گفتہ تو بے طالت بچو گل بشگفتہ تو + باز آخر
ن سوزان و چست + گرم تر صد بار از بار نخست + درد داروے کہن را نو کند + درد ہر شائے
+ نو کند + کیماے نو کنندہ درد ہاست + کو ملوے آن طرف کہ درد خاست + ہین مزین تو از
+ آہ سرد + درد جو درد جو ہین درد درد + خافع درد اند در انہاے ترا + رہزند و در تالان
+ آب شورے نیست در مان عطش + وقت خوردن کو ناید سرد و خوش + ایک خافع
+ و مانع شد ز جت + ز آب غیر نی کز و صد سبز و رست + پھنچین ہر ز قلبی مانع ست +
نماس نقد کان ہر جا کہ است + بال و پرت را بزدیرے برید + کہ مراد تو منم گیر اے مرید +
اور دت چنم و خود درد بود + خار بود و چہ بصورت درد دلہ + روز در مان درد غین می گریز +
دردت مطیب مشک نیز + اللغات مکاس توقف کرنا اسباب والے کا
+ قلہ بالضم و تشدید لام فرج زن دلہ حیض خواہد فتح گیاہ خود جو کھیتون میں جتی ہو اور
با نثا خادع فریب دہندہ و ترر کبیر بار بار برواشتن مجازا گناہ باز باج و خسراج

المعنی یہ جماعت اسے گرنگی ایسی چیز ہو کہ حکو اسکا درد نقد ہو گیا اس کے جزو جزو کے ساتھ تو ہو گیا عقد ہو گیا یعنی جزو جزو اسکا تازہ اور نیا ہو جاتا ہو تو جانتا ہو کہ نقل لذیذ چیز ہو نہیں بھوک لذیذ چیز ہو ساری لذت اسی سے ہو جب بھوک ہوتی ہو تو اس کے مقابلہ میں جو کی روٹی شکر ہو جاتی ہو بس تجھکو بھی بھوک نہیں ہو اور ہمیشہ سے بعضی و ختم اس سبب سے تجھکو یہ ملال ہو مگر کلام سے نہیں ہو کیسے دکان اور بائع اشیاء کے توقف و تکرار و قیل و قال سے تجھکو ملال نہیں ہوتا کیسا فریب لوگ تجھکو دیتے ہیں اسکی تکرار سے تجھکو ملال نہیں ہوتا کیسی غیبت اور آدمیوں کا گوشت کھانے کھانے ساٹھ بر سین ہو گئیں اور تو سیر نہیں ہو اس سے کیسے سیر ہو گیا جیسے کہ فرمایا ہو لاغیب بعضکو بعضا ایجب احد کم ان یا کل لحم خبیثا چاہیے کہ غیبت نکرے کوئی نئے کسیکی کیا اسکو اچھا معلوم ہوتا ہو اپنے مرے بھائی کا گوشت کھانا تو نے عورتوں کی کسی کسی مدین کین اور کچھ ملال تجھکو سنو بلکہ گل سا شگفتہ ہوا اور ہر دفعہ ایک دوسرے سے زیادہ تر بٹے بھنے اور پہلی دفعہ سے سیکڑا مرتبہ گرم و تیز درد پرانی دوا کو حسین اثر نہیں رہتا نیا کر دیتا ہو اسے موثر مطلب یہ کہ درد ہی میں دارو پیدا ہو جاتی ہو اور درد ہر شاخ ملول کو قطع کرتا ہو یہ درد ایک کبیا ہو کہ پرانوں کو نیا کر نوا ہو اگرچہ تو ملول ہو اُدھر سے جدھر سے درد پیدا ہوا ہو خبردار ہو دروسے ٹھنڈی ٹھنڈی آہن مت کر تو وجود درد میں درد ہی درد ڈھونڈھ لینے زود فرم دیتے جتنے درمان ہیں سب اثر اور فربہ دہندہ ہیں یہ وہ حال ہو کہ رہن ہیں اور وہی تخصیلنے والے رسم محصول کے کھاری پانی علاوہ پیاس کا نہیں ہوتا گو پیتے وقت سر و خوش معلوم ہوئے یہ دوسری مثال تھی لیکن فریب دینے والا ہو اور مانع جستجو آب شیرین کا ہو جس سے صد ہا قسم کا سبزہ جمتا ہو ایسے ہی ہر زوال مانع ہو شناخت نقد کا کہ جان کہیں ہو اُسے اپنے فریب سے تیرے پرو باز و کتر دیے کہدیا کہ بس تیری مراد میں ہی ہوں سولے اسے مرید بس اور کے ڈھونڈھنے سے تو رہ گیا کتنا میں جبر اسار اور دچن لوگ کا حال آنکہ خود ہی درد تھا اور خار تھا اگرچہ بصورت گلاب کے تھا تو جا

ان جھوٹے درمان سے بھاگتا ہی رہے تو تیرا درد خوشی والا اور شک نہیں ہو جائے

اپنی خواب بیان کرنا کو تو ال کا غریب سے اور تیرے گنج کا اسیکے گھر میں بتا

تو کہ گفت نے دزدے تو نے فاسے + مرد نیلے لبک گول و محفی + بر خیال و خواب چند

رہ کنی + نیست عقلت رات سوئے روشنی + بر خیالے این چنین راہ و راز + پیش گیرے از

جہل و زانہ + بار بار من خواب دیدم مستقر کہ بہ نقد اوست گنجے مستقر + ورفلان کو در فلان مو

دین + بود آن خود نام کوے آن حزن + ہست در خانہ فلاں + رو بجو + نام خانہ گفت + نام کوے او +
دیدہ ام این خواب را من بارہا کہ برو آنجا کہ یابی گنج را + هیچ من از جان زرقم زین خیال + تو بیک
خوابے بیائی بے ملال + خوان الحق لایق عقل و لیست + ہچو او بے قیمت مست و لاشے مست +
خواب زن کمتر خواب مردوان + از پے نقصان عقل و ضعف جان + خواب ناقص عقل و گول
اندکساد + پس ز بے عقلی چہ باشد خواب یاد + گفت با خود گنج در خانہ من مست + پس مرا آنجا چہ فقر و
خیون مست + بر سر گنج از گدائی مرده ام + زانکہ اندر غفلت و در پردہ ام + زین بشارت مست
شد و روش نماند + صد ہزار الحمد بے لب او بخواند + گفت بد موقوف این لٹ لٹ من + اب حیوان
بود در حالت من + رو کہ بر لوت شکر نے بر زدم + کوری کن وہم کہ مفلس بدم + خواہ الحق گویہ خوابی
عاقلم + یا فتم من آنچہ می خواہد دلم + من مراد خویش دیدم بگیان + ہر چہ خواہی گو مراے بدو بان +
نومرا پر درد گو اے مختشم + پیش تو پرورد پیش خود خوشم + و اے گر بر عکس بودے این مطار پیش تو
گلزار و پیش خویش خار + با فقیرے گفت روزے یک خے + کہ ترا اینجا بنید اندکے گفت
و گرمی نداند عایم + خویش را من نیک میدانم کیم + و اے اگر بر عکس بودے درد ویش +
او بدی بنیای من من کور خویش + احمقم گیر احمقم من نیک بخت بخت بہتر از لجاج روے سخت +
ین سخن برو فوق ظنت می جہد + ورنہ بخت داد و عظم میدہد + اللغات تسو مقدار و وجہ المعنی کو تو ال
نے خواب اسکی شکے کہا کہ نہ چور ہو نہ بدکار نیک آدمی ہو لیکن بیوقوف + حق ہو تو نے خیال و
خواب پر اتنا سفر کیا تیری عقل میں تسو بھر بھی روشنی نہیں ہو تو نے خیال پر ایسی لیش + بہتقتضایے
رض و بیداشی کے ملے کی مین نے ہمیشہ بارہا خواب دیکھی کہ نداد مین ایک خزانہ چھپا ہو جو
فلانی گلی مین فلانی جگہ مدفون ہو اور وہ نام خود اسی حزن کی گلی کا تھا اور فلان صاحب مین ہو
با اسکو ڈھونڈھ گھر کا اور گلی کا دونوں کا نام بنا دیا اور کہا کہ مین نے بارہا یہ خواب دیکھی ہو
+ جا وہان خزانہ پائیگا مین کبھی وہاں نہیں گیا تو ایک ہی خواب سبے ملال چلا آیا اب مقوے
نکے مین خواب حق کی اسکی عقل ہی کے لایق ہوتی ہو اور اسی کی طرح بے قدر و لاشے ایسے ہی
نورث کے خواب کو مرد کے خواب سے کمتر جان اس واسطے کہ وہ ناقص عقل ہوتی ہو اور ضعیف
بان پس خواب ناقص عقل و حق کی کھوٹی ہوتی ہو لہذا بے عقل کی خواب ہی کیا ایک باد ہو
سے بیوہ یہ شکے اس فقیر نے کہا کہ عجب بات ہو کہ خزانہ جب میرے گھر مین ہو پھر مجھ کو کیا محنت
دیکھا غم ہو میرا عجیب حال ہو کہ ہوں تو بر سر گنج اور گدائی سے مرا جاتا ہوں اس سبب سے کہ غفلت

اور پردہ میں ہوں بس یہ بشارت اُسے کو تو اس سے سنی مست ہو گیا درود وغیرہ کچھ نہ لاکھون شکریہ
 لب کے دل سے بجلا لایا اور کہا کہ یہ لائین میری نعمت پر موقوف تھیں کہ لائین کھالون تو نعمت پاؤں
 اب حیوان تو خود میرے گھر میں تھا اب تو جا کہ میں نعمت عجیب کی طرف جاتا ہوں اور اس وہم کو کور
 خدا دے جسکے سبب سے کتنا تھا کہ میں مفلس ہوں بس چاہے تو مجھ کو حق کہ چاہے عاقل میں نہ
 جو کچھ میرا دل چاہتا ہو وہ پالیا میں نے بیشک اپنی مراد دیکھ لی اب تو اسے بددعاں جو چاہے وہ مجھ کو
 تو مجھ کو اے محنتم پر درود کہا کہ تیرے نزدیک پروردہ ہوں مگر اپنے سامنے خوش ہوں افسوس کی بات
 تو وہ بھلی کہ یہ اڑان کی جگہ میرے برعکس ہوتی کہ تیرے سامنے گزارہ ہوتی اور میرے سامنے خار
 تو مجھ کو کچھ کے خوش ہوتا اور میں پکڑے جانے سے ملول جیسے ایک فقیر سے ایک ناچیز آدمی نے کہا
 تجھ کو یہاں کوئی نہیں جانتا ہو اُسے کہا اگر عامی لوگ مجھ کو نہیں جانتے تو کیا افسوس میں تو اسے
 آپ کو خوب جانتا ہوں جیسا ہوں افسوس جب تھا کہ یہ درویش الٹا ہوتا کہ وہ مجھ کو پہچانتے
 میں اپنے پہچاننے سے اندھا ہوتا آپ کو نہ پہچانتا ایسے ہی تو مجھ کو بالکل نہرا حق جان لے کر میں
 ہوں نیکیغیر تیرے حق جاننے سے میرا کیا بگڑتا ہو بخت اچھا ہونا چاہیے اور ستیغہ سے منہ پھو
 کرنا اچھا نہیں اور یہ بات بھی تیرے گمان کے موافق میرے دل سے نکلتی ہو یعنی تو حق
 کہتا ہو میں بھی کہتا ہوں ایسے ہی سہی ورنہ میرا نصیب تو میری عقل کی داد دے رہا ہو اور تیرا

کتاب ہے

لوٹ جانا غریب کا مصر سے بغداد کو اور اپنے گھر میں خزانہ پانا

تو امہ باز گشت از مصر تا بغداد و ساجد و رکن شکر گو شکر گو + جلد رہ حیران دست اوزین عجب دنیا
 روزے دراد طلب + کز کجا اسید وارم کردہ بود + و ز کجا افشاںد بر من سیم و جو + این چه حکمت با
 کان کان مرا و + کردم از خسانہ برون گراہ و شاد + تا شتابان در خطرات میشدم + ہر دم از مطا
 جہا ترمی بہم + باز آن عین خطرات را بخود + حق و سلیت کرد اندر رشد و سود + گر ہے
 منج ایمان کند + کثر وی را مقصد عرفان کند + تا بنا شد بیچ محسن بے و جاہ تا نہا نہ اسح خا
 بے رجاء + اندر دن ز ہر تر یا ک آن حق + کرد تا گویند ذوال لطف الخفی + نیست مخفی در کس
 آن کرست + و رنگہ خلعت ننداز مغفرت + سکران را قند اذلال ثقات + ذل شدہ عز و نامو مجزا
 قصد نشان را بکار ذل دین پردہ + عین ذل عز سولان آمدہ + گر نہ اٹکار آدمی از ہر پردہ
 معجزہ در بان چہ نازل شدی + فہم سکر تا شد مصداق جاہ + کے کند قاضی تقاضا کے گوا

معجزہ ایچون گواہ آمدنی + ہر صدق مدعی و ذریعگی + طعنہ چون می آہا ہر تاشناخت + معجزہ میداد
حق دی نواخت + لکرا آن فرعون سید تو شدہ + جملہ ذل او وقع او شدہ + ساحران آوردہ حاضر
نیک و بد + تاکہ حرج معجزہ موسے کند + تا عصا را باطل و رسوا کند + اعتبار آوردہ لما بر کند + عین آن
لکرایت موسے شدہ + اعتبار آن عصا بالا شدہ + لکرا کرد بے عدو تا حول نیل + تا زندہ بر موسے و
فوش سہیل + اللغات و جمع بفتح ترس و اندوہ حق مہربان قول گرد المعنی وہ غریب بعد اس
یافہ کے مصر سے لہذا دو کو لوٹ کے آیا سجدے اور رکوع کرتا اور خدا کی ثنا و شکر کہتا اور راہ بھر
میران و بیوش اس تعجب سے کہ یہ روزی میری کیسی منعکس ہوئی اور راہ طلب کی الٹی پڑی کہ بتایا
مہربان اور روزی تھی لہذا دین کمان مجھ کو امیدوار کیا تھا اور کمان مجھ پر جم و جو و افغانی کی یہ گیا
لمت تھی کہ اس کان مراد نے جو خدا تعالیٰ ہو مجھ کو گھر سے نکالا اور بھٹکا یا پھر شاؤ کیا تو میں
راہی میں دوڑتا رہا اور ہر وقت مطلوب سے جدا و علیحدہ پھر اس عین ضلالت میں اپنے
بود سے حق نے وسیلہ رہنمائی و سود کا کر دیا تعجب شان ہو اسکی کہ گمراہی کو راہ راست ایمان
نابنا دیتا ہو اور کج روی کو مقصد عرفان کا کر دیتا ہو تا کوئی محسن بے خوف نمونے پائے اور اپنے
حسان پر نازان نہو اور کوئی خائن نا امید نور ہر کے اندر تریاک اس مہربان نے رکھا ہو تا کہ میں
وہ پوشیدہ لطف والا ہو تا کہ میں بخشش و کرم اسکی السلام علیکم ورحمتہ اللہ سے ظاہر ہو
در گناہ میں خلعت یقین الذل و جہا کا موجود و منکرون کو یہ قصد کہ ثقات کو ذلیل کرین وہ دولت
نکے واسطے عزت ہوئی اور ظہور معجزات کا جسے ہوا انکا قصد انکار سے ذلت وین کا تھا
لیکن عین ذل رسولون کے واسطے عز ہو گئی ایسے کہ اگر ہر ہر شریر انکار نہ کرتا تو یہ معجزے اور
ان کیون تازل ہوتے برہان کتب سادہ کی کہ وہ بھی معجزات ہیں خصم جب تک منکر نہوا موافق
ہے رتبہ کے قاضی خواہش گواہوں کی کب کرتا ہو پس معجزہ مثل گواہ کے ہو واسطے سہے ہونے
یعنی کے کہ یہ دعوے کرنے والا اپنے دعوے میں سچا ہو اور اس کے دعوے میں شک نہیں ہو
وہ وجہ نزول معجزہ کی کہ یہ ہر تاشناخت نبیوں پر طعنہ کرتا تھا کہ انرا کمال بظہر شناخت
کہتے ہیں ہم تو گمراہ مثل اپنے اس واسطے حق تسلیم آنا معجزہ و بتا تھا اور لہذا ارش کرتا تھا
وہ دیکھو فرعون کو اس نے کمر پر صدا تہین چڑھا کے کیسا مضبوط کیا لیکن وہ سب اس کے
اسطے ذلت ہوا اور اسی سے اسکا قلع قمع کیا گیا کیسے ساحر نیک بد جمع کیے تاجہ و دست
زنجی سختی کرین اور عصا کو باطل و رسوا کرے اور اسکا اعتبار و لون سے اکیڑہ سے تھین و تھین

کرا سکا موسے کی واسطے معجزہ ہو گیا اور اعتبار اس عصا کا بالا ہوا ایک لشکر بیشمار گردنیل کے لایا
 تا موسے اور انکی قوم کی راہ مارے قولہ یعنی امت موسیٰ شود کو بہ تخت الارض ہامون در رود
 گر بھرا اندر بے ذمہ + وہم از سبطی کجا ز اہل شدی + آمد دور سبطا انگند او کرانہ + تا بدانی کامن
 در خوف ست راز + این بود لطف خفی کو راضد + نار نہاید و لے نوری بود نیست مخفی مزد وادون
 در تقا + ساحران را اجر بین بعد از خطا + نیست نہان وصل اندر پرورش + ساحران را وصل داد
 اندر برش + نیست مخفی سیر پاپاے روا + ساحران را سیر بین در قطع پا + عارفان زانند دائم آمنون +
 کہ گذر کردند از دریائے خون + امن نشان از عین خوف آمد پدید + لا جرم باشند ہر دم در مزید + امن
 دیدی گشتہ در خوفی غنی + خوف بین ہم در امیدے اصفی + آن امیر از کربے عیسے تند + عیسے
 اندر خانہ زد نہان کند + اندر آمد تا شود او تا جدار + خود ز شبے عیسے آمد تا جدار + ہی میا و یزید من
 عیسے نیم + من امیرم ہر چو دان خوش پیچ + زد ترش بردار آوید یکو + عیسے ست از دست
 مافلیص جو + چند لشکر میرود تا بر خورد + برگ او پے گرد و بر سر خورد + چند بازو رگوان رود بر بوس
 سود + عید پندار و لبو ز دہجو عود + چند در عالم بود بر عکس این + ہر پندار و بود این انگبین
 لبس سپہ نہاد دل پر مرگ خویش + روشنیما و ظفر آمد بہ پیش + ابرہہ با پیل بہر فل بیت + آمدہ
 تا انگند ہی را چو بیت + تاحریم کعبہ را ویران کند + جلد راز انجاے سر گردان کند + تا ہمہ زوار
 گرد او تند + کعبہ اورا ہمہ قبلہ کند + وز عرب کینہ کشد اندر گزند + کہ چہ در کعبہ ام آتش زند
 عین سعیش عزت کعبہ شدہ + موجب اعزاز آن بیت آمدہ + کیان را غریکے بد صد شدہ +
 تا قیامت عرشان مند شدہ + او و کعبہ اش میشود مخوف تر از چہ است این از عنایات قدرت
 از جہاز ابرہہ بچون درہ + آن فقیران عرب متعم شدہ + او گمان بردہ کہ لشکر میکشد + بہر اہلبیت خود
 زہر میکشد + اندرین فسخ عزائم دان ہم + در تماشا بودہ بردہ ہر قدم + خانہ آمد گنج زر را باز یافت +
 کارش از لطف خدا ساز یافتہ + نابہائی حکمت فرد قدیم + اینہما ہی ہند در خوف و بیم + یادیم
 آمد قصہ شہزادگان + گوشش ہوشش آو زمین بنبویان + اللغات سبطی یعنی اسرائیل قوم موسے
 کرانہ رخا ز تیرش قماش خرپہ وغیرہ اور حاصل مصدر بریدن ابرہہ نام تائبہ پادشاہ حبشہ کا
 جسے ایک بخاندین مین بنایا تھا جکانام افلیس تھا ہر چند چاہتا تھا کعبہ کے مثل اسکی پرستش ہو
 نہیں ہوتی تھی اس سبب سے اہم کعبہ کو آیا تھا اند تھا لے آنا سیلون کی کنگر یون سے
 اسکو ہاک کہا چنانچہ ذکر اسکا سورۃ الم تر کیف مین و تمت بالضم دراز جہاز کسر سباب است و

عروس و ساقی و عظام انسون و آیات قرآن مجید کہ واسطے حاضر ہوئے جنون یا شفا بیمار کے پڑنے
 المعنی یعنی فرعون تو بدین خیال کہ موسے اور انکی قوم کی راہ مارون لشکر گردنیل کے لاسے
 اس سے اپنی امت موسے کو حاصل ہو کہ وہ مع لشکر زیر زمین کے جنگل میں گھس جائے منع
 کہ زمین کے نیچے دوزخ ہو اور دوزخ میں جنگل وہاڑ اور دریائے آتشین سب چیزیں ہیں
 اگر مصر میں رہتا اور سبطیوں پر حملہ آور بھی نہوتا تاہم وہم سبطیوں کا اس سے نجات لہذا بالکل ا
 نچت کر دیا آج وہ سبطیوں میں آیا بھی اور رفتار تاز سے چلا پھر ابھی اور غارت کیا تا تو جا
 خوف میں امن کا راز ہو یعنی اس چھپی ہوئی ہو اور اسکا نام لطفت خفی ہو کہ اسکو صد پاک تا
 دکھاتا ہو لیکن ہوتا ہو وہ نور پر ہر گاری و تقویٰ کی ضروری تو ظاہر ہو چھپی نہیں سکو لیکن
 ساحر و جادو کو بعد خطا کے کیسا اجرو یا کہ فرعون جب سولی دیا تھا تو کہتے تھے لا خیر لہذا اسے رہ
 منقلبوں کچھ ڈر نہیں ہو ہم اپنے پروردگار کی طرف لوٹے جاتے ہیں پرورش کے وقت میر
 نکالتا ہر ہی ہو ساحر و جادو کو جو مسلمان ہوئے تھے حیدر کہ فرمایا ہو واقعی اسکو ساجد ہیں تا الہ
 رب العالمین اور ڈالے گئے ساحر و جادو ایک ساجد تھے اور کہا انھوں نے ایمان لائے ہم
 پر اور اس ایمان لاسے پر فرعون نے اُنکے ہاتھ پاؤں کاٹے تھے اُنکو اس قطع پر بدین اپنا
 جیسا کہ قرآن مجید میں ہو لا تطعن احدکم ثم لا صلیکم بحین ضرور ضرور کاٹو گائیں ہاتھ پاؤں مٹا
 پھر تم سکو سولی دو گھا اور یہ لطفت ظاہر کہ سب کی چال تو پاؤں سے ہو جو چلتے پھرتے ہیں
 ساحر و جادو کی سیر قطع پائین مٹی عارف لوگ جو ہمیشہ آمنوں میں داخل ہیں سید و جادو کہ وہ
 پر غم و خون سے حسین مارا ہی جائے ہرگز نہ بچے گزر چکے ہیں اور عین خوف سے اُنکی
 ظاہر ہوئی ہو لا جرم ہر وقت اُنکی امن مزید ہوئی ہو کہا قال اللہ تعالیٰ ان او سید و جادو
 علیم ولا ہم یخزنون خبر دار ہو بیشک اولیا را اللہ کے نہ کوئی خوف ہو آپ نہ وہ نہیں ہوتے ہیں
 تو کہ امن کو تو خوف میں خلی کشتہ دیکھا ایسے ہی ایسی خوف کو اسید میں خفی کشتہ دیکھ کہ
 خود نہ چھپا ہو تا ہر بعد معاملہ فرعون کے حضرت عیسیٰ ہوئے خدا کی شان اسوقت میں کیا ہو تو
 ایک امیر ہو و کا حقہ صاے کر کے حضرت عیسیٰ کے پکڑنے پر آمادہ ہوتا ہو یہ اس کے سبب سے
 چھپ جاتے ہیں وہ امیر ہو و بدین طبع کہ اُنکو پکڑ لیا ہو گا تو تاجدار ہو جاؤ گا اسے ساحر
 اس گھر میں گھستا ہو اور شبیر عیسیٰ کا ہو کے تاج سولی کا بننا ہو اور حضرت عیسیٰ کو اس
 اپنی طرف لٹکا لیتا ہو چنانچہ فرمایا عیسیٰ انی متوفیک و رافک الی اے عیسیٰ میں پورا کرنے

واسطے تیرے اور اٹھانے والا ہوں مجھ کو اپنی طرف جب وہ شبیہ عیسے کا ہو گیا تو سب یہود اس کو پہنچتے ہیں وہ کہتا ہو کہ میں عین عیسے نہیں ہوں خبردار مجھ کو مت لپٹو میں امیر جو دو نکا ہوں اور خود قدم ہوں لینے تم پر مبارک آب کون سنتا ہو اور کہتے ہیں جلدی اس کو سولی پر لٹکا دو یہ عیسے ہو ہمارے ہاتھ سے رہائی کے لیے یہ مکر کرتا ہو چنانچہ نہ سنا اور سولی اس کو دیری اور جاتا یہ کہ عیسے کو سولی دید بلکہ عیسائی بھی سولی دینے کے معتقد ہیں لیکن خدا تعالیٰ فرماتا ہو و ما قتلوه واصلوہ و ملکن شبہ لم یمنین قتل کیا انھوں نے اس کو نہ سولی دی انھوں نے اس کو لیکن شبہ کیا گیا واسطے اُنکے بس عیسے خوف میں امید اور اُس امیر کو امید میں خوف پیدا ہو کتنے لشکر ایسے ہوئے کہ اپنی مراد دل میں بٹھا جاتے ہیں تا اُس مراد سے برخوار ہوں اُس مراد کے سامان کی کو بچیں مار دیکھتی ہیں کہ اُنکے وہ لشکر سر پر کھاتا ہو اے مہلکہ میں پڑتا ہو کتنے سوداگر ایسے ہوئے کہ بوے سو پر گئے اور اُس عید جانا آخر مثل عود کے جملے ایسے بہت معاملے جکوز ہر سمجھو برعکس اُسکے وہ شہد ہو گئے کتنے اس جہان میں ہوتے آئے ہیں اکثر سپاہ نے دل ہلاک پر رکھا اور جان لیا کہ اب ہلاک ہو اور اُسی میں روشنیان اور غفر اُنکے سامنے آئیں دیکھو ابرہہ بہت سے فیل بیکریت اللہ کی کیا واسطے آیا تازندون کو مردون کی طرح گراوے حرم کعبہ کو ویران کرے اور سب کو وہاں سے سرگردان و پریشان کر دے تو سب زوار اُسکے گرد جمع ہوں اور اُسے جو کعبہ بنایا ہو جسکا نام فلیس اس کو اپنا قبلہ بنائیں عرب سے اپنا کینہ نکالیں کہ تو نے کیوں میرے کعبہ کو خراب کر رکھا ہو کہ تمھارے کعبہ کے سبب سے وہاں کوئی نہیں جاتا بس یہ عین سچی اُنکی عزت کعبہ کی ہوئی اور موجب اعزاز اس خانہ خدا کی کہ والوں کی اگر ایک حصہ عزت بھی سوچے ہو گئی اور قیامت تک اُنکی عزت ہمیشہ اور پائدار ہوئی اور ابرہہ اور کعبہ اُسکا گوپلے سے محسوس تھے اے تاریک جیسے خسوف ہا ماہ بعد خرابی لشکر ابرہہ کے جو ادنے پرندون سے ہوئی دونوں محسوس تر ہو گئے آخر یہ عنایات خدا کے حکم سے ہوئی کچھ سامان سفر ابرہہ سے تھا کہ وہ مثل دو کے تھا اُس سے فقیر عرب کے دو تہمند ہو گئے جسکو تو یہ گمان تھا کہ میں لشکر کشی کعبہ پر کر رہا ہوں بحقیقت وہ لشکر کشی نہ تھی عرب کے لیے زر کشی تھی جو اہلبیت خدا کے تھے اس معاملہ میں فتح اُنکے مومنون اور ارادوں کی انکی راہ میں ہر قدم پر تماشا دیکھتا تھا کہ دیکھو کیا ہوتا ہو جب خانہ کعبہ میں آیا اُسے گنج زر کو اُس سے پھر لیا اس لیے کہ جبکہ یہ گھر تھا اُس کا دیا ہوا وہ زر تھا اور کام اس خانہ کا لطف خدا سے درست ہو گیا تا تو جانے کہ حکمت اُس مرد قدیم کی کیسی ایندیان خوف و بیم میں رکھتی تھی

اب فرماتے ہیں کہ پھر مجھ کو قصہ اُن غمزا دون کا یاد آیا تو ہوش کے کان کھول کے بیان ہمارا
مکر نصیحت کرنا بھائیوں کا بڑے بھائی کو اور قبول نہ کرنا اسکا اور میتاب
پاس شاہ چین کے جانا

قولہ اُن دو گفتندش کہ اندر جان ماہست پاستھا چو نیم اندر سناہ گر نگویم اُن نیا پیر راست نہ
در بگویم اُن دلت آید بدردہ ہجو چہ نیم اندر آب از گفت المہ و ز غموشی اختلاف ست و ست
گر نگویم آتشی را نور نیست و در بگویم این سخن دستور نیست و در زمان بر جہت کای باران بود
انما الدنیا و ما فیہا متاع پس برون جہت او چو تیرے از کمان کہ حال گفت کم بود اُن زمان
اندر آمدست پیش شاہ چین و ز دوستانہ پیوسید از دین شاہ را کشوف یک یک حال شان
اول و آخر غم و ز لال شان پیش مشغول ست در مرغای غوش لیک چو پان واقف ست
از حال پیش و کلک راع بد اندازان رسم کہ علف خوار ست کہ در لمحہ و گرچہ در صورت از ان صفت
بود لیک چون وقت در میان سوز بود واقف از سوز و لیب اُن و قود مصلحت اُن بد کہ شکر
آوردہ بود و در میان جان شان بد اُن ہی لیک خود را کردہ قاصد بجے صورت آتش بود پان
دیگ یعنی آتش بود در جان و یک صورتش بیرون و معنی اندرون یعنی مشوق جان در رگ
چو خون شاہراہ زو شہ را نوزدہ و دہ صفت شاہد حالش شدہ ہر چہ شہ عارف بد از کل پیش
پیش لیک مہکودی معرفت کار خوش و در درون یکدہ نور عارف بہ بود از صد معرفت الی صفر
کوس را بہن معرفت و افشن نہ آیت تجو بیت و جزو ظن اللغایہ چو شہ بی بندک مرے
چرا گاہ لمحہ جنگ المعنی اُن دونوں بھائیوں نے کہا اُس بڑے بھائی سے کہ ہماری جان میں تیرے
ہاتھ کے ایسے جواب پر فرغ ہیں جیسے آسمان پر تارے اگر انگوٹھ نہ کہیں تو زرد ٹیک نہیں رہتی
ہماری جاتی ہو اور جو کہتے ہیں تو تیرے دل کو دکھ پہونچتا ہوں ہم شل چہ اندر آب کے ہیں اگر بولتے
ہیں تو ہمارے بولنے سے الم تو جیسے چہر کا بولنا خوش نہیں آتا اور جو خاموش سبب سے تیرے
سے خود ہمارا گلا گھٹتا ہو اور آسمین ستم ہو اور جیسے ایک آگ ہو سوزندہ ہمارے والی اگر اسکا
نور نہ کہوں تو یہ صحیح نہیں ہو اور جو نور کہوں تو اس بات کی اجازت نہیں یعنی دل کو نہ نہیں
کرنا اس لیے کہ تیری مغفرت ہو تیری آتش عشق کو ترقی ہوگی نہ تنزل جو مقصود ہو جس دہ بڑ
بھائی یہ شے فوراً اٹھ کھڑا ہوا اور کہا اے یار و پس اب رخصت ہوتا ہوں یہ نیا رہ جو کچھ
آسمین کو سوا متاع کے نہیں ہو اور اسی متاع کی نسبت حکم ہو قل متاع الدنیا قلیل کہ اسے غم

متاع دنیا کی قلیل ہو اور ایسا ٹھکنا جیسے تیرکمان سے ٹکلاتا ہو کہ پھر مجال گفت کی کیونہ رہی مثلاً وہ
 پاس شاہ چین کے آیا اور ستون کی طرح اسکی زمین بوسی کی شاہ پر تو انکا ذرا ذرا حال کھلا ہوا تھا
 اور انکا غم اور اُنکی جنبش کی ابتدا و انتہا سب ظاہر تھی وہ مثل تھی کہ بیش تو اپنی چراگاہ میں چر رہی ہو
 اُسکو کچھ خبر نہیں اور چرواہا اُسکے سارے حال سے واقف حدیث شریف ہے کلکم راع عیسیٰ عن رعیتہ
 کل تمسے چرواہہ ہین پوچھے جائینگے اپنی رعیت سے کہ اُنکو کیسا رکھا ہو خوش یا ناخوش غرض اُس
 راعی کو اپنے گلہ کی کیفیت سے واقف ہونا چاہیے کہ وہ چراگاہ میں ہین یا کسی لڑائی میں اگر چہ بادشاہ
 نظاہر اُنکی صفت سے دور تھا لیکن مثل وقت کے تھا درمیان شادی عروسی کے کہ دور و نزدیک وہ
 سب اُسکو سنتے ہین اُسکو بھی اُنکی دوری نزدیک کیساں تھی آن چھپیوں کی سوز و لپٹ سے خوب واقف تھا
 لیکن مصلحتاً خشک بنا ہوا تھا اے انجان یہ بادشاہ اُنکی جانوں میں تو ایسا پھیلا ہوا تھا جیسے کوئی نہر
 پھیلاتا ہو لیکن قصداً آپ کو انجم بنایا جس سے معلوم ہو کہ اُنکی بات نہیں سمجھتا اب فرماتے ہین
 کہ صورت آتش کی تو پایاں دیگ ہو یعنی جب تک وہ پاک بنائے تب تک صورت آتش کی اُسکو
 گھیرے ہوئے ہو جب پاک گئی تو معنی آتش کی جان دیگ میں ہوئی ہو کہ اُسی کی پکائی ہوئی ہو جس
 صورت تو اُسکی باہر ہو اور معنی اُسکے درون میں ایسے ہی معنی معشوق جان کی رگ رگ میں نقل خون کے
 ہوتے ہین چنانچہ شاہزادہ نظاہر بادشاہ کے پاس برانوسے ادب بیٹھا تھا اور دوس معرفت جو مرد کثرت سے
 ہو شاہ اُسکے جال کے تھے یعنی بیسیوں باتیں اُسکے حال و ہیئت سے ایسی ظاہر تھیں کہ وہ خود ہی تعریف
 کر رہی تھیں اور پہنچوائی تھیں جیسے معرفت بادشاہ کے سامنے تعریف کر کے ہر شخص کو پہنچواتا ہو اگر چہ بادشاہ
 پہلے ہی سے اُنکے حال کا عارف و شناسندہ تھا لیکن معرفت کا جو کام ہو وہ بھی اپنا کام کہ تعریف ہو
 کر رہا تھا اور یہ کہ اگر دلیں ایک ذرہ نور بھی عارفی سے ہو تو اسے صفی وہ سیکڑوں معرفت سے بہتر ہو
 جیسا یہ پہچانگا وہ کب پہنچوا سکتا ہو جس اپنے کان کو معرفت کے قید میں رکھنا کہ جب وہ کہے اور تعریف
 کرے تب پہچانے یہ نشان مجبوری کا ہو کہ ابھی اُسپر پردہ پڑا ہو اور حرز لینے اندازہ اور ظن کا قولہ اُنکو اور
 چشم دل شد دیدہ بان + دیدخواہ چشم او عین العیان + باتوا تر نیست قانع جان او + بل ز چشم دل
 رسد الباقان او + پس معرفت نزد شاہ و نجیب + در بیان حال او بکثرت و لب + گفت شاہا صید احسان
 توست + بادشاہے کن کہ او آن توست + دعت در فراک این دولت زوہ است + بر سر سر مست او
 میال دست + گفت نہ ہر منصبے ملکتے + کا فلما سبش بہت یابد آن فنی بہت چندان ملک کو شد
 از ان بری بخشش اینجا و با خود بر سرے گفت تا شاہیت دروے مہر کا شت + جز ہواے تو ہواے کہ

راشتہ بندگی تیش چنان درخورد شد کہ شہی اندر دل او سرود شد و شہزادگی بد باغتتہ از لی تو
 مرغی تاغتتہ صوفی کا نہ اخت خرقہ و جدورہ کے رود او بر سر خرقہ و گرہیل سوئے خرقہ در اوہ مذکور
 شد کہ من مقبول شدم باز دہ ان خرقہ میں سوئے قرین کہ نمی از زید آن لہی بدین دور از عاشق کہ ابن
 را بدیش و دریا بد خاک بر سر پادشہ عشق و زرد صد جو خرقہ کا لہر کہ جاتے طرد و حس و خود خاصہ خرقہ
 لہ دنیا کا ترستہ پنج دانگ تیش در دہرستہ ملک دنیا تن پرستانہ حال با غلام ملک عشق بیوہ
 بل عشق ست معزولش کن بہر عشق خویش مشغولش کن بہ منصبے کالش ز رویت محبت است بہین معزولیت
 ش منصب ستہ موجب تاخیر انجا آمدن فقہ متعدد بود و ضعف تن لے ز استعداد بر کائناتے زوے
 یکے جبہ گردی محتوے ہچو غنے کہ بکری را خردہ گر چہ چین بر بود کے بر خوردہ اللغات تو از پے در پے ہوتا ہوتا
 ن کردہ شدہ فقہ بالہم گم شدہ کا و صوندہ ضاعتی کہ بر نون مشد و نامر دگر با لکسر عورت دو شیرہ بشو ہر
 رسیدہ المعنی او پر فرمایا کہ معرفت کی بات پر کان مفید کرنا علامت محبوبی کی ہو اسکے موافق فرماتے ہیں
 بکی چشم دل کی دید بان ہوتی ہو اسے جاسوس الکی آنکھ عین ایمان دیکھتی ہو اپنے دیکھی ہوئی چیزوں کی
 ت خاص کو الکی جان تو از پر پس نہیں کرتی کتنا ہی کوئی برابر کے جائے بلکہ اسکو چشم دل سے یقین
 و بجا ہو پس معرفت نے بادشاہ نجابت والے کے سامنے شاہزادہ کے بیان حال میں لب کھولے آور
 اسے شاہ یہ شکار تیرے احسان کا ہو اسکو شکار کرے تو اپنی بادشاہی کے موافق اسکے ساتھ کام
 لہ یہ تیرا ملوک ہو اسے شکار بند تیری دولت کا پکڑا ہو تو بھی اسکے سر پر جوست ہو رہا ہو ہاتھ شفقت
 سے پھر آپادشاہ نے کہا جس منصب و ملک کی کہ اسکو چنچو ہو بیان کر اسے فتاکہ یہ اسکو پانچا جس ملک
 اسے چھوڑا ہو اور اس سے بیزار ہو اس سے میں گو نہ ملک یہاں اسکو بخشو مگا اور اپنے
 پر سرداری اسکو دو گنا معرفت نے کہا جب سے تیری شاہی نے اس میں اپنی محبت کی کاشت کی ہو
 و تیری محبت کے او کی محبت و رغبت ہی کب چھوڑی ہو تیری بندگی کو جیسے اسے لائق و مزوار
 پنے جانا ہو تب سے شاہی اسکے دل میں سرد و بجز ہو گئی شاہی و شہزادگی سب ترک کر کے تیرے
 چھے مسافرت میں پڑا ہو پس جس صوفی نے کہ حالت و جد میں خرقہ اپنا تار پھینکا وہ پھر دوسری بار
 قہ کی طرف کب جائیگا اگر رغبت اسکی خرقہ دودہ کی طرف ہو تو ندامت ہو اور ایسی ندامت ہوگی جیسا کہ
 بن مقبول ہو ہوں اسے زبان رسیدہ آور کہے کہ اے ہم نشین اس خرقہ کو او سر پھر دے کہ
 اس لائق نہیں یعنی ہمارے پھینکنے کے پس عاشق سے دودہ ہو کہ ایسی فکر اسکو آئے اور جو آئے تو اسکے
 پر خاک پڑنا چاہیے جو کوئی عشق اختیار کرے سیکڑوں کا لہر مثل خرقہ کے کہ جنہن حیات بھی

ہوا اور جس دزد بھی اور خاص خرقہ ملک دنیا کا کہ اتر ہو آج کیلے پاس کل کیلے پاس اسکی ہستی سے ا
پانچ دانگ بھی ہوا سے قدر قلیل تو وہ بھی عاشق کے لیے درد سر ہو بس ملک دنیا کا تن پرستوں
حلال ہو تہو غلام ملک عشق بے زوال کے ہیں بس وہ عامل عشق کا ہو اسکو معزول مت کر اور اس
عشق کے سو کسی اور عشق میں مشغول مت کر جو منصب کہ وہ اسکو تیری صورت سے حجاب میں ڈ
والا ہو وہی معزول ہو اور نام اسکا منصب یہ تو اب تک کبھی کا بیان آیا ہوتا مگر وجہ تاخیر بیان آنے کا
کہ استعداد حق اور ضعف تن اے کم سنی کو اسطے کہ اگر بے استعداد ہو مادہ نہیں رکھتا بالفرض ا
کسی کان پر بھی ہو چکیا تاہم ایک جہ پر محیط ہو گا مثلاً اگر نامہ کوئی بکر خریدے اور اس میں استی
رجو بیت کی نہیں ہو تو اگر چہ وہ بکر سیم تن ہو مگر عینی اس سے کیا متمتع ہو گا قولہ چون چرا
بے زریں و بے فیتل نے کثیر سستی ز نور و نے قلیل، در گلستان اندر آید آشی، کے شو
منزش در بمان خرمے، بچو چنی دلہری ممان غم با نگ چنگ و بر بٹے در پیش کر، یا چو مرغ خاک
کا بد در بجا، زان چہ یا بد جز ہلاک و جز خسار، یا چو بے گندم شدہ در آسیا، بزم سفیدی ریش
مونیو د عطا، آسیاے چرخ بر بے گدماں، موسیقی بخشد و ضعف جنان، لیک با با گندما
این آسیا، ملک بخش آمد و بد کار و کیا، اول استعداد جنت بایست، تاز جنت زندگانان
مقل نور از شراب و از کباب، چہ جلالت و ز قصور و از قباب، حد ندارد این شل کم گو سخن
بر و تحصیل استعداد کن، بہر استعداد تا اکنون نشست، شوق از حد رفت و آن نامہ بدست
استعداد ہم از شہ رسد، بے زبان کے مستعد گردد و جسد، لطفائے شہ غمش را در نوشت
کہ صید شدہ کد خود صید گشت، ہر کہ در آشکار چو نتو صید شد، صید را ناکردہ قید و قید شد، ہر
جو یائے امیرے شد یقین، پیش از ان اندر اسیرے شد، یقین، عکس میدان نقش دیبا
جہان، نام ہر بندہ جہان خواہ جہان، اے تن کثر فکر متعکوس رو، صد ہزار آزادہ را کردہ
مردے مگذر ازین حیل تا ہنری، چند دم پیش از اجل آزاد وزے، و در آزادیت چون خرم
راہ نیست، بچو دولت سیر جز در چاہ نیست، مدتے روترک جان من بگو، رو حریفے دیگر
بچمن بچو، نوبت من شد مرا آزاد کن، دیگرے را غیر من داماد کن، اے تن صد کارہ ترک من
عمر من بردی کسے دیگر بچو، اللغات آختم بالفتح جبکو خوشبو بد بو نہ معلوم ہو تو بکسر مرد غاف
تا از مودہ کار آسیا یعنی آسیا خانہ کے بھی ہو کار و کیا خداوند کا عبارت پادشاہ زریں
جباب بکرج قہ کلس و خیمہ خود المعنی تھہر مثالین بے استعدادی کی ہیں جیسے چرا

اگر اس میں تیل تہی ہوگی تو نہ تھوڑی روشنی دیکھا بہت اگر ختم جو خوشبو بد بو نہیں جانتا گلستان
ن آئے تو مغز اسکا گلون کی بوسے کب خوش ہو گا اور جیسے کوئی دہر جو کسی غافل تا از مودہ
ایمان ہو تو ایسی ہو جیسے ہانگ چنگ و ہر لہ کی سانسے ہرے کے یا جیسے مرغ زمین پر
ہنے والا اگر دریا میں پڑ جائے اس سبب سے کہ استعداد پر نے کی آئین نہیں ہو بس سوسے
ک و سواسے خسارہ کے اور کیا پائیگا یا آسا خانہ میں بے گندم کے گیا تو سفیدی ریشمو کے
واجو آڑ کے پڑنے سے ہوگی اور کیا عطا ملیگی اس آسایے چرخ ہی کو جو رات دن تیرے
رہتی ہو دیکھ لے کہ بے گندمون کو سواسے موسفیدی اور ضعف جان کے اور کیا بخشتی ہو اور جو
لندم ہین انکو ملک بخشتی ہو اور بادشاہت و وزارت اول تھمین استعداد حجت جانے کی
بنا چاہیے تب زندگانی حبت کی تیرے بے پیدا ہوئے طفل نو کو شراب و کباب اور مخلون
در خمیون سے کیا مزد لے کہ اس میں استعداد اسکی خوبی و غیر خوبی سمجھنے کی نہیں ہو کہ اس ان مخلون کی
کچھ حد نہیں چاہے جہا تک کے جاؤ مختصر یہ ہو کہ تو جا اور استعداد حاصل کر لیا حصول استعداد
ن کیو اسطے اب تک بٹھا رہا اب جو مشوق حضور صر سے بڑھ گیا اور استعداد حاصل نہوئی تو کہا کہ
بنا چاہیے استعداد بھی شاہ ہی سے حاصل ہوگی اسلئے کہ بے جان کے جسم کیسے استعداد والا
وسکتا ہو سو بادشاہ کے الطاف نے سارے غم اسکے لپیٹ ڈالے یہ تو اس خیال سے آیا تھا
بادشاہ کو صید کر دن بس خود ہی صید ہو گیا پھر جو کوئی کچھ جیسے کے فنکار کا صید ہوا اور صید کو
بد کرنے سے قبل خود ہی قید ہوا اسواسطے جو کوئی کسی امیر کا جو یا ہو تو یقین جان لے کہ قبل
ہونچے سے اسکی اسیری میں بھنس گیا یہ نقش جو دیباچہ جان پر منقوش ہین انکو سکوس جانے رہ
یہ ہین تو بحقیقت بندہ جان کے اور کہلاتے ہین صاحب جان کے آب فراتے ہین لے
ن کج فکر آئے چلنے والے کہ تو نے لاکھون آزادون کو بچا نا اپنی اس ملیت پری سے
تھوڑی مدت تو ملت دے اور چند دم تو مرنے سے پہلے آزاد ہو کے جی اور اگر گدھے کی طبع
تھکو آزادی میں دخل نہیں ہو تو خوب جان لے کہ ڈول کے مثل سیر تری سوا کنوین کی نہیں ہو
میشہ لپتی میں پڑا ہیگا ایک مدت کو تو مجھے الگ ہو جا اور میری جان کا پیچھا چھوڑ میرے سوا
ور کوئی حریت اپنا ڈھونڈھ لے میری باری ہو گئی اب تھکو آزاد کر میرے سوا اور کسی کو ناوا
ہالے آئے تن صدکارہ کہ تیرے ساتھ سیکڑون کام لگے ہوے ہین تھکو چھوڑ دے میری خیر تو
تو نے لوٹ لی اب کسی اور کو ڈھونڈھ لے

قصہ جوحی کی عورت کا اور دھوکا دینا اسکا قاضی کو اپنے مکر و حیلہ سے اور صندوق میں کرنا اسکا اور شرح اسکی

قولہ ہر زمان جوحی زور ویشے بہ فن - رو بزن کردی کہ اسے دلخواہ من + چون سلامت ہست رسید
 بگیر + تا بدوشانیم از صید تو شیر + قوس ابرو نیز غمزہ دام کید + ہر چہ دادست خدا از ہر صید + رو پے
 مرغے شکر نے دام نہ + دانہ بنا لیک در خور دوش مدہ + کام بنا و کن اور ایلخ کام + کے خورد دانہ
 چو شد محبوس دام + شد زن او زو قاضی با گلہ + کہ مرا افغان زیار دہ دلہ + قصہ کو نہ کن کہ قاضی شد
 شکار - از جمال و از مقال آن نگار + گفت اندر محکمہ ست و غفلتہ + من نمانم فہم کروں این گلہ + کہ
 بخلوت آسے اسے سروسی + وز سنگارے شو شرم وہی + فہم آن بہتر کنم بہر ہم سزایش + انچہ
 حق باشد تو زین غلین مباحش + مر مرا معلوم گردو حال تو + شوہرت را نرم سازم بے عتو + گفت
 خانہ تو ز ہر نیک و بدے + باشد از ہر گلہ آمد شدی + خانہ سر جلد پر سودا بود + صدر پر دوسواس و پرتو فنا
 بود + باقی اعضا ز فکر آسودہ اند + دان صدر از صدا دران فرسودہ اند + بچو شاخ از برگ وانیوہ
 کہن + کہ دخالی تار سدا ز ام کن + برگما و میوہ ہاے نوز غیب + از پے آن کنگی بے ہیج ریب + و زنون
 باد و خوف حق گر نہ + آن شقا لقا ہے + پارین گو بریزہ کہین شقا لقا خدا شکوہناست + کہ درخت
 دل بر اے آن ناست + خویش را در خواب کن زین انکار + سر زریں خواب در بظلمہ بر آہ
 اللغات جوحی نام سوزہ عتو سر کشی و ظلم حد و رجع صدر انکار فکر میں پڑنا بفظہ بالفع بیداری
 شقائق یک مہم لالہ کہ خوشبو دار ہوتا ہو المعنی ہر وقت جوحی محتاجی ہنر سے کہ اپنے ہنر میں
 محتاج رہتا تھا عورت کی طرف متوجہ ہو کے کہتا تھا کہ اسے میری دلخواہ تجھ کو تو خدا نے ہتھیار
 دیے ہیں پھر کیون نہیں جاتی اور کیسے خوشکار نہیں کرتی تاثیرے شکار سے دودھ دوہیں اور
 نفع اٹھائیں قبرے پاس تو ابرو کی کمان اور غمزہ کا تیر اور مکر کا جال ہو یہ خدا نے تجھ کو کسو اسطے
 دیا ہو اسی واسطے تو کہ اُسے تو شکار کرے آہا کسی مرغ عجیب کے پھانسنے کو جال لگا دانہ دکھا لیکن
 اُسکو کمانے سے دے اُسکا مقصد تو اُسکو دکھا لیکن حصول سے اُسکے اُسکو تلکام رکھ اور ایسا
 ہوتا ہو کہ جب جال میں پھنس جاتا ہو تو دانہ کب کھا پاتا ہو آخر عورت اسکی شکایت بیکے قاضی کے
 پاس گئی کہ میری فریاد ہو اس بار بے شوہر دہ دلہ ہر جائی سے غرض قصہ کو تاہ قاضی اس نگار کا
 جمال دیکھ کے اور مقال سکے شکار ہو گیا اور کہا کہ بیان ہو اور شور و غل میں اُس شکایت کو
 سمجھ نہیں سکتا اگر تنہائی میں اسے سروسی تو آئے اور ظلم شوہر کا بیان کرے تو میں خوب سمجھ لوں گا

سکو مترادف لگا جیسا کہ حق سزا کا ہو تو اس بات سے عکسین مت ہو چکے ہیں تیرا حال معلوم ہو جائے پھر دیکھ
 یں تیرے شوہر کو کیسا نرم اور مطیع کرے دیتا ہوں عورت نے کہا تنہائی کیسے ہو تیرے گھر تو ہر نیک
 برکی آمد شد رہتی ہو کہ اپنی اپنی شکایت و فریاد کیلئے آتے ہیں تو مثل سر کے ہو بس ظاہر ہو کہ خانہ سر کا
 اکل سودا و خیالات سے بھرا ہو اور مثل سر کے لینے سینہ کے کہ سینہ بھی پر دسواں وغوغا کے ہوتا ہو
 ہر تیرے گھر تنہائی کہاں باقی اعضا فکر سے آسودہ ہیں اور وہ صدور لینے سرور کہ سر و سینہ میں
 مادر و ن سے فرسودہ و مضمحل ہیں اور صادر وہی سودا اور دسواں وغوغا جیسے شاخ کہ آتے برگ
 میوہ کہن سے آپ کو خالی کیا تا امر کن سے تازہ تازہ برگ و میوے اُسکو غیب سے پہنچیں بیشک
 ریب بعد اس کنگل کے اور پرانے پنکے یہ دونوں شعرا اور ماہد مقولات اُنکے ہیں موسم خزان اور بلبل
 زان میں خوف حق کی طرف بھاگ اگر پرانے گل شقائق کے گرجا میں تو گر جانے دے اس واسطے کہ یہ
 درانے شقائق ضد شکوفوں کے ہیں جو تازہ کلی اور بھول میوہ کو کہتے ہیں کس واسطے کہ تیرے دل کا
 و درخت ہو اُسکے واسطے یہ خوف ہی نہا ہو اُسکو نمود باید گی اسی سے ہوگی یہ جو تو فکروں میں پڑا ہو
 نے آپ کو خواب میں ڈال دے لینے انے غافل ہو جانے کہ جب تجھ کو بیداری حاصل ہو تب پھر سر
 و اب سے اٹھا بیداری بیداری کی اچھی قولہ چو آن اصحاب کف اے خواجہ زودہ رو با بقا خاکہ
 لبہم رفودہ گفت قاضی اے صنم مہر و چیت گفت خانہ این کینزک بس تہیت خصم در
 رفت و حارس نیز نیست بہر خلوت سخت تر یا مسلکیست مشب ارا مکان بود آبخا بیاہ کار
 بے سمعہ است و بیریاہ جہلہ جا سوسان ز فر خواب مست بہرنگی شب جہلہ را گردن زدہ است خواب
 فاضلی ضو نہاے عجب بہ آن شکر لب و انگہا نے از چہ لب چند با آدم لبیس افسانہ کردہ چونکہ حوا
 نت خور انگاہ خوردہ اولین خون در جہان ظلم و دادہ در کف قابیل بہر زن خدادادہ لوح تابہ خاند
 ن پرداختی و دہلہ بر تابہ سنگ انداختی کمر زن برفن او چہرہ شدی آب صافی و عطا دتیرہ شدی
 ہم را پیغام کردی از نہان کہ نگہدارید دین از گمراہان لوط را زن بختین پر کافرہ خواندہ باشی قصہ
 ن فاجرہ یوسف از کینز لہجائے جوان ماندہ در زندان براے امتحان ہر بلا کاندہر جہان
 فی عیان باشد از شومی زن در ہر مکان اللغات مہر و دہان کردہ شدہ حارس چو کیدار دہلہ
 م زن لوح سمعہ وہ زہد و عبادت جو لوگوں کے سناٹیکو کرین اور ربا و عبادت جو دکھانے کو کرین
 معنی یہ ہنسنے کہا کہ سر بیداری سے اٹھا جیسے اے خواجہ اصحاب کف جنگی نسبت فرمایا ہو و تحسبہم
 بقا ظاہر رفودہ و اور جائیگا اُنکو بیدار اور وہ سوتے ہیں تو بھی یہی بیداری کی طرٹ چل آب قاضی نے

عورت سے پوچھا کہ اے صنم! کون بات قرار پاتی ہو عورت نے کہا کہ اس کینز کے مثل کبیکا خادہ خالی نہیں
 نہ ایسی کہین خلوت خاوند میرا سفر کو گیا اور چوکیدار بھی نہیں ہو خلوت کے لیے نہایت ہی اچھی ایک راہ
 اس رات اگر ممکن ہو تو وہاں آسا سوا سٹے کہ رات کے کام میں جمع ہو نہ ریا خاص خاص ہوتا ہوتا
 جاسوس بھی نیند کی شراب سے مست ہوتے ہیں گویا رنگی شب نے سبکی گردن مار دی ہو انقصا ہے
 منتر جادو عجیب قاضی پر پڑھ کر چھوٹے اول تو وہ شکر بفرین گفتار بھی ہی کہ صرف خالی باتیں اسکا
 افسون تھیں اور بھران لبوں سے یہ افسون پڑھے تو کیسے موخر نہون آب مقولات اگلے ہیں دلجو ملیں
 کیسے افسانے آدم کے ساتھ کیے مگر اُسکے کئے سے گندم نہیں کھایا جب حوٹا نے کہا کھاؤ تب کھایا ایہ
 آخر عورت کی بات میں ہو ابتدا خون کی اس جہان نظم و داد میں قابیل کے قبضہ میں پڑی بیٹے ادا
 خون اُسے کیا وہ بھی عورت کے واسطے ہوئی بیٹے اہلی ایک بہن تھی اور ہابیل جو اُسکا بھائی تھا اُسکا
 بھی بہن تھی اور قاعدہ یہ تھا کہ دونوں بہن بھائیوں کا آپس میں محلح ہو جاتا تھا حضرت آدم کا یہ
 ہابیل پر بہت تھا اور اُنکی بہن چند ان خوبصورت تھی قابیل کی بہن بہت خوبصورت تھی حضرت
 آدم نے قابیل کی بہن سے ہابیل کا عقد کرنا چاہا اس رنج سے قابیل نے ہابیل کو مار ڈالا بس اس غم
 کی بنیاد عورت پر ہوئی جیسا کہ قرآن مجید میں ہو فطوت کہ لہ نفسہ قتل اخیه قتلہ پس راضی کیا اُسکے لہض
 بھائی کے مار ڈالنے پر سو مار ڈالا اُس نے اُسکو حضرت نوح اپنے گھر کا توہ درست کرتے تھے اور وہ
 انکی بی بی پھر مار مار کے بگاڑ دیتی تھی اُس سے یہ غرض تھی کہ اُسکی درستی میں مشغول رہیں وعظا
 ہدایت میں نہ مشغول ہونے پائیں آخر یہ مکر اُسکا اُنکے فن پر غالب پڑتا تھا اور اُنکا آب صاف وہ
 مکدر ہوتا تھا اور پوشیدہ قوم کے لوگوں سے کھلی تھی کہ ان گمراہوں سے اپنے دین کو بچائے رکا
 آخر یہ بھی عورت ہی تھی ایسے ہی حضرت لوط کی بی بی کا فرہ تھی کہ اُس فاجرہ کا قصہ تو نے سنا ہو
 کہ اپنی قوم میں ملی ہوئی تھی جب دو فرشتے لاکا بنکے اُنکے پاس آئے قوم کو خبر دی کہ لوط دو فرشتے
 جبریل و میکیل کہیں سے لایا ہو یہ گھبرائے فرشتوں نے کہا تم مت گھبراؤ یہ ہمارا کچھ نہیں کر سکے آخر تو
 کے ساتھ نے النار ہوے وہ مکارہ بھی زن تھی زینباجب جو ان ہوئی حضرت یوسف اُسکے تکر
 کہ نہمت لگائی تھی کہ بہ ارادہ بد تنہائی میں میرے پاس آئے میں جاگی یہ بھاگے میں نے دہن بھا
 زندان میں رہے کہ یہ امتحان خدا تعالیٰ کا تھا الغرض جو بلا کہ جہان میں ظاہر ہوتی ہو ہر مکان

شومی زن سے ظاہر ہوتی ہو

جہان انسانی کا عورت کے گھر اور حلقہ بجانا جو جی کا غصہ سے اور گھسنا قاضی کا صند

کر زن پایاں نثار در وقت شب۔ قاضی زیرک سوے زن ہر دہ۔ زن دو شیخ و نقل مجلس ساز کرد۔
 زان نوازش شاد شد قاضی فرد۔ چونکہ نشستند باہم ساعت۔ تا بر آسا نید اندر خلوتے۔ چون نشست
 او پہلوے زن بامراد۔ گشت جان بخش زان وصل شاد۔ اندر آندم جوجی آمد در نبرد جہت
 قاضی مہرے تاد خزد۔ غیر صندوق نمیداد خلوتے۔ رفت در صندوق از خوف آن نختے۔ اندر
 آمد جوجی و گفت اے حریف۔ وے و بالم در رنج و در خریف۔ من چہ دارم کہ فدایت نیست آن
 تاز من فریاد داری ہر زمان۔ گفت شخصے نزد قاضی رفت۔ و رستم ناگفتہا گفت۔ بر لب خشم کشا دستی
 زبان۔ گاہ مغلّس خوانیم کہ قلتہان۔ این دو علت گر بود ایجان مرا۔ آن کیے از دست و آن یک از
 خدا۔ من چہ دارم غیر این صندوق کان۔ بہت مایہ تمت و پایہ گمان۔ غلق پندارند ز رطلم درون
 صلہ میگردد از من زین فنون۔ صورت صندوق بس عالیت لمیک۔ از خوف و سیم در غایت
 نیک۔ چون تن زراق خوب و باوقار۔ و در ان سہ نیابے غیر مار۔ من برم صندوق را فردا گو۔ پس
 بسوزم در میان چار سو۔ تا بہ بند مومن و گروہ بود۔ کاندہ بن صندوق جزعت نبود۔ گفت زن ہی
 در گذر اے مرد زین۔ خور و سوگند او کہ نگویم جز چنین۔ بار سن صندوق را در دم بہ بست۔ خوشتر
 کردہ بدماندست۔ از بکہ جمال آورد او چہ باد۔ زود آن صندوق پریشش نہاد۔ اندر نش
 قاضی از بیم نکال۔ بانک میزد کاے حال و اے حال۔ اللغات دے بالفتح لواطت و غلام
 تہرب بالفتح گریز گاہ سہ بفتح و تشدید ہندی پٹارہ جمال بار بردار نکال عذاب المعنی آب فراتے
 این کہ عورت کے مکر کی تو کچھ نہایت نہیں اصل حال یہ کہ رات کو قاضی دانا داسے دے کے عورت
 کے گھر گیا عورت نے دو شیخ روشن کر رکھی تھیں اور نقل وغیرہ سے سامان مجلس کا کیا تھا اس
 نوازش سے اسکی قاضی فریاد کہ بے جفت تھا بہت خوش ہوا پھوڑی دیر دونوں باہم بیٹھے اور قصد کیا کہ اب
 موت میں جا کے آرام کریں بس چھی یہ عورت کے پہلو میں بامراد ہو کے بیٹھا تھا اور جان پر خشم
 اسکی اسکے وصل سے شاد ہوئی تھی کہ اسی وقت جوجی نے آ کے دروازہ بجایا قاضی نے گریز گاہ
 اٹھوڑھی تا اس میں گھس جائے تو ایک صندوق اس کے گھر میں دیکھا سو اس کے کوئی خلوت پناہی
 ہذا صندوق میں اس جوان کے خوف سے گھس گیا جوجی گھر میں آیا اور عورت سے کہا اے حریف
 در میری رنج خریف دونوں کی وبال میرے پاس ایسی کوئی چیز ہو کہ تجھ فدا نہیں ہو جو تو ہرقت میری
 زیاد کیا کرتی ہو مجھے ایک شخص لے کہا کہ تو قاضی کے پاس گئی ہو اور میرے حق میں نہ کرنے کی
 اتین کی ہیں تو نے مجھ کو خود ہی لب خشک ہو رہا ہوں پانی تک میں نہیں زبان کھولی ہو کبھی مجھ کو

منفلس کہتی ہو کبھی قلیبان اگر مجھ میں مجلس یا قلیبانی یہ دو علتیں ہیں تو ایک تیرے سبب سے ہو اور
ایک خدا کی طرف سے میرے پاس سوا اس صندوق کے اور کیا ہو جو مایہ نعت و پاپے گمان ہو رہا
ہر کوئی گمان و نعت کرتا ہو کہ اسکے صندوق میں مال ہو مخلوق جانتی ہو کہ اُسے اسکے اندر زر رکھا
ان گمانوں کے سبب مجھے صلہ اور انعام چاہئے ہیں صورت صندوق کی اگرچہ عالی ہو لیکن اس بار
و سیم زر سب سے خوب اہی خالی ہو جیسے مکار کا جسم کہ خوب بوجھ وزن رکھتا ہو اور اندر اُسکے پناہ
کا بھی نہیں پائیگا البتہ سانپ ضرور لینگا میں کل کو صندوق باہر لچاؤ لگا اور چوراہہ میں رکھے چھونکا
تو سب مومن اور گبر و یہود دیکھ لیں کہ اس صندوق میں سوا لعنت کے اور کچھ نفع یا برعز قاضی کی طرا
ہو جو اس صندوق میں وہ لعنت کا مارا گھسا ہو عورت نے کہا اس بات سے درگزر فرما راسے
ایسا مت کر اُسے جلدی سے قسم کھائی کہ سوا اسکے اور کچھ نہیں کر دگا ایسا ہی کر دگا اور اُسی وقت
صندوق کو رسی سے باندھا اور آپ کو مست کے مانند تند و بد خو بنایا صبح ہی صبح ہوا سا گیا جمال کو
اور جلدی صندوق اُنکی پشت پر رکھ دیا قاضی اُسکے اندر خوف عذاب سے چلا تا تھا کہ اے حما
اے جمال قولہ کرد آن جمال از ہر سو نظر کرچہ سودر میرسد بانگ و خبر ہاتھ ست این دعا میں
یا پری ام میکند نہان طلب + چون پیایے گشت آن آواز میش + گفت ہاتھ نیست باز آمد بچویش +
حالت کان بانگ و فغان + ہر صندوق و کسے دروے نہان + عاشقے کو درپے معشوق رفت
گرچہ بیرون رفت در صندوق رفت + عذر صندوق بردارند بان + جز کہ صندوق نہ بیند از جہان + آ
سرے کہ نیست فوق آسمان + از ہوس اور اودان صندوق دان + چون در صندوق بدن بیرون
شود + او ز گورے سوے گورے میرود + این سخن پایان ندارد و قاضی شگفت اے جمال وا
صندوق کش + از من آگہ کن درون حکمہ + ناہم راز و تریبا این ہمہ + تاخدا این راز بر نہین + بخیر و چہ
لبتہ بخانہ ما برد + اے خدا گبار قوم رحم مند + تاز صندوق بدن مارا خزند + خلق را از بند صندوق
فضول + کہ خرد جز انبیا و مرسلون + از ہزاران کس یکے خوش منتظرست + کہ بدانند کو لبندوق اندر
آنکہ داند تو نشانیش آن شناس + کو ز رواج این جہان وارد ہراس + آنجاں را دیدہ باشد پیش از
تا بدان صدائیں ضدشش گرد عیان + زین سبب کہ علم ضالہ مومن ست + عارف ضا
خودست و موقوفست + آنکہ ہر گور و زنیکور اندیدہ + اودرین ادبار کے خواہد طپید + المعنی اُس حما
نے ہر طرف دیکھا کہ یہ آواز اور یہ خبر کہ مرے آتی ہو اے عجب کوئی ہاتھ ہو جو مجھ کو بلاتا
یا کوئی جن چھپا ہوا بلاتا ہو جب وہ آواز بہت ہی پے در پے ہوئی تو جانتا کہ ہاتھ نہیں ہو اور ہوش

یا آخر جاناکہ یہ بانگ و فریاد صندوق سے ہو اور کوئی اس میں ہوا آب مقولات اٹکے ہیں فرماتے ہیں جو عاشق
وہ چھپے معشوق کے گیا اگرچہ بظاہر باہر ہو لیکن بحقیقت صندوق میں ہو کہ سوا اسکے دوسرے سے
رد کار ہی نہیں اسی صندوق میں عمر اپنی غم و اندوہ سے تیر کر تا ہو بجز اسکے اور کوئی صندوق جہاں سے
میں دکھتا اور جو سرکہ بلندی آسمان پر نہیں ہوا رہے ہوس کے تو اسکو اس ہوس کے صندوق
میں جان وہ جو وقت صندوق بدن سے نکلیگا تو ایسا ہو کہ ایک گور سے نکلیگا جو صندوق ہوس ہو
دوسری گور میں جاتا ہو اب فرماتے ہیں یہ سخن تو بے پایاں ہو قاضی نے اسکو کہا کہ اے حل سے
مندوق کش میری طرف سے جلدی محکمہ قضائین جا اور میرے نائب کو آگاہ کر کہ جیسا صندوق پچھلے
مکو اس بیوقوف سے مول لے لے اور زر عوض میں دیدے اور ایسے بندھا ہوا میرے گھر
بائے پھر مقولات اٹکے ہیں کہ اے خدا کوئی ایسی رحم دالی قوم ہم پر تعین کر تا کہ صندوق بدن سے
لو خرید لے اور چھڑا دے مخلوق کو قید صندوق ضنون سے سوئے انبیاء و مرسلین کے اور
ان چھڑاتا ہو لاکھوں آدمیوں میں ایک خوش منظر ہو اب کون جان سکے کہ وہ اس صندوق
میں ہو اور جو جانتا ہو تو اسکا نشان اس طور پر جان کہ وہ اس جان کے جفت ہونے سے ہوتا
ہو آئیے کہ اس جان کے دیکھنے سے قبل اُسے اس جان کو دیکھا ہو کہ یہ انکی ضد ہی
ن ضد سے ضد کا حال اسکو خوب معلوم ہو گیا ہو اس سبب سے فرمایا ہو انکو یہ نشان
بنے علم دانش گم شدہ چیز مومن کی ہو کہ ہمیشہ اسکو ڈھونڈتا ہو اور اپنی ضالہ کو پہچانتا اور یقین
ناہو اور جسے کبھی روز نیک کو نہیں دیکھا اور بار میں پڑا ہو وہ تو اس او بار بھی کو جانتا ہو پھر اس سے
پہچین ہو گا اور انکا تودہ دیکھا ہوا پھر کیسے ہر اس میں ضنون قولہ یا بطل در اسیر سے اوقات
راول اور مادہ بندہ زاوہ فودق آزادی ندیدہ جان اوہ ہست صندوق صور میدان اوہ درگاہ
ہوس غفلش در صورہ از نفس اندر نفس آرد گذرہ متغذش نے از نفس سوئے عدہ در نفس ہامیر و
رجا بجاہ در بجلی ان استظعم متغذواہ این سخن با اس وجد آمد ہوہ گفت متغذیست
از دونیان چو بسلطان دلجوئی آسمان گرز صندوقتے بصندوقتے رودہ اوہلے نیست
مندوقتے بودہ قرچہ صندوقتے نو تو منکرستہ در نیابہ کو بصندوق اندرستہ گرنشد غرہ بدین
مندوقتہا ہجو قاضی جو یہ اطلاق و رہاہ آنکہ دائرہ این شناسش زبان نشان کو نباشد ہے ہر
فغان ہجو قاضی باشد اور ار تداوہ کے بر آید یکدے از جانش شادہ رہوہ رہوہ رہوہ رہوہ
ادہ کہ برودر محکمہ قاضی چو بادہ ناہیش راگوے کین شدہ واقعہ ہر سر قاضی بیاد قاضی شعل

بگذازد و اینجا بسا۔ رد و بجز سببہ این صندوق را چونکہ رہو شد رسالت را رساند ہر کہ زد و بشنید این
خبر ہماں ہر دو القصہ خبر صندوق کش + نائب قاضی حسن را از غمش + نائب آمد گفت صندوقت بچند
گفت ہنصہ بیشتر از میدہند + من ہی آیم فرو ترا ہزار ہا گر خریداری کشا کبہ شمارہ گفت شرمی دارا
کو نہ نہ قیمت صندوق خود پیدا بودہ گفت بے رویت شرا خود فاسد است + بیج مازیر کلیم این رست
نیست + ہر کشا ہم گرنی ازہ مخ + تا بنا شد بر توحیفی اے پدرہ گفت اے ستارہ بر کشاے سازہ + سر سببہ
می خرم با من بسازہ اللغات نبی بضم نون و یاے معروف قرآن فرجہ بالضم کشا و گی اور فراق اندک
سیان دو چیز ار تواد ازہ جنبش قارعہ نام قیامت شرا خرید و فروخت المعنی یعنی یا تو اُس جہان کو
نہیں دیکھا یا لا کہین ہی سے اسیری میں پڑ گیا یا پہلے ہی سے بندہ پیدا ہوا اور زاد و گی جان نے آنکھوں کا
ذوق ہی نہیں پایا اُسکے لیے یہ صندوق صورتوں کا یعنی دنیا ہی سیدان ہو اُسکی عقل ہمیشہ ان صورتوں کی
مقید ہو ایک نفس کو دیکھتی ہو اُس سے گذرتی ہو دوسرے کو دیکھتی ہو اُسکو نفس سے آسان و لمبہ
کی طرف راہ نہیں ہو وہ جا بجا نفسوں ہی میں جاتی ہو حق تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہو یا منظر

الجن والانس ان تطعموا من اقطار السموات والارض فانفذوا لا تنفذون الا بسلطان
اے گردہ جن و انسان کے اگر انکو مقدور ہو کہ گذر جاؤ کناروں آسمان و زمین سے تو گذر جاؤ مگر نہیں
گذر سکو گے سوائے مدد سلطان حقیقی کے بس یہ بات جن و انس سے اُس ذات پاک ہونے فرمائی ہو یعنی
فرمایا ہو کہ گردو نیونے گذر جانے کی راہ نہیں ہو سوائے مدد سلطان و حکم آسانی کے اگر ایک صندوق
سے دوسرے صندوق میں جاتا ہو تو وہ سائی یعنی آسانی نہیں ہو صندوق ہی آسان پر نہیں جا سکتا
صندوق ہی میں رہیگا اور ایک صندوق دوسرے صندوق میں جانے کی واسطے فرجہ ہو نیا نیا یعنی خود
نہیں کر سکتا اسکو اسطے کہ وہ صندوق میں ہو اور جوان صندوق پر فریفتہ نہوا وہ اس قاضی کی طرح
اس سے آزادی دے قیدی چاہتا ہو کہ کب چھوٹوں بس جو کوئی اس بات کو جانتا ہو اُسکو اسی
نشان سے پہچان جو پہنے تہا دیا ہو کہ وہ بے ہراس و بے فغان نہو گانہ و فریاد ہی میں رہیگا
اور اُسی قاضی کی طرح لرزے کا پنے گا اور اُسکی جان ایک سانس بھی خوشی کی نہیں لگی پھر رجوع
ہو طرقت ذکر قاضی کے کہ اس حال نے ایک راہ چلتے سے خوش ہو کے کہا کہ دوڑتا ہوا ہوا کی طرح
ٹھکے کے قاضی پاس جا اور نائب قاضی سے کہ کہ یہ واقعہ ہوا گو یا قاضی کے سر پر قیامت آگئی کام
چھوڑ دے جلد ہی یہاں آ جا اور سر سببہ اس صندوق کو اُس سے مول لیتے جب وہ راہ چلتا گیا اور یہ پیغام

ہو بچایا جسے سنا حیران ہو کے رہ گیا القسمہ وہ صندوق کش خود ہی خبر لگیا اور قاضی حسن کے نائب سے
اسکا ظاہر کیا نائب آیا اور کہا یہ صندوق تیرا کتنے کا ہو کہا اکثر لوگ نوے اشرفیان دیتے ہیں اور میں
ار سے نیچے نہیں ہوتا ہوں اگر تو خریدار ہو تو پختی قبول اور گن دے کہا اے کوتاہ ندایسے پاؤں پھیلتا
اور اشرا اور موافق نہ کے پاؤں پھیلا قیمت اس صندوق کی خود ظاہر ہو کہا آخر عاخر یہ فروخت شے
مابدون دیکھے فاسد ہو بیع جو کسل میں چھپائے ہم کر رہے ہیں ٹھیک نہیں ہو میں اسکو کھوتا ہوں
اس قیمت کا نموت لینا تا اے پدر تجھ ظلم نہو کہا اے ستار چھپے بھید کو چھپا ہی رکھو ظاہر نہ کر
ن سر بستہ ہی لیتا ہوں مجھے موافق وراضی ہو جا قولہ مترکن تابا تو ستاری کنند + تانہ بینی ایمنی
بس مخند + بس ویرین صندوق چونو ماندہ اند + خوش رلاندر بلا بنشانہ اند + انچہ بر خود خواہد است
دن پسند + بردگس لکن کمی از رنج و گوند + انچہ تو بر خود واداری ہاں + مے بکن از نیک و بد + انچہ
پہ نہ پسندی بخود از نفع و ضرر + بر کسے پسند ہم اے بے ہنر + ترا کہ بر مرصاد حق اندر کمین + بی و ہد
داش پیش از یوم دین + آن عظیم العرش عرش او محیط + تحت وادش بر ہم جاہا بسید + گوشہ
شش تو پیوستہ است + ہیں مخلبان جز بدین و داد دوست + رومراقب باش براحوال خوش
ش بین در دلو و بعد ظلم نیش + پس ہین جان خود جز اے نیک و بد + میرسد باہر کسے چون بگردد
ان جزا کا بخار سد وریوم دین + حج آن با این نامد نیک بین + گفت آری + انچہ کردم است
بہم میدان کہ بارے اظلم است + گفت نائب یک یک بابا ویم + با سواد و جہ اندر سنا ویم +
چو آن زنگی کہ بد شادان و خوش + او نہ بند غیر او بند رخس + ماجرا بسیار شد + میں فرید + دادند
یارو آن از دے خرید + ہر زمان صندوقے اے ناپسند + ہانغان و غیبیانت میزند + اسے مستحضر
پردہ پوشی کرتا قصداً قدر تیری پردہ پوشی کریں اور چٹک تو اپنی بے خوفی نہ دیکھتے کسی پرستہ نہیں
بر جیسے بہت اس صندوق میں رہتے ہیں اور آپ کو اُس بلا میں بٹھا باہر وہ بیخ و نفس سان کیو
اپنے او پر پسند کر سکے وہی دوسرے پر پسند کر خواہ نیک ہو خواہ بد جو اپنے او پر روا سکے وہی پسند
دار کھ اور جو کچھ نفع و ضرر سے اپنے بے پسند کرے اے بے ہنر اسکو اور کس پر بھی مست
پند کر جان لے کہ حق تعالیٰ کمین میں ہو اگر مرصدا و بیٹھے را و فراخ پر چلیگا اور غیر کا خیال نفع و
ر میں نہ کر لگا تو روز قیامت سے قبل بھی وہ بد لاکر تاہو وہ عرش عظیم والا ہو عرش شمس اسکا
ب کو گیرے ہوے اور چل جاوون کو اُسکے تحت نے بیٹھ کیا ہو اے نہایت فراخ دکشادہ
بے گوشہ اُسکے عرش کا ملا ہوا ہو وہ سب سے خبردار ہو خبردار ہو سو اے دین و داد کے

ہاتھ مت ہلے جا نگہبان اپنے احوال کا بن کہ ظلم کرتا ہو با داد اگر داد کرتا ہو تو تیرے واسطے خوش ہو
اور اگر ظلم تو نہیں ہو بس یہیں بد لائیک و بد کا ہر کیس کو ملتا ہو اگر وہ غور کرے تو جانے اور وہ بدلہ جو وہاں
دن قیامت کے ملے گا اسکو اس بدلے سے کچھ مناسبت ہی نہیں وہ بہت سخت ہو جو جی نے کہا
سچ ہو میں نے جو کیا ظلم ہو لیکن اسکے بادی یعنی شرعی کرپوائے کو بھی دیکھ کہ وہ ظلم ہو تاب نے
کہا اسپر کیا موقوف ہم سب ایک ایک بادی ہیں اور باوجود رو سیاہی کے کسی خوشی و شادی میں
جیسے وہ زندگی کہ اپنی صورت نہیں دیکھتا دوسرا دیکھتا ہو جیسی ہو اور شاد و خوش ہوتا ہو انقض وہ
جو من بزدل نہایت قیمت صندوق کی بہت بڑھی ہوئی اس میں بہت باتیں ہوئیں آخر سودینار
دیے اور خرید لیا اب فرماتے ہیں کہ اے ناپسند تو بھی ہر وقت صندوقی ہو رہا ہو مگر ہاتھ وغیبی
لوگ تجھ کو بھڑا بچار ہے ہیں

بیان اس حدیث میں من کنت مولاه فعلی مولاه

قولہ دین سبب پیغمبر با جہاد نام خود و آن علی مولانا ہوا کہت ہر کس را منم مولاد و دوست
ابن عم من علی مولائے اوست کہیت مولانا کہ آزاداں کند ہند رقیبت ز پاست بر کند چون
آبادی نبوت ہا دلیست مومنان را از انبیا آزاد لیست اے گروہ مومنان شادی کنید بچو سرو
سوسن آزادی کنید یک میگوئید ہر دم شکر آب و بیزبان چون گلستان خوش خضاب و بیزبان
گوئید سرو سبزہ زار و شکر آب و شکر عدل نو بہار و علمنا پوشیدہ و دامن کشان بہت و قاص و
خوش و غمیشان و جزو آبتن از شاہ بہار و جسم شان چون درج پروردگار و مریمان پیشو
می آبت از سج و خامشان از لات گفتار فصیح و ماہ ماہے لطف خوش بر تافتہ است ہر زمان طلق
از فردا یافتہ است لطف عیسے از فریم بود و لطف آدم پر تو آدم بود و تاز یادتا گرد و از شکر آب
لغات و بس نبات و دیگر ست اندر نبات و عکس آن انجاست دل من قنع و اندرین طور ست
فر من طمع و در حوال نفس خود چندین مرو و از خریداران خود و غافل مشو و تائمانی تو پریشان حال
از ان و انچنان فرمود اے صاحب دلاں و اللغات ارقیت عجز و بندگی آبت خففت آبتن
المعنی یعنی اسی سبب سے کہ انبیا و اولیا بند دنیا سے آزاد کر نیوالے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ با جہاد یعنی اپنا نام اور علی کا نام مولانا رکھا شاعر البعد تفسیر حدیث شریف کی یہ من کنت
مولانا فعلی مولاد یعنی جسکا میں مولاد و دوست ہوں اسکا میرا چچیرا بھائی علی بھی مولاد ہوا اب پوچھتے ہیں
تو نے جانا مولاد کون ہو مولاد وہ ہو جو تجھ کو آزاد کر دے اور بندہ کی کے تیرے پاتوں سے نکال دے

میں معلوم ہوا کہ نبوت آزادی کی رہنما اور مومنوں کو انبیاء سے آزادی پر لڑنے کے گرد و مہنوں کے خوش ہوا اور سر و سوسن کی طرح آزاد ہو لیکن ہر وقت شکر اُس آپ کا جو تکوین پر بنایا کرتے رہو بیزبان
اے دل سے جیسے گلستان خوش رنگ بیزبان شکر کرتا ہو دیکھو سر و ہنر زار کیسے بیزبان شکر آب و
شکر کو بہار کا کرتے ہیں لباس ہنر ختی پہنے ہوئے اور دامن اٹھائے مست و رقص میں ہیں اور خوش
و عجب نشان ہیں دامن اٹھاتا اور رقص کا جیسے رقص میں رقص اٹھاتے ہیں دور ہو تا شاخون کا تنہ
سے اور خوشی و تازگی اور عجب نشان گل و دریاں سے ظاہر جز و جزو انکا شاہ جہاں سے عالم جسم اُنکا
میوہ سے ایسا جیسے ڈبہ موتیوں سے بھرا گویا سب مریم بنیو ہیں عالم سج سے اور خاموش بے لوث
اور گفتار اُنکی فصیح بے لفظ کے ماہ ماہ یعنی ماہ اکا کا جو بے لفظ ہو خوب چمکا ہوا ہو کہ ہر زبان نے لفظ
اُسکے فر سے پانی ہو آپ کو ماہ اس سبب سے کہا ہو کہ اُسکو انار اور لوان گون میں نہایت شہر
و فل ہو اسی واسطے اُسکو صباغ فلک کہتے ہیں حضرت عیسیٰ کی لفظ تو مریم سے تھی اور آدم کی ہوا اس
دم سے جو نعت فیہ من رومی ہو اور لفظ عیسیٰ سے وہ لفظ مقصود ہو جو انھوں نے پیدا ہوتے ہی کہا
اے عبد اللہ اتالی اکتاب جہنمی سبار کا میں بندہ اللہ کا ہوں دی اُسے ٹھیک کتاب اور کیا کچھ کہتے
تو اے نقات شکر کرنے سے بموجب لان شکر تم لازید نکم اگر شکر کر دے ضرور زمین اپنی نعمت
تیر زیادہ کرونگا زیادتی ہوئے جیسے نبات کے اندر سے نبات مطلق ہو آپ یہاں اسکا عکس ہو رہا ہو
انھرت نے تو فرمایا ہو غرن قلع و فل من طبع یعنی جس نے قناعت کی عزت پائی اور جس نے طمع کی دلیل
ہو اگوا یا حال یہ ہو کہ فل من قلع و غرن طبع تو اپنے نفس کی گون میں اتنا مست گھسا جا اپنے خیار و
خاف مست ہو اگر بہت سا نفس کی گون جو حکم ہو گھسیگا اور شکم پروری کر لیا تو پریشان حال ہو جائے گا
صاحب دیون نے ایسا ہی فرمایا ہو

پھر وہ سب سے پہلے انھیں کے پاس آنا

فوله باز بد سارے آن جوئی ترغن + رو پزنی کرد بگفت ایست چست زن + آن دلخیز یار از قد بدین
پیش قاضی از گله من گو سخن + زن به قاضی در آمد بان + مرزنا اگر آن زن ترجیان + مادر بشناسد
نقص قاضیش + یاد نماید از بلاے نمایش بهست نقشه غریب از زن + لیک آن صد تو شود از آفتان
چون می یارست آوازے فراشت + غریب پنهان زن بودے نداشت + گفت قاضی رو تو
فحصه را ببار + مادهم کار ترا با او قرار + جوئی آمد قاضیش بشناختند و در کوکوبت لقیه و صندلی
بود + زوشنید + بود آواز و درون + در شرای و بیج و نقص و قرون + گفت نقض زن چندان می نام +

گفت کہ جان شرع را ہستم غلام + لیک اگر میرم ندارم من کفن + در قمارم مفلس و شش پنج زن + ز
سخن قاضی مگر بشناختش + یاد آورد آمد خل و آن باختش + از شش و از پنج عارف گشت فرد + جو
گشت ست زمین شش پنج نزد + رست او زمین پنج حص و شش جہت + از ورای آن ہمہ کردا
شد اشارت ازل + جا و زاد ہام طرا و اغزل + زینچہ شش گوشہ گر بود برون + چون
یوسف را از درون + فاروے بالاب چرخ بے ستن + جسم او چون دلو در چہ چاہ کن + یوسف از
چنگال درد لوش زدہ + رستہ از چاہ و شہ مصری شدہ + دلو ہاے دیگر از چہ آب جو + دلو و فارو
از چاہ اصحاب جو + دلو ہا غواص آب از بہر قوت + دلو و قوت و حیات جان حوت + اتنی تبدیلیا
سال کے اسی جو جی نے کہ فن فریب سے بنا ہوا تھا عورت کی طرف متوجہ ہو کے کہا کہ اے عور
چالاک اُس پار سال کے وظیفہ کو کیسا پڑا کیا ہو نیا کہ قاضی کے پاس جا اور میری شکایت ک
باتیں کہ عورت اور عورتوں میں ملے قاضی پاس گئی اور ایک عورت کو اپنا ترجمان کیا اپنے درمیا
اسکی بات وہ قاضی سے کہتی تھی تا قاضی اسکو اسکی گفتگو سے نہ پہچان لے اور ایسا نہ وہ بلا گذشتہ
اٹھکویا آجائے اب مقولہ اٹکا ہو اگر چہ غمزہ غماز عورت کا کہ عورت کی بد چینی کی چلی کھاتا ہو فتنہ ہوا
آوار سے عورت کی یہ سونا ہوا جاتا ہو یعنی صو گونہ قوت پاتا ہو اور ہر گاہ کہ یہ آواز بلند نہیں کر سکتی
لہذا غمزہ نہان نے کچھ فائدہ نہ دیا قاضی نے کہا جا اپنے خصم کو لا تو تیرے کام کو اُس سے مقرر
بس جو جی آیا قاضی نے اسکو فوراً پہچان لیا کہ جبوقت یہ صندوق میں گھسا تھا تو اسکو دیکھ لیا تھا
لقبہ ملاقات اور اسکی آواز بھی صندوق کے اندر سنی تھی جبوقت کہ صندوق کی خرید و فروخت ا
بیع میں کی بیشی کی گفتگو ہوئی تھی قاضی نے کہا عورت کو پورا انفعہ کیون نہیں دیتا ہو کہا میں جان
شرع کا غلام ہوں لیکن میرا حال یہ ہو کہ اگر مر جاؤں تو کفن بھی مجھکو نہ ملے میں نہایت مفلس ہوا
تار میں البتہ پنج ہین اور شش ہین یہ خالی کتنا رہتا ہوں لیکن نہ میرے پاس پنج ہین نہ شش
ہین اس بات سے قاضی نے بیشک پہچان لیا اب اسکو بازی دو غا اسکی یاد آئی اب مقولے
ہین سب لوگ اس شش و پنج میں گرفتار ہین مگر عارف کہ وہ شش سے بھی فرد ہو اور پنج سے
بھی شش کا جفت ہو نہ پنج کا ادا اس نزد دنیا سے حسین شش پنج ہو بچا ہو اہو وہ اسکی شش جہت
اور پنج حص سب سے چھوٹا ہوا ہو او مان دونوں کے اس پار سے جھکوا گاہ کرتا ہو اور خبر دیتا
اسکے اشارے اشارے ازل کے ہین کہ اُسوقت نہ یہ پنج تھے شش تھے جہاں کل لہا ہم
ہو پنج سکتے محض بیکار ہین اور جو کہ اس چاہ شش گوشہ سے خود ہی نہیں نکلا ہو وہ اپنے کس

بھائی یوسف کو کیسے اندر چاہ سے نکال پائیگا ان وہ شخص کہ چرخ بے ستون پر ہو اور جسم اسکا ذول
 کی طرح اس چاہ میں چارہ کرنے والا ہو یعنی بیمار ضلالت کا علاج کنندہ پس جو یوسف میں نکون نے
 چکل اس کے دل میں مارا چاہ سے خلاص ہو کے پادشاہ مصر کے ہوئے بہت دلو جو مرد جسم سے ہر ایسے
 ہیں کہ چاہ سے پانی کے طالب ہیں لیکن دلو انکا چاہ سے نایغ ہو جو دنیا ہو اور حقیقتہ طالب صاحب دین
 کے ہیں بقدر ضرورت پانی کے طالب ہیں اور بہت دلو خاص غواص پانی کے ہیں قوت کے لیے اور واسطے
 قوت حیات جان کی جیسے مچھلی طالب پانی کی ہوئی ہو حیات کے واسطے یعنی چاہ دنیا میں غرق ہیں
 قولہ دلو ہوا بستانہ چرخ بلند + دلو او در صہین زور مند + دلو چہ یا چل چہ یا چرخ چہ + این مثال پس
 رکبست اے اچہ + از کجا آرم مثال بے شکست + کفو او بے آمد و نے آمدہ است + صد ہزاران
 مرد نہان در یکے + صد کمان و تیر و رج ناوکے + ماریت اوریت فتنہ + صد ہزاران خرم اندر شمشیر
 آفتابے در یکے ذرہ نہان + ناگمان آن ذرہ بکشاید وہان + ذرہ ذرہ گرد و افلاک وزمین پیش آن
 خورشید کو جست از کین + این چنین جان نے چہ در خوردن ست + ہیں لبوا بجان ازین تن ہر دو
 دست + اے تن گشتہ وثاق جان بست + چند تانہ بحر در میگے نشست + اے ہزاران جبرئیل نذر
 بشر + اے مسیحی نہان در جوف خر + اے کلیم اللہ نہان اندر نہد + واقعست از خوف رست و غیرہ
 ہر + اے حبیب اللہ نہان در خارتن گنج ربانی نہان در مارتن + اے ہزاران کعبہ نہان در کنیس +
 اے غلط انداز عرفیت ولبیس + سجدہ گاہ لامکانی در مکان + مرلیسان راز تو ویران مکان + کہ چہ امن
 سجدہ این طین کتم + صورتے دون رالعب چون دین کتم + نیت صورت چشم + نیکی ہال + ہا بہی شیش
 نور جلال + اللغات + اچہ برادر کلان حنفہ مشت گندم و جو کنیس + مہذب ز سبایان المعنی سارے
 دلو دلبستہ چرخ بلند اور اسکی گردش کے ہیں جیسے وہ گردش کرتا ہو اور چرخ کا دلو دو گلیوں
 میں ایک بڑے زور والے کے ہو وہ جیسا چاہتا ہو چلاتا ہو پھر کہتے ہیں دلو کیا اور رسی کیا اور
 لنواں کیا یہ مثالیں اے بھائی سب نہایت رکبست و حقیر ہیں اب میں کہان سے ایسی مثال
 لاؤں جو بے شکست ہو اسکا تو کوئی کفو و مثل داند نہوا کہ نہ ہو اس ایک میں لاکھوں جو مرد
 اس کے ہیں چھپے ہوئے ہیں سیکڑوں کمان و تیر ایک ناوک میں گئے ہوئے ہیں وہ جو ماریت او
 ریت فرمایا کہ یہ ایک فتنہ اسکا ہو اور فتنہ بخنے غدا و دیوانگی و نیز بخنے عاشق و معشوق اور لاکھوں
 و من اس کے ایک مشت گندم میں ہیں وہ ایک آفتاب ہو کہ ایک ذرہ میں چھپا ہو کہ بھی وہ
 ذرہ منہ کھول کے کہ بھی اٹھتا ہو کہ میں آفتاب ہوں جیسے منصور و غیرہ اب دفعہ چل سبات

ہو کہ آفتاب ذرہ میں کیسے سایا لہذا فرمایا کہ وہ آفتاب جب اپنی کمین سے جت کرتا ہو تو اُس کے
اسنے ذرہ ذرہ وسعت و وسعت و وسعت میں زمین و آسمان ہو جاتا ہو بس ایسی جان صہین وہ ساتا ہو کب
نق تن کے ہو کہ اس میں وہ گرفتار رہے لاجرم ایجان خبردار ہو اور اس تن سے دونوں ہاتھ
مو اور ترک کر اے مخاطب جو تن کہ محل دقتصر جان کا ہو وہی کافی ہو ورنہ یہ جان ایک دریا ہو
رتن ایک مشک پھر دریا مشک میں کتنا سا آسکتا ہو یہ بشر وہ جو صہین ہزار دن جبریل ہیں اور
ن گزے کے جو ن میں جو مراد تن سے ہو جیسے چپا ہو اے روح اور اے مخاطب اس نذر
ن حکیم الہی ذالہ ہوا اندر کے خوف سے خبردار نیک و بد سے چھوٹا ہو اور اسی غارتن میں خدا کا
سیب پوشیدہ ہو اور اسی مارتن میں گنج ربانی نہاں اور اسی تجانہ میں ہزار دن کبھے چھپے ہو
ن تو اے مخاطب اپنے غلط انداز کو دیکھ جو غلطی میں ڈال رہے ہیں کہ وہ عفریت و ابلیس ہیں تیرے
و مکان بنے وجود میں سجدہ گاہ لا مکانی موجود ہو جس سے تیرے مارے ابلیسوں کی دکان و بیلن
جیسا کہ کہا تھا کہ میں اس مٹی کو کیوں سجدہ کروں اور صورت دون کا لقب دین کیسے رکھوں
باتے ہیں اے اندھے تو صورت کتنا ہو یہ صورت نہیں ہو ذرا آگھیں ملے تو دیکھ کیسی روشنی
نور جلال کی چمک رہی ہو

رجع بقصہ شاہزادہ اور ملازمت خدمت شاہ کی

کہ شاہزادہ پیش شہ حیران آئیں۔ ہفت گروہ زیدہ دریا کشت طین پہنچ مکن نے بیخواب
نود و ایک جان با جان دے خامش بنود۔ آمدہ در خاطرش کہیں بس خفی سے ہوا بن ہمنیت
ن صورت زحمت صورت از بیجوری آبا و کن ہفتہ مرخفتہ را متقاد کن ماں کلامت میلند
کلام۔ وان سقامت ہی جاندار سقام۔ پس سقام عشق جان صحت ست۔ رہنمایش حسرت
را حست۔ اسے تن اکنون دست خود زمین جان بشو۔ ورنیشوئی جز این خالی ہو۔ یعنی شاہزادہ
اسنے شاہ کے عطا اور شاہ کو دیکھ دیکھ کے اسپر حیران تھا کہ ساتون آسمان اس ایک شت طین
ن دیکھے ظاہر تو مکن تھا کہ کسی بحث میں لب کشا ہو کے لیکن باطن میں جان اگل جان سے دم
اموش غمی اُس کے دل میں گذر رہا تھا کہ ہا امر نہایت خفی ہو کہ یہ شاہ تو بالکل معنی ہو پھر یہ صورت
سواٹے ہو جیسے ظاہر کی شاہی اب مولانا فرماتے ہیں کہ صورت کیا کر سکتی ہو تو صورت کو
بیوریت سے آباد کر اس سے الگ رہ پھر صورت ہو تو کیا غم تو خفتہ بیٹے غافل ہو اور جو خفتہ
نجد میں ہو اسے غفلت و نفس اسکو اپنا مطیع اور تابع اپنا کردہ کلام جوٹپی ہو وہ اس کلام سے

مجھ کو چھڑا دیتا ہو اور وہ بیماری جو عشق کی ہو ہر بیماری سے مجھ کو نکال دیتی ہو مجھ کو وقت کلام کی بڑے تکلیف بیماری و مقام کی بس بیماری عشق کی جان صحت کی ہو اور رنج عشق کے ایسے ہیں کہ ہر رحمت اُس پر حسرت کرتی ہو کہ مجھ میں ایسا لطف نہیں آتا فرماتے ہیں اے تن تو تو آرام طلب ہو اور جان طلب عشق کی بس اس جان سے ہاتھ دھو اور جو ہاتھ نہیں دھوتا ہو تو جا اور کوئی جان ڈھونڈ لے

بیان نوازش و احترام شاہچہین کا شاہزادہ مسافر پر

قولہ حاصل آن شہ نیک اور امی نواخت، اواز ان خورشید چون سر میگرداخت، آن گداز ما شفقان
اشد نمو، ہچو ماہ اندر گدازش تازہ رو، جلد رنجوران دو اور ند امید، نالدا این رنجور کم افزون و ہید
بلہ رنجوران شفا جو بند و این رنج افزون جوید و در دو خنیں، خوشتر زین کم ندیم شربتے، زین مرض
دشتر نباشد صحتے، زین گنہ بہتر نباشد طاقتے، سا اہا نسبت بدین دم ساعتے، مدتے بد پیش آن
نہ زین نسق، دل کباب و جان نہاد، بر طبق، گفت شاہ از ہر کسے کیسر برید، من از وہر لحظہ قربانم
بدید، من فقیرم از زرو از سر نخنے، صد ہزاران سر خلعت داد آن سنے، باد و پاؤر عشق نتوان
اختن، با یکے سر عشق نتوان با ختن، ہر یکے را خود دو پاؤ کیسر ست، با ہزاران پاؤ سر تن نادرست،
ین اہم ہنگامہا گل شد ہر ہست این ہنگامہ ہر دم گرم تر، معدن گرمیت اندر لامکان، ہفت
دوخ از شمارش یک دغان، ز آتش دوزخ گریزان شد جہیم، ز انکہ ایشانراست ہر تازہ نفیم،
لمعات خنیں نالہ و فریاد خلعت، فرزند صالح ہر بختین کسیکا خون باطل بہاتا مباح ہونا اور غلطی
ما چیز ہونا المعنی حاصل یہ کہ وہ شاہ خوب مر بانی و توجہ اُس پر رکھتا تھا اور وہ اُس خورشید سے
ل ماہ کے نکلتا تھا لیکن یہ گداز عاشقوں کا گداز نہیں ہو بلکہ نمود بایدرگی ہو جیسے ماہ گداز شمس
ان تازہ رد رہتا ہو سارے بیمار دوا کی امید رکھتے ہیں تا بیماری نفع ہو اسکا بیمار نالہ کرتا ہو کہ
لیون دی زیادہ دو سارے بیمار شفا کے طالب ہوتے ہیں اور یہ رنج و درد و نالہ شنیدن
مونڈھتا ہو یہ وہ تر ہو کہ اس سے زیادہ اچھا کوئی شربت ہی نہیں ہو نہ اس مرغ سے خوشتر
نی صحت نہ اس گناہ سے بہتر کوئی طاعت بر سین اُسکے نزدیک ایک دم ایک ساعت
ن برسوں اس مرض میں رہے اور یہ بھی خیال ہے کہ دم بھر رہا یا ساعت بھر اقصاء ایک دست
اہ کے پاس اسی طرح رہا کہ دل تو کباب تھا اور جان طہاق پر رکھی ہوئی حاضر بادشاہ کی باتوں نے
ی سے اُسکو جدا کر دیا کہتا تھا میں اُسکی ہر لحظہ ایک نئی قربانی ہوں تین فقیر ہوں زرو سر
نون سے بے پروا مجھ کو اُس بزرگ نے لاکھوں مراہیں سر کے عوض میں خلعت دیے گویا اُس

سر کے یہ فرزند صالح ہیں آن دو پاؤں سے راغش بین کوئی نہیں دوڑ سکتا ہو اور ایک سر سے
عشق بازی نہیں کر سکتا ہو کہیے دو پاؤں ہیں اور ایک سر ایسا تن کمان ہو جسکے ہزاروں پاؤں اور
ہزاروں سر ہوں آن کل ہنگاموں سے جو دنیا کے ہیں سب ناچر و ضال ہو گئے لیکن یہ ہنگامہ
ہر دم گرم تر ہی ہو رہا ہو یہ ایسے کمان لامکان میں گرم ہو جسکے شرار کے ساتوں دوزخ ایک دھون
ہیں جس میں سوزش نہیں ہوتی حجیم آتش دوزخ کو چھوڑ بھاگی جب دیکھا کہ یہ آگ ان عاشقوں پر
پانزار نعیم ہو اسے بہشت

بیان اس حدیث کا جریاموں فان نورک اطفا نارہ نکلجا اے مومن جلدی
آگ سے بیشک نور تیرا میری نار کو بجھائے دیتا ہو

قوله ز آتش مومن ازین روا لھیفی + میشود دوزخ ضعیف و نطفی + گویدش گہذر سبک اے محتشم +
ورنہ ز آتشہا کہ تو مرد آتش + کفر کہ کبریت دوزخ اوست پس + ہیں یہ پچھانید اور این نفس +
زود کہ قیمت بدین سودا سپار + تانہ دوزخ بر تو ناز دے شرار + گویدش جنت گذر کن ہجو باد +
ورنہ گرد ہر چمن دارم کساد + کہ تو صاحب جزمنی من خوشہ چین + من بتے ام تو دلا تہاے چین +
ہست لزان زو حجیم وہم جان + نے مر این را نے ہر اور از و امان + اللغات پچھانید پچھانید
سے اے پڑ مردہ کرد کبریت گندھک اور گندھک سرخ اکیر ہو المعنی یعنی مومن کی
آگ سے لھیفی اس سبب سے دوزخ ضعیف و نطفی ہوتا ہو اور کہتا ہو کہ اے محتشم جلدی
مجھے گدراور نہ تیری آگ سے اب کوئی دم میں میری آگ کبھی دیکھ تو کفر جو اکیر دوزخ ہو کیسا
اسوقت اُسے مست و پڑ مردہ کیا پس تو جلدی اپنی کبریت ادھر بھیج تانہ دوزخ تجھے جلد
کر سکے نہ اس کے شرار مومن کی کبریت ایمان و اسلام ہو اور جب گدراور مومن کا جنت میں ہو گا جنت
بھی ایسی کہ یہاں سے بھلچا اور نہ میرے یہاں جو کچھ ہو وہ سب ناقص و کاسد ہو جائیگا آسلیے
کہ تو صاحب خرمن ہو میں تیری خوشہ چین کمان چین کی دلائین کمان ایک بت چین جس مومن و شخص
ہو جس سے حجیم بھی لزان ہو اور جنت بھی ہر اسان نہ اسکو اُس سے امان ہو نہ اسکو
اُس سے اطمینان

وفات پانا ان تینوں شاہزادوں سے برادر بزرگ کا اور ملازمت کرنا منجھلے
بھائی کا بادشاہ چین کی

قوله رفت عرش چارہ فرصت نیافت + صبر پس سوز ان بد و جان بر تافت + مدتے وندان کمان

این میکشد + نار سیدہ عمر او آخر رسید - صورت معشوق از دشت و دشت + رفت و شد با معنی معشوق
 جفت + گفت لبش گرز شمر شمرست + اعتناق بے جالبش خوشترست + من شدم عریان ز تن
 افراز خیال + میخرازم در نہایات الوصال + این مباحث تا بدینجا گفتنی است + ہرچہ آید زین سپس
 بہفتنی است + گر پوشی در بگوئی صد ہزار + ہست بیکار و نگردد آشکار + تا بدریا سیر اسپ و زین
 بود + بعد از انت مرکب چوبین بود + مرکب چوبین خشکی اترست + خاص مرد ریائی نزار بہرست + این
 نموشی مرکب چوبین بود + بحر یازد خاشی تمقین بود + ہر نموشی کان ملوت میکند + لہر ہای عشق
 را نسو میزند + تو ہیگوئی عجب خامش چراست + او ہیگوید عجب گوشش کجاست + من ز نعرہ
 رشدم او بنیجر + تیز کوشان زین ہمہ ہستند کر + آن یکے در خواب نعرہ میزند + صد ہزاران بحث و
 لقین میکند + این نشسته پہلوے آن بنیجر خفته خود آنت و گوران شور و شر + آن کسے کش مرکب
 چوبین شکست + غرقہ شد در آب او خود ماہیست + نہ نموشست و نگویا نادریست + حال او را
 در عبارت نام نیست + نے ازین دو ہر دو ہست اے بولعجب + شرح آن گفتن بردست از ادب +
 ین مثال آید رلیک و بے در دو + لیک در محسوس ازین بہتر نبود + اللغات و زمان کنان الحاح و
 راری کنان و ترسان شستہ تمام شہر المعنی سینے اُس بڑے شہزادے کی عمر ہو چکی اب کوئی ایسی تدبیر نہ ملی
 بموت سے مہلت پالے صبر اسکا نہایت ہی سوزان تھا لہذا جان اُٹکی نہ اٹھا سکی لیک مدت جوانی
 و زاری کنان رہا لفظ ہر مقصود کو نہ پہنچانا سیدہ عمر اُسکی تمام ہوئی صورت تو معشوق کی اس سے
 پپ گئی کہ مر گیا مگر معنی معشوق سے جفت ہوا تو معنی نے کہا کہ اگرچہ لباس اُسکا جو عبارت ہو کفن
 سے شمر شستری ہو اور شعر جو ریر سیاہ کو کتے ہیں لیکن اعتناق اسے باہم لگائے بے حجاب کی اُسکو
 و شتر ہو یعنی اس شمر شستری آٹھی در میان مین نہ تو کندان مین تو تن سے عریان ہوں اور وہ خیالات
 سے اب بے تکلف و بے حجاب خوش خوش جو نہایتین وصال کی ہیں انہیں بازہ تجھ ز فرمان
 ونگی اور ظاہر کہ معنی بے جسم ہے ہو اور جب وصال ہو گیا تو پھر خیال کہاں پہنچاتے ہیں یہ ایسا
 موقع ہو کہ یہاں تک تو اُسکی بحث کہنے کی ہو اور جو اُسکے بعد ہو وہ قابل چھپانے کے ہو ایسے کہ اگر چھپانے
 جب اور لاکھوں طرح سے کہے جب دونوں صورتیں بیکار ہیں وہ ہر گز ظاہر ہونے والی نہ
 نین ہو مثلاً دریا تک خشکی مین تو سیر اسپ وزین سے ہوتی ہو پھر دریا مین مرکب تیرا چوبین ہوتا
 ہوا کے کشتی وغیرہ اور مرکب چوبین خشکی مین صنایع اور تمام یہ مرکب چوبین خاص صیادون کا
 بہرہ ہو جس نموشی مرکب چوبین ہو خشکی کی سیر سے عاجزا در جو بھری ہیں اُنکے واسطے نموشی کی

تلقین ہو چنانچہ بحری جانور سب غموش ہیں مثل مردہ کے لیکن جبکو تو غموش جانتا ہو اور اس سے ملول ہوتا ہو وہ اس طرف سے نعرے عشق کے مار رہا ہو تو کہتا ہو تعجب ہو تو خاموش کیون ہو وہ کہتا ہو تیرے کان کہاں ہیں میں تو نعرے مار رہا ہوں خشکی والے جو اُسکے لیے نعرہ زن ہیں ایسے کہ جسے میں بہرا ہو گیا جیسے کہ مردہ پر نعرہ زنی کرتے ہیں وہ ان نعروں سے بخیر ہو لیکن جو تپسز گوش ہیں وہ ان سب سے ہرے ہیں اُنکو سوا اپنے کام کے اور کسی سے کام نہیں مثلاً ایک شخص خواب میں نعرے مار رہا ہو اور لاکھوں بچپن اور تلقین کرتا ہو اور جو اُسکے برابر بیٹھا ہو وہ اُسکے نعروں اور بحث و تلقین سے بخیر ہو اور یہ جو خفتہ ہو وہ خود اس شور و غمر سے بہرا ہو جو اُسکے پہلو میں کر رہا ہو تب جسکا مرکب جو بن لوثا اور دریا میں غرق ہوا وہ مای ہو کہ نہ غموش ہو نہ گویا ایک نادر چیز ہو اور اُسکے حال کا عبارت میں کچھ نام نہیں ہو یعنی عبارت میں نہیں آتا ایسے کہ نہ ان دونوں سے ہو نہ ان دونوں سے نہیں ہو یعنی غموش ہو نہ گویا ہو وہ ایک بوجب ہو اُسکا بیان کرنا خلافت ادب و شریع کے ہو آب فرماتے ہیں اگرچہ یہ مثال رکیک و بے در دو یعنی اُس جگہ داخل کرنیکی نہ مہی لیکن محسوس اسے ظاہر میں دوسری مثال اس سے بہتر مہی مہی

آنا مچھلے بھائی کا جنازہ پر اور چھوٹا بھائی بستر رنجوری پر تھا اور نوازنا پادشاہ کا اُسکو لاکھوں غنائم غنیمی و غنیمی سے اور ملازم ہونا اُسکا

تو کہ حاصل آن شہزادہ از دنیا برفت + چائش پر آذر جگر پر سوز و الفت + کو چلین رنجور بود و آن دوطا + بر جنازہ آن بزرگ آمد فقط + شاہ دیدش گفت قاصد کین کیست + کہ ازان بجز است اینہم ماہیت + پس معرفت گفت پورا آن پدر + این برادر زان برادر خردتر + شہ نواز بدیش کہ ہستی یادگار + کرد اور اہم بدین پیشش شکار + از نواز شہائے آن شاہ + وحید + در تن خود غیر جان جان ندید + در دل خود یافت عالی عالم + کان نیاید کس بعد خلوت ہمے + در دل خود یافت عالی غفلت + کہ نیاید صوفی آن در صد چلہ + عرصہ و دیوار و سنگ و کوہ تافت + پیش او چون نار خندان می شکافت + ذرہ ذرہ پیش او چون آفتاب + و مہدم میگرد و صدگون فتحاب + باب کہ روزن شدی و گہ شعاع + خاک کہ گندم شدی کہ گاہ صاع + در نظر ہا چہ رخ پس کہ نہ قدید + پیش چشمش ہر دے خلقے جدید + روح زہیا چونکہ وارست از جسد + از قضا بیشک چنان چشمش رسد + صد ہزار ان غیب پیشش شد بدید + اُنچہ چشم حرمان بندید + اُنچہ او اندر کتب بر خواندہ بود + چشم را از صورت آن بر کشود + از غبار موکب آن شاہ تر + یافت او محل عزیزے

ر بصر جنین گلزار دامن میکشید، جزو جوش نعرہ زن بل من مزید، گلشنے کو نقل روید یکدم ست
 لشنے کو عقل روید خرم ست، گلشنے کو گل و مدگرد و نہا، گلشنے کو دل و مد و افرتا، اللغات و قید
 فاند صاع زمین پست قدید گوشت پارچے خشک کہ جلد خشک ہونے کے لیے انکو لپٹے اور پتلے کاٹتے
 ین دامن کشیدن غرور سے چلتا المعنی فرماتے ہیں حاصل یہ کہ وہ شہزادہ جان پر آتش اور جگر پر سوز و گرم
 یکے دنیا سے گیا چھوٹا بیار تھا مخلص فقط اس بڑے کے جنازہ پر گیا شاہ نے دیکھ کر قصداً پوچھا یہ کون
 و جان تو گیا تھا کہ یہ بھی اسی دریا کی ماہی ہو پس معرفت نے کہا یہ لاکا بھی اسی باپ کا ہو جسکا وہ تھا
 اسکا چھوٹا بھائی ہو پادشاہ نے اسپر مہربانی کر کے کہا کہ یہ اسکا نشان ہو اور اس پر سب سے
 سکو بھی شکار کیا بس شاہ کیلنا کی نوازش سے اسنے اپنے تن میں سوا سے جانجان کے پھر کچھ ند کیا
 ب اپنے دل میں اسنے ایسا ایک عالم وسیع دیکھا کہ سیکڑوں خلوت کو نوا لاکھی بنا کے اور اپنے
 ل میں ایسا بڑا غلغلہ پایا کہ سیکڑوں چٹون میں بھی صوفی کو نہ حاصل ہوئے میدان و دیوار اور سنگ
 رہ سب اسپر روشن ہو گئے اسکے سامنے ایسے تھے جیسے بھٹا ہوا انار کہ نہتا ہو اور جتا تا ہو کہ میرے
 ندر یہ چھپا ہو ذرہ ذرہ اسکے سامنے مثل آفتاب کے و مبدم سیکڑوں طرح کشود باب کی کرتا تھا
 یعنی ذرہ ذرہ اپنی کیفیت ظاہر کر رہا تھا و ذرہ ذرہ بھی اسکے سامنے روزن ہو جاتا تھا کبھی شعاع
 اک کبھی گندم ہو جاتی تھی کبھی گھاس زمین کی چرخ اسکی نظروں میں ایسا پرانا جھنجرہ جیسے سوکھا
 وشت چلا اور ہر دم اسکے سامنے ایک نئی مخلوق پیدا تھی ظاہر ہو جبکہ روح ایسی زیبا و خوب
 ہو جائے اور قید جسم سے رہائی یافتہ تو بیشک قصا سے اسکو ایسی ہی آنکھیں ملتی ہیں لاکھوں
 پچی چیزیں اسپر ظاہر ہو گئیں جنکو کہ محرمون کی آنکھیں دیکھتی ہیں اپنی دید سے جو کچھ اسنے کیہ بونین
 پڑھا تھا اب اسکی صورت سے اسنے اپنی آنکھیں کھولیں یعنی آنکھ سے دیکھ لیا غبار نشتر مسس
 شاہ نر سے اسکی مینائی نے ایک کھل عزیر پایا جس سے روشن ہو گئی یہ گلزار جو دنیا کے ہیں اسے
 دامن سمیٹ کے چلنے لگا اور تنفر ہو گیا اور وہ گلزار جو اسکے دل میں تھا اسکے واسطے نعرہ
 بل من مزید کا کرتا تھا اور ایسا نعرہ کہ جزیر اسکا چلا رہا تھا کہ کچھ اور بڑھا و سچ ہو جو گلشن کے نقل سے
 پیدا ہوتا ہو نہ اصل سے وہ ایک دم کو ہو اور جو گلشن کے دل سے جتا ہو وہ ہر وقت تازہ ہوا
 ہو جو گلشن کے گل سے کھلتا ہو تباہ و خراب ہو جاتا ہو اور جو دل سے کھلتا ہو اسکا کیا کہنا ہو کیسی اچھی
 فرحت بخشا ہو قولہ علماے ہیزہ دانستہ جان، زان گلستان یکدم گلدستہ دان،
 لان ز بون این دو سہ گلدستہ ایم، کین در گلزار بر خود بستہ ایم، آن چنان مفتاحا ہر دم بنان،

میں قند اسے جان و رینا از بنان + دروے خود فارغ آرندت زنان + کرد چادر کردے و عشوہ زنا
 باز استغاثات چون شد موج زن + ملک و شہرے بایست پر نان وزن + مار بودے آرد
 گشتی مگر + یکسرت بود این زمانے بہت سر + آرد ہاے بہت سر و زرخ بود + حرص تو دانہ اسہ
 دوزخ فح بود + دام را بد ران بسوزان دانہ را + باز کن در ہاے نوے خانہ را + چون تو عا
 نیست اے زگد + ہنجو کو ہے بجز داری صدا + کوہ را گفتار کے باشد ز خود + عکس غیر ست آن صدا
 معمر + گفت تو زان رو کہ عکس و گیر نیست + جملہ احوالت بغیر عکس نیست + خشم و ذوق ہست
 عکس دیگران + شادی فوادئی و خشم عوان + آن عوان را آن ضعیف آخر چہ کرد + کہ دہاو
 بکینہ زجر و درد + تالی کے عکس خیال لامعہ + جد کن تا گردوت این واقعہ + تاکہ گفتارت زما
 تو بود + سیر تو با پہ وہال تو بود + صید گیر دیر ہم با پیر غیر + لاجرم بے بہرہ گشت از لحسم طیر
 باز صید آرد و بخود از کوہ سار + لاجرم شاہش خوراند کبک و سار + باز از پر خود آرد و صید شبکہ
 لاجرم شاہش خوراند لہم کبک + اللغات بنان یعنی سراے انگشتان جمع بنا
 فح دام عوان بفتح سر ہنگ سلطان و زجر و خشم کنندہ سار ہندی بنا شبکہ دام یعنی فرا
 ہین یہ علم بیزہ جو ہمارے جانے ہوے ہین آنکو ایسا جان کہ اُس گلستان بے پایاں
 ایک دو تین گلہ سستے ہین آدر ہم جو فریقہ ان دو تین گلہ ستون کے ہو رہے ہین یہ سبب
 ہو کہ اس گلزار کا دروازہ ہینے اپنے او پر بند کر دیا ہو حال آنکہ کنجیان اُسکی ہمارے ہاتھ میں ہین
 سو ایسی کنجیان غور تو کر نان کے سبب سے ایجان ہمارے ہاتھ سے ہر دم گری پڑتی ہین بڑ
 افسوس کی بات ہو نا ہو کہ ہاتھ کی چیز دوسری چیز ہاتھ میں لینے سے گر پڑتی ہو اور جو دم
 قضا و قدر تجھے نان سے فارغ کرتے ہین یعنی نہیں ملتی تو تو چادر گروی کرتا ہو اور
 عشوہ زن ہوتا ہو یعنی چھپاتا ہو پھر جب استغاثہ مومین مارنے لگا تو اسوقت میں تجھ
 ایک ملک و شہر نان وزن کا بھرا ہوا چاہیے ایسا حریص دونوں کا ہو جاتا ہو آسلیے کہ پہا
 تو تو مار تھا اب ہو گیا آرد ہا اسین شک نہیں پہلے تیرا ایک ہی سر تھا اتو بہت سر ہو گیا
 بس آرد ہا بھی ہوا بہت سر بھی ہوا اور آرد ہا بہت سر و زرخ کو کہتے ہین لہذا دوزخ ہو گیا
 لاجرم حریص تیری دانہ ہو دوزخ دام ہو کہ اسی حرص کے سبب سے دوزخ میں پڑ گیا
 بس دام کو بھاڑ ڈال دانہ کو چھونک دے اور اس گھر کے نئے نئے دروازے کھول
 اور جو تو عاشق نہیں ہو تو اے زگد اشل پہاڑ کے ہو بجز مٹی اور صدا والہ بھی تو خوب جانتا

کہ پہاڑ بولتا نہیں ہو خود آئین گفتار کہان وہ صدا آئین سے آتی ہو وہ اسے معتقد عکس تیسری
 مداکا ہو تیری بات اس سبب سے کہ عکس کسی دوسرے کی ہو لہذا جملہ احوال تیرے بنیہ
 اس کے نہیں ہیں یعنی اُلٹے دیکھ تو اس ضعیف نے کسی عنوان سرکش کا کیا کیا کہ وہ اسکو سبب
 بند کے زجر و درد دیتا ہو اب فرماتے ہیں کہ تو کب تک اپنے خیال کا جو چمک جاتا ہو عکس بیگا
 جرم کوشش کر تو یہ حال تیرا بدل جائے اور گفتار تیری تیرے حال سے نہو کیلک عکس سے
 در سیر تیری تیرے ہی بال دہر سے ہو نہ دوسرے کے بال دہر سے جو بے نفع ہو خیال تو کر
 بز کو غیر کے پر وں سے اڑتا ہو لاجرم کچھ طیر سے جسکی صفت قرآن مجید میں ہو کہ ہم پر مائیتوں
 بے بہرہ رہتا ہو یعنی گوشت پرند کا جنت میں ملیگا جس پرند کے گوشت کی خواہش ہوگی
 بغلاف باز کے کہ وہ کوہ سار سے خود شکار لاتا ہو اسکو کیسا بادشاہ چکورو مینا کھلاتا ہو باز جو اپنے
 پر وں سے شکار لاتا ہو وہ شکار جو جال میں پھنستا ہو اسواسطے شاہ اسکو کچھ کبک کا کھاتا ہو
 نولہ منطقی کو وحی بنو داز ہو است + ہچو خاکی بر ہوا بر شد ہباست + گر نماید خواہ را ایندم غلط +
 راول و التجم پر خوان چند خط + تاکہ مانیق محمد از ہوے + ان ہو الا لوی احتوی + احمد چون نیست
 ز وہم پاس + جسمیان را وہ تحرے د قیاس + تابدانی کہ محمد از ہو + وانگفت و گفت از وحی
 مد + کز ضرورت ہست مرداری حلال + کہ تحرے نیست در کعبہ وصال + بے تحرے و جہادات
 رہے + ہر کہ بدعت پیش گیر داز ہو + ہچو عادتش بر برد بادو کشد + نے سلیمانست تا تختش کشد + عاود
 دوست جمال خذول + ہچو برہ در کف مردا کول + ہچو فرزندش نہادہ بر کنار رہے برو تا بکشش
 نصاب وار + عاویان را باوز استکبار بود + یار می چند اشتہار غبار بود + چون گردانید
 آگہ پوستین + خروشان بشکت آن بس قرین + باور ابشکن کہ بس فتنہ است باد پیش
 زان کت بشکند او ہچو عاود + ہو دواوے پند کاے پر کبخیل + بر کند اندوست تان این باد
 زیل + لشکر حق ست باد از نفاق + چند روزے باشاکر و اعتناق + او بسر با خالق خود رہست
 ہون اجل آید بر آرد پا و دست + این ہمان با دست کا بین می گذشت + بود ہچون جان
 د ہچون مرگ گشت + دست آنکس کو بکروت دست بوس + وقت خشم آن دست
 میگردد و بوس + اللغات منطق سخن گفتن و سخن و نام علم ہیا بفتح غبار مجاز آنا چیز دم سخن
 احتوا کھیر لینا کول بسیار خورندہ باو غرور اعتناق ایک دوسرے کی گردن میں ہاتھ ڈالنا
 و بوس گرز المعنی جو علم کہ وحی سے نہیں ہو ہو اسے نفسانی ہو جیسے خاک گریں پر چڑھ جائے

تاہم ناچیز و حقیر اگر تجھ کو اسے خواجہ یہ بات غلط معلوم ہو تو سورہ نجم کے اول سے چند خط جو مراد آتیوں سے ہو پڑھ لے جیسا کہ فرمایا ہو و النجم اذا ہوی ماضل صاحبکم و ما غولے ما یطق عن الہوے ان ہوا لا ورجو حی قسم ہو اس ستارہ کی جو وقت کہ ڈوبتا ہو کہ تمہارا صاحب در فتن جو پیغمبر ہو نہ گمراہ ہو نہ بھٹکا ہو اور نفس کی خواہش سے کوئی بات نہیں کہتا ہو اور جو کچھ کہتا ہو سوائے وحی کے نہیں ہو جو اس پر القادو ایہام کی جاتی ہو جب چند خط سورہ و النجم سے پڑھ لیا کہ تو جانیگا کہ محمد اپنی ہوائے نفس سے بات نہیں کہتے تھے وہی کہتے ہیں جبکہ وحی گیر ہوے ہو بس اسی وحی والے کا یہ حکم ہو کہ اے احمد اگر تجھ کو وہم سے حفاظت نہیں ہو تو ان جیموں کو اجازت مخفی و قیاس کی دے کہ اندھیری رات یا جنگل میں بہت قبل کی سمجھ میں آئے تو جدھر کو قیاس تمہارا اول بخوبی گواہی دے اُسکو قبلہ نماز کا بناؤ تا تو جانے کہ محمد نے اپنی ہوائے کچھ نہیں کہا ہو چھ کچھ کہا ہو خدا کے حکم اور خدا کی وحی سے کہا ہو جیسے کہ ضرورت کے وقت کہ اگر بھوکھ سے مرا جاتا ہو تو مردار بھی حلال ہو ورنہ جو کبھی وصال میں بیٹھا ہو اُسکو غریبی کیا حاجت بس بے تحری یعنی راہ صواب ڈھونڈنے اور اجتہادوں ہدایت کے جو کوئی نئی بات اپنی ہوائے محال کے اختیار کرے مثل حادث کے وہی ہوا اُسکو جو اہر لیمیا کے زمین پر مار کے مار ڈالیگی وہ سلیمان تو نہیں ہو کہ جسکے لیے ہوا تخت بن جائے اور لیے لیے پھرے یہ تو عادیہن اور غدول چکی حال ہوا ہوئی تھی کہ اُسکے ہاتھ میں یہ ایسے تھے جیسے حلان کسی بسیار خوار کے ہاتھ میں جیسے مان بچہ کو نقل میں دبا لیتی ہو اسی شفقت سے گود میں لے لیکے ادھر لیجائی تھی ناقصاں بیرحم کی طرح مار ڈالے عادیوں پر وہ ہوا اُنکے انکبا سے تھی کہ آپکو پیغمبر سے بڑا جانتے تھے اور یہ اُسکو یار سمجھتے تھے اور وہ تھی اغیار یا راغیار سے یہ مراد ہو کہ اس زمانہ میں خشک سالی تھی جب یہ ہوا مثل آندھی کے اُٹھی یہ خوش ہوا کہ میٹھا اٹھا ہو اور ہوا تھر کی تھی جسے اُنکو ہلاک کیا اول تو بادل کے مثل اُٹھی اور جب پوئین اپنا بدلا تو اس بد مصاحب نے اُنکو چور چور کر کے توڑ ڈالا اب خطاب اُنکے ہین کہ باد نے تو عادیوں کو توڑ ڈالا تو اس باد کو توڑ جو مراد غرور سے ہو کہ بڑے فتنہ کی چیر ہو قبل اس سے کہ عادی کی طرح تجھ کو چور چور کرے حضرت ہو کسی نصیحت عادیوں کو کرتے تھے کہ اے گروہ پر کہ یہ باد کسی دن تمہارے ہاتھ سے اپنا دامن چھڑائیگی یہ باد لشکر حق کی ہو چند روز لفاق سے تمہاری گردن میں ہاتھ ڈالے ہوے ہو اور تم انکی گردن میں توہ پوشیدہ اپنے خالق کے ساتھ ٹھیک ہو جب تمہاری اجل آئے تب یہ اپنے ہاتھ پاؤں نکالیگی یہ وہی ہوا ہو جو بخون

حلقی رہتی تھی اور جان اور پھر مرگ ہو گئی جیسے کوئی شخص کہ اُسکا ہاتھ تو چوہا کرتا ہے جب اُسکو غصہ آئیگا تو وہی ہاتھ گرز ہو جائیگا تو کہ بادرا اندر دہان میں رہ گذر + نفس آمان روان باکرو فر + خلق و دندنا از دامن بود + حق چو فراید بدندان در رفت + کوہ گردوزہ باد و ثقیل + در دندان داروش زارد علیل + یارب + یارب بر آرد او ز جان + کہ بر این بادرا اے مستعان + اے دہان غافل پی زمین بادور + از بن دندان در استغفار شو + چشم سختش اشکباران کند + منکر از اور و اللہ خوان کند + چون دم یزدان پذیرفتی ز مرد + وحی حق را ہین پذیرا شو زرد + باد گوید بیک ارشاد بشر + کہ خبر خیر آدم گاہے بشر + را نیک مامورم امیر خود نیم + من چو تو غافل ز شاہ خود کیم + مگر سلیمان دار بودی حال تو + چون سلیمان گشتی حمال تو + عاریتہ اقم گشتی ملک گفت + کردی بر از خود من واقفت + ایک چو تنو باغی و من مستعار + میکنم خدمت تر از دے سہ چار + پس چہ عادت سرنگوینا دہم + ز اسپ تو باغیانہ بر جہم + تا لیب ایمان تو محکم شود + آن زمان کایانت مایہ غم شود + آن زمان خود جملگان مومن شوند + آن زمان خود سرکشان بر سر دند + آن زمان زاری کنند + افتقار + بچو ز دورا ہرن در زردار + ایک گرد غیب گردی ستوی + مالک دارین و شخہ خود توئی + شنگی و پادشاهی مقیم + نے دوروزہ مستعارست و تقیم + رستہ از پیکار و کار خود کنی + ہم تو شاہ و ہم تو طیل خود زنی + چون گلو تنگ آورد در ماہجان + کاش خوردی خاک این خلق و دہان + اللہ تعالیٰ آتر بن بدانت لپنا یہ از کمال عجز و الحاح و رغبت اور ظاہر کہ نہایت خوشامد کیوقت بن دندان ظاہر ہو جاتے ہیں افتقار عجز و محتاجی المعنی اس باد کو دخل و دراہ منہ کے اندر بھی ہو کہ ہر سانس اُنکی اسی سے باکرو فر روان ہو یعنی ہی ہو اخراج کی تاک و منہ کی راہ سے پیٹ میں جاتی ہو پس ہی سے آمد و رفت سانس کی ہو خلق اور دانت اس سے ہیں ہیں مگر جب اکاکم ہوتا ہو تو دانتوں میں پھیل جاتی ہو اسوقت میں ایک ذرہ باد کا ایک پہاڑ و ثقیل ہو جاتا ہو اور دانتوں کا درد اُسکو بیار زار و غلیل کر دیتا ہو اب یارب یارب اُسکی جان کر رہی ہو کہ اس ہو اکو اے مستعان دور کر دے اور وہ کہتی ہو کہ اے دہن تو اس باد سے غافل تھا اب تو جا خوب بن دندان سے استغفار کر جبکہ ہندی ہو خوب دانت گچرا گچرا کے بس آنکھیں اُنکی نہایت ہی اشک برساتی ہیں اب دروئے اُسکو یا تو منکر تھا یا اللہ خوان کر دیا خوب اللہ اللہ کرتا ہو تجھے جو کسی مرد خدا نے بات خدا تعالیٰ کی کہی تھی اُسکے کھنٹے تو نے نہ مانی لے اب وحی حق کو دروئے مان باد کہتی ہو میں قاصد اُسکی ہوں جو بشر کا بادشاہ ہو کبھی خبر خیر لاتی ہوں کبھی ساتھ شر کے اس سبب سے کہ میں مامور و مطیع ہوں نہ خود

امیر اے حکم کر نیوالی اور تیری طرح اپنے شاہ سے غافل کب ہوں اگر تیرا حال سلیمان کا سا ہوتا تو
 میں تیری جمال ہوتی جیسے سلیمان کی بھئی میں تو تیرے پاس عاریتہ ہوں اگر تیری ملک ہوتی تو تجھ کو
 اپنے راز سے واقف کرتی لیکن تو باغی ہو اور میں مستعار کہ تین چار روز تیری خدمت میں ہوں
 بعد اسکے عاد کی طرح تجھ کو سرنگو نیان دوں گی اور باغیوں کی طرح تیری سپاہ سے بھگیاؤنگی تو غیب
 پر جو خدا اور پیغمبر اور کناہین وغیرہ میں حسب تفصیل آمنت باللہ کے ایمان نہ لایا اب ایمان تیرا
 آنکھوں سے دیکھ کے مضبوط ہوا سوقت میں کہ وہ ایمان مابہ غم ہو جیسا کہ فرمایا ہو فلم یک یفہم
 ایمانم لما راو با سنا پس ہرگز نہ ہوگا کہ نفع دے انکو ایمان اٹکا ہر گاہ کہ دیکھا آنکھوں نے عذاب
 ہمارا سوقت میں تو سب خود بخود مومن ہو جائینگے اور جتنے سرکش ہیں سر کے بل دوڑینگے اور
 سوقت میں ایسی زاری و محتاجی جتنائینگے جیسے چور اور راہ مار سولی کے نیچے زاری کرتے
 ہیں لیکن اگر غیب میں کہ نہو ز ایمان لانے کی چیزیں چھپی ہیں تو ٹھیک ہو گیا تو دونوں جہان کا
 تو مالک ہو اور خود پادشاہ تو ہی ہو اور وہ پادشاہی و تختگی جسکو ہمیشہ قیام ہونہ یہ دو
 روز کی جو عاریتی ہو اور پرستم کہ امین نہ لڑائی نہ جھگڑا کسی امیر و وزیر کا محتاج آپ اپنا
 کام کرنے والا آپ ہی پادشاہ اور آپ ہی اپنا طبل بجانے والا جب ایک دن یہ جہان
 ہمارا گلہ دایہ لگا اور مواخذہ خورد و نوش کا ہوگا کہ کسی نعمتین لذیذ اس حلق و دہان کو کھلائی
 ہیں تو ایسا کھانا کس کام کا کاش اس سے تو ہمارا حلق و دہان خاک کھاتا قولہ این دہان
 خود خاک خواری آمدہ است + ایک آن خاکی کہ آن رنگین شدہ است + این کباب و این
 شراب و این شکر + خاک رنگین ست نقشین اے پسر + چونکہ خوردی و شد آہا لحم و پوست +
 رنگ لحمش داد این ہم خاک کوست + ہم ز خاکی بخیہ برہم میزند + جلد را ہم باز خاکی می کنند +
 ہند و وقچاق رومی و حبش + جلد یک رنگند اندر گور خوش + تابدانی کان ہم نقش و نگار + جلد
 رو پوشش ست و ملک مستعار + رنگ باقی صبیحۃ اللہ ست و بس + غیر آن بر بستہ دان ہچون
 جرس + رنگ صدق و رنگ تقویٰ و لعین + تابد باقی بود بر صادقین + رنگ کفران و شک
 شرک و نفاق + تابد باقی بود بر جان عاق + چون سیر روی فرعون و غار + رنگ او باقی حیم
 و فنا + برق و فرور سے خوب عابدین + تن فنا شد و ان بقا تا یوم دین + رشت آن رشتست
 خوب آن خوب و بس + دائم این ضحاک و آن اندر عیس + خاک را رنگے و فرشتے دہد + چو کوک
 ماہر ان بنگے دہد + از خیرے اختر و شیرے پزند + کوکان از حص آن کف می خند + شیر و اشتر نان

و داندردہان + درگیر دین سخن باکو دکان + دامن پر خاک ما چون کوہ کان + رفتہ از سر جد اسباب
کان + کوہک اندر جبل و پندار و شکست + شکر یاری قوت او اندکست + واسے زان طفلان
پیری میکنند + لنگ سوراخند و میری میکنند طفل را استیز و صد آفتست + شکر آن کو بے فن و
آفتست + واسے زان پیران طفل نا ادیب گشتہ از قوت بلا سے ہر لیبب + چون سلاح جبل
ع اندہم + گشت فرعون نے جہان سوز از ستم + اللغات عاق کرش با اور پد عربس
فنین ز رشوئی المعنی او پر جو کہا ہو کہ کاشش ہمارا خلق و دہان خاک کھاتا اب فرماتے ہیں
بقیقت خاک تو کھاتے ہی ہیں لیکن وہ خاک جو رنگین ہو گئی ہو یہ کباب و شراب و شکر سب
سے پسر خاک ہی تو ہیں جو اپنے اپنے رنگ و نقش پر ہو گئے ہیں جبکہ تو نے انکو کھایا اور یہ میرا
روپست ہوئے تو اس خاک کے رنگ کو رنگ گوشت دیدیا ورنہ وہی خاک یہ بھی
خاک گلیوں کی ہو پھر قضا و قدر اسی خاک میں بخیہ لگاتے ہیں یعنی راز چھپاتے ہیں اور لوٹ
سکو وہی خاک کر دیتے ہیں ہندو اور قباچ اور رومی و حبش کہ منجملہ انکے ہندو سبز رنگ اور
باق دروم سرخ و زرد اور حبشی سیاہ رنگ ہیں لیکن گور میں سب ایک رنگ ہیں تاکہ جانے
وہ نقش و نگار جملہ روپوش و مستعار تھے اپنے اپنے رنگوں میں چھپے تھے اور مستعار
کے مالک بنے تھے مگر ہاں وہ رنگ جو باقی ہو رنگ خدا تعالیٰ کا ہو اور بس سوائے اسکے جو
رنگ ہیں وہ ایسے ہیں جیسے کیسے کنٹھ باندھ دیا اور جب چاہے اُتار لیا اور رنگ خدا جی
ت ہو صفتہ اللہ من احسن من اللہ صفتہ یعنی رنگ خدا کا اور کون خوب تر ہو اللہ سے رنگ میں
زرنگ اللہ کے ہی ہیں رنگ صدق و رنگ تقویٰ رنگ یقین جی نسبت فرمایا ہو و بعد
سختے باتیک البتین پرستش کر اپنے رب کی یہاں تک کہ حاصل ہو تجھ کو یقین یہ رنگ گور
ہو وہ ابد تک باقی رہینگے جیسا کہ فرمایا یوم یفیع الصادقین صدقم قیامت کا وہ دن ہو کہ نفع
یگا صادقون کو صدق اُنکا اور جو رنگ کفران و شک و شرک و نفاق کا ہو یہ کرش نافرانوں کے
باقی رہیگا موافق من اسار فعلیہا کے یعنی جسے عمل بد کیا اسکے وہ ہو جیسے یہ رولی
ان کی جو سراپا و غاٹھا رنگ اس سے رولی کا تو باقی ہو جسم اُسکا فنا ہو گیا اور چمک
زیبائی صورت خوب عابدون کی یوم دین اسے قیامت تک باقی رہیگی اور جسم
فنا ہو جائیگا جو رشت یہاں ہو وہاں بھی زشت ہو اور جو یہاں خوب ہو وہاں بھی خوب
نہا تو وہاں حناک ہو اسے خندان و غلغلتہ رواور زشت گریان و ترش رولی میں تعجب قدرت

اسکی ہو کہ خاک کو رنگ و فرہنگ دیتا ہو اور لڑکوں کی طرح ہکو اسپر جنگ دیتا ہو کہ ہم اسپر لڑتے ہیں جیسے آروغیہ سے شیر و اونٹ پکاتے ہیں اور لڑکے انکی حرص میں ہتیلیاں چاٹتے ہیں ایسے ہی رونی منہ میں جا کے شیر و اشتر ہو جاتی ہو اسے شیر سے درندہ اور اشتر سے گیرندہ کہ جبکو منہ سے پکڑ لیتا ہو پھر نہیں چھوڑتا اسی سبب سے اُسکے منہ کو موزی کا چنگل کہتے ہیں لیکن یہ بات لڑکے جو شیر و اشتر کے حریف ہیں انہیں کب اثر کرتی ہو لڑکے مراد ایسے لوگوں سے جبکو پیرنا بالغ کہتے ہیں ہمارا دامن پر خاک مثل کو دکن کے ہو کہ وہ بھی دامن میں خاک بھرتے ہیں لہذا سر جبد و کوشش اسباب دکان سے چھوٹا ہوا ہو دامن پر خاک عبارت جسم سے اسباب دکان سامان آخرت سے کو دک تو نادانی و گمان و شک میں پڑا ہوا ہو اُسکو قوت شکر باری کی نہیں ہو وائے اُن طفلوں پر کہ بحقیقت ہیں طفل اور کام پیر کا کر رہے ہیں یعنی باوجود حافت آپ کو عاقل جانتے ہیں اور لنگڑے چپوٹے ہیں مگر امیر و حاکم بنکے بیٹھے ہیں طفل کو اُسکے شکر میں جو بے فن و بے آلہ ہو بڑے جھگڑے اور سیکڑوں آفتین معلوم ہوتی ہیں اور وائے اُن پیرون موصوف بصفات طفل نا ادیب سے جو قوت بلا ہر دانشمند سے پھر گیا یعنی جیسے دانشمند قوت بلا سے کرتے ہیں اُسے نہ کیا تہیں ایسے سلاح و جہل و دونوں جمع ہوئے لہذا ستم سے ایک فرعون جہان سوز بن گیا بس ستم ہی ستم ہو گیا جیسے اُسبچے معصوم حضرت موسیٰ کے گمان سے بنی اسرائیل کے مار ڈالے تھے کما جارف القرآن یدکون ابنا کم و یستحیون لسا کم فرج کرنے تھے وہ تمہارے لڑکوں کو اور زندہ چھوڑتے تھے تمہاری لڑکیوں کو بخومیون نے فرعون سے کہدیا تھا کہ بنی اسرائیل سے ایک لڑکا پیدا ہوگا وہ تجھکو غارت کر لگا اسواسطے یہ بنی اسرائیل کے لڑکوں کو قتل کرتا تھا قولہ شکر کن اسے مرد و ریش از قصور کہ ز فرعون نے رہیدے و ز کفور، شکر کہ مظلومی و ظالم نہ، امین از فرعون نے و ہر نقضہ، خالی اشکم لاف الکی نزد کا تشش را نیست از ہیزم مرد و اشکم خالی بود زندان دیو، کش غم نان مانعت از کور یو، اشکم پر لوت دان بازار دیو، تاجران دیو را وروے غریو، تاجران ساحران لاشے فروش، عقلمارا تیرہ کردہ از خروش، خمردان گردوز سحرے چون فرس، کرد کر پاسی ز مہتاب غلس، چون بر لشم خاک را بر می تند، خاک بر چشم میز میزند، جندے را رنگ عودے میدہند، پر کلونے مان حسودے میدہند، پاک آن کو خاک را رنگے دہد، چھو کو دک مان بران جنگے دہد، دامن پر خاک ما چون کو دکان، در نظر مان خاک چھوڑد کان بطل را با کو دکان نبود جدال، طفل در حق

کے نشاندار جال، میوہ گر کہنے کندانہ است خام، بچتہ بود غورہ خواندش بنام، مگر شود صد سالہ
 آن خام ترش، طفل و غورہ است او بر ہر تیز ہش، گرچہ باشد ریش و موے اوسپید، ہم در آن
 طفلے خوست و امید، ماند خواہم نار سیدہ یار سم، حق کند با من غضب یا خود کرم، مگر رسم یا رسد، ادم
 اسے عجب با من کند کرم آن کرم، با چنین ناقابلے و دوریے، بخشد این غورہ مرا انگور یے بیستم
 امید وارا ز بیج سو، وان کرم سیکویدم لایا سو، دامنہا خاقان ماروہ است طوب، گوش مارا سیکند
 لا تقظوا، لمعنی فراتے ہیں اسے مرد محتاج اپنی کوتاہی کا شکر کہ بھلا ہوا جو تیرا ہاتھ دراز نہوا تو فریاد
 و ناشکری سے بچ گیا شکر مظلوم ہو ظالم نہیں اسلئے کہ مظلوم واجب الرحم ہوتا ہو اور ظالم سزاوار قتل
 پس فرعون اور ہر فتنہ سے توجہ ہوا کہین بھی سنا کہ بھوکے نے بیوگی سے کہا ہو کہ میں اتنے ہوں
 جیسے فرعون نے کہا انار یکم الاعلیٰ میں تھارا پروردگار برتر ہوں اس واسطے کہ اگلی آگ کو لکڑیوں سے
 مدد نہیں ہو وہ دستگاہ و مقدور ہی نہیں ہو خالی پیٹ زندان خانہ دیو کا ہو کہ آسین مقید
 ہو جاتا ہو پھر بھوک کے سامنے سو اپٹ بھرنے کے کچھ نہیں سو جھتا سارے کرو فریب روتی
 کے غم میں بھول جاتا ہو اور جو پیٹ کہ نعمت سے بھرا ہو بازار دیو کا ہو اور جو تاجر اس دیو کے ہیں
 یعنی شیطان و ذریات اسکی اٹکا خوف انہو و شہور اور جو تاجر ساحرون کے لاشے فروش ہیں
 کہ دراصل کوئی شے ہو نہیں مگر لوگوں کو سحر کے سبب سے دکھا دکھا کے دھوکے دیتے ہیں اٹکا
 خردش جس سے لوگوں کی عقل تیرہ ہو جائے کسی نے جادو سے منکے کو گھوڑے کی طرح دوڑایا
 کسی نے چاندنی اور اندھیری آخر شب کو گزی کے شل کر دیا خاک کو شل ریشم کے تفتے ہیں قیر
 والوں کی آنکھوں میں خاک ڈالتے ہیں جندل اسے سنگ سخت کو رنگ عود کا دیتے ہیں یعنی عود
 کی طرح جلاتے ہیں اور کلونخ کو ایسا کر دیتے ہیں کہ ہکو حسد ہوتا ہو یہ سب باتیں لاشے بے بنیاد
 ساحرون کی ہیں مگر وہ پاک سبحان خاک کو رنگ دیتا ہو یعنی خاک کو زہر کرتا ہو اور زہر کو کئے شل
 ہکو اسپر جنگ دیتا ہو جیسے لڑکے خاک پر گرتے ہیں ایسے ہی ہم اس خاک رنگین پر گرتے ہیں ہمارے
 دامن میں اگر زر ہو تو لڑکوں کی طرح وہ دامن بھی پراز خاک ہو گو ہماری نظرمین وہ زر کافی ہو
 اسلئے کہ اصل زر کی آخر ہو تو خاک ہی معلوم ہو کہ طفل کو جو نوزاد ہو کو دکون سے کہ امدنا باغ کو
 کہتے ہیں کچھ لڑائی جھگڑا نہیں ہوتا اور حق قہار نے بھی طفل کو برابر جال کے کب رکھا ہو کہ سو خندہ
 اور محاسبہ سے مبرا کیا ہو نہ جال کو دک مراد اہل دنیا سے کسو اسلئے کہ میوہ اگرچہ پڑاتا
 ہو جائے جب تک کچا ہو اور بچتہ نہیں ہوا اسکا نام غورہ ہی ہو گا اگرچہ وہ خام ترش صد سالہ ہی

کیون نہو جائے لیکن نیز ہوش کے نزدیک وہ طفل وغورہ ہی ہو چاہے انکی ڈالڑھی کے بال سا
 ہو جائیں وہ ابھی اسی خوف و امید کی طفل میں ہو بس میں اگر نارسیدہ رہا دون یار سیدہ ہو چاؤا
 اے بختہ پروردہ کامل اور حق تعالیٰ مجھ پر چاہے غضب کرے چاہے کرم اسکو اختیار ہو پھر کہتے
 اگر میں رسیدہ ہو گیا تو غم نہیں اور جو مجھ کو نارسیدہ چھوڑ دیا تو اس حال میں بھی تعجب کرتا ہوں
 اسکا کرم میرے ساتھ کرم کرے کرم بالضم غم و اندوہ سخت میں کیسا ہی ناقابل اور اس سے دا
 ہوں مجھ کو امید ہو کہ میرے غورہ خام کو وہ انگوری اسے پھنگی و رسیدگی بخشنے میں سوا اسکے کس
 طرف سے امیدوار نہیں ہوں مہذا اسکا کرم بھی مجھے کہہ پاؤں لایا سوا من روح اللہ یعنی مایہ
 مست ہوا اللہ کی روح یعنی آسائش و خنکی سے ہمیشہ ہمارے پادشاہ نے طوائے صیانت و رزا
 کی ہو بس لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ہمارے کان پکڑے اپنی طرف کھینچتا ہو کہ اس سے ناامید
 نہیں چاہیے قولہ گرچہ مازین ناامیدے در گویم + چون صلاز دوست اندازان رویم + دوسر
 اندازیم چون اسپان سپس + درد ویدن سوے مرعایے انس + کام اندازیم آنجا کام نے
 جام پر دازیم آنجا جام نے + زانکہ آنجا جلد اشیا جانیت + معنی اند معنی و ربانیت بہر
 صورت سایہ یعنی آفتاب + نور بے سایہ بود اندر خراب + چونکہ آنجا خشت بر خشتی ماند + نور
 سایہ ز شستے ماند + خشت اگر زرین بود بر کند نیست + چون بجائے خشت وحی و روشنیست
 کوہ ہر دفع سایہ مندر نیست + پارہ گشتن بہرین نور اندکیست + بر برون گہ چو ز نور صمد + پارہ ش
 تا در درونش ہم زند + گرسنہ چون برکش ز در قرص نان + و اشگا فدا ہوں چشم و دہان + ص
 ہزاران پارہ گشتن از زداہن + از میان چرخ بر خیزاے زمین + تاکہ نور چرخ گردو سایہ سوز
 ز سایہ تست اے باغی روز + این مکان گاہوارہ کو دکان + بالنان راتنگ میدارد مکان
 ہر طفلان حق زمین را مہد خواند + شیر در گہوارہ بر طفلان فشانند + خانہ تنگ آمد ازین گہوارہ
 طفلکان راز و دبالغ کن شہا + ہان کن اے گاہوارہ خانہ تنگ + تا تو اندرفت بالغ بید رنگ
 خانہ اے گہوارہ رو ضیق مدار + تا تو اندر دبالغ انتشار + اللغات مری چرا گاہ مندرگ بالکہ
 بمعنی از انجملہ و خرج حقیق بفتح و تشدید یا تنگ المعنی اگرچہ ہم اس ناامیدی سے گڑھے میں
 پڑے ہین اور جب اسے صلا کی اے آواز احسان و انعام کی کہ آؤ لیو تو خوب دست اند
 ہو کے جائیں اور ہاتھ مارین صلا وہی لایا سوا و لا تقنطوا اول تو دست انداز ہو یین بعد اسے
 گھوڑوں کی طرح چرا گاہ انس کی جانب دوڑین یعنی اس کے انس سے بہرہ یاب ہوں اور اس مرعائی

میں گام اندازی کرین گروہ ایسی جگہ ہر جان گام نہیں اور وہاں جام لی پکی خالی کرین لیکن وہاں جام بھی نہیں ہو اس سبب سے کہ وہاں کی جگہ اشیاء جانیں ہیں جکا لگاؤ جان سے ہو جسمانی سنے در معنی اور سب ربانی ہیں یہاں کی جو صورتیں ہیں مثل سایہ کے ہیں اور معنی کچھ آفتاب دیکھ لے خرابہ اور ویرانہ میں نور بیسایہ کے ہوتا ہو جس اگر نور بیسایہ ہونا چاہے تو آپ کو خرابہ بنا پھر نور ہی نور پائیگا آئیے جب وہاں پہونچا اور یہ خشت بر خشت جو قصر تن ہو درہی تو بس نور ماہ کے لیے سایہ کز خشت چیز ہو یہ کچھ نہیں ہو سایہ ہی آڑ ہو جاتا ہو خشت اگر زر کی ہو تب بھی لایق کھو ڈالنے کے ہو جبکہ اس خشت کی جگہ وحی و روشنی حاصل ہوتی ہو تو خشت زر کا کام کا ہو غور تو کر کہ وہ طور اپنا سایہ دفع کرنے کو کیسا پھٹ گیا اور نور کے مقابلہ میں اُسے اپنے پھٹ جانیکو کچھ چیز بنانا تب وقت کہ نور صمد کا اُس پر پڑا تو پارہ پارہ ہو گیا اس نظر سے کہ جیسے یہ نور ہا ہر سے مجھ پر پڑا ہو ایسے ہی میرے پارہ پارہ میں گھس جائے متکوم ہو کہ بھوکے کے ہاتھ میں جو نکلیا روٹی کی آتی ہو تو ہوس کے مارے آنکھیں بھی بھاڑ دیتا ہو اور منہ بھی پھیلا دیتا کوہ طور بھی اس نور کا بھوکا تھا لہذا ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا بس اُس نور کے واسطے لاکھوں ٹکڑے ہو جائیں اور اولیٰ ہو لہذا اے زمین تو جو چرخ کے درمیان میں حاصل ہوئی ہو اٹھ جا اور دور ہو درمیان چرخ کے بدنیو جسے کہا ہو کہ آسان بصورت بیضہ مرغ کے ہو جتنا اوپر آتا ہی نیچے اور زمین درمیان میں ایسی جیسے ردی انڈے کی تا نور آسمان کا سایہ سوز ہو جائے ایلے کہ رات تیرا ہی سایہ ہو اور نور روز سے باغی اس واسطے کہ رات کو ظل الارض کہا ہو یہی آفتاب کی آڑ ہو گئی آفتاب کا نور نہیں آنے دیتی اس سبب سے رات ہو جاتی ہو یہ مکان یعنی دنیا گوارہ لڑکون کا ہو بانوں کو یہ گوارہ تنگ آتا ہو وہ کیسے آسین ساکتے ہیں چنانچہ بالغ و گوارہ کی حیثیت سے ظاہر ہیں کو دک ناقصین بالغ کاملین انھیں کو دکون کیواسطے حق نے زمین کو مسد کیا ہو چنانچہ آیت شریف ہو و جعلنا الارض مساوا کیا ہم نے زمین کو مہند اور انھیں کیواسطے اس گوارہ میں شیر ڈالا یعنی اشیاءے خورد و نوش بس جو اسیر خورد و نوش و عیش و آرام کے ہیں کو دک ہیں تیرے تو یہ خانہ اس گوارہ دن کی کثرت سے تنگ ہو گیا تو ان اطفال کو اسے ہمارے پادشاہ جلدی بالغ کر دیا تا گوارہ سے نہ رہیں اور خانہ میں ہو جائے پھر کہتے ہیں کہ اسے گوارہ و تم بھی خانہ کو تنگ مت کرو تا بالغ بے تامل اس سے نکل جائے اور اُس تنگی میں نہ چنیں رہے جو ماد تنگی وقت مرگ سے ہو اور جس خانہ میں کہ بالغ رہ گیا کہ مراد گوارہ سے ہو جائیں خانہ کو بھی اسے گوارہ تنگ مت رکھو

تالباغ امین بخوبی پھیل پھوٹ کے رہ سکے

بیان بے پروائی و غرور شاہزادہ مین اور زخم کھانا باطن شاہ سے

قولہ چون سلم گشت بے بیج و شرے + از درون شاہ در جانش جبرے + قوت میخوردی ز نور جان
شاہ + ماہ جانش بھجوا ز خورشید ماہ + راتہ جانی ز شاہ بے ندید + دبدم در جان ستش میر سید +
آن نہ کش تر ساد مشرک میخورند + زان قذائے کش ملایک میچرند + اندرون خویش استغنا
بدید + گشت طغیانی ز استغنا بدید + کہ نہ من ہم شاہ + ہم شہزادہ ام + چون عنان خود بدین شہ
دادہ ام + چون مرا ہے بر آمد بالبح + پس چرا با شتم غبارے راتج + آب در جوے منت وقت
ناز + ناز غیر از چہ کشم من بے نیاز + سر چرا بندم چو درد سر نماند + وقت روے زرد و چشم تر نماند +
چون شکر لب گشتہ ام عارض قر + باز باید کرد کان دگر + سرود و ماہ رخسارے مراست + بچون
شہزادہ اکنون کجاست + زین منے چون نفس زائیدن گرفت + صد ہزاران نثار خائیدن گرفت +
صد بیابان ز انسو حرص و حسد + تا بد آنجا چشم بد ہم میرسد + بحر شہ کہ مزج ہر آب اوست + چون
نداندا نچہ اندر سیل و جوست + شاہ راول و درد کرد از فکر او + ناسپا سے عطاے بکراوہ گفت آخر
اے خس و اہے ادب + امین جزاے داد من بوداے عجب + من چہ کردم با تو زین گنج نفیس +
تو چہ کردی با من از خوئے خیس + من ترا ہے نہ آدم در کنار + کہ غروبش نیست تار و ز شمار + در جزا
آن عطاے نور پاک + تو ز روے در دیدہ من خار و خاک + من ترا بر چرخ گشتہ زرد بان + تو شدہ
در حرب من غیر و کمان + اللغات شہرا کبہ خریدن و فروختن از لغات اصدا و جبری بکسر اول ظریف
و راتہ تدبیر ہتا و مانند ملح بختین روشنی و اہی سست المعنی جب مفت بدون خرید و فروخت
درون شاہ سے شہزادہ کی جانکا و لطیفہ مقرر ہو گیا کہ نور شاہ سے روزمرہ روزی کھاتا تھا
اور ماہ اسکی جانکا مثل ماہ آسمان کے خورشید سے نور پاتا تھا راتہ جانکا شام بیل سے دبدم
اسکی جان مست کو ملتا تھا اور وہ راتہ نہیں حکو مشرک و ترسا کھاتے ہیں بلکہ وہ غذا کہ حکو ملایک
چرتے ہیں اُسے اپنے باطن میں استغنا دیکھی لایا اس استغنا سے طغیانی ظاہر ہوئی کہ اپنی حد سے
گذر گیا کہ کیا میں پادشاہ و شہزادہ نہیں ہوں جو اپنی عنان و اختیار اسے حوالہ کر دوں جب میرے
لیے ایک چاند روشن و تابان نکل آیا پھر میں کسی غبار کا پیر و کیوں بنوں میری نہر میں پانی ہوا اور
میرے ناز کا وقت پھر بے نیاز ہو کے ناز غیر کا کیوں اٹھاؤں ہر گاہ درد سر نہ رہا تو سر کیوں
باندھوں اب تو وقت روے زردا و چشم تر کا نہیں رہا جو علامتین عاشقوں کی ہیں میں تو خود شکر لب

لب اور قمر خسار ہو گیا لہذا دوسری دکان میں مشوق کی کھولنا چاہیے سرزدی واد و خسار ہی تیرے ہی واسطے ہو اب مجھسا شہزادہ کوئی کہان اور کس جب یہ منی پیدا ہوئی اور اس منی سے نفس خیالات جھنڈے گا تو لاکھوں بہو دیگان پیدا ہوئیں حرص و حسد کے سیکڑوں بیابان سے اس پار چلا گیا جہ کہ وہاں چشم ہر پہونختی تھی میں نے حرص و حسد میں ایسا کامل ہوا کہ اسکو نظر لگتی تھی پادشاہ کو معلوم ہوا اور کیسے معلوم ہوتا کہ وہ ایک دریا تھا جسکی طرف سب پانی رجوع ہوتے ہیں پھر سیل و زہر کا حال اس سے کب مخفی رہتا کہ اُنکے اندر کیا ہو لہذا شاہ کا دل اُنکی اس فکر سے درد مند ہوا اور اُسکے عطیات بلکہ جو سبکی دید شہید تھیں ناسپاسی کی آخر اس سے کہا کہ اسے ناچیز سست ادب تعجب ہو ہی عوض میری داد و عطا کا خاتمہ ہے تیرے ساتھ کیا کیا کہ یہ گنج نفیس بھگو دیا اور تو نے میرے ساتھ اپنی خوشے خیس سے کیا کیا کہ یہ خیالات بہو وہ باندھے میں نے تیری نبل میں وہ ماہ رکھ دیا جسکو قیامت تک غروب نہیں ہوا وہ ماہ قلب سے تو نے اُس عطا کے بدلے میں میری آنکھوں میں خار و خاک جھونک دیے میں تیرے لیے آسمان کی طرح بنا تو مجھے اُس نے کو تیر و کمان بگیا قولہ دروغیرت آمد اندر شہ پدید عکس درو شاہ اندر دے رسید + مرغ دولت در عتابش بر طہید + پردہ آن گوشہ گشتہ بر درید + چون درون خود بدید آن خوش لبت از سیمہ کارے خود کردہ اثر + آن وظیفہ لطف و نعمت گم شدہ + خاند شادی اور غم شدہ + با خود آمد از مستی عتقار + زان گشتہ سرش خانہ خوار + ہر کہ خود بینی کند در راہ دوست + مغرر از جہشت کئے دید دوست + دشمن من در ہمان خود بین مباد + زانکہ از خود بین نیاید جز فساد + می ازان آمد حرام اندر جان + کہ خوری خود بین شوے اندر ز مان + بہتر از خود در تصور نایدت + و نیمہ از نفس خود بین زایدت + آنکہ با خود میخور دے با خود مست + بچنین میخوارہ خوار و مرتدست + وانکہ با او میخور و بادش طال + وانکہ بے اودم زند بادش و بال + چونکہ با خود میخور و از جام ہو چشم بکشیایم بہ بنم روے او + بعد ازان از خود بکے گبلم + ہم زمی خوردن بود این حاصل + ایک میخوای کہ از خود بکلی + تاکے اندر بند اے جان و دے + جان بجان و اگر ارا بجان من + تا بہ بینی یار دل رنجان من + اللغات عتقار لبشر شراب + المعتی اُسکا بہ حال دیکھ کر پادشاہ میں درد غیرت کا پیدا ہوا اور عکس اس درد کا شاہزادہ کو پہونچا مرغ اُسکے بخت کا اُسکے عتاب کی اسطے تڑپا اور وہ پردہ جو اُسکے گوشہ دل پر ہو گیا تھا پھاڑ ڈالا جب اُس پس خوش نے اپنے درون میں اپنی سہ کاری کا اثر دیکھا کہ وہ وظیفہ اُسکے لطف و نعمت کا جاتا رہا اور اُسکی شادی کا گھر غم سے بھر گیا تب مستی شراب سے ہوش میں آیا اور اُس گناہ سے سر اسکا خانہ خوار کا ہو گیا یعنی اتار اُس شراب کا ہا کھل اُسکے سہ میں بھر گیا

اب مقولات اُسکے ہیں کہ جو کوئی اپنے دوست کے ساتھ خود بینی کرتا ہو اُسے مفر کو چھوڑ دیا بالکل
 پوست ہی پوست پر نظر کی تسس فرماتے ہیں کہ خدا کرے کوئی خود بین میرا دشمن نہ ہو یہ بہت بڑا دشمن
 ہو اس سے سوا خدا کے اور کوئی بات ظہور میں نہیں آتی شراب جو ہمان میں حرام ہوئی ہو یہی وجہ
 تو ہے کہ پیتے ہی آدمی خود بین ہو جاتا ہو یعنی آپ سے بہتر کیونکر تصور نہیں کرتا اور یہ سب باتیں تیرے
 نفس خود بین سے پیدا ہوتی ہیں جو کوئی اپنے ساتھ شراب پیتا ہو اور ہوشیار ہو ست عشق حقیقی
 نہیں تو ایسا میخوار خوار و مرتدا ہو اور جو اُسکے ساتھ شراب پیتا ہو اُسکو خدا حلال کرے اس واسطے
 کہ جو کوئی بے اُسکے اگر دم مارے تو وہ دم اُسکو وبال ہو جائے اور جو کوئی کہ ہوشیار ہو اور
 جام ہو سے شراب پیتا ہو میں اُنکھیں کھولے اُسکی صورت دیکھو لگا بھد دیکھنے کے بالکل خودی ست
 بخود ہو کے قطع تعلق کر دو لگا بس اُسکی شراب سے یہ ٹھیکو حاصل ہو گا اگر تو چاہتا ہو کہ میرا رشتہ تعلق
 دنیا کا ٹوٹ جائے تو بہت بہتر ہو تو ایجاب و دل کب تک اس بند میں پھنسا رہیگا بس اسے جانیں
 جان اپنی جانتان کے حوالے کرتے ہیں میرے یار دل زنجان کو کہ دل زنجانی معشوقوں کی صفت ہو دیکھیگا
 قولہ دل بدلداری وہ و آزاد شو + غمخوار و دہانش و از دے شاد شو + نفس خود بر خود گردان چیر تو +
 ز دو اور باز گیر از شیر تو + ہرچہ است آن مستیے دار دلیقین + خواہ شیر و خواہ خمر و آنکسین +
 مستی گندم بد آن اے آدمی + کہ بگرد آن آدمی را بچی + خور و گندم حله زان بیرون شدہ + خان
 بروے باد یہ و ہامون شدہ + دید کان شربت و را بیمار کرد + زہر آن ما و نیہا کار کرد + جان چون
 طاؤس در گلزار ناز + بچو چندی شد بویا نہ مجاز + بچو آدم دور ما ندا و از بہشت + در زمین میراند
 کھاوے ہر کشت + اشک میرا ندا کہ اے اُستاد ز او + شیر را کردی اسیر دم گاؤ + کردی اے
 نفس بد بار و نفس + بے حفاظے باشہ فریاد رس + دام بگزیدی ز حرص از گندے + بر تو شد
 ہر گندم او کھر دے + در سرت آمد ہواے ماو من + قید بین بر پائے خود پنجاہ من + نوحہ سکر و
 این نظر بر جان خویش + کہ چرا گشتم ضد سلطان خویش + آمد او با خویش و استغفار کرد + با انابت
 چیز دیگر یار کریم + در دکان از وحشت ایمان بود + رحم کن کان در و بیدر مان بود + مر بشر را خود
 سبا جامہ درست + چون رہید از صبر در حین صدر جست + مر بشر را پنچہ و ناخن مباد + کو نردین اندیشد
 انگہ نے سداو آدمی اندر بلا گشتہ بہ ست + نفس کا فر نعمت ست و مگر ہست + نفس کا فر خود ہی
 نہر امان + گشت طاعتے چونکہ فارغ شد ز نان + آدمی خود بھلا بہتر بود + دانکہ دار و عاجز مضطر
 بود + اللغات ترا و بفتح و او معار و بنا و قوی و پرورد رہا مخفف مباد و طاعتی از حد گذر نہ المعنی ۱۲

یعنی دل دلدار کو دے اور آزاد ہو جائے اس کا غم کھا اور اس غمخواری سے شاد ہو اپنے نفس کو اپنے
 اور پر غالب مست ہونے سے جلدی شیرخواری سے اسکو چھڑا اور فقط شیر ہی کیا جو کچھ ہو خواہ شیر خواہ
 شراب خواہ شہد سب سے یقیناً بہ مست ہوتا ہو آئے آدمی سستی گندم کو تو نے نہیں دیکھا
 تو تو آدمی کہلاتا ہو دیکھ تو اس آدمی کو کیسا گونگا بنایا کہ خدا تعالیٰ کے سامنے جواب نہ آیا اور آدمی
 اشارہ حضرت آدم سے ہو کہ گندم کے کھاتے ہی لباس ہشتی جسم سے اتر پڑا اور ہشتی گھرا پڑ جس گھل
 دہامون ہو گیا دیکھا کیسا اس شربت نے اسکو بیمار کیا اور اس کے زہرنے ماؤنی کا اثر کیا ماؤن پیدا
 ہو مین شربت عبارت گندم کھانے سے ہو اس واسطے کہ اصطلاح اطباء میں شربت کا پینے کھانے کی
 چیزوں سے دونوں پر اطلاق ہو یا تو جان طاؤس کی طرح گلزار ناز میں خرا ان تھی یا آتھ کے مثل
 اس ویرانہ مجاز میں آئی جیسے آدم بہشت سے دور پڑے یہ بھی دور پڑی اور زمین میں کھیتی کیونکہ
 بیل ہانکتی تھی روتی تھی اور کتنی تھی کہ اے استاد زبردست تو نے شیر کو دم گاؤ کا عقیدہ کیا ہے
 نفس برباد و دم کسی جیغافلی تو نے اپنے فریاد رس سے کی تو نے گندم کی حرص سے خود اپنے واسطے
 آپ دام اختیار کر لیا جسکے سبب سے ہر گندم تجھ پر ایک کڑوم ہو گیا تیرے سر میں ہوا ماؤن کی
 پیدا ہوئی اب دیکھ کسی پچاس من کی بیڑی تیرے پاؤں میں پڑی اسی قسم کا نوہ اپنی جان پر کرتی
 بھتی کہ میں اپنے پادشاہ کے صندوق خلافت کیون ہو اچھا اپنے ہوش میں آئی اور مستی بھاری اور
 دعا کے ساتھ اور دوسری چیز بھی مددگار ہوئی جو مراد ہو رہا ظلمنا الفسنا وان لم نغفر لنا وترحمنا

لنگوئن من الخاسرین سے کہ یہ کلمات رب العزت سے الفا ہوئے تھے چنانچہ فرمایا باطل ہے
 آدم من ربہ کلمات فتاب علیہ معنی پہلی آیت کے اے رب ہمارے ہتھے اپنے نفسوں پر
 آپ ظلم کیا اور جو تو نہیں مغفرت کر لگا واسطے ہمارے اور جو نہیں رحم کر لگا تو ہم زیانکار ہیں سے
 ہو جائینگے اور معنی دوسری آیت کے پس سمجھیں آدم نے اپنے رب سے کچھ باتیں سو اس پر تو بہکی تجو
 درد کہ وحشت ایمان سے پیدا ہوتا ہو کہ ایمان اس سے مانوس نہیں ہوتا وہ درد بیدار مان ہو
 اس پر رحم کر کہ پوری بلا میں گرفتار ہو خدا کرے آدمی کو درست کہ انصیب نہو صبر ہی میں پڑا رہے
 جہاں صبر سے چھوٹا اور جامہ درست پایا بس نوراً مستد بالانشین باحوثی کہ میں سب سے
 اعلیٰ ہوں بالانشین کیون نہوں اور ماؤنی اختیار کی پھر کہتے ہیں کہ خدا بشر کو ناخن و پنجہ بندے
 اسے مقدور و قدرت کہ پھر اسوقت میں نہ دین ہو نہ است کرداری آدمی جو بلا میں پڑا رہے
 یہی بہتر ہو اگر نعمت دی جائے تو نفس اسکا کو فخر نعمت اور گمراہ ہو وہ اپنی ہی راہ پر لگا لینگا نفس

فر کسی وقت امان بنین دیتا همان نان کا سامان کر پاپا بس طاعی ہو گیا یعنی حد سے کھلایا لا آدمی
کے حق میں ہی بہتر کہ ہمیشہ بلا میں رہے اس سبب سے کہ خدا کے سامنے نالان اور عاجز
مضطرب ہے خود بین ہونے پائے

طاب کرنا حق تعالیٰ کا عزرائیل سے کہ تجھ کو کسپر زیادہ رحم آیا مخلوق سے جسکی
جائین تو نے نکالین اور جواب عزرائیل کا

کہ حق عزرائیل میگفت اے نقیب + برکہ رحم آمد ترا از ہر کیسب + گفت برجہ دلم سوز و بدر و ہلک
ذات امر را اہمال کرد + تا بگویم کاشکے یزدان مرا + در عوض قربان کند ہر نفے + گفت برکہ بیشتر
رحم آمدت + از کہ دل پر سوز و بریان تر شدت + گفت روزے کشتی بر موج تیز + در شکستم ز امر
شد ریز ریز + پس گفتی قبض کن جان ہمس + جز نے با طفلی اندر رمد + ہر دو آن بر تختہ در ماندند + مویھا
ن تختہ را می راندند + چون بساحل او نکلند آن تختہ باد + از خلاص ہر دو دم دل گشت شاد + باز گفتی
ان ما در قبض کن + طفل را بگذار تنہا ز امر کن + چون ز مادر بگسلیدم طفل را + خود تو میدانی چہ
بخ آمد مرا + بس بدیدم در دو ما تنہاے زفت + تلخے آن طفل از یادم زفت + گفت حق آن طفل
از فضل خویش + موج را گفتم گلن در بیشہ ایش + بیشہ پر سوسن و ریحان و گل + ہر دخت میوہ دل
ش اکل چہ تنہاے آب شیرین زلال + پروریدم طفل را با صد دلال + صد ہزار ان مرغ مطرب
ش صدا + اندر ان روضہ گلندہ صد نوا + بترش کردم ز برگ نستر + کردم اورا امین از صدہ
ن + گفتم مرغور شید را کور اگز + باد را گفتم برو آہستہ وز + ابر را گفتم برو باران مرز + برق را گفتم
و گراے تیز + زمین چمن از دے مہرا اعتدال + پنچہ اے بہن برین روضہ مال + اللغات
بستودہ کتیب اندوہناک دے و بہن دونون نام ماہ خزان کے ہین المعنی حق تعالیٰ
رائیل سے پوچھتا تھا کہ اے ستودہ بہت تیرے ہاتھ سے اندوہناک ہوے تجھ کو کسپر رحم آیا
سب پر میرا دل درد سے جلتا ہو لیکن میں تیرے امر کو نہیں چھوڑ سکتا ہوں تو کہوں کہ یزدان
بلو عوض اس جوان کے اگر قربان کرتا تو کیا اچھا ہوتا کما زیادہ رحم کسپر تجھ کو آیا اور زیادہ تر کس سے
را دل سوز و بریان ہوا کما ایک دن ایک کشتی موج تیز میں تیرے حکم سے میں نے توڑی
وہ چور چور ہو گئی تھیں حکم کیا کہ اس گلہ میں جو ایک عورت بچہ والی ہو سوا اسکے سبکی
ان قبض کر بس فقط وہ دونوں ایک تختہ پر رہ گئے موج اُس تختہ کو چلا رہی تھی جب ہوانے
ارہ پر اُس تختہ کو جا ڈالا ان دونوں کے بچ جانے سے میرا دل شاد ہوا پھر حکم دیا کہ ماور بچہ کی جان

قبض کر اور بچہ کو اکیلا چھوڑ دے حکم کن کا یوں ہی ہو جب میں نے اور سے بچہ کو کھڑا یا تو خود ہی جیسا
 بانٹا ہو مجھ کو تلخ و ناگوار ہوا آپس میں نے اس واقعہ میں موٹے موٹے در دو ماتم دیکھے اور اس بچہ کی
 لٹی کہ جانے کس بلا میں پڑا ہو گا ہرگز نہیں بھولا ہوں حق تعالیٰ نے فرمایا میں نے اس بچہ کو اپنے
 غفل سے یہ کیا کہ موج کو حکم دیا اسکو ایک جنگل میں ڈال دے کہ وہ سوسن و ریحان سے بھرا تھا اور
 رورخت میوہ دار خوش مزہ اور چٹے آب شیرین زلال کے جاری اس بچہ کو میں نے
 سین بڑے ناز سے پالاجھیں لاکھوں مرغ مثل مطرب کے خوش صدا تھے کہ اس روضہ میں
 مدہا قسم کی نو اگر ہتے تھے بتر اسکا میں نے برگ نسرین سے کیا بیٹے پھولوں پر سلا یا اور نہ
 بے فتنوں سے امین کر دیا کوئی صدمہ نہ پہونچا سکا خورشید سے کہدیا کہ اسکو ایذا مت دے اور ہوا کہ
 لم کیا کہ آہستہ آہستہ سپر چل آبر سے کہدیا سپر پانی مت بہا برقی کو کہا اسکی طرف تیز ہو کہ مت
 تل ہو تبہن و دے جو مینے خزان کے ہیں انکو حکم کیا کہ بیان ہمیشہ اعتدال ہے اور اسے بہن
 تو اپنا بچہ اس روضہ پر مت بھیج

ذکر کرامات شیبان چرواہہ کا اور بیان معجزہ ہو و علیہ السلام کا

۱۔ بچو آن شیبان کہ از گرگ عنید و وقت جمعہ بر ر عا خط میکشید و تا برون ناید ازان خط کو پسند
 ۲۔ در آید و زد و گرگ باگزند و بر مثال دائرہ تعویذ ہو و کان دران صرصران آل بود و ہشت
 ۳۔ ازے اندرین خط تن زیند و وزیر و ن شلہ تماشای کنسید و بر ہوا بروی گلندی بر حجر
 ۴۔ دریدی لحم و عظم از ہد گرگ آن گرہ را بر ہوا بر ہم زد و تا چو خفاش استخوان ریزہ شدی
 ۵۔ سیاست را کہ لرزید آسان و ثنوی اندر نگنجد شرح آن و گر بطبع این میکنی اسے پا و سر و
 ۶۔ خط دائرہ آن ہو و کرد و در بحرص این میکند گرگ نرند و کو بیاد خط را علی کن گردند اسے
 ۷۔ بی فوق طبع این ملک بین و یا بیاد و نحو کن از مصحف این و مقریان را منع کن بندی بنسہ
 ۸۔ علم را بہال و خوف دہ و عاجزی و خیرہ کان عجز از کجاست و عجز تو تابی ازان روز جزا ست
 ۹۔ با داری تو در پیش اسے لجوج و وقت شد نہا نیا زانک خرد و خرم آنکہ عجز و حیرت قوت
 ۱۰۔ ست و در و و عالم خفتہ اندر نفل دوست ہم در اول عجز خود را و بدید و بدہ شد دین عجا
 ۱۱۔ ید و چون زینیا یوسفے بر دے بتافت و از عجزے در جوانی را یافت و زندگی در مردن
 ۱۲۔ نت ست و آبجوان در ورون ظلمت ست و ہر بلا کین قوم را حق و دادہ است و نیر او
 ۱۳۔ ناکہ نہادہ است و اللغات را کما کہ گاہ و گاہ سفند تہ و زو اہلہ را تا مثل لقمہ مہ و

لام گوش و بینی بریدن راعی چرواہہ مقری بالضم و کسر را قرآن پڑھانے والا و کو ر مقری حافظ
 نامہ بنیا معلم آموزانندہ و ملاح و ناخذ اعما جمع عجوز بڑھیا المعنی جیسے شیبان راعی کہ ایک اولیہ
 تھے بکریان چرانے والے جب جمعہ کے وقت جامع مسجد کو جاتے تھے تو گرگ سرکش
 سب سے اپنے گلہ کے گرد ایک خط کھینچ دیتے تھے تا اس خط سے باہر نہ بکری نکل پائے
 نہ اُسکے اندر چور یا گرگ نقصان والا گھس سکے جیسے ہو دے ایک دائرہ پناہ کا اس طوفان
 صرمین جو عادی پر آیا تھا اپنی آل پر کھینچ دیا تھا کہ آٹھ روز تک اسی خط پر بس کر داور باہر مشد
 سیر اور اسکا تا شاد کیو کیسے ناک کان کاٹے جاتے ہیں کہ وہ صرم اُنکو ہوا پر لپکا کے پتھر
 مارتی تھی تو گوشت ہڈی سب ایک دوسرے سے پھٹ جاتا تھا اور اُس گر وہ کو ہوا پر لپ
 کھوندتی کھندتی تھی کہ خشخاش کی طرح ہڈیاں نہ رہتی تھیں اور ایسی سیاست و مذاہم
 ہو رہی تھی کہ آسمان کا پتتا تھا اگر اُسکی شرح کروں تو ثنوی میں کب سامنے آے
 فرماتے ہیں اے باد خنک بجزہ اگر تو اپنی سرشت و طبیعت سے بہ زور شور و کما رہی
 تو بھلا ہو دے جو خط دائرہ کا کھینچا ہو اُسکے پاس تو پھٹا لے رجوا اپنی حرص سے گرگ
 بد بخت بکریان بھاڑتا ہو تو جب جانتے کہ راعی کے خط میں کچھ نقصان ہو چکا تھا سب حکم
 سے تھا بس اے گرفتار طبیعت کے کہ ہر امر میں طبیعت کا دخل بتاتا ہو اُس ملک حکم
 کو دیکھ کہ فوق طبیعت سے ہو یا آ اور قرآن سے اس بات کو میٹ دے جیسا کہ قرآن
 میں ہو ان ربک فخال لما یرید بیشک رب تیرا جو ارادہ کرتا ہو وہ کرتا ہو بس یا تو اُن
 پڑھنے والوں کو جو اس آیت کو بر ملا پڑھ رہے ہیں اور تو گرفتار طبیعت کا پڑھنے سے
 باز رکھ اور قید کر یا اُنکے معلم کو مالش کر اور ڈراتا وہ پڑھنے نہ پائیں لیکن اس بات میں
 عاجزا و حیران ہو کہ یہ عجز کہاں سے آیا کہ منع نہیں کر سکتا یہ جو عجز نیرا ایک چمک روز جزا کی
 کہ وہ کیسا ہیبت کا دن ہو تو اے سب زندے کہ جھگڑا لو بہت ہو تجھکو چاہیے بہت عجز اپ
 سامنے رکھے اب جو چھپی چیزیں ہیں اُنکے خروج کا وقت آہو نچا جلدی معلوم ہو جائیگا انفر
 غوش وہ شخص ہو جو عجز و حیرت ہی دونوں اُسکی قوت ہیں اور مایہ حیات اور دونوں ہما
 میں دوست کے سایہ تلے سو رہا ہو عجز والے نے اول ہی دفعہ میں عجز اپنا دیکھا بس مردہ
 دین بڑھیوں کا اختیار کیا چنانچہ حدیث ہو علیکم بدین العجا زنیے نگہداشت کرو دین عجا ز
 ایک بڑھیا نے چرخہ سامنے رکھا اور کہا یہ چرخہ ہرگز نہیں چل سکتا بغیر کسی چلانے والے۔

پھر چرخ کا چرخہ با اینہم عظمت بدون کسی محرک کے کیسے گردش کر سکتا ہو جیسے زینچا کہ جب ہوسٹ
اسپر چکے تو عجوزی سے کیسی جوانی میں راہ پائی امین طبیعت کا کیا گذر ہو خوب جان لے کہ زندگی
مرنے میں اور محنت میں ہو کیا نہیں جانتا آبجیات کیساتر کی میں ہو جان کے برابر کوئی اش
محنت نہیں جو بلا کہ حق تعالیٰ نے اس قوم یعنی عاشقوں اور عارفوں کو دی ہو اُسکے تحت
میں سیکڑوں فائدے رکھے ہیں

رجوع بقصہ نرود اور پرورش کرنا حق تعالیٰ کا اُسکو شیر پلنگ سے

قولہ حاصل آن روضہ چوباغ عارفان از سموم و صرصر آمد در امان یک پلنگے بچکان نوزاد وہ
بود گفتم اور اشیرہ طاعت مند و پس بدادش شیر و خد تہاش کرد تا کہ بالغ گشت و زفت و
شیر مرد چون فطامش شد بگفتم با پری تا دور آموزند لطف و دادوری پرورش دادم مرا و را
زین چمن کہ بگفت اندر بنیاد فن من دادہ من الیوب را مہر پدر بہر مہمانی کرمان بے ضرر
دادہ کرمان را برو مہر ولد بر پدر من اینست قدرت اینست یدہ مادر ان را مہر من آموختہ چون بود
شمنی کہ من افر و ختم صد عنایت کردم و بعد رابطہ تابہ بنید لطف من بیواسطہ تا تابشا شد از سبب
و شکش تا بود ہر استعانت از نش تا خود از اینچ غدرے بودش شکوہ نبود ز ہر بار بدش
این حصانت و یدہ با صدر رابطہ کہ پروردہم را بیواسطہ شکوہ او آن بوداے بندہ جلیل کہ شد
او نرود سوزندہ خلیل پچنین کاین شاہزادہ شکر شاہ کرد ز اسکیا روز اسکیا چاہ کہ چرا
من تاج غیرے شوم چونکہ صاحب ملک و اقبالے یوم لطفائے شہ کہ ذکر آن گذشت
از تخریر دلش پوشیدہ گشت اللغات فطام بکسر شیر سے باز رکھنا بچہ کا آیت کلمہ میں
و تعجب و بمعنی زہے حصانت بکسر استواری المعنی الحاصل خدا تعالیٰ فرماتا ہو وہ روضہ تو
ایسا جیسے باغ عارفوں کا کہ سموم و صرصر سے امان یافتہ اور ایک پلنگ کے نئے نئے بچے
ہو تھے اس سے میں نے کد یا کہ اُسکو شیر دے اُسے اطاعت کی شیر دیا اور خد متین
کین تا کہ بالغ و قوی و شیر مرد ہو جب دودھ اُسکا چھوٹا تو ہم نے جنون سے کد یا کہ اُسکو
حکومت کی باتیں اور گویائی سکھاؤ بس ایسے چمن سے ہم نے اُسکو پرورش کیا جو ہمارے
فن و ہر بیان میں نہیں آتی دیکھو الیوب کو ہم نے کیڑوں کی مہمانی بے ضرر کیواسے کسی محبت
باپ کی سی دی کہ جو کڑا کرتا تھا اُسکو پھر اٹھا کے رکھ لیتے تھے اور کیز دن کو محبت بیٹہ کی سی
دی جیسے پدر پر اُنکو ہوتی ہو ہکو ایسی قوت اور ایسی قدرت ہو مادر و ن کو محبت

فرزندوں کی بین ہی نے سکھائی اور خیال کردہ شمع کیسی ہوگی جسکو میں نے روشن کیا سیکڑو اور
 عزاتین میں نے اسپرکین اور سیکڑوں رابطے کمین مادہ پلنگ کمین جن وغیرہم تا میرے لطف
 کو بیواسطہ دیکھے اور کسی سبب کی کشمکش میں نہ پڑے اور ہر قسم کی مدد مجھی سے اُسکو ہو۔
 تو مجھے اُسکو کچھ عذر نہ ہوے اور ہر بار بد سے شکوہ نہ کرے کہ فلان نے مجھے یہ بدی کی تیرے
 مضبوطیاں تو اُسے سیکڑوں رابطوں کے ساتھ دیکھیں کہ بیواسطہ میں نے اُسکو پالا اُسکا شا
 اے بندہ حلیل یہ ہوا کہ وہ مردود جلانے والا غلیل کا ہوا جیسے کہ اُس شاہزادہ نے شکر شا
 استکبار و استکثار جاہ سے کیا یعنی آپکو بڑا جاننے اور اپنا مرتبہ کثیر سمجھنے سے کہ میں بڑا ہو
 کیون کسی غیر کا پس رو بنوں جبکہ صاحب ملک اور صاحب اقبال خود ہوں اور پادشاہ۔
 لطف جسکا ذکر اوپر گذرانا زور و غرور سے اُسکے دل پر پوشیدہ ہو گئے قولہ پہچان نمود آن الطاف
 را + زیر پانہما و از جل و عا + این زمان کا فرشتہ ورہ میزند + کبر و دعوے خدائی میکند + رفت
 سوے آسمان با جلال + ہا سہ کر گس تا کند بر من قتال + صد ہزاران طفل بے تلویم را بکشت
 تا یا بد ابراہیم را + کہ منجم گفت اندر حکم سال + زاد خواہد دشمنی بہر قتال + پس بکن در دفع آ
 خصم احتیاط + ہر کہ میزاید میگشت از خطا + کوری اورست طفل وحی کش + ماند خونہا
 دگر در گردش + از پدر یا بید آن ملک اے عجب + تا غور و رش داد ظلمات لب + دیگران ر
 گراب دام شد حجب + اوزمایا بید گوہر با حجب + گرگ درندہ است نفس بد لقیں + چہ ہوا
 می نہی بر ہر قرین + در ضلالت ہست صد گل را کلمہ نفس زشت کفر ناک بر سفہ + زین سبب ہو
 اے بندہ فقیر سلسلہ از گردن سگ بر گیر + گر معصم گشت این سگ ہم گشت + باش ذلت نفس کو
 رگست + فرض می آری بجا گر طائفی + ہر سلی چون ادیم طائفی + تا سہیلست + اخرو از تنگ پوست + ہنم
 چون موز کا بر تائے دوست + جملہ قرآن شرح جنت نفسہاست + بگر اندر مصحف آن چشمیت کجاست +
 نفس عادیان کالت بیانت + در قتال انہیا موی شکافت + قرن قرن از نفس شوم بے ادب ناگہا
 اندر چہان میزولب + قصہ کو نہ کن کہ رائے نفس کور + برد اور ابجد سالی سوے گور + اللغات تلویم ملہ
 کرنا خطا بضم اول دیوانگی کل ہندی گنجائست بفتحین سبکی عقل و نادانی طائف طوف کفندہ و نا
 حاجت از ملک حجاز اور وہ خیال جو خواب میں معلوم ہو المعنی یعنی جیسے شاہزادہ نے شاہ
 الطاف فراموش کیے ایسے ہی مردود نے کوری و نادانی سے اُن الطاف کو پاؤں
 سینچے ڈالا اور پامال کیا اور اُس وقت میں کافر ہو گیا اور اورنگی راہ مارتا ہوں یعنی خدائی کا

کے لوگوں سے اقرار کرتا ہوں کہ میں گمراہ لیکے آسمان با جلال پر مجھے لڑنے کو اڑا سبک و بے تعلیم
 خیال سے مار ڈالے تا ابراہیم کو پائے اُس سبب سے کہ نجومیوں نے اس سال کے حکام
 ن بے حکم بھی لکھا تھا کہ اس سال میں ایک دشمن تیری لڑائی کو پیدا ہوگا لہذا اُس دشمن کی دفع
 ن خوب احتیاط کر اس خط سے جو بچہ پیدا ہوتا تھا اُسکو مار ڈالتا تھا اور کوری اُنکی دیکھو کہ وہ بچہ
 حکم خدا کا پونچانے والا تھا وہ تو اُسکے ہاتھ سے بچ گیا اور بچوں کے خون ناحق اُسکی گردن پر ہوے
 در رہے کیا باپ سے یہ ملک اُنے پایا تھا اور باپ پادشاہ تھا جو نسب کی تاریکی سے سینہ پر
 دیا ہوا یہ بھی تو نہیں پھر ایسے غرور سے تعجب ہی تعجب ہو در حقیقت دیتے تو تیری گارانتی
 لے لے مان باپ کا پردہ ہو کہ فلان نے اپنے باپ سے ملک یا فلان چیز پائی ہو اُسکا تو یہ
 ال بھی نہیں اُنسے تو گوہر اہم ہی سے پاسے ہیں جو اُنکی جیب میں ہیں تیرے یقین کر کہ نفس تیرا
 بے گارگ ورنہ ہو ہی چھو بھاڑ رہا ہو تو کسی مصاحب ہشتین پر بہانہ کیوں رکھتا ہے کہ اُسے بچہ ہو کہ
 بکا دیا تعجب قدرت اُسکی ہو کہ سیکڑوں گنوں کو گرا ہی میں تاج بختا ہو حال آنکہ نفس امارت ہشت
 فر سے بھر محض بے عقل و نادان ہو اسی سبب سے اے بندہ فقیر تجھے کہتا ہوں کہ اس سگ
 بید کی گردن سے زنجیر مت نکال مقید ہی رکھ اگر یہ سگ معلم ہو گیا تاہم سگ ہی ہو تو اس سگ
 نفس کی ذلت کے درپے رہ کہ یہ بڑا بدرگ ہو مبادا اپنی رگ ظاہر کر معلم بصیغہ مفعول وہ کہتے
 و تعلیم یافتہ ہو کہ جب شکار مارے تو بچسہ مالک کے پاس لائے آپ ہرگز نہ کھائے بس ایسے
 لگ شکاری معلم کا شکار مرا ہو ابھی حلال ہو کما جارہے القرآن یسلو نک ما ذوالہم قل اسل
 لم الطیبات و ما علمتم من الجوارح مکلبین تعلو نہیں ما علمکم اللہ پوچھتے ہیں تجھے کیا چیز ہو کہ حلال ہو کہ
 تھری چیزیں تمکو حلال ہیں اور وہ جو تم نے شکاری جانوروں کو سکھایا ہو شکار پر دوڑانے کو
 سکھایا تم نے اُنکو وہ جو سکھایا تمکو اللہ نے اگر تو طواف خانہ کعبہ کا کرتا ہو تو فرض خدا کا بجالا رہا ہو
 بس ایسا ہو جیسے ادیم طائف کا سہیل کے سامنے جسکی شعاع سے ادیم بودار و رنگین ہو جانا ہوتا سہیل
 بھکو منگ پوست سے چھڑا دے اور تو موصوفہ بصفہ ادیم ہو جائے اور دوست کے پانوں پر
 ثل موزہ کے ہو سارا قرآن خست نفس کی شرح میں ہو دیکھ لے مگر تیری وہ آنکھ ہی کہاں ہو
 ایسے سوچھے میں نے جو اُس جگہ ذکر نفس کا کیا یہ وجہ ہو کہ عادیوں کے نفس کا ذکر تھا جو انبیاء کے
 مال میں مویشی لگاتے تھے وہی ذکر میرے ذکر کا آلہ اور سبب ہو گیا اور یوں تو صدیان کی صدیان
 ذریں کہ اُس نفس غوم بے ادب سے یکایک جہان میں آگ لپٹیں مارنے لگی ہو آب فرماتے

ہن قصہ کوتاہ کر بعد ایک سال کے رات اسی نفس کو کی شہزادہ کو گور کی طرف سے
 رچھن طرف قصہ شاہزادہ کے کہ زخم خاطر خوردہ خاطر شاہ سے تھا اور
 استکمال فضائل دیگر کے مرگیا

قولہ شاہ چون از محوشد سوے وجود خشم مخیش آن خون کردہ بود۔ چون ترکش بنگریان بنیظ
 دید کم از ترکشش یک چو بہرہ گفت کو آن تیر و از حق باز جست۔ گفت اندر خلق او آن تیر تے
 عفو کرد آن شاہ در یاد دل ولے۔ آمدہ بد تیر او بر مقتضے کشتہ شد در نوخا و میگرسیت۔ او ست
 ہم کشندہ ہم ولست۔ ورنہ باشد ہر دو او پس جملہ نیست۔ ہم کشندہ خلق وہم ماتم کنیست۔
 میگردد آن شہید زرد خد۔ کان بزد بر جسم و بر متی نزد جسم ظاہر عاقبت خود رفتی ست۔ تا بد مع
 بخو اہد شاد زلیست۔ آن عتاب ار رفت ہم بر پوست رفت۔ دوست بے آزار سوے دو
 رفت۔ گرچہ او فزاک شاہنشہ گرفت۔ آخر از صین اکمال اورہ گرفت۔ آن سوم کاہل تر
 ہر سہ بود صورت و معنی بگلے در بود۔ دختر و ملک و خلافت او گرفت۔ مینو گزین نامی در شگفتہ
 من ز طول قصہ گشتہ ملول۔ من غریق بحر معنی تو عجل۔ آنگے از ذلت و عجز نیاز۔ یافت مقصود
 کریم کار ساز۔ المعنی اپنے شاہ جب عالم نحو سے عالم وجود کی طرف گیا اپنے عالم ظاہر سے جانب
 باطن کے تو دیکھا کہ اسی کے خشم مخی نے وہ خون کیا تھا جب اپنے ترکش کو اُس بے نظیر نے دیکھا
 تو ایک چو بہرہ ترکش سے کم پایا پوچھا وہ تیر کہاں ہو سچ بتا اور حق کہ کہا وہ تیر تیرا اسکے طق میں
 یہ سنکے اُس شاہ در یاد دل نے عفو کیا لیکن وہ تیر کے قتل پر لگا تھا اپنے اسی جگہ جس سے
 مر ہی جائے لہذا وہ کشتہ ہوا یہ اُس کے مرنے سے بیان کر کر کے رونے لگا اس سبب سے کہ
 وہ شاہ جملہ تھا کہ جملہ کار جہ کشندہ بھی ہو اور ولایت اپنے اپنے کشتہ پر ولی کی طرح روینوا لا
 بھی اور اگر یہ دونوں صفین اُسمین ہوں تو وہ جملہ نہیں ہو اسیلے کہ جملہ کشندہ بھی ہوتا ہو اور
 ماتمی بھی اور وہ شہید اپنا شاہزادہ زرد و خسار کہ زردی مرگ کی علامت مغفرت کی ہو شکر گزار
 تھا اس بات کا کہ بلا سے تیر میرے جسم پر لگا معنی پر تو نہیں لگا جسم ظاہر تو آخر جانیوالی ہی چیز
 اور معنی ابد تک شاد زلیست ہو اگر عتاب اُسکا مجھ گزرا تو پست ہی پر گزرا دوست تو بے رنج
 آزار دوست کی طرف گیا اگرچہ اُس نے پھر فزاک شاہنشہ کا پکڑا آخر چشم بد کے اثر سے اپنے
 راہ لی آپ تیرا شاہزادہ جو تھا اُن دونوں سے کاہل تر تھا وہ صورت و معنی کلی لے گیا
 لڑکی بھی اُسکی لی خلافت بھی لی اور یہ بات ہو سکتی ہو اور لائق و سزاوار ہو اگر مجھ کو تعجب نہ

کاہل کے صورت و معنی کلی کیسے لیلی اب فرماتے ہیں مختصر کروں طول قصہ سے طول بہت تابین
ن بحر معنی میں غریق ہوں اور اسے مخاطب تو بڑا جلد باز ہوتے ہیں کہے دیتا ہوں کہ اسے بعد
ذلت اور عجز و نسیان کے اپنا مقصود کریم کار ساز سے پایا

سیت کرنا اس شخص کا جسکے تین لڑکے تھے کہ میری میراث اسکو دینا جو سب
زیادہ تر کاہل ہو

ن کے شخصے بوقت مرگ خویش و گفتہ بد اندر وصیت پیش پیش و سر پر لودش چوسہ سردوان
نف ایشان کردہ او جان و روان و گفت ہر چہ کالہ و سیم و درست و آن بر دزدان ہر سہ کو کاہل دست
ست با قاضی و بس اندر ز کرد و بعد از ان جام شراب مرگ خورد و گفت فرزند ان قاضی کا کہ کریم
دریم از حکم تو ما سہ قسیم و سمع و طاعت سیکنیم اور است دست و انچہ او فرمود بر مانا دست و ما چو
عیل ز ابراہیم خود و سر نہ چیم ار چہ قربان میکنم و گفت قاضی ہر یکے با عاقبتش و تا بگوینہ قسمنہ از
الیش و تا بہ بنیم کاہلے ہر یکے و تا بد ائم حال ہر یک بشکے و عارفان از دو جان کاہل تر نہ و زانکہ
بشد یا ز خرمن میبرند و کاہلے را کردہ اند ایشان سند و کار ایشان را چو بزوان میکنند و کار بزوان را
ن بینند عام و می نیاسانند از کہ صبح و شام و کار دنیا را ز کل کاہل تر نہ و در رہ عقبے زمرہ گو میبرند و این
بند ہر کہ او باشد رشید و ہیں کہ دنیا رفت و عقبے در رسید و مترین را گفت قاضی باز گو قصہ از
اہلی احوال جو و ہیں ز حد کاہلے گوئید باز و تا بد ائم حد آن از کشف راز و بیگمان خود ہر زبان پردہ
ست و چون بچند پردہ رویت حاصل ست و پردہ کو چک چو یک خمرہ کباب و می پوشد
بورت صد آفتاب و گریبان لطق کاوب نیز ہست و ایک بواز صدق و کند بشس خجرت و
للفات پیش معنی ماضی و معنی حضور اکثر و معنی مستقبل شاؤ تا در شد بار زمین کھودی ہوئی واسطے
وتنے کے تشریح بالفتح پارچہ المعنی ایک شخص نے اپنے مرتے وقت اپنی وصیت میں
ماضین کے سامنے کہا تھا اور میں لڑکے کے تھے جیسے تین وخت سردوان کے جکے واسطے
سے اپنی جان و روان وقف کردی تھی کہ جو کچھ میرا سباب و سیم و در ہو یہ اسکو ملے جو تینوں میں
سب سے زیادہ تر کاہل و ست ہو اور قاضی کے سامنے بھی ککے بہت نصیحت کردی تھی بعد
سکے جام شراب مرگ کا پلایا تقدیر جانے کے فرزندوں نے اسکے قاضی سے کہا کہ اس کریم چہ چہ جان
نیم تیرے حکم سے تجاوز نہ کریں گے جو اسے کمد یا ہو ہم اسکو بسع و طاعت قبول کرتے ہیں شک
مختار ہو اسکا فرمایا اور کہا ہوا ہم میں لغو ذکر نے والا ہو ہم اسکیل کی طرح اپنے ابراہیم سے سرتال

ہرگز نہیں کرینگے اگرچہ وہ سکو قربان ہی کیون نہ کرے قاضی نے کہا ہر ایک سے اپنی عاقبتی کے ساتھ
قصہ اپنی کاہلی کا بیان کرے تاہین ہر ایک کی کاہلی دیکھوں اور بیشک و شبہ ہر ایک کا حال
جانوں آب مقولے اُنکے ہیں عارف لوگ دونوں جہان سے کاہل ترین اُنکے برابر دو جہان میں
کوئی کاہل نہیں کہ نہ کھودین نہ جو تین اور خرمین بولین انھوں نے کاہلی کو اپنا بھروسہ ٹھہرا
ہو ایسے کہ انکا کام خدا تعالیٰ کرتا ہو لیکن خدا تعالیٰ کے کام کو عوام نہیں دیکھتے کہ وہ کیسے کرتا
اسی سبب سے صبح شام اپنی جد و جد سے چین نہیں لیتے دنیا کے کام میں کل سے کاہل ترین
کے کام میں ماہ سے سبقت لے جاتے ہیں گو اس سے زیادہ کوئی سیارہ سریع السیر نہیں
اس بات کو وہ اختیار کرتا ہو جو شد و راہ یافتہ ہو خوب جاننا ہو کہ دنیا چند روزہ ہو اب یہ گم
اور عقبے آئی پھر قاضی نے بڑے بیٹے سے کہا کہ اے ماجو اپنی کاہلی کا قصہ بیان کر انقص
اپنی اپنی کاہلی کی حد بیان کر دنا اُس بھید کے کھلنے سے محکوم کاہلی کی معلوم ہو کہ کسی زیادہ تر
ایسے کہ ہر زبان ہر دل کی پردہ ہو اس میں کچھ شک و گمان ہی نہیں اور جب پردہ جنبش کرتا ہو رویہ
اُس پردہ نشین کی حاصل ہو جاتی ہو چھوٹا سا پردہ مثلاً ایک پارچہ کہاب کا صورت سو آفتاب
کی چھپا لیتا ہو اگر بیان نطق کا ڈب کا بھی ہو یعنی وہ نطق اپنے بیان میں کاذب ہو لیکن
صدق و کذب کی بھر ہو کہ صدق و کذب چھپا نہیں رہتا قولہ اُن ہی کہ بیاید از چین + ہست پید
از سموم گوخن + بوبے صدق و بوبے کذب گول گیر + ہست پیدا و نفس چون مشک و سیہ
بوسے اخلاص و لفاق بیزہ + ہست ظاہر بچو عود و انگڑہ + گردانی یار را از دہ دلہ + از مشام فارس
خود کن گلہ + ورنہ دانی تو عجز از شاہی + بیگمان گشت سست چشت فاسدے + ورنہ نشناستی
شکر را از صبر + بیگمان شد حس ذوق تو خدر + وریکے شد صوت بلبل باغراب + ہست بیشک حر
سمع تو خواب + وریکے گشت سمور و خار پست + جس لیس تو تو بنو و پست + بانگ حیدران
شجاہان و لیر + ہست پیدا چون فن روباہ و شیر + چارہ کار جو اس خویش کن + وان گے ما
طلب در پیش کن + یازبان بچو سر دیگست راست + چون بچید تو بدانی چہ ایاست + ا
بخار آن بد اندیزش + دیگ خبرین راز سکباج ترش + دست بروے کے نوی چون
روقت + وقت بخیرین بدید اشکستہ ما + آن کے پر سید صاحب درو راہ گفت ورنہ چند
شنا سی مرد + گفت دافن من و را در چین ز پوز + ورنہ گوید دانش اندر سہ روز + آن دگر گفت
ارنگوید و دانش + ورنہ گوید ورنہ سخن بچا پش + گفت اگر این مکر نشیدہ بود + لب پر بند

رخوشی درود و گفت میرد گوے تاہم زمین + تاابد پوشیدہ ماند حال این . حال بکتن گرند اعم
 بہ بود و ندر ان نقصان و نیم چہ شود و اللغات آنگزہ ہندی ہینگ وہ ولہ بوس و ہسا در
 پریشان خاطر صبر کسمین سکون و کسرو یا کا و لون رواہین خدر بفتح و کسرتالی سست و بے حس
 س چھو تا کسی چیز کا ہاتھ یا کسی عضو سے تکیا عرب اسکا سکھانے نوے از اش کہ گہون کے
 لیا اور سرکہ اور نبات و گوشت و کشش سے طیار کرتے ہیں المعنی بتایید صدر پھر تشبہا قسرا یا
 وہ نسیم سرد و خوشبو جو چین سے آئی ہو صاف ہو اگر دم وید پوہاڑ یا گھورہ سے ظاہر ہو بصدق کی
 در بوکذب کی جو حق کا پکڑنے والا ہو دونوں کو دم بھرمین ایسی معلوم ہو جائے کہ یہین جیسے بو شگ
 یا اور بوسن کی جو اخلاص اور بونفاق بے مزہ کی ایسی ظاہر ہو جیسے عود اور ہینگ اگر تو یا ر کو
 وہ دلہ منافق پریشان خاطر سے بنانے تو اپنے و ماغ فاسد کی شکایت کر کہ اسمین فساد ہو گیا اور
 ز تو عجز کو کسی شاہد سے تمیز کرے تو بیشک تیری آنکھیں فاسد ہو گئی ہیں اور جو فکر اور صبر
 سکی ہندی ایلو ہو کہ نہایت تلخ ہوتا ہو تو نہ پہچانے تو بیشک تیری حس ذائقہ میں سستی جیسی
 و گئی اور جو بلیل اور کوتے کی آواز جھکو ایک سی ہو گئی تو بے شبہ تیرے سمع کے حس میں
 زلی آگئی اور جو جھکو سورج کا پوست نہایت نرم و ظاہر ہوتا ہو اور غار پشت سکی ہندی سبلی ہو
 و اس کے تمام بدن پر تھلہ کی طرح غار ہوتے ہیں یکساں ہو گئی تو تیری حس لمس نے تیری طرف
 سے پیٹھ پھیر لی آواز جزدن اور شماعون دلیر کی ایسی ظاہر ہو جیسے روباہ و شیر کے داہیچ جس
 پہلے اپنے جو اس کی علاج و تدبیر کر پھر راہ طلب کی اختیار کر یا زبان بھٹیک بھٹیک مثل
 سر پوش دیگ کے ہو جو قوت لہکی جان لگا کہ اسمین یہ ابا ہو یعنی آتش یا شور یا یہ دوسری
 نال زبان کی ہو اوپر اسکو پردہ دل کا کہا تھا اور جو تیز ہوش ہیں دیگ کی بھاپ سے
 بان لیتے ہیں کہ یہ دیگ کسی غیرین چیز کی ہو یا ترشش کی جان خریدنے کی وقت کسی جو ان نے
 اٹھنی دیگ پر مارا اسوقت اگلی آواز سے پہچان لیا کہ یہ ٹوٹی ہو یا ثابت ہو ایک نے
 یک صاحب و دے پوچھا کہ تو آدمی کو کتنوں دلوں میں پہچان سکتا ہو کہ امین اسوقت اسکو
 نسکی صورت سے پہچان سکتا ہوں اور نیک و بد اسکا تین روز میں جان سکتا ہوں تھپس
 سے کہا اگر وہ بولے نہیں خاموش رہے پھر کیسے پہچان لگا کہ امین اسکو ہر قسم کی باتوں میں
 گاؤنگا تا بولے اور حال اسکا معلوم ہو کہ اگر مکار ہو اور گردیدہ شنیدہ لب ہی نہ کھوے بند کرے اور خوشی
 میں چلا جائے کہ بات ہی نہ کرے کہا اس سے کہہ دے کہ ساتوین زمین تک چلا جا اور اب تک

یہ سہال منجر پوشیدہ رہے تیرا کیا بگاڑا اور میرے دین کا اس سے کیا نقصان کہ میں نے ایک شخص کا حال بھانا

تفسیر

قولہ آنچنان کہ گفت مادر پھر را گر خیالے آیدت در شب فرا یا بگورستان دجائے سہلکین تو خیالے زشت
یعنی پر زکین۔ دل قوی دار و بکن حملہ برو۔ او بگورستان زود حال رو۔ آنکے بے ترسی بسویش ہر کہ رفت۔ آن
خیال دیووش بگرفت گفت کہ گفت کو دک با خیال دیووش۔ این چنین گر گفتہ باشد مادرش۔ حملہ آرد
افتد اندر گردنم۔ زامراور پس میں انگہ چون کم۔ تو ہی آموزیم کہ چست ایست۔ وان خیال زشت را
ہم مادر ایست۔ دیو و مردم را ملحق آن خداست۔ غالب آمد بر شہان زان گر گداست۔ تاکدا میں سوے
باشد آن یراش۔ اللہ اللہ رو تو ہم آنسوے باش۔ گفت اگر از کرنا بد در کلام۔ چیلہ را دانستہ باشد
آن ہام۔ سراور چون شناسی راست گو۔ گفت من خامش نشینم پیش او۔ صبر را سلم کم پیش دلچ۔
تا بر آید بر سرم بام فرج۔ ہست مرہر صبر را آخر ظفر۔ ہست روزے بعد ہر تلخی شکر۔ چون بوشد
در حضورش از دلم۔ منطقی بیرون ازین شادی و غم۔ من بدالم کو فرستادہ بین۔ از ضمیر چون سہیل
اند زمین۔ درد دل من زین سخن زان مینہ است۔ زانکہ از دل جانب دل روزنہ است۔ مرزبگے
در اگر دن نغم۔ غنی ہم بردل و برتن نغم۔ چون خدا از روزن دل آفتاب۔ ختم شد و اللہ اعلم بالصواب
اللغات ملحق تلمیق کنندہ تراش لضم نہضت و کوچ سلم لضم و تشدید لام زرد بان مینہ فوج
دست راست بادشاہ کی دوست راست ضد میرہ المعنی جیسا کہ ایک بچہ کی مان نے بچہ سے کہا کہ
اگر کوئی خیال شب میں میرے سامنے آئے یا قبرستان میں ہو یا اور کسی خوفناک جگہ میں اور تو کوئی
خیال بد صورت دیکھے کہ کہینہ سے بھرا ہوا ہو تو دل مضبوط کر کے اُس پر حملہ کر کہ تیرے حملہ سے فوراً وہ
جیسے منہ پھیر لگا اُس سبب سے کہ جو کوئی بید مڑک ہو کے ایسے خیال کی طرف گیا فوراً ایسا دیو
بڑی گرمی تیزی کے ساتھ اس سے بھاگا لڑکے نے کہا اُس خیال دیووش سے اگر اُسکی
ان نے بھی ایسا کند یا ہو جیسا تو مجھے کہتی ہو تو وہ ضرور اپنی مان کے حکم سے مجھ پر حملہ کر لگا اور میری
زردن پر چڑھ بیٹھیکا تب میں کیا کرونگا تو مجھ کو سکھاتی ہو کہ چست ہو کے اُسکے سامنے کھڑا ہو
لیکن اُس خیال زشت کی بھی تو کوئی مادر ہو جو سکھاتی ہوگی اب مقولہ اُنکا ہو کہ دیو اور انسان
دونوں کا تلمیق کرنے والا وہ خدا تعالیٰ ہے اسی سبب سے اگرچہ وہ دیو گدا ہو لیکن بادشاہوں پر
غالب پڑتا ہے اب بتا ہوا کہ جب وہ تلمیق کرتا ہو تو ہم کہہ کر کو بھاگین اور کہاں کو کوچ کر جائیں جو اُس سے
بچیں لہذا فرمایا اللہ اللہ کسی تعجب کی بات کسی تو بھی جاؤ دھرائی کا ہو رہ جیسا کہ فرمایا فقر و الی اللہ

یہ بجاگو تم طرف اسد کے پھر رجوع ہوے طرف حکایت صدر کے بیٹے سائل نے پوچھا اگر کرنی راہ سے خاموش ہی ہے بات نہ کرے چلے جاتا ہوا ہو تو اسے سرور اسکا کیا علاج اسکا بھید تو کیسے جانیکا چ بتا کہا میں خاموش ہو کے اس کے سامنے بیٹھو لگا اور صبر کی سیر ہی اسکی ماہون میں لگاؤ لگا تو بام فرج و کشود پر چڑھے آخر ہر صبر کے لیے کشود و ظفر ہو چھیا کہ فرمایا ہو الصبر مفتاح فرج جب بہت تپتی اٹھاتا ہو تو اس کے لیے کسی دن شکر بھی ہو جب اس کے حضور میں میرے دل سے کوئی نطق و گویائی جو شکر کی جو علاوہ اس شادی و غم دنیا کے ہو تو میں جان لو لگا کہ اسے مجھ کو اپنے دلے بھیجی وہ دل جو مثل سیل میں کے روشن و تابان ہو اور میرے دل میں اس سخن سے اسی سبب سے مبارکی و سعادت ہو اس واسطے کہ حکمت حکیم جل حکمت نے ایک دل سے دوسرے دل کی طرف روزن رکھا ہو جس سے ایک دوسرے کے دل کو خبر ہو جاتی ہو جس میں اسکی بزرگی پر گردن رکھ دو لگا اور احسان اسکا دل و تن سے اٹھاؤ لگا آب فرماتے ہیں وہ کتاب جسکی شعاع سے میرے دل کا روزن روشن و منور تھا وہ آفتاب اس روزن سے گر گیا بیٹے ہنگام سب شعاع اسکی جسکی مدد سے یہ غنوی کھٹا تھا اس روزن پر نہیں پڑتی کیفیت ہی بدل گئی انداز غنوی بھی ختم ہوئی اور اللہ جو صواب ہو اسکو خوب جانتا ہو

خاتمہ لولہ الکامل الحقیق پیار الدین

قولہ درتے زین غنوی چون داوالم شد شمش گفتش ولد کاے زندہ دم۔ از چہ رود گیر میگوئی سخن۔ از چہ برستی در علم لدن۔ قصہ خند اوگان نامہ بسر۔ ماندنا سفتہ در سوم پسر۔ گفت لطم چون شتر زین پس بخت۔ نیستش یا بچس تا حشر گفت۔ ہست باقی شرح این لیکن درون۔ بخت شد دیگر نمی آید برون۔ همچو اشتر ناطق اینجا بخت۔ او گوید من دہان بستم ز گفت۔ وقت رطت آمد و جستن ز جو۔ کل شی مالک الما وجہ۔ باقی این گفتہ آید بے زبان۔ در دل آنکس کہ فارو نور جان۔ گفتگو آخر رسید و عمر ہم۔ فرودہ کامد وقت کو تن وار ہم۔ در جہان جان کنم جو جان ہم۔ بگذرم زین نم در آیم در نمی۔ زانکہ این عالم زخم زندہ است خوش۔ از نمی نم یافت زان خوبست کش۔ چونکہ جان در خاک و نم زندہ بود۔ در جہان ہم بہین تا چون شود۔ ہم چو شہرست و چو دروازہ است نم۔ نم چو قطرہ دان و بے اندازہ ہم المعنی۔ و ابھی کشادہ و جدی نے ایک مدت اس غنوی سے جو دل کشادہ اور شکستہ میرا خاموشش اور بند ہوا تو میرے دل نے میرے دل بیٹے مجھے کہا کہ اے زندہ دم آب کیا سبب ہو جو اور سخن نہیں کہتا اور کیا وجہ ہو جو دروازہ

علم من لدن اعنی علم لدنی کا بند کر دیا ہو قصہ فہرزدون کا بھی تمام ہوا کہ تیسرے لڑکے کے ذکر کے
 ورنہ سفتہ رہ گئے میری لفظ نے کہا اب تک جو کہا وہ کہا اب وہ شتر جو عالم بالا سے متاع گرا نما
 لاتا تھا سو گیا لہذا اسکو شتر تک کیسے ساتھ گفت و کلام نہ رہا شرح تو اسکی ابھی باقی ہو تمام سیر
 ہوئی لیکن میرا دور نہ بند ہو گیا اٹھین سے اور کچھ باہرین آسکتا اور اٹھین کی طرح جو طبیعت ہو ناط
 بھی اُس موقع پر سورا اور کہتا ہو کہ میں نے اپنا دہن گفت سے بند کر لیا اب وقت کوچ کر
 اور اس نہر سے کو دوانیکا اسوا سٹے کہ کل نئی ہالاک الا وجہ فرمایا ہو یعنی سواے اُنکی ذرات
 کے ہر شے ہلاک ہونے والی ہو باقی جو کچھ اٹھین رہا ہو وہ بے زبان کے کہا جائیگا اُسکے
 دل میں جو نور جان کا رکھتا ہو آتو گفتگو تمام ہوئی اور عمر بھی بشارت ہو ایسا وقت آگیا
 اُس قرن سے خلاص ہو جاؤں جہاں جان میں جولان کروں اس نم سے گل جاؤں یم میر
 داخل ہوؤں اُس سبب سے کہ یہ جہاں نم سے زندہ اور تازہ ہو اُنکی یم سے اُسے نم پانی ہو اس
 وجہ سے خوب و خوش ظاہر ہو کہ جان جب خاک و نم میں زندہ رہتی ہو جو یہی جسم آب و گل کا
 پھر جہاں نم ہو تو دیکھ دہان اُنکی کیا کیفیت ہوگی جہاں یم مراد اُس یم سے جو آہ فریقہ میں ہو کھا
 عرش علی المار تھا تخت اُسکا پانی پر یم ایسا ہو جیسے ایک شہر اور نم اسکا دروازہ اور نم ایسا جیسے
 اور یم بے انداز و بے پایاں قولہ زمین بنی کو اچھوچاںست اندر آہ در یم جانان کہ تابیانی بقا
 چونکہ نم از بحر چاںست این طرف + پس زراہ جان طلب کن این شرف + تاز آخا برد کو بودہ است
 جستن اندر خاک و نم ہیوودہ است + جزو ہر خاک کے ہماکستان رود + موج بحر جان سوے جانان
 رود + پس ز جان کن وصل جانان را طلب + بے لب و یکام سیگو نام رب + تار ہے از صبر
 این فانی جہاں + در جان جان بہانی جاودان + تہماے عمر را در شورہ خاک + می بکار
 تا شوی آخر ہلاک + این چنین عمر عزیز بے ہما + بے عوض ضائع کنی ہر دم چرا + غبن می ناید
 اے مرد کار + تادی گلزار و گیری خارزار + عمر کان شد صرف درد نیا ماند + خرم آن کشر
 حق لبوے خویش خواند + عمر مدودہ شمرہ چون دی + در رہ حق گرد آن نانتھی + بیشمار
 بیعد و سجد شود + عمرہ روزہ کہ در طاعت رود + ہین تجارت کن درین بازار تو صد ہزار
 گل بر از یک خار تو + از یکے دانہ کہ کارے صد ہزار + دانہ بر گیری ز فضل کردگار + خود شہ
 آخا بود کا خبر بود + بیشمار ست آن طرف کان بر بود + سوے کل خود رو اسے جزو جدا + از خودی
 زمانے با خود آہ در تن ہچو سبوتہی چو آب + گفتگو و صلح جنگست چو جاب + چو جاب

ن نقوش و این صور بر سر آب درون اسے نامور یا چو کفی بر سر آب درون بتا شود سر درون پیا پر نام
 مئی بیٹے اس نم سے کہ وہ نسل جان کے ہو دخل ہویم جانان بین تا بقا پائے اور فنا سے ہی چائے اور
 ن لے کہ تم بحر جان سے اس طرف ہو اور بحر جان کی طرف بس بحر جان کی راہ سے اس طرف کا طالب و
 یان ہو اسی سے اسکو پائیگا تا یہ بحر جان کہ وہاں رہا ہو جھکودہاں لیجائے جہاں وہ یہ رہا ہو اس خاک و نم
 ن اسکا ڈھونڈنا بیودہ ہو ایسے کہ ہر خاک کا جزو خاکستان کو لیجائیگا اور موج بحر جان کی طرف جانان کے
 ایگی بس جان سے وصل جانان کا ڈھونڈنا ہے لب اور بے کام کے نام رب کلمے اور اسکا و مینا
 داس جہاں غانی کے قید سے چھوٹ جائے اور جہاں جان میں ہمیشہ رہے اپنی حرکت کے تم کیے تو
 در خاک میں جو جسم ہو پورا ہو آخر نتیجہ اسکا یہی کہ ہلاک ہو جائیگا لینے فنا محض افسوس ایسی عمر عزیز
 لے ہا کو ہر دم بے عوض کیون ضائع کر رہا ہو جو بے یاد اس کے گزری جاتی ہو جھکو چین و غصہ مارا
 لے مروتزار غنیمت معلوم ہوتا کہ گلزار دیتا ہو اور خار زار لیتا ہو لینے عمر غفلت میں گھومتا
 آخر خار زار سے پالا پڑیگا جو عمر کہ دنیا کی طلب تلاش میں صرف ہوئی وہ نہ رہی بس وہ
 چکی گردہ کیسا خرم و خوش ہو جسکو حق نے اپنی طرف بلالیا یہ عمر تیری محدود و شمار وہ ہو
 ہے غفلت کی سانسین بس اگر اسکو راہ حق میں صرف کر لیگا تو یہ نمانشی ہو جائیگی نہ اسکا کچھ خد
 لچر تعداد نہ کچھ حد یہ عمر قلیل وہ روزہ ایسی دراز ہو جائیگی مگر جب کہ طاعت حق میں صرف
 نہ اندا خبر دار ہو گئی اچھی تجارت ہو کیون غنیمت یہ تجارت اس بازار میں بطوع رغبت
 بتاتا لاکھون گل ایک خار سے حاصل کرے اگر ایک دانہ بوسے تو فضل کر دگار سے
 لکھون دانے پائے اور لاکھون کیا یہ شمار تو وہاں ہونا ہو جس شو کا آخر ہوا اور جہاں اسکی
 شمش و عطا ہو وہ طرف بشمار ہو جتنا آخر غنیمت تو ایک گل کا جزو کہ اس سے جدا ہوا ہو بس
 ن کل کی طرف رجوع ہو اور اس خودی کو چھوڑ کے ذرا دیر تو آپ میں آ کیون ایسا بخود ہو
 اس تن میں جو مثل سب کے ہو ایسا ہو جیسے سب میں آب اور میری گفتگو اور صلح و جنگ
 ایسی جیسے آب پیر حباب یہ سارے نقوش و صورتیں جو دکھتا ہو یہ بھی اسے نامور اسی آب
 درون کے حباب ہیں یا اس آب درون کے سر پائے جیسے جھاگہ تاجرے درون کا جمید باب غلام
 ولہ از کف و از کف و از بوسے قدور بنمایا بخور و نہاد و تنور تاکہ شیرینی دیا تر شیت آید
 بشو و ظاہر بر پیر و جوان پچنین از قول و فعل مردمان میشود پید کہ چہ سانت جان جانان
 بر مرتبہ چوشت و چیت مونس او یا کہ کاغز یا ولایت آب را اندر سبب بے یم مدار

تا نگردد آب شیرین ناگوار، کاب ساکن بیدنا خوش بود، رنگ و بو و طعم خوب از دے رود بگذا
 احمد ہر کہ دور دزش بکیست، ہچو منسوبون و گرفتار شکست، بے یقینی میزد در ابلی + پز ہا
 ہچو انسان تہی + ہر دے ہں میرود از پیش صفت + میفود صافیش دروے ہچو کفت + ہچو کفت + ہچو کفت + ہچو کفت
 ہر لحظہ بد تر میفود + ہر دے اوزشت و ابتر میفود + سوے دوزخ میرود از وہاب + بے عذار
 بحر و بحر عذاب + پیش ازان کہ کار تو آنجا رسد + ہر دے غفلت ترا واپس برد + رو بسوے
 خود ہچون غلیل + بگذر از ستارہ و چرخ بلیل + پائے ہست بر خور و ہر ماہ + سربان الہوان و
 در گاہ نہ این خودی را خرج کن اندر خدا + تا نمائی ہچو ابلیس جدا + آب جان را ریز اندر بحر جان
 تا شوی در یاسے بجد و کان + قصہ کوتہ کن کہ رفتم در حجاب + ہین خوش واسد اعلم بالصواب
 کین نامہ بعنوانی رسید + گم نشد نقد و با خوانی رسید + زو بان آسانست این کلام + ہر کہ از ایام
 بر روئید پیام + نے پیام چرخ کان اضر بود + پل بیاسے کز فلک بر تر بود + بام گردون را از واک
 نواگردشش باشد ہمیشہ زان ہوا + اللغات قدر جمع قدر با لکسر یعنی دیگ و ردی ہا
 یعنی در و نیل بزرگ و بلند عنوان بالہم و بیباچہ و سرنامہ و اول ہر چیز اور وہ جو کسی چیز
 سمجھا جائے المعنی یعنی بھاپ اور جھاگہ اور پوستے حال ہانڈیون کا جب وہ تنور پر ہوتا
 ہین تب ہی معلوم ہو جاتا ہ کہ اسمن یہ خور دنی ہو چاہے شیرین ہو چاہے ترش ہر پر جو
 کو معلوم ہو جاتا ہی ایسے ہی لوگوں کے قول و فعل سے معلوم ہو جاتا ہ کہ اسکی جان اس قسم ک
 ہو اور کس مرتبہ میں کسی ہو اور کیا ہو آیا مومن ہو یا کافر یا ولی ہو تو اپنے سہو کے آپ کو سہ
 یم کے مت جھوڑ یم سے جاری رکھتا ہ آب شیرین ناگوار نہو جائے اسیلے کہ جو پانی طہر
 ہوتا ہو اور اسکو مدد اوپر سے نہیں ملتی وہ پانی ناخوش و بے مزہ ہوتا ہو اس سے رنگ
 اور مزہ کہ یہی پانی کی خوبیان ہین اور صفات خمارت جاتا رہتا ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آ
 وسلم نے فرمایا ہ من ساوئی یوماہ فومنبون جسکے ددون یکسان گذرین وہ خسارہ میں ہو بلکہ
 ایک سے دوسرا دن اچھا ہونا چاہیے اور جو گرفتار شک کا ہو وہ بے یقین حاکم میں زندہ
 کرتا ہو اور مثل انسان تہی کے ہو باد سے بھولا ہوا ہر دم صفت پیشین سے نکلے صفت پسین
 میں جا رہا ہو یعنی پیچھے ہی کو جاتا ہو آگے کو قدم نہیں بڑھاتا لاجرم اگی صافی بھی دردی
 اور جھاگہ ہوتی چلی جاتی ہو یعنی جو نفوس آئندہ صاف ہین دردی سے محفوظ وہ بھی درد
 ہوے جاتے ہین ہر دم اسکا رنج بدتر ہوتا ہو اور وہ ہر لحظہ زشت و ابتر ہوتا ہو وہ روہاب

والہی میں زندگی کر رہا ہو اگرچہ آب کی طرف متوجہ ہو لیکن ہاتھ دوزخ کو ہو اور آب بحر کی خوشگوار سی
 شیرینی سے محروم شدہ بحر غدا اب و عقوبت کی طرف رجوع ہو اب جب تک کہ نوبت تیرے
 حاملہ کی وہاں پہنچے تجھ کو ہر دم غفلت تیری پیچھے ہی ہٹا رہی ہو ہوشیار ہو اور حضرت خلیل
 علیہ السلام کی طرح اپنی اصل کی طرف چل پیچھے مت رہا جا اور چرخ بلند اور ستاروں سب سے اعراض کی
 جیسے خلیل نے کیا تھا تو اپنی ہمت کا پائون ماہ و مہر کے سر پر رکھ اور اس عزم و بلند
 و کچھ مت سمجھ تو اس ایوان اور درگاہ خاص پر سر رکھ مہر و ماہ کے سے عروج پر کیون گرا پڑتا
 ہو تو اپنی خودی کو خدا میں خرچ کر اور مٹا تا خدا سے، ملیں کی طرح جدا رہے جیسے اُسے
 خودی تو کر لی گو خدا سے جدا ہوا تو اپنے آب جان کو بحر جان میں ڈال تا تو ایک دریا بحیرہ
 بیکران ہو جائے اب فرماتے ہیں کہ بس کر اور اس قصہ کو گھٹا کہ میں حجاب میں گیا یہ عالم
 محبوب ہو گیا خبردار ہو تو بھی چپ ہو جا آگے امر صواب کو اسد ہی خوب جا ننا ہو اب فرماتے
 ہیں شکر خدا کا کہ یہ نامہ اپنے عنوان کو پہنچا یعنی جسکے نام معنون کیا تھا انکو ملا کہ وہ حسام الدین
 ہیں اور یہ نقد میرا صنایع اور گم ہوا امن و امان سے انوان کو مل گیا یہ کلام میرا ایسا ویسا نہیں نزدیک
 وہام آسمان کا پتھر جو کوئی اس سیر می پر قدم رکھیں گام آسمان پر چڑھ جائیگا اور یہ بام حبش کی
 نہیں ہو جو سب سے معلوم ہوتی ہو بلکہ وہ بام جو اس فلک سے نہایت برتر ہو اس عرش علی آدراس
 گردون کے بام کو اُس سے برگ و نوا ہو چھا ہو یعنی قوت و قدرت اور اُگی گردش و سیر ہمیشہ
 فلک برتر کی ہو امین ہوگی الخلاف واضح ہو کہ پہلا مصرعہ پہلے شعر کا اس خاتمہ سے چار تنوں
 میں تو یونان ہو مگر تین ثنوی چون والدم + دوسرا دو تنوں میں ابے ہی جیسا کہ لکھا گیا اور
 دو میں بجائے گفتش ولد کے گفتم ورا لیکن میں نے والدم کو دالم بقلب دال و داؤ کے
 سمجھا اس نظر سے کہ والد انکے مصنف اسکے نہیں ہیں پھر شدتش کیسے صحیح ہو گا اور کی طرف
 اسکی نسبت ہوگی اور دوسرا مصرعہ میں گفتش ولد کہ مرج شین کا دل ہو اختیار کیا بلحاظ اسکے کہ
 اس خاتمہ کی سرخی لکھی ہو خاتمہ لولدہ الکامل بہا الدین اتنا تغیر مجھے ہوا کہ والد کو دالم
 بنایا ہو اب جو والدم میں معنی درست کر لین بشرط غور ہر گونہ گوشہ کے تو اُسے امید ہو
 کہ اس میں بھی بنا دین اور معنی بھی اسکے موافق درست کر دین ورنہ کتابت کی غلطیاں
 اور مقلدون کی تقلید تو بہت دیکھتا چلا آتا ہوں وہو المستعان و علیہ الشکر ان شاء اللہ
 من معینہ من آزاد دم + باسرفہم خویش دل شاد دم

خاتمہ الشرح

شکر ہو تیرا خدا یا شکر ہو + بار انا بادشاہ شکر ہو + شکر تیرا جان جان ہو اسے شکور + کتاب
بیجان ہو جان نا شکور نفیسین بے منت و ملت تیری + کیسی نے رحمت ہیں رحمت سے بھری +
تو نے بخفا مجھ کو وہ بخت سید + جس سے پائی یہ مزیدی بر مزید + کیسی تو نے دولت توفیق سے
کھول دی قسمت مری اللہ سے + نقد سے فہم و ذکا کے جیب دل + تو نے بھری در نہ تھا
اک آب و گل + چشم دل روشن کری بیدر و داغ + جس سے یہ روشن ہوا رو شجر آغ +
سے شرح شتوی معنوی + تن کا جسکے نہیں ہو ثنائوی + تن اسکی آفتاب با شرف + نور سے
جسکے منور شمش طوف + پیششم دفتر ہو یا چرخ ششم + تن وہ بر جس سے کتنی ہو قسم
یا ہو اک درخشاں پر لطف + شرح میری گویا اسکی صدف + ہو یے آغوش میں ہر شکوہ +
مہر کا جیسے طغادہ مہر کو + ساقی و عدت سے پائے اُنکی روح + حام طائر ہر حقوق و ہر صوبہ +
اسے مجید اب اختر و اکف الخضیب + لب پر آمین کا ہجوم و یا مجیب + منتظر ہیں کردعا احسان
رکھ + اُنکے دکا دل میں مت ارمان رکھ + ورنہ مجھ کو بے طفیل و واسطہ + اُنسے جو ہیں تو رہی
بیرابطہ + مطلقہ و مرتضیٰ حضرت بتول + اور شنین جگر گوشہ رسول + نیز بکر و عمر عثمان
غنی + ہو لقب الکاغنی پیش غنی + ایک ہی خورشید سے سب مستنیر + ایک ہی سلطان کے
سب میر و وزیر + واسطہ سے اُنکے اور اُنکے طفیل + کر قبول اس شرح کو مست کر سیل +
لوش ہو احباب کو اعدا کونیش + جطرف جاے رضا ہو پیش پیش + حافظ آباد ہو میرا
مولد مقام + عرف پہلی بھیت پیش خاص و عام + بکس و بے بس ہوں اور بے بال و پر +
مضطرب مضطرب ہوں کر مجھ پر نظر + دور منزل راہ مشکل ہیچ ہیچ + دست خالی پائے لنگ و
زاد ہیچ + ہاں جو ہو تو وقت نزع دستگیر + شیخ نجدی کی سچے کب وار و گیر + میں کون کلمہ
نہادت کا دلیر + شیخ نجدی بھاگے مجھے پیٹھ پھیر + لاف و شیخی جلد اسکی خاک ہو + ناہ
میری اس مجلس سے پاک ہو + تیرہ سے بارہ صفر میں اسے ہام + ہو گیا یہ دفتر سا دس تمام +
صفت حالات مولوی قدس سرہ بجز شتوی از افکار البکار و اشعار ابدار
مدۃ السالکین و زبدۃ العارفین قدوة الحقیقین مولانا قاری ابن مرحوم الوصال
رحمۃ اللہ علیہ

جنذا از این کتاب مستطاب + مخزن اسرار و قانون صواب + چند از این نامہ فرستدہ قال +

روشنائی بخش چشم اهل حال، نامه گنجینه اسرار عشق، قیامت زرد از بازار عشق، ساکنان در دور
 روشن سراج، یافته کالای فقر از دس رواج، کاشفت قرآن و حلال شغل، درج و رتبه
 حال اقطاب و رسل، بهترین قانونی از سیر و سلوک، کارگاه فقر و آفتاب ملوک، درج در
 آن گشته هر جاذبه، از جناب هر صغره او غرقه، چون نمودی غوص بحر شغوی، شمر بر خوان ز حال
 مولوی، لازم آید چون شنیدی قال او، از وقار از نشوئی احوال او، گرچه لا انتظار الی من قال
 هست، یک کلی دو نشاید داشت دست، او جلال الدین محمد داشت نام، در بهار الدین
 نسب بودش تمام، چون پدرش از بلخ کرد آهنگ راه، کیش لول، از غریز بهشت
 او بطفه نیز عدم راه کرد، ترک بیت و عدم بیت اند کرد، هر که دارد عزم به راه ساکنان
 گام اول گفت ترک خانمان، چون به نیشاپور گزشتند تفت، پای در محفل عطار رفت،
 شیخ بینا بود پس بنواختش، در بطفه جا که بشناختش، دیدش اندر کودکی عظمی
 داد از گفتار خویشش نامه، گفت زود آگین پس غوغا کند، آتش اندر سوخته جانان زند، عدم
 ج کرد و ج گزشتند، سوے شام آنگه علم افراشتند پس به بیت المقدس آوردند روم،
 خانه خاده جابجا در جستجو، همچنین از خاک پاک انبیاء جسته است باور و نغز، سید زکریا
 داشت نام، بود پیر عهد و ایشانرا امام، کردشان پدر و اندر نیمه راه، داد جان بر شوق دیدار
 آله، یک چون میکرد آهنگ رحیل، خد بکرم روم ایشان مایل، کاهن لک از فرود
 آرید رخت، فخرمایا بید از اقبال و بخت، پس بهار الدین ز روم امتیاد، عدم توقیه کرد
 رخت آنجا کشید، بد عطار الدین سلجوقی بروم، حاکم و فرمانده آن مرز و بوم، مقدم اورا غنیمت
 بشمرید، مر بهار از دل و جان شد مرید، بعد چند عمر او آمد بسره مولوی بشت بر جاب
 پدر، جمله دانا یا ان فیضش معرفت، گشته از دریای علمش مغروق، یک فیضش بخت
 پسند، مرغ طبعش داشت پرواز بلند، عز و جاهش در نظر پیوده بود، غریبه نبی
 دلش بر پیوده جت از اهل فروغ و فرنی، چون صلاح الدین و چون الدین افی
 همچنین جوین بدار بر نادر پیر، تا حسام الدین شد، او دوستگیر و چون زانی شود بخت
 انگیزی رسید، دور خانه شمس تبریزی رسید، کیش اشارت شد، هر کامیاب، که بود
 روم باید شمشاد، کاندران ملکست دل شورید، غایب شتافت و غایب بود، ماند
 در غلغات عبرت پر سوز، خیر شمس و نای او فروز، اندر آتش و در آتش، تا نبود با بر

افروخته، آری چون دے شد درو مند، خود طیبیان در پے او میدوند، چون فسور
شمس اندر روم تافت، هر کجائیک اخترے ز نور یافت، ویدروزے مولوی را در طریق
کو سوار و درر کاب او فریق، هر یکے ازوے زهر سو مستفید، شمس پیش آمد عثمان او کشید
گفت مولانا ز دانش سود چیست، طالبان رازین زهر مقصود چیست، گفت حل معضلات
شرح و دین، گفت نے نے نیست، یہودی دین، گر نہ علمت سوے یزدان را بہرست
جل از آن علم صدرہ بہترست، این سخن بسر و غم راہ کرد، مولوی را ششم آگاہ کرد، روز دیگر
وقت کھفت، گفتگوے، سوے بزم مولوی بہادر وے، پیکتابے چند زردان ہمام، یک بہ
را وید و پرسان شد ز نام، گفت اے درویش بگذر زین سوال، نیست اینہا غیر علم قیل و قال
شمس را شد تیرہ خاطر زین جواب، نامہارا زود افگند اندر آب، مولوی زین کردہ آمد دل غم
گفت بہر ای چہ کردی چنین، دست برد آن نامہارا بیزبان، ز آب بگرفت و نہاد اندر میان
مولوی را گشت حیرت بہ مزید، گفت ہو ہوتا چہ کردی اے فرید، گفت اینہا علم حاسہ
اے کہار، مر شمار ابا چنین حالت چکار، مولوی زین کردہ آگاہ شد ز حال، کاین گمراہ
ترا بدال رجال، دست زود امان او بگرفت سخت، شد مرد آن شبہ پرور بخت، ترک عزت
ترک لذت ترک کام، گفت و آسود از خیال تنگ و نام، گشت از شمس حقیقت مستنیر
شد صدرے ذیل بدر منیر، در وجود شیخ شد محمود فنا، فقر را بگزید پیش آمد غنا، مد
بابار در خلوت نشست، بر رخ اغیار کل در بہ بست، از شراب وصل پر خوردار شد
محرّم خلوت سراے یار شد، نومریدان در فغان و در خروش، کہ کجا بود این گمراہے ژند پوثر
وز کجا آورد این مکر و دخل، کہ بزورہ جہنمین صدر اجل، اے خدا اسلام شد خوار و تباہ، قبر
الاسلام شد گمراہ، نیست این رہزن جز از اہل ضلال، خون او با شد حلاست و طلال
مولوی را بود پورے بے فتوح، بھو کفان شقی از نسل نوح، با پدر چون شمس را دمسازو
گفت کین خود ازین باید کشید، زانکہ این برہم ز تند کار ماست، گشتہ بیرونق از و بازار سنا
حال مولانا از و تولیدہ شد، مسند عز و شرف بر چیدہ شد، بعد چندین سالہ فسخ
اعتبار، و یک از نامی کہ تنگ آورد بار، کرد نیرنگی و خواند از خلوتش، شمس خود آگاہ
از نیتش، چون برون آمد ز خلوت آن فرید، تیغ کین بگرفت و پہلویش درید، ماند خوش
بر زمین و آن آفتاب، شد نہان حتی توارت بالحجاب، مولوی از اندہ اوزار ماند، بے فرو

شمس روزش تار ماند بعد سلسلے چند ترک خاک گفت + جان پاک او بجانان گشت جفت - بازوان شمس
اتصال همچنین شد تا نہایات الوصال + عاشقان از ندگی آمد حجاب + چون بپرو بر فند بکمر نقاب + دو بویش
از ہستی رگے + دو نماند از میان چون شد یکے + جوے چون بر پاشد از آب عفن + بنودش الا کہ آب محبت
چون تی گردوز آب تیر و تاک + بحر برفت بسویش آب پاک + بر طریق دیگران ہنگامہ را + نیز گفتند
برخوان نامہ را + آنچه مستنبط شد از اصحاب حال + گشت شد و امہ علم بالمال

سبب نظم کتاب مثنوی جس طریق پر کہ کتابوں سے معلوم ہوا

مثنوی ما اصل و مبداء از نخست + بد حسام الدین وہم زو شد درست + مولوی را گفت روزی کاسہ اعلیٰ +
بس درازا گشت دیوان غزل + کاش چندے ترک این عنوان کنی + دفترے نغز ز لونیان کنی + شہوہ
از لونیان کن اسے وحید + انما اللہ است فی امر جدید + مولوی گفت این بخاطر دہتم + چند بیتے یہ زبان بچکا شتم
گوشتہ دستار خود را پر کشا و پستخ بیرون کرد و پیش او نہاد + چند شعرے از ابتدای مثنوی + شاور و خیمہ حسام
از مولوی + با ہزاران نغزے و آہنگی + جست از دوا این نسخہ را پیوستگی + ہر روز شب دست معارف را تو
اوی گشت و حسام الدین نوشت + تاکہ شد این نامہ نامی تمام + از عنایات خداست

خاتمۃ الطبع از جانب کارپردازان مطبع

رہروان باد یہ معرفت الہی اور سبحان قلم تا پیداکنار حقائق نامتناہی خوب وقت و آگاہین گذرا ہوا
خلقت آدم تا ایندم مثنوی شریف حضرت مولوی روم قدس سرہ کا مثل و نظیر نہیں ہوا اور نہ آئندہ تا قیام قیامت
ہوگا معارف و حقائق اور موغنی اسرار مالاغیل ہیں یہ کتاب برکت بہتاپنی آپ ہی نظیر ہو سکی شان میں
یہ بیت گواہ ہوے مثنوی مولوی مثنوی بہت قرآن در زبان پہلوی + یہ وہ من بین عرفان اور حقیقت
ایقان ہو سکی صد ہا شرعین مطول و مفصل علمائے دین ہیں اور وشت لوردان منازل یقین سے یاد گذارنا
مگر کما ہی حقیقت مطالب مثنوی شریف پر کما حقہ کوئی مطلع نہو سکا اور ہر ایک بزرگ ہوا الامقام نے دھندہ انداز
اپنی عقل و فہم کے توضیح مطالب میں باخار شتی زور آزمائی کی پھر آخر میں داند علم بحقیقتہ الحال فرمایا بطوان ابیات
مثنوی شریف ایسے سہل متع ہیں کہ جب فہم رسا غور کرتی ہو ایک نیا مطلب ہاتھ آتا ہو اور مبہر فیاض سے ہر ایک
شارح علام اپنا اپنا حصہ جدا گانہ پاتا ہو - یہی باعث ہو کہ کسی فرد بشر کو دریافت مطالب مثنوی شریف میں ہو جو دیک
اس قدر شرح متعدد دہ کے سیری نہیں ہوتی اور ہر ایک نئی تحقیق اور جدید تصنیف کا خواہان و جویان رہتا ہو فہم مطالب
مثنوی شریف میں علی العموم یہ امر اور بھی سنگ راہ ہو کہ فی زمانہ جو شرعین موجود ہیں اور اکثر انہیں سے بعض طبع
میں اگر شاعت پذیر بھی ہوئی ہیں یہ سب بزبان فارسی ہیں پس ظاہر ہو کہ ایسی شرحوں کا فیض عام نہیں پہنچتا

اسی لئے کہ اصحاب کم استعداد کہ انھیں کا طبع زیادہ تر ہو دریافت خواہش ابیات ثنوی شریف میں بذریعہ عبارت غامض
 شرح عاجز رہتے ہیں۔ اس پر طرہ یہ کہ اکثر حضرات نے اپنی اپنی شرحوں میں مقامات مشککہ یعنی ابیات معنی بند ثنوی
 شریف کے حل مطالب میں نہیں معلوم کیں صحت سے طریقہ بیان ب عبارت پیچیدہ اختیار فرمایا ہو جس سے اکثر
 معانی دائرۃ الہام فالہم میں داخل ہو گیا ہو بعض شاعرین با کمال نے اکثر ابیات ثنوی شریف کے کہ جن
 ہم بگ مشکل جانتے ہیں اور ان کے دریافت مطالب میں دست پا چڑھتے ہیں انھوں نے اسے المرقیس علی لغہ
 ان ابیات کو شاید سہل تصور فرما کے ان کے حل مطالب کو بالکل قلم انداز کر دیا ہو پس کوئی شرح ایسی نہیں ہو چھپر
 کسی نہ کسی مقام پر غلطی غلطی نہ ہو دریافت حقائق ثنوی شریف میں علی العموم کافی طور پر نفع بخش ہو۔ اور حق
 یہ ہے کہ جس زبان میں مکتب ہو ان کی شرح اس سے کتر زبان میں بھی عام فہم ہوتی ہو موافق تین کی زبان میں ہر
 ممکن نہیں۔ اب ارباب شوق و ذوق کو خروہ ہو کہ آپ حضرات کی جملہ مشکلیں رفع ہو گئیں اور اعتراضات اٹک
 اور شاہد مقصود سے سر بازار ملاقات ہو گئی یعنی ملک العلماء سند فضلہ جناب مولوی عبدالحیید خان صاحب کا
 پہلی بحیثیت نے کمال عرفی سے ثنوی شریف کی زبان اردو و انجم نہایت سلیس کمال تحقیق سے شرح فرمائی
 نام اس کا بوستان معرفت رکھا۔ فی الحقیقت اس مصنف علام و فہام نے وہ کار نمایاں کیا ہو کہ قابل فہ
 صاحبان علم دوست ہو۔ اول تو یہ شرح بالاحتیاج ہو یعنی کوئی بیت ثنوی شریف کی حل مطالب سے باقی نہیں
 دوسرے طرز اس شرح کا نہایت عمدہ ہو یعنی پہلے ابیات ثنوی شریف کے لکھے ہیں بعدہ جملہ ابیات لکھے ہیں
 لغات کا بیان کیا پھر ان کے مطالب کو نہایت صاف طور سے ظاہر کر دیا پھر ان اشعار کا عقلی ترجمہ تدریج لکھا
 اختلاف نسخ اور خطا شاعرین کو بیان کر کے راجح و مرجوح کو بیان فرما دیا پھر پانچاں ظاہر کر دیا غرض کہ صد ہا
 جبکہ آج تک تحقیق پورے طور پر نہ ہوئی تھی اور ان کے معانی میں شبہ باقی تھا اس نادر کے دیکھنے سے کہ
 معانی اصلی آئینہ ہو گئے۔ یہ بھی واضح ہو کہ موافق ثنوی کے اس شرح کی بھی چھ فہرستیں جو اول مرتبہ
 شائع ہو چکے ہیں اور اب پھر بار دوم معرض طبع میں اگر خدا ناظرین یا تمکین ہوتے ہیں ان کے
 علی احسانہ کریم و قمر ششم بوستان معرفت شرح ثنوی مولوی روم قدس سرہ کا بہ اہتمام مط
 بانی گرامی مشور نزدیک و دور جناب منشی نو لکشور واقع کھنویاہ ستمبر ۱۳۱۵ء مطابق ۱۳
 شوال ۱۳۱۵ء مطبعہ طبع سے ۲ اسٹہ و پراستہ ہو کر حائل گلوے خاص عام ہوا

اعلان

چونکہ منجانب منصف مع حق تصنیف و تالیف اس شرح کا بھی مطبع منشی نو لکشور محفوظ ہو۔ کوئی صاحب
 چھاپنے کا ارادہ نہ فرمائیں جتنی جلدین مطلوب ہوں مطبع سے طلب کریں

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
رسالہ شرافت مولفہ منشی نادر حسین غزنی لکھی	۵ روپے	مثنوی اللہ نام جوہرے (۳) پریم نامہ شاہ ولی	۱۰ روپے
کنز الاسرار ترجمہ اردو نظم مثنوی شاہ بوعلی قلندر		تحفۃ العاشقین - دور تصوف از شاہ عبدالغنی	۱۰ روپے
قدس سرہ ہونک مثنوی از مولوی سید غلام حیدر شاہ	۱ روپے	اسرار الحروف ہندی از فتح علی شاہ	
چشمہ فیض نظم ترجمہ اردو پند نامہ عطار کلام		قادی بطور تصوف -	۳ روپے
عارف کامل حضرت شیخ فرید الدین قدس سرہ		رہبر را حق مجموعہ فرایم کردہ حاجی نذر دہ	
از مولوی عبدالغفور خان بہادر -	۴ روپے	صاحب میردہ رسالہ (۱) رہبر را حق (۲)	
مثنوی الکلام سونہا بہ جاہر بنظیر مصنف حضرت		رسالہ مرغوب نقیوب از حضرت کس تبریز (۳)	
محمد بنظیر شاہ صاحب قادی -	۵ روپے	مثنوی شاہ بوعلی قلندر (۴) مثنوی بے سرنا	
کشف الاسرار - اردو ترجمہ بیاض شہید مترجم		(۵) مثنوی چشم بکشا (۶) پریم نامہ شاہ ولی (۷)	
راجہ راجیو راور صاحب انصاف -	۴ روپے	مثنوی اللہ نام جوہرے (۸) مثنوی از حضرت	
حدائقہ الاخلاق - اردو ترجمہ بیاض شہید مترجم		شاہ عبدالصمد (۹) الفیہ و جہن (۱۰)	
راجہ راجیو راور صاحب انصاف -	۱ روپے	تحفۃ العاشقین (۱۱) مثنوی حضرت شیخ بہلول	
مذاق العارفین ترجمہ حیات علوم الدین عربی		(۱۲) رسوز الحقیقت (۱۳) ترجمہ ہذا عارف	۹ روپے
ہر چار جلد کامل درد و جلد کا غذ سفید ولایتی -	۵ روپے	اردو ترجمہ بیاض ضوان شرح گلستان فارسی	
ایضاً حسب مراتب مذکورہ کا غذ معمولی ہر چار جلد	۵ روپے	یہ شرح مشہور و معروف از تصنیفات مولانا	
گلشن سروری نظم میں تہذیب و اخلاق کا		ریاض علی مروج درس و تدریس طلبہ جو کہ کجا	
بیان مولفہ مفتی غلام سرور لاہوری -	۲ روپے	ترجمہ مولانا ابوالحسن صاحب فرید آبادی نے	
الکسیر ہدایت ترجمہ اردو و کیمیائے سعادت		بجارت فصیح اردو فرمایا -	۹ روپے
جامع ثمرات حقیقت ترجمہ مولوی فخر الدین احمد -	۱۰ روپے	پند نامہ وحید مصنفہ منشی احمد علی وحید -	۱۰ روپے
نصیحت نامہ - اسم ہاسمی مترجمہ دی پرندہ	۵ روپے	مجموعہ تصوف تصنیف حقائق آگاہ شیخ بہ نصاب	۲ روپے
ترجمہ شحات ترجمہ مولانا ابوالحسن فرید آبادی -	۵ روپے	خرن الاوار ترجمہ گنج الاسرار از مولوی شہید علی	۵ روپے
تہذیب آسانی مولفہ حکیم حسان علی -		بودہ پر کاش مصنفہ منشی شیوہ مال سنگھ -	۵ روپے
مجموعہ توحید از شاہ عبدالصمد عرف ربکات حق		منہات منظوم - عربی با ترجمہ اردو و غیر	
شامل چار رسالہ (۱) الفیہ و جہن (۲) مثنوی (۳) مثنوی		و نظم از شیخ احمد بن علی -	۲ روپے

قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب
۴	موسم بمرآة الحدائق وحل غوامض حقائق مولانا عبد اللطیف مہین - کاغذ سفید گندہ -	۴	گلشن بہار اردو شرح بسط گلستان سعدی از سید رزاق بخش -
۴	ایضاً - کاغذ حنائی -	۵	مثنوی سراج - نور تصوف ازید شاہ عظیم
۴	گلشن اسرار - روز تصوف از مولوی انور علی -	۹	پہنہ نمبر جمعی - فصیح و افسانہ از محمد حبیب علی خان
۴	کیمیائے سعادت - امام غزالی خوف مند اول		مشاریق الانوار معروف - گلشنہ معجزات
	ہدایت المؤمنین - رسالہ در بیان بیعت صالحین		احمد مختار و رسول سید ابراہیم از زبان پنجابی مصنف
۱	از ملا معین الدین صاحب -	۸	مولوی غلام رسول -
۱۰	مطالب رشدی - از حضرت شاہ تاج علی قلندرقص		گلبن دانش - ترجمہ زبان اردو کتاب میاں دین
۱	رسالہ معرفۃ السلوک - از حضرت شاہ محمود خوش زبان	۱	از مہاجرہ راجیشور راؤ -
	نفحات الانس - مع حواشی سفید از		کتاب تصوف فارسی
۴	ملا عبد الرحمن جامی -		دیوان خواجہ شمس الدین عظیم شیرازی
	انوار الرحمن - در ملفوظات از مولانا شاہ	۴	محررہ عجاز رقم نشی خسرالدین صاحب قلم کاغذ سفید
۴	عبد الرحمن جدید الطبع -	۱۲	دیوان حافظ - جدید الطبع کاغذ سفید و خالی
	لغۃ الانوار معروف بہ ہدایۃ المحامد و ملفوظات	۱۵	ایضاً متوسط قلم و رقم نشی خواجہ پیر شاہ خوشنویس کاغذ سفید
۲	حضرت شاہ محمد حمدی -	۱۲	ایضاً کاغذ سفید و خالی -
	نغمہ معشاق - قرآن و حدیث سے ثابت	۱۲	انیسال الارواح - از حضرت شیخ معین الدین حشری
۸	کیا گیا ہوا مولوی نور الدین مرحوم -	۱۲	کلمۃ الحق - از شاہ عبد الرحمن مع شرح و مطلق از ملا
	مصباح الہدایۃ - ترجمہ حواری از حضرت	۵	اندر افتد در بیان حدت و جود مع دلائل و دفع شکوک
۱۱	شاہ محمود کاشانی	۲	مکتوبات جوابی شیخ شرف الدین بکلی میری -
۲	فوائد سعدیہ از قاضی انصاری علی خان تصوفی -	۱۰	مکتوبات حضرت شیخ شرف الدین بکلی میری -
۱	ہند نامہ عطار - از حضرت شیخ فرید الدین -	۴	مکتوبات امام ربانی - حضرت مجدد الف ثانی -
	تذکرۃ اللہی - احوال شاہ مظفر علی قدس سرہ		سطح الانوار - نظم از مولی ہندامیر خسرو دہلوی
۵	از مولانا ابوالحسن صاحب فرید آبادی	۴	بختی مولانا ابوالحسن فرید آبادی -
			حلیہ حکیم سنائی - مع حروف ہائے نامہ شیخ